



اللہ بشارہ دانتم انزلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم - محمد و نعلی علی رسالہ اکبر

جنان الدعا اسیری صلی اللہ علیہ وسلم



Reg. No. 50 CCLXXVIII
نمبر درجہ تالیف و تصنیف - خیر الدین احمد
نمبر درجہ تالیف و تصنیف - خیر الدین احمد
نمبر درجہ تالیف و تصنیف - خیر الدین احمد
نمبر درجہ تالیف و تصنیف - خیر الدین احمد

Reg. No. 50 CCLXXVIII
نمبر درجہ تالیف و تصنیف - خیر الدین احمد
نمبر درجہ تالیف و تصنیف - خیر الدین احمد
نمبر درجہ تالیف و تصنیف - خیر الدین احمد
نمبر درجہ تالیف و تصنیف - خیر الدین احمد

نمبر ۱۰۵
نمبر ۱۰۵
نمبر ۱۰۵
نمبر ۱۰۵

نمبر ۱۰۵
نمبر ۱۰۵
نمبر ۱۰۵
نمبر ۱۰۵

نمبر ۱۰۵
نمبر ۱۰۵
نمبر ۱۰۵
نمبر ۱۰۵

نمبر ۱۰۵
نمبر ۱۰۵
نمبر ۱۰۵
نمبر ۱۰۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد لله على رسول الكريم از جناب میر حامد شاہ صاحب کمالی رباعیات

۱) مقام حق مقام انبیاء ہے
نبوت سے تمام حق ملا ہے
۲) فنا حق ہیں وہ حق ان کو ظہر
نبوت راز توحید خدا ہے
۳) ہمارے عیب و عیوب اپنا تبارک
ہیں باطل کی راہوں سے بگاڑے
۴) ہم کام حق بجز ہیں ان سے
مقام ان کی ہے شان اس سے
۵) خدا کو پہلی قدیم قرآن
خدا نے اپنی شان میں لکھ
۶) محمد منظر شان خدا ہے
خدا سے جو محمد کو ملا ہے
۷) خزانہ ہر صداقت کا پر قرآن
ہی تو محمد سے جدا ہے
۸) ہر عالم نفس شہیدان ہیں
نبوت حق خدا کی راہ ہے
۹) وہ تہیب کیا ہے دیکھو اس میں
لی ہے جو محمد مصطفیٰ کو
۱۰) تپائی تپیں خود دفع نفرت
کماؤ سبب تیرا لڑی کو
۱۱) دیکھا تو خدا نے شان ظلم
پلٹ دی دینے نئی حق از اسلام
۱۲) بنیاد و حقیقت حق کا دکھایا
کیا سید خدا سے جا ملا
۱۳) بنیاد و حقیقت حق کا دکھایا
کئی اب اس کے گرد لکھایا
۱۴) شرف تہی اسی ان کا جہد
شرف جس کو محمد سے ملا ہے

خدا کی دنیا

دنیا کا خدا خدا کی دنیا
ہے جانے میں کس جگہ دنیا
چتر تہیں۔ کس شاک دنیا
یوں کشتی ہے افسانہ کی دنیا
دلت کی ہے یوں گدگ دنیا
آواز ہے دنیا کی دنیا
ہر لک کی ہے یوں ننگ دنیا
دھوڑا ہو کماں بنگ دنیا
یہ جھکی وہ جھکی دنیا
کتنے ہیں یہ اشتیاق دنیا
یہ دنیا ہے دنیا کی دنیا

ہاں نعرش پا اب بھلا
اسے نفس شر تو مطمئن ہو
دنیا کو جو خدا کی خاطر
دنیا میں بھی آخرت بھی منظور
دنیا میں بھی باخدا رہے وہ
بچے ہیں تھے بیان نہیں ان کو
اس شغل میں شغل حق بچو
تھے شان خلق دراصل حق
جلوت بھی تھی ساری ان کی
ہوتی تھی نہ غیر حق کسی سے
ہر حال میں منظر خدا تھی
دنیا جو خدا ہیں ملاوے
اسے غالب آخرت کماں ہو
اسے غالب نفس اہل مل ہو
دنیا میں کر دلاش و مہوڑو
آؤ تھیں قاریاں دکھائیں
بستے تھے یہاں غلام احمد
جاہلے ہیں وہاں پر نور حق
دیکھو تو ہاں کے مدد و شرف
دنیا میں ہے کوئی دن کا جتنا
مٹا ہے وہاں سے نور حق
مسلم ہو تو پھر بنو شمس
حاصل کی بھی ایک بات ہو
اس دنیا سے خدا کی دنیا

درخواست

برادر امام الدین کشمیری تہی میں کہ
میرے بچے ہر مدد یار رہتے ہیں تمام
انہاں مدد سے دعا کریں۔

ضرورت ملازم

ایک انٹرنش پاس احمدی سبکا بنڈ
راٹھنگ بہت اعلیٰ ہو۔ نوجوان
معروف ہو اگر تہہ کی ملازمت چاہتا ہے تو دفتر میرے خط
کے تحت کرے۔ جلدی۔

ایک ہندو خریدار کا شکریہ

اکرم و منظم شاہ سرن صاحب
بنارس نہایت ہی شکریہ کے
ستحق ہیں کہ نہ صرف آپ
بور کے خریدار ہیں بلکہ اب وہ ضرور سالانہ دنیا منظور
فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اخلاص کو قبول فرمائے
اور اس آفتاب خداوند کی خیراتوں سے ان کے سینہ

صاف کو منور کرے۔ جس کی جھلک ان میں دیکھی جاتی ہے۔
مبارک جوتھے
دیکھائی ہے کہ ۲۰۔ مہر ایک ہزار
حضرت صاحبزادہ محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک نہایت خالص
خطبہ کے بعد مندرجہ ذیل میں نکاحوں کا اعلان فرمایا
۱) ہمارے مکرم و منظم پروگرام برادر میاں معراج الدین صاحب
کے فرزند نواز احمد میاں بنیاد احمد صاحب کا نکاح محمود بنت
میاں چراغ الدین صاحب سے۔ مہر ایک ہزار
۲) میاں عبد المجید ولد میاں چراغ الدین صاحب کا نکاح عزیز گیم
بنت میاں معراج الدین صاحب سے مہر ایک ہزار۔
۳) شیخ فضل کریم ولد شیخ عطا محمد صاحب کا نکاح فاطمہ بنت
میاں بی بی بخش صاحب سے مہر ایک ہزار
اللہ تعالیٰ ان نکاحوں کو مبارک کرے۔ ان سے صلح اولاد
پیدا ہو جو خدا کے برگزیدہ بنی مسیح و عیسیٰ خادم ہو۔ خدا سے کریم
نفس و عقل سے معراج تعلق کو مقبوس۔ دین کے چراغ بنیں اور
ہر قسم کے عجز کو حاصل کریں اور دنیا و آخرت میں مقام محمود
سے ہمہ باب ہوں۔ اللہ حمداً
الفضل برادر
پہلوی مولانا صاحب یاکوٹ سے تفریق فرماتے
ہیں کہ اعتبار برادر کا چند جس قدر کہ آپ دی ہوں
کریں میں دیکھوں گا کہ تیار ہوں کیونکہ مجھے سبب خدا کا یہ زیادہ سبب
اخبار ہے۔ میں بارہ اخباروں کا خریدار ہوں لیکن مجھ میں
آنے کا دن بڑا ہے آمدن اور ہی خوشی اور میں بڑا ہوں۔
درخواست دعا
سید انعام رسول صاحب کلکتہ
اپنی بیمار والدہ کے لئے دعا کی دعا
کرتے ہیں۔

نماز جنازہ

پیرنماز احمد صاحب اپنی مرحومہ کی سیدہ گیم
اور اپنے شوکرے رحمہ اللہ شاد احمد کے لئے

درخواست دعا

اور برادر سرمد صاحب اپنی زہرہ مرحومہ کے واسطے احباب سے
درخواست دعا جنازہ کرتے ہیں۔ ایسے ہی سید الدین احمد
صاحب اپنی والدہ مرحومہ کے واسطے دعا جنازہ کی درخواست
کرتے ہیں۔ ایسی ہی نامہ میں صاحب ہمدانی شہزادہ کا گھر اور ہمدانی
کا جنازہ ہوا ہے۔

وصیت

بقایا میری ہوش و حواس مالگاہ و مرصوب ذیل وصیت
کرتا ہوں۔ لڑنے کو وصیت کا نام مہر ہے اور شرط اول و دوم
و سوم کا معقول و احسن ہے بقایا اس کا اندراج یہاں ضروری نہیں کہ
چہاں میری جائیداد و منقولہ و غیر منقولہ زمین و ہزار و دہائی ہے۔ اس
کا سوال حصہ مبلغ در سو روپیہ اپنی ننگ میں اور اگر کچھ اگر میں

در سلسلہ کے واسطے، وکیل و گزشتہ اخبار پر

جمال پور و رک شاپ

یہ ایک بڑا کارخانہ ہے جس میں دس ہزار آدمی کام کر رہے ہیں۔ کئی ایک ٹیڈ میں کمپنیں بنوا
گچھل رہا ہے۔ کمپنیں پتیل گچھل رہا ہے۔ لوبا اور پتیل بالکل بالائی کی طرح کرنا چاہتے ہیں کہ
اندروں داخل رہے ہیں۔ انہوں نے کمپنیز کے بن رہے ہیں اور پھر ان میں بڑوں کو بڑا کرنا چاہتے
بنائے جا رہے ہیں۔ (وسطہ ۱۲) انہوں نے اس کارخانہ میں پیدا ہو کر چلایا جاتا ہے۔
بن کا کہنا ہے کہ اس کارخانہ میں پیدا ہو جاتا ہے۔ ہر ایک کمپنیز کی تیاری کے واسطے ایک
علیحدہ ٹیڈ ہے۔

جن جلیلوں میں سے نوا ہو گھل کر سرخ پاں کی طرح برہا ہے ان کا نالہ راہت ہی خوشنگ
ہو۔ ایک ترین مہلی کے زو سے بحث کے ساتھ ساتھ ملتی ہے جو کہ بھاری بھاری نو
کی چیزیں مٹھا اٹھا کر اصرار دھڑکتی ہے نوہ کے شے بے سٹے اور اپنے آہر
وگر نئے جندوٹوں میں ایسی آسانی سے قیام نہایت بن کر مٹی کے کھلے بھی باسی علی

سے پیار نہیں ہونے لے۔

سید

کلاؤں کو ایجاد میں جو دن بدن ترقی ہو رہی ہے اس کے متن میں ہم نے صاحب ہمارے ذکر کیا ہے کہ یہ بہت جری ترقی ہے۔ مگر یہ ترقی دینی اور باطنی ہے۔ یہ اس کے آرام کے وقت کے ترقی ہے۔ اس نے اس قدر سامان مہیا کئے ہیں تو ضرور بے ہرج کے آرام کے واسطے بھی بہت بڑے سامان ہوں اور روحانی رفتار کی تیزی کے واسطے بھی جی جی روحانی کھیں بلایا کی ہوگی۔ صاحب ہمارے نے کہا کہ یہ ٹھیک ہے تب سے عرض کی کہ ان روحانی تحقیقاتوں اور دریافتوں کو حسب الیام میں خلافتی کا ایک ہی شواہ ہے۔ جس نے روح پاک کی مدد سے خدا کے کلام میں سے ایسی

اعلیٰ باتیں سکائی ہیں جو بہا رب سے روحانی سفر کو آسان کرتی ہیں۔ اس قسم کی ایک باتیں ہیں۔ ایک گھنٹہ کے قریب بہانا وہاں خرچ ہوا چوتھیں صفت بہادر کا شک بہاؤ کا گناہ دیکھ کر میں کچھ عجیب طریقہ سمجھنے کے واسطے صاحب بہادر کا نام اور عہدہ ان سے دریافت کر کے کہہ سکا تھا۔ اس کا خانہ کے دروازے پر ایک پتھر سے لکھا ہوا یہی کلمہ ہے۔ جو کہ

پیشتر انجمن

پیشہ نام کے غدر میں مرکز انگریزی کی صنعت تیار ہو کر انگریزوں کی خوشامیسمی واسطے ہو گئی تھی۔

نیکو ملک و کوریر کی یادگار میں یہاں لکھا گیا ہے یہ زمین مسیحت ہی خدا کی کے مہیجی ہے
موجودہ انجمن کے باقاعدہ اس خاص مقاصد کے واسطے بنایا گیا ہے۔ اب اس سے کوئی کام
نہیں لیا جاتا۔ بلکہ بطور یادگار کے وہ ایک ہی جگہ قائم رہتا ہے۔ اور جس کی صفائی کے واسطے عام
مقرر ہیں۔ اس واسطے عام کے نام و درجہ کی حالت اس کی کوئی اور جگہ نہیں ہے۔ اور اسی
سے ہم نے اس کا یہاں تذکرہ کیا ہے۔ یہاں اتنا ذکر نہیں کیا کہ تو کیسے واسطے کہ وہ یہاں کو
بھی گرام و قریبی ہے۔ مگر انھوں نے ہمارے کارہ صاحبان پر جو کہ انسان کی ہی کے واسطے بھی

آرام کی گوارائی نہیں دیتے۔ اور ہر وقت تناسخ کے چکر میں آسے سرگرداں رکھنا چاہتے ہیں۔
یونگ کی طرح آریاؤں کے نام - سامن آئے ہیں۔ اس واسطے خدا تعالیٰ نے ان کے شفقت و بخشنے کی
کہ بے دریغ و نہ ہا عوجا - ہر بات میں امنی راہ اختیار کرتے ہیں ہر مسئلہ میں

پیرھا فلسفہ

نکالتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ چونکہ انسان نے گناہ کیا اور کمزوری دکھائی اس واسطے آسے پیچھے کی طرف
پٹایا جائیگا۔ ایک ذلیل اور ادنیٰ وجود کے دور میں آسے ڈالا جائیگا۔ مالا نکہ دنیا جہاں کا مہم راہ اور نشان
یہ ہے کہ اس عالم میں ہر ایک شے آنگے کی طرف تدریجی ترقی کر رہی ہے۔ اگر پڑا پڑا انسان پڑھ لکھنے
کو راہ نہیں کر سکتا تو آسے پیچھے ہٹ کر کوئی عالم میں ڈال دیا اور نہیں شروع کر دیا جاتا اور اگر جوان
جوانی کے حقوق ادا کرنے سے غافل ہے تو آسے واپس چین کے عالم میں داخل نہیں کروایا جاتا
اور اگر بچہ نہ نٹ کھٹ پوتا ہے تو آسے واپس ماں کے پیٹ میں نہیں گھسٹا دیا جاتا۔ کہ جادو ہاں
جا کر پیٹہ نیک بنے تو پھر مجھے ابھرنے کی اجازت دیا جائیگی۔ اور اگر بچہ پاں کے پیٹ میں بھی
نہ نکلیں گے تو آسے کہ واسطے یہ تجربہ نہیں ہو جاتی کہ اسے پھر لفظ کا کیزا بنا دو۔ یہ بات تو ناگزیر
قدرت کے ہی خلاف ہے کہ انسان پھر کڑے اور کھڑے اور گھٹے اور گھٹے سے بنائے ہوئے
خود تعالیٰ نے انسانی ذہن کی ہر ایک حالت کی اصلاح کے واسطے غوا سی نشو و نما کے اندر چلایا
رکھ دئے ہیں۔ پڑھا پڑھا اپنے پڑھنا پڑھنے کے ایام میں ہی اپنی نیکیوں کے پھل پانے اور بدوں کی
مزا دیکھنے کے فلاح اپنے آنگے دیکھتا ہے۔ انسان اپنے اعمال کو آگے پیچھے رہا ہے تو کچھ کرشنا
کے سٹیڈ میں مجھے یہ خیال اس واسطے آیا کہ یہ بیان یقیناً بھی جب اس کے کیل پرزوں میں کچھ نقص
آجاتا ہے تو سے یہ مزا نہیں دیکھتی کہ اس نے دو گھنٹہ کا حرج کیا ہے اس واسطے اس کو
مزا دیکھانے کو ایک جگہ اور آکر۔ دیکھنے کی فائن پر لگائے۔ اور وہاں بھی کام چھانڈے تو پھر کو
جی بی ریلوے کے کارکنوں کو دیکھو۔ اور پانچویں کارڈز دیکھا اس کے ذمہ لگایا جاوے
خدا تعالیٰ میں مزا دینے کا جھوک نہیں وہ ہم دیکھ کر ذات تو ہماری اصلاح چاہتی ہے اور تناسخ کا دور کسی
صورت میں ہماری اصلاح نہیں کر سکتا۔

ولیں مزدور اس کا رخاں میں کام کرنا لے دس ہزار مزدور ہیں جو چندنگریزوں کے تحت
کام کر رہے ہیں۔ حکمت کیا ہی عمدہ تھی ہے۔ حکم وہی ہو سکتا ہے جس کو حکمت
عطا ہو۔ ان مشینا کی ساخت کی حقیقت کو پہچانتے ہیں اور اس کی معرفت انھیں حاصل ہے
اس واسطے انھیں یہ عزت حاصل ہوئی۔ باقی سب میلوں کی طرح کام کر رہے ہیں۔ اور ہمارے
آریہائی تو سب گدھ بننے کے شوق میں تناسخ کے چکر میں پڑنے کی طرف بیفائدہ و متوجہ ہوتے ہیں
انسان تو اسی عالم میں اپنے مختلف روحانی و اخلاقی حالات کے ذرائع سے مختلف شکلیں رکھتا ہے
حضرت مرحوم و مغفور جناب

سیچ موعود کا ایک سو یا

مجھے اس وقت یاد آیا ہے۔ کہ ایک مقدور سے پہلے جب کہ اس کے متعلق کوئی جزیرہ نہ تھی
عنقریب علیہ السلام نے فریق مخالف کے وہ کام کو بھیج دیا کہ شکل میں دیکھا جن کے سطرے پیچھے
کے واسطے عنقریب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ دعائی و عاظمیٰ۔

رب کل شی خادماک

رب فاحفظنی و انصرنی و ارحمنی

اے ہر رب ہر شے تیری ہی خادم ہے۔ تو ہی میری حفاظت کرتا ہی میری نصرت کرتا تو ہی مجھ پر

(زم فزا - دآمین)

محاسبہ انجمن ہو کچھ

انجمن احمدیہ کے محاسب کی کتاب میں بھی بیٹے ملا لکھیں۔ جن میں سے بالخصوص
محلہ کی نام لکھا گیا ہے کہ ان کی وجہ زیادہ تر یہ معلوم ہوئی کہ جیسے جیسے
سیچ اندراج کے طرز سے یہاں کے کارکن واقف نہ تھے چنانچہ ان کو بھیجا گیا۔ امید ہے کہ اس کے
مطابق رجسٹر حیدر کھل کر نہ رہا ہو۔ اور آئندہ درست اور پاب ڈیٹ رکھے جائیگے۔

سورج جگہ

جہاں پورے سورج جگہ آئے۔ جہاں مولوی سرور شاہ صاحب نے سلسلہ فکرائیہ میں ایک مفضل
پڑا ترقی کی اور مولوی صاحب کے بعد مہارنے ایک مختصر تقریر دہات سیچ پر اور حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ
والسلام کی صلاحت پر کیا ان تقریروں کے بعد چنانچہ وہی سلسلہ حق میں داخل ہوئے اور انھوں نے سیکھے
خط لکھے اس جگہ انھیں کے بقصد میں ایک شاندار مسجد رہا دیا اور ہے۔ جو کہ مولوی سید الحسن صاحب
مختار نے اس سلسلہ کے نازدوں کے واسطے وقف کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ عطا رہا صاحب کو زلے
خیر و برے۔ یہاں ایک وقفہ زمانہ میں بھی ہوا۔ اللہ تعالیٰ کی محاببت قدرت کا ایک عجیب نشان یہاں
سننے میں آیا کہ ایک شخص نے جو سلسلہ تہ کا سنت و شمن تھا ہمارے دوست حکیم محمد حسن کے
ساتھ باہر گیا تو چند روز میں لایا ہلاک ہو کر کچھلوں کے واسطے موجب عبرت ہوگا۔

اورین

سورج جگہ سے ہم اورین آئے۔ اور وہاں کے رئیس جناب سید ہدایت حسین صاحب کے
مکان پر شب بائیں ہو کر کچھ بھاگ پڑا نہ ہو۔ ہمارے اکثر اصحاب ان کو دیکھا ہوں بے واقف
ہونگے کہ جو آیت لائے احمدیت میں اپنے بعض اہل وطن اور اقربا کے انھوں تنگ کرنا یا ان چلے گئے
تھے۔ اور یہاں ایک عرصہ قیام پذیر رہے تھے۔ سید امداد حسین صاحب جو کہتے تھے حضرت
سیچ موعود میں کام کرتے تھے اور سید وزارت حسین صاحب جو کہ دفتر میگزین میں کام کرتے تھے
سید امداد حسین صاحب کے اہل بیت بھی یہاں ساتھ تھے۔ یہ فقید اورین انھیں بزرگوں کا اصل
وطن ہے اور سید ہدایت حسین صاحب ان کے والد کا اسم شریف ہے۔ اب ان کا سارا خاندان
سلسلہ احمدیہ میں شامل یا اس کے ساتھ محبت رکھنے والا ہے اس جگہ میری ایک پوری

خواب پوری ہوئی

جو کہ مجھے یاد بھی نہ رہی تھی اور وہ اس طرح ہے کہ جن دنوں برادران ارادت و وزارت یہاں
ناراین میں سکونت پذیر تھے ان دنوں عاجز کے ایک خواب میں دیکھا کہ میں ان کے وطن میں گیا
ہوں۔ رات کا وقت ہے اور وہ مجھے اپنا مکان لال میں کی روشنی میں دکھلا رہے ہیں۔ پیچھے ال
موتی بانہ میں کی جگہ ہے۔ اور کے تختے پر روانہ نشت گاہ ہے۔ اس کو دیکھتے ہوئے بیٹے
پوچھا کہ کیا اسی کے اندر زمانہ مکان ہے۔ تو دکھائے دئے گئے کہ اسی کے نہیں یہ سب مردانہ ہے۔
زمانہ اور آگے۔ یہ خواب اس طرح لفظ بہ لفظ پورا ہوا کہ تعجب ہو لے۔ سورج جگہ سے
بار و عہد کی کہنے کے ایسے وقت میں رو آگئی تھی کہ اورین انھیں کے میں تھے۔ اور سید امداد
حسین صاحب لائیں کے ساتھ اپنا مکان دکھلانے گئے۔ مردانہ نشت گاہ کو دیکھ کر میرے
شعور سے وہی لفظ بچھ کر کیا اسی کے اندر زمانہ مکان ہے۔ انھوں نے جواب دیا کہ نہیں یہ سب
مردانہ ہے۔ زمانہ اور آگے ہے۔ یہ کہہ کر وہ اپنے اور کہا کہ کیا آپ کو اپنا خواب یاد نہیں ہے کہ ہمیں
تب انھوں نے مجھے یاد دلایا۔ اللہ اللہ خداوند پاک کا علم غیب کی مائج ہے ایسے وقت میں
جیکہ کبھی خیال خواب بھی نہ تھا کہ مجھے اس طرح اورین جانا ہوگا۔ نو سال پہلے مجھے یہ سب کچھ

والموصفات الخ چھ کر ثانی میں سے اس خیال کا رد و اخی طور پر ہوا۔
 ہم اس ذکر کے لئے جو کہ ہم نے ان کے مکانات پر گزری۔ سرور شرفاقت حسین صاحب کے
 تال سے شکر رہیں۔ اور ان کے واسطے یہ لکھتے ہیں۔
 سب سے اول قابل ذکر یہاں کے مولانا مولیٰ علی صاحب پروردگار جوی کلب میں جو اس
 علاقہ کی انجمن احمدیہ کے پریسیڈنٹ ہیں مولیٰ صاحب بروقت علوم عربیہ کے فاضل مسلمان
 کے طریق پر پختہ علما علم ادب عربی و فارسی کے ماہر ہیں اور تقویت کے رنگ میں ریجن میں
 ان کا وجود بسبب ان کے انقا و زہد اور عبادت کے بہت ہی بابرکت ہے جماعت احمدیہ کے
 میزان کے واسطے وہ ایک نعمت ہیں کہ اس خطا ارجال کے زمانہ میں ایسا شخص ان کو مل گیا۔
 ابو اختر علی صاحب کرٹ اسکول پریس اخلاص و محبت میں گداز ہیں اور ان کے گھر کے
 تمام زن مردان کے بھائی اور چھوٹے بھائی ان کے رنگ میں ریجن ہیں۔ ابو صاحب کے چھوٹے
 بچے کچھ شوق اور تھکے ساتھ اشتہار تقسیم کرتے پھر اسے اور ہماری خدمت کے واسطے ایسی
 کے ساتھ متوجہ رہے کہ بے اختیار دل سے ان کے لئے دعا ملتی ہے۔ اسے خواہے یہود
 کریم ان بچوں کو دین کی خدمت کے واسطے چلتے ہوئے ستارے بنا۔ اور خوش گوئی اور دینی
 نعمتوں سے تیر فضل ہمیشہ انہیں متبع کرنا ہے آمین۔ یحییٰ خلیل احمد صاحب ایک خوش صورت
 اور پندہ میرت نوجوان اس جماعت کے سرکاری ہیں اللہ تعالیٰ آپ ان کی ضرورتوں کا کفیل ہو۔
 اور ان کی دلی مرادیں برلائے۔ مولیٰ احسان الحق صاحب بی۔ اسے پیکار کے چہرے
 سے جو کچھ اور اخلاص کا اظہار ہوتا ہے وہ ان میں تعالیٰ کا خاص امتیاز ہے۔ اسے حسن حقیقی
 تو اس عزیز دوست پر اپنے فضل میں درپیش کر۔ آمین۔ شیخ محمد سعید الحسن صاحب
 نما جیوں نے اپنے باب کا ایک شاہکار مکان سعید بنا کر انجمن احمدیہ کے سرکاری ہے۔
 اور اس طرح نہ صرف اپنے لئے بلکہ اپنے بزرگوں کے واسطے ایک دائمی خواب کا ذریعہ بنا
 دیا ہے۔ نما صاحب عام مناظر میں ایک خاص بیانت رکھتے ہیں۔ نما ان کے سوا
 کا مازد خضر جواب دینا انہیں خوب آتا ہے خدا تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو جو کہ محمد احسن
 صاحب سرور جلیلہ اپنے اندر ایمانی قوت کا ایک خاص گوش رکھتے ہیں کہ محمد عبدالحی صاحب
 جو کہ گوسلے میں رہتے ہیں۔ عزیزان احمد صاحب و منظر عالم و تاربان میں ہر
 گئے ہیں اور ہر شے انہوں میں یہاں ہیں جو ہر دوست عبد الغفار خاں سب اسکول
 پریس، مکن شاہ آباد کی لایات سے خاص عزت حاصل ہوئی اور ہر عزیز عبد العزیز سر
 ڈاکر صاحب ان صاحب سارے ہماری لایات کے لئے تشریف لائے۔ ان کے علاوہ بعض دیگر صاحبان
 کے اساتذہ گرامی ہیں۔ حکیم ابو الاحمد صاحب۔ حکیم سعید الحق صاحب مولیٰ اکرام الحق صاحب
 شیخ ماجدین صاحب۔ شیخ عبد الغنی صاحب۔ شیخ محمد جان صاحب۔ شیخ رحم اللہ صاحب۔ سید
 علی کریم صاحب شیخ عبد الرحمن صاحب۔ شیخ طفیل احمد صاحب شیخ سلطان احمد صاحب۔ دواش
 صاحب شیخ احمد صاحب شیخ علی کش صاحب۔ شیخ اویس صاحب۔ شیخ عبد الجبار صاحب
 شیخ عبد العزیز صاحب شیخ ولایت حسین صاحب شیخ علی جان صاحب۔ شیخ فاروق صاحب
 شیخ محمد علی صاحب سید ذاکر حسین صاحب۔ شیخ عبداللہ صاحب شاہ محمد شرف صاحب
 شیخ رسول کش صاحب شیخ مبار علی صاحب شیخ جانت علی صاحب۔ شیخ عیسیٰ صاحب مولیٰ
 آصف حق صاحب۔ طالب کریم صاحب۔ مولیٰ علی حق صاحب
 ایک عزیز دوست کا ذکر کیا ہے، اس کے لئے کہ وہ مجھے اور میں بکلاس لئے کہ ان کے گھر میں ایک

بہت جیسے دکھا گیا تھا۔
 جب خواب کا ذکر آیا ہے تو ایک اور خواب کا بھی میں بیان کر دینا چاہتا ہوں جو کہ میں نے اسی گلاب
 میں دیکھا۔ اسے محبوب علی صاحب کے فرزند احمد عزیز قمر الدی نے اس سفر میں ہماری بہت
 ہی خدمت کی نہایت اخلاص و محبت کے ساتھ ہر وقت خدمت کے واسطے مستعد رہا مجھے
 خواب میں اس عزیز کا نام فضل الہی بتلایا گیا۔ جس سے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل اس
 کی زندگی کی رچا اور اس کے فضل کے خاص نمونے اس کے شامل حال ہونگے۔ انشاء اللہ
 تعالیٰ۔ تب سے میں اس عزیز کو

فضل الہی قمر الدی

لکھا کرتا ہوں۔ اللہم اجعلہ کامیاب۔ آمین

اور میں سید صاحب نے رات کے وقت دعا کیا۔ اور عاجز نے صبح کے وقت دعا کیا۔
 سید باریت حسین صاحب ایک نیک دل اور فہم مقبول صورت پر مرد ہیں۔ بڑے شوق سے انھوں
 نے اپنے مکان پر دفعت لائے۔ اور نو گھنچہ بھی تمام وغلوں میں شریک رہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزا
 فرمادے۔ اور ان کے اخلاص میں برکت نازل کرے۔ برادر وزارت حسین کی والدہ کو اس سلسلہ
 حق کے ساتھ خاص محبت اور الفت ہے۔ دعا کی قبولیت پر ان کا ایمان بہت سی عورتوں کے
 واسطے قابل رشک نمونہ ہے اس جگہ اس بات کا ذکر بھی ناگوار نہ ہو گا کہ برادر وزارت
 حسین صاحب ایک عالمانہ کتاب **مرآۃ الجمال** کے مصنف ہیں جس کو انھوں نے نہایت
 محنت کے ساتھ لکھا ہے اور ہر جگہ کے مضمون پر یہ ایک قابل قدر تعریف ہے۔ جو صاحب
 موصوفت سے مل سکتی ہے۔

بھاکلیو

جو کہ بھاکلیو جانے کے واسطے حضرت خلیفۃ المسیح کا حکم ہیں بذریعہ تار بل چکا تھا اس واسطے میں
 سے ہم بھاکلیو گئے اور برادر مکرم بابو اختر علی صاحب کے مکان پر تیار کیا۔ یہاں جوی کلب کے
 ہاں میں ہمارے لیکچرور کا انتظام ہوا۔ پہلے دن میری اور مولوی سرور شاہ صاحب کی تقریریں
 ہوئیں اور دوسرے دن صرف میری تقریر ہوئی۔ نماز جمعہ کا خطبہ ایک سید میں حضرت مولوی
 سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ لیکچرور میں تعلیم یافتہ گروہ کی ایک بڑی جماعت شامل تھی بہت
 نیک انداز ہوا۔ یہاں بھی کئی آدمیوں نے بیعت کے خط لکھے۔ اختر صاحب نے دو وعظائے
 مکان پر کرائے۔ نو گھنچہ اور سورج گڑھ کے بعض دوست بھی یہاں کے لیکچرور میں شامل
 اب جبکہ بھاکلیو کے ان شہروں میں لیکچرور کا ذکر ختم ہو چکا ہے اس واسطے ضروری معلوم ہونا
 کہ وہاں کی جماعت کے بعض

اجاب کا کچھ ذکر

یہاں کر دیا جائے۔ برادران سید اداوت حسین صاحب و سید وزارت حسین صاحب کا ذکر اور ہر چوک
 سید و نواز حسین صاحب یہاں کسی انجمن کے محاسب بھی ہیں۔ ان کے بھائی سیدنا مفتی
 صاحب احمدی پیر طریٹ لا سے بھاکلیو میں لایات ہوئی۔ صاحب موصوفت ہمارے ہر دور
 لیکچرور میں تشریف فرما تھے اور جو کہ دن انھوں نے ہیں ایک ڈھونڈا۔ جہاں مختلف
 نئی و کچی کتاؤں پر بحث ہوتی رہی۔ جن میں سے ایک یہ بات تھی کہ یورپ کے بعض مصنفین
 یہ لکھا ہے کہ مذہب اسلام کے مطابق کوئی مرج نہیں ہوتی۔ اور وہ مرنے کے بعد نہ ہوتی
 ہیں۔ میں نے اس کے جواب میں آیت شریف ان المسالمین والمسلمات والمؤمنین

انجن کی نسبت کہ یہ کتنا نہیں چاہتے۔ اور امید کرتے ہیں کہ انجن ٹھیک رہیں گھٹا کر اپنی اصلاح آپ کر لے گی۔

ہاں۔ اب بھوکو مولوی عبدالوہاب صاحب کی طرف تو میرا حضور ہے کیونکہ وہی بزرگ سارے فساد اور اشتغال طبع کے منظر میں اور ان کی ہی ذات سے ساری جمعیگیں واقع ہیں۔ آپ ان کو مسئلہ حقہ احمدیہ کے خلاف مسئلہ اسے جوش پیدا ہوا ہے۔ انھوں نے اسوقت کے آجاک اعجاز اور فساد و اشتغال طبع میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا ہے۔ وہ عوام انسان کو اپنی غلط فہمی کے ذریعہ حدیثوں کے خلاف پیشا بھاتے رہے ہیں۔ چنانچہ اس سال بھی ان کے سالانہ جلسے میں ایسی آتش فشاں کی کہ تقریباً دو تین سو آدمی ہمارے بھگوان گھس آئے جنکو پولیس نے وقت پر شتر کیا ایک اشتغال طبعی و شعلہ انگیزی یہاں تک بڑھی کہ بالآخر میرے بیکر سب پر پڑ پولیس نے بندہ بیدار قہ کے ان کو دوسرے سخن اور طرز تقریر کے بدلے کا حکم دیا۔

جب انجن احمدی نے ان کو باضابطہ مسئلہ اور سبب کی طرف بلایا تو ہمیشہ اسے بکے کرتے رہے اور کئی دفعہ نکلتے رہے جس کے ثبوت میں ہمارے پاس ان کے دستخطی خطوط و فتاویٰ موجود ہیں جو وقت پر شائع کئے جاویں گے۔ جماعت احمدیہ نے جناب مولانا حضرت شاہ محمد سرور صاحب احسن الشاطریں و مفسر قرآن کریم کو دارالان خادیاں سے ایمین مباحثہ بلوا دیئے اور ان پر ان کی بنا کر پیش کرنے کا وعدہ کیا تو شاید خادیاں شریف کے ایک جید عالم کا نام بھوکو مولوی عبدالوہاب صاحب دل میں دھڑکا پیدا ہوا اس نے مولوی صاحب پر موصوف وہی پرانی چال چلے جس سے گریز کی جاتی ہے اور اپنے پیچ میں یہ کہا کہ مولوی عبدالماجد صاحب بھگوان کی کو لاؤ بھوکو مولوی غرض انھیں سے ہے۔

دیکھیں ناگرش کرے اسی سے ان کو مباحثہ کرنا چاہئے۔ مولوی عبدالوہاب صاحب کو اگر کسی خاص شخص کی ذمہ خود اصلاح منظور تھی تو ان سے خود کتاب کی جوتی جماعت احمدیہ کو مولوی صاحب سے پہلے کہ وہ اپنے خستے کے کسی بزرگ عالم کو جن کا اثر کسی خاص گروہ پر نہ اڑا انھیں سے مباحثہ ہونا نہیں آپ سے تو ہمارے اس مطالبہ کا جواب مولوی عبدالوہاب صاحب کیا دینگے کیا اولا وہ اپنے اس بزرگ اور متفقہ عالم کو پیش کر سکتے ہیں؟ بزرگ نہیں فتنا ہو جائے گا کہ ہوشیاری قبل اس کے کہ مولوی عبدالوہاب صاحب جناب حضرت مولانا مولوی ابوالخیر محمد عبدالماجد صاحب فطحا العالی سے مباحثہ کریں ان کے لئے بہتر ہوگا کہ وہ مولانا مولوی ابوالخیر محمد عبدالماجد صاحب کے صاحبزادہ جناب مولانا ابوالفتح محمد عبدالقادر صاحب مولوی فاضل جنیل نے علی میں آنر کی ڈگری یونیورسٹی پنجاب سے حاصل کی ہے اور ہر صورت میں مولوی عبدالوہاب صاحب پر ملی نوبت رکھتے ہیں اور حسن اتفاق سے آجکل وطن ہی میں ہیں۔ ان سے اولاً مباحثہ کریں۔ اگر ان کو حق کی تلاش ہوگی تو وہ ضرور مولانا مذکورہ صدر سے مباحثہ کرینگے۔

خاص حضرت مولانا مولوی عبدالماجد صاحب کا مقابل ان کو تسلیم کرنے میں ہمیں جوہر معقول کلام ہے۔ اس لئے کہ ثبیت و عدم ثبیت کی شرط ضرور ہے اور ہر آدمی قابل خطاب کیا گویا مولوی عبدالوہاب صاحب بھوکو کے عوام انسان کے نزدیک مشاہیر علماء ہیں۔ گمان لوگوں کو اس حقیقت سے کیا شفق ہے! بعد از احوال علوم دینیہ سے ان کو بہت کم حوصلہ ملا ہے۔ ہر کیف وہ قابل ہو گئے یا نہیں تو مولانا مولوی عبدالماجد صاحب کے صاحبزادے تو بدرجہ اولیٰ ہار جائیں گے۔ پھر بات ہی کیا ہے جو اس کو منظور نہ کیا جائے!

مگر قبل از مناظرہ بطور موازنہ استعداد کے چند آیات قرآنی بیچ اور سلیس آسان عربی زبان میں ایسی تفسیر و مباحثہ دینیہ پیش ہو چکے کہ نئے و وڈوں صاحبوں کو ایک ہی مجلس میں

مخصوصیت ہے۔ ان کا اسم گرامی ہے

مولوی ماسٹر محبوب علی قضا

ماسٹر صاحب بصورت بشمولیت اپنے فرزند ارجمند عزیز فضل ابی قمر الہدیٰ مذکورہ بالا شہر کے سفر میں ہمارے برابر رفیق رہے۔ نوگیر۔ جمال پور۔ سورگندہ۔ اورین۔ بھگپور۔ ہرگز۔ ہمارے ساتھ ساتھ تھے۔ ایک دم ان کو ہماری جدائی گریز منظور ہوئی۔ انھیں دیکھ کر مجھے تلاوۃ کے چودھری اللہ داہنا نصاب یاد آگئے۔ جنھوں نے دورہ امرتسر میں اسی طرح رفاقت کا حق ادا کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ اللہ داہنا نصاب محبوب بنائے۔ اور محبوب علی کو اپنی داد و بخش سے ایسا بھر پور کرے کہ وہ کسی کا محتاج نہ ہو۔ ماسٹر صاحب کے ایک فرزند رشید شمس الہدیٰ بھی احمدی ہیں اور نیران کے داماد محمد عبدالعزیز بھی داخل مہیت ہو گئے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو سب کا استقامت عطا فرماوے۔ آمین ثم آمین

یہ جماعت ہمیشہ اپنی وسعت کے مطابق تبلیغ کا سلسلہ اپنے علاقہ میں جاری رکھتی ہے چنانچہ اس کا ایک استہدار اس جگہ بطور نمونہ کے درج کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
محمد کا فضلہ علیہ وسلمہ اللہ کریم

آئینہ محبت نام

معزز ناظرین۔ میں آپ کو تم دینا ہوں اور افضل الرحمن و خاتون الانبیاء حضرت محمد معلم کا واسطہ دینا ہوں کہ آپ اس بی بی کی خاطر ہمارے اس اشتہار کو نظر انصاف اور ہر طرف سے دیکھ کر دیکھیں آپ نے ہماری کئی جمعی ہر روز ۶۰۰ پانچ سو سے زائد صاحبان جماعت احمدیہ نے جس مبلغ اور امن پسندی کیساتھ انجن مہیت اسلام نوگیر کو مخاطب کیا اور اخبار میں کاطرہ پیش کیا انجن مذکورہ نے مذہبی اس کی طرف تو ہر کئی بار دھڑکا رہا ہے میاد معززہ ہرگز کوئی جواب شائع نہیں کیا۔

اب بلا حق بے کجلیک کے سامنے آراکین انجن کے بھیا گار وادیوں اور دل آواز حرکتوں کو پیش کر کے رسل در سائل کا دروازہ بند کر دیں۔ مگر انجن مذکورہ کے معزز راگیرین میں سے بعض نے بھگپور میں پراڈیشنل کانفرنس کے موقع پر شریعت علی امام صاحب بار شراٹ لاؤ اب سر نواز حسین صاحب خان ہمارے سامنے ایسا بھرا کر کیا کہ وہ لوگ ایسے امور سے جن کا بالی مبالغہ جوا ان کے کوئی اور نہیں ہو سکتا فی حقیقت ناواقف ہیں۔ دالام باعکس۔ اور مولوی صاحبوں کی دل آزاد و فساد انگیز تقریروں کے بارے میں بیان کیا کہ انکی اصلاح ناممکن ہے اور آجکل کے مولویوں کی جو حالت ہے وہ معلوم ہے! گو مدد گناہ و بدعا گناہ

اسن مذہب سے وہ بری الذمہ نہیں ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ انجن آپ کی میرٹپ کے یہ مجلس آپ کو کوئی اور مصائب کچھ پولیس تو اس کے آپ ذمہ دار نہیں! آپ کے سامنے احمدیوں اور ان کے امام کی توہین کی جوتی تفریریں ہوں جس کے باعث ہلوگوں کو ایک غول آہن کے ہوا خواہوں کا برا فروختہ ہو کر گھیرے۔ لیکن آپ یا کوئی اور صدر اور سرکاری صاحب بیٹھے منہ دیکھا کریں اردوہ لازم ہوں! وہ تو ہر سبب ہوئی کہ وہ ت پر پولیس آگئی نہیں تو قتل امن میں کوئی سرانجام نہیں کیا ہی اچھا جواب یا تھا ماسٹر علی امام صاحب نے کڑی عذر آپ کا رہے کہ یہ ناگزیر کوئی شخص آپ کی انجن میں اگر کسی شخص کو برا بھلا کہے تو دراصل اس فعل کا متحرک وہ ہوا بلکہ عین آپ ہو سکے۔ ہر حال ہم اسوقت

طریقہ ہے اور چہرہ مولوی عبدالوہاب صاحب کا چہرہ ایسا ہے وہ نہ اپنا توہین بلکہ ایمان ہے کہ نہ ہی علم اور خدا شناسی کی راہ میں کسی ظاہری رسمی رویہ یا تفصیل کی اصلاح ضرورت نہیں۔ آتش شیطان جبکہ علم الملکوت کہتے ہوئے راندہ گیا اور مافی آدم کو کج خلالت نے شریعت کی گلیا اور ایک آدمی کو افضل الرسل بنا کر بھیجا گیا۔ علاوہ برس قرانی علوم اسی شخص کو دے جاتے ہیں جو ایک باطن ہو جس کا مخلصے تعالیٰ فرماتا ہے کہ **مستطرون الا المطہرون** (۳) داہم ہو گا وہی کی قید اس لئے لگا لی گئی ہے کہ وہ نہ مولوی عبدالوہاب صاحب کی فرصت کا ہے اور اس زمانہ میں مولانا ابوالفتح محمد عبدالقادر صاحب مولوی ناضل بھی شریف دیکھئے۔ یہ مولوی عبدالوہاب صاحب نے اس ماہ میں کہے کہ وہ کبھی اپنے اہل خانہ میں فرمایا ہے۔

بھاگپور سے رخصت کے وقت سب دوست اسٹیشن پر موجود تھے جن کی کڑھکھڑ تیار ہی تھیں کہ دو چار روز کی محبت نے ان کے دلوں پر کیا اثر کیا دھار کے ہم سب کے ساتھ بنگلہ پر کرخصت ہوئے۔ اور صبح

بنارس سے

جہاں کے معزز دوست اسٹیشن پر ہمارے استقبال کے واسطے موجود تھے۔ بنارس میں کاشمیر شہر کے لوگ کاشی بھی کہتے ہیں اور جن کا نام کچھ عرصہ آج بھی دیکھا ہے وہ بنارس کے کنا رے پر واقع ہے۔ ہندوؤں کے جگہ مقدس شہر میں وہ سب کے سب کسی عداوت کے کنا رے پر واقع ہیں جس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ جس زمانہ میں اس قوم میں دعائیت پھیلی ہوئی تھی اور خدا تعالیٰ کی عبادت کا ذوق و شوق بعض رنگان دین کا ایک ماہیاد لڈ لگی کھٹن کشن کشن میں تھا ان دنوں میں وہ بزرگ و بزرگ اور بزرگ و بزرگ کے متنبیہ پر نظر انظری کے سبب دیا کے کنا رے اپنی عبادت گاہ بناتے تھے لہذا ان کی کشش و جذبہ زندگیوں کو کھینچ کر دباں لاتی اور ایک خبر پھیلا دیتی۔

بنارس کے اگر مندروں کو دیکھا جائے تو جاناں ہوگا کہ اس کا نام مول کا شہر رکھا جاوے کہ قدم قدم پر تھکاؤ موجود ہے۔ غالباً مجاہد پر دیکھنے والے اپنی اذہا میں تھوٹے تھوٹے کہ چہرہ جو کارنے کی نیت سے اس شہر میں رکھے ہوئے ہیں پندرہ سو سے زائد تھوٹے ہمارے معزز دوست بخشی عبداللہ صاحب نے اس کے بہت سارے جگہ کی پر

کرائی مسلمانوں کے واسطے سب سے زیادہ دلچسپی کی دیکھیں ہیں اور وہ دونوں مسجدیں ہیں۔ ایک مسجد تودہا کے کنا رے پر جو ریل کی سوائیوں کو دور سے نظر آتی ہے عین تماخوؤں اور سڑکوں کے سر پر سب سے اونچی جگہ پر یہ مسجد بنائی گئی ہے کسی زمانہ پر توہمت ہی آباد ہوگی مگر اب یہ حال ہے کہ اس سے ایک میل کے دائرہ کے اندر کسی مسلمان کا گھر نہیں بچر بھی بعض مسلمان میت کے کہ نماز مسجد دباں جاوا کرتے ہیں۔

نیچے سے لیکر اس مسجد کے کنارے کے سڑک پر ۲۲۲ مشرعیان ہیں۔ وہ دوسری مسجد بھی ایک مشہور مندر کے سر پر ہے۔ بلکہ مندر کے ایک مہندہ کو کاٹ کر بنائی گئی ہے۔ یہ مسجد مندر پہلو پہلو مسجد و من کی عبادتوں کا نظارہ دکھلا رہے ہیں۔ بنارس کے سنیا بھی پیادوں کے کپڑے کا رنے میں مشہور ہیں ان سمیت یہاں کی چارچیزیں منام میں

رانڈ۔ ساڈھ مشرعی۔ سنیا بھی

ان سے بچے سیدانو کا کشی

بہت سی راڈھو تیں ترک وطن کر کے وہاں جا رہی ہیں۔ تب دیا مشرعیان پر تھے اترتے آتے دیکھا جاتا ہے۔ ساڈھ بہت نظر نہیں آتے مگر بے پہلے ہوں

بالتاق ثالث مرتضیٰ دہی بائگی (۲) وقت معین کر دیا جائیگا۔ (۳) اور وقت کے گزرتے ہی چوے لے لے جائینگے۔ (۴) دونوں پرچے امتحان کے لئے ڈاکٹر جوزف ماروٹ پی۔ ایچ۔ جی۔ یا مولانا عبداللہ اندادی ازہری رادشہ ملاذہ شیخ محمد عبدہ فاضل مصری مرحوم پروفیسر انجمن مدرسہ العلوم علیگڑہ کے پاس مسجد کے چارینگے ہاگہ معلوم ہو جائے کہ علمی مساوات کو بوجہ بدو صاحب کو مولانا مولوی عبدالماجد صاحب کے صاحبزادہ کے ساتھ ہے یا نہیں۔ اور اگر وہ عربی زبان میں تفسیر لکھنے پر تیار نہ ہوں اور اپنے بچہ کا اعتراف تحریری طور پر کریں تو کم از کم روکھنے تک کسی آیت قرانی پر جسکو فریقین کے ثالث تجویز کریں کھڑے ہو کر عربی زبان میں تقریر کریں اور اس طرح مولوی ابوالفتح صاحب مولوی فاضل بھی اسی پابندی کیساتھ تقریر کریں گے۔ اور یہ فیصلہ ثالث قبول فریقین ان دونوں صاحبوں میں سے جو شخص ناکامیاب ہوگا اسکو قطعاً ناقابل خطاب بھا جائیگا۔ اور آئندہ اس کو یہ حق ہوگا کہ سباحت کا نام لے۔ بلکہ اس کو لازم ہوگا کہ شایا سباحت کے لئے اپنا ستار یا پیکر پیش کرے۔ پس مولوی عبدالوہاب صاحب کے لئے یہ ایک ذریعہ توقع ہے جس کے لئے

آنکھ پھارنا چاہئے۔ کیونکہ اس سے ہندوؤں اور اہل حق اور اہل باطل کا کوئی اور نہیں پہنچا ہے۔ اس لئے کہ (۱) اس طرح پرکڑہ دین کو بھی حق اور کھٹے ہیں۔ (۲) سڑک اور بھاگپور کی صفویت بھی برائیگی (۳) اور بدورت ان کی کامیابی کے ان کو یہ بھی ناؤ ہوگا کہ ہفتہ علماء میں یہ خیال طرح پر ہا ہے کہ مولوی عبدالوہاب صاحب کو مشن میں توشیہ شد بہرہو میکن بزرگ علوم بالخصوص علم الہیات سے تو بالکل بے ہرہ ہیں وہ ہر جائیگا۔ ہر حال میں ان کا ناؤ ہی ناؤ ہے۔ اب ایسی حالت میں چھٹنا اور دیت ریل کرنا ہرگز ایسا ندرسی کے شایاں نہیں۔ وہی انصاف فرمادیں کہ انھوں نے از خود بغیر سابقہ تحریک جماعت احمدیہ کے ایک مدت سے ناخن کی چھیر چھیر اور چرخاں شروع کی ہے اسے طریقہ یہ کہ لکھنا چھپتے بھی سانسے آتے بھی نہیں بلکہ عام لانا نام کو سب سے ہکا کر ناؤ نہا کرتے ہیں کبھی خط میں دیکھیں دیتے ہیں۔ کبھی زبانی الفاظ نا شاپستہ کہلا بھیجتے ہیں کبھی اپنی تقریروں میں دل آزاری یا بڑوں کے گروہم آزاری سے کام لیتے ہیں۔ بایں ہر وجہ کبھی انھیں فیصلہ کے لئے بلا لایا تو نہ کسی کٹ نہ رہے۔

اب یہ آخری اطلاع بجاتی ہے کہ اس طریق سے وہ آخر ماہ مئی سنہ ۱۹۰۱ء تک فیصلہ کریں ورنہ آئندہ کے لئے وہ اپنی ساری لن ترانیاں و کلمات و خطرات کا بکنا منقوت کریں۔ اس کے بعد انکو قابل خطاب نہ سمجھ کر ان کے کسی مراسلہ یا اشتہار کا جواب نہ دیا جائیگا۔ باز نہ آنے کی صورت میں ان کے اشتہاں طبعی کی ناچار ہلوگ اپنی عادل گوشت سے واد چارینگے۔ اور ہر طرح کی چار جولی جس کی اجازت سلطنت کا قانون دیکھا، عمل میں لائی جاوے گی دینا انھیں بدینا و بین خود مینا بالحق و انتحیذ الفالحین

المحکم

حکیم خلیل احمد سکری جنرل احمدیہ منگلیر۔ مورخہ ۳۰۔ اپریل سنہ ۱۹۰۱ء
نوٹ ۱۔ تمام ایسے جملے یا الفاظ جن پر خط لکھے ہوئے ہیں وہ مولوی عبدالوہاب صاحب کے اپنے الفاظ ہیں۔ مولوی صاحب بریدہ ہوں کیونکہ وہ صدائے باز گشت میں

(۲) مباد کوئی جملہ یا ہا سے اس اشتہار سے یہ نیز نکالے کہ میں بعض ناشائستہ خطوں سے کیونکہ یہ طریقہ آرائش کا جوہے اختیار کیا ہے وہ عین مولوی عبدالوہاب صاحب کا مشہور کردہ اور مجوزہ

کھلکتے کل پر۔ بنارس میں پر

بہت پرستی کی عقل

جہاد حق بہتم کیا کر رہے ہو؟

بیت تراش: ”مورتیاں بناتے ہیں“

پھر ان صورتوں کو کیا کرتے ہو؟

بہت ترش۔۔۔ لوگ یہ جاتے ہیں۔“

مصادیق: ”کون لوگ؟“

بہت تراش۔ "ہندو لوگ"

جہادِ حق - ”وہ کیا کرتے ہیں؟“

بیت تراش۔۔۔ ان کی پوجا کرتے ہیں۔

سابقہ کیا تم بھی پوچھا کرتے ہو؟

بہت تراش۔ ”ہاں ہم بھی کرتے ہیں۔“

سابقہ عجیب۔ اپنے ہی ہاتھ بٹاتے ہو اور آپ ہی پوجا کرتے ہو،

بیت ترائیں ۔۔۔ وہ صاحب ہم ہی ان کی پوجا نہ کریں تو پھر لوگ ہم سے خیریں کریں
 اتنیوں میں سے رفیقِ مخلص گئے۔ ہم نے کہا یہ بت پرستی کے واسطے عجیب
 سہل ہے۔

بنائیں کب سے ہے

اس میں شک نہیں کہ بنارس بہت ہی پورا ماشر ہے۔ پانچویں صدی مسوعی کے عیسائی سیاح نے بھی اس کا ذکر اپنے سفر نامہ میں کیا ہے۔ غالباً گریکوں سے پہلے جروری یونان میں بنارس آباد ہوئی۔ بعض کا خیال ہے کہ کاشی ان گریکوں کا نام تھا جنہوں نے پہلے اس علاقہ پر قبضہ کر لیا اور اسے باشندوں کو خارج کیا اور اسے اس کا نام کاشی پرا بنادیا۔ اس کے متعلق ایک دوست نے مجھے ایک کتاب دکھائی۔ جس میں میٹروپولیس کے اس کا بیان ہے۔

قدیم آریاؤں

اس سرخین بندوں سے اصل ہمارے پروگرام میں شامل نہ تھا۔ لیکن بنارس میں چہا ایسے
رواں غذا دیتے ہیں، جن کو کدو خیز آگے بڑھانے کی روحانی کشش کا فقدان، غذا ہمارے
لئے وہاں آتر سے انہر سرنے کے دیباہ بن جائے۔ حدود اس طرح سے بے گنتی بنائیں
کے متصل منبع اعظم گڑھ میں ایک گاؤں

چراغِ یاکوت

نام ہے وہاں بولنی زبان کے ایک جسے فاضل جناب مولوی عنایت رسول صاحب مہروم گزر چکے ہیں جن سے کسرا دھمکے بھی قرآن شریف کی بعض آیات کی تفسیر میں موصداصل کی تھی۔ ایک زمانہ میں مولوی صاحب موصوف کے ساتھ عابری کی بھی کچھ بحث و گفتگو ہوئی تھی اور مجھے شوق تھا کہ کبھی موقعہ ملے تو ان کی ملاقات کروں چنانچہ اس امر کے واسطے میں حضرت خلیفۃ المسیح سے اجازت حاصل کر گیا تھا۔ یہی وجہ اصل میں بنارس آؤنے کی ہوئی۔ بنارس سے راستہ وغیرہ کا پتہ لگا کر میں چڑیا کوٹ گیا۔ چونکہ یہ مقام میں سے فاصلہ پر ہے اس واسطے دن بھر راستہ میں گام گیا۔ راستہ میں چند آدمیوں کو دیکھا کہ زمین کھود رہے ہیں گاؤں سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ جو ہے خوارزم ہے۔ زمین میں سے کھود کر جو ہاتھ لگاتے ہیں اور کھاتے ہیں۔ اس قوم کا نام بنتیلا پڑا گیا۔ مغرب کے قریب میں چڑیا کوٹ بنیٹا مولوی عنایت رسول صاحب فوت ہو گئے ہیں ان کے صاحبزادہ اور مولوی معصوم علی صاحب اور ان کے بھائی بڑے غلیظ سے ملے رات بھر میں ان کے پاس رہا بہت خاطر داری سے پیش آئے اور مجھے مولوی صاحب مہروم کی تعریف بنام

الشرعی

[illegible]

چھپ گئی تھیں اس لیے ناظرین کے پاس بڑے زور سے سفارش کر دیا کہ وہ اس کو خریدیں اور اپنے دوستوں کو اس کی خریداری کے لئے تحریک کریں۔ باوجود اس غمات کے ان کا ارادہ نہیں کر اس کتاب کی بہت بڑی قیمت لکھیں۔ غالباً عمرانی نسخہ میں فروخت ہو گیا اور یہی نسخہ اور بابا بونکتا بونکتا کے واسطے کچھ بھی نہیں مرحوم مصنف کے پیسہ باندگان میں ملنے کی وجہ سے ساتھ حاضر سے پیش آئے اس کے ذکر میں یہ بیان کرنا بھی ضروری جانتا ہوں کہ مرحوم کے کتب خانہ میں عمرانی زبان کی ایک ضخیم لغت کی کتاب تھی جس کے اوراق بہت بوسیدہ ہو رہے ہیں مگر سبب اس لیے مضامین کے وہ ایک عمرانی خواں کے واسطے معیار کتاب ہے یہ کتاب ان بزرگوں نے نہ صرف مجھے دکھائی بلکہ تحفہ دیدی۔ صرف اس واسطے کہ اس کا استعمال مرحوم کی روح کے واسطے موجب ثواب ہو راستہ میں میں نے اس کے پرانندہ اوراق کو بھیج کر کہ ترتیب دیا اور بار دوم احمد علی صاحب ایم ایم نے الہ آباد سے اسے ایک خوبصورت جلد میں مبدل کر دیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔

پریاکوٹ سے واپسی ریل میں ایک نوجوان ہندو میرے پاس آ بیٹھا جس کے ساتھ

ولونٹاؤں کی تصدیق

پر لکھتے ہوئی اس کا ذکر ناظرین کے لئے دل چسپی سے غامی ہو گا۔

صداق :- ”آپ کا کیا مذہب ہے؟“

ہندو :- ”میں سناٹھی ہندو ہوں“

صداق :- ”وہ دونوں کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے وہ کون تھے انسان یا خدا؟“

ہندو :- ”وہ ایشور کے ازار تھے بالخصوص کرشن اور راجندر“

صداق :- ”گمان کی زندگی میں بعض ایسے واقعات نظر آتے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ کوئی انکم سوئٹ وہ ایشور تھے۔ ایشور کبھی اپنی صفات سے جدا نہیں۔ لیکن راجندر بھی مثلاً سیتا کو جنگ میں آواز میں دیتے پھر کے اور تلاش کرتے پھرے“

ہندو :- ”اس میں ایک مصالحت تھی“

صداق :- ”مکن ہے کہ مصالحت ہو لیکن جہاں تک بیٹے عورت کا ہے ازاروں کی مثال کیا ہے جیسے کہ کبھی بعض ذرا ان کے ایک تار کے اندر ڈال دی جاتی ہے تو وہ تار کا ٹکڑا سمولی اڑوں کی طرح نہیں رہتا بلکہ اپنے عجیب کام اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ میں جو دوسرے آدمیوں سے نہیں ہو سکتے۔ اور ہم نہیں کر سکتے کہ دوسرے ٹکڑوں کی طرح یہ بھی ایک تار ہو لیکن ہم یہ بھی نہیں کر سکتے کہ یہ تار کبھی بن گیا ہے۔ اور دنیا میں جو کبھی پیدا ہوئی ہے وہ سب اس کے اندر گھس گئی ہے۔ بلکہ سچ بات یوں ہے کہ کبھی بجائے خود اپنی جگہ قائم ہے اور اس کی طرف سے ایک خاصیت اس ٹکڑے کو عطا ہوئی ہے۔ ایسا ہی خدا کے پیارے بندوں پر ایک الوہیت کی چادر ڈالی جاتی ہے اور وہ ایسے کام کر رکھتا ہے جس سے دوسرے انسان نہیں کر سکتے۔ لیکن وہ خدا نہیں بن جائے بلکہ خدا تعالیٰ اپنی ذات میں دائم قائم الٰہی ابدی ہے۔ میرے اس بیان کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟“

ہندو :- ”آپ نے جو فرمایا ہے یہ بالکل درست ہے دل اس بات کو قبول کرتا ہے۔“

صداق :- ”اب آپ یہ فرمائیے کہ دوتا صرف ہندو و سناٹھی میں ہوسے یا دوسرے ملکوں میں بھی کیونکہ خدا تعالیٰ کی مخلوق ہر جگہ موجود ہے باقی ملک اس نعمت سے محروم نہیں ہوسے چاہیں۔“

ہندو :- ”بیکار یہ معقول بات ہے کہ اور ممالک میں بھی دوتا ہوسے ہوں۔“

صداق :- ”ہاں دوسرے ممالک میں بھی دوتا ہوسکتے۔ عرب اور شام کے علاقوں میں جو دوتا گذرے ہیں ان کو اس ملک کی بولی کے مطابق بنی اندر دل نہ لگتے ہیں۔ انھیں میں سے ایک رسول محمد نام ہوئے ہیں جو عرب کے ملک میں پیدا ہوئے تھے دینی علیہ وسلم ان کو بھی ماننا چاہتے تھے ہندو و شیک سب دوتا ماننے کے قابل ہیں چاہئے وہ کسی ملک میں ہوسے ہوں۔“

صداق :- ”اچھا کیا اس نام میں بھی کوئی دوتا ہے یا نہیں؟“

ہندو :- ”ہو سکتے تو سہی مگر معنی ہیں؟“

صداق :- ”مکن ہے مگر ایک گھر بھی ہوئے ہیں؟“

ہندو :- ”بڑے شوق سے کہنا میں کس ملک میں؟“

صداق :- ”ان کا نام احمد تھا یہ نادیاں میں گذرے ہیں۔ خود انھیں اس دین کا چھوڑ گئے۔“

ہندو :- ”ان کے حالات کے متعلق آپ مجھے کو بتا سکتے؟“

صداق :- ”ہاں میں ایک کتاب بردار کر لیا اس سے آپ کو سب باتیں معلوم ہو جائیں گی۔“

اس ہندو کی ملاقات سے اور نادیاں کے شہر کی سیر سے مجھے اس امر کی ضرورت معلوم ہوئی کہ یہاں کرشن ازار کے معنوں پر ضابطہ۔

خواجہ کمال الدین صاحب

کا ایک بیکر ہوا جسے تو بہت ہی تعظیم ہو گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اُمید ہے کہ احباب نادیاں اس کے واسطے مناسب تحریک اور تجویز کر سکیں گے۔

احباب نادیاں

کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں مولوی انہی بخش صاحب جن کی یہاں کی جامعہ کا مدرسہ کینا چلے گا۔ بنارس کے ایک بہت پرانے مدرسہ کے ہندو مولوی ہیں سیکنگٹوں ان کے شاگرد ہیں۔ جس راستہ سے گذرتے ہیں سب ہندو مسلمان عورت کے ساتھ آپ کو سلام کرتے ہیں۔ اپنے تقویٰ و اخلاق کے سبب ہر جگہ عزت و توقیر کے ساتھ جاتے ہیں بنارس کے سب سے پہلے ہی صاحب اپنے دوست محمد کریم خاں کے ساتھ نادیاں منتقل لائے تھے فرماتے تھے کہ سب سے پہلے جو میں حضرت مسیح موعود کو عزت اور محبت کی گاہ سے دیکھنے لگا اس کا ذریعہ حضور کا ایک پورا نا خط تھا جو کہ حکم میں چھپا تھا میں کسی دماغ کے دھڑکنے کا کھنڈہ کو حضرت مرحوم و حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کھاتھا کہ ان دونوں میں بہترین فرقہ غارش کجیف میں ہوں۔ فرمایا کہ اس فقرے پر میں حیران ہوا کہ ایک طرف معیت کا ذکر اور دوسری طرف یہ ساوگی اور صفائی کی اپنی غارش کا حال خط میں لکھنا لایا ہے۔ ایک بناوٹی آدمی ہرگز ایسا نہیں کر سکتا۔ اس سے میرا سن میں بیٹھتا ہلاک ہو جوی ایہی بخش صاحب اپنے عزیز دوست بخش عبدالرزاق صاحب کے ساتھ اکثر شہر میں نادیاں شریف لائے تھے اور یہاں سے لاہور گئے تھے۔ ان دونوں میں حضرت مرزا امجد علی علیہ السلام نے ان کو خط لکھا تھا جو کہ مولوی صاحب نے مجھے دکھلایا۔ فقط اشارہ کرتا تھا کہ یہ امری لائق ہے۔ اس خط کی نقل درج ذیل ہے۔

اسلام علیکم وعلیٰ آئینہ رحمت ورحمۃ اللہ علیہ

پہری تو میرا داری خواہش ہے کہ مولوی صاحب کو چسپی لکھ کر کہ ان کے مقصد و نواہاں

انوس بے کہ ہارسی کشش ملی ذور نہ تھی کہ ان کی ملاقات نصیب ہوئی۔ اچھا یا رزقہ محبت باقی۔ خدا تعالیٰ ان کا اور تمام حساب بناس کا حامی و ناصر ہے۔

چڑا کوٹ میں ایک ہی رات شہر کر میں واپس بناس آیا۔ چونکہ مولوی سید سرور شاہ صاحب کو چڑا کوٹ جانے سے پہلے الہ آباد روانہ کیا تھا اس لئے میں بھی بناس سے الہ آباد گیا جہاں ایک دن ٹھہرنے کا ارادہ تھا۔ گھر چکر کاویان کے ایک خط سے حضرت خلیفۃ المسیح کو چوٹ آ جانے کی خبر سن گئی تھی اس واسطے الہ آباد کا زیادہ قیام ملوثی نہ ہوا۔ اور اگر مولوی سرور شاہ صاحب میرے ہمراہ ہوتے تو الہ آباد میں اتنا بھی ملوثی نہ کر دیا جاتا۔ لیکن رفیق راہ کا ساتھ لینا ضروری تھا اس واسطے الہ آباد میں اترے تو معلوم ہوا۔

شب کے واسطے

مسلم ہاں الہ آباد میں بیکچر

کا استنار ہو چکا ہے۔ مولوی سرور شاہ صاحب اس سے گزشتہ شب اسی جگہ تقریر کر چکے تھے اور اب بھی انھیں کا نام شہر کر دیا گیا تھا۔ لیکن چونکہ ہم زیادہ وہاں ٹھہرنے کے تھے اور سب سے پہلی ٹراک گاڑی چوبیس بج گئی تھی اس میں واپس آنا ضروری تھا اس واسطے کہ اباب نے امر کیا کہ رات کو میں ہی تقریر کروں۔ چنانچہ اس شب سلسلہ نبوت کے ذیلے اسلام اور سلسلہ احمدی کی صداقت پر بیٹے ایک تقریر کی۔ الہ آباد میں ہم اپنے پیارے دوست بابو محمد عثمان صاحب قریشی اور مولوی احمد علی صاحب ایم۔ اے۔ کے مکان چھپرے پر دو صاحب ایک ہی جگہ بستے ہیں اور انھیں کی تحریک سے وہاں مددناہ درس قرآن شریف بھی پڑھنے کے لیے۔ چچ کا کھانا ہم نے بلدیان عبدالعزیز و محمد فاضل صاحبان کے مکان پر کھایا اور الہ آباد کے دیگر احباب میرجیون علی دفریو سے بھی ملاقات ہوئی اس مختصر قیام میں ہم الہ آباد میں چنداں پھر نہیں سکے۔ لیکن بھائی جان شعی عزیز الرحمن صاحب کی مہربانی سے جو آج کل ٹائٹل میں کچھ کام کرنے کے واسطے وہاں گئے ہوئے ہیں ٹائٹل کی ساخت اور اس کی عمارتوں اور عبادت گاہوں کا ایک حصہ دیکھنے کا موقع مل گیا۔ قادیان آئے ہوئے راستہ میں پراگیا گڑھ کے مشین پر ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب نے اپنی زیارت سے شرف کیا۔ عزیز صبح الدین اور برادر محمد علیل بھی ان کے ہمراہ تھے۔ انار کے اسٹیشن پر سید ناصر علی صاحب۔۔۔ اور علی گڑھ کے اسٹیشن پر تاقی محمد عبداللہ صاحب مرزا عزیز احمد صاحب اور عزیز عبدالملک صاحب ہماری ملاقات کے واسطے موجود تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ کہ انھوں نے رات کے وقت ہماری محبت کی خاطر اس قدر تکلیف اٹھائی۔

خلاصہ رپورٹ

اس سفر میں ہم نے آمد رفت میں دو ہزار سے کچھ زائد میل طے کئے۔ کل اٹھارہ دن خرچ ہوئے دس جگہ قیام ہوا اکیس بیکچر ہوئے تین ہندو نو مسلم ہوئے۔ چودہ کس نے خطوط بیعت لکھے۔ اخیر میں پھر ضروری ہے کہ میں

اللہ تعالیٰ کا شکر

کروں کہ اس کے محض فضل اور رحمت سے اس سفر میں ہم پر بہت سے برکات نازل ہوئے۔ علاوہ اس کے کہ ایک تعداد سلسلہ حق میں شامل ہوئی۔ اور انھوں نے بیت کے خط لکھ دیے۔ ایک بڑی جماعت کے دل سے شہادت دور ہوئے۔ اللہ تعالیٰ

میں رہ جائیں۔ اگر غصہ کم ہے تو جہاں پہلے طریق ہے کہ آج ہی درخواست کیجئے ہفتہ عشرہ کی اور غصہ منگو لیں۔ کیونکہ ہرگز اعتبار نہیں ہو سکتا۔ بہت ملاقاتیں ہیں کہ جو آخری ملاقاتیں ہوئی ہیں اور یہ تو مثل شہور ہے کہ کاروبار کے تمام کردہ

کمن کیجئے برعزرا پانچواں مباحثہ این از بازی روزگار

یہ تجویز جو پیش کی ہے مشکل نہیں ہے۔ گھر چکر دن اس جگہ رہنا بہت ضروری ہے۔ اتنا ذور و زامست سے بار بار آنا اگرچہ عمر بھی باقی ہو سکتی ہے۔ والسلام۔

مرزا غلام احمد - ۲۲ اکتوبر ۱۹۱۱ء

محمد کریم خاں صاحب جو مولوی صاحب کے ایک پورائے و درت اور ان کے رنگ میں منتخب ہیں انھیں کی کوٹھی پر ہما قیام ہوا تھا جو ایک پورائے میدان میں واقع ہے

خاندان صاحب موصوف کے فرزند اجندہ عبدالرشید خاندان صاحب بھی سلسلہ کے فاضل

خادم ہیں بخشی عبدالرزاق صاحب پرورش اور کارکن احمدی ہیں۔ بخشی صاحب نے میں بناس کی خوب سیر کر لی۔ وہاں کے شہور کارگیر جہانوں کا کارگر بھی دکھایا۔ اور گھاٹ کی بھی

سیر کر لی وہ سید کوٹھک تمام تھانوں سے اونچا سر کا ہے ایک ایک اسلامی قریحہ کا خط کار بھی کر اُس کے مینار پر بھی چڑھایا جہاں سے سارا شہر نظر آتا ہے۔ وہاں بھی ہم نے باغیچہ

کے حضور دعا کے واسطے اٹھنا تھا۔ بخشی صاحب کے لائق فرزند خلیل الرحمن صاحب بولی۔ مے میں پڑھتے ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انھیں کا سیاب کرے۔ اور عزیز

سید الرحمن و حبیب الرحمن و فضل الرحمن بھی فضل رحمانیت سے حصہ لیں۔ یہاں کے ایک بوشیا احمدی میاں شہزاد ہیں۔ شاید شب برات کو پیدا ہوئے ہوں گے اس واسطے

ان کا نام ہو گیا۔ مگر حضرت عیسیٰ جو خدا کی باو شاہت کی مثال ان عورتوں کے ساتھ دی ہے جو دلہا سیال کی برات کو لینے کے واسطے رات کو نکلیں تو اس طوطا سے یہ جواب

جمع ہوں میں شب براتی میں کیونکہ وہ آسمانی باو شاہت کی برات میں داخل ہوئے۔ اور اس برات کے دلہا کی خدمت میں راسخ و معتادی کے ساتھ حاضر ہوئے۔

حکیم کریم بخش صاحب دیکھ کر بخش صاحب بڑے اظلاس سے پیش آئے۔ سید حبیب شاہ صاحب شاہ سوار جو کہ ایک مسجد میں رہا کرتے ہیں اور اپنی

بھی ایک مسجد بنوائی ہے۔ گویا بنام میں تین احمدی مساجد ہیں کیونکہ ایک اس محلہ میں ہے جہاں مولوی الہی بخش صاحب و بخش صاحب و خاندان صاحب بستے ہیں۔ اور

احمدی جماعت زیادہ تر ہمیں جمع ہوتی ہے۔ سید صاحب ایمانی قوتوں کے شیدائی ہیں اور قدرت کے کھیل دیکھنے کا انہیں بہت شوق ہے۔ شاہ سواری بھی کرتے ہیں اور

ایک بوٹن بھی جاری کر رکھا ہے۔ جو اسٹیشن کے قریب ہے اور دستوں کے نام یہ ہیں۔ میاں عید و صاحب میاں محمد خالد صاحب۔ میاں فخر محمد صاحب میاں

شکر محمد صاحب میاں محمد عثمان صاحب میاں محمد عبدالعلیم صاحب محمد سمیع خاندان صاحب محمد اسماعیل صاحب۔ شیخ عالم شاہ صاحب۔ شعی شاہ سرن صاحب اس سلسلہ کے

ساتھ بہت عقیدہ رکھتے ہیں۔ تو علی قوتوں کے قائل ہیں۔ اخبار جہد کے خیر پانچ اور ضروریات سلسلہ میں چند بھی دیتے ہیں۔ اب ایک خاص درس کا ذکر کر کے

احباب بنارس کی نرسٹ کو میں تمکنا ہوں۔ ان کا نام نامی ہے عبدالواحد صاحب یہ بزرگ بہار جو صاحب بناس کے خاندان میں حضرت کے پرانے خدام میں سے ہیں۔ سلسلہ خاندان خدمت کے واسطے خاندانی نے انھیں بڑا جوش دیا ہے۔

مہانوں کی آمدرفت

جماعت آئی۔ وہ دودھ الیال میں سلیم کی جماعت تھی جن کے لیڈر
مولوی کریم داد صاحب ہیں۔ اور وہ سے حضرت بڑے محمد حسن صاحب
داد اس سے بیٹہ عبدالرحمان صاحب، بھائی محمد حسن صاحب، مولوی عبدالحمید
صاحب، نوگلہ سے سلیم خلیل احمد صاحب، کشمیر سے حاجی غوثیار
صاحب، بہار سے ایک جماعت، افغانستان سے ایک جماعت، سندھ

سے عابدی صاحب محمد حسین خان صاحب بن عابدی مولوی سلطان
صاحب و شیخ محمد انس صاحب۔ یہ صاحبان نہایت دوس کے
علاقوں سے تھے۔ دوشادہا بہان پور سے۔ راجندر احمد صاحب
برادران۔ میر ٹھکے صاحب شیخ محمد حسین صاحب سب بیچ و
باد ماہر حسین خان صاحب۔ رام پور سے خان صاحب محمد قفا
علی صاحب بعد اہران خود منصور سی سے عابدی عبدالجید صاحب

دلی سے میر تقی میر، قاسم علی صاحب وغیرہ۔ بعض دیگر علماؤں کے دوست خاص بنائے جہاں سے بکھران۔ ثناء۔ میر بیان امرتسر۔ لاہور۔ گجرات۔ وزیر آباد۔ نیکوٹ۔ جمن۔ چیمہ۔ لوات۔ قلی پور۔ ساکنہ۔ جلم۔ چک۔ دوالیل۔ راولپنڈی۔ چاندا۔ میان میر۔ سرگودہ۔ بیہو۔ جلد۔ شان۔ اہل پٹووال۔ لہور۔ قلعہ صاحب سنگھ۔ بن بچوہ۔ دسک۔ جھنگ۔ فیروز پور۔ پٹوہ۔ قصور۔ بالوالی۔ پٹوہ۔ روتک۔ بدلی۔ دیرہ غازی خان۔ پٹوہ۔ اسماعیل خان۔ جمن۔ ایال۔ شملہ۔ جگہ۔ جہاں پٹوالہ۔ کپڑہ۔ سرحدی گڑھ۔ سکندریہ۔ راجون۔ ایسی۔ بہاول پور۔ گھمسان۔ دھرم۔ خوشک۔ وغیرہ وغیرہ مقامات کے لوگ آئے۔

کل تعداد بموجب اندازہ نامعلوم اندر خانہ اودائی ہزار اسکے
 سب آج مصلحتاً یہاں منتقل مہاجرین کے لئے جو بنیہ خواہ
 کہ کل تعداد سات ہزار روپہ ہوگی۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی پہلی
 ہجرت اس اخبار میں منع کی جاتی ہے۔ مابقی تقریریں بھی اشارہ
 تہذیب و روح افکار اہل انجلی

بیت کا سلسلہ اس کثرت سے اور ایسی طرح سے جاری رہا کہ محرم قندھوس نے "میت کندھان" (ان کی ہینٹ)

یہی جا کئی گز نہ کہ بیت کے واسطے آدمین کی کرتے سب
کا ایک گز نہیں بطور زمین کے مروط پھیلا دی جاتی تریں۔
کا ایک ساحت صاف صاف کے اتھن ہر تھا اور ہر کوئی ایک
نہ آواز نہ حضرت صا کے ساتھ ساتھ دیکھنے الفاظ

چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ الرحمن کی عیادت پر وگراہم | طبع کے سبب کچھ غیاس نہ ہو سکتا تھا کہ آپ کس وقت کچھ فقرہ فرما پائیں گے اس واسطے کوئی پروگرام پہلے سے اجنبی خیال نہ کر سکی۔ تاہم روزانہ پروگرام کی اطلاع اصحاب کے پر صبح ہوتی تھی۔

۲۵۔ دسمبر ۱۹۱۰ء کو بعد نماز ظہر۔ تقریر حضرت خلیفۃ المسیح
 ہوئی۔ نو وار دون نے سلام مصافحہ کیا۔ اور قضاۃ پیش کیا۔

۲۶۔ دسمبر ۱۹۱۰ء کو صبح گیارہ بجے نماز ظہر تک۔

تقریر حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب برہنہ۔ بعد جمع نماز
ظہر و عصر۔ اپیل خواجہ کمال الدین صاحب پیش برہنہ جس کے
بعد چندہ جمع ہوا۔

۲۶۔ دسمبر ۱۹۱۸ء۔ صبح گیارہ بجے سے نماز تک یہ محفوزہ مولوی محمد اسحاق صاحب کی تقریر پر پڑی اور بعد میں نماز ظہر و عصر حضرت خلیفۃ المسیح نے تقریر فرمائی اور دو مہینے کے بعد اس کی تصدیق فرمائی۔

ان کے علاوہ مولوی عبداللہ صاحب کانپور، بعضی نے صاحبزادے کے لکچر کے واسطے سے لوگوں کے عین ہستے سے قبل ایک ہر ہر بریک اور اسی طرح مولوی عبدالمائد صاحب بھگل پور نے اسی فاضل احمد پور کے خطبے کے لئے مختصر تقریر کی۔ حضرت میر بادشاہ صاحب نے یہ کہہ کر اور ڈاکٹر عبدالکلیم صاحب پٹنہ نے ہر کی صبح کو اور مولوی عبدالصمد صاحب پٹنہ شام کو اپنی نظمیں پڑھیں۔ جناب خواجہ کمال الدین صاحب اور مولوی احمد نور صاحب نے زبان پشتو اہل افغانستان کے سامنے تقریریں کیں۔ عین انھیں حضرت سید مسعود کی صداقت اور گرفت انگریزی اور اس اطاعت اور امن پسندی اور موجودہ زمانہ میں جہاد کی حرکت کا بھی رنگ میں پیش کر دیا۔

حضرت عقیقۃ الہدی علیہ السلام کی ہر دو تقریریں ہمدردی کے لئے بزرگ کے صحن میں جو زمین ادران کے علاوہ دقتاً بنو اسحاق صاحب لافان کے واسطے لے کے لئے جو حق و جوق نے ہے ان کو بھی حضرت نفاع فرماتے ہے اور حضرت سیدہ تمیمہ بنت جحش کے ہر بیٹہ بیٹوں کو اور سرکریوں کو

ایک نصیحت فرمائی اور ایک نصیحت طلبہ کے کالج کو دلا
حضرت صاحبزادہ صاحب حضرت خواجہ کمال الدین
بک تقریریں مسجد النور کے محفل میں ہوئیں حضرت باقی
بک تقریر سبھان فصیح ہوئی کافرئیں سبھان ملک بن

من کے علاوہ مولوی غلام رسول صاحب راجپوتی اور ذوالاسفر

نے حضرت غلیظہؓ کی دعا میں خدام کے حق میں قبول کیں اور
ہماری کوششوں کو بار آور فرمایا۔ سفر کے فائدہ میں سے ایک یہ چر
کہ بہت سے مسلمان کے ساتھ حضرت سے ملاقات اور تفتیش
کا فریم کہ حاصل ہوا۔ علاقہ سنگسیر و جھانگر کی حمایت میں حضرت
انخاص ہم نے دیکھا وہ قابلِ رشک ہے۔ فائدہ ہے کہ سفر میں
وہ ملک واسطے جو تک بہت ذریعہ ہوتا ہے۔ دونوں دفعہ مجھے
خاص طور پر اس سفر میں دھماکے واسطے توفیق عطا فرمایا اور بہت
دیر تک رہی۔ میں کسی کس کا نام بیان نہیں اور نام لیا شاید مناسب
ہی نہ نہ حضرت سچ و معروضہ اور آپ کے اہل بیت بانصرہ حضرت
صاحبزادہ محمد احمد صاحب اور حضرت غلیظہؓ سے ملکر ہر ایک
مہاجر اور حاضر اور وعدہ و نذر کے رہنے والے و مسلمان کے ساتھ
میں نے دل کھول کر دعائیں کیں۔ جو اب اس بانکار کے ساتھ
مہبت کا خاص شوق رکھتے ہیں وہ کہیں نہ کہ جملہ کئے تھے۔ مگر
جسے دوست میں کسی کہی نہیں سمجھا۔ اور ایسے وقت میں جب کہ وہا
کا دور ازہ مجھ پر کھول گیا۔ میں صاحب فی شان کی فاضل میں ہندو
سے باہر بھی نکلا اور از قید سے گزرا اور ایک ملک بھی پر ہوتا تھا
سب کو اس دور از سے سے ایک دفعہ گذار دوں۔ بندے کے
اختیار میں قوانین ہی بات تھی۔ آگے قربانیت توفیق تعالیٰ کے
اختیار میں ہے جس کے حکم کے سوائے نہ کوئی دھماکا کرے اور
نکوئی دوا شفا دے ہے۔ اسے خدا تو اپنے عاجز بندوں پر رحم
فرما۔ ہماری کرد و رہن کو دور فرما اور میں اپنی رضا کی راہ میں پر
چلا سب نیچے گرائے والے ابتلاؤں سے بچا۔ ہر موقع پر ہمارا
قدم آگے بڑھا۔ توجیم ہے قدیم ہے۔ تو کہیم ہے۔ تیرے
بن ہمارا کوئی سہارا نہیں تیرے فضل کے سوائے کوئی چار
نہیں تیرے دم کے سوائے ایک دم کا بھی گدازہ نہیں
بخش ہم اکدم پریشہ کے لئے تیرے ہر ماورین اور تو ہمارا دل
ہر جاوے۔ آمین یا اسمع الرحمن و علی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ
محمد وآلہ و اصحابہ و ازواجہ و تابا وہ و خلفائہ۔ آمین یا رب العالمین
وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

ملہ علاقہ کو بھیجا کا دور ہے۔ مالکوم کے سننے بہت سخت اور
ہمارے کے ہیں

مختصر رپورٹ طحلیہ احمدیہ لائبریری

الحمد لله
اور تغیر و تبدل طرح سے برکت و کامیابی کے ساتھ
میں سالانہ ۲۵، ۲۶، ۲۷ و دیگر کو تین روزہ مستند رہا۔
۱

وہر ایا جانا تھا اور سب کہتے جلتے تھے۔

تکالیف کا ثواب

محض رضائے الہی کے حصول کی واسطے اسباب جو اپنے جوتے سے سڑکی تکلیف اٹھاتی ہیں ان کا اجر ان کے عداوی و کجاء اور حضرت غلیظہ السج نے درودوں کے ساتھ جو دعائیں ان سب کے واسطے کی ہیں وہ انشاء اللہ اپنے وقت پر بار آور ہوں گی۔ اپنے بڑے مجمع میں مگن ہے کہ بعض اصحاب مکان روٹی پکھانے وغیرہ کے متعلق کچھ تکلیف بھی ہو چکی ہو۔ اگرچہ اکثر اصحاب ایسی تکالیف کو بھی یہاں تکلیف نہیں سمجھتے لیکن سب دل یکساں نہیں۔ اس واسطے بہتر ہو گا کہ اصحاب اپنی اپنی جگہ پر رکے قابل اصلاح امور سے صاحب سکریٹری انجمن کو اطلاع دیں اور انھیں اس کے علاج کے متعلق اپنا مشورہ کچھ بھیجیں تاکہ انتظام جلسہ کے ساتھ یہی اس سال کے تجربہ سے اگلے سال فائدہ اٹھایا جاسکے۔

تفصیلی

جنھیں نے پوری اس سلسلہ کی خدمات کو اپنے ذمہ لیا اور ان کو پورا کیا۔ اگر شاہ خاں صاحب بساوی بہادر پانی کے باشرع عبدالعزیز صاحب۔ باشرع محمد دین صاحب۔ میان خزانہ صاحب۔ باشرع نغیر اللہ صاحب۔ شیخ محمد نصیب صاحب وغیرہ۔ یہ ایک پنجابی شل ہے کہ کج کے لئے جگہ ملے منج

توجہ دینے سے جب کج کے لئے جائز ہے تو جہد میں کیوں جائز نہیں اور بعض اصحاب نے اس سے فائدہ بھی اٹھا لیا ہے خدا انھیں برکت دے لیکن انھیں اس سے کہ وہ ایک مثالیں یہی عام ہو جائیں کہ جہد میں غرق ہو کر جلسہ کے وقت و فصل اور حضرت کی زیارت انھیں ایسی عروسی رہی کہ سکھ احمد نواز بھی نہیں ملے جن حضرت کے حضور سلام اور مصافحہ سے شرف ہو گیا تھا۔ مکہ جیسے تھے اور یہاں تھے ویسے اور جن رہ گئے۔

ایک ساری دوست کا جنازہ

آہ ایک دوست کا ذکر ہے ایک ساری دوست کا جنازہ

حضرت مرزا ایوب صاحب مرحوم و مغفور برادرِ اکابر مرزا یعقوب بیگ صاحب کے نام نامی سے وفات ہیں۔ یہ جوان چھٹی عمر میں فوت ہو گئے تھے۔ فاضلِ مصلح فیروز پورین دفن کئے گئے تھے اس بات کو گیارہ سال گذرے ہیں حضرت سید سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بھی اجازت حاصل کی گئی تھی ادبِ حضرت غلیظہ السج کی اجازت سے اس مرحوم بھائی کا جسم مبارک صندوق میں بند یہاں لایا گیا حضرت نے یہ مہمانت جنازہ

یہ دیا۔ اور مقبرہ شیشی میں دفن کیا گیا۔ ہمارے دوست ڈاکٹر مرزا صاحب عزیز مرحوم کے سوانح بھی یاد ہے کہ اس واسطے جو کچھ تکلیف کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنا جہاد ان کے سب سے ساتھ اس عزیز کو رحمت کا ایسا گہرا غلق عطا کرے کہ جس قدر جنازوں کی ہیں نے نمازیں پڑھی ہیں مجھے یاد نہیں کہ کسی میں بھی اس عزیز دوست کی واسطے دعا کرنا مجھے ملا ہو۔ اللہم اغفرہ وارحمہ۔

ضرورتِ ملازمت

ہمارے ایک عزیز لاہور راجپوت سنگ اسکل کے پاس اپنے اچھے فاضل اور ملازمت کی تلاش میں ہیں کیا کوئی صاحب اس میں امداد کے شکر فرما سکتے ہیں۔

مبارک

ہمارے محترم دوست محمد ابراہیم حاجی برسی خان صاحب کے انتقال سے اپنے فضل و کرم سے ایک اور عزیز عزیز عطار دیا ہے اسباب کے واسطے کہ درود و دعا کے واسطے واسطے سعادت و عافیت و درازی عمر کریں۔ ایک صاحب کی پش کا لکھا ہوا پٹ کارڈ ملا۔ مجھے میں آپ کو دینا جان تکلیف دینا چاہوں۔ کچھ کتابیں وغیرہ طلب کی ہیں۔ مگر

ایک نام نہیں تھا

اپنا نام نہیں تھا دکاندار کی ٹیڑھی میں بیٹھی گئی اس واسطے نہیں سے معذوری ہے۔ میں انھیں ہے کہ جو میں بڑا جانتے ہیں ہم ان کا خط بھی یہاں نہیں کئے۔ اللہ تعالیٰ سعادت کرے۔ ایک بچے کے انتقال سے ایک بچے کی انگریزی ایام جلسہ کے بعد ہر دو سب کو غالباً بعد نماز عصر گئی ہے اگر کسی صاحب کی ہر دو روز میں وہیں کر کے شکر فرماویں۔ بچہ دی ہے جو حضرت صاحب کی نظائیں غرض اللہ تعالیٰ سے بڑا کرنا ہے۔ نیز ڈاکٹر عبدالکلیم صاحب سبیل جو اس کوہ میں ٹہرے تھے یہاں پہلے دفتر بورڈنگ ہوتا تھا کہتے ہیں کہ ان کے مبلغ تین روپے ایک کا غذین رہ گئے ہیں وہ بھی تلاش طلب ہیں۔

معاذ

برادرِ شیخ نور احمد صاحب کیلین اہل آباد کے گھر میں ملے ہیں اصحاب ان کی صحت و عافیت کے واسطے دعا کر کے شکر فرماویں۔ بعض ملک حضرت غلیظہ السج کی خدمت میں بدو غیر احتیاط کسی بیمار کی قیمت پانچ سو روپہ وغیرہ روایہ کہتے ہیں اور پھر کہ جن حکم کو بھیجیں کہ حضرت اس کو تقسیم کریں اور اپنے اپنے حق میں چھوڑ دیں۔ ایسے صاحبان کو یاد رکھنا

غیر احمدی کے

حضرت غلیظہ السج کی خدمت میں سوال پیش ہوا کہ جن کے بعض مولوی صاحبان دین کی جماعت تھیں کہ کہتے ہیں کہ ہم آپ احمدی کے ساتھ نماز پڑھنے کے واسطے ملے ہیں آپ ہمارا امام کے چھوڑ دیا کریں۔ ہم آپ کے امام کے پیچھے پڑھ دیا کریں گے۔ ان صاحبان کو کیا جواب دیا جاسکے۔

فرمایا کہ ان کو کہہ دو

کہ خدا بدانتہا من اذراہکم وما غنفی صدہم کہ لاہور۔ جب تم ہمارے امام کو مغضبی جانتے ہو اور مغضبی ڈاکٹر خود ہر تیسے بدترے اللہ تعالیٰ فرمائے۔ من اعظم من انہی علی اللہ کذباً تو پھر ہم تمہارے پیچھے اس طرح نماز پڑھ سکتے ہیں۔ فرمایا کہ اتنی ترقی جو جماعت کو اب تک ہوئی ہے وہ منافقت کے میل ملاپ سے ہوئی ہے۔ اگر نہیں ایسے میل ملاپ کوئی فائدہ نہیں جس میں منافقت پائی جاسکے۔

ایک نئی تصنیف

ایک نیا زیادہ خطوط مختلف اوقات میں خود میں عطا فرمایا ہے۔ نے پڑھے ہوئے جس میں اصحاب کی ایسی کتاب طلب کرنے ہیں جس میں سلسلہ احمدیہ کے تمام فقہاء بالدر لاک مجموعی طور پر یکجا کیجئے گئے ہوں اس قسم کی کتاب کی واقعی بہت ضرورت تھی۔ کیونکہ جو لوگ سننے سے سلسلہ میں شامل ہونے میں وہ پوچھتے ہیں کہ اب میں کیا کیا عقیدہ رکھنا چاہیے۔ دوم۔ بعض اصحاب غیر احمدی و دشمنوں میں تبلیغ کے خیال سے ایسی کتاب کی ضرورت محسوس کرتے ہیں جو مختصر بھی ہو جامع بھی ہو کہ قیمت بھی ہونا کہ اس کے ذریعے اپنے سلسلہ کی اشاعت کر سکیں۔

سراپک مرفوع ہے کہ انشاء اللہ عطا فرمایا ہے اس ضرورت کے لئے کافی ہوگی۔ صرف اور قیمت کم۔ اس میں بتلایا گیا ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سچ سرور ہونے کا کیا ثبوت ہے۔ اور احمدیوں کا اللہ تعالیٰ۔ ملائکہ کتب۔ انبیاء یوم آخر کی نسبت کیا عقیدہ ہے حتیٰ التبع کوئی بات اپنی رہنے نہیں دی۔ ذی استطاعت اصحاب بہت سی جلدیں ملے اگر بطور تبلیغ تقسیم کریں۔ اس کتاب کے دوسرا حصہ سنت احمدیہ ہے جو ہر پرکھی

حضرت سیفۃ المسیح کی پہلی تقریر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
عَنْكَ يَا وَصِيَّ رَسُولِ اللّٰهِ

اشھد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له واشھد ان محمدا عبدا ورسولا
اعوذ بالله من الشیطان الرجیم۔ بسم الله الرحمن الرحیم
شھدہ الله ان لا اله الا هو۔ والملائکۃ وادلو العلم
قاما بالقسط۔ لا اله الا هو العزیز الحکیم۔

حمداً ربی تعالیٰ

اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان اور بہت بڑا کرم اور فضل جو اسے کہ مجھ کو آپ لوگوں سے ملاقات کا زندگی میں پھر روئے ملا ہے۔ میں کہی کہی تقریر خصوصاً مجھ سے ہرگز آواز بلند نہ ہو پہنچانے میں کسی قدر اس وقت مندرجہ ہوتا اس واسطے ایک ضروری بات تمہیں بتانی چاہتا ہوں۔

میں امید کرتا ہوں کہ میں نے اپنے آپ پر بہت بوجھ رکھ کر بہت اچھے سے یہ بات کہنی چاہی ہے۔ اللہ جل شانہ کو تو فریق دے کہ تم اس میری بات کو دل سے ماز اور مل سے مان کر زبان سے افرار کرو۔ پھر اسی کے مطابق تمہارا علم و تدبیر تمام وہ فریق جو اپنے آپ کو مسلمان کہتی ہیں۔ وہ سب کی سب اس بات کو مانتی ہیں کہ کلمہ طیب یعنی لا اله الا الله کے واسطے کیا کیا کوششیں ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیں اور یہی

لا اله الا الله

جو فرقہ ہے۔ اس کے پہنچانے کے لئے۔ ہماری سرکار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیرہ برس تک اپنے ملک میں بڑی بڑی تکالیف شدیدہ کو برداشت فرمایا۔

آخر اس لا اله الا الله کی مخالفت کے باعث آپ کو وطن بھی چھوڑنا پڑا۔ جب ان شریروں نے تکلیف کو حد سے بڑا دیا۔ تو اس حجت علیہ السلام نے ہر طرح سے مقابلہ کیا اور انہی کی کوشش سے اس کلمہ کی اشاعت ہوئی۔ چنانچہ ہم سب جو موجود ہیں۔ لا اله الا الله کے قائل ہیں۔ سب انبیاء جو خدا کی طرف سے آئے ہیں اسی کلمہ کے لئے انھوں نے وہ وہ تکالیف اٹھائی ہیں جن کے بیان کرنے کے واسطے بہت ہی وقت چاہیے۔

اس کلمہ کے تین عظیم الشان فائدہ ہیں:-

میں نشان منے کرتا ہے۔ تو مسلمان کہلاتا ہے۔ وہ محالاً

جو مسلمانوں سے کہہ سکتے ہیں اس شخص سے کہنے میں جس کی زبان سے لا اله الا الله نہ سنے۔ اسلام ایک عجیب نعمت ہے۔ اسلام کے معنی اس میں صلح کے ہیں اور آشتی کے اور ایک نمونے کے۔ صلح اور صلح دونوں لفظ صلح کو جانتے ہیں۔ صلح ان باتوں کے جن سے اسلام نے صلح کو قائم کیا ہے۔ ایک یہ ہے کہ۔

لا تسبوا الذین یدعون من دین اللہ فیسبوا اللہ
عدوا البغیر علم۔

تمام وہ فریق جو اللہ کے سوا کسی کو پجارتی ہیں ان کے کسی کو کسی بڑے کو گو وہ اللہ کے سوا ہی ہوا اور اس کی وہ پیش کرتے ہوں۔ ان کو بالکل گالی بہت دو۔ فیسیروا اللہ عدواً بغیر علم۔ کیونکہ وہ انہیں بھی اللہ کو گالی دین گئے نا بھی سے۔ یہ لاشعور انکی دلیل بتاتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام بڑی صلح اور بہت بڑی آشتی کو چاہتا ہے۔ اس کے سنے فرمانبرداری کے بھی میں اور ہر ایک کی فرمانبرداری نہیں کیا۔ اللہ کی فرمانبرداری اور اس کے رسول کی فرمانبرداری

اول الامر کی فرمانبرداری۔ اس کا نام اسلام رکھا ہے اسلام کے سنے فرمانبرداری۔ مگر اسلام کے سنے خاص فرمانبرداری اسلام کے نقطہ سے ایک مسلم نقطہ بھی نکلا ہے۔ مسلم۔ اس بشری کہہ سکتے ہیں جس سے انسان ہندی کی طرف بڑھتا ہے ایسے ہی ہماری ترقیات کے لئے اور ہندو رات پر پہنچانے کے واسطے خدا نے اسلام کو بھیجا ہے۔ اس کے نونے دیکھو کہ

راز خلافت

جناب ابوبکرؓ اور ان کے والد کے اسلام ہی تھا کہ اس فرمان برداری سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جانشین بنا دیا۔ جناب عمرؓ فرماتے ہیں اس آئے ہمارے ایک وقت کے بچے کھڑے ہو گئے۔ کئی آدمی ساتھ تھے۔ رعب کے سبب کسی کی ہمت نہ پڑی تھی کہ وہ رعباً کرے مگر خداوند کو جانتے بہت بے تکلفی تھی اس نے چھا تو فرمایا۔ خطاب کیا جان اونٹ چڑا تھا۔ ایک دفعہ اس کے اپنے اسے ہان پھڑکی دی تھی۔ فتح اسلام نے اسے اس ہندی پر پہنچا دیا کہ لا کھٹا آدمی ایک اشارہ پڑھنے پہلے کو تیار ہیں۔

اسی نقطہ سے مسلمان بننے کے سے یہاں ہیں۔ عجیب قسم کی حفاظت تو میں کو عطا ہوئی ہے۔ میں نے پینتالیس برس سے بہت زیادہ طبی کی ہے۔ میں نے کبھی کوئی اسلام میں زبان بردار ہو کر آنکھ میں سوزا کہ میں

بہت سنا نہیں پایا۔ بہت سے حکام کے ساتھ تعلقات رکھے ہیں۔ میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ اسلام کے سبب کسی کو بید گئے ہوں۔ کوئی تکلیف کسی کو اسلام کے باعث نہیں پہنچی۔ بلکہ اگر خدا تعالیٰ کو مومن کی خاطر جان غرق کر دینا چاہے تو میرے ہوا نہیں کیا۔ (حضرت) فرج (عمرہ السلام) کے زمانے میں بردا کی ہے۔ یہ بات تمام صحیح ہے۔

خلافت الکتاب کا ذوق ہے کہ میں

ہلاکت سے بچنے کی راہ

ہلاکت نہیں در رب ہلاکت کو بھی کہتے ہیں۔ جیسے قرآن شریف میں فرمایا۔ ینصون یہ رب المنون۔ لادیب فیہ۔ کے یہ معنی ہونے کے قرآن کی تعلیم کو ہی کہتے ہیں ہولی۔ ابھی کل کی اسے بار بار کی۔ ایک کتبہ میری طرف سے کان میں چوڑا۔ میری بولی سے کہا اب دیکھتے ہیں کہ کوئی کتبہ تکلیف کیوں پہنچی۔ میں نے کہا اللہ کے لکھنے والے ہاں میں لکھا۔ ایک ایک درجہ میرے خیال میں چلی۔

کہا۔ دن۔ بکھٹے۔ تھری۔ یا رب ہی۔ مجھے کے بعد دعا دین۔ میں نے گئے۔ تم وہ دعا کا وقت بھیجے کہ ایک ایک کتبہ چلے گئے۔ مجھ پر بہت پیارا لگا۔ تو میں اسلام سلامی چاہتا ہوں اسلام کے پیچھے والا کا نام اسلام المؤمنین المؤمنین العزیز الحبار المستکبر۔ ہے۔ اسلام نام ہے اللہ تعالیٰ کا۔ اسلام تیرہ ہشت۔ ہشت کا نام بھی دار اسلام ہے۔ لہذا اللہ عذراہم۔ اور فرمایا۔ عبد اللہ الذی احلنا دار المقام

من فضلہ لا یسأ فیہا نصیب۔ لا یسأ فیہا العزیز گویا اسلام مکھوں کا مرکز ہے اور بہت بڑے مکھوں کا مرکز ہے۔ اسلام میں کبھی کوئی ہلاکت نہیں ہوئی۔

میں نے اس لفظ کو الٹ پٹ کے بڑا دیکھا ہے اس کے بارے لفظوں میں فرمایا ہائی جانی ہیں۔ سلم کو آنا دن۔ تس میں جانتا ہے۔ تس نرم چیز کو کہتے ہیں۔ مسلمان اشداً علی الکلمہ اور دجلاً علیہم۔ یعنی جس میں کرم کرم ہوتے ہیں۔ اسی لفظ کو اور آنا دن۔ تو تس میں جانتا ہے۔ سلم کے سنے یہ میں کہ انسان عبادت کے سبب بعض وقت عارضی امتیاز ملے۔

مسل بھی اس کا الٹ بنتا ہے اس کے سنے میں جانی دیکھا۔ بلکہ پہنچا دیا۔ مسلمان کا یہ بھی کام ہے کہ دوسرے کو فتنہ پہنچا۔ تس بھی اس کا مشق ہے اس کے سنے ہر وقت طلب میں گو رہتا۔ پس مسلمان کا یہ بھی کام ہے کہ ہر وقت رملے آہی کی طلب میں لگا رہے مگر میں طرح اسلام دنیا میں صلح آشتی پہنچانے

قائم کرنا چاہتا ہے اسی قدر اگر کوئی موزی اسلام کے لئے پیدا ہو تو اسی موزی کا عملی سے مقابلہ کرتا ہے۔

قرآن شریعت زمانہ ہے۔ وجہ لہجہ بالنی ہی میں متعلقہ کردہ پرانی ترکیب کے کہ زمین غریبان ہی پھری پھری ہیں پس ہمارے مناظرہ غیر قرآن سے اگر ہمیں۔ تو اسی طرح

سے وہ مناظرے ہوتے ہیں چاہیں زمین غریبان ہیں تو زمین کی غلطی پر اسے آگاہ کیا ہمارے اور اس کے مقابلہ میں اپنے غریب کی غریبان بیان کی جاویں۔ اور ایک جگہ فرمایا۔

ادعہم بالحق اے احسن۔ مخالفت بھی کہو تو اسی طریق سے کہو بہت ہی عمدہ ہو۔ ادعہم بالحقہ۔ ہر وہی کو کسی

خوبی سے بھاؤ۔ جب مخالفین کے ساتھ بھی ہمیں مخالفت میں غریبان نظر نہ آئیں۔ تو وہ مخالفین کے درمیان

تباہی۔ عداوت۔ ادیان ہم جنگ کھین کر ہو سکتی ہے۔

السلام من سلم المسلمین من لسانہ وید۔ مسلمان تو اس وقت مسلمان ہوتا ہے کہ جو کلمہ لوگ ہیں انکی

تقابل اور اذیت سے محفوظ رہیں۔ میں جانتا ہوں کہ چند آدمیوں کے درمیان محبت کا قیام۔ اخوت کا استحکام محض نفس الہی

سے ہو سکتا ہے۔ تو زمین کی زمین ایک جگہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

لما نفعنا ما فی الارض جمیعاً ما الفیت بین قلوبہم۔ ساری زمین کی گول جھڑا کر دیدو۔ تو بھی ایفیت

پیدا نہیں ہو سکتی۔ (جواب اللہ نے ان کے حلق میں پیدا کر دی ہے) اور فرمایا وامنتموا بحبل اللہ جمیعاً واک

فاصبحتم بمعیت اخواننا۔ خدا کے فضل سے تم

جائی جہادی ہو گئے۔

دو تین کروا۔ ہر سے عیاد میرے عزیز و دشمن پر واجب ہے۔

جواب الہی سے ہم گفت۔ محبت اور اخوت کے لئے دعا کیا کریں۔ مخالفین کے ناموں تک نہ ہو

تھکے کہ یہ جماعت بنے۔ مگر اب تم اس قدر لوگ موجود ہو۔ یہ جب الہی کے فضل کا ثمر ہے۔

دوسرا مرتبہ۔ لا الہ الا اللہ کا یہ ہے کہ وہی چلے

دل میں روح باقی ہے اس وقت انسان کو زمین کہتے ہیں

موتی کا لفظ خود بھی اس سے مشتق ہے۔ یہی مسموم کا اعلا مقام ہے۔ زمین امن میں بھی وہ سکے کہ زمین کا مقابلہ بھی کرے

عسکریہ کے چند موزی مدینہ میں آکر بعض صحابہ کرام کو قتل کیا۔ کھلم کھلا۔ مثلاً اعیہم بن کی انھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چڑھا دی

مقیم نماز ادا سے باز آجائیں۔

مؤمن امن دینے والا اور خود امن میں رہنے والا ہوتا ہے۔

جب یہ کھل دل میں چلتا ہے۔ تو مؤمن ایمان کے میں اور برکات سے مستحق ہوتا ہے۔ یہ ایمان کا باطن جب دل میں لگ

جاتا ہے۔ کوئی دکھ اور کوئی ناخوشی اور کوئی خوف و حزن باقی نہیں رہتا۔ میں ایک دفعہ نصیحت کے کسی نبی میں گزرا تھا

صبح کی نماز پڑھنا ہے لگے۔ اس وقت میرے دل میں جب یہ لفظ آیا۔ الحمد للہ۔ تو میرے دل نے یہ گواہی دی کہ اس دکھ میں

الحمد للہ کا کیا موقع ہے۔ اگر کہیں تو سنا تھا نہ الحمد للہ ہے۔ نہ کہیں تو الحمد کے سوا نماز کیسے پڑھتی ہے۔ معاذ اللہ یہی کی

طرح سمجھا یا کہ جب انسان ناما لہ وکمالہ ماحول میں ہوتا ہے۔ تو ہر چیز کے وقت ہر امن و خوشی و تکلیف میں ہے ناما لہ

کہہ کر بڑے بلند فائدہ سے الحمد للہ کہا ہے اس ایمان کا نتیجہ خدا ایمان سے وہ سارا خوف اور حزن راحت کے ساتھ بدل ہو جاتا

ہے اور وہ یقیناً کہ میں جو ہر قسم میں لا خوف علیہم ولا یحزنون ہوتے ہیں۔ میں نے دیکھ لیا۔ یہ ایمان میں کمزوری ہوتی ہے

جو مؤمن ناما لہ ہو جاتا ہے یا اس میں آجاتا ہے۔

تیسرا مرتبہ۔ لا الہ الا اللہ کا فائدہ وہ ہے جو احادیث صحیحہ میں میں نے پڑھا۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جناب

الہی میں عرض کیا۔ کوئی مجھے کلمہ سکھا یا جاوے۔ جو میری ترقی کا موجب ہو۔ الہام ہوا۔ لا الہ الا اللہ۔ کہہ کہا الہی جسے میں

نبی تھا ہوں اسی کلمہ کی اشاعت کی کوشش میں ہوں جناب الہی سے الہام ہوا۔ افضل الذکر لا الہ الا اللہ۔ اس سے نبی کوئی بات

نہیں۔ یہ بات کہنے کو معمول ہے مگر سارا قرآن شریف شول کر دیکھو۔ قرآن شریف کے بعد تمام اولیاء کرام اور ان کے رفقاء

انسان کی تصنیفات کو ٹٹو لو ساری بڑائیاں سارے قرب سارے خصل ساری ان کی کرامتیں اسی لا الہ الا اللہ کے وظیفے

پر موقوف ہیں اس کا نام وہ نفی و اثبات کہتے ہیں اور رنگ رنگ الفاظ میں اس کا ذکر کرتے ہیں جیسے میرے چہرے کو

تغزلات میں بیان کیا جاتا ہے (میں نہیں بچا کہتا ہوں کہ اسلام ایمان کے بعد احسان کا مرتبہ ہے۔ اعیہ اللہ

کا نکتہ تراخا خان لکھنؤ خانہ بیلاک۔ اللہ کی عبادت کرنا گو نام سے دیکھتے ہو اگر تم نہیں دیکھتے۔ تو وہ توہین و کفر ہے

یہ ایک مقام ہے قرب الہی کا جو لا الہ الا اللہ میں تدبیر سے حاصل ہوتا ہے۔ کچھ زمانہ مجھ کو گزر گیا ہے۔ مجھ کو اللہ جل شانہ

نے لا الہ الا اللہ کے سنے بنائے کہ انسان خود کرے اس کی ہمتی کیا ہے۔ ہل اتی ہل الا انسان حسین من اللہ

السلام یکن شیعہ شامی کو لہ انسان پر وہ زمانہ بھی گزرا ہے کہ وہ کچھ چیز نہ تھا۔ اس عدم میں اس کی خواہش کی مطالب کیا کہ جناب الہی کے فضل سے دم سے موجود کیا۔ من نطفۃ استحاج

بنتلیہ فحصلہ سمیعاً بصیراً۔

خدا جانے کیوں درمیان اس وعظ کے کچھ خیال میں آیا میں وعظ چھوڑ کر اس کے بیان کرنے میں مستغرق رہا

حضرت یحییٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس میں آدمی آئے ایک کو جواب دئی۔ بیٹھ گیا۔ دوسرے نے دیکھا مگر نہیں۔ توروہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز نہ پہنچی زمین بیٹھ گیا۔ میرے نے کہا آواز نہیں آتی۔ یہاں کیا بیٹھنا چاہا لگا۔ نبی کریم کو جناب الہی سے

الہام ہوا زمین آدمی بیان آئے ایک کو جواب دئی وہ بیٹھ گیا۔ خدا داد اللہ نے اسے قرب میں جگہ دی۔ دوسرے کو حیا آئی آگے نہ بڑھا

جاتے سے مضائقہ کیا۔ اللہ ہی اس کی کوشش سے جا کر جگہ ترسے نے منہ پھیرا۔ خدا بھی اس سے منہ پھیر چکا تھا کہ وہی طلب الہی ہو

جسکی وجہ سے یہ ترکیب ہوئی۔

حضرت حق سبحانہ نے انسان کو معدوم کو مہر و فرمایا اور فرمایا بنتلیہ فحصلہ سمیعاً بصیراً۔ اس پر انعام فرماتے ہوئے

اور انعام کرنے کے اس قدر بڑھایا۔ کہ سب سے بعید فرمایا۔ ایک عام طبع پر سب سے بعید میں ایک وہ جو خدا کی آواز سنتے ہیں جناب الہی کے حقائق دیکھتے ہیں جس طرح انسان عدم میں ہے طاعت تھا

اور فضل الہی سے باہر آیا اسی طرح ہر وقت اس کو ایک جدید ترقی عطا ہو رہی ہے۔ جناب الہی کا فضل نہ ہو۔ تو ترقی عطا نہ ہو

کل کا کھانا باکل باکل کل کا مکان کل کا لباس آج ہمارے کام میں نہیں آیا کل کی خوشی کل کی خوشی کل کے جو نعمات کسی کے

ساتھ تھے وہ آج کام نہیں۔ ہر وقت اللہ کی ہی نعمتیں کا مصلح ہے اس لئے اس کا نام

الصمد

ہے۔ میں آواز دینا ہوں ایک حرف کے بعد دوسرا نکلتا ہے۔ اگر ذرا اعانت الہی نہ ہو تپے تو وہ آواز کہاں سے نکلتی ہے۔ غرض ہر

آن میں انسان جناب الہی کے فضلوں کا مصلح ہے۔ تپے گا کسی کو نصیب ہوئے ہیں۔ دنیا و دین اولیاء ہوں۔ سب کا کلمہ

اس کے فضلوں کا ہر آن مصلح ہے۔ اس کے فضل کے بڑے بڑے عجاہبات ہیں۔ لا الہ الا اللہ کے یہ سنے ہیں کہ ہر آن میں ہر

مصلح ہو۔ اس کا فضل ہی ہر لمحے کو کام فرماتے اس لئے درجہ عید بنے اور جناب الہی معبود بنے ہیں۔

عبودیت کے واسطے قین چیزوں کی بڑی ضرورت ہے۔ تب جا کر عید عید بناتا ہے جناب الہی

عبودیت

انھوں سے دیکھا۔ ہم نے اس واسطے سے ہوا انسان کو قرب الہی بنی واقع ہوئے ہیں ان سب کا علاج لا الہ الا اللہ ہے۔ اس کے بعد میں آیت کی طرف توجہ کرتا ہوں۔
 شہد اللہ انہما لا الہ الا اللہ۔ اللہ شہادہ فرماتا ہے۔
 لا الہ الا اللہ۔ اس لا الہ الا اللہ کی گواہی اللہ نے دی ہے گواہی ہمیشہ چندا دھیمین کے سامنے دی جاتی ہے۔ جناب الہی کی گواہی کے ساتھ بھی تمام رسول تمام انبیاء اور تمام اولیاء سب کے سب گواہی دیتے ہیں۔ کہ ادرے ہم کو کہا جو لا الہ الا اللہ۔ حضرت موسیٰ کی گواہی حضرت نبی کریم کی گواہی سے قرآن شریف بھرا ہوا ہے۔ کہ اللہ نے ان کو فرمایا۔ لا الہ الا اللہ۔ ہر فرد کے سامنے گواہی ضروری نہیں ہوتی۔ میری دانست میں اللہ کی ہستی اور نبیوں کی صداقت پر یہ بڑی بیماری دلیل ہے۔ کہ تمام انبیاء تمام اولیاء تمام مجددین سب کے سب شفیق ہیں اس بات پر کہ لا الہ الا اللہ معبود حقیقی خدا ہے۔ اور اپنے من و احسان و علم و قدرت میں کامل ہے۔ اور انسان بڑے انحراف و تذل کے نیچے ہے۔ دس ہیں۔ تیس۔ چالیس۔ پچاس۔ جس بات کو گواہی دے وہ بات بھی قابل احمہ و ہوتی ہے کیا حال ہے اس گواہی کا جس کے لئے تمام صداقت کے ماثق۔ صداقت کے موجب اس بات پر شفیق ہیں اس صداقت کے لئے کوئی بڑا تعلق کوئی بڑا فیض حضرت محمد رسول اللہ کا ہے دنیا میں ہزاروں انبیاء آئے۔ ان کی تسلیم کا نام و نشان بھی نظر نہیں آتا۔ پتہ نہیں لگتا۔ پھر ان کی کن کن کی زبانیں ہی ایسی برائی ہیں کہ ان کے بچھنے کے سبب ان مفسود ہو گئے مجھے کبھی کبھی تعجب آتا ہے۔ آریہ مذہب پر کہ دوا رب برس سے دیر ہیں۔ دیر کی لغت کا نام لیتے ہیں تو دو چار ہزار برس سے جلتے ہیں۔ بھلا دوا رب کی بات دو چار ہزار برس واسے کو کیا معلوم۔ یہ ایک فضل ہے ہم لوگوں پر۔

پکارا اٹھتا ہے۔ اس واسطے تمام غنڈے پر دے ہوا انسان کو قرب الہی بنی واقع ہوئے ہیں ان سب کا علاج لا الہ الا اللہ ہے۔ اس کے بعد میں آیت کی طرف توجہ کرتا ہوں۔
 شہد اللہ انہما لا الہ الا اللہ۔ اللہ شہادہ فرماتا ہے۔
 لا الہ الا اللہ۔ اس لا الہ الا اللہ کی گواہی اللہ نے دی ہے گواہی ہمیشہ چندا دھیمین کے سامنے دی جاتی ہے۔ جناب الہی کی گواہی کے ساتھ بھی تمام رسول تمام انبیاء اور تمام اولیاء سب کے سب گواہی دیتے ہیں۔ کہ ادرے ہم کو کہا جو لا الہ الا اللہ۔ حضرت موسیٰ کی گواہی حضرت نبی کریم کی گواہی سے قرآن شریف بھرا ہوا ہے۔ کہ اللہ نے ان کو فرمایا۔ لا الہ الا اللہ۔ ہر فرد کے سامنے گواہی ضروری نہیں ہوتی۔ میری دانست میں اللہ کی ہستی اور نبیوں کی صداقت پر یہ بڑی بیماری دلیل ہے۔ کہ تمام انبیاء تمام اولیاء تمام مجددین سب کے سب شفیق ہیں اس بات پر کہ لا الہ الا اللہ معبود حقیقی خدا ہے۔ اور اپنے من و احسان و علم و قدرت میں کامل ہے۔ اور انسان بڑے انحراف و تذل کے نیچے ہے۔ دس ہیں۔ تیس۔ چالیس۔ پچاس۔ جس بات کو گواہی دے وہ بات بھی قابل احمہ و ہوتی ہے کیا حال ہے اس گواہی کا جس کے لئے تمام صداقت کے ماثق۔ صداقت کے موجب اس بات پر شفیق ہیں اس صداقت کے لئے کوئی بڑا تعلق کوئی بڑا فیض حضرت محمد رسول اللہ کا ہے دنیا میں ہزاروں انبیاء آئے۔ ان کی تسلیم کا نام و نشان بھی نظر نہیں آتا۔ پتہ نہیں لگتا۔ پھر ان کی کن کن کی زبانیں ہی ایسی برائی ہیں کہ ان کے بچھنے کے سبب ان مفسود ہو گئے مجھے کبھی کبھی تعجب آتا ہے۔ آریہ مذہب پر کہ دوا رب برس سے دیر ہیں۔ دیر کی لغت کا نام لیتے ہیں تو دو چار ہزار برس سے جلتے ہیں۔ بھلا دوا رب کی بات دو چار ہزار برس واسے کو کیا معلوم۔ یہ ایک فضل ہے ہم لوگوں پر۔

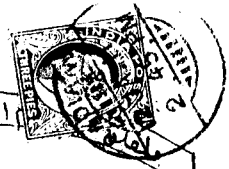
سے اعلیٰ درجہ کی محبت ہوا درجناب الہی کی اعلیٰ درجہ کی تعلیم ہوا اور انسان اسطرح درجہ کے بڑے انحراف و تذل کے مقام پر ہے۔ محبت پیدا ہونے کے اسباب میں تعلیم الہی کے پیدا ہونے کے اسباب بھی ہیں۔ تذل و انحراف کے اسباب بھی ہیں۔ لا الہ الا اللہ بنی غور کرنے سے قریب کا پتہ چلتا ہے۔
 ہم دیکھتے ہیں محبت جو پیدا ہوتی ہے جس و احسان سے پیدا ہوتی ہے۔ جس قدر من و دین کے سامنے خوبی کے ہیں کسی من و دین سے اور جس قدر ہمارے ساتھ کسی کا احسان ہو اسی قدر اس سے محبت بڑھ جاتی ہے۔ جناب الہی کے من و احسان پر جب ہم غور کرتے ہیں۔ ہمیں صاف نظر آتا ہے کہ ساری دنیا کے احسان خدا کے احسان کے جزو ہیں۔ جو دنیا احسان کرتی ہے وہ خدا کے فضل و داد کا نتیجہ ہیں۔ ہم غور کھاتے ہیں ایک دانہ سے کئی دانے پیدا کرنا اور وہ زمین وہ ہوا وہ دھن وہ غلٹ میں کے ساتھ نشو و نما دلتے ہیں کس کا کام ہے۔ پھر جانور و پل جوتے ہیں کسی ملک میں بن ہیں۔ ٹھوہن اونٹ ہیں۔ اسی میں کہیں گھوڑے ہیں ان کا کتنا بڑا کارخانہ ہے۔ روٹینٹ اور غلٹوں اور جانوروں کا پیدا کرنا جن سے نشو و نما ہوتا ہے۔ پھر اس میں کبوتر کی حاجت۔ لوار کی ضرورت۔ کتنا بڑا کارخانہ ہے۔ یہ تمام کارخانہ جناب الہی کا کھلا کدو ہے۔ عمدہ سے عمدہ خدا ہے۔ گلہ بند ہے پیٹ میں دھن تو ہے تو وہ غذا کس کام کی۔ اگر اللہ کتنا شان حال نہیں عرض اللہ کے فضل کے ساتھ کچھ بھی ملین۔

من جتنے ہیں وہ بھی خدای کے فضل پر موقوف ہیں۔ اگر خط و حال کا من ہے تو انکھ کے سوا یہ نعمت بے کار ہے۔ آواز کا من ہے۔ تو کان کے ساتھ کچھ نہیں۔ خوشبودی کا من ہے تو ناک کے ساتھ کچھ نہیں۔ اگر اعضا کی غریب کا ہے۔ تو ٹھٹھنے کے سوا نہیں۔ غرض سارے من و احسان خدا کے من و احسان پر موقوف ہیں۔ اگر محبت کا مدار من و احسان پر ہے۔ اور واقع میں ہے۔ تو اللہ کے برابر ہمارا کوئی من و احسان والا نہیں تعلیم کا مدار۔ علم کامل۔ قدرت کاملہ پر ہے۔ جناب الہی کی قدرت و حکمت کا مطالعہ کرتے ہیں۔ تو ہم دیکھتے ہیں سارے علم خدا ہی کے فیضان سے پیدا ہونے ہیں۔ پس اعلیٰ تعلیم کا موجب علم و قدرت ہے اور اعلیٰ محبت کا موجب من و احسان ہے۔

اب ادھر ہم دیکھتے ہیں تذل کی حالت۔ سانس رک جانا جان سنا جاتی ہے۔ اب اس سے زیادہ تذل کیسا ہے۔ جب انسان لا الہ الا اللہ پر غور کرتا ہے اور اسے اپنا انکسار و تذل معلوم ہوتا ہے اور جناب الہی کے علم و قدرت کا تماشا دیکھتا ہے اور من و احسان کا نظارہ اس کے سامنے سے گزرتا ہے۔ تو وہ لا الہ الا اللہ

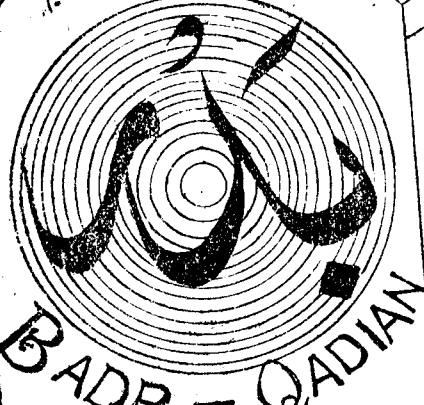
ایک خوشخبری
 ہمارے محلہ احمدیہ کے مشہور و معروف فاضل حضرت مولانا مولوی سید محمد من صاحب احمدی کے شکستہ جہلی میں اللہ تعالیٰ نے فرزند ارجمند عطا فرمایا ہے جس کے شکستہ میں تمام قوم بالخصوص ناظرین ہر کی طرف سے جناب کو مبارکبادیں مل رہی ہیں اس دن سالہ عمر میں یہ بہت الہی اس بات کی شہادہ ہے کہ ہمارے مولوی صاحب ہوا اللہ تعالیٰ کے خاص خاص انعامات میں۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس مولود کو بڑا عارف کی غلامی میں ان ترقیات سے بہرہ ور فرمائے جو ہمیں کی ذریعہ طبیعت کے لئے مقدر ہیں۔ عہد ہر کا نام محمد بھی رکھا گیا ہے جو بہت ہی موزوں ہے اس عہد کی ولادت کے متعلق مفصلہ ذیل گزارش نامہ زمین کے ازاد ایمان کا موجب ہو گا۔

علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ جناب من اعلیٰ انزل قادیان نے آخر شب درمیان ۱۰ بجے ذی الحجہ ۱۴۱۸ھ کو جناب بن یہ آواز کی کہ مولوی صاحب آپ کے گھر میں لڑکا پیدا ہو گیا ہے! اللہ کے کئی غلام مبارک صاحب محمد احمدی کر میں نے یہ خواب دیکھا ہے بھلا وہ اپنے کاروبار میں بکری کر میں کہ خواب انجناب قیل کا معنی بڑا غراب نہیں یہ تو اہل



اللہ بیدار و دائم اولہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم یا محمد و آل علی و سلمہ الکریم



مقامیت شکی
بیتہ ورس قرآن شریف

(تجربہ گاہ کار یا ادارہ)

Reg. No. 40 C.E.L.X.X.VIII
CC.L.X.X.VIII
المسند البکات عبد مرزا غلام احمد
۱۰ محرم الحرام ۱۳۲۹ھ
۱۱ جنوری ۱۹۱۱ء مطابق ۲۹ دسمبر ۱۹۱۰ء

(جلد ۱)

بجایو! اگر قادیان آؤ گے تم اڈیٹر وینچر محمد صادق عفی اللہ

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح
سلمہ الرحمن

گذشتہ اخبار میں فرمایا کہ میں نے حضرت صاحب کے غم اپنے ہونے کے
بہت دور دور تھا کسی کسی وقت ہو جاتا ہے اس کے بعد جو کہ دن
دور دور زیادہ رہا۔ ہفتہ کے روز دور دور رہا۔ ایک وار کی
شب کو ہوا نہ تھا مگر دو تین اہمال ہر جا کے سبب بہت
ضعف رہا۔ پیر کی شب نفیص ہوا کسی کسی وقت ہوا اور بعد میں
بیداری دی۔ مشکل کے دن دور دور رہا۔ ایک وار بھی نہیں تھا۔ لیکن دو دن جو چند روز
ہوئے تھے اس کے بعد بہت زحمت مبارک پر کچھ سوچ ہو گئی تھی جب تک تھی اور اس
پر ڈاکٹر صاحبان ایسی دو آئینہ لگائے رہے جو کہ وہ اندر ہی اندر بیٹھ جاوے سبب بعض اطباء
کی رائے ہوئی کہ اس کے اندر کچھ مادہ ہے جس کے اخراج کی تدبیر ضروری ہے۔
چونکہ اس کے اندر کچھ آغز کی پریں میں جاتی ہے یہ کیفیت ہے کہ ڈاکٹر صاحبان نے تفتیش کی جو
کہ سبب کے اندر بہت نہیں اور نہ پیرا دینے کی ضرورت۔ یہ دروکان کے نیچے کی گھٹی میں ہے جو
بچو و قمر سے افشار اندر اچھا ہو جاوے گا۔ وہ بہت رہا اب بھی ہے۔
اللہ تعالیٰ کے فضل پر امید ہے کہ یہ تکلیف بھی رفع ہو جاوے گی۔ شاید ہی دوسرا اسباب ہے جسے
حضرت صاحب نے اپنی روایہ میں دیکھا تھا اور انشاء اللہ بوجہ بشارت نقل کیا جاوے گا۔
اس ہفتہ زیادہ تر صاحبان کی خدمت ڈاکٹر آبی شیش صاحب کے ہی سپرد رہی۔ کہ نہ ڈاکٹر بشارت
صاحب اپنے مقدمہ کے متعلق تین چار روز کے واسطے باہر تشریف لے گئے تھے اور لاہور اور امرتسر
کے احمدی ڈاکٹر صاحبان بھی فرصت پا کر تشریف لائے رہتے ہیں چنانچہ کل سے ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ
صاحب آئے ہیں اور ڈاکٹر بشارت صاحب بھی آئے ہیں اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے

ضار و فہم۔ دفتر قادیان ایک پیرا ایسی کی ضرورت۔ دروازے کے پیچھے دوپٹے کے نیچے آئے ہیں

حضرت مولوی محمد من صاحبنا حال اسی جگہ رونق افروز ہیں۔ گذشتہ جمعہ میں آپ نے
مسند اقصیٰ میں اپنے غلبہ میں عظمت مسیح موعود پر نازل شدہ ہی آبی خرمیت طیبہ
پر کچھ بیان کر کے ہوئے اس نوبت کو ادا حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد
صاحب کے وجود میں پورا ہوا تھا ثابت کیا۔
حضرت مولوی صاحب موصوف کی خدمت میں عرض کیا کہ ایسے کہ اس خطبہ کو کھینچ کر انشاء
کسی ایسے اخبار میں پیرا ناظرین کیا جاوے گا۔
سیحہ عبد الرحمن صاحب اپنے وطن لاہور کو واپس تشریف لے گئے ہیں۔
مستحکم دے کی ضرورت لازم است جسے وہ قادیان میں نہیں دہرے دوا کے ساتھ
دوا لے کے گھٹ آئے چاہئیں۔
جناب مرزا سلطان احمد صاحب اپنے عزیز کی شادی کی تقریب پر مدد تعلیم الاسلام قادیان
کو ایک سو روپے دیا۔ اللہ تعالیٰ انھیں جزائے خیر دے۔

شیطان پھر چھوٹا ہوا
بھنے ساتھ کہ ڈاکٹر عبد الحکیم مرتد کے کان میں شیطان نے یہ بھی بھنے کہ
حضرت مولوی خلیفۃ المسیح گیارہ جنوری تک قادیان میں تھے اس مضمون
کا ایک خط پہلے ہی آیا تھا مگر اب ہم نے عبد الحکیم کے اپنے ہاتھ لکھا تھا خدا اپنے ایک عزیز کو سرور کیا
دیکھا ہے حسین ڈاکٹر مرتد کے اصل الفاظ اور اس کے متعلق کا مکتبہ درج ذیل کیا جائے
مولوی نور الدین صاحب ۱۱ جنوری ۱۹۱۱ء کو فوت ہو جا
خاک رحیمہ
۱۱ جنوری ۱۹۱۱ء
گیارہ جنوری اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خبر و مافیت گذر گئی اللہ
حسن اتفاق سے اخبار میں آج آکر دہانہ ہوتا ہے جس غیبت مدح م

م کے ساتھ ڈاکٹر مرتد کا تعلق ہے کیا اس کی نامرادی کے واسطے وہ معاملہ کافی نہ تھا جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق اس رسالہ کی پیشگوئی کے لیے کیا تھا کہ اس کا
انہی پرین قادیان میں میان سراج الدین عمر پور پراثر و پراثر و پراثر کے حکم سے اچھپ کر شائع ہوا

www.aail.org

حضرت خلیفۃ المسیح کی دوسری تقریر

۲۷ دسمبر ۱۹۱۰ء کو حضرت خلیفۃ المسیحؒ مظلومہ العالی کی طبیعت بہت کمزور تھی اور اس کی وجہ ۲۵ دسمبر کی غیر معمولی تقریر اور زیادہ دیر تک باہر بیٹھے رہنا تھا۔ اس کے بعد بھی پورا مصلیٰ صیب نہوا۔ احباب بارگاہی جاتے رہے۔ کہ وہ علیین حق کے لئے جہیں ہوتی ہے آپ نے بند کیا کہ بعد نماز غم عصر پھر احباب کی عام ملاقات کے لئے باہر تشریف لائیں۔ غم عصر کی عمارت جہاں کے پڑھی گئی اس کے بعد حضرت مدرسہ کے صحن میں تشریف لائے۔ اگرچہ آج آپ کا امادہ تھا کہ کچھ بھی نہ کیجئے لیکن آغوا سی حرم تبلیغ کے جوش نے مجبور کر دیا۔ اور مندرجہ ذیل تقریر آپ نے فرمائی۔

(ایڈیٹر)

حرب و دعا

اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ
واشھد ان محمداً عبداً ورسولہ - امامہ
بالحمد باللہ من الشیطان الرجیم
بسم اللہ الرحمن الرحیم
ادھونی استجب لکم - ایک ہتھیار ہے اور وہ بڑا کارگر ہے۔ لیکن بھی اس کا چلانے والا آدمی کمزور ہوتا ہے۔ اس لئے اس ہتھیار سے منکر ہونا ہے۔ وہ ہتھیار دغا ہے جسکو خاتم نبیائے چھوڑ دیا ہے۔ مسلمانوں میں آدمی جماعت کو چاہئے کہ اسکو تیز کریں اور اس سے کام لیں۔ ہتھیار ان سے ہو سکتا ہے دعائیں مانگیں۔ اور نہ تھکیں۔ میں ایسا بیمار ہوں کہ ہم بھی نہیں ہو سکتا۔ میری زندگی کتنی ہے اس لئے میری یہ آخری وصیت ہے کہ لا الہ الا اللہ کے ساتھ دعا کا ہتھیار تیز کر۔ تمہاری جماعت میں تفرقہ نہ ہو کہ جب کسی جماعت میں تفرقہ ہوتا ہے تو اس پر غلبہ آ جاتا ہے۔ جبکہ قرآن شریف میں فرمایا۔ فلما نبوا ما ذکر وایہ انبیاء یلیہم العداۃ وانبغضاء الی یوم النقیۃ۔ اب تک ہم اس رکھ سے پیچے ہوئے ہو۔ خدا تعالیٰ کے فضل اور نعمت کے بغیر دعا بھی مفید نہیں ہوتی۔ اس لئے میں نصیحت کرتا ہوں کہ بہت دعا میں کرو۔ پھر کتنا سوں کہ بہت دعائیں کرو۔ تاکہ جماعت تفرقہ سے محفوظ رہے وہ نصیحت

جوالہ اللہ تعالیٰ نے تم پر نازل فرمائی ہے وہ دعا ہے ہی آتی ہے

میرے لئے بھی دعا کرو۔ میرے دوزخ متوجہ ہوں۔ مسلمان سوں۔ مخلص ہوں۔ محسن ہوں۔ بارگاہ ہوں میری مخالفت نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ مجھے ایسے داعیہ نصیب کرے جو علی وجہ البیوتہ و غدا کریں۔ حق شناس ہوں۔ ان میں دنیا کی ملوثی نہ ہو۔ باوجود اخلاص کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رستہ کی پہچان رکھتے ہوں اس قدر بیان کے بعد پھر جوش ہوا تو ذیل کے فقرات بطور تہ بیان فرمائے (ایڈیٹر)

میرے تم پر بہت حقوق ہیں۔ اول حق تو یہ ہے کہ تم نے میرے ہاتھ پر فرما کر میری راہ کا اثر کر لیا ہے۔ جو اقرار کے خلاف کرتا ہے وہ منافق ہو جاتا ہے۔ میں ڈرتا ہوں کہ ایسا نہ ہو کہ میری نافرمانی سے کوئی منافق ہو جاوے۔ دوسرا حق یہ ہے کہ میں تمہارے لئے تڑپ تڑپ کر دعا میں کرتا ہوں۔

تیسرا حق یہ ہے کہ میں نمازیں بھی آجکل سجدہ نہیں کر سکتا مگر تمہاری بھلائی کے لئے نماز سے بڑھ کر سجدہ میں نازل کی ہیں۔ پس میری حق شناسی کرو اور باہم تفرقہ چھوڑ دو

انجمنوں کے کارکنان کی نصیحت

۲۷ دسمبر کی شام کو بعد نماز مغرب حضرت خلیفۃ المسیح مظلومہ العالی نے تمام انجمنوں کے سکریٹری اور سر مجلس صاحبان کو حاضر کر کے ارشاد فرمایا تھا چنانچہ صبح صبح لوگ آپ کے توبار جو دیکھ آپ کو بہت منفعہ تھا آپ نے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی (ایڈیٹر)

میں نے آپ کو ان کو ایک خاص وجہ کے لئے بلایا ہے سلگتے میں میرے داپر ایک رجحید کی تھی کہ آپ لوگ مجھے نہیں لے گئے اس لئے میں نے چاہا تھا کہ اگر سال آئندہ زندہ رہوں تو آپ کو کلامت کروں گا۔

باد رکھو قوم میں دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں ایک نااہم دوسرے وہ جنکو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمہ نشین ہے نااہلوں کی میں ایک مثال مانتا ہوں۔

ایک عورت حضرت خلیفۃ الصلوٰۃ والسلام کے پاس

آئی اور بیٹے خود توں سے بنا کر اس نے ایک سو روپیہ حضرت کو خدیوہ - قدرت آئی ہے وہ عورت میرے پاس بھی آئی۔ اس کے ساتھ ایک جوان نورانی لڑکی بھی تھی۔ اس عورت نے مجھ سے کہا کہ میرے لئے آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ایسا دے دے میں اس لڑکی کو دیکھ کر سمجھا کہ یہ امی کی لڑکی ہے اس لئے میں نے اس سے پوچھا کہ یہ کس کی لڑکی ہے۔ اسے کہا کہ میری بہن مگر میرے ادا دینیں۔

میں اس کے اتو ہی نہم پر تپ کرنا تھا کہ لڑکی کو ادا دی میں سمجھتی۔ اس پر میں نے کہا کہ اس کی منتی کے لئے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا واقعہ اسے سنائیں کہ آپ کے بھی لڑکی ہی تھی۔ اس لئے میں نے اس سے پوچھا کیا تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جانتی ہے؟

اسے جواب دیا میں نے پڑھی ہوئی نہیں۔ دیکھا اس کے خیال میں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جانتا صرف پڑھے پڑھی ہوئی ہے

تب میں نے اسکو کہا کہ کیا تو جانتی ہے کہ اس جہان کا پیداکرینا

بھی کوئی ہے؟

اسے کہا کہ پڑھے دیکھے لوگ ہی جانتے ہوں گے۔

اس پر میں نے اسکو کہا کہ تم جو مرزا صاحب کے پاس آئی اور روپیہ بندھا لیا کچھ کر آئی ہو سکتے کہ لوگ کہتے ہیں کہ

وہ اچھے آدمی ہیں۔ اس سے تم اضافہ کرو کہ بعض لوگ کہتے ناہم ہوتے ہیں۔ ہر قوم میں ایسے لوگ ہوتے ہیں

اور ایک وہ لوگ ہوتے ہیں جن پر خدا تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے۔ انکو علم ہوتا ہے غم نہ لے اور وہ اللہ رب العزت کو جانتے ہیں۔ محمد رسول اللہ قائم النبیین کہتے ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے اور ان کے پیاروں کو پہچانتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہوتا ہے اور خاص احسان ہوتا ہے جس پر اللہ کا احسان ہے ان کے لئے قرآن شریف میں فرمایا اھل احسن اللہ الیک لکن

میں نے جیسے اللہ تعالیٰ نے تمہیں احسان کیا ہے تم بھی احسان کرو۔ تم پر بھی اللہ تعالیٰ نے فضل کیا ہے تم کو جلا بوں سے نہیں بنایا اور ناہم نہیں بنایا۔ ناہمی کا وہ مؤثر اور کھمبہ

کہ وہ عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے ناواقف اور اخلاص الیہا کہ سمجھ رہی ہے۔ میں تم خدا تعالیٰ کا شکر کرو کہ اسے تم پر احسان کیا اس کا شکر یہ ہے کہ جو تم کے

پاک تعلیم کی ہے اسے غلوں کو پہنچاؤ۔

میں یہ بھی جانتا ہوں کہ یہ کام بہت ہی بڑا ہے۔ میرے کبھی دہم یا گوشہ خیال یا اختلاط شاعرانہ میں بھی نہیں آیا تھا کہ میں کسی جماعت کا آقا بنوں یا بات میرے دہم و مگان سے ملاد اور اوستی بلکہ میرے شاگرد جلتے ہیں کہ جنہوں نے مجھے پکڑ چکا ہے۔ ایک حدیث ہے اس کا مطلب اور ہی سمجھتا تھا اب تو اور سمجھتا ہوں اس کا خلاصہ یہ ہے کہ قریشیوں کی سلطنت میں زوال ہو گا جب تک وہ وہی ہوں۔

میں قریشی تھا اور ہر زمانہ اپنے دل سے مرید ہوا۔ ہمارے چند بزرگوار میں قریشی شاہ ایک بزرگ کاہن میں گذرا ہے وہ قریشی شاہ اب تک بھی اس کے نام سے ہے۔ اسے سلطنت جان بوجھ کر چھوڑی۔ اور خست سے اتر کر چترہ پڑا۔ اعدائے کی عداوت کی۔ اب بھی میری قوم کے آدمی باستان میں شاہزادہ کہلاتے ہیں۔ قریشی قوم میں بھی نہ تھا۔ کہیں کی جہت کا امام ہوں گا لیکن جب اللہ تعالیٰ نے پامانہ قراہی آن کی ان میں مجھے امام بنایا۔ اور ایک قوم کا امیر بنایا۔ تم سکریٹری لگ ہو پریذیٹ بھی ہیں۔ تینوں کبھی کبھی کلاہ پیش آ جاتے ہوں گے۔ اور پھر اس سے عداوت بڑھ جاتی ہے۔ اول قاس غلطی سے کہیں مجھے عہدہ دار نہ بنایا۔ میرا اپنا تو ایمان ہے۔ کہ اگر حضرت صاحب کی لڑکی کی بیٹہ وراثت الغنیمت کو امام بنالیتے۔ اس سے پہلے میں بہت کر لینا اور اس کی ایسی ہی اطاعت کرتا جیسی مرزا کی۔ فرمان برداری کرنا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر یقین رکھنا کہ اس کا اٹھ پر بھی پورے ہر ماہ میں گئے اس سے میری غرض یہ بتانا ہے کہ ایسی خواہش نہیں ہوتی چاہیے غرض کبھی اس قسم کی شکایت آتی ہوں گی۔ پس جی نصیحت یہ ہے اللہ خدا کے لئے اسے مان لو اللہ کہتا ہے۔

لا تنازعوا فتنشلاوا و تذہب حکیم۔

اس سنا دھتے تم لوگے ہر ماہ لگے اور ہناری ہو گا کہ ماہ سے گی پس تنازعہ کرو اللہ تعالیٰ جن کے مافق فطرت سے جانتا تھا کہ جھگڑا ہو گا اس لئے فرمایا۔ خاصہ بردوان اللہ مع الصبارین۔

پس جب سکریٹری اور پریذیٹ سے سنا دھت ہو تو حد تک لے لے کر صبر کرو۔ بعض اوقات اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے صبر کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہو گا

میرا حق ہے کہ میں تم کو نصیحت کروں۔ تم نے عہد کیا ہے کہ نہ ہادی نیک بات مانیں گے اس لئے میں کہتا ہوں کہ یہ مان لو۔ قطعاً سنا دھت نہ کرو۔ جہاں سنا دھت ہو گا وہاں جناب الہی کے حضور گرہ پڑو۔ میں نے ابھی کہا ہے کہ اگر غنیمت کو امام بنالیتے۔ تو اس کی بھی مرزا صاحب جیسی ہی فرمانبرداری کرتا پس تم شکلات سے مت ڈرو۔ شکلات ہر جگہ آتی ہیں میرے اوپر بھی آئیں اور بڑی غلطی یا غلطی یا غلطی یا غلطی بعض آدمیوں سے ہوتی۔ اب ہم نے درگزر کر دیا ہے۔ مگر اونھوں نے حق نہیں سمجھا کہ کیا امامت کا حق ہوتا ہے؟ یہ بھی کم علمی کا نتیجہ ہوتا ہے۔ جو انسان حقوق انسانی نہ کرے مگر اللہ تعالیٰ نے ہم سے فرمایا اداؤں کے دلوں کی آپ اصلاح کر دی۔ اور دل اللہ تعالیٰ ہی کے قبضہ قدرت میں تھے۔ اس لئے نبی کریم کے ساتھ ملایا۔ اور ان پر اور ہم پر اور ہماری قوم پر رحم اور احسان ہوا۔ غرض ایک یہ یاد رکھو کہ سنا دھت نہ ہو۔ نہ آپ کرو۔ نہ اونھوں کو کرنے دو اللہ تعالیٰ نے ایسے ستر پر صبر کی تعلیم دی ہے۔ دوسرے بعض جگہ جہاں کفر ہے لوگ ہیں۔ وہاں میں دیکھتا ہوں۔ قریشی رنگ گئی ہے اس کا کوئی معنی راز ہے میں اس کو جانتا ہوں اس کی کافی دو طرح ہو سکتی ہے ایک یہ کہ پریذیٹ اور سکریٹری اللہ تعالیٰ سے رو کر دو گامین کریں۔ ایک پانچ جتنے ہیں کہ سوچ ادا چاند گرہن پر مسلمانوں کے ان نماز پڑھی جاتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سورج گرہن اور چاند گرہن ہوتا تو گھبرا جاتے حالانکہ وہ جانتے تھے کہ قرآن مجید میں ہے۔ والقصہ قد رانا منا ذل۔ مگر وہ بہت گھبراتے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ جانتے تھے کہ سورج روشن تو رہتا ہی ہے۔ مگر روشنی زمین پر نہیں آتی۔ اس طرح چاند کی روشنی رک جاتی ہے۔ چاند گرہن ۱۳-۱۲-۱۵ تاریخ کو ہوتا ہے جو اس کے کمال کے ایام میں اور سورج گرہن ۲۶-۲۸ کو۔

باوجود اس مسلم کے کہ سورج اور چاند روشن ہیں۔ پھر ان کی روشنی رک جاتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت گھبراتے اس لئے کہ میں تو سبیل ہیں کہیں میری تبلیغ کا اثر نہ رک جاوے۔ اس لئے حد تک لے لے کر قرآنی دینے دعائیں کرتے۔ غلاموں کو آزاد کرتے۔

آحق فلا سفر اس ستر کہ نہیں چھتے۔ مگر نبی جانتا ہو کہ وہ اپنی ذات میں روشن ہے لہذا نہ ہو کہ آفتاب جانتا ہو کی طرح ہماری روشنی ادا ہو بھی رک جاوے اس لئے

وہ صدقہ و غیرات اور دعاؤں سے کام لیتے۔ پس یاد رکھو کہ جہاں جماعت کی ترقی ہو گی ہے۔ وہاں پریذیٹ اور سکریٹری صاحبان گرہن۔ نماز پڑھیں دعائیں پڑھیں اور اپنی ذات سے صدقہ و غیرات کریں کہ خیال پالشی ہو اس گرہن کو دور کرے۔ اور اس روک کر اٹھاوے۔ جو ان کے اثر کے آگے آگئی ہے۔

میں نے اس وقت تک دو باتیں بتائی ہیں اول تنازعہ کرو۔ پھر اگر ایسا ہو جاوے۔ تو صبر کرو۔ میری بات یہ بتائی کہ اگر ترقی رک گئی ہے تو صدقہ و غیرات کرو۔ استغفار کرو۔ دعاؤں سے کام لو۔ تاکہ تھرا انبیان رک دک دیا ہو۔ اگر کوئی روک آگئی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اسے دودر کر دے۔

میں تم کو صدقہ کا حکم دیتا ہوں اس لئے کہ

الصدقۃ تطہی غضب الوہب

صدقہ فی الواقع اللہ تعالیٰ کے غضب کو بھادیتا ہے انکی بہت بڑی کہانیاں ہیں اللہ میں ان باتوں کو جانتا ہوں کہ صدقہ سے غضب الہی دور ہو جاتا ہے۔ تم تو مسلمان ہو اس لئے ضرورت نہیں کہ وہ کہانیاں تمہیں سناؤں۔ ایک بتاتا ہوں۔ ایک شخص کو چھانسی کا حکم ہوا۔ اس نے راستہ میں کسی سے ڈوڑھاٹے اور ان کی روٹی لے کر کسی غریب کو دیدی کسی نے اس پر بھکا کہ یہ تم نے کیا کیا اس نے کہا کہ میرے غضب الہی کیا ہے۔ میں نے صدقہ کیا ہے کہ اس سے ٹل جاوے۔ انھوں نے کہا کہ سولی کا تختہ سٹپ ہے اب کہاں بچتا ہے۔ اور کسی نے بادشاہ سے کہا کہ فلاں شخص جس کو چھانسی کا حکم دیا ہے بٹانہ ہے۔ بادشاہ نے کہا کہ وہ تو چھانسی لگ گیا ہو گا اس پر اس نے عرض کیا کہ شاید ابھی نہ دیا گیا ہو۔ پانچ بادشاہ نے سارے اٹھ حکم بھیجا کہ چھانسی نہ دو۔ جس وقت سوار ہو گا وہ تختہ پر چڑھ چکا تھا۔ گوا بھی چھانسی پر ٹپکا یا نہیں گیا تھا۔ اس طرح پر اللہ تعالیٰ نے اس کو پالیا۔ یہ باتیں بناوٹ کی نہیں ہیں واقعات ہیں میں ایسی حالت میں ہوں کہ اپنے اوپر بڑا زور ڈال کر بل رہا ہوں۔ پھر مرے کی حالت میں بھوٹ بولنے کی مجھے کیا حاجت؟

پس تم یاد رکھو کہ صدقہ غضب الہی کو روکتا ہے جس کا اثر مستند میں رہا۔ وہ خدا کے آگے گر پڑے اور صدقہ و غیرات کے جو بی بات جو میں سمجھتا ہوں وہ یہ ہے کہ مال کے متبادل کے متعلق بڑی ہلکاائی ہوتی ہے۔ یہاں کے کارکن امین ہیں۔ نیک ہیں۔ اگر کسی کی نسبت سپیہ کا جرم لگ جاتا ہے تو وہ جرم نہیں ہوتے اس لئے تم اپنے مال کے لئے مطمئن رہو۔ جو جو کوئی دیتا ہے اس کے لئے بھی میں امین ہوں۔ میں ببب بھیجتا تھا

تو ایک ایسے گریہ ہمارا دوست تھا اس نے ایک لڑکی خریدی جو
اتنا بڑا مالدار تھا کہ پچاس ساٹھ ہزار روپیہ اس کے پاس رکھا
ہو گیا تھا۔ میرا دل چاہا کہ لڑکی مول لون میں سے خرید لوں۔
مگر مجھے یہ یاد نہیں کہ میں نے کبھی یہی سوچا۔ خریدنا تو اس کا
سے مگر ہفتہ ہرگز یاد نہیں۔ اب تک مجھے اللہ تعالیٰ ہمدرد ہے
چھنے کو دیتا ہے۔ پس میں اپنی نسبت مطمئن کرتا ہوں۔ کلاں
نے مجھے مال کا رعب نہیں بنایا۔ میرے دل میں مال کی خوشی
ہی نہیں ہے۔

نہارے تین تین میرے پاس آتی ہیں۔ دو قسم کی ہوتی ہیں
ایک تو ایسی ہوتی ہیں کہ میں ان کے کرایہ بار بار جاتا ہوں۔
اس کی دونوں مثالیں بتاتا ہوں۔ حافظ حسین الدین بڑا ہی سیکر
اور محض آدمی ہے۔ انیسواویسے کوئی بھائی نہیں باپ نہیں
اور رشتہ دار نہیں۔ لگے دن میرے پاس آیا اور تین روپے مجھے
دے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے دے دیے ہیں۔ اب میرا چاہتا ہے
کہ آپ ان کی بیٹی بہن کو طاعت آ جاوے گی۔ اس کی بے کسی اور
نایاب ہونے کو دیکھو اور اخلاص کو دیکھو۔ میں نے اپنی جوی کو کہا کہ
مجھے اس کی بیٹی پاؤں۔

ایک دفعہ دو روپے ایک شخص آیا اور اڑائی روپے دے
اور کہا کہ یہ بڑے اطیب ہیں۔ آپ کہا نہیں گئے۔ تو نازک
دیکھو گئے۔ ایک شخص نے کھد کا کرتہ دیا ہے اس نے کہا کہ
خاص ترے لئے ہے اور ایسی اطیب چیز سے بنا ہے کہ اس کو
دیکھ کر میرا ایمان بڑھ جاتا ہے۔ یہ تین مثالیں ہیں بانی کے
میرا یہ کہنے کا کہتا ہوں اور کبھی شورہ کرتا ہوں کہ کہا کروں
ہر حال انھیں ایسی جگہ فرج کرتا ہوں۔ جو اللہ تعالیٰ کی رضا کا
موجب ہو۔ پس میری طرف سے مطمئن رہو کہ میں مال کا بھوکا
نہیں۔ بٹا بننے کی خواہش بھی نہیں۔ میں اپنی بیوی کو محدود
خرچ مہینہ میں دیتا ہوں۔ نہارے اموال اور زمینیں نہایت
ہوئیں۔ تو زمین انھیں نہایت جگہ خرچ کر دن۔ غرض یاد رکھو ایک
نصیحت تو یہ ہے۔ کہ جھگڑے نہ کرو۔ دوم میرے کام کو لازم
صدقہ و خیرات وہ اپنی ذاتی کمائی سے۔ چارم بیان کے لوگ
جن کے فیض میں روپیہ آتا ہے ان کی نسبت بدگمانی نہ کرو۔
اللہ تعالیٰ کو اس جانتے نہیں بندے بڑے ہی پیارے ہیں
ایسا نہ ہو کہ کسی کی نسبت بدگمانی کر کے نقصان اٹھاؤ۔

اور یہ بھی یاد رکھو کہ اب مرنے کے قریب ہوں۔ مگر
میں تمہارا سچا غریب ہوں اور بڑا غیر خواہ ہوں۔ تمہارے
لئے دعائیں کرتا ہوں۔ میں نے اپنی اولاد کے لئے روپیہ
نہیں رکھا۔ میرے باپے مجھ کو ہی روپیہ دیا اور نہ بہائی

نے دیا۔ مگر میرے مولیٰ نے مجھ بہت کچھ دیا اور وہی
دیتا ہے۔ پس تم بدگمانی سے توبہ کر لو۔
یہ باتیں میں نے بہت بہت سچ کر کہی ہیں۔ میرے
دل میں غلطی ہو تو ہو۔ مگر ان باتوں میں شک نہیں کہ میں
میں محبت رکھو۔ تازہ نہ کرو۔ بدگمانی نہ کرو۔ کوی اگر
ناراض ہو۔ تو میرے کام لا اور دعائیں کرو۔

ایک مرتبہ میں نے ایک شخص کو جو میرا پیارے نصیحت
کرنے کا ارادہ کیا۔ میں مغرب کی نماز پڑھ رہا تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ
نے میرے دل میں ڈالا کہ تم اس کو نصیحت نہ کرو اگر اس نے
نہ مانا تو تم کو رنج ہو گا میرے دل پر اس سے کچھ بوجھ
گرا نا اس پر اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ تم اس
کے لئے دعا کرو۔ ہم اپنی حکمت کا لہ سے بجا ہون گئے
وہ بڑا غریب لڑا ہے اس لڑکے پر اللہ تعالیٰ نے رحم کیا
کہ اسے شرمندگی سے بچا یا پس ایسے لوگوں کے لئے دعا
کرو اور نمازیں دعائیں کرو یہ سرف کی باتیں ہیں۔ مجھ
کے تین معذور بھائی۔ میرے دل کی خواہش برس بجے
تھی۔ بدگمانی بھی ہوئی کہ شاید میں ان کے لئے بلاتا ہے
میں ان کو خوار ہشت تین میرا نام آسمان میں

عبدالواسطہ

باسطہ کہتے ہیں جو زانی سے دیتا ہے میرے پرانے
دوست شمس مادر شاہ کے موجود ہیں وہ جانتے ہیں۔ کہ
میرا ہی لباس رہا ہے۔ میرا مولا وقت پر مجھ پر چڑھتا ہے
اس کے بڑے بڑے فضل میرے ہیں۔ میں ابھی گرا تھا۔
اگر گھوڑی آنکھ پر لٹا مار دیتی۔ تو کیا حقیقت تھی؟ ایسی
کا فضل تھا۔ سال گذشتہ میں کئی قسم کی غلطیاں ہوئیں
مگر خدا کے فضل سے امید ہے کہ آئندہ نہ ہوں گی۔

قابل ترجمہ گورنمنٹ

کئی اخباروں میں یہ خبر شائع ہوئی ہے
کہ ڈاکٹر شریارت احمد صاحب اسٹنٹ
سرجن بھیرہ بری ہو کر اپنے عہدہ پر بال
ہو گئے ہیں جہاں تک میں علم ہے
نہ تو ڈاکٹر صاحب کے نام بھائی کو کوئی پروا نہ اب تک آیا ہے
نہ ہی اس مقدمہ میں جہاں کے خلاف قائم کیا گیا تھا کوئی

اخبار والوں کے کمان پر خیر برائی

نہ تو ڈاکٹر صاحب کے نام بھائی کو کوئی پروا نہ اب تک آیا ہے
نہ ہی اس مقدمہ میں جہاں کے خلاف قائم کیا گیا تھا کوئی

صحیح حالات

کارروائی ہوئی ہے۔ یہ دو دن ہفت روزہ میں صبح نہیں ہیں۔
ان خبروں کی اصابت غالباً یہ معلوم ہو
ہے کہ جس مقدمہ میں میں شہادت
دیتے ہوئے ڈاکٹر صاحب پر الزام لگایا گیا تھا۔ وہ
دوسرے سیشن میں صاحب شاہ کی عدالت میں پیش ہوا تھا
اس مقدمہ میں ڈاکٹر جو داہن سابق سول سرجن شاہ پور
کی شہادت دوبارہ لی گئی اور اس شہادت کے اور اس پر چرچا
ہوئی اس سے سیشن میں اس سیشن پر پہنچے کہ لازم محمد سعید
دفعہ ۲۰۲ کے تحت قتل کا مرتکب نہیں ہوا۔ بلکہ اس کی
موت ہی کے پھٹنے سے ہی واقع ہوئی ہے اور اس لئے
مقدمہ میں مزید غیبت کے لئے ۲۲۳ دفعہ کے تحت
چلا یا جا سکتا ہے صاحب سیشن میں کو ایسی معافی سے منتقل
در بارہ کی کمی کا جھٹکا موت کا باعث ثابت ہو گیا کہ اس میں
فریاد کرنے کے متعلق کوئی شہادت نہیں لی اور نہ ہی ان کا
ڈاکٹر کوئی شہادت ضروری ہوگی ورنہ کی طرف سے معافی کے
کو اس میں پیش ہو سکتا ہے۔ اور لازم پر فرد مرتکب
۲۰۲ کے تحت چلایا۔ ہار دوسرے اس مقدمہ میں حکم بھی سنایا
گیا۔ فیصلہ میں صاحب سیشن میں چلے گئے ہیں کہ جہاں تک
منفی کی موت کی وجہ سے اس سال میں نہیں کیا
جاسکتا کہ سول سرجن کی شہادت پر مشتمل

فیصلہ سیشن

سرجن کی شہادت کے خلاف یہ خواہ فیصلہ میں نہ لیا جاسکتا
کیونکہ اس لئے میں یہ فیصلہ کرنا کہ منشی کی بی بی
ہوئی تھی اور کہ اس کی موت میں ہی کے پھٹنے کی وجہ سے
ہوئی ہے اصل انگریزی الفاظ فیصلہ کے ہیں۔

It cannot therefore
be affirmed whatever
may be the differences in
detail that the evidence
of the Civil Surgeon is
in conflict with that of
the Assistant Surgeon
so far as the cause of
the death of the deceased
is concerned. I therefore
hold that the deceased
had an enlarged spleen
and that his death was
the result of a rupture of that spleen.

پس جب صاحب شش رج نے اس بات کو تسلیم کر لیا اور
فی بیسی ہوئی تھی اور پست تہی کے پٹھنے سے ہی ہوئی۔ تو گریا
جو الام ام اکثر صاحب پر تھا۔ اس کا غلط ہونا ثابت ہو گیا۔
غالبی ہی نا امان خیروں کی مسلمہ ہوئی ہے۔ ہم اس بارے
میں بھی کہہ نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ ڈاکٹر صاحب کے خلاف
مقدمہ ہے وہ صاحب علی کاشغری کی طرف سے عدالت میں ہے
اس مقدمہ میں اب تک کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ تو کبھی پھر
کی تاریخ کی ڈاکٹر صاحب کو اطلاع ملی ہے۔ پس گو صاحب شش
رج نے اس رائے کا اظہار کر دیا ہے کہ ڈاکٹر اخبارات احمد
صاحب کی شہادت و انصاف کے مطابق ہے اور کہ ڈاکٹر پر دلائل
کی شہادت ان کی شہادت کی ترمیم میں اسے میں نہیں کرتا
کہ پست تہی پٹھنے سے ہی واقع ہوئی تھی تاہم چونکہ وہ مقدمہ
علیہ عدالت میں ہے اس لئے جب تک اس مقدمہ کا علیحدہ
فیصلہ نہ ہو تو ہم کئی اظہار رائے نہیں کر سکتے۔

پڑا بڑے جس کی جانی ہے۔ اگر ڈاکٹر شariat احمد صاحب کسی معزز سرکاری عہدہ پر نہ بھی ہوتے تو بھی وہ خلعت قانون کار روادی کر کے ان کے ان حقوق کو بے اہین پرک قانون حاصل تھے۔ ہاؤن تھے روزانہ ایسا بے اور جابا نہ تھی کے کم کیا گیا ہے اس کی باز پرس اور ضرر رسیدہ شخص کی حقاری گورنمنٹ کے اعلیٰ حکام کا فرض تھا۔ مگر جہاں سرکار کے ایک اپنے عہدہ دار پر کسی دوسرے عہدہ دار نے خلعت قانون کار روادی کا ارتکاب کیا ہے یہ ذمہ داری اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ ڈاکٹر شariat احمد صاحب ایک معزز گورنمنٹ افسر بن اور ان کے معزز رشتہ داروں نے گورنمنٹ کی بڑی بڑی خدمات کی ہیں۔ ایسی صورت میں ہم نہیں سمجھتے کہ گورنمنٹ اس معاملہ میں خاموشی اختیار کرے گی۔ مگر غلامروافقت کے کسی پتہ نہیں چلا کہ گورنمنٹ نے کیا وعدہ کیا ہے۔ قریب چار بیسے گذر گئے ہیں اور اس افتاء میں اصل مقدمہ کا بھی فیصلہ ہو گیا ہے۔ جس میں شہادت کی وجہ سے ڈاکٹر صاحب پر الزام لگا گیا ہے۔ مشرقی اصل جگہ پر ہیں۔ گو یا کہ کوئی ایسا واقعہ ہوا ہی نہ تھا۔ ایک مشیر طیف خلعت قانون کار روادی کرنے پر اسی طرح الزام کے نیچے جس طرح کوئی شخص۔ اور گورنمنٹ کا فرض ہے کہ وہ اپنی رعایا اور پھر اپنے معزز عہدہ داروں کی عزت

لکھتے ہیں کہ زمین کے دو کمرے شات اور صاحب بڑی کے لئے ہیں۔ وہ دو کمرے بالورٹ کے اوپر بنائے ہیں۔ جب دیکر اس معاملہ کا اقرار کر دینگے جس کے وہ فائدہ اور زمین اور گورنمنٹ سے اس معاملہ کی طرف توجہ دلا کر اپنا فیصلہ ادا کرنے کے لئے اور کمرے کے اوپر کیا ہے۔

بالگویم در جهان
 یگوشنیت
 کہ ہر کس کی نفس سے لطف ہی کے سیکھنے میں سب
 قاعدہ عریہ کو جو کہ گنہگار ہے نہ کہ کہ نادانی و غفہ
 لے مولانا نبی صاحب کو قادیان سے مل کر
 لکھنؤ جا کر کہ دیا یہ قول مکتب شریعی سے بھی خلعت ہے مگر کس کا
 کام نہیں کہ کسی کو جو کہ اور منالہ وے الیہ یہ وجوہ ہے خاص ہو کر
 دینا آپ ہی کا کام ہے کہ عوام الناس کے ارادے کو اور میرے برکت
 اور اور اور کے و شرفنا دیدار۔ ماسوائے اس کے مولانا نبی
 صاحب ایک مقرر استعار انسان بن اور پھر اصطلاح مقرر بن
 اور فقہائے کمالین کی کہ ہر کس کے برکت سے ایسے طفل کتب
 اور گروہ بھی تو نہیں کہ کسی کے جو کہ وہی اور سطر پیر داری میں
 آبادین کہ کیا ہم مولوی شہیل صاحب کے اس سوال پر کہ ہم لگ مناز
 صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام مرحوم و منقور کو کہی جاتے ہیں۔
 یہ کہہ دیتے کہ ان عید کا عام سالانہ کا خیال ہے کہ حضرت
 خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بھی ایک صاحب کتب
 پیغمبر متقل جیسے علیہ السلام آئے والے ہیں۔ تب غالباً احدث
 کہ جن آئنا کہ جو دین کریم بعد خاتم النبیین کے کسی رسول کا آنا جائز
 نہیں رکھتا خواہ وہ نیا رسول ہو یا پرانا ہو۔ کیونکہ رسول کو علم
 دین تو سب پر اہل ملتا ہے اور نبی علیہ السلام پر یہ ہر اہل دینی ملتا
 مسدود ہے اور یہ بات خود متفق ہے کہ دنیا میں رسول قوا سے
 مگر سلسلہ وحی رسالت نہ ہو۔ ان کلمات الہیہ کا سلسلہ برابر جاری
 ہے اور وہ بھی آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل آپ
 فیض حاصل کر کے اس غیر امت میں ایسا شرف ہونے چاہیے۔ جن کو کہ
 الہام آپ ہی سے مشرف کیا گیا۔ وہی نبی بھی ایک انبیاء کی گلی
 مشور ہے معلوم نہیں تو کیوں قادیان لے کر انصاف کیا تھا کہ
 جو دنیا میں نبین ہو سکتا ہے جو خود مراد صاحب الہام آپ ہی سے مشرف
 ہونے اور آپ کو آئندہ کہ خبر میں بھی بطور شہیدگی کے بتا دیا
 جاتی تھیں جو پوری ہوتی رہیں جن میں سے ایک چمک بڑا نشان ملکہ
 کے لئے جلتے کہ کہ جس کا ذکر نام ہندوستان اور پنجاب کے
 انبارہ میں پایا جاتا ہے میں شخص کو کہ ہاں ہاں میں ہی کہتے ہیں
 لطیف دلیل اور ہمارے کے یہ آیت کریمہ ہے اور محدث ضرور کہ بن
 یا بنی آدم آتا یا تلک مک رسنا حکم یفعلون علیکم ایضی
 جن انقیاد واصلہ خلافت علیہم وکام ہم مجر دن اور

منکشف کا انجام

خدا کے فرشتوں کی مخالفت بھی کرئی
نیز ایک نہیں چنچاتی۔ ہمارے سامنے
کئی ایک مثالیں ایسی موجود ہیں کہ وہ لوگ
اپنی جماعت میں بڑے سرور و عزت رکھتے جاتے تھے۔
لیکن آہستہ آہستہ مامورین اللہ کی مخالفت کی پاداش میں سناٹا
چھیننے کو لکھنے لگے اور کوئی ان کے ساتھ نہ رہا۔ اور ان کے
دلوں سے ایمان سلب ہو گیا۔

مولوی محمد حسین صاحب بٹاوی کی پہلی شان و شوکت گویا و کرو
پھر ان کی موجودہ تحریروں کا پڑھو ولا کا وہ حال جو بدی کی کشتی
اشاعت میں چھپ چکا ہے۔ ذہنی مخالفت کی یہ کیفیت کو حنفی
دعویٰ کو کجا خود اہل حدیث کا اکثر حصہ ان کے خلاف ہے۔
گویا جو عقیدہ ان کا ہے وہ نہ ان کا اپنا ہی ہے۔ اب دوسرے
دعویٰ پر جناب وجید الزماں صاحب کے حالات ان کے ایک خط
سے ظاہر ہیں۔ جن کی اشاعت کے واسطے شیعہ رسالہ اصلاح
و ہدایہ ہے۔ آپ بہت سی حدیث کی کتابوں کے مترجم ہیں۔
جب ان میں باب الدجال آتا تھا تو آپ خدا کے نبی حضرت
میرزا غلام احمد علیہ السلام کا ضرور ذکر کر کے اپنے نامہ اعمال کو سیاہ
کرتے تھے۔ لیکن آپ کا انجام جو ہوا ہے وہ تو کچھ اس خط سے
ظاہر ہے کچھ نہ الشاد اللہ ہوا یارگا۔ خدا نے اپنے نامہ کو سچ
فرمایا کہ تہوہوں میں قبولیت کے نشان ہوتے ہیں۔ سچ موجود بھی
ان لوگوں کے خیال میں اپنے عقائد خاص رکھتا تھا مگر آپ کے
ساتھ چلا لکھا آدمی شامل ہو گیا۔ اور آپ نے اپنے پیچھے ایک
جماعت چھوڑی۔ لیکن یہ لوگ مرینے کے توجید و طریقہ حبیب کو خود
ان کے الفاظ سے ظاہر ہے۔ جس پر تہا المہدی کا آپ نے ذکر
فرمایا ہے اس کے ایک حصہ کا ذکر ہم تفصیل کیساتھ کسی آئندہ
اشاعت میں دینگے۔ فی الحال اس کے متعلق جو بارہا جو گورنٹ
کی طرف سے ہوئی ہے۔ اس کا جواب دیتے ہیں۔

آپ نے اس حصہ میں جو کچھ لکھا ہے میں اور اپنے ذہنی
عقیدوں کا اظہار و حضور و بارہ سلطنت نصاریٰ کیا ہے
اس کے لئے ان کی اصل عبارت پیش کیا لیگی جس سے معلوم
ہوگا کہ جملہ کے بارے میں ان کو کچھ کیا عقیدہ ہے۔ اودہ ول
کیا کہتے ہیں۔ کیا اب بھی سچ موجود علیہ السلام کی خدمات کی قدر نہ
کیا لیگی۔ انہوں نے تو یہ ہے کہ کیا کتاب کے عقائد اہل حدیث کے پاس
چھپی اور انھوں نے اسے پھر کر ڈال دیا جس کے خلاف آواز اٹھائی
جس سے ان کے وفادارانہ خیالات کا علم ہو سکتا ہے لایہ شری
خاموش تسلیم۔

آپ نے اپنی غنائیت سے میرا حال دریافت فرمایا اور بھی کئی

احباب مجھ سے یہ دریافت کرتے ہیں کہ حقیقت تیرا مسلک
اور طریق کیا ہے انہوں کس طائفہ میں ہے کوئی تو مجھ کو کٹر وہابی
کتاب سے کوئی کچھ بدعتی کوئی غیر عقیدہ کوئی شیعہ کوئی امامی کوئی فاطمی
عجب بلا میں مبتلا ہوں جس کی مدت میں گزرتا آگیا تو کچھ تو
تو کہنے لگے کہ مجھے کٹر مسلمان سمجھو۔ اصل یہ ہے کہ میں قرآن شریف
اور حدیث جناب رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیروی
نہجہ کو سینوں کے خاص ساکب اور مراسم سے کوئی تعلق
ہے نہ شیعوں کے تمام مذاہب اور مذاہب سے نفرت ہے میرا
قول تو یہ ہے نہایت ایک ہر دو کا ٹیکہ باشد مجھ کو جس سے غرض کہ
خواہ وہ کسی مذہب کی بات ہو اصل یہ ہے کہ یہ زمانہ عجیب
فساد کا ہے جس کی پیشنگوئی آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام
فرمایا ہے میں فسادات و تلذذات الفرق کھلا ہمارے
اہل حدیث بھائی مجھ سے اس لئے ناراض ہیں کہ بعض مسائل
توجید اور رنگ میں مولوی اسماعیل صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام
سے تعلق نہیں ہوں سخت اور تعصب و پارتیوں کی طرح اویسا اللہ
اور بزرگان دین اور ائمہ عظام کی توہین نہیں کرتا زوی ذی ہی بات
مثلاً دعا عند الغریبہ شدہ حال فی غیر المساجد للفقہ یا تقبیل قبر
پر سامانوں کو کافر و شرک نہیں بنانا مراسم شادی اور فرح
میں غنا اور شوکر و جائز سمجھتا ہوں جس کو کٹر امریکی معاویہ اور
معاویہ اور عمرو بن عاص اور حمزہ و عثمان اہل بیت
کی تعلیم اور رضی کا ناں نہیں ہوں۔ مولوی فقیر اللہ صاحب
پنجابی سب سے زیادہ مجھے سید جیسے غفا ہیں کہ میں معاویہ
کو مخاطب حضرت اور علمائے رضی اللہ عنہ یا نہیں کرتا حنفی
بھائی مجھ سے اس وجہ سے کثیرہ ہیں کہ میں تقلید مذہب عین
کو بدعت اور ناجائز سمجھتا ہوں احادیث جناب رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وسلم کو اقوال ابوحنیفہ پر مقدم جانتا ہوں۔
سلطان روم کو خلیفہ شرعی نہیں مانتا۔ بلکہ دنیاوی شاہوں کی
طرح ایک شاہ خیال کرتا ہوں۔ ان کے لئے خلیفہ السالطین لقب
ہرگز جائز نہیں رکھتا کیونکہ وہ قریش میں سے نہیں ہیں اور خلافت
کے لئے قریشی ہونا فرض حدیث اور اجماع صراحتاً ہے حنفی بھائی
یہ کہتے ہیں کہ چونکہ وہ بڑے شیراز توہین تفنگ قتل میں لڑا لیگی
خلافت تسلیم کرنا چاہتے۔ میں کہتا ہوں کہ پھر تو یہ یہ لکھنا اور
مردان کی خلافت بھی تسلیم کیجئے۔ اور امام حسین علیہ السلام
کو باعی قرار دیکھنا جنتہ الدجال میں بنایا جیسے عام سنی
بھائی مجھ سے اس لئے ناراض ہیں کہ میں جناب امیر کو
تمام عباد سے افضل اور اعظم جانتا ہوں اور محبت اہل بیت
میں سرشار ہوں۔ شیعہ بھائی میرے اس لئے شاکہ ہیں

کہ میں نے ان کے خلاف کچھ نہیں لکھا ہے۔ بلکہ دنیاوی شاہوں کی
طرح ایک شاہ خیال کرتا ہوں۔ ان کے لئے خلیفہ السالطین لقب
ہرگز جائز نہیں رکھتا کیونکہ وہ قریش میں سے نہیں ہیں اور خلافت
کے لئے قریشی ہونا فرض حدیث اور اجماع صراحتاً ہے حنفی بھائی
یہ کہتے ہیں کہ چونکہ وہ بڑے شیراز توہین تفنگ قتل میں لڑا لیگی
خلافت تسلیم کرنا چاہتے۔ میں کہتا ہوں کہ پھر تو یہ یہ لکھنا اور
مردان کی خلافت بھی تسلیم کیجئے۔ اور امام حسین علیہ السلام
کو باعی قرار دیکھنا جنتہ الدجال میں بنایا جیسے عام سنی
بھائی مجھ سے اس لئے ناراض ہیں کہ میں جناب امیر کو
تمام عباد سے افضل اور اعظم جانتا ہوں اور محبت اہل بیت
میں سرشار ہوں۔ شیعہ بھائی میرے اس لئے شاکہ ہیں

کہ میں حضرات مغلطائے فلسفہ اور جناب مالک مدظلہ کی تعلیم
اور احترام کرنا ہوں۔ غرض عجب کشش میں گرفتار ہوں کہ کئی
عالم بھی مجھ سے خوش اور راضی نہیں ہے۔ اس زمانہ کے
حضرت فقیر اور شافعی مجھ سے اس لئے ناراض ہیں کہ میں عوی
وصند اور چوٹان اور جلی نق و سرور اور حال و حال کو طریقہ
سنت کے خلاف سمجھتا ہوں۔ جناب مولوی عبد الباقی صاحب
غزوی اور جناب مولوی قس الحق صاحب عظیم آبادی و عباد
اہل حدیث میں سے ہیں وہ اس سے مجھ پر خط میں لکھا ہے
برہ اللہ ہی میں سینے چند مسائل میں ابن تیمیہ اور ابن قیم کا
خلاف کیا ہے اور نیز سب سے بھی کہ بعض مسائل میں میں
متفرق ہوں جیسے معتز کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام
مغرب اور مشا کو لکھنا اور غیر معتز کے لئے بھی کسی نبوت
سے اس طرح نمازین وقوع اور سال برین دونوں جائز ہونا۔
اذان میں حمی علی خیر العمل کتنا جائز ہونا وغیرہ میں غلط
اور مسع ملین درلان جائز ہونا یا نہ ہونا کچھ کر پڑھنا یا نہ کر
بھی جائز ہے۔ سجدہ رکعت۔ بعد یا یا میں پڑھنا یا نہ پڑھنا
غرض مجھ کو کسی عالم کو کسی فرقہ میں پناہ نہیں ہے اور گویا
حدیث شریف جناب رسالت مآب کا مصداق ابوذر غفاری
کی طرح اس زمانہ میں میں ہی ہوتا ہوں۔ الحمد للہ علی کل حال
حال کا واقعہ یہ ہے کہ جلدیچم برہ اللہ ہی جویری تین سال
کی محنت اور عرق بیزی سے تالیف ہوئی تھی اور بصرف
زرا بقاء لرفضاۃ اللہ نے اس کو بولہ ان اسلام کچھ نہیں
صفت گذرانے کے لئے طبع کرایا تھا جب قرب اہتمام حنفی
تو بعض متعصبین احداث اور صاحب کے سبب اس کا
پر جناب گورنٹ نظام دام اقتدار ضبط کر لیگی۔ حالانکہ اس جلد
میں سوائے مسائل نماز کے ایک جلد یا ایک حوت سہی لیگی
مسائل کے متعلق نہ تھا۔ ہر چند فقرہ و زاری کی گئی کچھ
سود ہوئی۔ بلکہ میں اُشاہجم اور گنگا را و قابل سزا کے
سخت قرار پایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اٹھا اسکو جی و حزن
الی اللہ اللہ۔ اب سوائے میرے کسی مدین اور مرد و گاہ و عو
ارحہ پر نہیں رہا نا قبضی ایک غیر مفتون و افغری
عقباتی یوم لا ینفع مال ولا بنون۔ والسلام یر غلام
فاکھا نے ہدایت کرام و غلام المہیت غلام علیہ السلام
وجید الزماں عفا اللہ عنہ۔

ضرورت ملازمت ہمارے ایک عزیز لاہور انجمن رنگ
اسکول کے پاس یا فیتہ آجکل
فارغ اور ملازمت کی تلاش میں ہیں کیا کوئی صاحب اس میں امداد

ایک نو مرید

ایک جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر
قادیان - اسلام دہلیکرم رحمۃ اللہ علیہ

میں بہت قریب جلسہ مبارک واقعہ ۲۵-۲۶-۲۷ ستمبر ۱۹۱۱ کو قادیان میں گیا۔ ملت احمدیہ کے پرانے دوا کی کچیلے ویشن ہو گئے کہ جنوں اللہ تعالیٰ۔

اس نیاز مند کا ادوہ فوراً شش بہیت کا ہو گیا۔ اور اس کی تائید مارکر ملت کو مجھے ایک روایہ کے ذریعے خدا تعالیٰ کی طرف سے بہت اہتمام و توجہ ہو گئی اور میرا دل مان گیا کہ مجھ کو عدالت میں ملازماں مرزا غلام احمد صاحب کی موجودہ صمدی مسجد و اوقافی امور میں اللہ تعالیٰ سے۔

پس کوئی وجہ نہیں کہ میں ان کے ظلالِ عافیت میں پناہ نہ لو چنانچہ ۲۷ ستمبر ۱۹۱۱ء کی صبح کے قریب ۴ بجے ڈیسے بھاری منہ میں آفتاب ملت سے میرا حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام و مرزا غلام احمد علیہ السلام صاحب کے دست مبارک پر شرف بہیت حاصل کیا۔ جس پر گستاخی عالمی جناب مولانا مولوی حکیم نذیر الدین احمد صاحب طبرانی امت سری نے حسب ذیل قطعہ پانچ نوزوں کیا

قطرہ پانچ

بیتِ شکر است بگفتاری ملت صمدی مسجد و مرزا غلام احمد صاحب کی طرف سے بہت اہتمام و توجہ ہو گئی اور میرا دل مان گیا کہ مجھ کو عدالت میں ملازماں مرزا غلام احمد صاحب کی موجودہ صمدی مسجد و اوقافی امور میں اللہ تعالیٰ سے۔

حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم سے فیضانِ احباب نے مجھ سے کتابیں خرید لی ہیں۔ لیکن جو چیز متوں نے نہیں کیں سو اپنے مفصلہ ذیل کتب باقی موجود ہیں۔ اگر کوئی کتاب اکٹھی خرید کر لیں تو میں ایک روپیہ کی کتابیں ۳۰ روپے دیں گا۔

ترجمہ - الفتاحین و رسم (۳۰) فی عدد ۱۰۰ روپے
فی عدد ۱۰۰ - احمدی کام - (۳۰) فی عدد ۱۰۰ روپے
فی عدد ۳۰ - چھٹی سیج (۳۰) فی عدد ۱۰۰ روپے
فی عدد ۱۰۰ - ابلاغ (۲۰) فی عدد ۱۰۰ روپے
تعلیم القرآن (۲۰) فی عدد ۱۰۰ روپے
فی عدد ۱۰۰ - کلمۃ الفصل (۳۰) فی عدد ۱۰۰ روپے
فی عدد ۱۰۰ - روح الم (۳۰) فی عدد ۱۰۰ روپے
فی عدد ۱۰۰ - روح الم (۳۰) فی عدد ۱۰۰ روپے
فی عدد ۱۰۰ - روح الم (۳۰) فی عدد ۱۰۰ روپے

شہر ۱۴۹۰ء کی مدد سے
(عربی عرب قادیان)

تبلیغی کارڈ

سادہ کارڈ کے پورے طرف نصف حصہ خالی ہوتا ہے ہم نے اس پر یہ ہیں حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کا ثبوت چھاپا ہے جس کے مفصلہ ذیل عنوان ہیں۔ ابن مریم مگرے نزول بروزی۔ نشان نامتطور ہندی۔ نشان صداقت۔ اور شری عفو کر کے بہ نہایت مختصر و دل عبارت میں یہ معنوں اور کیا گیا ہے سارے پانچ آنے سیکڑہ کے حسب سے جلد منگوا لیں اور خط و کتابت میں استعمال کریں۔ ہم جہاں ہم ثواب بہت بڑھائے چھاپے گئے ہیں بہت جلد و خوشامیسی کریں۔ لفظ تم کے کارڈ پر سیکڑہ دے جاتے ہیں۔

ایک نئی تصنیف

ایک سو سے زیادہ خطوط مختلف اوقات میں خود میرے چڑھے ہو گئے جس میں احباب کو ایسی کتاب طلب کرتے ہیں جس میں سلسلہ احمدیہ کے تمام عقائد بالذات مجموعی طور پر یکجا لکھے گئے ہوں۔ اس کتاب کی دافنی بہت ضرورت تھی کیونکہ جو لوگ نے نئے سادہ میں شامل ہوتے ہیں وہ پوچھتے ہیں کہ اب ہم کیا کیا عقیدہ رکھتا ہے۔ دافنی بعض احباب فرماتے ہیں کہ میں تبلیغ کے خیال سے ایسی کتاب کی ضرورت محسوس کرتے ہیں جو مختصر بھی ہو۔ جامع بھی ہو کہ نیک بھی ہو تاکہ اس کے ذریعے اپنے سلسلہ کی اشاعت کر سکیں۔

سو آپ کو شہرہ ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ عقائد احمدیہ اس ضرورت کے لئے کافی ہوگی۔ صرف ۲۰ قیمت ہے۔ اس میں بتلایا گیا ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سچے موعود ہونے کا کیا ثبوت ہے۔ اور احادیث کلا اللہ تعالیٰ۔ ملائکہ کتب انبیاء۔ یوم آخر کی نسبت کیا عقیدہ ہے۔ حتیٰ التوحید کوئی بات باقی ہے نہیں دی۔ ذی استعداد احباب بہت سی جلدیں منگوا لیں تبلیغ کے حکم کریں اس کتاب کا دوسرا حصہ سنت احمدیہ جو کہ پہلی - اس میں نماز و روزہ کے مسائل بتلائے ہیں۔

ملنے کا پتہ دفتر بدر - قادیان

(بدر پریس قادیان)

مکتب کے نامی اکثر ایسے کے ہرمن کی بنائی ہوئی شہرہ و نام ہیں جیسے جے کٹر ہرمن کا وزن کا ۲۷۵ ڈ۔

جب کہ یہ پتہ ہوتا ہے تو اس کے گھر میں ہی کار پڑ جاتی ہے۔ انگلیز کو یہ کہتے ہیں کہ اگر پہلے ہی ہتھیار سارے تو یہ محفل ہی کہیں اٹھا نا پڑے کیوں نہیں ایک شیشی عن کا فوڈیکر ڈال گئے ہر۔ پہلی عن کا ۲۷ ہرمن سے مشہور اور ترقی کی ہوئی شیشی انزل بدلی ہے۔ گری کے دست پٹ کا دوا دوا تکی کے لئے کسیر کا حکم کہتے ہیں۔ بہت شیشی عمر حصول لاک ایک شیشی سے پانچ شیشی تک ہر

عرق یوونینہ

ہر ایک بال کے دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہئے۔ یہ عرق دلائی یونینہ کی ہری پتیوں کی مانند ہے۔ یہ عرق اکثر ہرمن کی صلاحت سے طاہت کے نامی دوا فروشنے میں بنایا ہے۔ ریان کے لئے یہ دوا نہایت مفید ہے۔ پیٹ کا بھوننا۔ ڈاکر آنا۔ ہنہنی۔ اشتہا کا کم ہونا۔ سب ریان کی خلاشیں دوا ہو جاتی ہیں گو کہ بچے کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی دوا نہیں ہے۔ قیمت نیشی ہر حصول لاک ایک شیشی سے پانچ شیشی تک باج آئے۔

لو کارٹریں کے ہرمن نمبر ۷۰ تا ۱۰۰ چاندت اشرف مکتبہ۔ منفصل حالات کی کتاب مفت ملتی ہے۔ مگر اگر لا خضر ہرمن

صلیٰ اقبال

صاحبان آپ پر روشن ہے کہ کریں نے ایک اشتہاد میں عنوان قرار لا دیا تھا میں صلیٰ اللہ علیہ وسلم کی اب اکثر احباب کے ارشاد کے بموجب نہیں بلیج جا کر دی ہے۔ بلکہ یہ غریب بھائی بھی نالہ اٹھا دیں۔ شرط حسب ذیل ہیں۔ صاحبان امر شری قسم ملی بدین ادا واک و بی وچہ صرف چند سنت میں تیار کرنے کی ترقیب عام فہم اردو میں بند ہو دی ہیں۔ بلیج جا کر مہم مدد نہ ہوگی

(۲) پتہ صاف جواب کے لئے چلائی کا دوا نہ جواب سے جواب (۳) اگر میری دوا نہ کہہ کر کہ صاحبان امر شری قسم اعلیٰ تیار ہو تو عقیدہ تحریر پراپس رہا ہوگی۔ (۴) خط و کتابت کنندہ کو ملنے والا کہ بدین ادا واک و بی وچہ صرف چند سنت میں تیار کرنے کی ترقیب عام فہم اردو میں بند ہو دی ہیں۔ بلیج جا کر مہم مدد نہ ہوگی

المشائخ غلام علی الدین اقبال موضع جھٹلائی سب کھڑا لا دوا (لاش پور)

منفع یا قوتی لیا کہہ کہیم محمد حسین صاحب نسیم کا خانہ رحم علیہ حضرت ابراہیم بن علیہ السلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مصنف ہے

کی مصنف ہے! اصفا ویکس کر بافت دیتی ہے۔ یہی منفع اور قوتی ہے برقم کے مصنف کو سنی کار دار افغانی کو دور کرتی ہے۔ روز اخبار بد سے


بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین

المجلد ۱۰

Reg. No. ۵۰ CCLXXXVII

قادیان



بدر - قادیان

بسم اللہ رب العالمین

المجلد ۱۰

Reg. No. ۵۰ CCLXXXVII

قادیان

مجلد ۱۰

قادیان

مجلد ۱۰

قادیان

مجلد ۱۰

قادیان

مجلد ۱۰

قادیان

مجلد ۱۰

قادیان

مجلد ۱۰

قادیان

مجلد ۱۰

قادیان

مجلد ۱۰

قادیان

مجلد ۱۰

قادیان

بِهِ تَخْتَلِفُونَ وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خُلَافًا
لِلْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ

قرآن شریف آنے کی غرض

یہی ہے کہ انسان یہ نہ سمجھ سکے کہ میں کیا ہوں۔ اس واسطے ایک ایک بات جو خدا کا مہینا ہے اس کو دیکھوں سے پہچان سکے۔ وہ سب قرآن میں ہے۔ اس زمانہ کے عوام نے بھی قرآن کے دعویٰ کی تصدیق کی ہے۔ ہزار ہا سواریاں نئی قسم کی کھلی آئی ہیں مگر جتنی سالہ تعلیموں کے ایک ہی فقرہ میں ان سب کا بیان آگیا ہے۔ سائنس دان ہڈی نہ بچھڑاتی جاہلیگی۔ مگر قرآن کی تصدیق ہی ہوگی۔ اگلی اسپرٹاؤٹھیں قرآن کے ایک ٹوٹے کی بھی تکذیب کر سکتے۔

۲۔ قرآن مجید اپنی مزید بات بتاتا ہے۔ دھندلاؤ، اکیٹ ۱۰ نورلندہ مبارک نا متبعوہ والفتوا (الحکمہ ترجمہ) بکلاس جگہ کر کے میں ہمارے ہاں ایک کتاب جو مجھے ملے قرآن مجید اس نے سب کچھ کہہ دیا کہ جہاں اللہ کا نام آتا ہے وہاں سب اس پر عمل کرنا چاہیے۔ تمام تعلیموں تمام صدائوں کی جامع یہ کتاب ہے۔ کوئی حقیقت نہیں جو اس سے باہر ہو۔ کل ہر چیز کو چھ جائزہ لیں کہ اس کا مطالعہ کرنا سب کا خلاصہ قرآن میں پادری۔ دو فیہا کتب قیمہ

جیسا کہ میں نے مسلمانوں کو دیکھا ہے اور یہ کہ ایک میں جو ماہر تبار ہوئے ہیں ان کی کوئی ایسی بات نہیں جو قرآن میں نہ ہو جو کسی نے ایسی تعلیم دی ہے جو دینی دینوی برکات کا موجب ہے تو وہ قرآن میں بھی ہے۔

اور جو ایسی تعلیم سے روکا ہے جو تباہی کا موجب ہے تو وہ قرآن میں بھی ہے۔ خدا کی صفات کا ذکر اعلیٰ دارن دایم طور پر ہے۔ خدا کو ایسا پاک بیان فرمایا ہے کہ اگر کوئی مذہب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

مثلاً اللہ کا نام ہے اس کے معنی ہی میں کہ تمام قسم کے عیبوں۔ نقصوں سے منزہ اور ہر ایک قسم کی صفات و کمالات سے موصوف پھر اس کا نام وہب رحمان۔ رحیم۔ خالق۔ مالک قرار دیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب خدا ہی سے آئی ہے۔ اور اس پاک پنچنے کے آئینے ہے جو تمام سچائیوں کا جامع ہے۔

دوسرے مذاہب پر چشم قسم کے دعویٰ ہیں اور خدا کی ذات والا صفات سے ایسی باتیں منسوب کی گئی ہیں جن کا نام نہ تھا ایک مومن کو گوارا نہیں۔

سچیوں کا نقل ہے کہ گناہ معاف نہ ہو سکے یعنی انسان خواہ ہزار بار بپے مونی کو پکارے کریں نے غفلت کی میں اپنے لئے پوچھتا ہوں

میرا جگہ بچھ گیا ہے۔ عاجزی سے درخواست کرتا ہوں پھر سے گناہ ہو گئے ہیں تو خدا تعالیٰ نہیں سزا دے گا بلکہ پھر سے اس کی گزروں کاٹ دیگا۔ حالانکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ خدا کی صفات سے بعید ہے کہ وہ معاف نہ کرے۔ بلکہ انسان اگر ہزار گناہ کرے بھی خدا کے حضور پہنچے دل سے حاضر ہوگا تو خدا سے معاف کر دیگا۔ اس طرح آیت کتاب سے کہ خداوند لگائے گا ایک ذرہ نہیں پیدا کر سکتا ہے۔ وہ ایک بڑی ہی طرح ہے۔ اور اور وہ پہلے ہی سے ہو چکا تھا۔ وہ علم سے ان پر حکومت کر رہا ہے قرآن شریف کتاب ہے یہ عقیدہ ہے پہلے دنیا کی تعلیم کے خلاف ہے۔ وہ فطرت خداوند میں جو چاہے پیدا کرے۔ اور پھر فنا کرے۔ تمام طاقتیں اس کی دی ہوئی ہیں وہ جسے کہ وہ ان کا مالک ہے اور مالک ہے۔ مالک ہونا تو شریعت کیوں سمجھنا جو ہر بار اللہ عز و جل پر عمل نہیں کیا کرتے۔ لیکن خدا نے عدم کرنے سے موجود کیا پھر وہاں تین تین اور پھر سب چیزوں کا قیام اسی قیوم کی توجہ سے۔ والہ شبہ ہے اس وہ سب حقیقی ہے۔ پھر حرکت کے لئے کڑے کئے بھی ہیں۔ یعنی یہ قرآن نصرت جامع ہے بلکہ کچھ حدیثیں اور روایات ہیں اور خبریں بھی اس میں ہیں جو دوسری کتابوں میں نہیں۔

انجیل میں لکھا ہے جو تیرے ایک طرف چھپتا رہے تو اس کی طرف دوسری گال بھی کر دے لیکن قرآن کتاب ہے کہ میں محفوظ رکھ کر دیکھ کر معاف کرنے میں اصلاح ہر وقت کر دے اور نہ بدلے

اسلام رہبانیت بھی نہیں کھاتا۔ اور نہ یہ کہ ہر وقت دنیا ہی میں لگا رہے۔ بلکہ مقلد رہتا ہے۔ غرض مبارک میں یہ بتایا ہے کہ یہ کتاب نصرت پہلے انسان کو ملے گی جامع ہے بلکہ ان میں کچھ بھی لکھی تھی اس کی بھی پورا کر دینی ہے۔

تیسری بات یہ کہ برکت میں ہر کوئی کہتا ہے جو خدا سے آئے اور پھر کثرت سے آئے۔ پس اس آیت کے بھی معنی ہو سکتے کہ ایسی کتاب ہے کہ جو اس پر عمل کرتا ہے وہ خیر آئی کثرت سے حاصل کرتا ہے ایسی ہر گز نہ جاسکتے۔ یہ کتب کو کہتے ہیں برکات النساء۔ پس خدا فرماتا ہے یہ کتاب مبارک ہے۔ یعنی اس پر عمل کرے وہ تمام چیزوں کے حصول کے

طریقے پاس ہے اس میں کوئی ایسی بات نہیں جو پاک کا موجب ہو۔ کوئی چوری قرآن کی ماتحت رہے تو کبھی کبھار سزا دے گا بلکہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کے فرما۔ لو کا فواہ حسنات میں ہیں وقت جب جو کوئی سزا دے گا۔ ہاتھ کاٹا جائے یا ڈکھائے۔ ہاتھ پاؤں کاٹ کر کھانا دیا جائے تو وہ بے اختیار پکار

اٹھتا ہے کہ کاش میں مسلمان ہوتا میں مذکور بات کو مان دیتا لیکن طے زانی۔ آتشک۔ سوزک میں متو شدت دوسرے دوسرے میں کہ اٹھتا ہے کہ میں قرآن مان دیتا تو نہ بچت کہیں اٹھتا۔ پھر قرآن صرف بیڑوں سے نہیں دھکتا۔ بلکہ نیکیوں کی تعلیم بھی دیتا ہے۔ صرف یہ نہیں کہ کتاب چوری کر لے گا کہ ایک کتاب سے کیا ہے چوری کرنے کے باعث سے کام کر۔ غرض اس تعلیم پر ہر انسان جانوں کو حاصل کر لیا تو خدا تعالیٰ کی عیسیٰ عیسیٰ آواز بھی سن لے گا اور اس وقت کچھ قرآن خیر کثرت ہے۔ غرض اس آیت میں تین باتیں ہیں جو پہلے نہیں پڑاں ہوتیں وہ سب اس میں جمع ہیں مختلف جگہوں سے پانی پر ایک ایک پر جمع ہوتا ہے (۲) اگر پہلی تعلیم میں کوئی نقص آئی تھی تو اسے دور کر دیا (۳) اس قرآن سے ایسا خیر حاصل کرنا امدان تمام تعلیمات کو پہنچ جائے جو انسان کے لئے مفید ہیں۔ اب کیا گروہ ہے جو اب قرآن کھنے کے اس سے فائدہ نہ اٹھاوے۔ تاہم چھوٹی چھوٹی کتابیں

شائع کرتے ہیں کہ اس میں یا پھر تیسری مدد حاصل کرنے کی میں لوگ سے ڈرنا گواتے ہیں۔ اگر کسی دینی کی تعریف من لینے میں تو پھر لکھی تھی دینے کے بلکہ ان کی تعریف میں ہے۔ یہ کتاب لکھی ہے۔ خواہ وہ دینی کی یا بے شخص سے شہرت میں ہے جو

طب کا نام بھی میں جانتا ہوں کہ وہاں کے دینے کے لئے آئے کی گویا لکھی تھی۔ مگر انہوں نے صبراً صبراً کو کو کھنے سلسلے ایسی کتاب لکھی تھی جو تمام مسلمانوں کی ہر گز اس کی طرف توجہ نہیں دے سکتے۔

آنکھیں کھلے مسلمان ہیں تو قرآن پڑھ کر دیکھتے ہیں کہ میں چپ رہے ہوں وہ اس طرح پڑھتے ہیں جیسا لوگ کتاب ہے۔ یہاں مشورہ چوری کھانی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ میں کیا کتاب ہوں۔

میں جہاں ہوں اگر کسی کو ذرا سامنے ہے تو وہ طب کی طرح بھاگتا ہے ایسے طب کی طرف کہ جس کی دوائی کے اثر کا نہیں نہیں۔ اور پھر وہ دیکھتا ہے کہ بعض دوا سوا ہوتا ہے لیکن اس کا طب کی طرف کوئی نہیں داتا جو سب دواؤں کا مالک ہے جس کا شوق مجرب ہے اور جس کی دوائی کا اثر یعنی ہے اور دیکھتا ہے کہ دیکھتا ہے اور جو کبھی نہیں سوتا جب بچاؤ دے جو ادب سے کو دیتا ہے۔

آہ اس طب سے لوگ سمجھتے ہیں کہ اس کا علم دوسریوں کی طرح ہے اور شریعت کو بگاڑنے۔ بلکہ وہ ایسا کارل علم والا ہے کہ ہم سے زیادہ اسکو ہماری سیاریوں کا علم ہے۔ جب تک سب ہمیں صحت کی معرفت ہم تک یہ کلام نہ پہنچا تھا کہ ہم غفلت کرتے تو پھر کوئی بات بھی تھی۔

مگر جب کھول کھول کر سب کچھ سنا دیا گیا تو عرب سے زیادہ بھرم تو ہند کے لوگ ہیں۔ کیونکہ نہ صرف ہم میں وہ بنی آیا جس نے قرآن سنایا اور خود اس پر عمل کر کے دکھایا اور سچایا بلکہ اس کا نام بیچ موعود بھی ہم میں آیا اور ہمارا جگر گراں ہوا۔ جسے مختلف پیراؤں میں قرآن کی خوبیاں بتائیں۔ پھر عیالیں برس تک ہمارے لئے رویا کیا۔ انہوں نے کچھ بھی تو ہم پر معلوم ہوتی ہے اور بھی معلومی۔ خدا سے نسخہ کیا۔ تجویز کرنے والے رسول کریم صلی علیہ وسلم جو گریہ و گھبراہٹ میں انسان اس پر بھی اگر لعین ہی رہے اور اپنی بد پریشی نہ چھوڑے تو کس قدر انہوں کا مقام ہے۔

(۴) فرماتا ہے کہ اس کتاب کی پیروی کرو۔ یہ حکم کوئی تفصیل نہ تھی کشر۔ لفظ گورنر۔ بادشاہ نہیں دیتا بلکہ اس حکم کا دینے والا وہ خدا ہے جو چاہے تو ایک دم میں دنیا کو مٹا دے۔

پھر اس کی اتباع کرو انہوں میں سے ایک رسول کریم ہیں ان کا درجہ کیسا بلند تھا کہ آج تک کروڑوں انسان باوجود اس کے کہ وہ ہم پر تم کے گناہوں اور کمزوریوں میں بھی مبتلا ہیں مگر اس پیادے بنی کے نام پر پناہوں تک پہنچنے کو تیار ہیں ہزاروں لوگوں نے مخالفت بھی کی اور کہیں گے کہ اس کا دین بڑھتا چلا جائیگا وہ دین جس کا خلاصہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے۔ یہ کھدایا جاسا ہے کہ خود رسول

کریم نے اس کی تشریح کی مگر غم منوئی۔ پھر دنیا کے ادبیا و بزرگ۔ قیامت تک اس کی تشریح کرینگے۔ مگر اس کی تفسیر ختم ہوگی۔ کہنے میں تو یہ کہ آسان ہے مگر اس پر عمل کرنے وقت پتہ لگانا ہے کہ کتنا عظیم الشان ہوچکا ہے۔ فرماتا ہے یہ کتاب کیوں تری ہے اس لئے میں نے کثرت سے زبان سے رٹ

جاؤ۔ یاد دلائوں۔ لیکچروں میں سناؤ بلکہ اس لئے کہ اس کی اتباع کرو۔ مسلمان محض اس سے مسلمان نہیں ہو سکتا کہ قرآن شریف کو سونے کے پانی سے لکھ کر اسے حلق میں رکھ دے بلکہ مسلمان تو عمل کرنے سے بڑھ کر شکر ادا کرے

پاس میں سنئے اب وہ اس میں کوئی کجی یا کستوری وغیرہ نہیں رکھ چھوڑے تو کیا عنایت اسے چھوڑ دینی عداوت تو اسے سنو دینی اس پر عمل کرنا کوئی سونے کے پانی سے لکھ کر جوار ہتھ کرے ہمارے بھی جیسے مینا رہیں رکھو اسے تو خدا کے حضور اس پر توفیق کی طرح ہے

کیونکہ یہ کتاب اس لئے آئی ہے کہ اس کی اتباع کیا جائے نہ اس لئے کہ غلوں میں رکھ دیا جائے۔ ایک نائب تحصیلدار تحصیلدار کا سننے کے آئے تو لوگ اسے پڑھو لے پھرتے ہیں مگر اس حکم الٰہیین کی طاعت

قرآن شریف آیا تو اسے غلوں میں رکھنا چاہتے ہیں کیا اس سے خدا خوش ہو سکتا ہے۔

لعلکم ترجون تمام غلوں کو دنیا میں رکھ کر کے اپنی حجت عامہ و خاصہ سے متاثر کرینگے ایک ماں باپ کا

دیکھو کہ ماں اپنے بچے کے ٹکڑا ٹکڑا کر کے ساری رات جاگتی رہے بچہ بیمار ہو کر ایک سیرک ہو لوں کا دوزخ پانچ سیرک ہو جاتا ہے یہ اس محبت کا اثر ہے جو خدا نے ان کے دل میں رکھ دی ہے جب اس دم کا یہ نتیجہ ہے کہ ہم بیٹھے ہیں اور تمام دنیا کی لڑکیاں اس لئے ہے کہ خدا نے یہ مادہ دم میں ڈال دیا ہے جس سے

بہرہ ور ہو کر وہ اپنے تئیں امانی ہے تمام زندہ ہو۔ خود خدا ہے یہ دم ڈالا ہے وہ کتنا عظیم ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے جن بزرگوں پر دم کیا بادشاہ ان کی چوٹ پر سر رکھتے ہیں بلکہ ان بزرگوں کا گوشت پخت بھی نہیں میں جاتا ہر پھر بھی ان کے فرلوں کے پاس سے بادشاہ اور کسے گزرتے ہیں۔ دیکھو سید عبدالغفار صاحب جلالی کو مہات سوسال گزرتے ہیں۔ باوجود منع کرنے کے کئی لوگ ہیں جو باقی عبدالغفار جلالی

شبہا اللہ پڑھتے ہیں۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ کس قدر تعلق شدید ایران کو خدا کی ذات سے تھا کہ نادانوں کی آنکھیں بندھا گئیں۔ جیسے دوزخ ایک ہو جائیں اور دوزخوں میں شامت نامہ ہو تو دھوکا لگتا ہے اس پر جو انسان اتباع کرتا ہے خدا کا دم اس پر ہوتا ہے۔ اور پھر کچھ پس مشابہت ہوتی ہے کہ نادان انسان دھوکا کھا جاتا ہے۔ خدا کی طاقت کے اظہار

ان بزرگوں کے واسطے کرتا ہے تو نادان نہیں سمجھتے کہ اصل مہد کون ہے۔ وہ اسی بزرگ کو خدا سمجھ لیتے ہیں حضرت نوح آئے جب وقت ہو گیا تو وہ پکارے کہ لا خضر علی لا خضر من۔ اگلا خضر دیا۔ زمین سے بھی پانی

ہو رہا اور آسان سے بھی پانی آتا۔ غرض تمام عنصر خدا کے حکم کی تعمیل میں لگا گئے اور وہ سر زمین عرف ہو گئی۔ یہ خدا نے بتایا کہ یہ کام تم تھا۔ ورنہ نادان سمجھتا ہے کہ یہ طاقت نوح کو تھی خدا کا صدمہ یا غیظ نشان ہے کہ وہ بیس موعود کو فرماتا ہے انت مئی وانا منذر۔ تو پھر اسے ہو گیا اور میں بخیر ہے۔ نادان کو دھوکا کہ نہ کہے کہ خدا کی کا دعویٰ کیا۔ اس پر حضرت

موسیٰ کی آکھ دے تمام قوم ہلاک ہو گئی اس لئے قرآن مجید میں آیا کہ جو خدا اور اس کے رسول میں فرق کرتے ہیں وہ کافروں کی طرح ہوں خدا کا منہ پر تھلا ہے۔ اور دراصل خدا ہوتا ہے۔ جو کلام

کرتا ہے۔ دیکھو ایک طرف تو انہا انال بشر مثلکم کا ارتقا ہے اور دوسری طرف مار میت اذ میت ولكن الله رمی فرما۔ یعنی نیز اچھینکنا ہمارا چھینکنا ہی ہے۔ اسی اخصیں کا چراسی بڑے بڑے آدمی کو گرفتار کر لے تو وہ خدا کا فعل ہے۔ جب خدا کا دم ہو جاتا ہے تو خدا اپنی تدبیر کا نظریہ اس وجود کو بنا لیتا ہے جس سے انسان دھوکا کھاتا ہے مگر پھر وہ دم کسی وقت آتا ہے جب وہ اتباع کرنے۔

۴۔ ان تقولوا انما انزل الکتب علی طائفتین من قبلنا وان کناعن دراستهم لفعلمین اور تقولوا انما انزل علینا الکتب لکننا اھدی منہم فقد جاءکم بیتہ من ربکم وہدکم

درجہ اگر ہم پر کلام اترا تو ہم اتباع کرتے۔ اس زمانہ میں بھی دنیا بیل اٹھی تھی

ضرورت تبلیغ اور خدا تعالیٰ ہم کو اپنی مبعوث کرے۔ ہم سے کلام کرے ہم اسے جانتے والے ہو جائیں۔ یہ تمام گاہ باری تعالیٰ میں مشعل ہوتی۔ ہم میں ایک شخص آیا جو خدا نے اہم کیا۔ رسول اللہ کی غلامی میں وہ درجہ پایا اور اس پر وہ احسان باری تمہ سے جوائے انبیاء ہوئے۔ اور خدا نے فرمایا کہ میں

بڑے زور و زحمتوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دوں گا۔ سزا رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے بعد اگر کوئی نبی آئے تو ہم میں اترا ہے سب سے زیادہ فضل ہوا تو ہم پر۔ گویا ہمارے چال و چلن وہی ہیں جو صحابہ کرام کے تھے۔ اور کیا ہم خدا تعالیٰ کے سامنے کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے پاس کلام الٰہی آیا اور ہم ابھی ہو گئے صحابہ کے سوا کچھ نہ ہو۔ اسلام کی تبلیغ کی وجہ ان کو کیا تھاکہ جی کہ ایک صحابی کہتا ہے۔ اگر تلواریں میری گردن پر رکھ دی جائے تو انہ

نازک وقت میں اگر کوئی حدیث مجھے یاد آ جاوے تو میں وہ ضرور بیان کر دوں۔ وہ ایمان وہ محبت کیا ہیں ہے کیا اس وقت وہ جوش نہیں ہے۔ اور ہم صحابہ کی طرح چلا کر دنیا کو اپنی کام نام سناتے پھرتے ہیں۔

ہمارے بعض دوست یہ تو جانتے ہیں کہ ایک علامہ ہیں نیرت بٹ رہی ہے مگر اس اطلاع کا کیا فائدہ جب تک یہ نہ بتائیں کہ وہ میرا خداں کی ہیں بٹ رہی ہے۔ دنیا کو کھول کھول کر سناؤ کہ وہ بنی

تادیان ہیں بے اس کا نام مرزا غلام احمد تھا۔ اسے اتباع قرآن سے آنحضرت صلی علیہ وسلم کی غلامی میں اہم کا درجہ دیا گیا۔ اس پر خدا کا کلام نازل ہوا۔ جو اس کی اتباع نہیں کرینگا خدا کے قریب نہیں لگایا

www.aail.org

اپنے غلوں اور لیکچروں میں پچھلے نشانات والی بات کا ذکر کریں
مگر ان نشانات اور علامات کا ذکر نہ کریں جو اس نبی پر نازل ہوئے
یہ فعلی ہے۔ کئی شخص موجودہ نقد کو چھوڑ کر اور بار نہیں لیتا
جس کے پاس کچھ کی نازدہ روٹی پر وہ مکمل دلی پختہ نہیں ہوتا
کل کے معجزات ہو چکے۔ اب تم کہ جس معجزات دنیا کے
ساتھ پیش کردہ جو تم نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھے ان کے
بارے میں؟ آپ نہیں کھا سکتے ہیں۔ لوگوں کو یقین دلا سکتے ہیں
میں انہوں نے کہا کہ آپ لوگوں نے اپنے فروع کا دامن نہیں کیا
ایک محدودی جماعت ہے جو سستی کے ساتھ ترقی کر رہی ہے۔
یہ معجزات مصاب کے وقت میں بھی سستی کے خطوط دیکھے
ہیں۔ اور اب بھی مجھے ایسا موقع ملا ہے۔ بہت کم سب کے خط
پڑھے جاتے ہیں۔ یہ اس لئے کہ ہم نے بیچ مروجہ کو بھلا دیا گیا
کہ ہم نے اسے دیکھا ہی نہیں یا کہ اس کی دنیا کو ضرورت ہی نہ تھی مگر
اگرچہ مروجہ کا اٹنا اور اس کا ذکر اسلام کی اشاعت کے لئے ضروری
نہیں تو پھر خدا کے لئے رسولوں کے وجود کی ضرورت ہی کیا
ہے۔ اب یہی کہ مسلم نے بیچ مروجہ کی پیشین گوئی کیوں فرمائی۔ کیا
تم نے یہ تین نشان نہیں دیکھا کہ امیروں سے آریش ہوتے عیسائی
نہیں ہوتے۔ بلکہ جہاں عیسائی کو معلوم ہوا کہ یہ احمدی ہے
تو اس نے گنگو گنگو کرنے سے انکار کر دیا۔ پس اب یہی مروجہ کی بکٹ
ہے۔ جب مرض میں کوئی خیر نہ پایا جاوے تو پھر اسے کوئی نہیں
چھوڑتا۔ مگر جب کہہ رہے ہیں کہ اس کے اتباع کی برکت کو مشاہدہ کیا
اسے چھوڑیں یا اس کے ذکر کو ہماری بات سمجھیں اور دوسرے مسلمانوں
کو کہتے پھریں ہم تم ایک ہیں۔ خدا کا شکر کہ اب تم قتل نہیں کئے
جاتے۔ پھر انہیں نہیں رہے جاتے۔ اسے نہیں جانتے خدا تعالیٰ
نے گزشتہ انگیزی کے ماتحت یہاں ایک بے کیوں ڈریں ہم کو تو
چاہئے خدا ہی ہوتے اور صاب سے بڑھ کر خوش و خوش دین اللہ
کی اشاعت میں اس ہندی کی کیا توجہ تھاتے۔ اور جو کچھ لوگوں کی
طرف نہ جاتے بلکہ لوگوں کو اپنے پاس بلائے۔ اس مکان میں
کون جاتا ہے جس کی چھت گرنے والی ہو۔ اس دوکان میں کون
حصہ ڈالنا ہے جس کا دروازہ کھل چکا ہو۔ پس کیا دانشمندی ہے کہ ہم
جا کر دوستی کی بنیاد معاہدہ سے ڈالیں کہ آؤ ملکہ تبلیغ کریں۔
اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جب ہم مغضوب علیہم میں شامل ہونگے
تو خدا کی نصرت بند ہو جائیگی۔ خدا ایک تو کہہ کر کہ میں تمہیں ڈیڑھ لاکھ
ادھر چھڑی قوم و دوسروں کو جا پڑے۔ یہ نتیجہ کے لحاظ سے اچھی بات
نہیں۔

حضرت کا اہم اپنی جائزہ لے کر میں تیرے متبعین کو ترقی
دو گنا کر دیتا ہوں۔ مسلمان کی گردن ان کے آگے جھکی رہیگی اور خدا
تیرے پکڑوں کے برکت ڈھونڈینگے۔ جس سے ظاہر ہے
کہ بادشاہ خود طبیب خاطر احمدی ہو کر اس سلسلہ میں شامل
ہونگے۔ اور وہ خود ماتحت ہونگے۔ ہمیں ملواریں دیں گی۔
سچ موعود نے خدا کی حرمت کا فوٹی دیا پس بادشاہ خود ہمارا
مذہب اختیار کرینگے۔ یہ نہیں کہ ہم ان لوگوں میں شامل ہوتے
پھر میں جنہوں نے خدا کے فرشتہ کی تدریس کی۔ خدا تو مسخوری
الذین یصلحون عن آیتنا شوعوا العذاب
بما كانوا یصلحون۔ میں فرماتا ہوں کہ ہم ظالموں کو پاک
کر دینگے۔ چنانچہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ وہ ہماری نصرت میں ہے
تین طرف آگ لگی ہے۔ ایک طرف غالی ہے اور دوسری طرف
ہماری طرف ہے کوئی جھگڑا کہہ کر ہمیں کھٹکتا ہے۔ ادھر ہی
آگ لگا۔ یہودیوں کی نسبت جو تھوٹی ہے۔ وہی شیل ہو کر
لے اب جا رہی ہے یعنی غضب الہی سے بچ نہیں سکتے۔ لہذا
ضرور ہے کہ وہ ذلیل و خوار ہوں۔ اور صرف اسی صورت میں
ذلت و سکت سے بچیں کہ با تو اس سلسلہ میں داخل ہو جائیں
یا سچی دہند ہو کر رہیں۔ را کا بحجل من اللہ اخیل من
الناس۔ پس ایسے خاندانوں میں پھر شامل ہونا ہمیں جن
سے نیکے ان میں پھر جانا واپس لڑنا ہے۔ گمراہ واپس ہونے
کے لئے نہیں بلکہ ہم بڑھانے کے لئے ہیں۔

۵۔ ان الذین فرغوا منہم وکانوا شیعیاً
لست منہم فشی انما امرهم الی اللہ ثم
یصلحہم بما کانوا یتفعلون۔

فرماتا ہے وہ جانتے ہیں میں نے تم کو فرما دیا اور وہ فرستہ نہ رہے ہو گئے
اے پاک انسان لست منہم فی منشی۔ تم اس سے
کسی قسم کا تعلق نہ رکھو انما امرهم الی اللہ۔ غلنے
ان سے لڑنا اپنا کام کر لیا ہے۔ تم کو کیا ضرورت ہے کہ خدا کا بخلا
ان کے پیچھے چرو۔ ہمارا کام تو تبلیغ ہے نہیں مانتے تو سزا دینا
خدا کا کام ہے۔ بادشاہ کی طرف سے جو پیغام پہنچانے آتے ہیں
وہ لڑا نہیں کتے۔ خدا نے فرمایا و جہاد لہم بالحق علی حسن
لیسہ طریق سے جس کا نتیجہ اچھا ہو۔ تم پیغام نہ جاؤ۔ اب نہیں آتا
تو ان کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے۔ ایک بڑگ کا ذکر ہے کہ کسی
کی نسبت نہ کہ شراب پیتا ہے۔ ایک وفورات کو اس کے پاس
گئے۔ دروازہ کھٹکھٹا یا اور اسے کہا کہ شراب چھوڑ دو۔ اس نے
کہا کہ میں چھوڑتا ہوں۔ آپ نے کہا کہ اچھا مکان ہمارے پاس چلاؤ
اور خود کہیں اور چلے جاؤ۔ اسے جواب دیا کہ مکان میرا ہے میں نہیں

ہیتا۔ آپ نے کہا میں اس مکان ملک بادشاہ کی حضور میں
تیری شکایت کر دینگا اسے کہا کہ میں اس کے حضور میں تمہارے
زیادہ مقرب ہوں۔ تیری دلی نہیں گزری۔ چنانچہ جب گھر گھر
آگے لے ہو گا تو مناجات باقی خالی ہے جواب دیا۔ بخیر وہ دعا
نکر دور نہ تمہیں ہلاک کر دینگے اس وقت دھڑکتے ہوئے اس شخص
کے پاس آئے اور معافی مانگی اور وہ بھی اسے کہا کہ جب تم
گئے تو میرا دل بھٹ گیا اور میں بہت نام نہاد ہوں مجھے عرض کیا
کہ میرے رب میں تو بہت کرنا ہوں میں اس پر کی طرح ہوں جو نادان
اپنی ماں سے دور جا پڑا۔ اب میں تیرے حضور حاضر ہوں تیری تکرار
نقیر میں تو غلنے مجھے ہنسا دیا۔

غرض ہیں یہ نہیں چاہئے کہ خدا کی وفاداریں۔ خطبہ فساد
پر آئے تو بڑے بڑے گڑگڑاؤں کا ایک ہی بات میں اپنا مقرب
بنانا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ بڑی بڑی بڑے پیادے دست و پا
سے کام میں اور تبلیغ کریں۔ جب ہمارے مخالف جو ہم سے سختی کرتے
میں ہمارے سلسلہ میں آئینگے تو انہیں خوش و خوش رہنے دیں گے۔
کئی لوگ ایسے دیکھے ہیں جنہوں نے حضرت مصاب کے
ساتھ پریشیت کی ہے مگر شرم سے انکھ اور نہیں اٹھا سکتے انہوں نے
ایام مخالفت میں ہم سے بہت سختی کی۔

ہمیں کیا ضرورت ہے کہ خدا کی شکایت کریں ہم کیا کیا کر گئے
تو وہ ہمیں دھوکا دے گا۔ ہم پہلے تو انہیں گنگو گنگو کر دینگے۔
کئی لاکھ مرنے میں اور جاتے ہیں کہ یہ ظالم ہماری وجہ سے ہے
گمراہ ایک بھی نہیں مار سکتے۔ ایک شخص ملکہ فرود لہنے
اور گزشتہ سے سزا دلانے تو یہ نہایت ہی سیف طریق ہے
پس ہمیں چاہئے کہ ہم لوگوں کی زیادتیوں اور ظلموں کی عوضی خدا
کے حضور گزاریں۔ وہ خود ہلا دے گا اور حق اوست خلق الہی پر
شفقت کریں اور ان سے نیک سلوک کرتے رہیں۔

۶۔ من جاء بالحسنة فله عشر مثلها
ومن جاء بالسيئة فلا يجزيه الا مثلها
وہم کا یظلمون

جو نیک کرتا ہے وہ اسی دس گنا پاتا ہے۔ دنیا میں ایک
اچھا دانہ دو دو تو اس دانے کے بدلے میں کئی دانے لینگے
لیکن ایک خراب دانہ پو یا جائے تو وہ نہیں بڑھتا۔ اور اپنی
جان میں تباہ ہو جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہو کر نیکی بہت
پھیلتی ہے اور بدی اسی نہیں پھیلتی۔

۷۔ قل انی ہدائی ربی الی صراط مستقیم
دینا قیاماً ملہ ابراہیم حنیفاً و ماکان من
المشرکین

کہ کہ کفار۔۔۔ میں نے کہہ سنا ہے۔ یوں کہ جس۔۔۔ مہر کے تعلق۔
 شامی رسول اللہ کے مخالف تھے۔ بڑے۔ بڑے
 مقابلہ آپ کے پھوٹے گر گئے اپنی پاک قسم کو
 چھاپا نہیں۔ بلکہ باوجود وقت چھینوں پر چڑھ کر
 اصلاح کی بات فرمائی۔ آمیزش شریر لوگ شرمناک

(۲) قل اغیر اللہ البقی رباً وھو رب کل شی
لا تکتسب کل نفس الا علیھما ولا ترزق
وہما اخری ثم الی ربکم مرجعکم فینبئکم
بما کنتن فیہ تختفیون
یہیں شرک کے خلاف دی ہے کہ اگرچہ کون سا کام اور سی

دوسو گروں کے درمیان بھی میں دیکھتا ہوں لڑکر جیوا ایک جنس ہی پر
توحید، وہ کتنا ہے نہیں ہی سالا علت خاص قسم کا ہے اور تم تو دونوں
فرقین میں ہیں فرق دیکھتے ہو اور پھر تم سے بعض ہیں جو کہہ رہے
ہیں کچھ فرق نہیں کیا یہ فرق نہیں کہ تم ایک بنی کے متبع ہو۔ اور
دوسری قوم ایک بنی کی کذب ہے۔ پھر ایک اور فصل ہے کہ تم
میں سچے خوابوں کا سلسلہ ہے۔ جبکہ اگر کھلمکے کے نتیجے کے زائیں
عوتیں اور بچے بھی موت کرینگے۔ چنانچہ میں دیکھتا ہوں کہ احمدی
سلسلہ میں کوئی ایسا شخص نہیں کہ جسے کبھی کسی تباہ خواب نہ
آیا۔ یا بادلتیا زخماں لئے اٹھا رہے مخالفوں کے درمیان ہے۔

(۱۰) ده والذی جعلکم خلیف الارض فم
فوق العز ورجت لیباو کمفی ما انکم مان
ربک سریع العقاب وانه یغفور رحیم

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پہلی امتوں کے بدلے تمہیں بھیجا۔
 آپ ﷺ کو دیکھتے ہیں کہ تم اس نغصہ خلافت کو کیسا نباتے
 ہو اس نے یکساں سب کو نہیں بنایا۔ دیکھو بیت تو مہرب
 نے کی مگر سب بسنے والے نذر وہیں نہیں ہوتے۔ ایکہ ضنی

بات آگئی کہ رستبازوں کی دعا کیسے قبول ہوتی ہے۔ حضرت مولوی نذیر الدین صاحب حضرت بیچ موعود کی خدمت میں لکھتے ہیں۔ مجھے آپ سے فاروقی نسبت ہے دعا کریں کہ میری موت

صدیقی موت ہو۔ معلوم نہیں حضرت صاحب نے کیا کیا دعا مانگی تھی کہ آپ کو خدا نے صدیق بنا دیا۔
فرمایا ہے کہ ہم نے شہرِ نفل کیا تھا، انھیں انعام دیں گے۔ یہاں تک کہ انھیں انعام موجب عقوبت الہی ہو جائے گا کہ ان کو کچھ کھانا دے گا۔
اللہ تعالیٰ انھیں تمام امتلاؤں، تمام معیتوں، تمام برکات، تمام کمالات سے سچا کرے۔ ہمارا عقربہ ہر دو دشمن سے بچا دے۔
کہ مرزوں کی تحریک میں فرمایا: اشدوا علی الکفار۔

در محبت ہوگا پس میں بھی کہ اس نے فرمایا وحیاً و بدیعہم۔
 اللہ نے یہاں دونوں مفتوں کو بیان فرمایا ہے سریع القضا۔
 ایک نبی۔

[illegible]

نزل نہیں ہو سکتا۔ تم سارے جہان کے کان کھول کر سنا دو
یہ تمہارا فرزند۔ آگے اڑھیدار بنا یا سونا یا یہ خدا کے اختیار میں ہے
خدا کے اختیار نہیں۔ جو سیدہ روئیں ہیں وہ تمہاری طرف
اجائیگی۔

سرود مغفور
 پہلے اسے خدا میں نہ بیکاروں میں ہوں
 تو کوئی غلط ہوگا تو نیک کرداروں میں ہوں

تو بچا لے اے خدا تو میں نہ بدکاروں میں ہوں
تو محافظ ہو مرا تو نیک کرداروں میں ہوں

میں اچھن کے ہاں اچھن کے نامدار تریں
آستے تک ترے ہی کے چوک کس طرح
میں نہ مندلوں میں ہیں یار نہ مراد تو ہیں
وہ ہے عرفان بلا سے ساقی وحدت پرست

بیخبر کب آتی ہے اب میرے لب بکری کی بات
 آنس کا درد نہ پراہوں جب سے ہشیاروں میں بول
 حشر میں جحش کرتی ہے تیغِ خاک سے
 اک کچھ لطف حضرت امین گنگنا روں میں
 نا کا سوزِ پُرسیم تاکہ دو فراق
 اے سیمائے زماں روتے جاووں میں بول
 تو ہے جب غمِ وارِ اب تو ہے جب امیر کا
 سیرِ مریِ تقسیم کا میں کہیں گنگنا رہی ہوں

احدی تو ہوں اگرچہ میں گنگا گدوں میں ہوں
مرد و عسکر مار دیکھے گا مجھے میرے سینہ
مگو گنگا گدوں میں ہوں گو میں سپہ سالاروں میں ہوں
اے خدا سلام کہتے عقیقہ دیوں پر پہلا
میں اسی محبوب و کیش کے چنگ گدوں میں ہوں
بر دعا فقور کی ہے تجھے مایہ روزِ شب
بمخند ہے میری خطا توں میں خطا دار میں ہوں
(رحمہ فرما لطف تو فرما میں خطا داروں میں ہوں)

اشھدان لا اِلٰہَ اِلَّا اللہ وحدہ لا شریک لہ
واشھدان ان محمد عبیدہ ورسولہ

بیعت آج میں دیناویں سو بیعت کے نورالہین کے ہاتھ
پر بیعت کرنا ہے جن کو تمام مشرکوں کے ساتھ
جن کو کیا ہے حضرت سرورِ مہر پر بیعت کیا گئی ہے میں نے کیا کیا
سے نور کرنا ہے میں نے جو گناہ کیا تھا ان کو بیعت کر کے ان کو
باز کرنا ہے کہ جو کچھ میری اسامت اور کسے اور کسے گناہ

جس پر ہوگا۔ اور یہ کہ دنیا پر ہر کچھ کا مستغفر اللہ ربی من کل غیب والرحیم۔ الب۔ رب انزل منی فی حقبت واعدت ببقی ما علی فی انزلنا فی حقبت الذی اذ انزلنا منی اور اگر تارا ہر ایک منفردیت سے تو ان شریف سے کہ جس قدر میں نے ہر روز پڑھا ہے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اطلاع عام

جس قدر احمدی جامعہ ہے اس قدر جامع ہرگز نہیں
 میں ہر ایک کو کچھ نہ کچھ ضعیف انجیل دین کے لئے
 جی رہتے ہیں جس کا اندازہ مفکروں پر ہوتا ہے۔ دینی فکر سے ہوائی کر
 لیکن کچھ دیکھ کر حیرت مندی جیسے دینی لائق و فاضل کے لئے کچھ نہ
 کچھ کر دینے پانڈی بھی انہیں ضرورت پڑتی ہے جس کے لئے اس کا
 یعنی راز امر زاب) نے خوش کاوندی ہے پنا پر بعض اصحاب نے ان
 غریب و ضعیف کا حال معلوم کر کے اس عاجز کو ان کی خدمت کے لئے تھوڑا
 بہت اہوار سالانہ یا سادہ مضامین پر قادیان کے احمدیوں نے
 ضعیف کے لئے چندہ دینا شروع کر دیا ہے۔ حضرت صاحب کے انتقال
 کے بعد یہ کام اس عاجز نے شروع کیا ہے اور اس کام میں مجھے بخوشی
 بہت کامیابی بھی اب تک ہوئی ہے۔ اور آئندہ زیادہ کامیابی ہوگی
 کام نفسانی جوش سے نہیں شروع کیا گیا اس لئے انشاء اللہ تعالیٰ دن
 بدن اس میں زیادہ سے زیادہ برکت ہونے کی امید ہے۔ اکثر ارباب
 پر امر پوشیدہ تھا۔ اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ اخبار میں دیکھ کر
 کل اصحاب پر واضح اور سب کو پہنچا دینا چاہیے اور اس ضعیف
 کے لئے سب مقدور کچھ نہ کچھ غایت فرما کر میری دستگیری فرما دے
 اور غلام کی رضا حاصل کرے۔ پڑنے پڑنے جوتے پڑے پڑے نقدیں
 جس قسم کی ہو۔ قرآن شریف و کتب و تفسیر غرض جو کچھ ہو سکے عنایت
 فرما دیں اور اس عاجز کو کسی خوشی و غمی کی قربت پر فرما دیں۔ کہیں
 یہ عاجز اور میرے ضعیفہ ان کے حق میں دعا کے برادر کیا کر سکتے ہیں
 ہم انشاء اللہ تعالیٰ دعا کرتے ہیں جس کا فائدہ انشاء اللہ تعالیٰ انہیں
 نظر آتا ہو گا اور یہ دینی خدمت ان کی خالی مین جا نیکی امید ہے کہ
 لوگ ضرور متوجہ ہو گئے اور اپنے غفلت کا دل سے نکال کر میری عرض شنید گئے۔
 کوئی تعداد میں نہیں مقرر کرتا۔ ایک سو سو۔ دس سو سو۔ سو سو سو۔
 ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۰۔
 نیا پورا کاپڑا۔ نیا پورا کاپڑا۔ کوئی قرآن شریف یا دینی کتاب جو
 کچھ تیسرے ہو وہ عطا فرما دیں۔ لیکن یہ چیزیں نام اس عاجز کے ہوں
 نام و نواں از قادیان

العزیز علی

اولیٰ تاریخ ۱۱ ہجری ۱۳۱۰ سالانہ لکھنے کا پتہ
 دینا ضعیف گورو صاحب

دفتر بدر سے طلب کرو

تبلیغی جری حضرت سچ روح کے دعاوی کا کامل ثبوت ہے۔ ۹۰
 مدد اور مدد و حصول ایک دینی فی دینی اس قسم میں سب کچھ
 عقائد احمدیہ جس میں سچ ہونے کی دلائل اور سچ احمدی کے عارف

کا اشارت اور اللہ ملاک۔ الہم الآخر انبیا و کتب تمام ارکان اصل
 اسلام کی وحدت اپنے عقائد کا انھار ہے قیمت ۲۰

حضرت حکیم الامت کے دوائی خانہ کے محربات

جن کو ہم نے خود بھی جڑ کیا ہے اور اپنے زیر علاج کئی مریضوں پر
 آزمایا ہے اور جن کے اجزاء کو نہایت کوشش سے اصل اور درست
 حالت میں تلاش کر کے مرکبات دیا کر کے گئے ہیں فائدہ عام دے
 ان کا اشتہار دیا جاتا ہے۔ محربات قیمت ۱۰ ہر گرام میں ۱۰ صرف
 وہ لکھے ہیں جن کے فوائد کے متعلق ہم خود بھی پوری تفسیر کر چکے ہیں
حبوب دافع طحال مرگی جی سخت بیماری کے لئے یہ
 گویا تیرہ ہفت روزہ ہوتی ہیں قیمت فی ڈبہ ۱۰
حبوب آتشک یوگیاں آتشک کے لئے بہت مفید ہیں
 قیمت فی ڈبہ ۱۰ روپیہ۔

حبوب دافع طحال

فی تہ ذیل کہیں قدر بڑھ گئی ہو ان کو
 کے چند روزہ استعمال سے بفعلاً تھائی پوری صحت ہو جائیگی
 قیمت فی ڈبہ ۱۰ روپیہ

مسفوف سوزاک

سے ناکل آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت ۱۰
دین الحیات۔ باہم طعام کا سرریح اور دوائ اور دوا
 اعلیٰ کو درد کرتا ہے۔ قیمت فی ڈبہ ۱۰

امیر احمد قریشی اقوا و یان ضلع گورداسپور

- (۱) برائین احمدیہ عفا
- (۲) در شہین آرو ۳۰
- (۳) در شہین مکمل فارسی جلد ۱۲ ۳۰
- سنت احمدیہ مصنفہ قاضی اکل ۴۰
- کفارہ مصنفہ شیخ محمد ۳۰
- معیار الصا و قین ۳۰
- القول الصبیح ۱۰
- شہادۃ الشرفان ۳۰
- سر الشہادۃ ۱۰
- شرائط بیعت ۲۰
- اس کے مافی کابی۔
- کتاب الصیام ۱۰
- تفسیری نوٹ ۲۳۔ ۲۴ اور حضرت امیر المؤمنین ۱۰
- دفتر بدر سے طلب کرو

کلیت سے نامی ڈاکٹر ایس کے یون کی بنائی حقیقی مشہور ہے
 جیسے ڈاکٹر مین کا حق کا ذریعہ آؤ
 جس کے کو میندہ ہوتا ہے قاس کے گھر میں ایسی کیا جاتی ہے اور گھر
 کو یہی کہتے ہیں کہ اگر بچے ہی چھوڑا سا سو پر یہ کھٹ ہی کہیں انھار
 میندہ۔ کہیں میں ایک شیشی کن کا در کیا گھر والے کہتے ہیں اصل میں
 کاوند ۲۰ ہر گرام میں ۱۰ صرف
 گری کے دست پڑے کاوند دوائی کے لئے ایک کرا کا حکم رکھتی ہے
 قیمت فی شیشی ۱۰ ہر گرام میں ۱۰ صرف

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچے و بزرگ کو دھک میں رکھنا چاہیے۔ یہ عرق دماغی پودینہ
 کی ہری پتیوں کے میندہ ہے۔ عرق ڈاکٹر مین کی صلاح سے
 دوائی کے نامی دوائیوں سے بنایا ہے۔ دوائی کے سبب دوائی
 معینہ ہے۔ پودینہ کا پودہ ڈاکٹر مین۔ ہفتی۔ اشتہار کا نام پنا پر جلی
 کی علامتیں درد ہوائی ہیں گورو کے بچے کے لئے اس سے بڑھ کر
 اور کئی دوائیں ہیں۔ قیمت فی شیشی ۱۰ ہر گرام میں ۱۰ صرف
 سے جانشینی تک ہر
 ڈاکٹر مین کے ہر میندہ و ناما چاندت ابشرٹ کلکتہ۔
 مفصل حالات کی کتاب مفت ملتی ہے۔ ہر گرام میں ۱۰ صرف

صدا کے اقبال

صاحبان آپ پودوں سے لکھتے ہیں ایک اشتہار میں جنات تھلا
 کا لڑا تھا جس میں ہر گرام میں ۱۰ صرف
 ہر گرام میں ۱۰ صرف
 قائمہ اتحادین۔ شریطہ صیل ہیں۔ صاحبان اور سب سے تمام اعلیٰ
 مدون اعداد گ دبی جو نہ صرف ہفت روزہ میں تیار کئے گئے تھے کہ
 عام تمام اردو میں پڑھنے والے دیکھیں گے اور ان میں ہونگی۔
 (۲) پتہ صاف۔ جو بچے کے جوابی کارڈ اور جواب سے جواب
 (۳) اگر میری مدد کر دے تو کچھ ہے صاحبان اور سب سے تمام اعلیٰ
 حلیہ پڑھیں دینا پنا پر جلی دوائی اور سب سے تمام اعلیٰ
 اجازت ہو کر کبھی کو نہ ملانی جا دگی مدد کرنا نام نہادی ہوگا۔
 ہفت روزہ تمام اعلیٰ اقبال میں ہفت روزہ میں تیار کئے گئے تھے کہ
 مقرر یا قوتی
 ایسا کہ کچھ میندہ صاحبان ہر گرام میں ۱۰ صرف
 ایسا کہ کچھ میندہ صاحبان ہر گرام میں ۱۰ صرف
 ایسا کہ کچھ میندہ صاحبان ہر گرام میں ۱۰ صرف
 ایسا کہ کچھ میندہ صاحبان ہر گرام میں ۱۰ صرف

The illustration is a composite of several elements. At the top left, there is a drawing of a mosque with multiple minarets and domes. To its right, in the top center, is a circular emblem consisting of many concentric lines, with the word 'BADR' written in large, bold letters below it. Further right, in the top right, is a landscape scene featuring palm trees and a building. Below the mosque, on the left, is a small table with text. In the bottom center, there is a large banner with text. On the bottom right, there is a circular emblem containing a face. The entire illustration is framed by a decorative border.

اخترقادیان

[illegible]

وہیت بہت بظاہر بھی تھی تاہم احتیاطاً رات کو درمیان شب جمعرات و جمعہ حضرت صاحب نے فرمایا کہ تو نلک دوں تا کہ غدا لاؤ۔ میں کہہ کر گیارہ دوں پچھلی رات کا وقت تھا سو اسے شیخ حیدر صاحب اہم۔ اسے کہ جو درمیان رات کو رہنے والے غلام موجود تھے ان کو بھی باہر مانے کا حکم آیا۔ ایک کا غنڈہ پر اپنے ہاتھ سے کچھ لٹکھا اور اسے ایک غلام میں بند کر کر اپنا گانا گھٹا گیا۔ اور پھر ایک دوسرے کا غنڈہ پر بھی کچھ لٹکھا کہ وہ بھی ایک غلام میں بند کر لیا۔ اس دوسرے کا غنڈہ میں اس کے شیخ بتو صاحب سے بھی لکھوائی اور اپنے ہاتھ پر لٹکا کر دینے اور ان کی اشاعت سے منع کیا۔ اس واسطے ہر دو کا ممنوعہ خطہ نہیں کیا گیا۔ اور امید ہے کہ حضرت صاحب کی زندگی میں ان کی اشاعت کی ضرورت بھی نہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ حضرت صاحب کو مدت تک غلام کے سر پر قائم رکھے۔ لیکن جو ہم تو ہم طبیعت کا دل آجنگا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی رحمہ اللہ سے بظاہر جدا ہوں اس وقت اپنے خورشید کی علیگی کے علم سے ہو۔ جو اس رنگ تو ہم چاہا لیکن اسکو دیکر کے طہیت احمدیہ میں دوبارہ زندگی پیدا کرنے والی امید کر

[illegible]

۲۱۔ جنوری ۱۹۸۸ء اذیت برپے آرام کے گزری۔ سہ ماہی ذات کو تھکان دین کو ہوا کی دھار میں حسین شاہ صاحب و حضرت خواجہ کمال الدین صاحب بھی تشریف لائے۔ ان کی نصیحت کے وقت کو ہوا کی دھار میں خوب بگ صاحب کو مخاطب کر کے کچھ نکات فرمائے۔ چھوڑ کر صاحب نے خود کچھ کر بھیے ہیں۔ تاکہ فائدہ عام کے لئے مروج اخبار کاروں سے اجاں رہیں۔

مذکورہ فصل کے کدوہ باغزار (اداری سیکشن) کو ایک بارہ چار دیوے کے بعد چرے پر ہو گیا تھا۔ اقرب شریاب آگیا ہے اور بتا رہا ہے۔ آگیا ہے۔ بات پتیل کی نسبت بہت سی ہے۔ غلامی کو کھانکھانے میں ہوش و حواس بالکل درست ہیں اور ہر طرح سے جاری رہے ہیں۔ اقرب ساڑھے بارہ بجے دن کے جب میں رخصت ہوئے لگا تو نے پوچھا حضور کا دل کس چیز پر ہے۔

سے جواب فرمایا کہ لڑوں ہی جا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے راضی ہو جائے۔ پھر اسی کے بعد فرمایا کہ میں ہی جا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے راضی ہو جائے۔ پھر فرمایا کہ میرا اللہ راضی ہو۔ پھر فرمایا: چاہتا ہوں کہ تم فرماؤ میرا وہ رہو۔ اس وقت تک کہ کہو۔ جھگڑا نہ کرنا۔ پھر فرمایا میں دُعا سے سیر ہو رہا ہوں کوئی دُعا نہیں خواہش نہیں میراؤں تو میرا ملا مجھ سے راضی ہو۔ فرمایا کہ

یہاں میں مٹیا کی پروا نہیں رکھتا۔ میں نے بہت کہا یا بہت کہا یا۔ بہت فریہ کیا اور کیا کوئی حرم
میں۔ پھر نہ آیا۔ بہت کہتا کہ یا بہت کہا یا بہت کہا کوئی خواہش مانی نہیں کبھی کبھی
میں اس سے بچتا ہوں کہ گھر میں اس پر ایمان نہ جا رہا ہے۔ پھر بہت دفعہ دیگر یہ میں نہ آیا
راضی ہو جا پھر کئی بار فرمایا اللھم ارز عنی۔ اللھم ارز عنی اس کے بعد میں نے
کہا کہ میں حضور کے الفاظ سنا دیتا ہوں جب دوبارہ تمنا کی تو فرمایا مجھے شوق ہے کہ

سکریٹری صاحب کا خط

ذیل میں ہم غائب سکریٹری صاحب محمد انجن احمدی کا ایک خط چھاپتے ہیں اور امید ہے کہ یہ تمام امدادی برادران اس پر کامل توجہ فرمائیں گے۔ (ایڈیٹر)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کرم بندہ اسلام و علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کافرن انجمنہ ما نے احمدیہ کے اجلاس منعقدہ ۲۰- ستمبر ۱۹۸۰ء میں جغلا ورامور کے جو پیش ہوئے ایک اہم اجلاس متین کی تجویز تھی کہ جغلا انجن ہائے احمدیہ کو کش کریں کہ ان کے سب ممبران کم از کم بمساب دوپیسے فی روپیہ اپنی ماہوار آمدن سے سلسلہ کی چار چوبیس مدت۔ یعنی لنگر خانہ ہائی سکول مدرسہ احمدیہ اور اشاعت اسلام کے لئے چندہ دیں اور کیا ایسے معاونین کی تعداد کو سب ہزار تک پہنچانے کی کوشش کیا دے۔ جس جوش اور اخلاص سے مختلف انجنوں کے سکریٹری پریزیڈنٹ صاحبان نے اس موقع پر اس تجویز کی تائید کی اس سے مجھے یقین ہوتا ہے کہ کافرنس کی اس کی اس کا سوائی کی بنا پر چاہیں میں آپ کی خدمت میں اس وقت کرتا ہوں وہ بے سود نہ ہوگی۔

گزشتہ سال کی آمد چرب میں نظر کتابوں میں کی اطلاع معطل غریب آپ کو بذریعہ مطبوعہ پڑھ چھٹیگی تراس میں چار مدت گذرہ ہال کی کل آمد اس سال کی ۸۰۰- ۲۰۱۵۹ نظر آتی ہے جس میں سے نصف سے کچھ زیادہ یعنی ۴۰۰- ۱۰۵۲۲ لنگر خانہ کی آمد ہے اور نصف سے کچھ کم باقی تینوں مدت کی قلیل الاسلام ۸۰۰- ۳۹۳۵- اشاعت اسلام ۱۱۰۰- ۳۲۱۴ مدرسہ احمدیہ ۱۲- ۱۲- ۱۲- ان میں سے دو مدت ایسی ہیں جن کی آمد کا ذریعہ سوئے چندہ کے کچھ نہیں ہیں لنگر خانہ اور مدرسہ احمدیہ اور چھ سو روپے مدت یعنی تسلیم الاسلام ہائی سکول میں علاوہ چندہ کے سرکاری گرانٹ۔ عید فطر۔ فیس کی آمد اور اشاعت اسلام میں فروخت رسالہ کی آمد علاوہ چندہ کے ہے جس کا نتیجہ ہے جبکہ رپورٹ سے آپ کو معلوم ہوگا کہ ہائی سکول کو چھوڑ کر جسکو مختلف قبول کی مدد پہنچنے سے دوسرے ذرائع سے خاصی آمد ہو جاتی ہے یعنی چار ہزار روپے کے قریب فیس کی آمد اور تین ہزار سے اوپر سرکاری گرانٹ اور عید فطر کی آمد باقی تینوں مدت میں خرچ آمد سے بڑھ رہا ہے۔ اس طرح کچھ اشاعت اسلام میں خرچ آمد سے ۹۰۰ زیادہ ہے۔ مدرسہ احمدیہ میں ۱۱۹۰- اور لنگر خانہ میں ۱۰۲۵- یہ تو گذشتہ حالت ہے اور آمدہ کے لئے اس سے بھی زیادہ مشکلات

نظر آتی ہیں۔ ایک مدرسہ احمدیہ کے لئے ہی ۴۹۹۹ یعنی تقریباً چھ ہزار روپیہ خرچ کا اس سال میں بکا رہے اور یہ خرچ سوائے چندہ کے اور کسی طرح پورا نہیں ہو سکتا۔ اور ہر آمد کا اگلی ہی حال ہے توبارہ تیرہ سو سے بڑھنے کی امید کم ہے یہی وہ حالت ہے جبکہ جو کر کے گذشتہ سے پرستہ سال کی رپورٹ میں اس امر کی طرف احباب کو توجہ دلائی گئی تھی کہ ہم انجنوں کے ذریعے صرف دس ہزار آدمیوں سے بھی باقاعدہ چندہ وصول کر سکیں اور یہ دس ہزار آدمی عہد کریں کہ وہ اپنی آمد میں سے دوپیسے فی روپیہ اس سلسلہ کی اعراض لنگر خانہ۔ مدرسہ احمدیہ و اشاعت اسلام کے لئے دینگے۔ تو پانچ ہزار روپے ماہوار یا ساٹھ ہزار روپے سالانہ کی مستقل آمد اس ذریعہ سے ہو سکتی ہے۔ اب ایک اور سال کا تجربہ پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ ہمیں اس تجویز کو عملی رنگ میں لانے کے لئے کوئی دن کیا کچھ گھنٹے بھی ضائع نہیں کرنے چاہئیں۔ اور جس طرح ممکن ہو اس تجویز کو عملی جامہ بہت جلد پہنانا چاہئے۔ مجلس متین اور پھر کافرنس انجمنہ ما نے احمدیہ نے بھی اس ضرورت کو سخت محسوس کیا ہے اور اس لئے ان سب باتوں کو آپ کی خدمت میں پیش کر کے میں یہ درخواست آپ کی خدمت میں کرتا ہوں کہ آپ اس امر کو کسی قریب تر اجلاس انجن میں پیش کر کے ان سب

احباب کو اس سلسلہ میں شامل ہیں پرندہ نظر کر سکیں کہ وہ اس تجویز پر کاربند ہیں۔ مانا کہ ہماری کوئی قہری حکومت نہیں۔ ہم کسی کو مجبور نہیں کر سکتے کہ ضرور اپنا چندہ دے اور وعدہ کر کے وقت پر نہ دے تو ہمارے پاس کوئی ذریعہ نہیں کہ ہم جبراً اس موجودہ رقم کو بھی حاصل کر سکیں۔ لیکن کیا اس سلسلہ میں جو لوگ داخل ہوتے ہیں وہ جبراً ہوتے ہیں یا اب ان کو کوئی مجبور کر سکتا ہے کہ وہ اس میں شامل رہیں۔ ہمارے ہوا احباب اشعار صدمہ سے اس سلسلہ میں شامل ہیں۔ اور میں یقین کرتا ہوں کہ سب احباب اشعار صدمہ ہی اس میں شامل ہیں کیا وہ اس بات سے ناواقف ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اس سلسلہ کو اس زمانہ میں قائم کرنی کی غرض سے ہی خدمت اسلام آگاہ میں ہو کر بھی ہم خدمت اسلام میں حصہ نہیں لینے تو عملی رنگ میں ہم اس سلسلہ میں نہیں کہلا سکتے۔ اور فی الواقع ایک ایسے سلسلہ میں رہنے سے حاصل کیا ہے جو دنیا کی طرف سے مدد و تعاون سے محروم ہے اور ہمارے ان کثیر کا نشانہ بن رہا ہے۔ ایسا ہی رنگ میں یہ ماننا کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے اور وہی بیخ و بھدہ تھے جس کے آئے کا وعدہ دیا گیا تھا اور عملی رنگ میں اسلام کی خدمت میں ملے گئے رہنا یہ دو دنوں اس سلسلہ میں شمولیت کے لئے ضروری ہیں۔

جیسا کہ اگر یہ سلسلہ خدا بخیر اس خدمت اسلام کے کام کو چھوڑ دے تو پھر یہ بیخ و بھدہ سلسلہ نہیں کہلا سکتا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص اس سلسلہ میں شامل ہو کر خدمت اسلام کے کام کو چھوڑتا ہو تو پھر یہ بیخ و بھدہ سلسلہ نہیں کہلا سکتا اسی طرح اگر کوئی شخص اس سلسلہ میں شامل ہو کر خدمت اسلام کے کام کو چھوڑتا ہے تو وہ بھی علی طور پر سلسلہ میں داخل نہیں کہا جاسکتا۔ خدمت اسلام کے کام کو چھوڑنا ہے تو وہ بھی علی طور پر سلسلہ میں داخل نہیں کہا جاسکتا۔

خدمت اسلام کے کام کو چھوڑنا ہے تو وہ بھی علی طور پر سلسلہ میں داخل نہیں کہا جاسکتا۔ خدمت اسلام کے کام کو چھوڑنا ہے تو وہ بھی علی طور پر سلسلہ میں داخل نہیں کہا جاسکتا۔ خدمت اسلام کے کام کو چھوڑنا ہے تو وہ بھی علی طور پر سلسلہ میں داخل نہیں کہا جاسکتا۔

خدمت اسلام کے کام کو چھوڑنا ہے تو وہ بھی علی طور پر سلسلہ میں داخل نہیں کہا جاسکتا۔ خدمت اسلام کے کام کو چھوڑنا ہے تو وہ بھی علی طور پر سلسلہ میں داخل نہیں کہا جاسکتا۔ خدمت اسلام کے کام کو چھوڑنا ہے تو وہ بھی علی طور پر سلسلہ میں داخل نہیں کہا جاسکتا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا کی نوازی ہے

۱۴۴۱ھ جنوری ۱۱ء کی گذشتہ شب کو یہ عاجز کسی سب سے بیدار تھا تو میرے دل خیال پاکہ میں سخت سردیوں کے دن میں اور اکثر بھائیوں کے پاس جو تحصیل رضا اُتی کے لئے قادیان بنے ہیں غاف نہیں ہیں۔ اور کوئی نہ کوئی مسافر دوسرے تیسرے روز ایسا اور آتا ہے جس کے پاس بستر وغیرہ نہیں ہوتا ہے سب ایک ۲۰ غاف اس عاجز نے بنائے ہیں کچھ علیحدہ علیحدہ بنائے ہیں۔ نیز چند کھیتی کے کل شاید عاقلین مجاس انتہاء پر ہو گئے۔ لیکن قادیان میں کم از کم سب وضعاً جمع ہیں اور آئندہ آمد کا دروازہ کھلا ہے اور سڑیاں اسال حد سے زیادہ پڑی ہیں اور آب پاشی پچھلے تین برس سے معلوم ہونے لگی کہ اس سال سارا کام مقدسے زیادہ ہو گا۔ نیچے تو چاہے شافر گھاس بھیا لیتے ہیں۔ لیکن اوپر کے لئے ضرورتاً کھل غاف چاہئیں جن کی بہت کمی ہے۔ اس لئے ساز و وضعاً مجھے سے مل گئے ہیں۔ کیونکہ ان کو معلوم ہے کہ میں غلام کام نہیں کرتا۔ چھاپوں گے جس میں ہوں کہ اب غاف ہو چکا اور ہنوز ایک باقی ہے۔ میں کیا کریں اس پیشانی میں میری نیند آجائے ہوگی اور بیتیاری جھبھے گی۔ یہاں تک کہ میں شہر پر آجائے میرے دل نے اپنے ناک رب کی طرف رجوع کیا اور خواہش پیدا ہوئی کہ اس معاملہ میں اس طرف سے کچھ ہوئے۔ اس وقت میرے دل میں چھوٹا تھا تو اس سے میں اطمینان پا کر سو رہا۔ صبح کو میں نے بعد نماز اپنے دوستوں سے سمجھا اس طرح اطمینان کیا کہ بنی اسرائیل میں ایک فاحشہ زانیہ تھی وہ کہیں جاتی تھی کہ وہ میں اتفاقاً کسی کوٹوں میں پانی پینے کے لئے آئی تھی جس میں لوگ انکر بانی پیا کرتے تھے۔ جب وہ پانی پیا اور آئی تو اس نے دیکھا کہ ایک کتا شدت پیاس سے کیڑھا تھا ہے اس عورت کے دل میں اس کتے کی حالت پر رحم آیا اور وہ دوبارہ کوٹوں میں آئی۔ اور اپنے پاؤں کے موزہ میں پانی بھر کر ٹھکے کے کنارے پر چڑھی۔ اور اس کتے کو پانی پلا دیا۔ اس نانیہ کے اس فعل پر اللہ تعالیٰ ایسا مہربان ہوا کہ اس کو بہشت میں داخل کر دیا یعنی اس فعل نیک کی برکت سے وہ تاب ہوئی اور بعد مرنے کے جنت میں داخل ہوئی۔

اب میں اپنے عزیز دوستوں احمدیوں سے سوال کرتا ہوں کہ ہمارے احمدی بھائی اس بنی اسرائیل کی زانیہ سے اپنے آپ کو بہتر سمجھتے یا بہتر نہانا چاہتے ہیں یا نہیں۔ اور شفقت علی خلق اللہ معاذ اللہ کیا ان میں اس زانیہ سے بھی کم ہے اور یہ ہمارے بھائی احمدی اپنے احمدی بھائیوں کو جو دروازہ ملکوں سے تحصیل فضائے الہی کے لئے قادیان میں جمع ہیں اس کو جیسا بھی نہیں سمجھتے جسکو ہم کر کے اس زانیہ نے جنت حاصل کی تھی اور کیا ہمارے بھائی جنت حاصل کرنے کے خواہشمند نہیں ہیں ہمارے بھائی اپنے بھائیوں کو کتنے سے زیادہ پیارا سمجھتے اور بہشت کے بھی خواہشمند ہیں لیکن مجھے خیال ہے کہ وہ اپنے غیب بھائیوں کی یکسی پر مطلع نہیں ہیں۔ لہذا میں انھیں مطلع کرتا ہوں کہ موسم سخت سرد آج اور ہنوز جاتا نظر نہیں آتا اور غاف و کل کی پیمائش نہایت ضرورت ہے۔ کل احمدی جماعت تو ہزاروں ہے۔ غاف کل یا۔ و پیرے ہمارے مدکرے۔ جس قدر جلد ممکن ہو ہمارے احمدی دوست ہماری دشمنی و نزائوں۔ دو پہر بھیجیں تاکہ ہم خود غاف بنائیں یا غاف و کل خود بنا کر خرید کر بنائیت کریں۔ ایسا نہ تو تازان اذعان اور وہ شوق۔ اگر گریہ مردہ خود۔ حدیث شریف میں ہے من لا یحرم لا یحرم جو کسی پر ہم نہ کرنا اس پر خدا بھی ہم نہیں فرماتا۔ و معلیٰنا المشھد ماضی لو اب قادیان۔ ہمارے جنوری ۱۱ء

اپنی کل کل آمدوں کو نہ کی ماہ میں قرآن کریم پڑھا جنہوں نے اپنے ماہوں کے بڑے سچے کو بھلائی ماہ میں صرف کر دیا۔ تو ہم خود ہی غور کر کے دیکھ کر آیا وہ فی الواقع دنیا میں عرب و عجم ہو گئے اور عیشیت کی بھگی اپنی وار ہو گئی! اور اگر ہم سے وہ اشخاص ہیں جنہوں نے اپنے ماہوں کے کسی عہدہ پر جیت کر اس ماہ میں آج تک صرف نہیں کیا تو کیا وہ اس کے نہ دینے سے دنیا میں معزز اور امیر بن گئے ہیں! یہ مال جو ہم ملے ہوئے تو کسی نہ کسی طرح فنا ہوتے چلے ہی جاتے مبالغہ ہے وہ جو ان کے کسی عہدہ کو قرآن کریم دیتا ہے کیونکہ یہی وہ عہدہ ہے جو بچ کی طرح بڑا جاتا ہے اور جو آخر کار وہ غمراہ ہے جو انسان کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا پس اب بھی گذشتہ نقصان کی تلافی کے لئے کوشش ہو جائے۔ ہمت کے آگے سب شکستیں آسان ہو جاتی ہیں۔

یاد رہے کہ اس تحریک سے یہ غرض ہے کہ (۱) جو احباب اب تک چندہ نہیں دیتے یا دو پیسے فی روز دینے اپنی آمد کے بیسیوں حصہ سے کم چندہ دیتے ہیں ان سے کم از کم اس حساب سے چندہ دیا جاوے نہ کہ جو احباب اب زیادہ چندہ دیتے ہیں وہ اسے کم کر دیں (۲) چندہ کی وصولی باقاعدہ ماہوار ہو جاوے۔ دینے والے بھی یہ کوشش کریں کہ عینے کے عینے اس رقم کو شروع ہی سے کٹ کر الگ کر دیں اور وصول کرنے والے بھی یہ کوشش کریں کہ وہ دوسرے عینے تک بٹھا یا نہ رہے دیں کیونکہ اس طرح سے دینے والے کے لئے مشکل ہو جائے۔ (۳) نئی فرمیں اگر ممکن ہو تو ۱۲- جنوری تک ورنہ غیر ضروری تک ضرور دفتر سکریٹری میں پہنچ جانی چاہئیں۔ تاکہ یہاں بھی حساب کتاب ملے چندہ دہندگان کا کھول دیا جاوے۔ اور لقا و غیرہ کا مطالبہ کیا جا سکے۔

نوٹ جو احباب وصیت کی مٹ سے دسواں حصہ آمد دیتے ہیں ان کے سب چندے اسی دسویں حصہ میں شامل سمجھے جاویں گے۔

نوٹ یہ نہایت ضروری ہے کہ اس جلسہ انجمن میں سب احباب کو جمع کرنے کی کوشش کی جاوے۔ اور جو نہ شامل ہو سکیں ان کو اس تجویز میں شامل کرنے کے لئے ہر ایک انجمن میں کو لیے دو تین مستند احباب جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ یہ چوڑی ڈالے ان کے پاس گھروں میں جاویں اور ان سے یہ کوشش ہو کہ کوئی فرد اس سے باہر نہ رہے۔ والسلام

خاکسار محمد علی - سکریٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان
دورہ ۱۰ - جنوری ۱۹۱۱ء

گذشتہ سہ ماہ

دعا شریفہ لاجم مکاتیب

آتا ہے یا چھو کر دارالامان میں آتا آتا آتا خود بھلا
کچھ تھوڑا تھوڑا کر کے اسکاں بھلا
اپنے بیچ کا پھر مسجد کی چمت پہ آتا
احباب سارے لیکر دربار کا گنا
کریچی مچی باتیں حضرت کا مسکنا
غفوں کا اپنے دل کے دم پر بکھلتے جانا
اللہ کی معرفت کا وہ کھوٹا خزانہ
بھر پور ہو کر ان گنت زر گشتنا
۱۰ آتا یا آتا بھگوان پاؤں کا دانا
گندھوں پہ ادبیا کے لادے جگا آتا
۱۱ احمد کی جگہ پاؤں مولا مجھے بھلا
مشرقیں یاد رکھنا ان پاؤں کا رہنا رانی بھلا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جلسہ مذاہب معتقد الہ آباد

ادارہ

ہماری شمولیت

(اذکار الکریم محمد حسین شاہ صاحب)

یہ خدا تعالیٰ کی عیب شان ہے کہ اسلامی خدمت کے لئے خدا تعالیٰ نے بعض احمدی جماعت کو جن لیڈر ایک اہل بصیرت کے لئے یہ ایک غور کا مقام ہے اگر یہ سلسلہ سلسلہ جتنے ہوتا۔ تو ممکن تھا کہ خدا تعالیٰ اس سلسلہ کے بانی بانی اور اس کے بعد اس کے مختلف افراد کے شامل حال نصرت و تقویٰ کر دیتا۔ حضرت اقدس کے زمانے میں جب کبھی مذاہب غیر کے ساتھ اسلام کا معاملہ آتا تو حضرت کے ہاتھ سے ہی اسلام کو فتح نصیب ہوتی اور آپ کے بعد ہی ہی حالت ہوتی ابھی وہ کامیابی جو خدا تعالیٰ نے اسلام کو احمدی قوم و ملت کے لئے عطا فرمائی اور جس طرح حضرت قلیہ مولوی محمد علی صاحب کی قلم کا تھلا ہوا مضنون کلکتہ میں ب دیگر مضامین پر غالب آیا۔ اس کی خوشی پر ہم ابھی ہجرت شکر ادا کر رہے تھے۔ کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں ایک اور موقع پیش کیا۔ سے بھی دوپہر خوشی کا علما فرمایا۔ الہ آباد میں پھر کا ڈنشن

کا انتظام ہوا اور اس سال یہاں مولوی محمد علی صاحب کو مدعو کیا گیا وہ ان جناب خواجہ کمال الدین صاحب کو بھی منتظرانِ مبارک نے الگ طور پر مدعو کیا۔ علاوہ ان میں لاہور۔ علی گڑھ کے بعض شاہیر قوم نے براستفسار کے کڑی جلسہ مذاہب خواجہ صاحب کو ہی اس کام کے لئے موزوں قرار دیا۔

حضرت مولوی محمد علی صاحب کو دیگر کارہائے مزدوری کے باعث الہ آباد نہ جاسکے لیکن حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام نے حضرت ماسٹر صدر الدین صاحب کو مولوی محمد علی صاحب کے مضنون پڑھنے کے لئے تجویز کیا۔ سات جنوری کی دوپہر کو خواجہ صاحب ادھر ماسٹر صاحب کی مسیت میں عاجز و راقم بھی الہ آباد کو روانہ ہوا۔ یہ سفر نہایت ہی خوشی اور سرور قلب کا موجب ہوا۔ خاصیت یہ تھی کہ ہم نے اپنی انٹائی کا ایک عجیب خوب نقشہ قدم قدم پر نظر آیا۔ ایک خاصہ تعداد احمدی برادران کی شائستگی کے طور پر ہمارے ساتھ تھی جنہوں نے ہماری کامیابی کے لئے ہرٹ رور و درخشاں

باری میں دعا کی۔ جو دعا یقیناً مقبول ہوئی۔ اس پر ہرچ کر سیدھے عبدالرحمن صاحب و راسی جو مدراس کو جا رہے تھے۔ آئے۔ سیدھے صاحب نے الہ آباد تک ہمارا ساتھ دیا۔ تمام راہ اس پر بارہ سالی میں آپ کی زندہ دلی ہم فرماؤں میں ایک نازہ زندگی کا روح پھونکتی تھی۔ خواجہ صاحب کے ساتھ سیدھے صاحب کو خاص اوش معلوم ہوتا تھا وہ بار بار خواجہ صاحب کی خدمات کو یاد کرتے جو حضرت اقدس کی زندگی میں انہوں نے لیکن اور حضرت اقدس و مفسد کی خاص شفقت کو ہم خواجہ صاحب کے حال پر بند دل بھی ذکر کرتے اور فرماتے کہ یہ اس خدمت اور شفقت کا نتیجہ ہے کہ ہمارے سلسلہ میں خاص کام کے لئے خدا تعالیٰ نے ان کو جن لیڈر ہے۔ سیدھے صاحب نے بہت نصیحت آمیز فقرہ فرمائے۔ اور خواجہ صاحب کو کہا کہ ہمیشہ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ آپ کو نظر بردار نظر خدا سے محفوظ رکھے آئیں۔ آپ کے وہ کام سر پر لیڈر ہیں جس کا بھنا بعض افراد خدا کے ہاتھ ہے۔ آمین۔

انبار کے اسٹیشن پر پہنچ کر برادر محمد یوسف صاحب احمدی ٹھیکیدار کسٹریٹ کے صاحبزادہ و مددگار ابراہیم جو تھے معلوم ہوا کہ برادر محمد یوسف وہاں نہیں تھے لیکن ان کی غیر حاضری صحت اس لئے محسوس ہوئی کہ ان کی زیارت ہو چکی۔ وہ الہ آباد کے صاحبزادہ نے حدودہ کی محبت کا ثبوت دیا اور وہاں لازمی کے تمام مراسم بحال لائے۔ عہدہ سے عہدہ کھلنے اور انہوں نے ہمیں کھانے کو دئے خدا تعالیٰ کا شکر یہ ادا کرتے اور اس روح پر فوج کی برکات کو یاد کرتے ہم انبار سے رخصت ہونے میں نے یہ یگانگت اور اخوت ہم میں پیدا کر رکھی ہے۔

ماسٹر صدر الدین صاحب ہی اس فائدہ کے امیر تھے اور آپ ہی ہمارے امام تھے۔ ہم نے ریلوے میں بھی باجی نمازین پڑھیں۔ خواجہ صاحب کا خیال تھا کہ ہم گاڑی کو ریزنگ کرالیں۔ لیکن وہ تو نہ ہو سکا۔ خدا تعالیٰ نے ویسے ہی گاڑی رینڈو کر دی۔ سارے راہ میں کوئی بھی ہماری گاڑی میں نہ آیا۔ ان کاں پر میں ایک بہترین ہڈت ہماری گاڑی میں آگئے جس کا ذکر موقع پر کیا جاوے گا۔

انبار سے رخصت ہو کر بعد از نمازِ غایت نماز میں سب سگئے رات بہت گزر گئی تھی۔ منڈے کے قریب ہم جاگ پڑے جہاں قرائل میں مشغول ہو کر کامیابی کے لئے بہت رور و کر دعائیں مانگیں۔ طلوع آفتاب پہلے ہم انارہ کے اسٹیشن پر پہنچے اور برادران سلسلہ کا وہ سلوک دیکھا کہ میں کا ہم کو دم بھی نہ

تھی یہ سردی کا موسم اور دم صبح کا وقت۔ برادر صادق حسین صاحب کی طرف سے چار پرانٹھے سمبرہ اور نہایت عمدہ گوشت پکا ہوا اسٹیشن پر موجود تھا۔ جا کر گوشت کھانے کے لئے آگئی تھی اور گوشت کھا رہے تھے۔ کھانے کو تو خدا ہر جگہ اپنے سے اچھا دیتا ہے اور دیکھا لیکن اس اخلاص اور محبت کو دیکھ کر ہمارے بھائی ہم سے رکھتے ہیں بار بار خدا تعالیٰ کی کتاب میں سید شکر ادا کرنے کو بل چاہتا تھا۔

برادر صادق حسین صاحب وکیل کی محبت فائدہ اٹھا ہم آگے چلے۔ کان پور پہنچے کے بعد گاڑی پر پہنچی۔ اسٹیشن پر بھائی معراج الدین صاحب منیجر اسٹیشن کان پور معویہ احمدی اہلکار کے موجود تھے انہوں نے ہمارے کھانے کا انتظام بھی کر رکھا تھا۔ کھانے کا وقت بھی اچھا تھا۔ ہم تہہ و تہہ تھے کہ ایک ہڈت ہی ماسٹریں گاڑی میں آگئے۔ ہم نے تو نہایت خوشی سے ان کا استقبال کیا اور ان کو کہا کہ وہ ہمارے ساتھ گاڑی میں بیٹھا جاوے۔ لیکن جب ادن کے شام میں اس پر شاد کی خوشبو پہنچی تو انہوں نے گاڑی کو چھوڑنا ہی پسند کیا۔ خواجہ صاحب نے اس موقع پر فرمایا۔ کہ جب انبار کے رگوں میں گئے۔ دوناؤن کو اس جا پر شاد کے لئے اکاش سے بولائے میں اور وہ بالفاظ رگوں میں اس جا پر شاد کی خوشبو کے لئے اپنے مضنون کو کھولیں اور یہ ہڈت جی جو ادن کے ہماری بیج اسی سید الطعالم کو کھانے سے ہمراہ جاوے شاید اسی لئے ان دوناؤن نے بھی ان کو چھوڑ دیا۔

کان پور سے روانہ ہو کر آخر کار گاڑی ایک نیچے مہر کے الہ آباد پہنچی جہاں سے ہم سیدھے صاحب کا دہرہ نم جدا ہوئے۔ سیدھے صاحب کی بخوری ہی ہم سفری نے تھجہ ایسی محبت ہمارے سینوں میں بھری کہ ادن کی اس جلد جدائی نے ہماری آنکھیں پر نم کر دیں۔ اسٹیشن پر برادران الہ آباد استقبال موجود تھے۔ جن کا ذکر انشاء اللہ آخر میں کیا جاوے گا۔ وہ نیچے کے قریب ہم فرد گاہ میں پہنچے۔ چار سے فارغ ہو کر ناز و نہر و عصر جمع کے ادا کی گئی۔ چاند نیچے شام کے عجب ہم سب تنظیمیں جلسہ کی طائفات کو گئے وہ بہت ہی خوش اخلاقی سے پیش آئے معلوم ہوا کہ خواجہ صاحب کا چہرہ ابھی ادن تک پہنچا ہی نہیں تھا اور مولوی محمد علی صاحب کا پرچہ بھی ایک دن پہلے پہنچا تھا۔ بہر حال خواجہ صاحب کے چہرے کی نقل ادن کے پاس موجود تھی۔ ماسٹر ساناہرن تر جو ایک کورٹ کلکتہ کے بیج رہے ہیں اور جو دراصل اس سلسلہ

کی نوع روان ہوں وہ خواہ صاحب کی آمد سے کہنے آئے اور نہایت خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ تم تو پرانے دوست ہیں اور یقین ہے کہ یہ دوستی حکم ہوگی اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ تم جو نما آپ کی طرف منالہ کا دلکشی میں نگاہ رکھتے ہیں اور ہم کو مدد کی امید ہے۔ خواہ صاحب نے فرمایا کہ تو آپ لوگوں کے اعتبار میں ہے۔ چار سے مرشد و آقا نے آپ کو پیغام پہنچا دیا کہ وہ اپنے اور اس کی بعض شرائط کے پرچار ہوئے۔ آپ کے ساتھ چار لاکھ سے زیادہ احمدیوں کی ہمدردی منالہ کا دلکشی میں ہو چکی ہے۔

راہروہ کی اور گفتگو ہوئی اور ہم اپنی فرودگاہ میں آئے یہ ۱۰ ماہ جنوری تھی اور اسی شام کو خواہ صاحب کی کچھ مسلم کتب الا آباد میں منتقل ہو گئے۔ کچھ کامیاب ہوئے۔ نہ وہ اور کون نبی، کیونکہ دراصل سلمان تعلیم یافتہ جماعت کی طرف سے ہے۔ اور کچھ میں بھی کثرت سے تعلیم یافتہ جوان ہی نظر آئے۔ ان کے لئے تو اس مکان کو کچھ کے لئے کافی سمجھا جاتا تھا۔ لیکن ابھی کچھ شروع بھی نہ ہوا تھا کہ کلب کا مکان خلعت کے جرم سے مسموم ہو گیا۔ اور پھر جہاں بھی مکان کی بھڑک لکچر کے پر پڑ پڑت مولوی رحمت اللہ خان صاحب وکیل اہی کوٹ الا آباد تھے۔ آپ نہایت ہی سیرین اور عیدہ بیع انسان تھے آپ نے جو ابتدائی رہائش گاہیں لے لی تھیں کہ اس کے کچھ جیران کر دیا۔ ایک احمدی پریزیڈنٹ سے ان الفاظ کی ہم توقع نہ کر سکتے تھے جو پریزیڈنٹ جلسہ نے ہماری جماعت کے اور ہمارے کارکنوں کے حق میں فرمائے۔

آپ نے فرمایا کہ ہم ان بزرگوں کے جس قدر منوں ہوں تھوڑے میں آپ نے اس قدر لباس فرگوارا کہ اسکے اکابر سے وقت میں ہماری عزتوں کو بچالیا۔ جب اس میدان جنگ مذاہب میں ہم اپنے علمائے مایوس ہو چکے تھے۔ آج اگر یہ بزرگ الا آباد تشریف نہ لاتے تو ہمارے لئے دیگر مذاہب کے مقابل سخت ندامت اور شرمندگی کا موقع تھا اور پھر اس الا آباد پر ہی کیا مختصر ہے آپ کی قلم کاروں پر اب اور ایک نے مانا اس علم و سائنس کے زمانہ میں جب مذہب پر حکیم مزاج اور فلسفی منش لوگ مٹی اور مذاق اور اسے ہیں ان بزرگوں کا حکیمانہ مضامین کچھ کہ اسلام کی عزت اور شریعت کو دنیا کے جاگرتوں میں قائم کرنا ہے وہ امور ہیں کہ کسی منت مزدور ہی اور میں کی طرف ہم مسلمانوں نے کبھی توجہ نہ کی۔ لیکن یہ خدا تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ایسے نازک وقت میں اپنے مذہب کی حمایت کے لئے

ان بزرگوں کو الا آباد میں جوش و خروش جو ان بزرگوں کو مذہب اور اس کی اشاعت کے لئے ہے وہ ان کی صداقت پر دلالت کرتا ہے کہ جس بزرگ کا کچھ ہے وہ اپنی دینی خدمات کے لئے آج ہم میں غیر موجود نہیں۔ انہیں اگرچہ ہمیں بذات خود خواہ صاحب کے لئے کاموقع نہیں ملا لیکن جو کچھ ہمارے گزشتہ سال میں سنا ہے آپ کے متعلق سنا ہے وہ خواہ صاحب کی ہی عزت کو ہماری نگاہ میں قائم کرتا ہے بلکہ اس جماعت کی عزت و باہر دلان پر مرقم ہو جاتی ہے جس جماعت نے خواہ صاحب کے پیلا کیا ہے۔ مولوی رحمت اللہ خان صاحب نے بہت دیر تک اپنے صاحب اور ہماری جماعت کی تعریف کی اس بات سے اور خصوصاً دوسرے دن جو پریزیڈنٹ اور خواہ صاحب پر سٹریٹ اس نے مولوی عبداللہ صاحب کے کچھ دوسرے دن جنیٹ پر پریزیڈنٹ کہا اس نے ہم پر یہ اثرات کر دیا کہ وہ دن میں کس قدر ضرورت اس اصول پر کام کرنے کی ہے جس پر خواہ صاحب نے گذشتہ دو سال سے قدم مارا ہے خواہ صاحب کے کچھ کے ڈائجسٹ تو دراصل نبی تھا جو آپ کے سیرت ہی کی ہم کے کچھ کا تھا۔ لیکن باوجودیکہ ہم سب نے اپنی توجہ یہ مضمون آپ سے سنا۔ اب اس مضمون کا رنگ ہی نکالا تھا اس قسم کے نئے عقیدے اور فلسفیانہ لکات اور مؤلفانہ تنقیدی اصول اس میں تھے کہ اور تو اور ہم خود جو پریزیڈنٹ ہو رہے تھے۔ وہ تہمید جو خواہ صاحب لفظ یا پون گھنٹہ میں ختم کر دینے تھے اسی تہمید میں پورے ڈائجسٹ کے ختم ہو گئے۔ لوگوں کی دلچسپی اور ذوق کا یہ عالم تھا کہ سب ہم تن توجہ ہو رہے تھے کیا جہاں کو کوئی سانس تک بھی لے دوں کچھ میں کئی آیات کی لطیف تفسیر اور مدعوں کی یکجہانہ اور فلسفیانہ تشریحیں آپ نے بیان کیں۔ ہمیں موقع پر جب حاضرین پرلے درجہ کے سرور اور رحمت کے عالم میں تھے خواہ صاحب نے مزاح ناصری اور نبی کریم کا مقابلہ شروع کیا اور اس کے ضمن میں ذیل کے الفاظ فرمائے۔

دوستو! میں نے شن کاؤں میں تعلیم پائی ہے اور میری تین خاص وہاں کے پوری پروفیسروں سے تھا۔ مجھے یہ بات کی قدرتی اور مصنوعی ساری کی ساری دلفریبان اثر کر چکی تھی۔ خدا بھلا کر میرے مرشد و مولیٰ حضرت مرزا صاحب کا اگر وہ میری دستگیری نہ کرتے تو آج شاید الا آباد کے کسی چرچ ہال میں آپ اوس شخص کو رہنا ایسے رہنا المسج کہنا الہ صلیب پر ہی میں تقریریں کرتا ہوتا۔ جسے کتا آپ اسلام اور شائع اسلام کی حمایت میں بولنا دیکھ رہے ہیں۔ آخر خدا تعالیٰ نے مجھے طاقت گویائی عطا فرما رکھی تھی۔ یہ

مرشد کین نہ کہیں اپنا رنگ دکھائی یا میں آپ کا کچھ ارہوتا یا بصایت کا بتاؤ۔ میں ایسے نازک وقت پر جب میرے ہر کہ میرا بیت کی دلفریبان اپنے کا دل باد کو کچل چکے تھیں۔ مجھ پر میرے مرشد نے اس تسلیم فرنگ سے بچا لیا۔

اللہ اللہ! یہ فقرات کچھ ایسے انداز پر اور ایسے بر محل ادب شناسی کے ساتھ خواہ صاحب نے فرمائے کہ سامعین کے چہرہ دل پر بجائے کسی قسم کی استہزاء کے ایک محبت اور عزت کے آثار پائے جاتے تھے۔ جو ادب و عزت مرزا صاحب کے متعلق یقیناً ادب کے دل محسوس کر رہے تھے۔ انہوں نے دیکھا کہ ابسا دو بیان شخص جو اس فصاحت و بلاغت کے ساتھ اور اس سادگی اور فلسفیانہ اصول سے عظمت اسلام قائم کر سکتا ہے۔ وہ محض ایسی بزرگ کے فیصلے دے جانے کا فرما رکھا تھا۔ اپنی ساری قابلیتوں اور استعدادوں کے اسلام کے خلات اور بصایت کی حمایت میں استعمال کر کے سنے رکھ لیا ہے۔

دراصل موقعہ حیدر اور جاد اللہم بالحق ہی احسن کا ہی طریق ہے۔ ہمارے ابو فرزند علی صاحب فرزند علی نے بھی ایک گریجویٹ کی بات (جو آخر کار احمدی ہو گیا) یہی فرمایا تھا کہ اس نے جب پہلے دن خواہ صاحب کے کچھ ساما لالہ وہ کچھ کی عقلانی سادگی کو اپنے اندر لے گئے تھے۔ تھا لیکن اس گریجویٹ نے یہی کہا کہ جس بزرگ نے ایسا اسلامی کچھ ایک بی۔ اے کو بنا دیا ہے۔ وہ ہرگز کا فرہین ہو سکتا بلکہ ایسے بزرگ کو کا فر کہنے والا خود کا فر ہے۔ یہ آخر کچھ اس قسم کا اس گریجویٹ کے دل پر پہنچا ہے کچھ سے ہوا کہ دو سال اس کچھ نے گزرے کہ وہی گریجویٹ اس سال علقہ مردین میں شامل ہو گیا۔

دراصل تبلیغ بھی ایک فن ہے۔ جو بڑے درجہ کی دور اندیشی۔ دور بینی۔ مزاج شناسی اور عمل و موقعہ کا علم چاہتا ہے۔ والا دنگ مارنا تو ایک آسان امر ہے۔

الحسن ما ب جنت عدن مفتحة
ڈرتے ہیں ادھاری جماعت متعین میں خدا کے

شیطان گمہ بان اشتیاق است
سلطان پاسبان او بیبا است
دو در سے
ان البعث
لہم الا

[illegible]

نفس سے داخل ہے) ان کے واسطے دردِ ازلے کو بے جا ہے
ہیں۔ یعنی دوسرے کے واسطے بند کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ کچھ
جوتوں واسطے نے بڑے دعوے کئے مگر کیا وہ اس مبارک بناسکا
میں کی اس نے ٹھیک کرنا چاہی تھی۔ کیا اسے جماعت دی گئی کیا
وہ ایتر رہا ضرور ہا۔ کیا کانا دھال نے کوئی جماعت لیا رکھی پس
خوش و غصہ سے نمازوں کی یاد کرنے والی ہو کر تڑھم کھا
سجد؟ یہ سب تو من اللہ ورضوانا میں ہے
کہاں ہے عصابے موسیٰ کی جماعت وغیرہ وغیرہ۔ پھر کچھ کو یہ بتا
بیکس بے بس۔ بے زر۔ بے پر ہے معذرا اس کے لئے کیسی
ناپائیداری ہو رہی ہے کہ یہ خلیفہ فی دین اللہ اوجا
لانظام بھی موجود ہے۔ اور کوئی صاحبِ ملامت آیات اور تفہیم
قرآن مجید میں معروف ہے۔ اور کوئی خلیفہ محنت قرآنی اور تفسیر
میں مشغول ہے۔ یہ بیکس بھلا اس لئے کہ ان کے واسطے دردِ ازلے
کو بے جا ہے۔ ان کے دشمنوں کے لئے بند کئے گئے عصاب
موسیٰ نے اپنے اہلِ ہاوس کی اتنی موٹی کتاب طیار کی۔ مگر جتنے اہلِ
تھے سب خارت ہو گئے۔ اس سے ثابت ہوا کہ وہ عصاب
سے تھا۔
پس ثابت ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے تقاضے سے وہ جانی ہمت
کے دور کرنے کے لئے جو سلسلہ قائم ہوا۔ بے وہ نہ کرے
سے ہے۔ اور اس سلسلہ کے بانی کے اہلِ ہاوس میں وغیرہ
مذہب نہ تھے پورے ہو گئے اور پورے ہو رہے ہیں اور ان
پورے ہو گئے۔ اسی لئے یہ آیت الہام میں ہے کہ وہ جہاں
الذین اتبعولہ فوق الذین کفرۃ ۱۱۱ یوم القیامہ
اور ان العبادات میں سے ایک یہ بھی اہلِ ہاوس کا اہلِ ہمت
بغلام مظہر الحق والحق العلیٰ الخ جو اس حدیث کی پیشگوئی
کے مطابق تھا جو روحِ مودود کے بارے میں ہے کہ وہ توحید
دلوں لہ۔ یعنی آپ کے ہاں دلدارِ خاتم النبیین
چنانچہ حضرت مرزا اشیر الدین محمود احمد صاحبِ مودود ہیں۔ منجملہ
ذہنِ طیبہ کے اس تھوڑی سی عمر میں جو خطبہ اخصر اسے چند
آیات قرآنی کی تفسیر میں بیان فرمایا اورینا یہ ہے اور بعد ازاں
اور عقابانِ بیان کئے ہیں وہ بے نظیر ہیں۔ اس کوئی انھیں
معمول سمجھا دیکھے یہ توکل کے بچے ہیں۔ ابھی ہمارے ہاتھوں
میں پلے ہیں اور کہیں کچھ کو دے پھرتے تھے تو یاد رہے یہ نعرہ
خیالات ہیں۔ چنانچہ فرعون نے بھی حضرت موسیٰ سے ہی کہا تھا
الہک ربک فیما ولید؟ ولشئت فیما من عمارک
سینین وفعلت فعلتک الی فعلت وانت من
اکافرین۔

کہا میں نے بچپن میں تیری پرورش نہیں کی اور تو اپنی عمر بے
کئی سال ساں نہیں رہا۔ اور تو نے وہ کرکٹ کیا۔ جو کیا اور
کفرانِ نعمت کرنے والا ہے) میرے بھائیو! یہاں خیال کسی کے
دل میں آئے تو استغفار پڑھو۔ کیونکہ دشمن کا بڑا انجام تھا
جو تکوینِ معلوم ہے۔ مثلِ شہر ہے کہ ادھی صبحی و لوکان
بنیسا۔
ایک دقیق بات اور بھولنی چاہئے آنحضرت صلعم کے واسطے
اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ
مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکن رَسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ
(محمد تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں مگر اللہ کے
رسول ہیں اور نبیوں کے خاتم۔)
یعنی آنحضرت کا کوئی بیٹا نہ جانی بیٹا نہیں جو جانشین ہو
سیع مودود کے واسطے بتزوج و دلہن لہ۔ فرمایا گیا۔ اور
کی نسبت یہ بھی اہلِ ہاوس کا اہلِ ہمت کا اہلِ ہمت کا اہلِ ہمت
اس کی وجہ کیا ہے کہ نبی کریم کے نوکروں سے کوئی ولد نہ ہو
اور سیع مودود کے ہیں۔ پھر داغ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت
ابراہیم کو تمام آسمانوں کا سردار بنایا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا کہ
انی جاسلک للناس اماما ایضا وجعلنا فی
ذمرینہ البیۃ البیضاء من ذرینہ داؤد وصلیمان
والیوب و یوسف و موسیٰ و ہارون و کن لک نجر
الحسنین الہ یہ حضرت ابراہیم کی برکت سے ان کی اولاد
میں بھی کامل لوگ ہوئے مگر یہ معاملہ میں ختم نہیں ہوا جو لوگ
حسنین ہیں اللہ کی ذاتِ صفات کو دیکھنے والے ہیں) ان
کو بھی یہی مراتب عطا کرینگے۔
اب چونکہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم کسی کے باپ نہیں تو اس
سے اہلِ ہاوس کے کاتب پڑتا تھا لغویذ باللہ من ذلک
اس لئے لکن حرف استدراک لا لگیا۔ اور جو ہم مابقی سے
پیدا ہوتا تھا۔ اس لئے دور کے فرمایا کہ آپ روحانی باپ
ہیں اور تمام کمالات نبوت کے جامع ہیں۔ یعنی کامل و کامل
ہیں۔ اس لئے آپ کی مہر سے ولد روحانی یعنی نبی پیدا ہوتے
رہینگے۔ جو امتی بھی ہوں اور نبوت جزدی بھی ان کو حاصل
ہو۔ تاکہ روحانی اولاد کا سلسلہ قیامت تک باقی رہے لیکن
اولادِ زہر نہ ہونے اور طاعنا صلا ان کے جانشین نہ بننے میں
یہ شرط کا گراں ہوتا تو درجہ تکمیل کامل طور پر پور نہیں ہوتا کیونکہ
مثلِ شہر ہے کہ ختم کچھ نہ کچھ اپنی تاثیر کرتا ہی ہے۔ اور
آپ کے کمالات تکمیل حضرت ابراہیم کے کمالات تکمیل سے
بھی فرقہ کرتے ہیں اس لئے کہ کوئی شخص یہ گمان نہ کرے

پائے کہ یہ اثر تو ختم کی تاثیر کا اثر ہے حکمِ اولد سر لایہ کے بیٹے
میں ان کمالات کا کس قدر مظہر ہو رہا ضروری تھا۔ لہذا آپ
کے روحانی کمالات واسطے اہلِ ہاوس و جہنم کے مدینِ کبریا لائی
عزت کے سینہ میں چھپنے کے آپ کی اولاد میں سے نہیں تھو
تا ایک دنیا پر ثابت ہو کہ آپ ایسے کامل و مکمل ہیں کہ عیروں
تک یہ سب حاصل ہونے کا مالِ درجہ تکمیل کے آپ کا اثر پختہ
ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے ما صاحب اللہ شقی فی
صمدی الی صمدی فی صمدی الی بکر۔ یعنی کوئی
چیز علوم و دینیہ و دعارف خدا سلامیہ سے اللہ تعالیٰ نے میرے
سینہ میں نہیں ڈالی۔ مگر کالی بچے کے سینہ صفا میں فی ثلثی
گئی۔ اہلِ ہاوس و جہنم چنانچہ نبوتوں کا فائدہ داغ ہو گیا تو
بہ سبب اس فائدہ کے وہ دم جاتا رہا تو میرے آپ کی اولاد میں فائدہ
میں سے ہی کامل اولاد پیدا ہوئے۔
دیگر داغ ہو کہ حضرت سید المرسلین خاتم النبیین محمد رسول اللہ
صلعم نبی اسمعیل میں سے ہیں۔ مگر چونکہ وعدہ نبوت حضرت
ابراہیم کی اولاد کے لئے تھی خواہ اسمعیل ہو یا اسحاق الی یوم القیامت
اس لئے حضرت ابراہیم کی اولاد میں سے سیع مودود بنی احن
سے ہوا۔ تاہم پیشگوئی کہ لک لک نجر الحسین کی بھی
دلوں دل سے ہوتی ہو وہ اس طرح سے کہ نبی اسمعیل میں
سے تو ایک ایسے کامل اور مکمل سید المرسلین صلعم پیدا ہوں
جن کی امت کس قدر خیر امت کی مصداق ہو اور نبی سماں میں
سے ایک ایسا نبی سیع مودود پیدا ہو جو ہوا احمد غلام۔ اور
معنا وہ نبی بھی ہو تاکہ وعدہ مندرجہ وجعلنا فی ذمرینہ
البیۃ وغیرہ کا بھی اس سے پورا ہوجائے بقول شخصے
چونکہ خوش نوک رہا یہ بیک کر شہر دکا۔ یہ مکتبہ ہست
بہ عزم اسرار کجاست
پس الحمد للہ کہ ہم اس پر ایمان لائے
اب ہم میں اور غیر احمدیوں میں فرق ہے۔ اور ہمیں
مناسب نہیں کہ ان کے ساتھ شامل ہوں۔ اول یہ کہ ہم
علاقائی بھائی و غیر احمدی مسلمان غیر صافان علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی جن پیشگوئیوں کی تکذیب کر رہے ہیں ہم ان کی تقدیر
کرتے ہیں۔
دوم اننا نصیر رسولنا والذین آمنوا فی الحیوۃ الدنیا
و یوم القیامۃ الہ شہاد۔ اس کا حاصل یہ ہے کہ جو لوگ
ایمان لائے ہیں ان کی اسی زندگی دنیا میں نصرت کرینگے۔ اور
پھر آخرت میں بھی۔ آگے راہِ معرفت ابدالوت کی نصرت کا ہونا
اور دنیا میں کوئی نمونہ اس کا ہونا تو اس کا ہر ایک فرقہ باطل بھی

www.aail.org

موصوفت سے جو عورت کے اہمات سے ایک خاص مناسبت ہے بلکہ جو
مغایین قرآن مجید سے لیا جاتا ہے تو وہاں حال کو ان مضامین کے
ساتھ بھی مناسبت معلوم ہوتی ہے۔ یعنی جبکہ بعض عین اسلام کے طوائف
فانیہ میں واقع ہوئے ہیں اور بعض کئی کسی رنگ میں آخری زمانہ
سج موعود میں شاہد ہوئے ہیں۔ اور جو وعدہ ہائے نصرت و فتح کے تو
مخلصین کے لئے بشت حضرت سید المرسلین کے وقت میں صادر ہوئے ہیں
ہی قوتات سج موعود کے مومنین مخلصین کو نظر رہے ہیں پس کیا
نصرت صدف سج موعود کا ہے جس میں ایسا تھا بن جن کا نفاذ جلد
ہوتا ہے۔ کیا حضرت اقدس نے
بہار جادواں پیدا ہے اسکی برصارت میں
خود بخوبی میں ہے اس سانگلی بستان پر
اس تعالٰیٰ کو دیکھ کر ہلکے ایسوں میں کسی تانگی وقت پیدا ہوتی ہے
سے ہمارا دل روانہ سرور اور خوشنود ہوتا ہے۔ گو کہ لکڑن شریف کا
تعطیل خیر نوبہا ہے۔ پھر حضرت سج موعود کے ہر دم اللہات پوری
ہوئے دیکھ کر ایک دوسری تانگی اور قوت ایمان میں پیدا ہوتی ہے پھر
میرزا علی کی تصدیق و تائید عظیم الشان جس نام میں ہم نے پوری
ہوتی دیکھیں اسے سرچند قوت ایمان کی شمع جلتی ہے۔ پھر اس ہر دم
میری کے زار کو دیکھ کر اصل حضرت سید المرسلین و قائم الدین کی صفت
در صدف ثابت ہوتی جلی جاتی ہے۔ سج فرما یا مودی روم نے سے
جو کچھ گل رشت و گشتاں شد فراب و بولکل لاز کے جویم از گلاب
پس ہی تودہ فتح تین جوہر الفتحا الفتحا صیبت میں ارشاد
فرمائی گئی ہے۔ جس کا آغاز حضرت معلم کی مشق کے نام سے ہوا۔ اور انہا
اس کا س نام سج موعود میں ارشاد اللہ تعالیٰ قیامت تک پہنچا و جلال
الذین ان تصحوا فوق الذین کفرنا الی یوم القیمۃ پس نہایت خوش
حالی اور مبارک ہے ہمارے ہاغات کے لئے جو میرزا علی کی پیشین گوئی کی
تصدیق کے رہے ہو رہی ہے۔ اور وہ ہے مخالفین پر جو کچھ کہے ہوئے
ہیں۔ یا دیکھو کہ قرآن مجید میں ہر گز خیر کی مدت آئی ہے۔ سورۃ
زل میں اعلیٰ کہ کہیں جو فبا الی الہ و صکما کنذ بان واد
ہوا ہے۔ اور سورۃ المرات میں دس وعوہیل یومئذ لکھن میں
نشاہد فرمایا کہ جو تصدیق کے لئے توہما تک بیت غرق گئی وقت جدا
بالمیلین من یکمانا لک کاذبا فصلی کن بہ دان یک ممانا
فصلیکہ بعض الذی بعد کمان اللہ لا یصلی من حوصرت
کذاب یکتا یفشان صدق ہے کہ کتب خیر خواہ علموں یا خیر علم ہنوں نے
اس صدف کی محکب کر لاس مت ۱۸-۱۹ سال میں ہجرت نامزدی اور
ناکامی کے کوشاں ہوئے مگر کیا اور اس صدف کو کسی کی کامیابی حاصل ہوئی
صدق اللہ تعالیٰ انہما جنس و صلتا والذین آمنوا فی الحیوۃ
الدنیاء و الیوم الیوم کا نفاذ اور دیکھو اس قیامت کی تفسیر پہلے کر چکے ہیں

اگرچہ جن کتب میں نے حضرت اقدس کی مدد لیا ہے ان میں نقل تو ہمارا ہے مگر
خلف کے نشانوں کی نقل نہیں ان کے سے
حضرت رویشاں بد و زور و دروں و تاج و تاجہ بر سلیم اور فستون
پس اس لئے میں بار بار کتابوں کے نشانہ میں نہیں کاہر۔ اب بعض جلیں
سورۃ عالم کی طرف نظر کرو۔ کہ اسہ نزت معلم کے لئے فرمایا گیا۔
افسوس اور سج موعود کے لئے الامام ہوا اصل کو کچھ حضرت معلم
امتی تھے لکھتے تھے بلکہ خود القلم ان کے نشانہ میں سے
آیا ہے۔ خلق الانسان من عین میں اس طرف اشارہ ہو کر
جیسے ہم نے خون لبہ کو انسان بنا دیا اور روح انسانی ڈال دیا
ایسی عقل و تیز عطا فرمائی کہ تمام کائنات سے اسکو افضل کر دیا اگر
ہم انسانوں میں سے کسی انسان کو اپنی حق اور اہم سے شرف فرمایا
تو اسکو کیوں سید سمجھتے ہیں دیکھو کہ ہر دم میں سے کچھ نہانگی باتیں
اسی قلم کے اندیشے سے ہم کو علم کر کے ہیں کہ علم انہما اگر اندہ زمانہ کے
واقعہ کی خبر ہم پر ایہ علم کو کھلا فرمادیں تو اس میں کیا استبعاد ہو کر کچھ ہم تو
انہی درجہ کے کریم ہیں اس زمانہ میں سب نفاذ تعلیم کا کچھ ہم کو
اور خود نفاذ تعلیم انسان الہام کا کچھ ہم کو ہے ہر دم میں کچھ لکھنا یا کچھ
صاف علم اور سج موعود کی ہم نے پوری ہوتی دیکھیں۔ کتب میں کی نصرت
اشارہ کیا جاتا ہے کہ کتب نبی کریم کی کچھ ہم کو اور اس بات کہ
دیکھیں کہ یہی لکھنی حلال الانبیاء و سوان عقائد کے جوہر ہر گز نہایت
اور اعمال صالحہ کے جوہر و فوہی میں ارشاد میں اس کی تعلیم کو کچھ ہم کو ہوا۔
انہما یات قرآنی اور تفسیر کے سوا اس کی تعلیم کو کچھ ہم کو نہایت
کچھ کی تعلیم ہے جس کی کتب کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ تو علم و تفسیر ہے
اس کو تو تفسیر کے ذریعہ اعمال کی خبر ہے اس لئے کتب کچھ ہم کو
ذکر کے قلم پر عیب آتی آئے لہذا ہے۔ یہاں میں دو کتابوں کا ذکر کرتا
ہوں اول، ابوجل و جانی شرطوں اور شرطوں کے سبب جنت میں
میں ہلاک ہوا اور حضرت معلم کو طرح سے ایمان میں کچھ ہم کو ہوا
پہنچا تھا۔ اور اپنی بھلائی اور سعادت کے لئے کچھ ہم کو ہوا
اور اس کا سرنگ ہر دم میں واجب و عہد الہی کے کچھ ہم کو ہوا۔ اور حق و تفسیر
کے حوالہ کیا گیا۔ یہی نصرت ارشاد ہے۔ کلہ لکن لکھن لکھن
ناہمیت کا ذکر بہت حال تھا۔ وہ اپنی پیشانی کے باون
کو خوب درست کی کہ تا تھا لکھن کے نزدیک وہ پیشانی جھوٹی تھی اپنی
طرح طرح کے جھوٹ اور حضرت معلم پر ہاتھ تھا اور ہزاروں کفر اور
شرک و دعویٰ میں خلا کا داؤد گرفتار تھے پھر فرمایا جاتا ہے تخلیق
منا دیہ مسند ع الزیانیہ۔ یعنی اللہ آخر سراج اور جماعت
قرآن کی اس کے کچھ کام تھے کہ کچھ حق اور میتیا کچھ فرشتوں نے
اس کو کچھ میں رکھیں دیا۔ ابوجل کی نصرت ہی کریم نے ارشاد فرمایا
کہ موعول اشد من موعول موسیٰ۔ کہ کچھ اسے وقت مجاہد ہونے

اپنے مگر کات گستاخانہ کہے لیکن موعول نے وقت حق پونے
کے حال امنیت افع لہ اللہ الامانی امنیت ہونا
اموال میل۔ یہ تعالٰیٰ ہے ابوجل و فرعون کا۔ اب منہج موعول
کے موعول کو اس کی نصرت حضرت بری الشا اشارہ فرماتے ہیں کہ
ایک فرشتہ میں نے دیکھا جس کی آنکھوں سے خون چٹکا تھا اور اس نے
مجھے کہا کہ ایک کلمہ کہتا ہے۔ اور ایک تفسیر میں ارشاد فرمایا
اللہ نے دشمنان دہلے راہ کہ ہرگز ازین بران محمد
پھر اس کی نصرت امام ہے کہ عین جلد خوار لغیب و عذاب
اشارہ دیتے ہیں کہ میری دعا قبول ہو چکی ہے۔ اگر تعالٰیٰ مذہب
سچا ہے تو اپنے پیروں سے ہرگز خدا اور دیکھ کر کہ وہ اس تعالٰیٰ
موت سے بچ جاوے۔ اب یہ پیشگوئی اور اس اعتبار و رجاء
اتمام و ثناء میں مشہور ہو چکی ہیں وہ پورے طور و انداز ہو گئیں۔ اب کچھ
یہ موعول بھی اپنی بھلائی کے سبب ہرگز خدا اور دیکھ کر کہ وہ اس تعالٰیٰ کو
نہیں جانتا کہ اس پر وہ عذاب موعول کی نصرت و نشان کو
واقعہ ہوا۔ دیکھو حضرت ابوی امام محمد مدنی و دیگر مگر لفظ نالہ
خدا سے متعلق ہے جس کے لئے غمش اور علیہ کے میں۔ یا ندوہ
سے شفق ہے جس کے لئے غمش ہے جس کے میں۔ یہاں دونوں موعول
آگے میں کہ کچھ سجاد و صلح آپوں کی اس کھلی پیشانی میں کئی
تھی اور نیز احتجاج کر کے کہ کتب میں کئی ارشاد تھا اور اس سے لکھنا
ہر گز تفسیر شکر ہے کہ کچھ حضرت معلم کی یاد میں مشہور کرتے
تھے۔ پس کچھ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے پورے ہوئے کہ وہ امام وقت
علیہ کے لئے ہیں کہ وہ پورے ہوئے کہ وہ امام وقت سے پورے ہوئے
ایسا احباب ان اہمات پر بھی کال ایمان پرنا چاہئے۔ ایسا کہ
تو میں بعض و کچھ بعض کی وعید میں کوئی آج
نور اللہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی حالت میں کہ انہما ان اہمات کے پورے
ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم سے ہماری
کل جماعت کے وہ آج ہیں اور انہوں نے تھوڑی ہی عمر میں
ایسی غیر معمولی ترقی کی ہے جیسے کہ امام میں تھی اور دینے تو رہا
کے طور پر سب ارشاد شاہد کہ میں اس لئے ہیں میں ان چکا ہوں
کہ میں وہ فرشتہ جہنم میں جکا نام محمود احمد سزاوار میں ہو چکا۔
الحمد للہ الذی ہدانا لهذا اللہ رب الناس انہما انہما
لو لانا لوز الدین۔ وانشاء انت الانسانی لا شفاء الا شفاء
شفاء لا ینا و سقا۔ آمین یا رب العالمین۔ اللہم انی
الک الک المعوفا العافی فی ولا سب الواسعین۔ وایہ السلام
مقاؤد والسین۔ (آمین)
(روز اکمل)

گو باکہ اخبار در صورت اس واسطے خرید کرتے تھے کہ ان کو عند الطلب کتابیں قرض و بیعین اگر وہ یہ خیال کریں کہ مجھے بے اعتبار جانا ہے تو یہ بھی شکیب نہیں کریں کہ اخبار کی قیمت وہ عموماً مابعد ہی دیتے رہے ہیں۔ ادب اب بھی بنایا ان کی طرف ہے۔ اخبار کی قیمت بہت سے دوست چھپے دیتے ہیں مگر کتابوں وغیرہ کے متعلق یہ دستور کبھی و قریب میں جاری نہیں ہوا۔

نیک مثال
چودھری غلام سر صاحب گراؤ تو گراؤ گوارا دینی محمد عبداللہ شریک صاحب سرگودھ نے محض خدا کی خوشنودی اور سلسلہ کی خدمت کی خاطر احدی احباب سے چندہ فراہم کرنے کی کھجیف گوارا فرمائی ہے۔ خدا تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرماوے۔ اس عزم کے لئے چھپی ہوئی قلمدرسد نگین ان کو دی گئی ہیں امید ہے کہ احباب چندہ کی وصولی میں ان کی مدد فرماؤ گینگے۔ جو لوگ چندہ دینگے ان کو ان کی نشانی کے لئے چھپی ہوئی رسید دینگے۔ جس کا نشانی کافی میں ان کے پاس رہے گا۔

(دیکھو بڑی صدا بنی احمدیہ قادیان)

المیر جھنگ

اخبار جنگ سیال کے زہر کا تریاق فرمودی تھا۔ ہیں بہت خوشی ہے کہ المیر جھنگ سے کھانا شروع ہوا۔ المیر صاحب موجودہ معنائیں سے ایک قابل متین امداد اپنے فرائض ایڈیٹری سے آگاہ آدمی معلوم ہوتے ہیں۔ ۱۹ - صغیر کا اخبار صرف دور پہلے سالانہ ہی ہوتا تھا مگر اب ہے۔ آپ نے ۱۹ - جنوری کے پرچے میں احمدیوں کا ذکر کیا ہے۔ امد حضرت امیر کے اس حکم پر کچھ کہتا ہے جو فیر احمدیوں کے چھپے نماز پڑھنے کے بارے میں ہے۔

ایڈیٹر المیر پراچہ بکوک یہ حکم بانی سلسلہ حضرت جری اللہ فی محل الانبیاء صرح موعود علیہ السلام کا دئی گئی تھی کہ مطابق ہے۔ اور اس میں بہت سی چھتیں ہیں۔ آپ اس کے لئے ہد کے اس سلسلہ مضمون کو پڑھیں جو غیر احمدی کے چھپے نماز کی ممانعت کے بارے میں ہے۔ مختصر طور پر عرض کرتا ہوں کہ امام ا۔ قیوم کا رویہ پری زن لئے پڑے اور کوئی رویہ پر سے زن لئے نہیں ہو سکتا حبیب اک وہ چھپے مقتدیوں کا حقیقی ہی خواہ امدان کی فریاد کا اپنے اندر خلوص قلبی کے ساتھ جوش نہ لگتا ہو۔ آپ ایمان سے کئے کیا غیر احمدی امام ان آدمیوں کے متعلق جو ایک احمدی اپنے دل میں لکھتا ہے کہ اتنی یہ احمدی سلسلہ اکناف عالم میں پھیلے رکھ سکتا ہے گزرتیں۔ وہ تو اس سلسلہ کی تباہی کے لئے کوشاں ہیں احمدی کس طرح اس امام کی اقتدا میں کھڑا ہو سکتا ہے۔

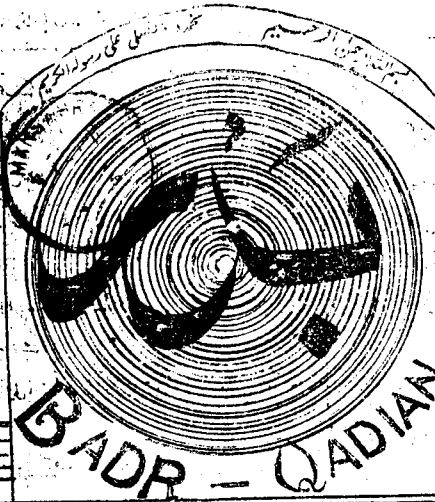
یہ تو کھڑے دیکھتے ہیں کہ حال ہے۔ دوسرے غیر احمدیوں کے بارے میں یہ سوال ہے کہ حضرت امام کو کیا سمجھتے ہیں؟ مگر کہہ دیتے کہ ۲۰ سال سے یہ دعویٰ شائع کرتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نازل ہوئی ہے۔ کہ میں خدا کی طرف سے بھیجے ہوئے ہوں۔ اب ان کا یہ دعویٰ در حال سے خالی نہیں یا تو وہ مفسری ہیں اور پھر بارے امام کو مفسری کئے والا ہلا امام کی کیوں سکتا ہو یا وہ کہتے ہیں پس پتے ہونے کے حالات میں اہل سنت و جماعت کے عقیدہ کے مطابق کیا فرض ہے یا نہیں کہ نبی اللہ کی تعین میں ان کی بیعت کریں۔ پس وہ کیوں بیعت نہیں کرتے۔ اگر وہ متردد ہیں تو اس کا سید با جواب یہ ہے کہ ہم بھی پھر ان کے بارے میں متردد ہیں کہ انھیں کیا سمجھیں۔ امام الامام کا کفر حکم حدیث کا مفسر ہے امد کذب حکم من کفر بعد ذلک فادلائلک ہم الفاسقون ناس۔ ناجر۔ روان العباد لہی جیم۔

جگہ کو یعنی مسجد کربلا ہر روز دیکھ کر کسی مکان پر شام کا کچھ ہو۔
نمائش کے باعث تمام اہل اوردین مکان غالی نہ تھے بہت سوچ اور تلاش کے بعد شہر کے قاضی صاحب کا مکان خیال میں آیا۔ ہیں تو سخت حیرت تھی کہ قاضی صاحب کس طرح احمدی لکچر کے لئے اپنا مکان دینگے۔ خصوصاً جبکہ ایک مہینہ پہلے مولوی شہنا اللہ امرتسری کے وارد الدہا ہوئے تھے قاضی صاحب نے اپنی وعظ جمعہ میں فرمایا تھا کہ لوگ اس شخص کی وعظ میں شریک نہوں۔ شان ایندی ہے کہ وہی قاضی صاحب جنھوں نے سنگد امرتسری کی اس طرح عزت کی۔ ہیں لیلیٰ خاطر نہ صرف اپنا مکان ہی دیا بلکہ چندہ ہر روز وہ دیگر انتظام لکچر کے بھی کیں ہوئے۔ اور اللہ تعالیٰ انکو جزائے خیر دے گا انھوں نے اس طرح سادہ فرائض کے لئے میں اعلان کلمہ میں کافی امدادی۔

مباحصادق

کس باں میں ہوا امد مرچ بیان صادق
کون ہے ساتی کو شہر وہی احمد پیارا
تیم احمد کا ہے آئینہ نور احمدی
اتباع اس کی بنا دیتی ہے حق کا محبوب
اس میں چھوٹوں کو ہے اللہ بڑائی دیتا
ہر طرف زور بلاؤں کا ہوا دُنیا میں
دل و جان لیتے ہیں ایمان دیا کرتے ہیں
دشمن و دوست کو دیکھتی ہے دعوت یکساں
تیر پر تیر چلے آتے ہیں امد کے لئے
تخت و تخت میں کچھ فرق سمجھتے ہی نہیں
اپنے دشمن کو بھی بہت کی بتاتے ہیں راہ
ایک طوفان وہ عالم میں پھاگتی ہے
سردشمن کو کچھ دیتا ہے دم کے دم میں
کیوں خدا ہوں نہ ہر اک لفظ پر سوسو جائیں
بادشاہوں کو تو فوجوں کا سہارا ہوگا
ایک عالم کو بٹھا دیتا ہے گھاسل کر کے
سنگد کیوں نہیں تو تیر خدا سے ڈرتا
اس کے کانٹوں سے بھی چھو دیکھی جو خوشبو آتی
بول اٹھا پڑے کے بخاری کی حدیث اکمل

اخبار ہر تاریخ شریف کی
ایک عجیب وجہ
ہمارے ایک کم دوست نے اخبار ہر تاریخ کو اس واسطے بند کر دیا
ہے کہ انھوں نے تبلیغی کارڈ منگوائے تھے اور لکھا تھا کہ
قیمت پچھو دیکھا لکچر نے کارڈ دی پی کر دئے۔ اور لکھا کہ کارڈ
تھوڑے سے ہیں اور آگاہ بہت ہے اس لئے دی پی ہی کرتا ہوں۔ ان فقرات کو ہمارے
دوست نے کھنڈش لکھا ہے کہ کارڈوں کا دی پی والیں کہہ دیا ہے اور اخبار بھی بند کر دیا ہے



BADR - QADIAN

میت پشی

(H 23 000)

[illegible]

۱۹۱۱ء فروری ۲۷ مطابق ۱۲۹۱ مطابق ۱۳۲۹
 ۱۹۱۱ء فروری ۲۷ مطابق ۱۲۹۱ مطابق ۱۳۲۹
 ۱۹۱۱ء فروری ۲۷ مطابق ۱۲۹۱ مطابق ۱۳۲۹

Handwritten signature: *Handwritten signature*

الطائفة

دلت اور دنگ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں
 ہلکار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے
 عقد نہ چھیرے گا بلکہ قدم اٹھے گا پہنچا شہنشاہ کو آیتان کہ
 اور اس باعث ہوا وہ اس سے باز آیا۔ اور قاتل شریف
 کی حکومت کو کھل اپنے اوپر قبول کر لیا اور قال احمد اور
 قال اسل کو اپنی ہر ایک راہ میں اور متواصل قرار دیا
 منتم ہے کہ تکبر اور غرور کو کھلی جھوڑ دیا اور رفتاری اور
 عاجزی اور خوش خلقی اور مکی سے زندگی بسر
 کر گئی شہنشاہ کو دین اور دین کی عزت اور ہمدردی تمام
 کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد
 دے دیا ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیا۔ شہنشاہ کو کام
 حق العسکری ہمدردی میں محض اللہ شکر دے گا اور ہماں
 اس میں مل سکے ہے اپنی خدا و خالقون اور رفیقون سے
 ہی فرع کو فائدہ پہنچا دیا وہم ہے کہ اس عاجز سے عقد
 محض اللہ ہے اور طاقت و وسعت اندھ اس کی آیت
 مرگ نام رہیگا اور اس عقد خدا میں ایسا اعلیٰ اور بڑا کہ
 کی نظر و تیری روشن اور ناطق اور تمام فائدہ خالقون و ربی
 مانی ہے

حضرت شیخ موحی و علیہ الصلوٰۃ والسلام
اور آپ کی مجلس میں کاتب

مسلمین اور افضل از خود
الذین دین آئمہ از خود
ان کتاب میں کہ قرآن نام دوست
ان دوست کے کئی محرم بہت نام
نہر او باشیر شدہ اندر زبان
بہت از خبر الاسلمیہ الامام
چنانچہ بارادھی و ایمانیہ پرو
نشدایکے قول او در جان است
ان همه از حضرت امیر است
عجرات او میری نمودار است
عجوات انبیاء سابقین
برہ از حبان و دل اہل بیت
قدوم دوری از ان عالمیہ

مطالعے کا امام و پیشوا
ہم برین از داد و نیاز مجاہدین
یادہ و عرفان از جہان نصیب
دامن بکشت پرست امام
جان شدہ ایمان بدعا و شہان
بہر بہت بار و شہادت
آن از خود از حبان مایہ
برچہ شہادت شدہ امام است
نیکو کن جنتی است
نیکو کن و حسن خدایت
مہرچہ در آن بازش اربعین
کہ کجھار کند از شہادت
انہ کا کفر است شران و تباب

[illegible][illegible]

(۱) پتہ بریں قادیان میں میان معراج الدین عمر پور پٹنہ دہشتہ کے حکم سے جسکے شائع ہوا

احبار قادریان

حضرت خلیفۃ المسیح

سلاطین حق تعالیٰ کے منتخب و برگزیدہ

گزشتہ صفحہ میں کئی نئی کیفیتیں بیان ہوئی

مردی گئے کے سبب ایک دور دراز میں دورہ۔ اور گاہے گاہے رات کو

بسیب بخالی کیے جاتی ہیں۔ یہ نظم سے جس سے زائد ہو گیا ہے

زخم کا پلین زخا کی ہر ایک تھوڑی سی ہلکی ہو گئی تھی جس کو بعض

ڈاکٹر صاحبان نے خوف ظاہر کیا تھا کہ شاید یہی پرکوشت نہ چھوٹے

لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہی کا بہت سا صبر و کوشش سے

ڈھک گیا ہے۔ اور خطرہ جاتا رہا۔ ہنوز نماز پڑھتے ہوئے بڑھتے

ہیں۔ بہت آہستگی سے بول سکتے ہیں۔ اور اہتمام کرتے ہیں کہ

زیادہ تر کام اپنی کراچی میں۔ اس سے ضعف پیدا ہوتا ہے اور

یاد دہان صنف کے کسی وقت خادم کو بند نہ مانع سے متعلق کرتے

ہیں۔ قرآن شریف سننے میں گزشتہ ہفتہ کو حضرت خواجہ کمال الدین صاحب

و حضرت ڈاکٹر ابوبکر صاحب شریف لائے ہوئے تھے اس

گزشتہ ہفتہ میں جب خواجہ صاحب شریف لائے تھے تو حضرت صاحب نے

یکے کے کسی نمونہ کے متعلق نہیں پوچھا تھا کہ ادا دہا کے کئے گئے

تھا کہ ایک دن شہر میں لیکن جو کو خواجہ صاحب نے کلاٹ بنا تھا

اس واسطے دوسرے ہفتہ حاضر نہ ہونے کا وہ کہہ گئے تھے چنانچہ ہفتہ

حضرت صاحب نے خواجہ صاحب کو صوف کو کلاٹ کے کفر یا کو میں

متعلق میں پوچھا تھا کہ کیا ہوا کہ گناہ کا معاف ہے۔ چنانچہ کہہ

چکے ہیں میں حضرت صاحب نے اپنی نوٹسنگ کی اس گناہ کی حقیقت پر ایک

عقربے کی تصویر کو ڈاکٹر ابوبکر صاحب نے کھ لیا ہے۔ اس سے کہہ

احبار انشاء اللہ درج احباب کا بیچا

ایک سردی انھیں احمدی مری نے عرض کی کہ میں اپنے علاقہ کے ایک

سردار کو تبلیغ کا اجازت ہوں۔ کیا احمدی کی اجازت ہے۔ فرمایا میں رات

انجام کر کے جاؤں گا۔

ڈاکٹر شاد احمد صاحب اسی جگہ ہیں اور حضرت صاحب کی خدمت میں

مردت ہیں۔ ڈاکٹر ابوبکر صاحب جنہوں نے بیماری کے دوران میں

حضرت خلیفۃ المسیح کے بلکہ مازن بلبرہ طرح خدمت میں جوتے تھے

اس وقت سے ہیں اور دوسرے ایک فرد کی کام کے واسطے راولپنڈی

تشریف لے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔

حضرت مولوی محمد امین صاحب میں تشریف فرما ہیں۔ گزشتہ ہفتہ کو جو

نئے قریب قریب جاتے ہیں کہ بارہ دنوں پر خاص انٹر کزیلا اور حضرت موصوف

کی جو بیوی کو ساسین کی گھوڑوں میں پر کمر بڑھانے والا تھا مجھے

انہوں نے کہہ کر پورے سبب کی گائیں ان کے خلع میں اس کی خیریاں

نہیں رکھا سکا۔

شیخ ابوبکر علی صاحب کی چچا عروہ کا جنازہ لاہور سے لایا گیا۔ اور ایک

بدر و کربتو ہشتی میں دھن گئی۔ اللہ رحمہ اللہ

اس ہفتہ میں میل چرخ الدین صاحب نے اس پر اور دیریاں طرح الدین

صاحب پر پورے پورے۔ میں اس شخص کے لئے دیکھ کر ماراں مختلف تھا

سے تشریف لائے۔

امام ایک خطوط ہلکے پسی کے سبب طرف سے برابر کہے ہیں اور ان

سے لایا ہوتا ہے کہ عیادت پر دعاؤں میں معصوم ہے۔ حضرت

فرمایا کہ یہی بات ہے کہ ہادی ہادی کے ایام میں حالت ان کی طرف

متوجہ ہے۔

فرمایا مجھے آرام ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ سے دسی ہی بہت ہے اور قرآن

سے دسی ہی بہت ہے اور مجھے دینا کا کوئی غم نہیں اور ادا دہا کو کوئی غم

اجاب کے خطوط کے ظاہر ہے کہ کس قدر جوش کے ساتھ ہر طرف

جماعت دعاؤں میں متوجہ ہے ہمارے دست ہشتی ہاشم علی صاحب

احمدی کے گھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر طرف

تاکید کرتے ہیں کہ اجاب کو حضرت کے لئے دعا کی طرف متوجہ کیا جاوے

ہشتی ہاشم علی صاحب کہتے ہیں کہ میں دوسروں کو اس معنوں کے

خطبات کرتا ہوں۔ چنانچہ میں جو کچھ صلی صاحب ساتھ سے کہتے ہیں کہ

میں حضرت کی علامت کے سبب پر دیا ساہو ہوں اور مختلف جگہوں

جا کر دعائیں کرتا ہوں۔ سکندر علی صاحب کو کو کرمی حبیب اللہ

میں ایک دن خطرات اور تار و پود یا فیضان صاحب کا معصوم سے تار

عیادت آیا۔ باوجود فرزند علی صاحب شہد سے اور میرا عداوت صاحب

سا کلاٹ سے کہتے ہیں کہ حضرت کی کھانسی کے واسطے خاص طور پر دعائیں کی

گئیں۔ اللہ تعالیٰ اس کو جوڑے کے خیر دے۔

سلوک

اب ہم وہ پیش با حفاظت درج کرتے ہیں جو منگل سے

پہلی رات کو حضرت نے ایک خادم کو کھائے اور دوسری

فضل دین لونی نے قہقہہ کہہ کر بہت محنت فرمائی ہے۔

وقت شام ۳۰ ہجری ۱۹۱۱ء حضرت خلیفۃ المسیح نے مخدوم میاں محمد

صاحب کو بلوایا۔ اور فرمایا کہ دعائیں لاؤں گا ایک بات بتانا ہوں کہ

میں نے تجھ پر بہت بڑی بات بتانا ہوں۔ فرمایا قرآن کریم کی پڑھتیں

میں پڑھو اور ہم یکے ہم آنا ان شاء اللہ کتاب پستی علیہم

ان فی ذلک لرحمۃ۔ و ذکر فی التورۃ یوم مومن مخدوم صاحب

کے تین مرتبہ پڑھنے کے بعد فرمایا۔ اللہ پاک اس آیت میں تمام منازل

سلوک کے لئے فرمایا ہے۔ کیا انجیل کتاب قرآن کریم جو ہم نے محمد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی ہے کافی نہیں مومنوں کے لئے اسی میں

ہے۔ اسی میں تمام ذکر ہیں۔ فرمایا میں نظارے ہائے قدرت اور

کشف کے طریقے خوب جانتا ہوں۔ گلاس شاد و خداوندی

کے بعد سلوک کے اور طریقوں کو اختیار کرنا میں کفر مانا ہوں۔ انہیں

شاہد جماعت کے ساتھ حضرت صاحب نے نماز جنازہ ادا کی

بدر و کربتو ہشتی میں دھن گئی۔ اللہ رحمہ اللہ

اس ہفتہ میں میل چرخ الدین صاحب نے اس پر اور دیریاں طرح الدین

صاحب پر پورے پورے۔ میں اس شخص کے لئے دیکھ کر ماراں مختلف تھا

سے تشریف لائے۔

امام ایک خطوط ہلکے پسی کے سبب طرف سے برابر کہے ہیں اور ان

سے لایا ہوتا ہے کہ عیادت پر دعاؤں میں معصوم ہے۔ حضرت

فرمایا کہ یہی بات ہے کہ ہادی ہادی کے ایام میں حالت ان کی طرف

متوجہ ہے۔

فرمایا مجھے آرام ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ سے دسی ہی بہت ہے اور قرآن

سے دسی ہی بہت ہے اور مجھے دینا کا کوئی غم نہیں اور ادا دہا کو کوئی غم

اجاب کے خطوط کے ظاہر ہے کہ کس قدر جوش کے ساتھ ہر طرف

جماعت دعاؤں میں متوجہ ہے ہمارے دست ہشتی ہاشم علی صاحب

احمدی کے گھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر طرف

تاکید کرتے ہیں کہ اجاب کو حضرت کے لئے دعا کی طرف متوجہ کیا جاوے

ہشتی ہاشم علی صاحب کہتے ہیں کہ میں دوسروں کو اس معنوں کے

خطبات کرتا ہوں۔ چنانچہ میں جو کچھ صلی صاحب ساتھ سے کہتے ہیں کہ

میں حضرت کی علامت کے سبب پر دیا ساہو ہوں اور مختلف جگہوں

جا کر دعائیں کرتا ہوں۔ سکندر علی صاحب کو کو کرمی حبیب اللہ

میں ایک دن خطرات اور تار و پود یا فیضان صاحب کا معصوم سے تار

عیادت آیا۔ باوجود فرزند علی صاحب شہد سے اور میرا عداوت صاحب

سا کلاٹ سے کہتے ہیں کہ حضرت کی کھانسی کے واسطے خاص طور پر دعائیں کی

گئیں۔ اللہ تعالیٰ اس کو جوڑے کے خیر دے۔

سلوک

اب ہم وہ پیش با حفاظت درج کرتے ہیں جو منگل سے

پہلی رات کو حضرت نے ایک خادم کو کھائے اور دوسری

فضل دین لونی نے قہقہہ کہہ کر بہت محنت فرمائی ہے۔

وقت شام ۳۰ ہجری ۱۹۱۱ء حضرت خلیفۃ المسیح نے مخدوم میاں محمد

صاحب کو بلوایا۔ اور فرمایا کہ دعائیں لاؤں گا ایک بات بتانا ہوں کہ

میں نے تجھ پر بہت بڑی بات بتانا ہوں۔ فرمایا قرآن کریم کی پڑھتیں

میں پڑھو اور ہم یکے ہم آنا ان شاء اللہ کتاب پستی علیہم

ان فی ذلک لرحمۃ۔ و ذکر فی التورۃ یوم مومن مخدوم صاحب

کے تین مرتبہ پڑھنے کے بعد فرمایا۔ اللہ پاک اس آیت میں تمام منازل

سلوک کے لئے فرمایا ہے۔ کیا انجیل کتاب قرآن کریم جو ہم نے محمد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی ہے کافی نہیں مومنوں کے لئے اسی میں

ہے۔ اسی میں تمام ذکر ہیں۔ فرمایا میں نظارے ہائے قدرت اور

کشف کے طریقے خوب جانتا ہوں۔ گلاس شاد و خداوندی

کے بعد سلوک کے اور طریقوں کو اختیار کرنا میں کفر مانا ہوں۔ انہیں

کی راہوں کو جو گناہ طریقی سمجھا ہیں۔ تم سب گناہ رہیں مریاں تو میری

یہ نصیحت یاد رکھنا۔ اگر کوئی خیال اس کے خلاف کرتے تو حوالہ چھٹا

شاہ عبدالعزیز صاحب کے ایک بھائی تھے حکام نام تھا کہ ان کی

ایک بیوی تھیں ام حبیبہ کا نام تھا انھوں نے بہت ہی کثرت سے

اور داد اور اذکار شروع کر دیے۔ حتیٰ کہ کچھ دنوں کے بعد انھوں

کی جگہ بھی انھوں نے دھپنے ہی کر دیے۔ ایک دن ان کے کیا

نے کہا کہ تم ہر روز ذکر کیا کرتی ہو لا حول کا ذکر بھی کر دیکھو انھوں نے

مان لیا اور شروع کر دیا۔ اس کے بعد انھوں نے اپنے بھیلے پر مہمان

کی شکل میں بسندہ رکھ دیا اور اس نے کہا کہ جس راہ پر ہے تم کو لا

تھا وہ کیوں چھوڑ دی۔ اس کے بعد ان کے میاں کے لئے اور کچھ

نے پوچھا بیوی صاحبہ تم نے کچھ کچھ کیا ہے۔ انھوں نے جواب

دیا میں آئندہ تو بہ کرتی ہوں۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ کی ایک اور شہادت

پڑھو جو ابتدا لئے قرآن میں ہے۔ اللہ ذی الجلال و الاکرام بل شہد

فیہ ہدیٰ للمتقین۔ فرمایا ہے میں اللہ تعالیٰ کے علم والا ہے

دیتا ہوں کہ جتنی بات کہتی ہے میں اسی راہ سے تھے ہیں میں علم

تو جھکا ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ کتاب ذیہ ہے حق ہے

کا۔ خدا تعالیٰ کی یہ دوسری گواہی ہے۔ یہ بات میں تم کو فلاں عزت کے

کہتا ہوں۔ احادیث میں آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی

قسم کے اعوذتے تھے۔ گریب قبل اعوذ ب اللہ اذ لعل احد

برب الناس نازل انہیں تو آپ نے مومن کے سوا سب کو کھپڑ کے

پھر فرمایا اس وقت ہشتی ہی بر داشت ہے وہ وہاں کچھ اور کہہ گا

مج فرمایا سورہ اعراف کے اخیر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قل انما اتبع

ما یوحی الی من ربی ہذا البصائر من ربکم و ہدیٰ و رحۃ

رحمۃ لعلکم یؤمنون اذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ و

الخصموا لعلکم ترحمون اسے ہی کہہ صدمہ کہہ میں اس ہی زمان

درخواست دعا

اجاب یہ خدمت میں درخواست کرتے

میں کہ ان کے لئے بیماریوں سے شفا اور فریاضی رزق کی دعا کیا

ایک بیوہ کا نکاح

اسی احمدی کے نکاح کرنا چاہتی ہے اس کے لئے مجھے کچھ کچھ دعا

کریں۔ درخواست کنندہ کی درخواست خیر کرم دی جائیگی اللہ تعالیٰ

کنندہ کو شہر کا نام اور پتہ لکھا دیا جاوے گا۔ اس سے زائد کچھ

بات کا ذمہ دار نہیں ہے۔

تشخیص دینی پلی

ام جزی کے امیر میں تشہید کا پروردگار

تشہید کے نام دی پی ہوگا۔ اطلاع ہو

اطلاع

اس اخبار میں صفحہ نمبر ۱۰۰ ہے

م سب تحریر دار و کچھ بھی اکی

کی راہوں کو جو گناہ طریقی سمجھا ہیں۔ تم سب گناہ رہیں مریاں تو میری یہ نصیحت یاد رکھنا۔ اگر کوئی خیال اس کے خلاف کرتے تو حوالہ چھٹا شاہ عبدالعزیز صاحب کے ایک بھائی تھے حکام نام تھا کہ ان کی ایک بیوی تھیں ام حبیبہ کا نام تھا انھوں نے بہت ہی کثرت سے اور داد اور اذکار شروع کر دیے۔ حتیٰ کہ کچھ دنوں کے بعد انھوں کی جگہ بھی انھوں نے دھپنے ہی کر دیے۔ ایک دن ان کے کیا نے کہا کہ تم ہر روز ذکر کیا کرتی ہو لا حول کا ذکر بھی کر دیکھو انھوں نے مان لیا اور شروع کر دیا۔ اس کے بعد انھوں نے اپنے بھیلے پر مہمان کی شکل میں بسندہ رکھ دیا اور اس نے کہا کہ جس راہ پر ہے تم کو لا تھا وہ کیوں چھوڑ دی۔ اس کے بعد ان کے میاں کے لئے اور کچھ نے پوچھا بیوی صاحبہ تم نے کچھ کچھ کیا ہے۔ انھوں نے جواب دیا میں آئندہ تو بہ کرتی ہوں۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ کی ایک اور شہادت پڑھو جو ابتدا لئے قرآن میں ہے۔ اللہ ذی الجلال و الاکرام بل شہد فیہ ہدیٰ للمتقین۔ فرمایا ہے میں اللہ تعالیٰ کے علم والا ہے دیتا ہوں کہ جتنی بات کہتی ہے میں اسی راہ سے تھے ہیں میں علم تو جھکا ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ کتاب ذیہ ہے حق ہے کا۔ خدا تعالیٰ کی یہ دوسری گواہی ہے۔ یہ بات میں تم کو فلاں عزت کے کہتا ہوں۔ احادیث میں آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم کے اعوذتے تھے۔ گریب قبل اعوذ ب اللہ اذ لعل احد برب الناس نازل انہیں تو آپ نے مومن کے سوا سب کو کھپڑ کے پھر فرمایا اس وقت ہشتی ہی بر داشت ہے وہ وہاں کچھ اور کہہ گا مج فرمایا سورہ اعراف کے اخیر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قل انما اتبع ما یوحی الی من ربی ہذا البصائر من ربکم و ہدیٰ و رحۃ رحمۃ لعلکم یؤمنون اذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ و الخصموا لعلکم ترحمون اسے ہی کہہ صدمہ کہہ میں اس ہی زمانہ درخواست دعا اجاب یہ خدمت میں درخواست کرتے میں کہ ان کے لئے بیماریوں سے شفا اور فریاضی رزق کی دعا کیا ایک بیوہ کا نکاح اسی احمدی کے نکاح کرنا چاہتی ہے اس کے لئے مجھے کچھ کچھ دعا کریں۔ درخواست کنندہ کی درخواست خیر کرم دی جائیگی اللہ تعالیٰ کنندہ کو شہر کا نام اور پتہ لکھا دیا جاوے گا۔ اس سے زائد کچھ بات کا ذمہ دار نہیں ہے۔ تشخیص دینی پلی ام جزی کے امیر میں تشہید کا پروردگار تشہید کے نام دی پی ہوگا۔ اطلاع ہو اطلاع اس اخبار میں صفحہ نمبر ۱۰۰ ہے م سب تحریر دار و کچھ بھی اکی

عن أبي حمزة الثمالی عن

فصل کر اس بندہ عاجز پہ اسے مرے خدا
میں ملاؤں گے میرا جہاں میں نصیب میں نصیب
کر دیا جہاں میں میری تخت کو خراب
میں ہوں عاصی میں ہوں خاکی تو کو مغرور اللہ
میں ہوں ادا تو سپنا عالم تو غنی میں ہوں فقیر
میں ہوں دوست و ہائے دوست تو میرا دوست گھر
سخت میں ناپاک ہوں اسے ایک بچہ پر گرم
مہربانی جیسے کہ الطاف، فرما مجھے تو
اس شب تاریک فہم کو دور کر سر سے میرے
اسے میرے داتا مرے ناصر مجھے معصوم کر
رکھ مجھے ثابت بیدا اسلام برائے دو وطن
صبر کی جابھروں سے اور شکر کے مودت پر شکر
جسے محبت اپنی اور تپا سے نفرت ہے مجھے
بخش نسل پاک مجھ کو کہ امام المتقین
یاد دل پر تری اور دل میں ہوتا خیال
باداد کر بیا کر اپنے بندوں میں ملا کہ
ہو میری تعلیم بس پر کم میں پیش نظر
پر ضیعت و اقوام کا میں بنوں پشت پناہ
احمدی بھائی مرا کوئی نہ جو مجھ سے ملوں
میں ہوں دستگار نیکوں کا بنوں چمن کا یار
راحت و آرام دلاں اپنے ہر اک بھائی کو میں
لب پہ شیریں جو اور دل میں ہو میرے لب کھس
میں اگر مانگوں تو مانگوں دیں کی نصرت کیلئے
میں نہ تجھ پر بد گمان ہوں اور نہ تجھ سے نا امید
تو نے ہے مجھ کو بنایا رزق دیتا ہے تو ہی
میں ہوں مصروف گذر تو ہے میرا ہر دوش
محنتیں گمان ہوں تیری پر نہیں کرنا میں شکر
مسکھ بٹھکے دیتا ہے تو میں سرکش کرنا ہوں پھر
اپنے انھوں سے میں بب پڑتا ہوں ٹھکانے کو گھر
نعتوں کی تری گنتی مجھ سے ہو سکتی نہیں
یہ زمین و آسمان میرے لئے پیدا کئے
نصیح دی ائیں مجھ کو جسم بخشا ہے بے ہوا
دیکھو کو آنکھ بخشی اور دے لئے شے کو کان
سو مجھے نہ کان دی پھر مجھ کو بخشے تو نے بھول
عقل بخشی فہم بخشا ہے مرے رب، رحیم
اپنے فضل نام سے بخشے مجھے ہر شے عاویں
رات سوئے کو بانی دن ملائے کے لئے
بھول دھول تو نے دے تو نے ناپاں بھولان

تو سزاوار کر مہبت میں ہوں شریک ناسزا
 دودگر سے ہر بہریت ہر بلا سے تو بچا
 میں مرضی نماز ان ہوں اچھ میں تیرو شفا
 میں گرفتار بلا ہوں تو مرا مشکوک
 تو شہنشاہ و دو عالم میں ترا ادنیٰ لگا
 میں ہوں کراہی میں اسے سولامہ تو بھیا
 یں برا ہوں فضل سے اپنے مرا کو بھیا
 تو خفا مجھ سے نہ ہو خلق پہ مجھ سے خفا
 اسے مرے رب مجھ پر خوش فتنی کا بندگی نہ چلا
 ہر میری حاجت رو ادنیٰ سے مرے عاجز ہوا
 رب رحمت مجھ پر وا کر دار قربت میں بیا
 دگر حصیان سے مجھ کو اپنی جانب تو بھیجا
 دگر حرص و ہوا اپنا مجھے شدید بنا
 گناہوں سے متفرغے عبادت میں چرا
 عیان پاکیزگی اور دل میں ہوئے الفتا
 کم کی چادر اور غم اور فضل کا جامہ پہنا
 رحمت کا برتاؤ ہر خلق سے سدا
 یعنی خستہ جان کی میں کروں دل سودا
 بھی صلح کبھی مجھ سے نہ ہو ہر کو خفا
 تیرے دوستوں سے سیر کو لین کچھ دغا
 میں کروں خدمت وہ میں چکر دغا
 میں نے نہ ہو کہ نہ ہو دل میں ذرا
 چھوڑ دغا مجھ کو بنانا تو نہ نفسی گدا
 کوئی غنیمت بے آسروں کا آسرا
 رکھنا نہیں تیرا کسی صورت ادا
 صدیق بنے، آتی نہیں مجھ کو حیا
 دروازہ نہیں تو بند کر تا رزق کا
 دہستہ بربوباری مجھ میں اور کسی حیا
 مل عام سے دینا ہے تو جبر کو شفا
 میں تیرے عنایات و کرم پہلے انتہا
 میرے بنائے تو نے یہ آب و ہوا
 کے لئے بلکہ مجھ کے لئے ہر وسعت دیا
 دوی زبان ۔ کہ اسکو گویا ہی عطا
 معاملہ کو اور بخش زبان کو ذائقا
 کے تاکہ اس عاجز سے ہر وہم و فغا
 پہلے ہانک کر تو نے ہر اک کچھ بے غطا
 فی تو نے مجھے تاکہ پاؤں میں نصفا
 سے ہر کچھ تم غذا و ہم و غطا
 عرض

لگی کسی کسی بامزا خوراک دی تو نے مجھے
 تیس روز تو نے دیا خورق دے میری کوئی
 یہ نہیں بخشی تو کیا ہوا اس میں انا ج
 دیدے تو نے مجھے دینا کے لاکھوں درخت
 یہ سمندر ہوتا کہ بٹھتا تاملین امین جہاز
 ریل بخشی تو نے اور تو نے سونہ کا دی
 تو نے بٹھتا فضل سے یہ مال دو لکھتے چادر
 یہ بارون جاز میرے لئے پیدا کئے
 بیش میں میری غذا اور بلخ پر چڑھتا زمین
 دودھ دینا کے کوئی اور مل چلا کہے کوئی
 دوس کے بھی واسطے طیارے اسباب پیش
 اور تیری روح کی ہے شک تو نے پاک ہے
 میرے مسل آئے سبائے کرمیر کا سینا
 کے دنیا میں دوائے کو میرے شک تیر
 تیرے الطاف محمد پر بڑھ کے مدد تیر
 کے صدقہ میں خواہ تیر بہت مجھ پر کرم
 محمد پر میری جانب سے بس لاکھوں درود
 کے یہ بات تو یہ جیولا جھکوا سپر پر دروگار
 کنگ بن کھانا دیا اور پاس میں بانی مجھے
 دی کوئی سب اسباب مجھے لے کر کم
 پڑی گرمی کیا باش سے تو نے مکہ سرو
 غوثی تو نے میری خاندانی اور شریف
 اور اولاد بخشی یار اور ہمدردی
 ہمدی سے ملا جاوے اک فضل عظیم
 میں میرے کنازل سچ احمدی
 اس کے دکھائے تو نے وہ عالی نشان
 افتادہ خزانے لیکے جالاک و دست
 خیر کا انوس جلدی ہو چکا
 کے سچ دوست جو میں رہ رہ سیراغا
 مجھ کو نشانہ کی سیرت نکاسے
 منت ہے جو اور حافظہ قرآن ہے
 زانو ہے ہم میں ہے مگر ہسائین
 پس کی ہے یارب بھی مجھے سے دعا
 ہے وہ سب پر تو میری اس پر دم کر
 داتا ہے غفلت پر تو کر امی کہ کرم
 دین کو ہم پر نہ کرنا خذہ زن
 باہراو اور ان کو یکے سے نامراد
 کہ چکا مولاکرے اس کو قبول

شہید بھائی کو دیا اور دودھ پینے کو دیا
 نعمتوں کا ترسے دروازہ کیا ہے تجھ وا
 ہر طرف جلدی ستے جہین ابک چند فیض کا
 اسنے تا حاصل کران میں سیرہ لہنے با مرزا
 اور ہر اک حاجت جو میری ان کے باعث ہے دراز
 فائدہ قری نے منشا جہد کو ڈاک اور تار کا
 جہین میرے واسطے چاک ہوا ہے دیا
 جن کی گنتی سے بھی ہول اب تک تو میں نا آشنا
 بعیش و دیگر خدمت میں کر نے میں بس مسج دسا
 کو نسا ہے جالڑ جس سے نہیں کجھوف ندا
 واسطے اس کے مہا کی ہے روحانی غذا
 شہادت پر عبادت ہے دہر اس کی دوا
 کو دلا مرزا چاک میرے واسطے نازل کیا
 در بشارت دینے کو لہنے چرا درون انبا
 نے عیسا واسطے میرے صوف مصطفیٰ خدا
 تنوں کے پھر تو دروازے کھلے پر انما
 سلام ان پر میری جانب سے یارب داتا
 ت پر بر میری پیشہ تو درود کرنا مرزا
 ہے سیرا میں نے جب تے غبار کو دی ہو
 بڑا بختنا ترا احسان بھی بڑا کیا
 ب پر ہی اہل جلا دی تو نے بس میں لونا ہوا
 خود اور نیک دل غلہ کار اور دانا
 سے بس بختا مجھے اپنے امام پادشا
 میں سکنا میں اس کا شکوہ اے خالق ادا
 م سے اپنے اس کے قرب کا رتبہ دیا
 رانہ بن کسی کو دہم ہی جن کا دھنا
 شہادت میں تھا جہد بھی دستاں گیا
 کے دھرا چونا ہون میں اب بے مرزا
 بخت و با برت نیک سیرت بابا
 عت دین کی کرنا ہے ہم میں داتا
 حیزن ہے امت کا رہے دھنا
 دنیا کی مولیٰ امین ہے تو روضیا
 بیار ہے اسکو سے جلدی شفا
 تو نے کو توں کی فکر اس کی دوا
 ہے تو سے بڑھ کر با جاد با و فنا
 میں جملہ کرنے کے لئے جو ہے ہما
 توں کو دیدے سر موئی شفا
 میں کو ناصر کی توبہ کر داتا

جلسہ مذاہب منعقدہ الہ آباد

ہمارے شمولیت

راؤ گھنٹہ چھین شاہ صاحب

(گڈ مشن سے پیوستہ)

نوائے ہندی کو پہلا جلسہ مذاہب کا تھا۔ پروگرام طبع ہو کر شائع ہوا۔ اس میں شوازم، دیشوازم، بدھ مت، برہمنی، آتش پست، شاکت مت اور اسلام کی طرف سے مضامین پڑے جانے تھے۔ اسلام کی طرف سے آج صرف خواجہ صاحب ہی کہیں تھے۔ باقی ہر ایک مذہب یا اس کی شاخ کی طرف سے کئی ایک مسلمان پڑھے دے گئے تھے۔ پروگرام کے مطابق ۱۲ بجے کے بعد کاروانی جلسہ شروع ہونے والی تھی باہر سے چھینٹے پیلے پیلے غیر کٹر باسو اور دے ہاؤر جتنا بھگت سیکڑیاں جلسہ استقبالیہ ہوا دیکھ کر تھے یہاں ایک لہا لہا نشان بال سے جس کا کپڑا بہت دیرینہ ہے ہاں بہ کثرت سے کرسیاں بچھی ہوئی تھیں۔ اور ایک عمدہ ڈیز تھا جس پر صدر جلسہ، سکریٹریان اور دیگر معززین نے بیٹھا تھا۔ ہمارے آنے سے پہلے وہیں کے ایک طرف راہ صاحب نام بازار دیکھا اور راہ صاحب بیرس بیٹھے ہوئے تھے۔ ستر تریسویں تھے۔ ایک طرف احمدیہ مضافاتین رہا لی سکھ بھی بچھن گائے کے لئے موجود تھے۔ ہال کے شہر دیہ رنگ (Wing) میں میڈیز کے لئے جگہ تھی اور جنوب و دیہ انباروں کے رپورٹ تھے لیکن جویم خلقت اس قدر تو نہ تھا جتنا کہ جلسہ میں ہوا تھا مگر علم و فضیلت اور ضرورت کے لحاظ سے یہ جلسہ نکل پیمانہ پر تھا۔ بارہ بجے سے کچھ منٹ اور ہمارا راہ صاحب دیکھنا شروع ہوئے جس کے لئے کل حاضرین جلسہ تشریف آٹھ کھڑے ہوئے ان کے آبلے کے بعد باضابطہ طور پر ہر ایک راہ صاحب نام بازار اور تالیف راہ صاحب بیرس ہمارا راہ صاحب دیکھنا جلسہ تجویز ہوئے جس کی بابت انھوں نے حسب معمول شکریہ ادا کیا۔ بچھن گائے جلسہ کے بعد ایک بار دی راہ صاحب نے دعا کی اور کارروائی جلسہ شروع ہوئی۔

سروراج ناکس جو استقبالیہ کمیٹی کے پریسیڈنٹ تھے ان کی طرف سے غیر مقدم کی تقریر ہوئی تھی لیکن چونکہ

ہر سبب بائیکورٹ کے نہ ہونے کے وہ تشریف نہ لائے۔ مسٹر سارواچرن ترسابق جج بائیکورٹ کھاتے نے نہایت ہی موزوں اور مختصر الفاظ میں حاضرین جلسہ اور مہمانان اور ڈی کیٹیوں کا خیر مقدم کیا۔ اس کے بعد ہمارا راہ صاحب نے اپنا پریزینٹیشن ریڈ کر دیا۔ ہمارا راہ صاحب نہایت ہی قابل، تعلیم یافتہ وسیع خیال کے انسان ہیں۔ اور گورنٹ اور توہم کے نزدیک خاص وقت رکھتے ہیں اور عموماً معزز حاسوں کے پریسیڈنٹ ہوتے ہیں۔ آپ کا ایڈریس عالی نہ تھا۔ آپ مولیٰ پوجن کے قابل ہیں اور ذات پات کے پابند جن کا فلسفہ آپ نے بتلایا بہت مذہب کی عظمت پر بھی چند الفاظ کہے۔ اور انسانی بھگتی کے تین حارج پر بحث کی آپ کا ایڈریس توجہ سے سنا گیا۔ اور متعدد مقامات پر جہیز بھی ہوئے۔ آپ کے ایڈریس کے ختم ہونے پر شوازم پر تقریر تھی اس میں یہ دیکھا گیا کہ سارا ج شہری اصلی ہو گئے تھے جیسے کہ خیال کیا جا رہا ہے مکہ ایک عظیم الشان سلطنت کے وارث تھے۔ البتہ اصلاح نفس کے لئے انھوں نے یوگ ریاضتا کیا تھا۔ اور بڑی بڑی ریاضتیں شائع کیں آپ کے بعد چونکہ اس وقت شوازم اور برہمنی کے دھرم موجود نہ تھے۔ اس لئے مسٹر اسحاق اسرائیلی کو اپنا مضمون پڑھنے کے لئے بلوایا گیا۔ مسٹر اسحاق کا پوجہ واقعی قابل ستائش تھا اگرچہ میں سمجھتا ہوں کہ ان کی کہیں دین خیالات کو انھوں نے غلط کیا ہو کہ کما شاک اسرائیلی مذہب کے ماتحت آسکتے ہیں ان کے بعض حصوں پر جہیز بڑی سرسٹ کے ساتھ ہوئے۔ لیکن ہمارا درست مندرجہ ان ہی نمونے کے مکتوبوں بھی ہونگے کہ جو حضرت مسٹر اسحاق کی تقریر کے مسرت افزا تھے ان میں تینوں اس مضمون کا تھا جو سابق جلسہ مذاہب کلکتہ میں حضرت تیلوئی محمد علی صاحب کی طرف سے پڑھا گیا تھا۔ خواجہ صاحب فرماتے تھے کہ کچھ سال جب ہم نے یہ مضمون پڑھا تو یہ اسرائیلی بھی موجود تھا۔ اور اس نے دیکھا تھا کہ کن کن امور نے اہل بنگالہ کو ہماری تقریر پر لٹو کر دیا تھا۔ اس لئے مسٹر اسحاق نے اسی بات کا متبع کیا ہے۔ لیکن مشکل تو یہ ہے کہ آیا جس مذہب کو مسٹر اسحاق نے پیش کیا وہ یہودیہ کے سلسلہ عقائد بھی ہیں یا نہیں۔

مسٹر اسحاق نے تسلیم کیا کہ کوئی قوم صدائیت سے خالی نہیں اور ہر مذہب خدا کی طرف سے روشنی اور ہدایت آئی ہم حیرت ہوا کہ مسٹر اسحاق کس سے اس تعلیم کو لے آئے۔ تو ان کا کہنا ہے کہ شیک اس دوست تھی کہ مرزا ہے۔ لیکن اسرائیلی تو

خود ہی انباء اللہ بنکر دوسرے کو علم زادہ بھی نہیں بننے دیتے۔ ہر حال اس امر نے فیصلہ کر دیا کہ صداقت صداقت ہی ہے۔ اور دی غالب آجاتی ہے۔ مسٹر اسحاق کے پرچہ کے بعد نصف گھنٹہ کے لئے جلسہ پر خاموشی ہوئی اور گورنٹ کے طور پر کھائے پیئے کے شغل میں لگ گئے اور ہماری جماعت خدا تعالیٰ کی جانب میں حاضر ہوئی۔ مسٹر اسحاق کی اس کارروائی پر منہج بھی تھا اور خوشی بھی۔ خوشی اس لئے کہ چلو دفع الوقتی کے طور پر ہی ایک اسرائیلی نے اپنی تنگ خیالی کو چھوڑ کر ہماری صداقت کو قبول کیا اور منہج اسپرکھن کلا لے دیں اس سے مسٹر اسحاق نے اپنی تعریف کر لی۔ ان واقعات نے خاص اثر ہماری طبائع پر کیا اور ہم اپنی نمازوں میں اس وقت ایک عجیب خشیت اور شروع و خضوع دیکھتے تھے۔ اور فتح اسلام کیلئے جو بھگت سیکڑیاں احمدی ہاتھ پر ہونے والی تھی رو کر دعائیں مانگ رہے تھے۔ ہم بھی نمازیں ہی تھے کہ جلسہ کا وقت شروع ہو گیا۔ نماز سے خارج ہو کر اندر گئے ہماری کرسیاں پہلی قطار میں تھیں۔ لیکن اور حاضرین جلسہ وہاں آئے اس لئے خواجہ صاحب اور راہ صاحب کو تو غصہ نے ڈیس پر جگہ دی اور باقی احمدی اصحاب ہاں کے وسط میں بیٹھ گئے۔ متواتر دو گھنٹہ تک پانچ پچے کے بعد پڑھے گئے۔ لیکن یہ پانچوں کے پانچوں پچے اگرچہ نہایت قابل ہاتھوں کے لکھے ہوئے تھے۔ پرانے گائی خاص اثر عائد پر پیدا نہ کر سکے۔ جب موعول پڑھنے والے ڈیس پر آئے اور اپنا مضمون پڑھ کر چلے گئے سامعین میں سے کسی نے کسی کے ساتھ کوئی اثر مسٹ ظاہر کیا اور نہ آثار مسرت پیدا ہوئے۔

آخری ہر چہ شاکت پر تھا۔ یہ وہی مت ہے جو کل کائنات کو مائی شکل میں دیکھ کر عورت کے عضو ناس کی پرستش کیا کرتا ہے۔ لیکن دھرم زمانہ اور اس کی ترقی اس مذہب کو جتنی خاص عبادتیں حیا سوز اور عفت و عفت کے لئے تیار کن ہیں اُسے ایک تعلیم یافتہ گریجویٹ بلفیاند رنگ میں پیش کر رہا ہو اور کس طرح جذبات اور خیالات کو اکسار رہے۔ ہم منتظر تھے کہ اب کوئی حکیمانہ جوازیت اُس پوجا کی بتلائی جاوے گی جو شورا تری کی رات شاکتک لوگ کیا کرتے ہیں اور سمجھا جائے گا کہ کس طرح خاص مشنوں کے پڑھنے سے ایک معمولی انسان ایسا بلند ہو جاتا ہے کہ وہ فعل و نمود و سرور کے لئے بمنزہ گناہ کے ہوں ان کے ارتکاب ان کی ذات میں گناہ منس جہا جاسکتا۔ لیکن فاضل موعول گیارہ سے اس منہ پر روشنی ڈالنی پسند نہ کی تھیں اُسی طرح عمدہ الفاظ جمع کے ہوئے تھے۔ جیسے کہ باہری لوگوں کے سر میں ہو کرتے ہیں شاکت مت کے

پھنسا شروع کیا۔ پھر چکا آغاز اسلام کی تعریف سے تھا۔ آپ نے اسلام کی تعریف بغیر اسے آپ کی مرید
 تو لا امت با اللہ وما انزل لہ لیلینا وما انزل لہ
 ابراہیم واسحق واسمعیل ویعقوب والکسا علیہ
 وما اوتی موسیٰ وعلیٰ وما اوتی البیّنون من
 ربہم الا فریق بنی احد مذہبہم ونحن لہ
 مسلمون

ایک ایسے وسیع پیمانے پر کہ جس وقت اس تعریف کی
 تائیدیں آپ نے آیت بالا چھکراؤں کے ترجمہ کیا ہوں کے
 محل حاضرین پھڑک اٹھے اور ایک مسرت کا اظہار بلند چیز
 میں ہوا۔ پھر کیا تھا وہ سارے دن کی بے لطفی جس نے
 چہرہ زکاہ اورانہ بند کر رکھا تھا گھول دیا اور اس قدر چیز اس
 معنوں پر ہو گئی کہ سارے دن کی کسر حاضرین جیسے نے
 نکال دی۔ ایک جوش مسرت تھا جو ہر ایک کے چہرہ پر نظر
 آ رہا تھا۔ گوگوں کی ہاچھیں کھلی جا رہی تھیں۔ اور بعض کی
 آنکھوں میں خوشی سے آنسو بھر آئے۔ اللہ اللہ کیا عجیب
 نظامہ تھا کہ ایک بیس نامہری کے پیرو اپنے مطالع کی قدرت
 قائم کرنے کے لئے کمال خوشیاں راستہ بندوں کو چور ڈاکو
 بٹ مار اور بدچلین قرار دیتے ہیں اور وہ کبر پر کمال نام
 لیوا اپنے آقا کی صداقت قائم کرنے کے لئے دینا۔ کے
 ہر ایک راستہ باز اور مقدس معلوم کردہ عورت و بے راہ
 جن کا وہ سختی ہے خواہ صاحب کے معنوں ٹرے جلتے
 کے رفت یہ سمجھ نہ آتی تھی کہ سامعین کل کے کل احمدی اور
 مسلمان ہیں یا غیر مسلم۔ کسی احمدی کو اس وقت کیا خوشی ہو سکتی
 ہے یا وہ جوش و خروش کیا دکھلا سکتا ہے جو دامن ہر ایک
 اس علیہ دکھلا رہا تھا۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ خواہ صاحب کے
 معنوں میں بعض حصے ایسے تھے جنکے متعلق ان کو خطہ تھا
 کہ شاید یہ جلسہ کے مطابق نہ سمجھے جاویں۔ یا متظنن جلسہ
 اس حصہ پر مستحسن ہوں۔ لیکن عجب شان ملی ہے کہ انھیں
 فقروں پر اور انھیں مطالب کے اظہار پر زیادہ سے
 زیادہ خوشی کا اظہار ہوا۔ خواہ صاحب کے عین مقابل
 ایک نیک اور وسیع دل کا سکھ چلین بیٹھا ہوا تھا وہ
 سکھ تو ہم تن مسرت ہو رہا تھا جو وقت فاضل میکہ پر آنے
 چھٹی صدی ہجری کا لفظ کھینچ کر دکھلا دیا اس وقت زمانہ کیا کادری
 کے لفظ خیال پر پہنچا ہوا تھا اور چاہتا تھا کہ ہر ملک میں
 الگ الگ آباد ہیں۔ یا ایک ہی زیر دست نبی آ کر مل دنیا کی
 ہزاروں کا علاقہ کرے۔ اور پھر اس امر کو دکھلا کر کہ ان ان

دورہ سے نہ کم میں الگ الگ بنی آنا درست نہ تھا اور محنت
بالغیبا اس امر کی تقاضی تھی کہ ایک ہی بنی آدسے جوکل دن کا بادی
ہو۔ اس لئے وہ بنی آیا اور اس جگہ آیا جو اس وقت کی معلوم دنیا
کا مرکز تھا۔ اب اس فقرے پر سب سے پہلے اسی شریف طبع
سلسلے نے افسوس و سرور کے اپنے ابتاع میں چہرے ہال کے
کو گونجا دیا۔ اصل بات یہ ہے کہ کھانا غلبہ پر خمیر کر دیتا ہے۔
اور انسان کی کیا جال ہے کہ وہ شہیت ایزدی کے خلاف کہہ سکے
عجیب بات ہے کہ خواجہ صاحب تو کہیں کہ حضرت مرزا صاحب
ان ان حالات کے ماتحت مسلمانوں کے لئے سہی اللہ
اور عیسائیوں کے لئے مسیح اور ہندوؤں کے لئے کرشن ہو کر
آئے اور بنگالہ کل کے کل اور ان کے ابتاع میں رنج اہل ہند
جو ش کے مارے مچھل مچھل پڑے۔ سبحانے اس کے کہ وہ اس
ایک بے ادبی کا گھڑ کرشن سماج کی شان میں جمعیں بنی
میں خوشی اور مسرت کا موجب ہو۔ گو یا اس وقت حضرت
قدس مرزا صاحب کا دعویٰ کرشن کرنا نااہل بنگالہ کی ملی آواز
کو پرکار ثابت نظر آتا تھا۔ اسی طرح جب خواجہ صاحب نے
مکالمات اور الامام کے فلسفہ پر بحث کر سکے یہ کھانا چاہا کہ
الامام کا پانا ایک کمال انسان ہے اور اگر اداوی ترقیات میں
زمانہ آئے دن ایڈمن برشل اور نیوٹن پیدا کرتا ہے اور پیدا
کرنا میرا ہے تو دعائیت میں یہ کیوں محال تھا جو اس کے آئے
دن مسیح کرشن راجہ راور بدہ پیدا انہوں کیسی اور وقت میں
شاید یہ فقرہ سنا ہی خیال والے کو تکلیف دیں لیکن اس وقت
تو ہوا بدھی ہوئی تھی۔ یہ فقرہ تو پورے درجہ کا سکھانہ اور غویان
سے معذور فقرہ تھا۔ کوئی کسے سخت بات بھی خواجہ صاحب کا گھر
تو وہ محبت اور خوشی سے برداشت ہوئی۔ مجھے بار بار وہ
بنگالی چہرے یاد پڑتے ہیں جو دس رہتے۔ اور حسرت
معمول پڑھتے پڑھتے خواجہ صاحب ان کی طرف دیکھیں
وہ آنکھوں آنکھوں میں ہی خواجہ صاحب کو کمندیں کی گھنٹیں
کو پڑھے جاؤ اور برابر پڑھے جاؤ اور جوں میں آتا ہے
کے جاؤ۔

خواجہ صاحب کے لیکچر کا آخری حصہ نہایت ہی پر زور اور
زبردست تھا۔ اگرچہ اس میں عیسائیت کی طرف توازن نہ
تھا۔ لیکن نہایت ہی معقول اور فلسفیانہ طریق پر اس
میں عیسائیت کی تردید تھی اور وہ حصہ اس امر کو ثابت
کرنا تھا کہ وہ ریشل ازم جو اس وقت یورپ میں عیسائیت
کو کھاکر دو نہ چھوکتا رہا ہے اس کے اصل اصول
نہ ان کے کیم سے مستخرج ہوئے ہیں اس کا خاص اثر پارلر

کانوشن آن ریلیجنز کا دوسرا اجلاس

جوانت اس جلسہ میں نہایت ہی قابل انوس تھی وہ بے غفلت اور سستی بزدلان اسلام کی تھی جو تمام معاملات میں ہماری قوم کو تیار کر رہی ہے۔ بھلا ہم دنیا کے اور معاملات میں توبہ سے پیچھے رہ گئے تھے۔ لیکن ایک حزب مخالف کی حفاظت پر ہمیں ناز تھا۔ لیکن تجربہ نے ثابت کر دیا کہ وہ ادب و قوی جو ہماری سوسائٹی کو تہمت کی ہر ایک شاخ میں کھارہا ہے اس سے ہمارا مذہب بھی بچا ہوا نہیں۔ اللہ اللہ یہ مذہبی جلسہ ہندوستان جیسے ملک میں جہاں علماء نے ایک دوسرے کی تکذیب و تحقیر و تہذیب میں دفتروں کے دفتر سیاہ کر دئے ہیں اور انفاق پائے۔ اس موقع پر کوئی بھی صداقت اسلام کو قائم اور ثابت کرنے کے لئے نظر نہ آئے۔ اگر پہلے جلسہ مذہب میں جو مقام کلکتہ منعقد ہوا بہ سبب دوسری کے علما کی شرکت کا موقع نہ تھا تو یہاں تو وہ وقت نہ تھی پھر مسلمان علماء کیوں شریک نہ بنے۔ جلسے میں عام طور پر مسلمان خال خال گزار نظر آتے تھے۔ چاروں طرف ہاں کے بیچ اور کرسیاں ہندو اور عیسائی احباب سے بھری ہوئی تھیں۔ حاضریں جلسہ میں شاید میواں جتہہ بشکل مسلمانوں کا ہوگا۔ یہ حالت ہے اس قوم کے لوگوں کی جن کی بابت ہم سمجھ رہے تھے کہ انھوں نے دین کی خاطر غائب دنیا سے عدم توجہ کر رکھی ہے۔ خدا تعالیٰ کا یہ بھی فضل ہے کہ اس موقع پر مسلمانوں کی طرف سے دو پرچے پڑھے گئے اور خوش منشی سے وہی دو پرچے سلسلہ ہمارے جلسے کے روح رواں قرار پائے۔ ایک پرچہ مولوی محمد علی صاحب ایم اے ایڈیٹر دیوبند ریلیجنز قادیان کی طرف سے تھا جو نہایت فصیح و بلیغ انگریزی میں تھا۔ اور دوسرے حاضریں جلسہ نے بھی اس کو شکریہ کہا کہ نمایاں اس کے برابر کوئی پرچہ نہ لکھا گیا ہو گا۔ اس میں اسلام اور ارکان اسلام کے حکیمانہ فلسفہ اور قرآن کی وسیع اور جامع تعلیم کا ذکر تھا پرچہ کیا تھا گویا وہ پاکیزہ میں بندھوایا تھا۔ یہ پرچہ کارروائی جلسہ کے دو سکشن پڑھا گیا اور یہی ایک پرچہ تھا جو نہایت توجہ اور مسرت کے ساتھ اہل جلسہ نے بلا تیز و تباہ سنا اور جیسے سب نے اخبار سرسٹ کیا۔ ورنہ باقی پرچہ عربی معمولی توجہ سے سن گئے۔ پہلے دن میں ہندو مذہب کے دو مختلف شاخوں پر پرچے پڑھے گئے اور یہودیوں

پر اہل یونین مشنری انگریز پرچہ ان کا چہرہ بالکل سپکا سا رہا۔ ہر من اس خاتم انتقادیہ تقریر نے سارے دن کی کوفت کو کو دور کر دیا۔

خواجہ صاحب نے تقریر میں تو توڑ مہاراجہ صاحب درجہ تک بیاضت ہو کر اپنی کرسی صدارت سے اٹھ کھڑے ہوئے اور خواجہ صاحب کو مبارکباد دینے کے لئے ہر من مساندہ آئے ہاتھ پرٹھایا۔ ایک صوفی مزاج احمدی پر مہاراجہ صاحب درجہ تک کیا اس سے بھی کئی گنا بڑھ کر عظیم الشان انسان کا مصداق کرنا کیا اثر رکھتا تھا۔ لیکن اس امر کو دیکھ کر کہ یہ فعلی مہاراجہ صاحب نے کیا تمام کارروائی جلسہ میں اس نے پہلے نہ بعد میں بطور پیڑچا۔ اور اس بات کے ثبوت میں تھا کہ اللہ العزیز کا وہی کام اس طرح اسلام کی تبلیغ کر کے مخالفان اسلام کے دل پر قابو پالیتا ہے۔ ہمارے لئے خدا تعالیٰ کے احسانات کو شکر گوئی کا باعث ہوا۔ مہاراجہ صاحب کی اس مثال کی پیروی قریباً تمام معزین نے کی جو جلسہ پر بیٹھے ہوئے تھے۔ چاروں طرف سے مبارک سلامت کی آواز اور اشارے آئے جلسہ اس کے بعد بغاوت ہوا اور خواجہ صاحب سینکڑوں نادانف لوگوں سے بات چیت ہونے لگے۔ کئی معزین نے اپنے اپنے کاموں کو روئے۔ شرعیات سے بھی اتفاق نہ ہوا۔ اور بعد ازاں ہر من کے بعد دوبارہ مبارکباد دی۔ اور کہا کہ ہندو مسلمانوں کی مصالحت کے لئے جو ہندو مسلم کانفرنس شروع ہوئی ہے اگر میں ایسی کانفرنس میں پیش تو ان میں کانفرنسوں سے وہ نہ ہو سکیگا جو آپ کے ایک اس آدھ گھنٹے کے پرچے سے متوقع ہو سکتا ہے۔ ہمارے احباب اس بات کو متنبہ اور بھی خوش ہونگے کہ ان دونوں پروڈیوسر ٹیبلٹس ٹر ایک یورپین فاضل ہندوستان کا دورہ کر رہے ہیں اور ان کا تعلق امریکہ کے ایک مشہور و معروف رسالے سے ہے اور آپ اس رسالے کے نام نگار کی حیثیت میں اس جلسہ مذاہب میں شریک ہوئے تھے۔ پروڈیوسر صاحب نے خواجہ صاحب سے ملنے کی انجمن کی اور بدوقت ملاقات کہا کہ آپ کے معون کی کاپی تو میں نے لی ہے اور یہی ایک معون ہے جو اس بارہ جلسہ کی جان ہے یہی رسالہ میں لکھا گیا۔ لیکن اس دلچسپ معون کے ساتھ اس کے مصنف کا نوٹ بھی چاہئے۔ خواجہ صاحب نے پروڈیوسر صاحب سے وعدہ کیا کہ وہ لاہور جا کر پروڈیوسر کو اپنا نوٹ بھیج دیں گے۔

دینی آئندہ

ہمارے دوست میاں احمد دین صاحب ٹیکسٹ بک سائیکلٹ محلہ ہڈا والا راجپوتوں نے حال میں حضرت

چشمہ

جو صاحب کی جیت کی ہے اپنے احباب کو اطلاع کرنے میں کو انکا موجودہ پتہ یہ ہے محمد گھار کاٹھل۔ پتہ ایبٹ آباد

کی طرف سے سٹرا سٹان کا پرچہ قابل توجہ رہا۔ لیکن جس پرچے نے ایک عام خوشی کل اہل جلسہ میں پیدا کر کے تھوڑے تھوڑے وقت پر ہاں کو چیرنے کے مہزوں سے گونجا دیا وہ یہی آخری پرچہ تھا۔ اور ایک ایسے وقت میں پڑھا گیا جب اہل جلسہ سارے دن کی کوفت سے تنگ چھٹے تھے۔ یہ پرچہ یہ دکھایا گیا تھا کہ کس طرح حقیقی اور سچا مذہب اسلام جو فطرت انسانی کے مطابق ہے۔ نہ اپنے لئے وقت سے چلکر مختلف مقدس مسلمان اور مسلمان کے ذریعہ مختلف ممالک میں تبلیغ کیا گیا۔ اور کس طرح ایسے وقت میں جب کل اجزا دنیا کے پرستہ ہوئے کے قریب تھے اس مذہب نے اپنی مکمل شکل بنی کریم علی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور سنے مذہب کی صورت میں اختیار کی۔ خواجہ کمال الدین صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب اس پرچے کے لکھنے والے تھے۔ اور اپنے آہستہ آہستہ مختلف واقعات کو پیش کر کے اور باقی کل مذہب کو اپنی اصلی شکل میں خدا کی طرف سے مان کر حاضرین کو اس موقع پر پہنچا دیا جہاں انھیں مذہب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری اور ان مانے کے سوا کچھ چارہ ہی نہ رہا تھا۔ یہ پرچہ نہایت ثبوت کی نگاہ سے دیکھا گیا تھا۔ اور جلسہ مذہب کے اغراض کو پورا کرنے والا ثابت ہوا۔ مقلین جلسہ نے ان اسلامی پرچوں کی خوبیوں کو نہایت فراخ دلی سے قبول کیا خواجہ صاحب جس وقت پرچہ کو ختم کر چکے تو مہاراجہ بہادر دور ہونے لگے۔ جلسہ نے کرسی صدارت سے اٹھ کر وکیل اسلام سے مصافحہ کیا۔ اور جس سلسلہ میں مترادف دیگر ہندو صاحب نے انکو اس پرچہ پر مبارکباد دی جس میں مترے یہ بھی لکھا کہ ہندو مسلمانوں کی بین کانفرنسوں کا کام نہیں کر سکتیں جو ایک پرچہ کر سکتا ہے نہایت معتبر ذرائع سے سنا گیا ہے کہ امریکہ کے ایک معزز پرچہ کے نام نگار نے جو اس کانفرنس مذہبی کی شرکت کے لئے آئے ہوئے تھے ان اسلامی پرچوں کو پسند کر کے۔ لکھنے والوں کے نوٹوں کو چھاپنے کا ارادہ کیا ہے۔ الحمد للہ یہ نہایت ہی خوشی کا مقام ہے کہ اس جلسہ میں اسلام کی فتح ہوئی۔ خواہ کسی کے ہاتھ سے ہو

لاہور مذاہب مسلمان

پشتو تقریر

حضرت خواجہ کمال الدین صاحب اطلاع فرماتے ہیں کہ انھوں نے پشتو میں جو تقریر جلسہ کے موقع پر کی تھی وہ تقریر چھپ کر دیا جائے گی

مولوی ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر
الحمدیش کے جوابات پر ایک تنقیدی
نظر

پروا اجمہدیت نہ رہا، اس کی بجائے ۱۹۱۸ء کے ایڈیٹر جیل فائز میں مضامین کا ذکر کر کے، اسنا حضرت بیچ موصوف علیہ الصلوٰۃ والسلام پر چڑھ گیا تھا، اس پر میرے بھائی بہو موصوفہ ۱۵ دسمبر ۱۹۱۸ء میں چھ سوالات شائع کر کے انتہہ - اور ان کے جواب یکے کے ایک ایڈیٹر اجمہدیت سے درخواست کی تھی ایک ایڈیٹر صاحب موصوفہ نے ان سوالوں کے جواب اجمہدیت موصوفہ ۱۶ - جنوری ۱۹۱۹ء میں شائع فرمائے ہیں - چونکہ چھچھوکار جوابوں میں ایڈیٹر صاحب کی طرف سے ایڈیٹر کو دیے گئے سوالوں پر غلط فہمیاں نظر میں پہنچا دیں معذور بن دینا ظہور کیا جاتا ہے کہ ظہور کی کج فہمیاں میں اتنا ہے کہ وہ براہ معنوں مندر بہ اخبار پر موصوفہ ۱۵ دسمبر ۱۹۱۸ء کو سانسے دھکے دی گئی تھوڑا اجمہدیت صاحب کے بھائی کو کچھ غیر محرم و غیر انصاف - خلاف فرائض - اور اس کے ساتھ ہی اسلامی منافقین پنجاب اور اجمہدیت کے مشہور و مقتدر لیڈر شریف آباد - بانڈو نظر قمر سے اجمہدیت کی پاک فطرت اور اخلاقی حالت کا بھی گواہی -

(۱) مولوی ثناء اللہ صاحب میرے پہلے سوال کے جواب میں یوں فرماتے ہیں:

۱۰ اہم حدیث - حدیث صحیح ترمذی کے اوپر لکھ دیا چکا ہوں "ہر صدی کے سربراہ
اس لفظ کی تفسیر میں چونکہ اختلاف ہے کہ صدی کا پہلا حصہ مراد ہے
یا آخر - ملاحظہ ہو۔ (قرعہ شرح مشکوٰۃ) اس نے یہی ہے مجلہ سائنس کا
تفہیم۔ شک ہے کہ مولوی صاحب نے یہ امر تسلیم فرمادیا کہ اللہ تعالیٰ
امت محمدیہ کے لئے ہر صدی کے سربراہیے لوگ پیدا کر گیا جو دنیا
کو تانہ کرینگے۔ اور ۲۱۔ اکثر مشائخ ائمہ کے پرہیزگار اہم حدیث میں خود اپنے
معمل سائنس "ہر صدی کے اندر" لکھ دیا تھا۔ اُس کی تسبیح یا مولوی صاحب
کے مسلک پر اُس کی تفسیل فرمادی۔ مگر انھوں نے کہ مولوی صاحب
نے اس بارہ میں اپنے مذہب مختار سے اطلاع نہیں بخشی کہ مجدد و ترمذی
صدی میں ہو کر گیا یا اخیر صدی پر۔ امید ہے کہ مولوی صاحب تکلیف
گوارا کر کے سوال کے اس ضروری حصہ کا جواب بھی تحریر فرمائیگی۔
اور نیز اس امر پر مزید روشنی ڈالینگے کہ خود ائمہ تہذیب و تمدن علیہ السلام
جس صدی میں تشریف رکھتے تھے وہ صدی اس پیشنگوی
کے معنوں میں داخل ہے یا اُس سے خارج۔ اور بعثت مجددوں
مراد پیداائش ہے یا مضبوطی محمدیہ پر مبنی اور مرتب۔

(۲) مولوی شہداء اللہ صاحب دوسرے سوال کے جواب میں حسب ذیل تحریر فرماتے ہیں :-

”الہمدیث - اس سوال کا جواب خود ایک حدیث شریف میں ہے

بہتر کہ کہ جسے اپنا جواب دے کہ ہم وہی حدیث نقل کر دیں۔
عرب سے ہے۔ فطوے العربیۃ الذین یصلحون ما عند
الذین امن سفنی میں جو لوگ سری جرجی سولی سنت (نبوی) کو
سنوارینگے یعنی لوگوں سے بدعات دور کر کے اصل سنت پر انکوارینگے
انکو مسلک ہوگا اس حدیث کا بیان معاصروں کی خوشخبری کے لئے ہو
فرمنا صحابہ دین کے آنے کی علت یہی تھی جانی ہے کہ وہ لوگوں کے
نیانات خاسدہ کی جو کتاب وسنت کے مخالف ہونگے اصلاح کرنیکو
ینگے پھر پیغمبر اسلام علیہ السلام قرآن وحدیث میں صاف صاف چھوڑ
دینگے تھے۔ یہاں تک کہ وہ یہ بھی نہ کہیں گے جو جھگڑا ہوگا وہی نہایت
دیجا۔ جو منکر ہوگا وہ کافر ہوگا۔ کیونکہ ایسا کہنے سے ان کی شخصیت
داخل اسلام میں ہونا لازم آتا ہے مگر مجاہدین ایسا نہ کرتے۔
کہ وہ محض اتباع سنت لوگوں کو دکھا دینگے جس کی مثال مولانا
میل شہید اردو نووی سید نذیر حسین صاحب وغیرہ رحمہم اللہ علیہم

تقدیر مولوی صاحب کے جواب کا غصہ یہ ہے کہ مجھ دین سے ملو
میں نے تعلیم دین میں شل سید تخریمین وغیرہ میں۔ اور ان تعلیم
میں کے آنے کی علت اور تجدید دین سے مراد اصلاح فساد
وقت و تعلیم اشرار سنت یعنی امانت بدعت و احیائے سنت
مگر میں انہوں کیسا سختی سے عرض کرنے پر مجبور ہوں کہ مولوی
بے بنیاد تجدید دین کا مطلب امانت بدعت و احیائے
مجھ کو مولوی سید تخریمین وغیرہ کو محمد قدس دریا ہے۔ اس
ہو نا ہے کہ انہوں نے حدیث ذریعہ بحث کا مطلب صحیح طور پر
ہا۔ کاش جو مولوی صاحب کلمات نبوی میں تدبر سے کام لیتے
بنی سلاہل سنت و جماعت کے پاک سوانح پر کیا کیا غائر
تو بیگوئی کی حقیقت اس پر فکھ کھائی۔ اور ایسی ناظر
ملی ہٹے ہرگز سرزد نہ ہوتی۔ حدیث کے الفاظ با حازر بلند
میں کہ مجھ دین سے مراد ایسے مقدس اور مطہر وجود میں جو
سے ناپید یافتہ ہو کر مومن اللہ و مومنہ اللہ کی معیشت
مجددیت زیب تن کر کے خلافت راشدہ کے سلسلہ پر
الرسول و وارث الفی کے اختیارات نافذ کرتے ہو کر
متین کی خدمت انجام دیں۔ غار مصلحین و معلمین کی
کہ مجھ دین ایسے راقدر اور عظیم نشان خطاب کا نہیں
رکھا جائے

کلاہ خسروی و تاج شاهی، ہر گز کے رسد عاشا و سکا
 کیونکہ عامہ صلیحین و عیالین کا وجود صرف اس آئینہ یعنی **سرحدی**
 کیساتھ مخصوص نہیں بلکہ اس قسم کے علماء جو اس معرفت و نبی
 عن الکفر میں ہمہ تن مسوق ہو کر مسلمانان کو شرک و بدعات کو

پہلے اور سنت نبوی کا تھناے کے لئے حق الامکان کو ^{مستطعمہ} مستطعمہ
 کرتے ہیں۔ صدر اسلام سے ایک سہ ہزار میں موجود چلے آئے
 ہیں اور آئندہ بھی تیسرا تک یہی سلسلہ ریگا چنانچہ حدیث نبوی
 کا لایا **لَا یُحِلُّ لَنَا اَنْ نَّأْكُلَ مِنْ اَنْعَامِ اِلَّا بِضَرْمٍ مِنْ خِذْلِهِمْ**
وَلَا مِنْ خَالِفِهِمْ حَتَّى یَاْتِیَ اِلَّا مَرَلَهُ وَهْمٌ عَلٰی ذٰلِكَ
 (شفیع علیہ) اس پر شاہد باطل ہے ہیں بخود ورنے سے مرا و اگر کسی
 صاحب میں بھیجے کہ مولوی شاد اللہ صاحب نے سمجھ رکھے ہیں کہ
 حدیث زبیت میں اس بات پر بھی صدی کی قید سرسری کیا
 دیا بلکہ فضول و بیسی قرار پاتی ہے۔ لیکن حضرت مولوی صاحب
 یہ وسلم کے کام بخیر نظام میں اس ناقص ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اس
 بات کو ہیکہ کہ مولوی صاحب نے حدیث بخودی کا جو مطلب سمجھا ہے وہ
 بیکار غلط ہے۔

یو یصا ب نے جس حدیث سے استدلال کیا ہے وہ مسلم میں
صحیح مروی ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدع الاسلام

یہاں وسیع دور کا بیدار و فطوری للعرب لونی رسول اللہ
 مے نے فرمایا کہ اسلام کی ابتدا و حالت غربت میں ہوئی اور پھر
 اسی حالت کو پہنچ جائیگا۔ پس غزاکو مبارک ہو۔ اور غزاکو
 یہ حدیث اس طرح آئی ہے۔ ان الدین بد و غریب

وخطوبی العربیہ و ہم الذین یطعنون
ہند الناس من بعدی و قتلانی «مولانا اسماعیل
شیلک کی کتاب تیکہ الاخوان میں اس حدیث کا ترجمہ درج ہے

فرض دہج ہے۔ بیشک دین ظاہر ہوا مسافر اور اب ہوا مداح
 پہلے ظاہر ہوا سوا کچھ حال ہے مسافر کا اور وہ
 ہوا سوار ہے جس کو بگاڑا لوگوں نے میرے بعد سری

اسلام، نبی، آخر زمانہ میں اصل اسلام اور دین کی بابت
 بائبل کی جیسے سائنس تو ہے کہ اس کو کوئی نہیں چھپاتا
 کہ کوئی گناہ جانتے ہیں۔ اور ابتدا میں ہی اسلام کو کوئی
 اتحاد اور عرب کے آخر مسلمانوں کو انکشت نہ کرنے سے

فیر زمانہ میں دین اسلام کی اصل باتوں کو کوئی نہیں
رسلاؤں کو لوگ سخت نہا کر بیٹھے۔ تو کیا اچھا حاصل
س کا جو بدعت کو مٹا دین اور سنت کو جاری کریں۔

سوی رہی۔ اور بدعنوانوں کے چہرے اسلام میں سی گئی۔
 میں کو بجا ڈیوایا کو سید انکر دست کرتے ہیں۔ بدعنوان
 بدعنوانی فاروقی رہی ہے

میں نے اس عبارت کے تحت ہزار مرتبہ دعا کی ہے کہ

الفاسقون۔ اور حدیث معلیمک لبنتی وسنة الخلفاء
المریدین المہدیین اور حدیث موسیٰ دی دینالی
نفذہ آذنتہ بالحبیب کی تلاوتی پر ٹھنڈے دل سے غور
فرمائیں۔ تو اچھی شخصیت کا عقدہ نور با سائل پر سکتا ہے۔
مزید لہذا ان کے لئے مولودیا جگے اعراض کا جواب ہم ایک اند
رنگ میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ کتاب سخی الوصیین مطبوعہ مطبع
صدیقی لاہور کے صفحہ ۱۳ میں مولانا اسمیل شہید کے متعلق ایک
ایک فتویٰ چھپا ہے اس کی بعض عبارات کا اقتباس فیمل
میں دیکھتے ہیں۔

» مولانا جمع مرتبہ اولیا کا ملکن کا سارکھے ہیں۔ اوصاف اولیا
سابقین کے لئے ان میں پائے جاتے ہیں کیونکہ مافی شرع شرعی
دل خدا کا اعتقاد رسول کا وہی ہے جس کی محبت میں محبت خدا
اور رسول کی زیادہ ہوئے۔ اور ایمان میں پائے۔ گناہ چھوڑیں
عبارت پڑھے اللہ جل شانہ کا خوف اور رسول مقبول کی راہ کی
محبت دل میں لچھے۔ دنیائے بیزاری اور آخرت کے کاموں
میں شوق زیادہ ہوئے۔ سو یہ سب خوبیاں حضرت مولانا جمع
کی محبت میں تھیں۔ اور ان کی تعقیفات کتابوں میں پائی جاتی ہیں۔
جن لوگوں کو یہ نصیحت اور نور ایمان ہے اللہ کی ہدایت سے وہ دنیا
کرتے ہیں۔ اور جو لوگ بغاوت اور شقاوت ابلی میں گرفتار ہیں وہ اس
نور کی روشنی سے محروم اور بے نفیب ہیں۔ ایوں کی شان میں یہ
صادق ہے۔ اولیٰ کا کلاماں ہم اصل..... کافر
اور بدکشا اور برما جانا ایسے عالموں دیندار کو اور ان کی کتابوں کو کربن میں
بالکل آیا ہیں قرانی اور حدیثیں بنوی منہ میں پڑکنا اشد مذمت ہے۔
بلکہ خوف کفر کا ہے۔ ایسے عقیدے والے ہوں..... اور نماز پڑھنا اور تہجد
کرنا ایسے عقیدے والے کے پیچھے جس کا فتن اور بدعت حکم کو پہنچا ہوا
جائز اور درست نہیں..... کہتے احباب اہلکین محمد تقی ختم اللہ تعالیٰ علیہ

نہ حدیث مجددین کا مطلب مجھ سمجھا نہ حدیث فطریہ لغزبا کے
مغنیہ حقیقی تک ان کے ذہن عالی نے رسائی نہ فرمائی۔ حدیث ثانیہ
صفحہ ۱۶۹ میں مجددین کا ذکر اس طرح لکھا ہے۔
» اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سرپرکاپ ایسا شخص اس لئے بھیجتے ہیں
جو دین کو تازہ کرتا ہے۔ سو برس میں غالباً بارہ و ستم دین کو تازہ
ہو جاتا ہو اس لئے ایک بندہ خدا شروع صدی پر کرکھروف کو
پاٹھو یا زبان سے تازہ کرتا ہے۔ جماعت و محدثان کو شاکہ
ہے۔ ہر صدی کے سرپرکاپ ہی ہوا۔ ان مجددین کے نام
مجھ اگر میں لکھوں ہیں، مگر اصل بات یہ ہے کہ کتبہ کا مطلب
مجدد ہی خوب سمجھ سکتا ہے۔ اس لئے مجدد کی تعریف جو حضرت
مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھی ہے اسے بھی ہم یہاں
نقل کئے دیتے ہیں اور یہ ہے۔

» محمد راسنت کہ ہر چاروں مدت فیوض باشتاں برسہ پڑے
برسہ اگر چہ انقلاب و اقوام آؤقت بوند و بدلا و بجا باشند۔
خاص کند بندہ مصلحت علمنا، مکتوبات امام ربانی کتب
چہارم۔ جلد دوم۔

مجدد کی تعریف پر غام فرمائی کرتے ہوئے مولوی شہناز علی
نے یہ بھی لکھا ہے کہ وہ یعنی مجددین یہ بھی نہ کہیں گے جو مجھے لگا
وہی نجات پائیگا۔ چونکہ ہرگز وہ کافر ہوگا۔ اس کا جواب یہ ہے
کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے تعلیمات الہیہ
میں بھی دعویٰ کیا ہے چنانچہ ان کی عبارت پر چھٹیوں مثال
میں ہم نے نقل کر دی ہے اس بات پر اعتراض دلائے کہ یہی
شک ہو تو اسے پھر انور لا خطہ فرمائے۔ اس کے ساتھ ہی
یہ بھی واضح رہے کہ کفر کے معنی انکار کے ہیں۔ پس جو امام وقت
اور مجدد وقت کا منکر ہوگا اس کے کافر ہونے میں کیا شک ہے
حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے دعویٰ کیا ہے اس قسم کے
دعویٰ پر یوں دیکھا کہ کو یہ اعتراض ہے کہ ایسے دعویٰ سے
اسلام میں شخصیت کا دخل ماننا پڑتا ہے۔ مگر یہ اعتراض سراسر

غوی ہے۔ شارع اسلام عالیہ الصلوٰۃ والسلام نے حاکم وقت کی امانت
واجب قرار دی ہے اس لئے تمام اہل اسلام حاکم وقت کی
اطاعت کو واجبات سے سمجھتے ہیں۔ اور مولوی شہناز علی صاحب
کو بھی اس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ جس طرح ظاہری حاکم
وقت کی اطاعت واجب ہوئے اسے اسلام میں شخصیت کا بیجا
دخل نہیں ماننا پڑتا اسی طرح خلیفہ راشد۔ مجدد و امام وقت
یعنی روحانی حاکم وقت کی اطاعت واجب ہوئے اسے اسلام
میں شخصیت کا بیجا دخل نہیں ماننا پڑتا۔ اگر مولوی شہناز علی صاحب
کبھی آپ کو یہ دھن کفر بعد ذلالت فاولیٰ لکھتے ہم

صاحب دھن کو مجدد بتایا۔ اور شہناز اپنی ذات ستودہ صفات کے لئے
بھی منصب مجددیت کا امکان نقطہ پایا (مرفہ نیز زمانہ سے تعلق کرتی ہے
اولیٰ حدیث اور واقعات زمانہ بھی مولانا اسمیل صاحب کے بیان
کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر ہم سیاس فاطر مولوی شہناز علی صاحب
صاحب حدیث فطریہ اور مجددین کو داخل کریں تو
پھر غلط افراء کے وہ معنی دینا ضروری ہونگے جو جواب صدیق حسن
خالص صاحب اپنی کتاب العقاید البھیمی الوصیۃ والیہ مطبوعہ مطبع
مغنیہ عام لہ کے صفحہ ۱۱۱۱ میں لکھے ہیں اور یہ ہیں۔

» وانا مجدد ویلے حسن و مقام صالحہ از مروتیکو کا راست آخرت
صلح فرمود الرویاء الحسنۃ من الرجل الصالح جرمین
ستمتہ و امر بعلین جرمین۔ الجودۃ و نیز فرمود و لکن
بقی بعدی من اللبۃ کا مطلب شریعت خدا اور اوصا

المبشرت با رسول اللہ تعالیٰ الریاء الصالحہ جرمین
الرجل الصالح ادتری لہ جرمین مستمتہ و امر بعلین
جرمین۔ و یفسر قولہ تعالیٰ الہم البشیر
فی کلۃ الدنیا و الدنیا کہ جرمین گناہ و بدو یا صالحہ رویت اس
حضرت صلح است و مقام یا رویت جنت زار یا رویت ملکین
و انبیاء یا رویت شاہد مبرک و جرمین اللہ و سید رسول اللہ صلح
و بیت المقدس۔ و رویت و قائل آیم مقبکہ کہ مطابق رویت
واقع شود۔ یا واقع ہا مین چنانچہ وہ است و رویت الزار و
طبقات صحیح شرب لہن یا صلح و سن چنانچہ کرنا ملہ و یا
از اصول مذکور است و رویت لایحہ چنانچہ رویت آمدہ

ان جملہ کا ان بقرۃ الفرائد ذات لیلۃ فظہرت
ظلتہ فیہا امثال المصابیح الی آخر القصۃ و رویت
بنوی فضل سنات است نیز کہ رویت آمدہ کہ ہرگز مراد صحابہ
و دیگرے فی الواقع مزید زیکہ شیطاں و صورت من کے قواعد
برآمدہ..... و از جملہ فرست مصادقہ و خاطر مطابق واقع است
و جرمین از سید البشیر صلح الحق اولیٰ سلسلۃ المؤمن فاذا
بینظر بنور اللہ مراد بقرۃ است راست حدیث صاحب است
و جملہ اجابت دعا و ظور بطور شریعہ اجاب او تعالیٰ است
بنا بر حدیث و صدق طویرت او با دین جانب اشارت است
و حدیث مرید شہناز اشاعت ذی طہرین کلا یوید ہو
استم علی اللہ لا یخلفہ

حاکم دین حاکم اجتماعات نیگزہ توہد لای کہ دریں گہ و سوار ہوا
مولدایں میں غرض ہوا اہل اسلام آمدہ کہ طویرت للخص با و
در شان ایشان و روشدہ نگہ دایان بیدین و دلو انجان
پرکین۔ پس طویرت یعنی ظور ثابت ہو گیا کہ مولوی شہناز علی

اور اگر میں کہہ سکتا تو اس کی دوسری ہوتی ہے ایک تو کہہ کر بھی نہیں
میں میں کہہ سکتا۔ دوسرے یہ کہہ کر بھی نہیں کہہ سکتا۔
پہلی صورت میں تو اس کی خدائی ہاتھ سے جاتی ہے اور سلسلہ سلسلہ
بھی باطل قرار پا لہجہ سے دوسری صورت میں دوسری صورت میں لازم آتی ہے
ایک تو یہ کہ خدایں اب قدرت میں رہی ہے تو پھر اس کی خدائی
بھی باطل۔ دوسری صورت یہ کہ قدرت تو بدستور ہے مگر کوئی
خاص وجہ بھی پیش کی گئی ہے۔ مثلاً اس نے وعدہ کر لیا ہے کہ آئندہ
ایسا ہو گا۔ اس وجہ سے ایسا نہیں کہہ سکتا۔ یہ ہے تو اسی وجہ کا
پیش کرنا یعنی کسی خاص وعدہ کا ثابت کرنا جو اس بات کا دعویٰ ہو رہا
فاضل صاحب اس بات کے دعویٰ میں لکھنا بدعت نہیں کے زور
ابہ دیکھیں کہ مولوی صاحب اپنے دعوے کو دھوکے قرار دے رہے ہیں
اور عقیدہ تعلیم سے ثابت کر کے اس بھاری بوجھ سے کب تک کبھی
حاصل کر سکتے ہیں۔ اور اصل میں بھی کر سکتے ہیں یا نہیں۔
ایسا انھوں نے مولوی صاحب کے مسلک کے مطابق آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کا علم ہو سکتا ہے نہ محدود و غیرہ۔
مگر خداوند تعالیٰ فرماتا ہے یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا
علماء یحکمون بارہ ۱۱۔ سورہ التوبہ یعنی اسے ایمان والوں پر ہے
اللہ سے اللہ جو ساتھ ہیں۔ کہ جب ہم بولیں تو وہی نشانہ اللہ صاحب
صاحب کا علم دیتے ہیں انہیں ہو سکتا تو اس حکم کی کوئی بھی ہو سکتی ہو
اگر وہ کس کو صاحب تین کا علم دیتے ہیں، ہو سکتا ہے تو اپنی غلطی کا انکار
کریں اور فاضل میں جو میں کہہ دوں صاف تین میں داخل ہیں یا
کا ذہن میں۔ اور جس نے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واقفوا اللہ ولعلکم
اللہ ہے۔ منہی بجا اور اللہ تعالیٰ تعالیٰ تعالیٰ تعالیٰ تعالیٰ تعالیٰ تعالیٰ
بات ہے کہ مولوی صاحب کا بیان سنا ہوا جانتے یا خدا تعالیٰ کے
کلام پر ایمان لایا جائے۔ ہم تو خدا تعالیٰ کے کلام پاک پر ایمان لائے
ہیں اور مولوی صاحب کو خدا کے سپرد کر دیں۔ زہد ان خشک یا
سلفی خیال والے کا توں کا یہ موقوفہ کہ دینا واللہ کا ہر امام ملے ہوتا ہو
قطعی نہیں ہوتا اور اس لئے حجت نہیں محض غلط ہے کیونکہ قرآن کریم
اور احادیث بنی رؤف پریم اور مسلم شریعت اور ایمانے کا ملین کی
شہادتیں اس بات کو یاد دلانے ہیں کہ وہی ہیں کہ بعض اویا
فہم کے اعلاات قطعی ہوتے ہیں اور علم کی تعریف اپنے صاف
آتی ہے۔ چنانچہ مومنوں کے لیے ہم یہاں آٹھ فقرہ ذکر کرتے ہیں۔
اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے ان الذین قالوا یدینا اللہ
فہم استقاموا فہم علیہم الملائکہ لا تخافوا ولا
تخزنوا ولا یبغضون المجدنۃ الی اللہ فہم وعدون فہم
اولیاءکم فی الحیوۃ الدنیا فی الآخرۃ ۱۱۰ حقین جن لوگوں
نے کہہ کہ ہمارا اللہ ہے اور ہماری پادشاہی استقامت کی تو انہیں فرشتے

آتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ تم نہ ڈرو اور نہ غم کھاؤ اور ہم نشانہ
دیتے ہیں تمہیں اس بہشت کی جس کا تم کو وعدہ تھا۔ اور ہم میں
تمہارے رفیق اس دنیا میں بھی اور آئندہ دنیا میں بھی یعنی
آخرت میں بھی۔ مجھ میں سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اس آیت کے لئے نشانہ دے چکے ہیں کہ اس آیت
میں بھی پہلی آیتوں کی طرح محدث پیدا ہونگے اور محدث یعنی وہاں
وہ لوگ ہیں جن سے کلمات و مطالبات آئیں ہوتے ہیں اور میں
باس کی قدرت میں آیا ہے کہ وہ مال و دولت من فذلک
من رسول فلا نبی ولا محدث الا اذا متی الی
الشیطان فی امینۃ۔ فیلینضم اللہ مال الی الشیطان
شہد یحکم اللہ آیا آیت۔ پس اس آیت کی رو سے جسکو خدائی
نے بھی حکم سے محدث کا امام یعنی اور تعلیم ثابت ہو جائے۔
جس میں دخل شیطان قائم نہیں رہ سکتا۔ اور جو ظاہر ہو
کہ اگر خدایا اور موسیٰ کی والدہ کا امام صرف شکوک و شبہات کا ذریعہ
تھا اور تعلیم نہ تھا تو ان کو کب جائز تھا کہ وہ کسی بیگناہ جان
کو خطرے میں ڈالیں یا ہلاکت پہنچاں یا کوئی دوسرا ایسا کام
کریں جو شرعاً یا عقلاً جائز نہیں ہے۔ آخر تعلیم ہی تھا
جس کے باعث سے وہ کام کرنا ان پر فرض ہو گیا تھا۔ اور وہ
امدادان کے لئے دوا ہو گئے تھے کہ جو دوسروں کے لئے بگڑ
دیا نہیں۔ عارف ربانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اپنی کتاب
فتوح الغیب میں فرماتے ہیں۔
”وہ پھر تیرا علم اور تین خدا کی رزاقیت کے ساتھ پختہ ہوا اور تیرے
سینے کی کشادگی تو ہی تھی اور تیرے دل کا نور مضبوط ہوا اور تیرا
خدا کی تھقرب زیادہ ہوا اور زیادہ ہولند تیرا اس کے نزدیک
اور تیری امانت اس کے پاس اور تیرا لائق ہونا اس کے نگاہ دیکھنے کے
لئے۔ معلوم کرنا یا جاننا کہ کب آتا ہے تیرے پاس نصیب تیرا اور
اس کے لئے سے پہلے تیری عزت کے لئے اور تیری عزت زیادہ
کرنے کے لئے اور آپ فضل اور احسان اور ہدایت سے فرمایا
اللہ تعالیٰ نے اور کہے ہم نے بنی اسرائیل سے امام جو راہ دکھانے
تھے ہمارے حکم سے جب آنحضرت نے میر کیا اور ہماری آیات
پر تین رکھتے تھے اور فرمایا جنھوں نے ہماری راہ میں کوشش کی
میں ہم اپنی راہیں دکھا دیں گے۔ اور فرمایا اللہ سے ڈرو اور اللہ تعالیٰ تعالیٰ
دینا ہے اور پھر میر کیا ہمارا کچھ بڑا ہو کرنا اور پھر بڑا ہو کرنا اور پھر
اؤن کے ساتھ جسکو کوئی غبار نہیں اور دولت روشن کیسا تھا
ش آفتاب روشن کے اور کلام لہجہ کے ساتھ جو لب لہجہ سے
زیادہ لذت ہے۔ اور سچے امام کے ساتھ جس میں کوئی شبہ نہیں
اور نفس کے خیالات اور شیطان عین کے دوسروں سے پاک اور

صاف فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی بعض کتابوں میں۔ اور آدم کے بیٹے
میں جو میں میرے سوا کوئی مسود نہیں کہتا ہوں کسی چیز کو ہودہ
ہو جاتی ہے۔ میری فرمانبرداری کر میں تجھ میں۔ و صفت دلوں کا
کہ کوئی چیز کو کھینچا ہودہ ہو جاوے گی۔ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے
اپنے بہت پیچروں اور دوستوں اور بنی آدم سے بعض خاص و کچھ
فتوح الغیب مترجم مطبوعہ لاہور۔ صفحہ ۲۲۲ و ۲۲۳۔
کتاب الانسان الکامل معصہ حضرت سید عبدالکریم الحلیؒ جو ایک
مشہور متداول اور دسی کتاب ہے اور اکثر شرع کے خاندانوں میں
نیرودس رہتی ہے اور جو حضرت خواجگان حشت میں درخشش
پے پڑھنے اور پڑھانے آئے ہیں۔ کہ کر سٹیوں باب میں
لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کو سات مراتب عطا فرمائے
ہیں۔ الاسلام۔ الایمان۔ الاعتقاد۔ الاحسان۔ الشہادۃ۔
الصدیقۃ۔ اقررت پھر ان میں سے ہر ایک مرتبہ کی تفصیل
و تشریح کے بعد ساتویں مرتبہ یعنی قربت کے سات درجہ بیان
کئے ہیں جن میں سے ساتواں درجہ ولایت کہہ رہی ہے۔ اس مقام
کے اولیاء اللہ کو خلفاء و امیر صلی اللہ علیہ وسلم بتایا جاتا ہے اور بھی
لکھا ہے کہ ان میں سے بعض ہدایت خلق کے لئے مسود کے
جاتے ہیں اور وہ مقام رسالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
نائب ہوتے ہیں۔ اور بعض مقام نبوت میں آنحضرت کے نائب
بنائے جاتے ہیں اس کے بعد یہ لکھا ہے کہ جو کلام اللہ تعالیٰ
والا دلیا ویرید بذلک نبوۃ الغیب والاعلام
والحکم والایۃ النبویۃ الشریعۃ العظمت الخ لعلکم
علیہ وسلم فہو لا یصلون لعلوم الالہیاء و میرزا
یعنی خلفاء، محمدی جو ہدایت کہلاتے ہیں انکی نبوت سے مراد تو
اور اعلام اور حکم الہی ہے جو کچھ حاصل ہوتا ہے نبوت شریعی
نہیں کیونکہ نبوت شریعی بعد آنحضرت کے منقطع ہو گئی پس
خلفاء و امیر صلی اللہ علیہ وسلم کو علوم انبیاء و اسطہ اللہ تعالیٰ کی طرف
سے سکھائے جاتے ہیں“
میرے نزدیک اس قدر شہادتیں ایک مسلمان شفی کے
لئے کافی سے زیادہ ہیں مگر مولوی صاحب کی تسکین کے
لئے نواب صدیق حسین کی شہادت اور میں کی جاتی ہے۔ چنانچہ
وہ ائمۃ الزمان کے صفحہ ۱۰ میں امام کے متعلق لکھتے ہیں کہ ہاں
علم حاصل میشود از بیاسے اور سلف کھست
(۴) میرزا جو چھ سوال یہ تھا کہ آپ کوئی ایسی دلیل عقلی یا نقلی
پیش کر سکتے ہیں جس سے محمد کا معلوم ہونا محال ثابت ہوا ہو۔
اس کا جواب اہل حدیث نے دیا ہے۔

سبحان الہادی ۔ وہ اندک برسرا تہ ہوتے گذشتہ صحت
الاجہد مایہ ریگاست و محمد والف ریگ چنانچہ در میان ماتہ والنف

فرق است - در موردین اینها نیز ما اندر فرق است بلکه زیاد
از اس و محدود است که هر چه در اس عزت بیوض با نشان برسد
بترسطا برسد اگر چه انتاب و از او آفرقت بودند و بدلا بجای باشند
خاص کننده و مصلحت عام و لاسلام علی بن اقیع و القرم

مما بعث المصطفى عليه وآله الصلوة والتسليمات
على جميع إخوانه من النبياء والمسلمين والملاحيكه
المقرين وعباد الله الصالحين . كما كان يري من غير ارشادات

وہ اعلیٰ اسطرح تحریر فرمایا کہ ان کی نقل و حرکت ہر وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت کی شان کچھ فرمائی بنائی تھی۔ اب وہ علیمِ ناظرین اس تمام عبارت کو پڑھ کر انصاف فرمائیں کہ حضرت

مملکت کی عیادت کوئی نہیں بھیج سکا۔
 انصاف کے خواہاں ہیں میں طالبِ علم حسین بن محمد کو مومنین مسلمانوں کا
 حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی عمارت کی نسبت معلوم ہوئی۔

یہ جواب دیتے ہیں کہ:-
 "تو نینا! آگے بڑھ کر بیوی بچے کے لیے اس میں
 اسے بھی رکھ دیتے تا کہ جو عمارت منقول ہے اس میں جو عمارت

کام عوی نہیں لیکھا امت کا ہے۔ اور امت اور مجددیت میں
 بہت فرق ہے۔“
 تصدیق مودی نامی صاحب حضرت شاہ صاحب کے دعویٰ

امامت کو بہت کچھ اہم ہے اور ہر شیعہ کے لیے یہ عز و شکرت ہے کہ اس کے امت میں امامت اور مجددیت میں بہت فرق ہے۔ مگر اس عذر سے یہ نتیجہ نکالنا ہے کہ مولودھما جب کے نزدیک امامت

کاروباری باعلام آئی جائے ہے۔ اور جدوت کا دعویٰ اجاڑ
لیکن مولوی صاحب کی یہ نرالی منطق میری نگاہ میں نہیں آئی
لہذا میں اُن سے یہ بات دریافت کرنا ہوں کہ باعلام آئی بات

مردوں نے اسی نعمتِ اللہ میں عہدِ رسالت کا دعویٰ بھی کیا ہے

وکت قد البنی اللہ سبحانہ علیہ السلام
جلین انتم ہی دورۃ الحکمة بنما البست

الحقانية وسلب عن كل علم نظري وفكري يقيناً
تجبر كيف يتأبى المجددية ثم اهتم عربي جل جلاله
طريقاً حاصلها جمع بها بين الحقانية والمجددية

د نظری و فکری وائی الی آلان لم ازمنہ تفکیک ہو

نظریہ ہمارے اپنے الفاظ میں ہے

سبحان اسمها ثابت و موضعها في السماء فوق
الحين باذن ربها وليضرب الله الامثال

کرتے ہیں اس لئے آپ کو شیر غیاب کا خطاب دیا گیا ہے پھر

بزرگ کی تعریف

ہم نے ۱۴ - جنوری کے انہار میں ایک نوٹ دیا تھا کہ جو صاحب چاہیں کہ انہیں حضرت خلیفۃ المسیح کی محبت کے متعلق روزانہ کا ذکر دیا جائے وہ ایک ایک پیسہ والے ٹکٹ بھیجیں۔ آدھے ٹکٹ محترمہ عزیزہ کی ہجرت میں خرچ ہونگے باقی آدھے جتنے بھیجے اُسے دن ایک ایک کا ڈرو روزانہ روزانہ پڑنا رہیگا اس پر ہمارے ایک مہربان محبت ناراض ہوئے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ بھوت اشوس اور غم ہوا۔ ہمارے بزرگان تادیان میں رہنے والوں کا یہ حال ہے۔ ہمارے ساتھ ایسی خلی کا نوٹ شائع کرنے ہیں کہ کھانی کا پیسہ بے نیاز کارڈ نہیں لکھ سکتے۔ جب بزرگان کا یہ حال ہے تو جو ہم تادیان سے باہر رہتے ہیں ہمارا خدا ہی پکی ہوگا۔ جب یہ نوٹ تادیان سے شائع ہوتے ہیں تو انفقانی مسبیل اللہ کے کیلئے ہوتے بہت سے دوستوں کو اس خواہش کا اظہار کرتے ہوئے معلوم کر کے کہ انہیں حضرت خلیفۃ المسیح کے حالات محبت روزانہ بھیجے نہیں دیتے یہ تجویز سوچی تھی کہ چند دوستوں کو تو میں روزانہ خط لکھتا ہوں بالخصوص ڈاکٹر صاحبان کو تاکہ وہ حضرت کے حالات سے آگاہ ہو کر ضروری مشورہ دیتے رہیں اور بعض اور دوستوں کو جنہوں نے ایسی خواہش ظاہر کی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے احباب کا سلسلہ وسیع ہے اور مجھے اپنے فرائض سے فراموش نہیں کرنا مقصد رکھنا سکوں۔ اور مجھے کیا قریباً ہر ایک دوست کا جو تادیان میں رہتا ہے ہی ملتا ہے ہر ایک کو اپنی عزت لایق کے واسطے دن بھر کام کرنا پڑتا ہے۔ دو تین خط روزانہ کسی نے لکھ لئے تو کوئی شکل نہیں اور ایسے خطوں کو ب لکھتے ہی ہیں۔ اور تادیان کے مختلف مہاجرین کے ذریعہ سے باہر کے مختلف دوستوں کو ایسے خط جاتے ہی ہیں لیکن کسی ایک شخص کے واسطے شکل ہے کہ وہ ایک بڑی جماعت کو روزانہ خط لکھے۔ کیونکہ یہ کام بہت سادہ وقت چاہتا ہے۔ نہایت مختصر کارڈ ہو تو ایک گھنٹہ میں بارہ کارڈ لکھے جاتے ہیں۔ اس لئے یہ سوچا تھا کہ یہ کام کسی محرم سے اُجرت لایا جاوے۔ صحیح حالات معلوم کر کے ایک کارڈ میں لکھ دوں۔ باقی نقیب ہو جائیں۔ یہ انتظام تھا جبکہ مذکورہ بالا الفاظ کا ترجمہ ہم کو بھیجا گیا ہے۔ ابھی نوٹ کو کچھ عرصہ نہ۔ دن گذر گئے ہیں کہ آج ۲۴ - جنوری کو یہ خط روانہ کئے ہیں۔ پھر ایسے آدمی کا تلاش کرنا جو یہ کام کر سکے۔ فکر کے ساتھ اس کا روزانہ انتظام رکھنا اس کے واسطے جو کچھ ہنگامہ لایا ہے۔ کچھ بہت نہیں اور غرض ہا جب تعداد بڑھ جائیگی جیسا کہ ظاہر ہے تو اس ہجرت میں کسی بھی

ممکن ہوگی۔ اور اُس کے مطابق کارڈوں کی تعداد بڑھ سکیگی۔ لیکن ہمارے مہربان کے نزدیک بزرگ اس شخص کو کہتے ہیں جو ایک مضمون ایک کارڈ کا بنائے اور پھر دن بھر اُس کی نقیب کرتا رہے۔ اور ان نقیبوں کی ہجرت کچھ نہ اوروں کا اپنا فرض نہیں ہے بلکہ اُس کو ادا کر کے خیانت دار بنے یا اُس کام سے استعفیٰ دیدے اور سارا دن کارڈ لکھ کر اور ڈاک میں ڈال کر مات کو صبر شکر کے ساتھ جاکر سوجائے تو میں اپنے مہربان سے بادب عنعن کرتا ہوں کہ میں تو پہلے بھی بزرگوں میں داخل نہیں ہوں۔ لیکن اگر بزرگی کی یہی تربیت ہے تو آئندہ بھی اس بزرگی کا خواہشمند نہیں ہوں۔ میں انہار بد رکھا ملازم ہوں۔ حضرت صاحب کی ڈاک کا کام کرتا ہوں۔ بڑی۔ بھلی صدر انجمن کی محاسبی کرتا ہوں۔ چند مہینوں کو درس قرآن دیتا ہوں۔ نیک یا ایک پرانی عادت ولایت خط لکھنے کی پڑی ہوئی ہے اُسے پورا کرتا ہوں۔ مجھ سے یہ نہیں ہو سکتا کہ ان سارے کاموں کو چھوڑ دوں ان کے علاوہ حضرت کی مجلس میں تہجاؤں۔ دوستوں کی ملاقات بھی ترک کروں اور حج سے شام تک بیٹھ کر ڈیڑھ دو سو کر کے کچھ دنوں کا روزانہ کارڈوں کی درخواستیں ہی ہیں وہ بتلاتی ہے کہ چند مہینوں میں ایسے درخواست کنندگان کی یہ تعداد ہو جائیگی کہ ڈاک و نقل کر کے بزرگوں کی فرست میں شامل ہو جائوں۔ مجھے اس مہربان کے خط کا کوئی خرچ نہیں کیونکہ ایڈیٹر کو ایک بڑی جماعت کے ساتھ تعلق ہوتا ہے اور اب ایک خاق کے نہیں ہوتے اس لئے اُس کے واسطے ضرور ہے کہ جہاں اُسے اپنے مکرم دوست سید عابد جمیع صاحب کا خط پڑھا ہے جنہوں نے مبلغ دو روپیہ اسراٹے روزانہ لکھے ہیں کہ ۸ کے کارڈ خریدے جائیں اور پھر لکھ کر دیا جاوے۔ وہاں ضرور ہے کہ مذکورہ بالا مہربان جی کا خط بھی پڑھے۔ ہمارے مہربان نے مجھے اس بات کا بھی ظن دیا ہے کہ بعض کے ساتھ تمہارے خاص تعلقات ہیں ان کو خط لکھتے ہو۔ سو میں اس بات پر فخر کرتا ہوں کہ بعض احباب کے ساتھ میرے تعلقات خاص گیا بلکہ خاص سے بھی بڑھے ہوئے ہیں۔ ہاں یہ ٹھیک نہیں کہ میں ان سب کو روزانہ خط لکھتا ہوں۔ ان کے ساتھ جو میری روحانی نسبت ہے وہ اس امر کی محتاج نہیں کہ میں ہر حال انہیں روزانہ خط لکھوں۔ لیکن یہ ٹھیک ہے کہ ان میں سے جو کچھ لکھتا ہوں اُن کے ساتھ کوئی ٹھٹھوں کا حساب بھی نہیں۔ اور کٹ کیا چیز میں امداد دولت کی کیا سنتی ہے مجھے اللہ تعالیٰ کے

فضل پر کامل بھروسہ ہے۔ کو اگر ضرورت پڑے تو وہ دوست میری خاطر اپنی جان تک بھی دینے کو تیار ہیں۔ اور یہ تعلق امر اعتباری نہیں۔ خدا میں دو دلوں میں چاہتا ہے۔ ایسی الفت ال دینا ہے جسے عشق کا قصہ ہے اور ہر ایک کو برداشت نہیں کرنا تو حق کے واسطے یہ اس ذکر کو نہا نہیں کرتا۔ ہاں میں اپنے اس مہربان دوست کا درائقوں کے واسطے شکر ادا کرتا ہوں۔ ایک تو یہ کہ وہ کہتے ہیں کہ کھانی پر جو خرچ ہوگا میں دیکھا اس کا اعلان کر دیا جاوے۔ سو میں بڑی خوشی سے

اعلان

کرتا ہوں کہ جو صاحب حضرت خلیفۃ المسیح کی محبت کے متعلق مضافہ کارڈ چاہتے ہیں وہ آئندہ ایک پیسے والے ارسال فرمادیں جتنے دن کارڈ چاہتے ہیں۔ مذکورہ بالا مہربان کو کھانگی ہے کہ کھانی کا خرچ بھیجیں جب ان کا خرچ آوے گا ایسے احباب کو روزانہ کارڈ جانا شروع ہوتا ہے اور مہربان کا ایہم گامی شکر ہے مزید کے ساتھ درج اخبار کیا جائیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

بدر روزانہ

کا جو انہوں نے کارڈ فرمایا ہے اُس کے واسطے ان کا شکر ہے۔ اور اگر وہ سو درخواست مضافہ کے واسطے آجائے تو انشاء اللہ ہم اس کا انتظام کرنے کے واسطے تیار ہو جائیں گے۔

کیا ایڈیٹر صاحب پیسہ چاہتا ہے؟
فرائض سے آگاہ ہیں؟

حضرت سید مولوی محمد منیر صاحب فاضل امرہ کی شان مبارک میں ایک نہایت تشکب آمیز مراسلت شائع کی ہے جس میں کئی گامیاں دی گئیں ہیں کیا ایڈیٹر صاحب مسکوری تادیان کو بھول گئے ہیں۔ شکریہ حضرت بہتر صاحب فاضل امرہ صاحب اُن احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اُنکی اپنی کے جواب میں مضامین کے قانون کے واسطے جہد عطا کیا ہے۔ یہاں سارے گرامی بزرگ شیخ رحمت اللہ قریشی صاحب عبد العزیز لڑھی ٹیلر۔ خدا بخیر نصیب

تادیان میں صاحب فاضل امرہ کی شان مبارک میں ایک تشکب آمیز مراسلت شائع کی ہے جس میں کئی گامیاں دی گئیں ہیں کیا ایڈیٹر صاحب مسکوری تادیان کو بھول گئے ہیں۔ شکریہ حضرت بہتر صاحب فاضل امرہ صاحب اُن احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اُنکی اپنی کے جواب میں مضامین کے قانون کے واسطے جہد عطا کیا ہے۔ یہاں سارے گرامی بزرگ شیخ رحمت اللہ قریشی صاحب عبد العزیز لڑھی ٹیلر۔ خدا بخیر نصیب

پچھلے سفر میں جا رہے تھے
احبابِ یارس کو یہ ترغیب دی
دین۔ اب بخشی عبدالرزاق
بہت فری ہوئی کہ انجن بن گئی
ترین ہرمن ایک عبد الرشید
کی۔ دوسری محمد نیل الرحمن
کی۔ ہر دو تقریروں کا کچھ لفظ تباہ

پسیمی بعد اسی در کثرت برطانیہ کی درجہ چھوٹی ہوا ہے ۔ ایک
شخص کا گلاب پر آنا اثر نہیں پڑتا تھا کہ ایک سربراہی اور جانت
کا پڑا ہے ۔ اس لئے انجمن دین کی اشاعت اور اس کا کامیابی
کا ایک بہت بڑا اہل ہے ۔ اس وقت خاص کر مسلمانوں کی حالت
قریباً بستر اور ان کے کہ اسلام کی عظمت اور خدا تعالیٰ کی
محبت ان کے دلوں سے باہر آئے گئی ہے بہت سے ایسے
ہیں جو دوما کی حقیقت کو جھل گئے ہیں اور ادھر ہی استیجاب کیم
کے تختہ سے ہلکے بہرہ ہو گئے ہیں ۔ ہزار ہزار مسلمان مسعود
برق کا کہہ رہے ہیں اپنے فضل و کرم سے اس تاریک زمانہ
میں اپنا مرسل بھرت فرما یا اور اپنی قدرت کی چمک دکھلائی
انجمن کا ہر ماہیت ضروری ہے جسے دیکھا نہ حال میں دیکھا نہ
مولا مفتی محمد صادق صاحب نداس فرزند گئے گئے تھے ۔ مولا
مولا نے اس بات کی تحریک کی کہ جہاں پر ایک انجمن ضرور قائم
ہونی چاہیے ۔ لیکن کو کوئی تعداد اس قدر کافی ہے ۔ کہ
انجمن قائم ہو سکے ۔ لہذا یہ تجویز ہوئی ہے کہ آج کے روز انجمن
کا افتتاح جو زمین جناب مولا مالوٹی انجمن کش صاحب

وصیت - غلام حیدر صاحب پٹواری الزکوٰۃ کی راہ دہالی
فصل گزیرہ انوار الطلاع دیتے ہیں کہ ”میں نے آصفیٰ بن موسیٰ
ہذا کی وصیت کر دی ہے“

دفتر بدر سے طلب کرو
 جس میں حضرت بیچ موعود کے دعویٰ
 کا مل ثبوت ہے۔ ۹۰ عدد ۵ مراہم
 اللہ کا دی ہی۔

امام احمدیہ | جس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح
 احمدی کے دعویٰ کی اثبات اور اللہ -
 البیوم الآخر - انبیاء و کتاب تمام ارکان و اصول اسلام کی مثبت
 عقائد کا انہار ہے -

خاص رعایت
فرمانی ہوئی تھیں۔ صلوات و تحائف کا خزانہ ماضی
۱۲۰۰ رعایتی ۱۰۰۰ خط و حضرت کی تقریریں
۱۲۰۰ رعایتی ۱۰۰۰ سلسلہ ہوا رید۔ حصاد اول و دوم
کے لئے نہایت مفید سلسلہ حدیث کی تاثیر اصلیت
۱۲۰۰ مکتوبات احمدیہ۔ چودھویں صدی
۱۲۰۰ اسلام کے تصوف آموز مکتوبات اصلیت ۱۰۰۰ رعایتی ہر
۱۲۰۰ پارے ترجمہ القرآن۔ مرتبہ شیخ یعقوب علی
۱۲۰۰ اس زمانہ میں عجیب تفسیر اصلیت نہایت عمدہ رعایتی شہ
۱۲۰۰ حضرت ہمارے دفتر کے ملنگی۔ (سید اجانبیہ)

خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے
 پشاور پبلیک ریسٹورنٹ اور ٹیکسٹ لایبر
 کے نام آدھ آئے کے کتب سے بیحد کردہ
 مدرسہ الزامیہ خراسان
 لاہور

عرق پودینہ
ہر ایک بال بچے کو اکوڑ دو گھنٹہ میں کھانا چاہئے۔ عرق دلائی پودینہ کی
ہری پتیوں کے مانتہ ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے دلائی گئے
نامی دوا فروش نے بنایا ہے۔ ریلج کے لئے دوا نہایت مفید
ہے۔ پیٹ کا پھولنا، ڈکار، آما، بدبھنی، اشتہا کا کم ہونا یا رب ریلج کی
علامتیں دوسری جانی میں گونکے بچے کے لئے اس سے بڑھ کر دوا
دلائی دوائیں ہے تیت فی شیشی ۸ ہر عضو لڑاک ایک شیشی ہے
شیشی نمک ۴ لڑکے اکثر برمن کے برمن نمبر ۷ و ۸ تارا چودت
بڑھ کر کھلتے۔ (مصلح مالانہ کی کتاب مفت ملتی ہے جو جو کہ
فلاح مراویں۔

صاحب سازمی

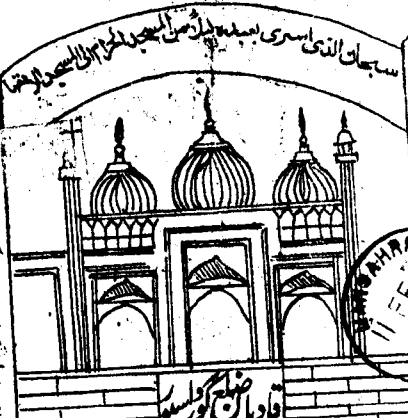
۱۱

مجان آپ پرورش سے کہترین نے ایک ہفتہ انتظار کر کے
 بغایت کار آمد ویاختیار نہیں مبلغ نفعہ تھی۔ اب اکثر صاحب کے
 ادب کے موجب میں مبلغ غاکر دیے تاکہ غریب غیب جھانی
 ناندہ ہستخوان۔ شرائط حسب ذیل ہیں صاحب امرتسری
 علی بدلتا اداواگم کو بھی دچو۔ صرف چند منٹ میں طیار
 کی ترکیب عام فہم آدمو میں بذریعہ وی پی مبلغ عیسیٰ
 ہو گئی۔

بہ صاف جواب کئے جوانی کارڈور نہ جواب سے جواب
 کی گمیری مداد کردہ ترکیب جہان امرتسری تہم علی طیار بنو خلیفہ
 بغینس واپس بچاوی گئی۔ رہا درنوست کشتہ کو خلیفہ انتر کر بدلتا
 ہر تکرک کے کو نہ نلالی جاو گئی۔ مدادکنز نامہ ویسی ہو گئی۔

ایمان یاقوت

ہدایت کردہ حکیم تھمسین صاحب ہنسٹن بلڈ فاؤنڈیشن میں صوفی اور سنی علماء کے "انسٹی ٹیوٹ للہ احادیث و اسلامی اسکالرشپس" کے اعضاء کے



یہم مجید بر سر این صدف

مسیح وقت نمبر	Reg. No. L. CCLXXXV/III
---------------	----------------------------

امین اللہ کاف عبد مرزا غلام آصف

۱۲۷

پارسہ بے بیچی
اگست ۱۹۶۷
خامبرہ
عظما یاد گے تم

و السلام مطابق ۹ فروری مطابق ۲۸ -
 نور دین مصطفیٰ

۸۔ صفر ۱۲۸۵ھ میں علی صاحبہما تختہ
سربھائیوں کو دیان آؤ گے تم

جلد ۱

فہرست قادیان کے اردو گو بعض گمان میں طاعون ہے
انقلابی اپنے فضل و کرم اور غریب داری کے لیے
طبع میں کام کرنے والوں کے بعض راجعین کے برابر
کے سبب اس ہفتہ کام میں بہت حرج رہا اور اخبار نکل
سکا نہ تمام حضرت غلیظہ المسیح کے حالات عصمت کی اطلاع
تک بہر حال پہنچاؤنے کی خواہش سے ہشک تمام ایک ہی
جگہ کے روانہ خدمت ناظرین کیا جاتا ہے۔

ترتیب تالیف کے حالات حضرت کے مبالغہ جناب
 ڈاکٹر ثبات احمد صاحب کے کھراے
 جو درج ذیل ہیں۔ ڈاکٹر صاحب پر بڑا اعتبار کیا تھا جس
 نجات دی اس کے صلہ میں اول نعمت اور عین صیقلی ہے
 یلانی بن اول سے وہ حضرت غفرلہ المرحوم کے مبالغہ
 تھارہ ذرا آب خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ان کو کھلا
 گواہ حضرت کے مبالغہ کے واسطے ان کو زبردستی باغضوا
 دی گئی ہے یہ بار کھلائے والی مثال ہے۔ ڈاکٹر صاحب
 راہ لپسندنی سے واپس آئے ہیں اور بدستور حضرت کی
 نصرت ہیں۔

کچھ حضرت
حضرت
س

مفتی صاحب۔ وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ حضرت
علیٰ حبیب اس مفتی میں بفضلہ تعالیٰ بہت کچھ راجعیت رہی
حضرت کے قریب بھرا ہے۔ ہڈی کا مرنہ ایک چھڑا سا
روگہ کیسے باقی رہا۔ پر انھوں نے اکیسے ضعف کی وجہ
پر روز بروز علاج طاعت آری ہے صرف کچھ بے خوابی کی

شکاکت ہے اور کبھی کبھی سر میں خفیت سا اور ہوجاتا ہے۔
 کل سے وہیں پاؤں کے تلوارے میں ملن ہوتی ہے۔ چوٹا ہونہ
 قابل شورش نہیں۔ تین روزہ سے حضور مجاہد کے سہارے ہونہ
 عشا کی نماز اور فراتین۔ ماشاء اللہ ولا لا قہ ولا عتد۔
 والسلام۔ عاجز دعا کا طالب بشارت امیر محمد عتد

حضرت فیاض مل امروی حضرت خلیفۃ المسیح کی اجازت سے
 انگلینڈ سے وطنِ مالٹہ کو تشریف لے گئے
 انگریز صلاحتہاں نے وقتِ انگریز صلاحتہاں نے
 اس کے فضل سے ان کے خدمت کو کھت و عافیت کے ساتھ بھرتا رہا
 ان کے لئے اور مسیحاں ان کی زیارت سے مشرف اور ان کے عالم
 سے فیض حاصل کئے۔ آمین

۵۔ فروری ۱۹۱۱ء صبح فرمایا، ابھی میرے دیکھا ہے کہ اسی مقام پر کسی پند کا مزار آشور لکھا یا اور اس کی لپریک ریاک پڑبان پھینک دی ہیں یہی اپنے شیخ رشق شیخ یعقوب علی صاحب نے عرض کی کہ اس کو دھڑا لے کے لئے کسی کے گوشت کا انتظام کیا جاوے، کہہ کر وہ اٹھے تاکہ صاحب زادہ بت مزار شریف احمد صاحب کی کسی ہوائی تہذیب سے شکا کھیندا ہے بن عین عرض کہیں کہ کوئی پند نکال کر بن شیخ یعقوب علی صاحب کے پاس پہنچے تو معلوم ہوا کہ ٹھیک اسی وقت اٹھنے لے کر پند نکالے کہ بن حضرت کی خدمت میں پیش کئے گئے اور بہت خوش ہوئے۔

فروری ۱۹۱۱ء کو بعض قوانین نے جوہاں کو جمعہ کے رُکے

بن وخصت چاہی اور صیت کی بیعت کے بعد عیت فرمایا۔ پھر صیت کیا
 نہ مجھو۔ نہ سازا کر پھرو۔ درود شریف اور استغفار بہت پڑھا گو اور
 ساجھی نہ بھی فرمایا کہ ہم ایک نصیحت نامہ لکھ دینگے تب رخصت کریں گے
 پناہ نہ۔ فوری ملائے قیل و دہر حضرت نے منہ بے ذوق و لعل
 لکھا میں بن کا اردو تہہ پہاں دے کیا جانا ہے۔ (ادخل)
 تمام آدمی نماز کو اقل وقت پوری ہوئے اور کریں (دوم) ملائے
 میں بکثرت شغل ہیں۔ (سوم) لا الہ الا اللہ کا وظیفہ کریں (چہارم)
 درود شریف۔ لامل اور استغفار سے غافل نہ ہوں (پنجم)
 اُمرا سے رہا نہ کریں۔ اس باب میں سخت نگیدہ ہے کیونکہ اُمرا
 عواما سے دور ہوتے ہیں اور بجز میں مثلاً جوتے ہیں۔ ان ان
 کے حق میں خدا کو خواہ یہ اُمرا گناہ کے ہوں یا ابراہیم کو سلطنت
 ہوں (ششم) غریبین کو بخش کر دو کہ کسی پر ظلم نہ کریں اور بیکار
 کریں (ہفتم) لڑائی سدا چھی نہیں ہیں اس سے ہمیشہ پرہیز کر دو
 اور اپنے نواسہ کی منانہ راری کر دو۔ (ہشتم) اگر اللہ تعالیٰ تم سے
 کے قوتان عید کر پھرو۔ ان قوتہ اور لکھ کرے پڑھو اور غرض
 ان جمید رخصت سے مل رہو اور تعالیٰ قوت دے۔ (دہم)

بابو احمد امین صاحب لادھوکا دیرہ دہلیز مالک
دوبہر سیکھا ناظرین بدستہ الحاکم نے کون
سیلابان سب نفوس چندہ دین اور مدد صادقین میں مہمانیت خداداد ملک
کہ وہ کامیاب دہلیز مالک کی صورت میں چاہا کہ تقیر کیا جاوے
ب کیا ناظرین؟

سخریاب۔ ایل دست جو علی ازادہ کلج من علم اپنے من اپنے

(۲) پیرس فادوان من بیان معراج الدین عمر پرواثر و پریشتر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوئی

۴۔ - فروری بعد عصر) باوجود اس حالت تکلیف کے میٹروپولیٹن کورٹ کے

جنت کتابیں انہیں محمدؐ و آلہٴ نقار علیٰ حقانہ صلی علیہ و آلہٴہ وسلم کے لئے نظر کر کر
 دیکھی ہیں۔ ان کا ذکر تھا فرمایا بڑی بڑی کتابیں خدا نے مجھے
 دی ہیں ان میں ایک علی بن حزم ہے۔

صاحب فرمایا اب بہت
 ہے۔ جی بیٹھے کو پتا تہلے یہ بھی تخفیف کا نشان ہے۔
 ملشہ خواہ | اعجازِ راقی نے، انورِ جہرہ، و حسن

...۴

ہیں۔ اور یہ کہ اس خواب کے بندہ کے دل میں رات ہوئی۔

تھی۔ اور ایک اور جگہ سے بھی آیا۔ فرمایا میرے لئے
 نے ہر چیز کا بٹا کیا ہے جس چیز کی خواہش میرے دل
 میں تھی۔ اور ایک اور جگہ سے بھی آیا۔ فرمایا میرے لئے
 نے ہر چیز کا بٹا کیا ہے جس چیز کی خواہش میرے دل

یہ ہے۔
ایک شخص کا خواب پیش ہوا کہ اگر کوئی کسی کے

لغات اور توشک ملنے کے تو اس کی کیا تعمیر
 اپنے تھوک کر
 فقن کر دیا۔
 بڑا سے وہ

لئے دے کو آرام و دنیا کی خواہش ہے۔
 کو چھوڑ دو
 حضرت مفتی صاحب السلام علیہ

رحمۃ اللہ وبرکاتہ - گذشتہ سنیچر
 بجے کے قریب حضرت جلیفۃ المسیح ایک صاحب کو
 نے ایک لطیف تقریر فرمائی جس کا خلاصہ اعلیٰ

تھیں کانیٹو نہیں

توت تھمید کے کام لیے دالے لوگوں میں سے اکثر شرفا کا رواج ہمارے
ملک میں حضرت ابی خضر علیہ الرحمۃ بڑے شاعر ہوتے ہیں۔ ان کا خضری
نانا کا ایک کتاب ہے۔ نام ہی سے ظاہر ہے کہ محمد بن عبد اللہ

مگر یہی ایک بڑے بزرگ کی صحبت میں ہے۔ یعنی حضرت سلطان نظام الدین صاحب دہلی کے مہمان خاص میں سے تھے۔ میں نے پڑھنے کا نتیجہ ہوا کہ اتنے بڑے بزرگ سے استفادہ کر کے

میں بھی خلافت سے محروم ہو گئے۔ اور حضرت نصیر الدین صاحب چراغ
دورہ دولت نصیب ہو گئی۔ مرزا غالب کیسے بڑے شہسوار تھے
فیض اس قدر بلند بار ایک ہزار سالہ کو بعض دور کوئی شعر کہا ہے اور

میں بعد اُس کا مطلب جو ان سے پوچھا گیا خود بھی نے سمجھ سکے
 کو چھوڑ کر اعلیٰ درجہ کی قوت تخیل کے بادل کو دیکھ حالت کیا تھی یا ایک ہرے
 اہل میں دوق سے موقوف آباد ن چلا تو لگے پیچھے سے سانی

ایک معذرت کا قطعہ لکھا۔ بات ہی کیا تھی۔ میرا نشانہ لگا دیا۔
 مضمون بڑے شاعرانہ تخیل بڑا برعصا ہوا تھا۔ آئین
 ہمارے گزرے ہوئے۔ یہ ہمارے ملک کی حید

..... بھی اسی قوتِ تہذیب کے کام لیتے

کام نامور رہتا ہے۔ دھرم پال اور ستیہ دیو نے کیا

درخواست

آرام کا کسی اور نامزدی کا ٹھنڈہ دیکھا۔ زمانہ ابتداء بہت بڑھ جاتی ہے مجھے بھی اس بیماری میں کبھی سابقہ پڑا تو میں تھوک کر انگ ہو گیا۔ خود طیب

درخواست کرتا

طبیعت کو روکا کہ خبردار تیرا کئی کام علاج میں ملے
اسی لئے ڈاکٹروں کی رائے میں کبھی بیٹے

معاذ اللہ! اور معاذ اللہ! اس کو قوتِ علمی کی طرف طبیعت کو
خاکسار بنانا۔

الضابطہ

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ

بلکہ حال میں علی اور علی قوت کا نتیجہ ہیں۔

غرض کہ قوت عملی کو برحسانا چاہئے۔ اور قوت تخیل سے جہاں تک ممکن ہو
تک میں تخیل سے کام لینے والا کامیاب نہیں ہوتا۔
دن میں دین و آسان کے قلاب ملا نا پڑی غلطی ہے۔ اے ایم ای

میں نے کہا کہ یہاں تمہیں کیا کیا خیالات تھے۔ آخر کمال نے
 ہنسنے لگا۔ وہ سب خیالات بھلا ہو گئے۔ جو ملا کر کم کی مشیت میں

بہارِ نبویؐ کی کتاب میں منسوب ہے ہانڈھنے اور زور قلم پگھلنے
 کے لیے کر دینے کے ہمہ کردیگے یہ سخت ناکامی کی راہ ہے۔ آپ کو
 بار بار سمجھایا ہے کہ یہ باقیں چھوڑ دو۔ چھوڑ دو۔ چھوڑ دو۔

میں کبھی قوتِ تھیلے سے کام نہیں لوں گا۔ اور اس امر کی سمجھت کریں
 میں کبھی قوتِ تھیلے سے کام نہیں لوں گا۔ اور اس امر کی سمجھت کریں

..... بھی اس عادت میں گرفتار ہیں۔ انہیں بھی بڑا
 کو اپنے ذوقِ علم سے یوں کر دینگے فوں کر دینگے۔ یہ ناگ

یہ سبھی آپ میرے ہاتھ پر توبہ کریں کہ آئندہ اس امر سے
 روکنا۔ ورنہ یہ سادہ نامرادی اور ناکامی کی گارنٹی ہے۔

۱- سردی ۱۱/۱۲

۲- برادر احمدین صاحب بیرون پاد کا لڑکا بہت بیمار ہے

۳- تھوڑا سا

جناب سرور خان صاحب کو یہ خط لکھ کر اپنی

۵۵
 شام جماعت احمدیہ کو جو سندھ میں کھجور
 میں اطلاع ہو کہ وہ اس کے جواب میں کھجور

پتہ جناب سکریٹری صاحب محمد حسین
سیسر ریاست خیر پور میرکو حقیر فرمادیں تاکہ سکریٹری
میں سے خط کو تائید کر سکے

یہ عاشق بدوش فضل کریم صاحب اشیتیں مارش
ہری بادلوں پر غور کرتا ہے کہ وہ کیوں نہ ملتا ہے

برکات کا بڑا وارث اپنا پیارا اخبار بدو جو ہم باہمی
لی زیادہ روشن ہے۔ کیونکہ آسانی پائے سے مزین
اس انداز پر ہمارے ہر دور کے پڑھنے والے

۱۸

100



ولقد نصركم الله مبعثي وإني من أذله

سازمان تبلیغاتی
پژوهشگاه فرهنگ و اندیشه اسلامی

سبحن الذي لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفواً أحد

جواد

1118 X X X 7

Reg No. of
CCLXXXV

۱۵. نصف ۱۹۶۹ یعنی صاحبنا النجیة والسلام مطابق ۱۶ فروری ۱۹۹۱ء مطابق ۵ پیمانگان سنہ ۱۹۶۷ء

(جلد ۱۰)

۴ ایڈیٹر وینچر محمد صادق عفی اللہ عنہما نوروز بمضطرے ماہ کے آخر

عبر ۱۴

دس فہر العلیہ

اہل بیت کو متفقہ تھے کہ ہر سال سات گاہ کے لئے دعا سوسٹ تک
 کو قریش داخل ہوجائے شرب کے مجتہد ریگا۔ دوم کہ عجیب و غریب اعتقاد اور
 بد نظری اور دوسرے غلط عقائد و منہاد اور بد نظری کے طریقے کے بت پر ریگا
 اور نفسانی جو شوں کے وقت ان کا مغلوب ہونا۔ اگر یہ کسی کا
 عبادہ پیش آوے۔ سوم کہ کلاماً بے چوخت نماز میں علم خدا
 رسول کے ارکان ریگا۔ اعتقاد اوس نماز تہجد کے شریعت اور
 بنی کریم اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور ہر روز اپنے گناہوں کی
 معافی مانگھے اور استغفار کرنے میں ملاومت اختیار کرے اور نبی
 صلی اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد و ثناء
 کو ہر روز وہ اپنا دوشہ ریگا۔ چہارم کہ عام خلق اللہ کو اور
 مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جو شوں سے کسی نوع کی ناپائید
 تخلیق نہ لگا۔ زبان سے نہ پھڑے نہ کسی اور طرح سے
 بھیجے کہ ہر حال میں رب رحمت علوہ علیہ و علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی تسبیح
 و تہلیل جاری ریگا۔ اور ہر حالت میں بے غما۔ ہوگا۔ اور ہر ایک وقت
 درود کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں ہر ایک ریگا

اور کسی نصیحت کے وار د ہوئے تیراس سے چند چیزیں
 لکھ کر ہم ان کے ساتھ لکھا۔ ششم یہ کہ اگر ہر
 اور انسان مت ہوا د ہو سکے بار اسی کا بار اور قرآن
 کی حکومت کو چلی اپنے اور قبول کر لیا اور مثال
 اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک ماہ میں و ستر
 قرار دیا۔ ہتم یہ کہ بخیر اور خیر کو چلی
 اور عاجزی اور خوش خلقی اور عیسیٰ لور سکینی سے
 زندگی بسر کر لیا۔ ہتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور
 ہمدومی اسلام کو اپنی جان و مال اور اپنی عزت اور
 کو عام خلق اللہ کی ہمدومی میں نص لکھ کر قبول کر لیا
 تاکہ جس میں سکتا ہے اپنی عقائد اور باتوں اور
 نور کو فائدہ پہنچا لیا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے
 میں اللہ باقر اخلافت و مروت لکھا کہ ہر بات و حق کو نام
 لیا۔ اور اس عقیدہ اخلافت میں ایسا اور دین کر لیا کہ
 اور کسی نظیر دینی رشتوں اور باتوں اور تمام
 باتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت شیخ محمد بن عبدالحلیم السلام اور آپ
کی جامعیت کا مذہب

مصلحتی امام مارا و پیشوا جم بین انوار توفیق مجتہد بادہ عرفان از جامعہ اوست وا من اگلش بہت اہدام جہاں شد با جاں بد مغاثر ہر جہت را برود شد خستام آن از خود از ہاں مارے جو ہر جہت را بہت شد و ایلان منکران حق لعنت بہت منکران مدو عن خدایت آہنہ دہر را پیش با یقین ہر کجکارے کہ نہ دوشیہ بہت ہر جو گفت من بر سر لب لہار	سلامتہم از فضل خدا مدی دین آمد از ملوہیم کتاب حق کو کران نام کہ روئے کش محمد بہت نام اورا شیر شد از مد جہن تغیر ازل غیر الامام مارا وی ایسا ہے بود سئے قول و در جان بہت بہت از حضرت احدیت بہت تا وہ حق از مدد است ت انبیاء و سابعین زبان و دل اہل انماست از ہر ہلکے معاذ
---	--

[illegible][illegible]

۱) بدرپایں قادیان میں سیاں سمران اندین عمر پر و پر اثر شد پر نثر پاشور کے حکم سے چھپکشان ہوا

الفاظ نبیؐ مجتہد کا استعمال

حضرت خلیفۃ المسیحؒ کی خدمت میں ایک شخص نے ان الفاظ کی تفسیر کے متعلق شکوک و شبہات کا جواب دیا۔
 حکم سے ہمارے سر پر زید و عروہؒ مانتے ایک لطیف جواب:

نکاح سے جو صوفی ہے۔ اؤتیر
 وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ہم بھی تو جیہی ملتے ہیں کہ نبوت حضورؐ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر منحصر ہوگی۔ اور آپؐ جو کچھ کہاں کہاں تک کامل طور پر پہنچے اور نہ ہم کہ کلام آپؐ کی ذات مبارک پر ختم ہو گئے کوئی آپؐ کی برابری کا دم نہیں مار سکتا۔

فائم الغنیم کے غلط سے لوگوں کو بڑی شوکر گئی ہے۔ آیتہ ما کان محمدؐ ابا احد من دجالکم وکن رسول اللہ وخاتم النبیین پر آپؐ غیب غور کریں اور دیکھیں کہ اگر فائم الغنیم کے صحیح معنی ہیں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نبوت کا سلسلہ بند کر دیا گیا تو اس آیت میں اس جملہ کے فرائض کا موصوفہ اور صل کیا تھا؟ فائم الغنیم سے بلا اتفاق اعتراضات ضرور ہوں گے کہ آپؐ کی سوجا ہے کہ کسی سلسلہ

الفاظ کے محض اخیر پڑانے میں کونسا اعتراض ہے؟ انبیاء علیہم السلام کے مختلف مراتب پر آکر تے ہیں پھر ان کی دو قسمیں ہیں ایک تو وہ جو تہی شریعت میں لائے۔ آدروم وہ صاحب شریعت نبیوں کے مددگار تھے یا جنہوں نے موجودہ شریعتوں کی تائید اور تجدید کی۔ مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام صاحب شریعت تھے۔ ہارون علیہ السلام آپ کے تابع اور مددگار تھے۔ خود صاحب شریعت نہ تھے اسی طرح حضرات

موسیٰ اور موسیٰ علیہما السلام کے درمیان سینکڑوں نبی محض موسیٰ شریعت کی تجدید کے لئے آئے۔ اس قسم کے انبیاء کو یہ منصب ہوا کہ اسے کہہ سکتے ہیں کہ بعد وقتاً فوقتاً جو غلطیاں اور کمزوریاں دین آہی میں داخل ہو جاتی ہیں۔ ان کو اپنے اپنے زمانے الگ کر کے خالص دین آہی کو پھر قائم کرتے ہیں امت مرحومہ محمدیہ بھی ایسے نقیون سے محفوظ نہیں اس لئے اللہ جل شانہ کا وعدہ ہے کہ اس امت میں بھی وقتاً فوقتاً برگزیدہ بندے پیدا ہوتے ہیں گے۔ جو ایسے نقیون کا استیصال کیا کریں گے کہ چونکہ اللہ کا وعدہ ہے۔ انا لعالملون۔ چودہویں صدی میں یہ منصب ہمارے اعتقاد میں حضرت مرزا صاحب کو عطا ہوا ہے۔

ذلت فضل، اللہ یوتیمہ من یشاء۔
 حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپ کے تابع و نائب ہونے میں سے بعض کا منصب نبوت کو پالنا میرے خیال میں ابن اسلام کے لئے باعث فخر ہے۔ مقام اعزاز میں نہیں حضرت

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری اور کامل ترین شریعت دنیا میں لائے جیسے آپ سے پیشہ ایک جماعت انبیاء کی آپ کے لئے رستہ صاف کرتی آئی۔ اس طرح اگر آپ کے بعد بھی آپ کے ماتحت آپ کی شریعت مبارک کی عاوم ایک جماعت پیدا ہو تو کیا سوجا ہے جس و فکر کی تمثیلات حضرت جی جانہ آئے قرآن کریم میں کثرت سے دی ہیں جانہ بذات خود روشن نہیں بلکہ صحت سے روشنی پاتا ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پاک و نفس جیہی جس سے سب انبیاء سابقین کو نور ملا اور آپ کے بعد بھی آپ کی کامل متابعت سے نور ملتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے جس لئے فائم الغنیم کا منصب آپ کے متبع میں نبوت کے ظہور کا مافی نہیں۔

لفظ نبی کے معنی اپنے مصدر ہونے کے لحاظ سے دو ہیں۔ اول اپنے خدا سے اخبار غیب پانے والا۔ دوم عالمی رتبہ شخص جس شخص کو اللہ تعالیٰ بحضرت شرف مکالمہ سے متاثر کرے۔ اور غیب کی خبروں پر مطلع کرے وہ نبی ہے اس رنگ میں میرے نزدیک تمام مجددین سابق مختلف مدارج کے انبیاء گزرے ہیں۔

ڈاکٹر عبدالحکیم نے جو لکھا ہے کہ اس قسم کا اجتماع کون نہیں جیسے حضرت مرزا صاحب نے اپنی تصدیق میں پیش کیا ہے۔ زمانہ سابق میں جب جوئے ہمدیون کے وقت میں بھی ہونا ہوتا ہے۔ یہ بالکل غلط ہے۔ ۱۸۹۷ء اور ۱۳۱۷ھ سے پیشتر اس قسم کا اجتماع سنہ چری سے لے کر آج تک کسی نہیں ہوا کہ ماہ رمضان مبارک کی تیرہویں رات کو چاند گرہن ہو اور اٹھائیس تاریخ کو سورج گرہن ہو۔ اس امر کا ثبوت کہ ایسا اجتماع پیشتر ہوا ہے ڈاکٹر عبدالحکیم کے ذمہ ہے۔ مگر وہ کوئی ثبوت علمی یا تاریخی ہرگز نہیں پیش کر سکتے وہ جانتے تھے کہ عوام الناس میں تصدیق کا

ادہ نہیں۔ جو کچھ کھنڈن لوگ اسے ہلاچوں و چرا مان لیں گے اس داستانہ جو کچھ ان کے دل میں آتا ہے۔ کھنڈ جو ہیں۔ ہماری جماعت کے ایک شخص نے ڈاکٹر عبدالحکیم کو اخباری جملہ دیا تھا کہ کوئی تاریخی ثبوت ایسے اجتماع کو صحت کا پیش کرے اور ایسے ثبوت کے پیش کرے پر ۱۸ روپیہ انعام کا وعدہ بھی دیا تھا۔ ملاحظہ ہو اخبار الحکم مودہ ۱۳۱۷ھ ڈاکٹر صاحب نے آج تک اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔

اگر حضرت مجدد الف ثانی نے یہ لکھا ہے کہ معبودہ کسوت و خیرت خلافت عادت زمان اور خلافت صاحب بھجان ہونا چاہیے تو اس سے لازم نہیں آتا کہ فی الواقعہ وہ بھی اپنی قبل از وقوع پیشگوئیوں کے سچے میں شکلات ہو یا یا کرتی

ہیں۔ جھلا کوئی غور تو کرے کہ اقل شکی جانہ اور اس میں کوئی شک نہ ہو سکتا ہے اور اول شب کے جانہ کو عرب فرمیں کہنے میں کہ نہیں اور اگر عبدالحکیم کی طاغوت اور اعتقاد بات کو کوئی سچے تو نہیں آتی ہے کہ اگر یہ نشان محمد بن میں بھی پایا جاتا ہے۔ تو پھر نہیں کیا ہوا حضرت مرزا صاحب نے اپنی کتاب میں اس بات کو غیب مان کر دیا ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی سے ہی مقصود تھا کہ چاند گرہن ماہ رمضان کی ۱۳ تاریخ کو ہوا و سید گرہن اسی مہینے کی ۸ تاریخ کو اور اس تفصیل کو متعین نے بھی مانا ہے۔

اسین شک نہیں کہ یہ اجتماع کسوت خیرت حضرت مرزا صاحب کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت تھا۔ پھر اس علاوہ مرزا صاحب کی سادہ عری آپ کے اخلاق آپ کی تعلیم حالت زمانہ آپ کا کام و حمایت اسلام و رد اہل مخالفت و تزکیہ جماعت آپ کی کامیابی آپ کے سادہات اور آپ کی پیشگوئیان بھی قرآن کریم کی مدد سے آپ کی صداقت کی شامہ ہیں۔ مگر رستی دیا ہے جسے اللہ تعالیٰ مایہ جسے جس میں سے انسان اپنی اولاد کو پاتا ہے۔ کم از کم اپنی تہذیب میں سے حضرت مرزا صاحب کے سادہات کو آپ دیکھیں۔ تو بہت کچھ بدی ہوئی ہے۔ یہاں تو کمالیہ ہیں ابناء ہم کے ہی سے ہیں۔

عیسائی تہذیب اور عیسائی

مفسر ذیل مضامین کو مؤرخ و مکرہ برادر کے برادر ہیں۔
 میان معارف الدین عرصہ صاحب لاہوری نے لکھا ہے جو حضرت امیر المؤمنین کی عبادت کے لئے پانچ تفریق لائی اس کے پڑھنے سے جہاں آپ کی زبردست شان و بڑائی کا ثبوت ملتا ہو وہاں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ اسلامی من عقیدہ ادا خلاص کے ساتھ کس صلیکے لئے آئے امام و مطلع کی روحانیت سے سمجھو کہ ایک خاص جوش رکھتے ہیں جس امر کی طرف ایک علمی تمہید کے قابل مضمون نگار نے توجہ دلائی ہے وہ مقام مہذب سوسائٹیوں کے لئے ہنزلہ روع و روان، افسوس کہ بعض یسوی اس کسٹی پر پڑے نہیں اتر سکتے اور

یہ ہے کہ اس قسم کی برائیاں تہذیب انسانیت کی سفید چادر پر بمنزلہ ایک داغ کے ہیں اس داغ کے پھیلنے والے کے لئے ایک ترش لیسوں کی مزدورت بھی جبرک احساس شاید فاضل نامہ نگار کی فطرتی خبریں زبان نبی ہوڑو سے ایدیشہ

جن حقوق اور ضروریات کا اندھا نالی نے انسان کو وارث کیسے اور جن سبکے بڑی بات یہ ہے کہ وہ ملکات کا مالک ہو جائے اور سارا انتظام جو معلوم اور مشہور اور سیاست کے ذریعہ سے انسان سوسائٹی کے لئے کیا گیا ہے اس میں ان ملکات کے لحاظ سے کی رعایت رکھنا ایک عجز اور غصہ اور غرور اور کجی رکھی گئی ہے۔

اور تمام اخلاقی مادی جو فطرت انسان میں دو بہت رکھے گئے ہیں اور جس میں صحیح استعمال کے لئے خدا کے مامور بندہ کا بننا میں وقتاً فوقتاً شریف لاکر خدا رب قائم کرتے رہتے ہیں۔

سب انسانی ملکات کی حفاظت اور حق داروں کو حقوق کی تعلیم سے محروم ہونے میں وہ امور جو ان حقوق کو بال کر کے کا موجب ہوتے ہیں وہ الہی نافرمانی کا موجب قرار دئے گئے ہیں۔ اور سوسائٹی کے شیرازہ کو توڑنے والے اور قابض لغت سمجھے گئے ہیں مثلاً جوری۔ ڈاک۔ خلیفہ۔ ظلم۔ جھوٹ اور اسی قسم کی نام پر اس لئے بڑی بھی جاتی ہیں کہ وہ صحیح فطرت انسانی کے خلاف

اور حقوق انسانی میں سخت خلل اندازی کا باعث ہیں ان سب میں سب سے بڑی بدی زنا کاری ہوتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے ارتکاب سے عوامی عقداؤں کے حقوق تلف ہو جاتے ہیں اور غیر سخی لوگ اصلی عقداؤں کے حقوق پر تصرف پا جاتے ہیں

کیونکہ جو اصول ایک صورت کے ملکات کو بذریعہ ملاشتہ کی طرف جاتے ہوئے پوچھنے کے لئے فطرت الہی میں مروج ہے وہ غنی رشتہ ہے بلکہ صورت کے ساتھ مصلحتی کا تعلق ہوتا ہے اسی قدر عقداؤں کی سافت کا وصل اس کو حاصل ہوتا ہے لیکن زنا کاری میں نس کو اپنے صاحب نسل سے چھین لیا جاتا ہے اور اس کا کوئی تعلق اس سے نہیں رہتا اور وہ غیر نسل کے ساتھ جڑا جاتا ہے اس لئے سب سے بڑی غنی تعلق کا باعث یہ زنا کاری ہوتی ہے۔ اس بات کے ماننے

سے انکار نہیں ہو سکتا کہ تمام مذاہب نے زنا کاری کو روکنے کے لئے اپنے اپنے رنگ میں تنبیہ کی ہے لیکن سب سے بہتر اور اعلیٰ درجہ کی تعلیم اسلام نے دی ہے۔ مگر موجودہ بدی لوگوں کا عملہ آخر کچھ اس اصول سے بہت جدا نظر آتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ دراصل جن دین کو حضرت یح علیہ السلام نے دیا ہیں پہنچا یا معاہدہ وہی دین تھا جس کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے

ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے دنیا پر اتار لیا تھا اور چونکہ لوگوں کی ذہنی حالت میں بہت کمزوریاں واقعہ ہو گئی تھیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے یح علیہ السلام اس دین کی تجدید کے لئے بھیجا تھا لیکن میراثیوں نے اس سرخندہ دین سے بغاوت کر کے اپنا ایک علیحدہ دین بنالیا اس لئے وہ نقطہ اعتدال سے گر گئے اور عام اخلاقی

معاہدہ پر بھی ان کا قدم قائم نہ رکھا اور اس میدان میں ان کی نظر الٹی کر دیا جوئی کہ وہ حقیقی احساس میں سے جانا رہے اس پر ای کی کو برا سمجھنے کا مادہ ان میں سے سلب ہو گیا۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو عورتوں اور مردوں کے فیما بین قدرت نے کچھ ایسی کشش رکھی ہوئی ہے کہ توڑنے سے محروم نہیں

آجائے تناس کے ساتھ مباحضہ انہما فیہ یقیناً آمادہ ہو جاتا ہے جن کششیں کو تعاقب ضروری ہیں کیونکہ ان دونوں فریقوں کے درمیان جو تعلقات اور معاہدات حقوق ترویج کے جائزہ پر قائم رکھنے کے لئے مفید ہوتے ہیں ان کے ذریعہ سے ایسے

گران ہوجھ ایک دوسرے پر پہنچنا ہے کہ اگر ان کو کوئی بڑی نزدست کشش پکارتے والی نہ ہو تو وہ کبھی اس تعلق میں داخل ہونا گوارا ہی نہ کریں اس کشش کی بد استعمالی ایک ایساوشل ہر دم سے کہیں تھے سارے جرائم پیدا ہوتے ہیں۔

مذہبوں نے ان کششوں سے ناجائز فائدہ اٹھانے اور ان کی بد استعمالی کو روکنے کے لئے مختلف زبانون میں علی قدر استطاعت تعلیمین کی ہیں لیکن مکمل اور خاتم ادیان (اسلام)

نے اس تعلیم کو تمام شعبوں میں سکون کر کے دیا ہے جس کی بہانہ تو نظر اٹھا کر کسی قانون کو دیکھنا تک منوع ہے اور اگر ہر جگہ سبھی دوست میں کہ وہ نوجوان جدید و حسد عورتوں کو جھلسوں میں باکوں پر بندھے رکھنے کے ان کی ایک ہی دفت میں کی کی معور

مضمون سے تصویریں بناتے ہیں اور سب اس پر اعتراض کیا جاتا ہے تو مضمون منسوخ کر دیتے ہیں۔ چنانچہ اسی طرح ملک بدب و آسٹریلیا میں اکثر نوجوان عورتوں کی تصویریں بنی جاتی ہیں حال میں ایک مین نوجوان عورت کی نگلی تصویر لینے کی خبر ہمارے ایک معزز بھائی اسی موسی احمدی مشوطن آسٹریلیا کی کوئی انھن

نے انہما سیر پر ڈلی ٹوٹھ میں ایک مضمون اس قبضہ رسم کی خدمت میں لکھا اور یہ سمجھا گیا کہ حقیقی تہذیبیہ فعل بہت گرا ہوا ہے اور اسلام اس کو نہ تو نہیں کرتا اس کے جواب میں مہاساتین کی طرف سے یہ لکھا گیا کہ مسٹر ایچ موسی احمدی کے نزدیک

عورتوں کی عصمت اور پاکدامنی اور اخلاق مردہ مجھڑوں کی کون سے ہے جسے کچھ بڑوں پر پھیرے۔ اگر ہم عورتوں کی نگلی تصویر بنائے اس طرح حاصل نہ کرتے تو یہ اس لئے درجہ کے گئے ہوتے کہ انہما

نصیب ہوتے اور بڑا رنگ خیالات پر ایسے ناریکے ماننے کے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

پھر جس ایک نوجوان عورت کی تصویر بنی لی گئیں ان کو معلوم ہوئی اور اس کو پوچھا گیا کہ نہیں کچھ شرم و حیا تو اس طرح ملے جوتے سے محسوس نہیں ہوتا تھا اس لئے کہ میں تو اس کام کے لئے وحشیہ خاص طور پر ورزش کرتی رہی ہوں اسی کے لئے میں بائیس کی اور گھوڑے اور موٹر کار کی سواری پر ورزش کی۔ چلیے۔ دوڑے کیچنے میں ورزش کی اور اس کام میں مجھ کو اس قدر آمدنی ہے کہ اگر میں کوئی دوسرا کام کرتی تو اس میں مجھے اس سے پانچواں حصہ آمدنی بھی نصیب نہ ہوتی اور میرے خیال میں وہ ضرورت لوگوں کے لئے اس سے بہتر آمدنی والا کوئی اور روزگار نہیں۔

یہ ہے عیسائی تہذیب کا اصلی ڈھڑا۔ ناظرین اس سے غور کیجئے ہیں کہ بڑا مہر یورو کے ملک میں زنا کاری کی اس کثرت کا نقص دکھائے ہیں جو زنا سے پوشیدہ ہیں اس کے نوک ہی ایسا ہیں اور اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ اس کے ذرہ دار مذہبی لوگ میں جن کے ہاتھ میں تہذیب مذہبی کی باگ ہے۔

میں کتنی کتابوں کا مصنف ہوں

پیری میں ٹائپل حج پرچہ درج کیا ہے تین کتابوں کا مصنف ہے اسپیشی جانن نے اعتراض کیا ہے اور جواب بھی بوجہ علم نہونے کے ان کا جواب

دے سکے۔ اس لئے میں اپنی تعینات باقیات کی فہرست

دیتا ہوں۔ ان میں سے کئی کتابوں کے مسودے میرے پاس ہیں

ہیں۔ اور بعض زیر طبع ہیں۔ اور کئی چھپ چکی ہیں سو کمال لکھائی

۱۔ پچ گچ چارلیم شیاؤوں کا (۱۹۷) مختصر وقایہ اردو شرح

۲۔ پنجابی منظوم ترجمہ (۱۹۷) مختصر سوانح اردو شرح

۳۔ سیلیان بلقیس (۱۹۷) تحفہ اکمل

۴۔ اردو خط و کتابت (۲۰۰)

۵۔ قصص القرآن قصداً (۲۰۱) خلق محمدی بنی کریم کے عقائد

۶۔ منظوم قصودوم (۲۰۱) انجم عیاضی

۷۔ سخن خوب۔ مجرب و کلمات پیچیز (۲۰۲) عقداً احمدیہ

۸۔ سوره الرحمن کی پنجابی منظوم تفسیر (۲۰۲) سنت احمدیہ

۹۔ نازد اقلاب (۲۰۳) قزاق کریم کی دعائیں۔

۱۰۔ ناول نظرت (۲۰۳) شامۃ العزیزان

۱۱۔ تفسیر شہین اردو نظم (۲۰۳) ظہور المسیح

۱۲۔ ترجمان الاذات (۲۰۳) ظہور الہدی

۱۳۔ کائنات کی اردو شرح (۲۰۳) علم و وعس کی کتاب

۱۴۔ قصیدہ ۱۱ کی منظوم ترجمہ (۲۰۳) پنجابی عشاق کے مجمع حالات

۱۵۔ (۱۳۰) دنگا ر (۱۳۰) قصیدہ و شتی کا پنجابی اردو منظوم ترجمہ (۱۳۰) امرتسار کی کتاب (۱۳۰) سراجی کی شمع۔

۱۶۔ (۱۳۰) الاختلاف (۱۳۰) چند امارت

دین کو دنیا پر مقدم کرو

حضرت صاحبزادہ محو و احمد صاحب پرنسٹن مدرسہ احمدیہ نے ایک واجب التعمیل بیعت جماعت احمدیہ کے ممبران کے واسطے رسالہ تھیٹالافان میں شائع فرمائی ہے۔ جسے ضروری سمجھ کر مزاج اخبار کیا جاتا ہے۔ دوسرے احمدیہ تو میرے خیال میں دین اسلام احمدیہ کی بنی بنائی ہوئی ہوئی ہے جسکا انتظام اور مضامین صرف اس بات کو مد نظر رکھے ہوئے ہے کہ مقدس دین اسلام دنیا میں کس طرح پھیلے۔ تو ہم کو اس کی طرف توجہ نہایت ضروری ہے۔ (ایڈیٹر)

انڈین دیلین کا جھگڑا ضرور ہے اور مخالفین اسلام جو کچھ دروایا اسلام کے نابود کر دینے کے لئے کر رہے ہیں وہ ظاہر ہی ہیں۔ کوئی وقت خالی نہیں جاتا کہ جس میں دشمنان اسلام پر حملہ نہ کر رہے ہوں۔ ایک توحید کا غلبہ دوسرے آریہ مذہب کا جو حق تیسرے فلسفہ و رسائل کا چا۔ اور چوتھے مسلمانوں کی اپنے مذہب کے لامعلیٰ ایسے لوگ ہیں کہ جن کا علاج سوائے رحمت الہی کے اور کچھ نظر نہیں آتا۔ اگر مسلمان مذہب سے واقف ہوتے تو یہ بیرونی حملہ ہندوؤں میں ہی رالی کاٹی ہو جاتے۔ لیکن سب سے زیادہ افسوس تو اس بات کا ہے کہ مسلمان خود اپنے مذہب سے واقف نہیں کیونکہ جب اسلام جیسے کبر معین رکھتے ہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے تو پھر اس میں کسی قسم کا نقص کیونکہ ہو سکتا ہے۔ اگر کمین بھی دشمنان دین سے ہو کر شرمندگی کا شانی ٹھہرے۔ در خدا خواستہ تیر ہماری کچھ بھوکا مقصود ہے۔ ذکر اسلام کا اور دشمن بھی تیری جوتسے ہو کر رہا ہے۔ جب لے ہمارے کمرودی کا یقین ہو گیا ہے۔ پس سب سے برا نقص جو مسلمانوں میں پایا جاتا ہے وہ یہی ہے کہ انھوں نے کلام اللہ اور کلام الرسول کو چھوڑ دیا۔ اور دیگر لوگوں میں پڑ گئے۔ جس کی وجہ سے ان کے اعتقاد بگڑ گئے اور اعمال اور اقوال خراب ہو گئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود نے اس نقص کو دور کر دیا اور لاکھوں کی ایک جماعت قائم کی جو خدا کے فضل سے قرآن شریف سے سچا خلاص رکھتے ہیں اور رسول اللہ کی بات بات پر قربان ہونے کے لئے تیار ہیں۔ وہ اسلام کے شیدائی اور سچائی کے ندائی ہیں۔ اور فرمایا بہت سے میدانوں میں ان کی رہنمائی کرتا ہے۔ اس جماعت کو صراط مستقیم پر ثابت کرنے کے لئے حضرت صاحب نے بہت سی تجاویز پر عمل کیا۔ اور ہر ایک تجویز اپنے

رنگ میں ایسی مفید ثابت ہوئی کہ دیکھنے والے حیران رہ گئے چنانچہ سب سے آخر میں آپ نے یہ دیکھتے ہوئے کہ ہماری جماعت میں علماء کی بڑی ضرورت ہے جو جماعت میں کلام کے سچے اصولوں کی تعلیم دیں۔ اور لوگوں کو غلط و لغت سے خدا کے فضل و کرم سے بچھٹنے نہ دیں۔ ایک مدرسہ کی بنیاد ڈالی جسکا مقصد و بنیاد کی تعلیم دینا تھا۔ اور آپ کی وفات کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح نے ہندوستان پر آپ کی یادگار کے طور پر اس مدرسہ کو بڑے پیمانہ پر قائم کیا جاوے اور اس میں ایسے علماء پیدا کرنے کی کوشش کی جاوے جو موجودہ ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اچھی طرح سے قابل ہوں۔ چنانچہ اس مدرسہ کا نام مدرسہ احمدیہ رکھا گیا۔ اور اس وقت سے اس کے مقصد اور کارآمد بنانے کی سزا کو کوشش چلی آ رہی ہے۔ لیکن یہ سزا وجہ سے دور کرنے کے لئے اس مدرسہ کے قائم کرنے کی ضرورت پڑی تھی اس کے سمدرا ہوا۔ یعنی لوگوں کو دنیا کی طرف بڑھنا ہوا سیلان۔ چنانچہ ایک سوائے چند ایک طالب علموں کے باقی کچھ کھل کے وہی طالب علم ہیں جنکو دین کے زور سے اس مدرسہ میں داخل کیا گیا ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ باوجود حضرت اقدس کی یادگار رہنے کے اس مدرسہ کی طرف احباب نے بہت کم توجہ کی ہے۔ ورنہ چار لاکھ کی جماعت میں سے سو تیرھ سو لاکھ کا کچھ آ گیا ہوا ہو گا۔ جو اپنے خیر پر دین کے لئے تعلیم پاتا۔ قرآن شریف میں صریح حکم ہے کہ ولتکن منکم امتۃ یدعون الی الخیر و یأمروا بالمعروف و ینہون عن المنکر اور پھر فرمایا کہ وما کان المؤمنون لینفروا کافۃ فخلوا بفسدن کل فرقة منهم طائفة لیفقدوا فی الدین ولینزل منہم اذ اسجدوا لیہم لعنتم یحذرون دین میں جو جب ان آیات کے ایک سیلابی جماعت ہوتی چاہئے کہ اپنی زندگی کا ایک حصہ دین کے حاصل کرنے میں لگا دے اور پھر خواہ یہ لوگ تبلیغ دین پر ہی مگن ہیں اور خواہ دوسرے کام بھی کرتے رہیں اور تبلیغ دین میں بھی مشغول رہیں اور ہماری جماعت کا تو ایسے علماء کا گروہ پیدا کرنا فرض مقدم ہے کیونکہ انھوں نے بہت کم وقت عہد کیا ہوا ہے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ اب ایک طرف دنیا کی طرح طرح کی تفتیش اور ترقیات کا سلسلہ نظر آتا ہے اور دوسری طرف یہ شان و شوکت نظر نہیں آتی۔ لیکن یہی موقوفہ ہے کہ سادہ و حق کا صدق آ زایا جائے۔ اور متقیوں کے اعتقاد کی آ زائش کی جائے۔ اور مجھے یقین ہے کہ احباب ضرور اس کام کو پورا کرنے پر بیٹھیں گے۔ جن لوگوں نے

اپنے پیارے کو چھوڑ کر اور طرح طرح کے دکھ و غم کا کھمبہ بننے والے کو نہیں چھوڑا اور صراط مستقیم پر قائم رہے۔ ہندوستان میں کب ہو سکتا ہے کہ وہ اس کا ثواب کو پورا کرنے میں قادر رہیں گے۔ اور اب تک جو کچھ سستی ہوئی ہے اس میں صرف احباب کا ہی تصور نہیں بلکہ مجھے ماننا پڑتا ہے کہ خود ہمارا بھی قصور ہے۔ کیونکہ جو لوگوں نے اس طرف توجہ نہیں کی تو ہمارا فرض تھا کہ ہم ان کو اس طرف متوجہ کرنے۔ اور اگر کچھ بھی وہ متوجہ نہ ہوتے تو بیگ پر لازم آتا۔ مگر گذشتہ راجستھان کے مقابر پر عمل کرتے ہوئے میں احباب کو اس طرف توجہ دلائے کی کوشش کرتا ہوں کہ وہ صرف مال کے بلکہ اولاد سے اس سلسلہ میں مددیں اور کچھ خدائے دین و ایمان لڑکے لڑکیاں دیں کہ وہ اللہ کی راہ میں ایک لاکھ دیں جو ہر سال مدرسہ میں تعلیم دینی حاصل کرے۔ اور خدا چاہے تو ہزاروں لاکھوں کو یہاں ہیایت دکھلا کر اپنے اور اپنے والدین کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور اجر کا مستحق ٹھہرے۔ یاد رکھو کہ جو خدا تعالیٰ کے لئے ایک دانہ بھی خرچ کرے اسے خدا تعالیٰ نے کئے پڑھاتا ہے اور تاجر جانا ہے کہ کچھ اس کی امید بھی نہیں ہوتی۔ من الذ الذی یقرن اللہ فرغ حسن فیضا عفا لہ ابعنا فیضا کثیرا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک بیٹا قربان کر دیا اور وہ کیا تھا انھوں نے اس کے بدلے میں اتنی اولاد کا وعدہ دیا گیا کہ آسمان کے ستاروں کی طرح جگمگا رہے ہوں گے۔ اسی طرح حضرت اسمعیل نے اپنی زندگی خدا کی راہ میں قربان کر دی اور اولاد کی محتاجی کے بدلے میں انھوں نے بڑا لاکھ لاکھ لاکھوں سے ایک شخص پیدا ہو کر جس کی راہ میں مرے خداوں کی نسبت اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ لا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احياء و لکن لا تعلمون پس یہ گمان مت کر کہ تمہاری قربانیاں یا ہندوستان میں جانیگی۔ اس کے بدلے میں جو تمہارے لئے انجام مقرر کیا ہے وہ یہ ہے وجاعل الذین یتبعونک ذوق الذین کہنوا الی یوم القیامۃ۔ یہ مت سمجھو کہ عربی یا دینیات کی تعلیم میں دنیاوی فتنے نہیں رزق اللہ کے قبضہ میں ہے وہ مجھے چاہتا ہے دیتا ہے۔ اس وقت تمام دنیا کی اصلاح کے لئے جس شخص کو خدا تعالیٰ نے چنا وہ انگریزی میں جانتا تھا اس کا خلیفہ اس زبان سے واقف ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اس میں محبت یہ بھی تھی کہ خدا تعالیٰ مجھے چاہتا ہے عزت دیتا ہے انسان کی کوششوں کے کچھ

[illegible]

کاش عبدالحکیم اب بھی سمجھے

عبدالحکیم - نادان عبدالحکیم جو کہ ایک اہل الذہن کنوڑیوں کا قبیلہ ہے اور اسے تکبر و اعنہا لا تقهر

لحم الواب السماء اور آئینہ

آیا نافع السلم منھا فتنعہ الشیطان وکان من العون کاشان نزل بن رہا ہے وہ اپنے ایک معنوں میں جو اس نے خلف اخباروں میں چھپا رہا ہے لکھتا ہے - مدعوئی طور پر تمام مرزائی قذافیہ کے کچھ اور اپنے پیر یا خلیفہ یا کسی اور مرزائی کا کوئی جواب یا امام نہیں پیش کر سکے جو میرے خلاف ہیں پورا ہو

ما کا اصل بات یہ ہے کہ یہ کسی یا اس کی پیشینگوئیوں کو پورے اس کے کہ وہ دوبارہ جہاد ہو چکا ہے کوئی اہمیت نہیں دیتے اس جماعت پر خدا تعالیٰ کا فضل ہے اور اس پاک گروہ کے بچے بھی بچے خوب دیکھتے ہیں اور کسی ایسے نیک بزرگ ہیں جو مکمل اہل حق سے شرف ہیں - لیکن چونکہ اموران اسی کے سوا دوسروں پر ضروری بلکہ بعض حالات میں مناسب بھی نہیں کر

وہ اپنے امام کو کثرت شائع کریں - اس لئے کہیں ان غریبوں اور اماموں کا ذکر شاذ و اذری پڑتا ہے - وہ ایک سو سے زیادہ امامات و کثرت و خواہی حضرت امیر المؤمنین کے متعلق بیان کیا سکتی ہیں - از انجمن میں تین خط میاں دیکھتا ہوں جن سے معلوم ہو سکتا ہے کہ عبدالحکیم کی پیشینگوئیوں کی تردید تو ہمارے سلسلہ کے واجب التعليم بزرگ الصید محمد احسن صاحب امر وہی اپنی وجدانی اور علمی رائے سے بھی کر چکے ہیں - چنانچہ وہ اپنے ۲۶ - نومبر کے خط میں مجھے لکھتے ہیں -

آئے پیارے فاضل اکمل ہر جہد قریب قریب ویدیائی ہو گیا کہ امیر میں آنحضرت معلوم کو پہنچا تھا چنانچہ بروز جمعہ کی کو حادثہ واقع نہیں ہوا تھا لہذا اب اب بروز میں اس کا وقوع ضروری تھا - اور یہ ضرور نہیں کہ عینہ وہی رنگ ہوتا - کسی دیکھی رنگ میں اس کا ہونا ضروری تھا - اور جیسا کہ شیطان نے اپنی وحی ۱۴۱۱ محمد اقل قتل کو شکر میں پہنچا دیا تھا اسی طرح اس وقت کے شیطان نے ضرورت کے لئے پاس پہنچا دی ہے - اور جس طرح آنحضرت معلوم اس کے بعد مدعو رہے انشاء اللہ تعالیٰ حضرت خلیفۃ بھی زندہ رہیں گے - محمد احسن

امیر کی ہر کس عکس بھی دیا جاتا ہے - پھر دیکھو میرے ایک اور دوست ہیں - وہ بھی کلام میں رہتے ہیں - ان کا نام میاں محمد بخش ہے - وہ ۳۰ - نومبر کو نظر نہیں

کری و معنی و معنی و معنی حضرت اکمل صاحب اسلام علیکم وعلیہ السلام کا کہ وہ ۲۴ - نومبر سے ۱۱ - جنوری تک مرزائیوں کے حق میں اور حضرت خلیفۃ المسیح کو تندرست اور تفریر کر سکتے دیکھا - اور مولوی محمد علی صاحب الہم - اسے کے گھر لڑکا جس کا اسم مبارک نیاز علی بابا نیاز احمد علی گیارہ انشاء اللہ العزیز - محمد بخش غفرلہ عنہ

نمبر ۱۰ جلد ۱۰

۲۴ - جنوری سے ۹ - جنوری کے خط میں ۱۱ - جنوری کی پیشینگوئی کے متعلق یوں فرماتے ہیں - برسوں کا امام حیات نور الدین - خلیفۃ المسیح حیات رکھتا رہے گا ایک امام انگریزی میں پورا چونکہ میں انگریزی بالکل نہیں جانتا اس واسطے اس کے بہت سے لفظ بھول گئے - (خود بخشن احمدی)

اور خلیفۃ المسیح کا خواب - روسیوں کی ہلاکت کے متعلق شائع ہو چکا ہے اس کے علاوہ تم اپنے ہاتھ سے لکھے ہوئے ایک خط میں لکھتے ہو کہ آپ والی پیشینگوئی کی تصدیق بڑا کہ ایک امام سے بھی ہوتی ہے - دوبارہ زندگی شروع شدہ زندگی گویا اس طرح اس شیوہ کے ساتھ کہ جیسے سلطان حضرت خلیفۃ المسیح گھوڑی سے گئے کہ امام بھی پورا ہوا جو اسی سال قبل اس واقعہ کے شائع ہو چکا ہے - یہ پیشینگوئی اس صراحت پر مبنی ہوئی کہ وہ ہمارے لیے دشمن کو بھی اقرار ہے کہ وہ ایک ایسا نیک شخص نہیں ہوگا کہ تم بڑا کہ ایک سو گز سے کہتے ہو کہ میرے مقابلہ پر کسی مرزائی کا خواب یا امام پورا ہوا کہ وہ خود مرزائیوں یعنی احمدیوں کے سردار کا امام ہو - جو جس کی محنت کا تمہیں بھی اقرار ہے - گھوڑی سے گئے کی خبر شکر ایک شیطان آواز آتی ہے - ۱۱ - جنوری تک فون ہوتا لیکن مرزا باجیس اور مرزوں ہمارے پیارے مرزا پر علیحدہ صلوٰۃ والسلام (کہ وہ اپنی وحی پسند شائع کر چکا ہے - کہ وہ بلند زندگی اور امام اس صفائی سے پورا ہوتا ہے کہ دشمن بھی اقرار کرے کہ وہ پورے اور تم تو اپنی پیشینگوئی کے جو اگلے کے خود غور چنانچہ ہمارے یہ الفاظ ہیں - میں خواہ جھوٹی یا ثابت ہو گیا ہوں - پھر میں ایک اور بات بھی آپ کے ذہن نشین کرنا چاہتا ہوں کہ میں امام کا دعویٰ کسی کے صدق و حجاب اللہ ہونے کی دلیل نہیں بلکہ ضرور ہے کہ اس امام کی تصدیق قرآن شریف سے ہو اور وہ کلام قرآن مجید سے عارف و مہر ض منووم و کلام ایسے شخص پر مائل ہوں کہ شکر و شکر بنی ہو چکا ہو - یعنی یہ علم و عمل ایسے عمل انسان ہوں اور وہ ان قانون کی جماعت میں داخل ہو

جو کئی جذبات فسانہ سے الگ ہو گئے ہیں - سوچ کلام کہ وہ خدا کی طرف منسوب کرنا ہے خدا کے متواضعان اس پر گوی ہیں - میں اس مقدس کام میں شائبہ میں نشأت اٹھا رہوں کہ عقل سلیم اس بات کو فتنہ سمجھے کہ باوجود اس قدر نشانوں کے کہ میری وہ خدا کا کلام نہیں پس ای عبدالحکیم تم خدا کے گھر گھر کسی ایک اور بات کے گھبراہٹ سے کوئی کلام صادر نہیں ہو سکتا - کیونکہ قرآن مجید میں الامن خلف الخطیہ کا استثناء موجود ہے - بلکہ ہر دے کا اس قدر قیاس باتیں پوری صفائی سے اس پر ہوں کہ کسی قسم مسلم و حق و خدا ترس کو اس میں شک و شبہ نہ رہے - اس کی تائید میں مثال سنئے - بعض وقت ان صاحب کی کو بھی پریشانی رہتے ہیں وہ ایسی بات سن لیتے ہیں جو خاص مغربوں اور متطاعی و سرکاری امور میں حصہ لینے والوں کو بھی نہیں معلوم ہوتا اور آخر کار بعض اوقات وہ بچے بچے کہتے ہیں - اور اکثر دیکھیں جاتے ہوئے سمجھتے بھی لکھتے ہیں - اور غلط فہمیاں پھیل کر اس میں خلل ہوتے ہیں تو حضرت باب بھی ہوتا ہے اس میں طبع ہم کسی ایک بائبل کی مذہب سے کسی کو حسین نہیں کہہ سکتے - مثلاً کسی کی آنکھ کو عیوبیت ہے اور باقی بہت سمجھتا ہے اور شخص کا نا بھی ہے تو اب اسے خبر نہیں کیسے اس نے ایک بزرگ نے فرمایا ہے - مے میں وہ دے میں وہ دے میں ۱۱ - جنوری سے خواباں صعبہ میں ۱۱ - سوئے عبدالحکیم نادان عبدالحکیم جو اپنی ایک آنکھ سے دیکھتا ہے - ہم تو اس شرخ زبان کو اپنا بیل دیا جو مفاد میں اس شکر کا

عبدالحکیم اب بھی سمجھے کہ یہ لکھا کرتا ہے

حسین یوسف دوم عیسیٰ بدیعنا داری

آپ خیراں ہمدرد و رحمہا داری

عبدالحکیم اب بھی سمجھے کہ یہ لکھا کرتا ہے

کہا کہ کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشان دکھلائے۔
یہ شریعہ ہر مذہب سے ہی لکھا گیا ہے۔
آرائش کے لئے کوئی۔ آیا ہر مذہب ہر مذہب کو مقابل پر ۱۰ پاہم نے
اور مجھے بتاؤ کہ کس نے پر قدسی کوئی کتب لکھ کر ان پر دوسری
بزرگ کے انعام شائع کیے۔ کہ خالق آفتاب مثلاً اور اسطرح جبرہ
کراست کہ چسپ نام نشان است: بیابانگرد فلان محسن
کچھ ہوئے قرآن کے اعجاز کو از سر نو زندہ کیا۔ کس نے
قوتان حمید کو ایک برہان کے طور پر مخلوقات عالم کے رد پر پیش
کیا۔ اور کمال کو دعویٰ کروا سکی دلیل بھی اس کتاب سے دو۔
کیر نے مسلمانوں کو از سر نو مسلمان بنادیا۔ کس نے ہمارے
ہاتھ آداب حجت نیرہ دی۔ کس نے کتاب وسنت کے قیام اور
اپنی عملی زندگی سے اسلام رکھانے والی ایک پاکیزہ حجت قائم کی
کون اس تائیدی جب جس اپنے بیگانہ ہیں امتیاز نہ تھا اور چاروں طرف
سے دشمنوں کا رخ تھا چو دھویں کا چاند بن کر چکا۔
اسے نادان سن اور کان کھول کر سن کہ وہ ایک ہی شخص تھا۔

نام ہے مرزا غلام احمد قادیانی
کون مرزا

جو تیرہ ہفت تھانہ کی گمان میں بھی گیا کچھ محمد کی شان میں
اور جس کے لئے میں اکثر شکر کرتا ہوں۔
دیرینہ سال پر سے بروشیں یہ یک لکھا ہے
آں دل کہ ام نمودے از خود و جاناں

الضمار بدرد | ابو محمد افضل صاحب والوں سے لکھتے ہیں کہ یہ
میرزا پرچہ بدرفت پر شائع ہوتا ہے خاص کر کہ
دل کو بت ہی بھاتا ہے کہ زمین آجکی اور آپ کے اساتذہ کی خدمت کا
برہمہ اعلیٰ حضرت اور شکر گز ہوں۔

منشی عبدالحکیم صاحب کے نام مبارک نمبر جاری کریں۔ ایسا ہی بارہوی
صاحب نے لاہور چھاپی سے دوئے خریداری بھیجے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو
جزائے خیر دے۔

ضرورت ملازم | ہمارے ایک عزیز کو جو ضلع لائل پور میں ملازم
ہیں ایک ایسے استاد اشرفی تک تعلیم یافتہ
کی ضرورت ہے جو انکے پاس چند ماہ رہ کر انھیں انگریزی پڑھا دے۔
جزاکم اللہ احسن الجزاء | حضرت میر صاحب قبلہ کی اہل پر
بن احمد کپڑے ارسال کئے تھے ان کا فکریہ ۲۰ فروری کے اجا
ہیں چھاپا گیا۔ مگر سبب کئی گمنامی اور کتاب اور پروٹ ریڈر
کی کم فوجی کے دو نام بفر القاب آداب مناسب ضروری چھپ گئی

اس واسطے وہ تمام اسمائے گرامی بعد دیگر امداد کنندگان
کے اس اخبار میں شکر کیے کے ساتھ دست کئے جاتے ہیں۔
جناب شیخ رحمت اللہ صاحب۔ جناب محمد حسین صاحب قادیانی
جناب عبدالعزیز صاحب ٹیلر ماسٹر۔ جناب خدا بخش صاحب
منصف پشاور۔ جناب ابوالزین خان صاحب شاہ آباد جانا
شیخ غلام میر صاحب انکسٹر۔ جناب ڈاکٹر حفیظ الرحمن صاحب
جناب مولوی فضل الدین صاحب کھارپ۔ جناب ابو عبدالرحمن
صاحب انبالہ۔ جناب ابو فرزند علی صاحب سید کلک قلعہ فیروز
جناب نیاز محمد صاحب طالب علم کس اسک جناب یوسف
صاحب اپیل فزیز مروان۔ جناب مولوی عبداللہ صاحب
پروفیسر کالج بھگل پور۔ جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب
لاہور۔ جناب حکیم صالح محمد صاحب ساگر۔ جناب سید عابدین
صاحب تحصیلدار۔ محمد علی صاحب گرد اور قانون جماعتی۔
چودھری ذرا ب علی صاحب شملہ۔ جماعت کرام منشی اسد اللہ
صاحب تھیکہ کلان۔ جناب احمد دین صاحب بیل فزیز گجرات
میان غلام رسول صاحب مگر۔ خاوند امیر اللہ خان صاحب

رہید ذریعہ

جناب فضل کریم صاحب ۲۰۲۲ لکھنؤ جناب امیر احمد صاحب ۹۰۲ لکھنؤ
جناب سلطان ابراہیم صاحب ۱۳۱ لکھنؤ جناب عبدالحکیم صاحب ۲۲۲ لکھنؤ
جناب شہزادہ صاحب ۳۵ لکھنؤ جناب محمد ابراہیم صاحب ۹۰۲ لکھنؤ
جناب سکری صاحب ۵۵ لکھنؤ جناب محمد صادق صاحب ۱۳۱ لکھنؤ
جناب عبد الزاق صاحب ۱۳۱ لکھنؤ جناب عبد الودید صاحب ۵۶۳ لکھنؤ
جناب شہزادہ عبدالحی صاحب ۲۶۲ لکھنؤ جناب عبد الزاق صاحب ۱۶۴ لکھنؤ
جناب فخر علی صاحب ۲۶۲ لکھنؤ جناب محمد عتیق صاحب ۲۲۲ لکھنؤ
جناب محمد رشید صاحب ۱۱۱۹ حیدرآباد جناب ذرا محمد صاحب ۶۲ لکھنؤ
جناب تیر محمد صاحب ۲۰۹ لکھنؤ جناب شہزادہ محمد صاحب ۱۳۶۱ لکھنؤ
جناب مولوی عبدالودود صاحب ۶۴۷ لکھنؤ جناب محمد دین صاحب ۳۱۴۹ لکھنؤ

مورخہ ۱۶- دسمبر ۱۹۱۵ء

جناب فضل واد صاحب ۱۸ لکھنؤ جناب غازی عبداللہ صاحب ۲۰۸ لکھنؤ
جناب میان امین صاحب ۲۳۵ لکھنؤ جناب عبدالحکیم صاحب ۹۹۹ لکھنؤ
جناب امین صاحب ۶۵ لکھنؤ جناب عاتق اللہ خان صاحب ۳۳ لکھنؤ
جناب احمد علی صاحب ۱۲۹۳ لکھنؤ جناب احمد علی صاحب ۲ لکھنؤ
جناب تیر محمد صاحب ۱۲۶۸ لکھنؤ جناب سید محمد علی صاحب ۱۳ لکھنؤ
جناب محمد دین صاحب ۲۱۴ لکھنؤ جناب محمد علی صاحب ۵۳ لکھنؤ
جناب غلام قادر صاحب ۲۰۲ لکھنؤ جناب کریم بخش صاحب ۱۱۰۱ لکھنؤ
جناب حسن محمد صاحب ۱۳۸ لکھنؤ جناب نصر اللہ خان صاحب ۲۱۵۵ لکھنؤ

جناب عبدالرشید صاحب ۱۹۴۳ لکھنؤ جناب ذرا محمد صاحب ۱۴۵ لکھنؤ
جناب احمد علی صاحب ۱۱۲۶ لکھنؤ جناب ابوالزین خان صاحب ۳ لکھنؤ
جناب تیر محمد صاحب ۱۹۴۵ لکھنؤ جناب ذرا محمد صاحب ۱۴۵ لکھنؤ
جناب تیر محمد صاحب ۱۲۶ لکھنؤ جناب تیر محمد صاحب ۱۸۳ لکھنؤ
جناب محمد حسین صاحب ۱۳۹ لکھنؤ جناب اللہ عثمان صاحب ۲ لکھنؤ
جناب سلا بخش صاحب ۲۱۴ لکھنؤ جناب عبداللہ خان صاحب ۹۰۳ لکھنؤ
جناب محمد عبداللہ صاحب ۲۱۴ لکھنؤ جناب عبداللہ صاحب ۲۱۴ لکھنؤ
جناب عبدالعزیز صاحب ۱۱۳۳ لکھنؤ جناب شکر احمد صاحب ۵۵۵ لکھنؤ
جناب محمد الدین صاحب ۲۱۳۳ لکھنؤ جناب محمد ابراہیم صاحب ۲۲۲ لکھنؤ
جناب محمد کریم صاحب ۱۱۳۳ لکھنؤ جناب عبدالغفور صاحب ۲۲۲ لکھنؤ
جناب سید محمد صاحب ۲۱۴ لکھنؤ جناب محمد حسین صاحب ۱۵۴ لکھنؤ
جناب محمد بخش صاحب ۱۱۰۸ لکھنؤ جناب سید یوسف صاحب ۱۱۰۸ لکھنؤ
جناب احمد الدین صاحب ۱۱۰۸ لکھنؤ جناب عبدالرشید صاحب ۹۵۵ لکھنؤ
جناب سراج الدین صاحب ۲۰۲ لکھنؤ جناب علی محمد صاحب ۱۱۴۸ لکھنؤ
جناب محمد علی صاحب ۱۳۳۳ لکھنؤ جناب میران بخش صاحب ۱۵۲ لکھنؤ
جناب عبدالزاق صاحب ۱۱۰۸ لکھنؤ جناب شیخ محمد حسن صاحب ۲۵۵ لکھنؤ

مورخہ ۱۶- دسمبر ۱۹۱۵ء

جناب عبدالولی صاحب ۱۵۵ لکھنؤ جناب غلام رسول صاحب ۱۱۶۹ لکھنؤ
جناب محمد شفیع صاحب ۵۵۵ لکھنؤ جناب مولوی محمد بلال صاحب ۲۲۲ لکھنؤ
جناب کریم بخش صاحب ۱۵۰ لکھنؤ جناب ابوالزین خان صاحب ۱۱۱ لکھنؤ
جناب مرزا عثمان صاحب ۱۵۰ لکھنؤ جناب چودھری عبداللہ صاحب ۱۱۱ لکھنؤ
جناب چودھری غلام حسن صاحب ۵۵۵ لکھنؤ جناب عبداللہ صاحب ۲۲۲ لکھنؤ
جناب غلام علی صاحب ۲۲۲ لکھنؤ جناب عثمان علی صاحب ۵۵۵ لکھنؤ
جناب محمد محمد صاحب ۵۵۵ لکھنؤ جناب سلطان احمد صاحب ۴۳ لکھنؤ
جناب حکیم قاسم علی صاحب ۲۲۲ لکھنؤ جناب محمد نصر اللہ خان صاحب ۱۱۵۵ لکھنؤ
جناب محمد عثمان غنی صاحب ۲۲۲ لکھنؤ جناب محمد امین صاحب ۱۹۵ لکھنؤ
جناب اشرف علی صاحب ۲۰۹ لکھنؤ جناب احمد اللہ صاحب ۱۹ لکھنؤ
جناب نبی بخش صاحب ۱۳۲ لکھنؤ جناب عبدالحکیم صاحب ۱۳ لکھنؤ
جناب بکت علی صاحب ۱۱۰ لکھنؤ جناب غلام محمد صاحب ۱۴۵ لکھنؤ
جناب ذرا بخش صاحب ۱۳۳ لکھنؤ جناب محمد امیر صاحب ۹۳ لکھنؤ
جناب قمر الدین صاحب ۲۰۵ لکھنؤ جناب محمد عبداللہ صاحب ۱۱۱ لکھنؤ
جناب سراج الدین صاحب ۲۱۰۹ لکھنؤ جناب شریف اللہ صاحب ۲۵ لکھنؤ

مورخہ ۱۹- دسمبر ۱۹۱۵ء

جناب ظفر حسین صاحب ۱۱۱ لکھنؤ جناب کمال کئی صاحب ۲۵۵ لکھنؤ
جناب غلام رسول صاحب ۱۱۱ لکھنؤ جناب محمد الدین صاحب ۲۳۵ لکھنؤ
جناب سلطان علی صاحب ۱۳۳ لکھنؤ جناب انت علی صاحب ۱۴۲ لکھنؤ
جناب محمد صاحب ۹۵۵ لکھنؤ جناب سلطان جہان صاحب ۱۹۳ لکھنؤ

الہ آباد کا جلسہ مذاہب اور جماعتی شکریت

(ادارہ اکثرین محمد حسین شاہ صاحب)

(مختصر ۳)

سلسلہ کے واسطے دیکھو اخبار نمبر ۱۸ مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۱۱ء

یہ پینچے ذکر کیا ہے کہ غایہ الہ آباد نے مسلم کیمپ ہال کو غیر کثیف سمجھ کر بریلوی دلائیٹ حسین صاحب کی خدمت میں مکان کے لئے عرض کیا اور انھوں نے مکان کی اجازت دی۔ اور کیمپ کے متعلق ضروری انتظام بھی فرمایا۔ شام کو ساڑھے ۷ بجے کیمپ چھا لیکن لوگوں نے چند بجے سے پہلے وہاں جوتی جوتا شروع کر دیا۔

اگرچہ پہلا اعلان تو مسلم کیمپ ہال کے متعلق تھا۔ لیکن لوگوں کے اشتیاق نے خود بخود اشتہار کا کام دیا۔ اور تبدیلی مکان کوئی بڑا اثر پیدا نہ کیا۔ کیونکہ کچلے ڈھالے تین گنا زیادہ آہوی آج تعلیمات جماعت کے علاوہ دیگر اصحاب بھی تھے۔ مولوی

ولایت حسین صاحب ہیں۔ آئے ان کو علم نفاذ ہم احمدی ہیں وہ بہت کچھ گذشتہ سیکورڈ کی بابت سن چکے تھے۔ اور تاثر تھے۔ خلعت کے حجم نے زیادہ انتظار میں ہم کو رکھا تھا کہ پریذیڈنٹ شرف خور احمد صاحب پریسٹریٹ لائے۔ یہ بزرگ اعلیٰ پایہ کے انسان ہیں۔ لندن میں مسلم لیگ کے سرکاری کیمپ ہیں۔ منہ کے ولایت کے رخصت ہونے پر خاص جلسہ مسلمانان لندن کیا تھا جس میں جسٹس امیر علی صاحب نے آپ کی قوی جوش اور قابلیت کی نسبت تعریف کی تھی، اسال جو مسلم لیگ الہ آباد میں موجود تھی اور ہمیں ناگوار ہوئی اس میں ریل پیش کی تھی

آپ سکڑی تھے۔ آپ خواجہ صاحب کے گذشتہ یکم مسلم کیمپ میں کوئی نصف گھنٹے کے لئے موجود تھے چنانچہ مولوی شکر کے بعد پریذیڈنٹ صاحب نے خواجہ صاحب کے کل کے یکم کیمپ شرف اشارہ کیا اور استعجاب ظاہر کیا کہ کبھی عہدہ اور منظر نظیر نہیں لوگ علوم جدید سائنس کو قرآن کریم کے مطالب عالیہ سے

سکتے ہیں۔ انھوں نے جماعت احمدیہ کی خدمات اور ان کے خاص احسانوں کا جو عام مسلمانوں پر اس جماعت نے کئے ہیں ان کا کیا اور خصوصاً اس خاص احسان کا ذکر کیا جو جماعت احمدیہ نے

الہ آباد و قریبی کالونیز میں جس کے ارادہ اسلام کی تعلیم کو کاربان کی تعلیم پر غالب اور غائی کر کے کیا۔ پریذیڈنٹ کی تقریر میں ذیل کی بات خاص طور پر ذکر کرنے کے قابل سمجھا جو انھوں نے اپنے

افعال میں بیان کی لیکن یہ عبادت قریب قریب ان کی ہے۔ صاحبان میں اس کتنے میں ذرا بھی تاہل نہیں کرتا۔ کیونکہ بزرگ ہمارے حقیقی طور پر ہادی اور مرشد ہیں۔ ہم سخت گراہی میں ہیں

۲۰ فروری ۱۹۱۱ء

۲۱ فروری ۱۹۱۱ء

۲۲ فروری ۱۹۱۱ء

۲۳ فروری ۱۹۱۱ء

۲۴ فروری ۱۹۱۱ء

۲۵ فروری ۱۹۱۱ء

۲۶ فروری ۱۹۱۱ء

۲۷ فروری ۱۹۱۱ء

۲۸ فروری ۱۹۱۱ء

۲۹ فروری ۱۹۱۱ء

۳۰ فروری ۱۹۱۱ء

۳۱ فروری ۱۹۱۱ء

۱ مارچ ۱۹۱۱ء

۲ مارچ ۱۹۱۱ء

۳ مارچ ۱۹۱۱ء

۴ مارچ ۱۹۱۱ء

۵ مارچ ۱۹۱۱ء

۶ مارچ ۱۹۱۱ء

۷ مارچ ۱۹۱۱ء

۸ مارچ ۱۹۱۱ء

۹ مارچ ۱۹۱۱ء

۱۰ مارچ ۱۹۱۱ء

ہم کو طرح طرح کے شکوک اپنے مذہب پر ہیں۔ ہماری دشمنی ہمارے علماء و سنیوں کے لئے۔ جو کچھ حضورؐ سے ہی وقت میں سنا اور سنا دیکھ چکے ہوں۔ یہی لوگ ہماری ہدایت کا انتظام کر چکے۔ میں ملکا کو چلیا کرتا ہوں کہ وہ ہوش کریں نہیں تو ہم گئے گذرے ہیں۔

جس رنگ میں مذہب ہمارے سامنے پیش ہوتا رہا ہم کیا تفتیش کا کبھی موجب نہیں ہوا۔ لیکن اب ہمیں معلوم ہوا کہ ہم مذہب کا راقف تھے۔ اس لئے ہم علماء کو کہتے ہیں کہ ہم کو اگر چاہا ہے تو بچاؤ۔ ہماری تعلیم اور ہمارے خدائی کو دیکھ لو

ہمیں مذہب کی صداقتیں اس رنگ میں بھجوا دیجیے انھوں نے سمجھائی ہیں۔ والا اگرچہ کچھ گذرے تو اس کے ذمہ دار آپ ہونگے۔ یہ مددناک افغان جو ایک صاف اور پاک دل کے

جذبات میں نے کے ہمارے دو بزرگتر کام کر گئے۔ فی الواقعہ انگریزی خوانوں کی ہی حالت ہے۔ اور میں یقین کرتا ہوں کہ انگریزی خوانوں سے بہتر مذہب کے شیعہ ہرگز ہرگز اور نہ گئے۔

بشرطیکہ ان کے ذائقہ کو نظر رکھ کر مذہب کو ان کے سامنے پیش کیا جاوے۔ یہی مذہب پر جان انگریزی خوان نہیں رہے ہیں اگر ان کے سامنے اس یکساں اصول پر پیش کیا جاوے جو حضرت اقدس مرزا صاحب نے ہم کو تبلیغ کیا تو

اس گروہ سے زیادہ خادم مذہب کا اور کوئی نہوگا۔ مشکل تو ہے کہ کچھ اسلام جو مثال مذہب سے ہی کوئی دیکھی نہیں ہے تو اسلام سے ہی تعلق نہیں رکھتے تو اسلام کے ماتحت کسی فرقہ کے ان کو کیا ہمدردی ہو سکتی ہے۔ یہ تو مذہب سے تعلق

مضرب بہ لحاظ قومیت رکھتے ہیں اور امتیازی کے خیال سے ان کے منہ سے فقط اسلام نکلتا ہے اس لئے مذہب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ ان میں مذہبی جذبہ پیدا کیا جاوے۔ اور

میں تو ایمان رکھتا ہوں کہ سب درجوں کو چھوڑ کر ہم گمراہی خوانوں میں ایک مذہب کی محبت پیدا کر دیں تو پھر احمدیت کے برادران کی جاسہ پناہ اور کوئی تعلیم نہیں ہو سکتی۔ یہ قومیت اور ملائ کے جھوکے ہیں۔ اور خدا کے فضل سے حضرت

منفرد علیہ السلام نے ہم کو خدا و بخشنا ہے کہ جو غم نہیں پہنچا لیکن اس وقت تو وہ احمدیت کو ایک سٹوٹھو سلا جھگھے ہوئے ہیں وہ معجزات اور دینی نیکیوں پر ہنسی اور مذاق کرتے ہیں

الہام کو تھکات سے نسبت دیتے ہیں۔ ہاں یہ کافرانہ وہ مرتسے پڑھ چکے ہیں۔ اس لئے ہم کو تبلیغ کے وقت

باقی قصیدہ میں ملاحظہ ہو جو اسی اخبار کے ساتھ شائع ہوا ہے اور جبکہ صفحات اخبار کے ساتھ سلسل ہی رکھے گئے ہیں کیونکہ سب کو جائیگا

۱۱ فروری ۱۹۱۱ء

۱۲ فروری ۱۹۱۱ء

۱۳ فروری ۱۹۱۱ء

۱۴ فروری ۱۹۱۱ء

۱۵ فروری ۱۹۱۱ء

اُسے حزن و دُلاں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی آواز اُن پر آتی ہے اور کہتی ہے کہ اُس کو لان انا اللہ معنا۔ تو وہ اُس کے لئے کیوں غم کرتا ہے۔ خدا اُس کے ساتھ بھی ہے اور بھرتہ بھی ہے۔ مولوی صاحب نے کچھ اس ترکیب اور زور سے ان کا کیا کہ اس وقت یہ کچھ نہ آتی تھی کہ آیا مولوی عبدالعزیز صاحب تقریر فرما رہے ہیں یا خود لکھ رہے تو کم کی روح اپنی شاگرد کے قالب میں بول رہی ہے۔

مولوی صاحب نے کوئی ساڑھے نو بجے رات تک اپنا لکھنا یا کچھ تو سیر نہ کر سکے۔ کیونکہ آپ نے اگلے دن حضرت قبلہ علی محمد علی صاحب کا لیکچر جلد مذاہب میں پڑھنا تھا آپ تقریر پر اس قدر تلبس چیز کا شور بہا کہ قبول مولوی ولایت صاحب شاید حیرت کے صدمے سے اُس مکان کی چھت کے صدمہ نہ پہنچا ہو۔ پریڈٹ اٹھا دیا تاکہ اُس کی قابلیت، افادہ تعریف و ستائش کو جمع کر سکیں۔

صاحب کی کی متعلق بیان فرماتے آپ کی علمی باتوں کا احواس کا اعتراف کیا۔ روایہ ان خدمات کا اعتراف جلد حق کے میرا سونت ہندوستان میں کر رہے ہیں۔

لیکچر ڈاکٹر یعقوب صاحب کی طرف سے اعلان شدہ وہ حضرت صاحب کی علالت کے باعث اچانک تھے۔ لیکن علامہ شہر کی درخواست پر عوام صاحب کے بے کم کا قائم مقام میں منظور کرنا چاہا۔ ہم خدا تعالیٰ کا

لے ہیں۔

آج بتاریخ ۱۰۔ فروری ۱۹۴۱ء

دست چرخ مجسم به عنوان ششم همه شوق آمده بودم همه حراما رستم

اٹالی کا بھیڑا افضل کہ اس بلا ہی میں خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت و قہر
 کو بھروسہ کے عجیب عجیب جملے سے دکھائے ہیں میں اس بلا میں مالکوں
 یا بیانیوں و عامین بھیڑا افضل کہتی ہیں یہ خدا کے بھیڑے
 ان کے میں بڑی چار شاخ خدا تعالیٰ کے حکم و طاقت سے توں پر
 ان کو دی جو خدا تعالیٰ نے بھیڑے ہوئے ہیں۔ یہ بھی عجیب و غریب
 غنی و بختیاریک عن من سولک "نیک کے سے
 بی چاہنے کے کسی طرح نیک و ایمان اور نیکدہن میں اتنی قہمتی
 پڑھو یہ تو خدا کے گھٹنے بندائی۔ خدا تعالیٰ پر بلا و شہید ہو جاتا ہے
 ان نعمت یا دیکھو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھو اللہ تعالیٰ پر خوشی
 و شگفتاں آئیں و درجہ بلند کر کے لے آئے ہیں ان شگفتاں
 میں خدا تعالیٰ کے عو طلب کر دے و خیر نصیحت ہو کر
 بلکہ کھنڈی ہے مولیٰ۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی تعریف و ستائش ہو
 کہ ہر گز آئیں
 بلا ہی کو کھان کھنا افسانہ تمام بلاں اور اس مخلوق قدر

مثیل صدیق

اخبار کیا جاتا ہے۔

جناب شیخ محمد عبداللہ صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح کے تشریفاتی ہونے پر ایک لطیف عالمی مضمون لکھا ہے جس میں اگرچہ تمام ضروری امور پر مفصل بحث نہیں تاہم بطور تشریح درج

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سندھ و فسطی علی رسول اکرم۔ خدمت و کام نیکہ جناب منشی صاحب السلام علیکم کے بعد عرض ہے۔ کہ جیسے ہمارے آقا حضرت مولانا سوری نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح ہونے میں تب سے عام طور پر سب کے دل گواہی دے آئے ہیں کہ حضرت صاحب مثیل صدیق میں اس خیال کی تصدیق روزمرہ کے واقعات پیش آمد سے بھی عوام ہوتی رہتی ہے۔ نیز سب سے پاس ایک کتاب مقررہ صدیقی ہے۔ جس میں جملہ خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی کا بیان ہے یہ کتاب مولفہ مولوی حکیم علی صاحب مرحوم مطبوعہ منشی پرہیز خان پور شہانہ کو کی ہے۔ میں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے حالات کا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حالات سے مقابلہ کرنے کے ارادہ سے اس کتاب کی رونق گردانی شروع کی۔ سرسری نگاہ سے مجھے صاحب نیل امورات میں حضرت خلیفۃ المسیح کی شایستگی کا دلچسپ طور پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ثابت ہوئی جس سے مجھ کو کمال لطف آیا اور اصل یہ خدا تعالیٰ کے کام میں۔ خالص سوسے کو خواہ سود و فائدہ دو۔ کتنی وفادار کوئی پروردگار کسی طرح پر کھڑے ہو کر اسکی بابت صدق کی ہی شہادت دے گی۔

حضرت مولوی نور الدین صاحب مہتمم

(۱) پہلے بیت کسے دالان میں بن

(۲) حضرت عہدی کی بابت حدیث نبوی میں ایک نشان چنگو کی کے طور پر مذکور تھا کہ عہدی موجود ہے اس ایک مطبوعہ کتاب ہوگی جس میں مطالبہ تعداد اصحاب جنگ بدر کے ۱۱ کے ۳۱۳۔ اصحاب کا نام درج ہوگا چنانچہ حضرت مسیح موعود و مبعوث نے بھی ایک کتاب میں ایک فہرست اموات تاکہ ۳۱۳۔ اصحاب کی چھپوائی تھی حضرت خلیفۃ المسیح صاحب بھی اس میں موجود ہیں۔

(۳) بلاچن و چرا کے صدیقی رنگ میں حضرت مسیح موعود پر ایمان لائے۔

(۴) قوم کے فریق ہیں۔

(۵) حسب منشا حضرت مسیح موعود و مبعوث کے اپنی تمام جائداد اشاعت اور نجات کی واسطے دیری اور پیچھے چھوڑا۔ حضرت خاتم الاولیاء کے بعد خلیفہ بلا فصل مقرر ہوئے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

(۱) اہل المؤمنین میں سے تھے آدھڑ مراد بنوں اولوں میں داخل تھے

(۲) جنگ بدر کے ۳۱۳۔ اصحاب پر نشان تھو

(۳) آپ بلاچن و چرا ایمان لائے اور اس پر جو ہے صدیق کہلائے۔

(۴) قوم کے فریق تھے۔

(۵) عند الطالع سبلی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عانتہم کے واسطے اپنی تمام جائداد کو حاضر کردی اور پیچھے چھوڑ دی۔

(۶) حضرت خاتم الانبیاء کے بعد خلیفہ بلا فصل ہوئے۔

(۷) حضرت خاتم الانبیاء کی بیعت میں آپا وطن عزیز چھوڑ کر ہجرت اختیار کی۔

(۸) کتاب گزرا صدیقی کے صفحہ پر لکھا ہے۔ دوران

بیعت میں بعض لوگوں نے اپنے خیالات ابوبکر صدیق کی خلاف ورزی پر ظاہر کئے تھے اور کہہ رہے تھے کہ ابوبکر صدیق نے اپنے عقیدے کی تمام خدا کی وقت رات دوں میں ہی یہ سب دل میں خلافت کا لالچ نہیں بدلا ہوا اور نہ کسی میں نے غواہی کی اور نہ خدا سے ظاہر اور پوشیدہ دُعا مانگی لیکن صرف خدا کے خیال سے میں قبول کر لیا ہوں اس خلافت میں کوئی راحت کی ضرورت نہیں گویا میرے گھر میں ایک ایسا پتہ ڈال دیا گیا جس کے محل کی قوت چہرہ میں نہیں ہے۔ مگر خدا کی مدد سے

(۹) خصال کی بابت رسالہ گزرا صدیقی میں بیعت نیل آفتاب مندرجہ بالا فورس کے خیال پر حضرت ابوبکر کی بیعت میں انکساری اور ساوگی غایت درجہ کی تھی اور ان مجبورین میں معز زین اور مفسدین کا جاؤ رہتا تھا اور رفت نام لوگوں کو طرے سے کہنے تھے۔

غزیرا و سیکون کی حالت پر بیعت پر سم زنا و دشمنی کا کام تو لیتے ہو گئی روایتیں پروردہ خبر گیری کی اکثر مشہور ہیں۔ بچہ کے اطراف میں ایک صورت پر سیاہیانا جھکوا کہیں سے کچھ ہمارا نہیں غارتی تھی حضرت ابوبکر روزمرہ زندہ اوس کے پاس مانتے تھو اور اسکو کھانا ملا کر اسکی جوان ضروری کردار کے لئے چھوٹی فاضل کو لائے ان کے فیض میں خلیفۃ المسیح بھی طرح طرح سے پہل کر رہے ہیں انکی ذہانت اور سائنس کے کامدازہ اولوں کی انتظام سے پہلے ہو سکتا ہے کہ آپ کو نیکی اور نسبت انی میں اعلیٰ اور کمال حاصل تھا۔

(۱۰) علیہ رسالہ گزرا صدیقی کے صفحہ ۱۲ میں حضرت ابوبکر کا علیہ بریں الفاظ درج ہیں: ایک جسم چھوڑا اور قد لانہا رنگ سفید ملی بزرگی تھا پیشانی ابھری بری انھیں اندر کھسی ہوئی تھیں رساروں جوشت اس قدر تھا کہ پتھر پر لیکن نوادر پوری تھیں اور ہفت کی انگلی نہ پڑ بال بال تھے آدھڑی کو ہندی سے رنگا کر تھے۔

(۱۱) حضرت ابوبکر صدیق کا اصلی نام عبداللہ تھا ابوبکر صدیق تھا لفظ عبد اللہ صدیق کے اعداد گنی ہوئے ہیں۔

(۱۲) لفظ مثیل صدیق کے عدد ۸۴ ہیں اور لفظ خلیفہ مہدی عدد بھی ۸۴ ہیں جس سے یہ ال مل ہو جاتا ہے

(۱۳) حضرت خاتم الاولیاء کی بیعت میں وفات اور خدمت اسلام کے واسطے اپنا وطن عزیز چھوڑ کر ہجرت اختیار کی حضرت خلیفۃ المسیح صاحب عموما تحریر و اول تقریروں میں بعد اسی قسم کے خیالات کا اظہار فرماتے رہے ہیں یہ خاص کردہ تقریر جانتے ہر دہمیر شاعر کی شام کو حمد انجمنائے احمیہ کے سکریٹری و پرنٹسٹ ان کے موجودگی میں فرمائی تھی اوس کا ایک حصہ بعینہ یہی ہے۔

(۱۴) ان تمام امور میں ہمارے حضرت خلیفۃ المسیح صاحب بالکل حضرت صدیق کے لگ جھک اور شاہد ہیں تفصیل کے واسطے ایک دفعہ چاہئے بن لوگوں کو خبر حضرت خلیفۃ المسیح صاحب کی پیشی کا شرف بھی حاصل ہوا ہے۔ وہ ان تمام مدنی خصال کو حضرت خلیفۃ المسیح میں جلدہر گاہ میں گے اور پائے ہیں۔

(۱۵) علیہ کی مطابقت معلوم کر لیا اسلئے صرف حضرت خلیفۃ المسیح کے جمال کی طرف سے بھروسہ کر کے کہنا حضرت خلیفۃ المسیح کا علیہ قابل تجربہ بن لائے اسلئے الفاظ مندرجہ علیہ حضرت ابوبکر صدیق کے نامو اسکی اور لفظ کے استعمال کر لیں ضروری ہے کہ ہم انہیں نہیں چھوڑیں بلکہ ان کو اگر حضرت ابوبکر کے کاغذوں میں (۱۱) دروین کے عدد بھی بالکل ۳۱۳ ہیں۔

خواجہ صاحب کا لکچر شبانہ المسلمین یا لکچر طہین

برادر مہترم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ہزار ہا سال پہلے سے
 کا اور ہزار ہا سال پہلے آپ کو کمالیہ بن فوق العالی کا بیانی خدا
 نے عطا کیا۔ میں نے یہ اس لئے آپ کو لکھا ہے کہ یہ آپ کا وطن
 ہے۔ (یہ خط ایک دوست مولوی محمد الدین صاحب کے نام ہے)
 اللہ تعالیٰ ایک نئے دور کو جب جماعت علی کے حکم پر لگے احمدی بنی
 کو پھر وادین اور شخص کے کہنے پر ہمارے جلسہ میں شرک ہونا
 کفر اور عورت کے طلاق کے برابر سمجھیں۔ اور اس کے لئے حکم کے سچ
 ہونے پر یقین رکھیں۔ مجھ کو دن کو جناب خواجہ صاحب کے پیچھے
 لکچر پر کچھ غلط فہمیاں دور ہوتی شروع ہوں ایک جماعت اعلیٰ
 تو کر کے دوسرے اس کے رفیق مخالفت کریں۔ پچھلے سال میں
 جس دن خواجہ صاحب کا لکچر ہوا اذیت وہ اٹھاڑ و صید میں لگا کر
 لوگوں کو شریعت سے روکے مخالفت سے اپنا وعدہ پلٹے اس کے
 بعد وہ دن بھی آیا کہ لوگوں نے اس کے اس نعرہ کو اپنا نعرہ شروع
 کیا اور آج وہ دن ہے کہ اس کے اثر کے مقابل احمدیت کی کامل
 فتح ہو۔ ہر مسلمان المسلمین میں شاید آٹھ یا نو ہزار کا جمع تھا
 یا لکھوٹ سے بارہ بارہ کوئی سے لوگ موجود تھے اور ایک طائفہ
 انتظار کے ساتھ ایک احمدی کی بائیں شے آئے۔ ہم سب نے دن
 سے لے کر عصر و فتن کے بعد رات کے دس بجے تک خواجہ صاحب
 محکم نے دن کو باندھے رکھا۔ پورے ساڑھے چار گھنٹہ تقریر
 ہوئی اور دن کا شوق اور بیٹھے رہنا برا بر کیا رہا۔ وہ کلمہ فضل اللہ
 میرے نزدیک جماعت علی کے اثر پر پوری موت و ارادہ ہو چکی ہے۔
 اس مرتبہ آپ نے شریعت کی کایت اور ان کے خاتم النبیین ہونے کا
 اور سابقہ نبیوں اور کائنات کے ناقص ہونے کا ایک نیا پروردگار
 بنی و اصل بھارت سے خواجہ صاحب کو ملائے کریم نے عطا فرمائی
 جن کو آپ کی مجلس کے لئے خلاصہ لکھنا ہوں کہ جب سب کتب
 خدا کی طرف سے ہیں اور خدا عالم الغیب بھی ہے وہ آئندہ عازما
 سے بھی واقف تھا۔ سب کتابوں میں سے صرف قرآن کا آخر کار
 اکت کلمہ دیکھ کر دعویٰ کرنا اور باتوں کا اس قسم کا وعدہ نہ
 کرنا یہ امر ایک ایسا ہے کہ جس کی طرف بعض متکبرین اسلام نے تو
 پہلے ہی توجہ دلائی ہے لیکن میں یہ سواں پرچم ہوں کہ ہر ایک صاحب
 شریعت نے ہی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے دنیا کو شریعت
 دیکر پھر کسی وعدہ کے بعد آئے کا وعدہ اور خودی سے کسی سے اس
 بعد میں آئے والے کو اپنا بھائی سمجھنے سے اس کو اپنے سے بہتر کہہ کر
 موی نے اپنا مسلمان بنانے اپنے سے افضل سمجھنے سے اس

الگوں کا آنا اپنے ہاتھ پر بند رکھا۔ کرشن نے اپنا ہی آنا جو
 نے اور ہر مسلمان کا آنا۔ ہر مسلمان ہر روز لوگوں نے نواداروں
 کے بعد ایک اور وار کا انتظار کرنا۔ اب ان وعدوں اور
 بیگدلوں کے جو مرضی ہو سکتے کہ ان سب میں نے شریعت
 دیکر اور پھر ایک اور کا وعدہ کر کے اس بات کو تسلیم کر لیا کہ وہ
 شریعت کی کمال نہیں کر سکے اگر وہ کمال کر گئے تو پھر وہ آئے
 والے کا کہوں دنیا کو انتظار کرانے میں۔ اگر اس نے کچھ نہیں
 کرنا یا کوئی نئی بات نہیں بتائی تو پھر اس کے آگے کی بیگدلیاں
 کیوں کی گئیں ان وعدوں ان بائیان مذہب سے یہاں سے نہایت
 ہونے پر کسی آئے والے کا پتہ بتا کر تسلیم کر لیا کہ شریعت کا
 وعدہ بند نہیں ہوا۔ اب بالفعال دیکھنا ہے کہ قرآن اور
 ہم قرآن کیا کہتے ہیں۔ کتاب کہتی ہے۔ اکت کلمہ دیکھ کر
 ہم کے متعلق کہتی ہے۔ خاتم النبیین
 اب وہ خود کیا کہتے ہیں۔ قادیانی کہتے ہیں کہ وہ موی کی طرح
 کہتے ہیں کہ میرا سامان شریعت دیکھ کر کچھ کیا وہ موی کی طرح
 کہتے ہیں کہ میرے جیسے جیسے وہ۔ نیکو آئے والا شریعت کو کمال کر کے
 وہ تو کہتے ہیں کہ شریعت ختم اور لائی بعدی۔
 اس اصول کو سامنے رکھ کر آپ نے بہت شرح و بسط کے
 ساتھ بحث کی اور جب دیکھا کہ سامعین نے اس بات کو سمجھ لیا
 ہے۔ تو کہا اس میں میری ہمت پر یہ اعتراض ہے کہ
 نبی ہوئے بھی تو اب الیج اللہ کی خبر دی ہے اس کا کیا ہوا
 ہے۔
 شاید حدیث میں کچھ اور ہو تو سب سے بہتر یہ ہے کہ ان لوگوں
 سے دریافت کرو کہ جنہوں نے اس زمانہ میں ایک شخص کو
 مسیح موعود مان لیا ہے آیا وہ اسے ایک متعلق ہی مانتے ہیں یا
 قادم شریعت تھے۔ اس بات کو پیش رکھ کر آپ نے کہا
 کہ بہتر ہے کہ میں اپنا عقیدہ ہی بیان کر دوں۔ کہ میں مرزا صاحب
 کو کیا مانتا ہوں۔ یہ وہ حقائق اور یہ منطقہ غصا یا ہی
 خدا نے ایسے پیدا کر دیے کہ ہر شخص۔۔۔ دل سے نفس تھا
 آپ اپنے عقیدہ کو کھول کر بیان کر دیں تاکہ غیر مسلم یہ یقین
 کریں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس آگے والے
 کا پتہ دیا۔ وہ ایک غلام احمد اور خادم محمد ہوگا انھوں
 نے

اس تقریر کے اس قدر ہی کی ساری غلط فہمیاں جو جماعت علی
 نے ہمارے متعلق جھٹلائی ہوئی ہیں اور ان کو دیکھ کر پھر
 آپ نے کہا کہ حضرت مرزا صاحب کی ان باتوں میں کیا حیرت
 امرا ہوا یا قادم شریعت محمد مرزا اس میں سے اپنے اپنی
 گذشتہ اور موجودہ زندگی کا نقشہ کھینچا۔
 الفرض پورا پورا ناگہان اس پر بحث کی اور اس طرز پر جو مدین
 میں لکھا تھا سب کے متعلق وہ بتایا جو مرزا صاحب کا
 دعویٰ ہے وہ بتایا جو ان کے قول کرنے سے فائدہ پرکھنا
 ہے وہ بتایا۔
 عجیب شان الہی ہے کہ سب میں وہی ہے جن اور جن
 ہو رہے ہیں اور کہنے میں کہ بلا سے جو اس کی مرضی ہے کہو
 جب تک یہ کہے کہ تب تک وہ اعتراض جو اور انہما پر تازہ
 ہوتا ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی وارد ہوگا۔
 (ایک حاضر التوجہ)
 شیعہ اکثر عسکری
 ثابت توفیق سے علامہ مفتی محمد کھٹو
 سے اجازت احمدیہ میں روٹی اور روز
 ہونے اور اس سلسلہ مال کی نسبت نہیں اور نفی میں کہنے سے
 ہر آگے کیاں وقت مطالعہ پر واجب دیکھ کر شریعت کو فرمایا
 کہ بے شک حضرت مرزا صاحب (علامہ احمدیہ) کو اس قسم
 خدا کی طرف سے تھے۔ یقیناً کوئی راہنما انسان ان کو اس قدر
 توجہ کا اس نقطہ پر کہ اس کو لایا ہے اور اسے دریافت کیا کہ
 کیا آپ لوگ اس قرآن کے مسکن ہیں کہ ان سنت کے انھوں
 میں سے ہے کہ ان کی انھیں کہ مولیٰ عبد اللہ صاحب اپنے اخبار
 و رسوم میں لایا ہے کہ جی میں منکر و خوف قرآن کا
 اتنا ہے کہ میں اس بارے میں اب کیا فرمائیے میں یہ منکر فرما اپنے
 علماء و اشاعری کھٹو کہ استغناء پر فرمایا کہ جس کی نقل
 حسب ذیل ہے ملاحظہ ہو۔
 ما حق کلمہ مد ظلمکم
 (محمد عسکری صاحب) قرآن مجید مروج سے زائد اور بعض میں
 تھا اور تھا وہ کیا ہوا اور بعض حضرات جو کلمہ علی و خاتم
 وغیرہ پڑھتے ہیں ان کا پڑھنا یا سننا سننا جیت القرآن جائز ہے
 یا حرام۔ بینا و تو ہوا۔ (محمد عسکری صاحب)
 جواب (محمد عسکری صاحب) موجودہ قرآن مجید بلا شک و
 شبہ ہے اور ہر اخبار و حال قرآن کتب شیعہ میں مذکور ہیں وہ
 معمول بناتین میں بلکہ بعض ماول و بعض مطروح ہیں اور کلمہ
 مذکورہ کو من جیت القرآن پڑھنا اور سننا جائز نہیں ہوا اللہ اعلم
 بہ۔ سید احمد صاحب مخفی عنہ۔ کھٹو۔

۱۔ اسماء صبیحہ خانہ
 قرآن مجید سے کسی سورہ کا حکم سنانا بہت نہیں اور سورہ علی وفاطہ وغیرہ کچھ قرآن ہونا یا کلام خدا ہونا حیرت انگیز ہے۔
 مہر محمد انجن صاحب مجدد العصر لکھنؤ
 ۲۔ اس قرآن مجید سے جو مروج ہے زائد ہونا بہت نہیں ہے۔
 اور سورہ علی وفاطہ وغیرہ جو مروج قرآن میں نہیں ہیں ان کا جنت میں ہے۔ اور جن جنت القرآن پڑھنا اور سننا ان کا جائز ہے۔
 مہر سید آغا صاحب لکھنؤ۔
 ۳۔ بعد سلام داغ مانے ہو کہ آپا عنایت نامہ پنچا تمام شیعہوں کا اعتقاد قرآن موجود کی نسبت یہ ہے کہ اس کا انکار کرے وہ کافر ہے۔
 خطا شیر حرمی عن لکھنؤ۔
 خاکسار کبیر الدین احمد احمدی۔ سکریٹری جنرل احمدیہ لکھنؤ۔

چند روز گزروں کو پھر کانٹے کے صند میں دیوئی نالہ کچھ بوی گیا ہوگا۔ یہ بھی قابل ذکر ہے کہ مولوی نظیر علی صاحب ایڈیٹر اخبار زمیندار بھی مخالفین کے زمرہ کے مولویوں میں شمولیت حاصل کرنے کے واسطے وہاں تشریف فرما ہوئے تھے اور غلط کرتے رہے اور یہ ایک تحریک انہیں نے کی تھی کہ حضرت علیؑ کو گھبراہٹ دلا دیا جائے۔ مولوی صاحب کو صوبہ نے صاف ہی کہیں نہ کیا کہ وہ اسے مارا جائے ہیں اللہ تعالیٰ وہاں کی انجن احمدیہ کے میر علی صاحب دکن علی صاحب اور سکریٹری بالہ محمد رشید صاحب دیگر بلوڑان کو جڑائے خیر و برکت جوڑے جوش کے ساتھ دین حق کی اشاعت میں مصروف رہتے ہیں۔

کوئی نہ کوئی پہلو مسلمانوں کی انداز سانی کا شکل سکے اسر تک ہر جگہ شائع کرنا اپنا فرض خیال کیا جاتا ہے۔
 ہندوستان مطبوعہ ۱۰۔ مئی ۱۹۸۸ء کے صفحہ ۱۰ پر ایک ڈاکٹر کا مقدمہ دو سکے ڈاکٹر پر کے عنوان سے ایک نوٹ چھاپا ہے جس میں سول ہسپتال کے مرزا علی سبیل سرجن کی عورت پر حملہ ہے۔ ہم نے سبارہ میں تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ واقعہ پولیس ڈسپنسری کا ہے۔ سول ہسپتال کا نہیں ہے۔ وہ ڈاکٹر احمدی ہرگز نہیں نہ اس کی جماعت سے اس کا کسی قسم کا تعلق ہے۔ وہ شخص اپنا آیا ہوا بھی نہیں بلکہ مت سے اس جگہ ہے۔ پس کسی کی عورت کا اغوا ہوا یا نہیں۔ علیحدہ بات ہے لیکن کسی احمدی ناموس پر حملہ ایک تو نفاک فعلی ہے جس کی ہندوستان کے ایڈیٹر کو فہم نہ ہو سکتا ہے۔

سرجوش

۱۔ چودھویں کے چاند کی یادرات کی تاریک گھڑیوں میں

پھر وہی ہوساتی مردوش ہی سانچے پھر وہی ہوتی ہیں کچھ بوی زخم کبے کبے گنگی تک ریزی کرے پھر وہی تیغ نگاہ و اسار ل پرچے پھر وہی سودا تری سودا کا ایڈیٹر پھر وہی باتیں ہی گھنٹن ہی تین ہیں پھر وہی ہوتی ہیں سانی پھر وہی لٹریچر پھر وہی ہوں روٹن مٹاؤ توحیدیں باوجود ان بدلتی سانی کو ترچے پھر وہی دشمنوں کے سر کالی رات پھر وہی چشم تر پھر وہی سوز ہو پھر وہی یار کے پیغام بچاے کوئی پھر وہی خطر طرعت پھر وہی کھیرے پھر وہی محبوب میں اب یہ ہمارا حال خوبرو اس سادھو کے کوئی پھر وہی کنوڑی جیتا ہونک جگہ ناز پر تیری محفل میں بیٹھے جیسے جی گنگا میں اکمل کی مٹا یا رہا و دشمنوں

الہ آباد والی تقریر کی مزید اشاعت

برادر مہتمم اسلام علیکم ذیل کی سطور

اپنے اخبار میں مگر دین۔
 مجھے پہلے یقین تھا کہ یہ تقریر احمدی تحفہ خیال سے بہت مفید ثابت ہوگی۔ اور اس کی کثرت سے مانگ لگی اسلئے میں نے نہ ہزار ہا مدد کی اور پانچ ہزار لکھنؤ کی کاپیاں چھپوا دیں اور آج ان میں سے میرے پاس صرف ایک ہزار سے کچھ زیادہ کاپیاں اردو۔ انگریزی بنگالی میں و غیرہ اس لئے مکمل چھوڑ دی ہیں کہ اسلئے دن کے طبی کے ہوتا میں ایک ایک دو چھپو دیں اس اشاعت کا تعلق میں اور میرے چند دوست ہوئے ہیں جنکو مدد تالیف جڑائے خیر دے۔ اگر ہمارے دوست اس کو آئندہ اور چھپوانا چاہتے ہیں جیسے کہ مجھے خطوط سے معلوم ہوا تو ذرا زیادہ معنی صاحب قادیان میں چھپوا دیں یا میری معرفت لاہور میں اردو یا انگریزی ایڈیٹر کاپی پر چڑھا کر اس روپیہ کے خرچ ہوتے ہیں ہاں بیٹے بعض ہندو صاحب کی تحریک پر استقامت کیا ہے کہ اسکو ہندی اور بنگالی میں طبع کرنا چاہا ہے۔ اسلام رکمال الدین لاہور۔
 علی گڑھ سے ایک دوست کی تحریک پر حضرت علی گڑھ نے فرمایا کہ خواجہ صاحب کی تقریر کی طبع مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کی تقریر بھی جو الہ آباد میں شائع ہو گئی تھی چھاپ کر کثرت سے شائع کی جاوے۔

انگریزی اور اردو دونوں میں اشاعت کی ضرورت محسوس ہوتی ہے

ایک ضروری تردید

جسے پریس ایجٹ بنا ہے اور گورنمنٹ کے خلاف کوشش کرنے میں ہندو سزا پاب ہوئے ہیں۔ ان کی توجہ مسلمانوں کی طرف ہے۔ اور وہ اپنے اخبار کی اشاعت غالباً اسی میں سمجھتے ہیں کہ مسلمانوں کے متعلق جھوٹ سچ خبریں بلا تحقیق چھاپ کر ان کی دل آزاری اور اپنے اخبار کی گرم بازار کی بچاؤ دے جو بہت ہی قابل افسوس امر ہے۔ ہر ایک ایسا واقعہ جس میں

کا اعتبار نہیں ابھی بات کرتے ہیں ابھی پھر جاتے ہیں اس واسطے اپنے تحریر گرائے ان سے مباحثہ مناسب نہ جانا گیا۔ شہر کے مسزین بھی حفظ امن کا ذمہ لیا۔ مولوی صاحبان جن پر تو کھتے ہی نہ تھے جو تحریری شرائط کے تحریری مباحثہ کو اس طبعی ثل کو کے گریز کرتے گئے۔ ہمارے علماء نے اپنے طور پر چند پرائز و غلط کو تین آدمی سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ شیخ حسین مہتمم صاحب میاں احمد دین صاحب میاں کبیر الدین صاحب بہر حال مخالفین کی خدا شوری میں حق کا نالہ ہو ہی گیا۔ مخالف مولویوں کو بھی



11

عام قیمت پیشگی

سید وقت و مہدی (عج) (Hazarat)

۲۲ صفحہ ۱۰۱ علی صاحبہا التیجۃ والسلام مطابق ۳۳ مغربی ۱۱۹۱ھ مطابق ۱۲۱۱ھ

جلد ۱۰

سربھائیوگر قادیان آؤ گے ستم

طوطی محمد صادق

لوز و زیتون

10

درس قرآن مجید
شرح مع ہو گیا

قرآن کے مفسر کے لئے جعفر احمدی احباب بیتاب تھے اس کا
 اغراضہ کسی قدر ان بعض اشعار سے بھی پوسکتا ہے جو ۱۶- فردوسی
 کے مدح میں لکھے گئے ہیں ۱۵- ۱۹- ۱۸- ۱۷- ۱۶- ۱۵- ۱۴- ۱۳- ۱۲- ۱۱- ۱۰- ۹- ۸- ۷- ۶- ۵- ۴- ۳- ۲- ۱-

حضرت خلیفۃ المسیح

پیارے حق صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
الحق صاحب کی طبیعت و نعمت سے

میرا دل نہیں کی بیعت میر
 تہمہ میں ایک بزرگ
 حنفیہ ایش کے سے
 کو حکم دیا کہ میرے ساتھ
 خادم چلا گیا اور دھاکا تار
 رہ گیا اس کے افسران
 ہوں کہ افسران اس

تھے۔ خود سانی اور بارش کی کسی سنی۔ دو گھنٹے میں غرض کی
 ایک خاص خاص میں۔ ایک خاص خاص میں۔ ایک خاص خاص میں۔
 میں تو اپنے پر کے لئے بھی
 اور بارش ہوگی۔ میں بھی چاہتا

بانی دیکھا ہے۔ شیخی کا ایک
کو بہت سوا و بیٹھ کر کے چکر
نیچر تھی۔ مگر انھوں نے اس وقت
کھڑے ہوئے ہیں اس کے بعد
یہاں تھے۔ ماشاء اللہ لا
ارشاد الامیر
مرتبہ و اکر مصائب
فرمان
میں
نے

یہی کی غلط فہمی ہے۔ اگر غلطیوں کو قبول کرنا ہے تو ان کے لیے عذر بھی ماننا ہے۔ اگر غلطیوں کو قبول کرنا ہے تو ان کے لیے عذر بھی ماننا ہے۔ اگر غلطیوں کو قبول کرنا ہے تو ان کے لیے عذر بھی ماننا ہے۔

س کے اہل ہیں۔ آپ کو تو رحمہ اللہ کے ساتھ نظرِ حق تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس سفرِ مبارک میں آپ کو تمام کمالات عطا ہو اور یہ سب کام جلد ہی انجام دے کر اپنے وطنِ عزیز واپس آجائیں۔ آمین

مفت محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی، دارالافتاء اسلامیہ پاکستان، لاہور

اور باختر میں آیا۔ پھر قد کے فضل سے آغا قہرما قوچا کے گداش
کے لیے کے اجرا کا ارشاد صادر کیا۔ مولوی محمد سرور شاہ صاحب دہلیسی
میں میں سے رابطہ ایام کا اللہ سے ایک خاص علم رہا ہے۔ آپ نہایت
نیک و تقیر فرماتے ہیں اور وہ معارف و حقائق بتاتے ہیں کہ
جزاکم اللہ و اللہ مع علی محمد علیہ السلام ہے۔ اللہ تعالیٰ مولانا سہروردی
سے ترقی فرمے۔ وہیں توہین بخشنے کو ترجمہ کے ساتھ ارسال

کے بھگتا ہے۔ میں نے ایسے کو میں نے دیکھا اُس کا جسم خنزیر اپنے چلیریوں پر چلنا دیکھا بدل گیا۔ بیماری کی حالت میں ہے۔ اُس میں اعصاب پر اثر پڑا۔ اجسام کو دیکھ نہیں سکتا۔ مگر موت کے وقت ایسا جسم بھگتا شہد

ہم خود دیکھے ہیں۔ ایک شخص کو جس وقت زندگی کے یہ سب سامنے آئے۔ ایک ہی وقت میں اس کا بڑا بڑا جسم بے ہوش ہو گیا۔ پہلے میں اس کو نیکادہ کی بھکاریاں تھام رہی تھیں۔ اس کے جسم پر ہوشی ہوتی ہے، اس کے اندر احساس کا انداز نکلا ہوا ہے۔ اہل کشف لوگوں نے کہا ہے کہ اس حالت جدا ہوتی ہے۔ گویا یہ نفاذ سے فدا کیا ہے۔

انصار علی ایڈیٹر

۱۹۱۱ء فروری ۱۹۱۱ء میں مہمن مباحثہ گوجہ میں مجھے مولوی
ہندو کے حافظہ ظفر علی ڈیرہ سدا نواز صوفیہ پسر دورہ جات علی
کے نام پر۔ شیخ حسین بخش۔ پھوہری محمدین د

جدا ہی دیکھی ہے۔ اگر
 بہت وسیع ہے وہ جبکو چا
 لازم ہونی چاہئے، فرمایا، محمد
 محبت کی دعا کے ساتھ فاطمہ کی

کے۔ پھر دینیت کا پردہ فاش نہیں کرتے۔ ہر ایک
 نساؤں تو بڑا دانت چاہتا ہے کہ خدا کی غریب نوا
 ہے معاف کر دے۔ اس لئے ان باتوں کو بہت
 کی دھمکیں تو بہت ہوتی ہیں اور امت محمدیہ
 عاجی ہوئی جائے۔

بقایا داران اپنا اپنا بقایا ادا فرماویں

جبر پر یں نادیاں ہیں میاں معراج الدین عمر پر دوا شتر پر شتر و با شتر کے حکم سے چھپکے شائع ہوا ۵

اور انگوں پر موت وار دکر لیتا ہے یہ شخص ہے جو حقیقی زندگی بسر

ہاؤز کہ ہے کہ مجھ کے قریب میں نے دیکھا کہ ایک بڑا محل

اور اسنگوں پر موت وار دوڑ دیتا ہے یہ شخص ہے جو حق پر زندگی بسر کرتا ہے اور اس کی حیات جی حیات ہے ورنہ انسان جو ابھو اشرف المخلوقات ہونے کے سگ و نیان پر کعبہ حرص کے ہرہر کر کرتا ہے اور اسے تنہا اور دوسری سے اڑا دھک دھک کرانی زندگی بسر کرنا اس کی زندگی ہی کیا اور اس کے جیسے کا فائدہ ہی کیا ستر تیار دودھ پیدائی ہو پڑتا۔ اور وہ دن دوہیں جیکر سے کھنڈاڑے کے بالائی کشت تروا جا۔ پس بیت جھکے دینیک ترقوں اور مال مال کے پچھانے سے تم پائے اصلی مقصد کو پہنچ گئے بلکہ نیک پائے بھائی کی فکر نہ کرو اور دین کی فکر نہیں سوچا جان ہو کر نکلے تم نے اسی عرض کر دی اور دین کی دقت پھودہ بالوں میں گھوڑا کاٹنا تھا کھنے کس سانفے دودھ مال ہو اور بی منزل لکری ہو جس قدر بن جو پھو کھانا ہے اور دفعوں اور زائد چیزوں کو نہیں کھانا۔ کس کی انوس ہے؟ میرے نے مذہم کے شوگر کارڈ راستوں سے دیکر دیکر بیان خرس پنجاب ہے اور ہفت سی ندن میں ہے کہ جو کچھ سے دوا ہے کنڈے پر مٹھا لوں۔ دینیک اساعلیٰ اور عیش و سرور کی زندگی پاک جو بھوسے جواس مسافر کو کھاکر ہو کر دیکر اور جن کے بارہ پہنچنے سے پہلے ہی میں کی بیانیں لکڑی لکڑی لیکن خدمت میں ابی سوا ہی ہے جو وقت اسے بہت بریں کی طرف لئے جا رہی ہے کتنے دل میں کہو ہے مجاہدوں کے لئے تلگین میں اور کتنی آنکھوں میں جو دینیک لکری کو دیکھ کر چشم پر ہیں۔ ہاں تھے عکبر دین کی پاک گئی پر چاک چاک ہو رہے اور کمن کن کے گریبان لیے پھٹے ہیں کہ وہ سے بی بی ہیں تے۔ ہاے ہزاروں نہیں لاکھوں نہیں کہوڑوں بھائی ہیں وہ نے خلکو بھی نہیں سمجھا ان جولا لگے ٹنڈر کے جو کتب سادی عامل نہیں جو روپوں پر پٹھا کئے ہیں۔ جن کے زانہ میں عا کا مامرا یا دیکر ان بھوں نے اس کی قدر کی اور اپنی آنکھوں سے کشت کی شجی انار کر گئے نہیں دیکھا ہے ان کے لئے کیا کیا تنگ اس مجبور وہن کے پاک و شیریں کلمات کے پتھاروں قدر کوشش کی کیا تم نے سنا نہیں کہ حضرت اخوند کے کنڈے مبار خودی سوتے رہے اور دینیک چمک اور پورہ کی فریٹ لائیسوں پر مرتے رہے تو کر جگہ سے پہلے بہتر ہے کہ اپنے کاہن اعدو کے آنکھوں سے جمل کی ٹپا اٹھا لے سے پہلے آنکھوں کا لکڑ کریں۔ ملاکلاس کام میں لگے ہوئے ہیں بہتر ہی ہوگا لکڑ شید میں دل جا میں کام کو لکڑی ہے نہ رہا یہی میں ہی میں اور بی بات تو یہ ہے کہ کوشش کی توفیق بھی اللہ تعالیٰ سے ہمارا کچھ نہیں سچ ہے کسی اور گر سے ملتا ہے بلا حکم خدا ایک خاک کا بھی ملتا ہے جھوک کہ میں کام کس لائق نہیں اگر سبت و استغفال ہو اور خدا ہے بجا تعلق ہو تو پھر وہ خودی قرآن وحدیث کا علم سکھاتا قدرت اور فرما کر کہتے کہ مجھے ایک بات میں کئی ہزار عربی دودھ سکھایا گیا تھا جس میں خدا کے خزانہ وسیع میں کہ سبت کہ سبت کیلئے کان کھول کر نہ دارو کہ دینا میں ایک نیر یا پور دینا نے دل نہ کیا۔ مگر خدا کے قبول کر لگا اور پڑے نہ دارو دل سے۔ جان کو ظاہر کر لگا۔ اسلام کا سورج گمن کے نیچے خدا کی صفو آہ و زاری کہ نہ دارو گمن دودھ اور دینا خدا تعالیٰ کا چہرہ دیکھو

[illegible]

جو سے گا وہ پائے گا خدا سے
ہے ہم نے سنا یہ مصطفیٰ ہے
ناصر کو عطا کرو عسریہ
بیزار نہ ہو تم اس گدا سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَحْمَدٌ نُصَلِّیْ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلٰمُ

صدقہ کو تاج محل سے
ہر ایک طرح کے ابتلا سے
ہو نار غضب خدا کی ٹھنڈی
محفوظ ہو آتش دوزخ سے

زیادتی اپنی اور سے جو ہو سکے۔ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے۔

(۳) روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ
خیر کرے اپنے آدم کے خیر کو گنج میں تھم پر۔ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے خیر سے مراد
نیک جاگیز خیر ہے۔ نہ کہ بری جاگیز۔

(۴) روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔ اے بیٹے آدم
کے خیر کرنا تیرا مال کو کہ زیادہ ہو عاقبت سے بہتر ہے تیرے لئے اور نہ کہ رکھنا تیرا اس کا ہر
بے تیرے لئے اور نہیں غلامت کیا جاوے گا تو بقدر کفایت اور شروع کر خیر کرنے میں نہ کہ
مال کے کہ زیادہ ہو عاقبت تیری سے ساتھ جلال اپنے کے۔ نقل کی یہ مسلم نے۔

(۵) روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔ حال پہل کا اور
صدقہ دینے والے کا تندرست حال وہ شخص کے کہ کہ ہون ان پر دوزخ میں نہ کہ ان کے نہیں پہنچائی
گئی ہون اچھے ان کے طرف چھائی ان کی کے اور سرگردان ان کی کے بسبب تنگی راہ ہون کے
پس شروع کیا جھنڈ دینے والے جبکہ صدقہ کرنا ہے صدقہ کا کس جانی ہے وہ نہ اس سے
بہتر شروع کیا۔ بخاری نے جبکہ صدقہ کرنا ہے صدقہ کا جانی ہون اور بھیج جائے ہون سب سے
جگہ اپنی پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے۔

(۶) روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔ از دوزخ
نور کے فرمایا یہ کہ تصدق کرے تو اس وقت کہ تندرست ہو۔ جس رکھتا جمع کرنے مال کی
ڈنٹا ہو فقر سے اور اس پر رکھتا ہو دولت کی اور نہ ڈھیل کر بیان تک جس وقت پہنچے۔
جان ملے ہون۔ کہنے گئے کہ فلاں کو آنا دینا اور فلاں کو آنا اور اس وقت مال ہو گیا ہے
فلاں کا یعنی دارقون کا۔ حاصل یہ کہ تندرستی میں دنیا بہت ٹوپی ہے۔

(۷) روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔ اس اور وہ بیٹھے تھے۔
کعبہ کے سایہ میں پس جبکہ دیکھا۔ چھ کو فرمایا وہ نہایت ٹوٹے ہون میں قسم ہے پروردگار کعبہ کی پس
کہا میں نے فرمایا ہون تم پر باپ میرا اور مان میری کن میں وہ فرمایا کہ وہ بہت جمع کرنے والے
مال کے گھر میں شخص نے کہ خیر کیا اور اور پھر لینے طرف اپنے آگے اور پیچے اور دین اپنے
اور ان میں اپنے اور کم ہون وہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے۔

(۸) روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔ بخاری نے خیر ہے
اللہ سے۔ بہشت سے نزدیک ہے۔ لوگوں سے دوسرے آگ سے۔ اور نبیل دوسرے اللہ سے
دوسرے بہشت سے دوسرے لوگوں سے نزدیک ہے آگ سے اور اللہ جہاں کی بہت
پیارا ہے۔ اللہ کو عاجز نہیں سے نقل کی یہ ترمذی نے۔

(۹) روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔ اللہ تعالیٰ دنیا
آوی کا اپنی تندی میں ایک مہم بہتر ہے اس کے لئے تندی سے دوسرے کے سے نزدیک
مرنے اپنے کے۔ نقل کی یہ ابو داؤد نے۔

(۱۰) روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔ نہ داخل
ہوگا بہشت میں دغا باز اور نہ نبیل اور نہ تیرے کہ دھان رکھنے والا۔ نقل کی یہ ترمذی نے۔

چونکہ میں اچکل غفار کے مکلف اور ان کی دیگر ضروریات کے لئے روپیہ کی اند ضرورت ہے اس لئے
ہر وقت ہی نگرہ انگیر رہتی ہے کسی طرح کوئی ایسی سبیل جو جس سے ان ضرورتوں کے لئے روپیہ
آئے۔ تمام انسان برابر نہیں ہوتے بعض تو خود بخود تلاش کر کے خفیں کران کا حق ہو چکا ہو جو میں
بعض سوال میں کہ سوالی کو زمین کو سے بعض تقاضے کے محتاج ہون بعض دیگر نہایت درجہ دوزار
مخائیں اور طلب کے بغیر کچھ نہیں عطا فرماتے۔ لہذا ان سب کے خیال میں نظر رکھ کر وقتاً فوقتاً کچھ
بائے ہر وقت میں یہ شخص بھی شامل کیا جاتا ہے۔ جہاں اجاگے معلوم ہو کہ نماز پڑھتی
بہت آسان ہے لیکن خیرات دینی و دنیوی اس کا میں نے علاج سوچا ہے کہ کس
طرح دین کو خیرات کے لئے مال کیا جاوے اور کس طرح دل سے نکلے کہ ہو اور خیرات کے لئے
شرح صمد پیدا ہو اس کا طریق ہے کہ انسان غور کرے کہ گزشتہ زمانہ میں یہ کیا تھا کیا۔ اس کا نام دین
بھی نہ تھا۔ پھر اس کا کیا حال ہوا جب کہ یہ اپنے باپ کی پشت میں لیڈر نظر رہا اس وقت اس کے
پس کیا تھا اور یہ اس حالت میں کس چیز کا مالک تھا۔ پھر ان کے پیٹ میں جاگڑیں چڑ۔ تو کس قدر
دولت تھا۔ پھر یہ پیدا ہوا تو کس قدر وہ یہ ساتھ لے کر نکلا تھا اور جو ان ہونے تک کس قدر
خزانے اس نے جمع کئے تھے۔ پھر یہ پڑھا پڑھا ہو جاوے گا (بشرط حیات) یکس چیز و
بائے ادکا مالک تھا۔ پھر جبکہ اس کو گھنا سوتا اور کھانا پینا بھی دشوار ہوگا۔ پھر یہ مر کر قبر
میں دفن ہوگا اس وقت کے صدقہ مال دولت کے اس کے ساتھ دفن ہون گے۔ جن کو
یہ دین استعمال کی گئی۔ انہوں نے سب کچھ میں چھوڑ دیا ہوگا اور شاید وہ دولت جو اس نے عرق عری
بلکہ بے ایمانی سے پیدا کی تھی اس کے جائز اور ناجائز و شر جائز و ناجائز امور میں ہندو میں اڑا
کر برباد کر دیں گے۔ کاش۔ لگ اس بات کو سمجھ کر اکثر حصہ اپنی دولت کا نام خدا کو پڑھ لے جاویں۔
یہ میں دین۔ ہم اہل حق کو ان کے مرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے خزانہ میں جمع کر دیں گے۔ جو ان کو
مرنے ہی دن کا مال پر کر دیا ہوگا۔ دس گنا سے گا اور زیادہ اخلاص سے ہون گے نعمت
میں کر کے نہیں لے گا یا اس سے بھی زیادہ ان میں تو یہ سچی میں بشرطیکہ خدا رسول اور قرآن پر ایمان
ہو اور امام آخر الزمان و مدعی دوران کی بہت سے ملے کی ہو اور اس پر قائم بھی ہو۔ اس
مستحق کے زیادہ زور دینا ہے کہ لئے چند احادیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیش
کرتا ہوں۔

مشکوٰۃ شریف شرح مظاہر حق

(۱) روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہیں کوئی دن کہ خیر
کرتے ہون نبی سے اس میں لگ کر وہ فرشتے آئے ہیں کہ کہتا ہے ایک ان میں کا یا آجی سے
خیر کرنے والے کو بدل لینے ہو کہ مال جائے سے خیر کرنا ہے اس کو بہت سا بدل دے اور
کہتے دوسرے فرشتے یا آجی دے جس کو نیت لینے اس کا مال برباد کر دے۔ نقل کی یہ بخاری اور
مسلم نے۔

(۲) روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیر کر اور شہادت کریں
شمار کریں گا اللہ تعالیٰ پر اور نہ رک رکھ فقیر سے مال کہ عاقبت سے زیادہ ہو۔ پس روکیں گا اللہ تعالیٰ سے

۱۱) اودانت سے ہاتھ صدیقہ سے یہ کہ بعض بیہوش نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنے کہ واسطے
نیک کر عمل اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کوئی ہمین سے جلدی آپ کے لئے والی ہے۔ فرمایا۔ جو کسی جو
تم میں سے اچھے کی لینے جو نہایت دینی ہے پہلے مرے گی بعد میرے۔ پس لی کہا جی کرنا ہی نہیں
اس سے اودین سودہ کہ بوی صین حضرت کی لپی اچھے والی۔ پھر عالم نے چپے اس کے کہ
مراولہائی اچھے سے صدقہ تھا اور میں جلدی والی ہم میں سے ساتھ حضرت کے زینب اور صین
زینب دوست رکھی زمین حیرات کو۔ نفل کی یہ باری نے۔

۱۲) روایت سے ابی ہریرہ سے کہ نفل کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا اس وقت کہ کھڑا
تھا ایک شخص جگہ کی زمین میں۔ پس نبی ایک آواز میں کہ کہتا ہے کوئی اپنی سے فلاں شخص کو
باع کہ پھر ایک طرف چلا اور۔ پس ٹھالا اپنی اپنا پتھر دن کی زمین میں۔ پس ناگہان ایک نالی نے
ان نالیوں میں سے تحقیق جمع کیا پانی سارا پس چپے چلا وہ شخص پانی کے پس ناگہان ایک شخص کھڑا
ہوا اپنے باغ میں پھر پتھر تھا پانی کو ساتھ بلچہ اپنے کے پس کہا اس شخص نے واسطے اس کے۔
اسے خند سے خدا کے کہ ہے نام تیرا۔ کہا میرا نام فلاں ہے وہ نام لیا کہ تھا ایرین پس کہا
باع ہالے نے پوچھے والے کو۔ اسے بند سے خدا کے کیوں پوچھتا ہے مجھے سے نام میرا پس
کہا اس واسطے کہ کسی بھی میں نے آواز اس ایرین کہ یہ پانی کہ اس ایر کا ہے کہ کوئی بھی وہ آواز
اس ایر کا پانی سے فلاں کے واسطے نام تیرے کے۔ پس کہا کہ اسے تو کہا لیکن اس وقت کہ
کہا اچھ پوچھا تو نے یہ تو کہنا ہوں میں مجھ سے کہ پس تحقیق میں دیکھنا ہوں طرف اس چیز کی کہ
حاصل ہوتی ہے باغ سے پس نہ دینا ہوں میں تہائی اس کا اور کہا ہوں میں اور کنبہ میرا
تہائی اور مگنا ہوں میں اس باغ میں تہائی۔ نفل کی یہ مسلم نے۔

۱۳) روایت سے ابی ہریرہ سے کہ اودھون نے سارا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ
فرمانے تھے کہ تحقیق تھے ہی اسرائیل میں میں شخص۔ ایک کڑھی دوسرا گناہیں اذہا پس ارادہ کیا اللہ
لے کہ کہنا کہ ان کو کہ شکر کرتے ہیں یا نہیں۔ پس یہی باطوف ان کی ایک فرشتہ پس آیا وہ کوہی
کے پاس پس کہا کوئی چیز بہت باری ہے طوف تیرے کہا کوہی نے رنگ۔ اچھا۔ پورست ملن کا
اچھا اور جاتی رہے مجھ سے وہ چیز کہ گھنیا نے میں۔ مجھ سے لوگ لینے کوڑھ جاتی ہے۔ فرمایا
حضرت پس اچھے پھر فرشتے سے اس پر۔ پس دور ہوئی اس سے مگن اس کی لینے کوڑھ اور
دیا گیا رنگ اچھا پورست اچھا۔ کہا فرشتے نے پس کوٹا مال بہت محبوبہ طوف تیرے
کہا وٹ یا کہا گناہیں شک کیا اچھی نے کہ راوی حدیث کا ہے مگر کہ کوڑھی نے کیا اپنے
اچھ سے اوٹ اور کہا دوسرے سے مگن میں۔ یعنی شک نقد نصین ہے کہ اس نے کیا کہا او
میں نے کیا کہا۔ نسر یا حضرت نے جس دیا گیا ہوشیاں حاملہ۔ پھر کہا فرشتے نے۔ برکت سے
وہ تہائی تیرے لئے اس میں فرمایا حضرت نے۔ پھر آیا فرشتہ گئے کے پاس پس کہا کیا چیز
بہت محبوبہ۔ طوف تیرے کہا بالی اچھے اور دور ہو جا دے مجھ سے یہ چیز کہ گن کھاتے ہیں
مجھ سے لوگ۔ نسر یا حضرت نے پس اچھے پھر فرشتے نے اس کے سر پر۔ پس بانہا اس سے
گئے۔ فرمایا حضرت اور دیا گیا۔ بال اچھے۔ کہا فرشتے نے پس کوٹا مال بہت پیارا ہے۔
طوف تیرے کہا گناہیں میں دیا گیا گناہیں حمل والہاں۔ کہا فرشتے نے برکت سے اور جانی
تجہ کو ان میں نسر یا حضرت نے پھر آیا فرشتہ اندھے کے پاس پس کہا کوئی چیز بہت محبوبہ
طوف تیرے کہا یہ کہ دے اللہ طوف میرے مٹی ہری۔ پس دیکھوں میں ساتھ اس کے گون
کہ فرمایا حضرت پس پھر فرشتے نے اس پر اچھے۔ پس عنایت کی اللہ نے اس کو نبائی اس کی
کہا فرشتے نے پس کوٹا مال بہت پیارا ہے طوف تیرے کہا پس دیا گیا کہ بیان بہت نیچے
دینے والیں۔ پس پتھے لئے کوڑھی نے اور جو کئے اوتھوں کے اور گاؤں کے اور پتھے

لئے اندھے نے کجیوں کے پس کہا کوڑھی کے لئے ایک جگہ اوتھوں کا اور گئے کے لئے
ایک جگہ گناہوں کا اور اندھے کے لئے ایک جگہ کجیوں کا۔

فرمایا پھر فرشتہ آیا کوڑھی کے پاس بیج صورت اپنی کے اور بیات اپنی کے یعنی جس صورت و
بیات میں پہلے اس پاس آیا تھا۔ اسی طرح پھر آیا پس کہا اس فرشتے نے کہ میں تمہیں ہوں جانا
رہا مجھ سے اسباب سفر میرے میں پس نہیں پوچھنا ہو سکتا مجھ کو کج لینے منزل مقصود کو۔ مگر یہ
عنایت اللہ کے۔ پھر بسبب تیرے مانگنا ہوں تجھ سے واسطے اس ذات کے کہ دیا پتھر کہ رنگ
اچھا اور جلد اچھی اور مال ایک اوٹ۔ لینے مانگنا ہوں اوٹ کہ پوچھوں میں یہ سبب اس کے
اپنے سفر میں اپنے مقصود کو کہ اس کا کوڑھی نے حق بہت میں تجھ کو ایک اوٹ نہیں پوچھ سکتا
اس نے بہت جھوٹ کہا کہ اس کے ماننے کے لئے۔ پس کہا فرشتے نے تحقیق گیا کہ میں پہچانا
ہوں۔ پتھر کو کیا نہ تھا تو کوڑھی کی گھنیا نے تھے تجھے لوگ اور محتاج تھا پس دی تجھ کو اللہ نے
صحت و مال پس کہا کوڑھی سے اس سہا کے نہیں کہ دولت گردا گیا ہو نہیں اس مال کا باپ دادا
سے۔ پس کہا اس فرشتے نے اگر ہے تو چھوٹا پس کر دے تجھ کو اللہ طرف اس مال کے کہ تھا کہ
تو لینے کوڑھی محتاج۔ فرمایا حضرت کے کہ آیا فرشتہ گئے کے پاس پہلی صورت اپنی میں پس کہا اس کو
مانداں چیز کے کہ کہا تھا کوڑھی کو اور جواب دیا تجھے یہ بیجا جواب دیا کوڑھی نے پھر کہا
فرشتے نے اگر ہے تو چھوٹا پس کر دے تجھ کو اللہ بیجا تھا تو فرمایا حضرت نے اور آیا فرشتہ اندھ
کے پاس بیج صورت اپنی اور شکل اپنی پہلی کے پھر کہا کہ میں فرو سکتین ہوں اور سافر ہوں جانا
رہا میرے پاس سے اسباب بیج سفر میرے کے پس نہیں پوچھ سکتا میں اب گھر ساتھ حقیت
اللہ کے پھر بسبب تیرے مانگنا ہوں میں تجھ سے واسطے اس ذات کے کہ دی تجھ کو بینائی
تیری بکری لینے ایک بکری مانگنا ہوں کہ پوچھوں میں بسبب اس کے سفر اپنے میں پس کہا
اندھے نے تحقیق تھا میں اندھ پھر جبری اللہ نے طرف میرے بنائی میری۔ پس لے
جاسے تو اور چھوڑ جو چلے پس قسم ہے اللہ کی نہیں تکلیف دوں گا تجھ کو کج واسطے میرے
اس چیز کے کہ تو واسطے اللہ کے پھر کہا فرشتے نے رکھ تو مال اپنا لینے اپنے پاس۔
پس سوائے اس کے نہیں کہ تو تلاش کے گئے تھے استمان کیا اللہ نے تم کو کہ آیا تم کو
اپنا حال یاد ہے یا نہیں اور شکر کرتے ہو یا نہیں تحقیق میں رضائے کی گئی تجھ سے اور وعدہ کیا گیا۔
اور دولہاں اردن تیرے کے۔ نفل کی یہ باری دہم نے۔

نفل اتنا لکھنا کافی ہے۔ عقل سن آدمی اس سے نصیحت حاصل کر سکتا ہے اور
چلنے کے لئے تو سارا تو کن شریف بھی کافی ہیں۔ ان امانت میں ہمارے اسباب کہ غور
فرمانا چاہئے اور نصیحت حاصل کرنی چاہئے اور اللہ کا شکر بجا کر شفا قادیان کی جنگی
کے لئے کہ بہت کشت باغ صنی مناسب۔ بہت مروان مدد خدا مثل مشہور ہے۔
بہین ضعاؤ کے مکانوں کے لئے بہت تکلیف ہے۔ اللہ قائل آسان فرما دیگا۔

بر رسولان بلاغ باشد و بس

ناصر ذاب از قادیان

منظم

آنانین قرار دل بے فہ ار کر
جنگل میں جانا ہے کہی آگے نہیں
جب تک کہ کچھ لینے وہ سبک پار کو
دیوانہ وار ڈونسا ہے کہ سار کو

ناصر تاکہ کچھ کو یہ کیا ہو گیا ہے آہ
لاہور میں کبھی پشور میں ہے تو
بنگالہ میں کبھی کبھی مدراس میں جو تو
دکن میں ہے کبھی کبھی ہے بھی میں تو
کسی تلاش ہے تراد کس سے چٹکا
معلوم حال ہو تو کریں ہم بھی کچھ مدد
اے دوستو! بتاؤ تمہیں کیا میں اپنا حال
دیکھ کر حسین زر ہے مجھ زر کی تلاش
زر کی طلب میں پھر پناہوں پرست بھاگن
آئیگی ایک دن مرے مولا کی بس مدد
سوداگر بن گئی ہے شفا خانہ بھی بنا
کچھ دوستوں کو لے کر اپنے بچاؤ میں تھوڑا کچھ
بیمار عورتوں کے لئے ایک مکان بنو
ہوں میری زندگی میں یہ طیارہ کل بچکن
مقدور ہے تو لاؤ روپے کچھ کدو رو
تم دونوں دو روہ دیو بچا جائے کہ بعض رو
تم سے نہیں سوال مراد اس سے سوال
مولا کے نام پر بن سوالی پھر ہوں اب
اللہ کا ہے وہ مجھے دیکھا اس کر نام
عاقل خدا کے نام پر بنے میں مال زر
کوشش سے مجھ کو کام ہے نہ پائوں میں ہوا
پروا ہے ظن کی نہ ہے تعریف کی کوشی

مولائی کے فتنے ناصراً کو انتظار
وہ خود کرے گا دور اب اس انتظار کو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
مَحْمَدٌ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

جہاں اباد رسامین پر وضع ہو کہ اس عاجز نے شش ماہ میں چند مسجد و مینار کے لئے
پنجاب میں ایک طویل سفر کیا تھا جس کا ذکر نظم میں کھلے ہے جس کا نام سفر نامہ ناصر ہے ہر شہر و
مین ایک اور مسافر ہندوستان کی طرف کیا جو قادیان سے کلکتہ تک اور کلکتہ سے حیدرآباد تک
تک تھا اور وہ ان سے کہی ہو کر واپس ہوا جس کا حال سفر نامہ میں منظم ہے۔ جو انشاء اللہ
یک ماہ ۱۹۱۰ء تک شائع ہو جاوے گا لیکن ان دو طویل سفروں کے درمیان چند اور بھی چھوٹے
چھوٹے سفر و صلی چندہ کے لئے اس عاجز نے کئے تھے جن کو منظم نہیں کیا ان کا حال اس جگہ
غیر ہوتا ہے۔ اول قادیان سے پورہ قلعہ گیا اور وہ ان سے کچھ چندہ وصول کر کے جالندھر
پہنچا۔ وہاں اس وقت کچھ نہ تھا۔ وہاں سے حاجی پور گیا۔ وہاں بھی جیب الرحمن صاحب کا کوشش
سے چندہ مل گیا پھر وہ ان سے لوہانہ گیا جہاں بعض اصحاب مجھ سے متفق نہ ہوئے اور انھیں
نے چندہ دیا بلکہ ان کے اثر سے اور لوگوں نے بھی سستی کی۔ پھر حال چندہ ہو گیا۔ وہاں سے جہو

مالیہ کر لیا لیکن کوئی کمی میں جان نہیں وہ ان سے کچھ وصول نہ ہوا۔ وہاں کے سکری
نے وعدہ کیا تھا لیکن ہنوز فائین نہ کیا۔ غرضیکہ کوئلے سے ناکام لوہانہ واپس ہو کر
انہاں پہنچا اور بار عبدالرحمن صاحب کو کھڑکے ان شہزادہ بہت غلط سے پشیمان
اور چندہ بھی حسب مقدمہ واپس آئے مجھے ساتھ لے کر دوسرے روز قہر خانہ گئے وہاں
سے چندہ لے کر چھاؤنی میں شب باس ہوئے وہاں سے بھی چندہ لیا اور شب کے ایک
احمدی ڈاکٹر صاحب کے ان مقیم ہوئے۔ اتفاقاً یہ عاجز اپنے قدیم آشنا احمد ہارون صاحب
سے ملنے گیا جو ان کے بھتیجے ہیں ہر گھڑنگہ میں جب انھیں معلوم ہوا کہ یہ عاجز چندہ واپس
مسجد و مینار وغیرہ کے لئے نکلا ہے۔ انھوں نے فوراً پانچ روپے چھوڑ دیے۔ حالانکہ
میرا صاحب موصوف احمدی نہیں ہیں۔ ان مجھے یاد آیا کہ لوہانہ میں بھی میان عبدالکریم صاحب
ہر گھڑنگہ میرے جو عاجز کے ہاتھ لے لاقانی میں مبلغ دو روپے عنایت کئے تھے اس
سے لوہانہ کے نادہند صاحبان کو نصیحت اور عبرت حاصل کرنی چاہیے کہ بعض غیر احمدی
بھی قادیان کے کاموں میں شریک ہوں اور وہ احمدی ہو کر دینے فراہم۔ اِنَّا لِلّٰہِ
وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ۔

انہاں چھاؤنی سے چندہ سہارن پور میں پہنچا اور مولوی عبدالعزیز صاحب کے ان شہزادہ
اون سے چندہ لے کر سہارن پور کے شہر راجہ میں ایک احمدی کے ان گاہکوں کو
اور چندہ لیکر مظفرنگر گیا وہاں اتفاق سے دو صاحبان بھی آگئے تھے وہاں سے چندہ وصول
کے یہ میرے پہنچا وہاں مجھے تلفظ نہ آیا۔ سکری صاحب گھر پر موجود نہ تھے۔ چٹائی
اصحاب نے اجتماع چندہ دیا لیکن ہندوستانیوں نے بطور تبرک کچھ دیا جس سے میرا دل خوش
نہیں ہوا بلکہ افسوس ہوا کہ جو وقت تو انھوں نے میرے مکی میں اچھا ٹھکانہ کیا تھا
لیکن دینے وقت خدا جانے کیا ہو گیا۔ خان پراخان خوش پراخان میں دیکھو تو آہ و بکا
پھر حال وہاں سے رخصت ہو کر دلی گیا اور دلی میں بھی کچھ تھوڑا چندہ ہر لیا وہاں سے
واپس لاہور آیا اس جگہ سے تھوڑا کچھ اور فقور کے اصحاب نے بھی خوشی سے چندہ دیکر نصیحت
کیا پھر واپس لاہور آیا اور کچھ میان میرے بھی لیا اور لاہور سے جہاں میں گیا جہاں میں ابھی
ایک گاہک ہے۔ وہاں سے چندہ وصول کر کے سید ہمدان علاقہ پورہ قلعہ میں گیا۔ جہاں
مولوی محمد علی صاحب سکری صاحب صد انجن کا وطن ہے ان کے والد صاحب
مگر چندہ حاصل کیا۔ وہاں سے واپس ہو کر قادیان واپس آیا۔ جہاں میں سلاطین میں تبرک
ہوا۔ تھوڑے عرصہ کے بعد پشاور جاسے کا اتفاق ہوا تو وہاں سے واپس پورہ
کاگٹ اور جہون پہنچا وہاں سلاطین جماعت درم برہم بابا کچھ محبت نہ دیکھی۔ مگر مجھے
اصحاب بہت محبت پیش آئے اور کچھ شے بھی عنایت کئے شیخ علی صاحب کے مکان
پر پڑا تھا۔ وہاں مجھے بہت آرام ملا۔ واپس کے وقت سلاطین میں سیدہ خاتون شاہ
صاحبہ دیکر اصحاب کے لئے کو آٹا ایک روز پڑا وہاں سے مجھے بے طلبی اس
وقعہ ایک روپیہ مل گیا میرا ارادہ مانگنے کا نہ تھا اس پر مجھے یہ مثال یاد آئی۔
بے مانگے موتی طین اور مانگے بے نہ بھیک

وہاں سے ٹرک لاہور ہوتا ہوا قادیان پہنچا اور یہ چھوٹے چھوٹے سفر ختم ہو گئے

فَاتَحَسْبُكَ اللّٰہُ عَلٰی ذٰلٰکَ

میر ناصر نواب۔ ۱۵ فروری ۱۹۱۱ء۔ از قادیان و اربالہ

حیات حافظ کا مصنف اسلم جی راجپوری

کسی کے کام یا کام پر بحث چینی کی بابت سہولتی بات ہے۔ لیکن وہ بحث چینی جو حقیقت سے دست و گریبان اور ذاتیہ سے روش بردوش ہو نیز نیک نیتی سے اور اصلاح کی غرض سے کیا و سہ تو بہت معنی دہندہ ضروری کام بھی ہے جس کتاب کے مطالعہ نے مجھے اس نگار پر مجبور کیا ہے وہ کوئی مرکز اناراد قابل توجہ کتاب نہیں۔ لیکن چونکہ اس کے مصنف نے اہل سہ ماہی فزوی کے لئے صداقت و حقیقت کی آنکھوں میں دھول ڈال کر اپنی دبا بطنی نہیں تو کبھی باطنی کا ضرور سیدھا کرنا چاہیے اسی سلسلہ علیحدہ پر نہایت ذیل طریقہ سے ایک حکم کیا کہ اور بغیر اسے انی معین من اسرار اہانتا اپنے بے بسی کم مانگی و پست خیالی کا ثبوت دیا ہے۔ لہذا مناسب معلوم ہوا کہ اس گفت تزییر کی قلمی کھول کر سادہ لوح کو مشعل دکھادی جاوے۔ سنی۔ کوئی صاحب اسلم جی راجپوری ہیں۔ انھوں نے ایک کتاب کعبہ یا بیت اللہ لکھی ہے تو یہاں ہونگے اور ایسے سمت یاد ہوئے کہ جب تک کہ عزم شمع نہ کر لیا اچھے ہونے۔ پچھے ہو کر اپنے حافظ شیرازی کی لافٹ لکھنا شروع کی اور یہ خیال خوش اس قدر سیلین اور کوشش و کوشش بے اندازہ ہو گا کہ فرمایا کہ گویا مصنفین کے قلم توڑ دے۔ اور دو تین پھوڑیں ۱۴ صغی کی کتاب حیات حافظ کے نام سے شائع کی ہے۔ جس میں بہت سے صفحات تہذیب میں مرنے ہوئے ہیں۔ بہت سی غویں اور اشارات نقل فرمائے ہیں اور ۳۲ صفحہ خالوں کے باب کی تذکرہ ہے۔ کتاب کا کافی عیاں اچھا ہے مصنف کی زبان اسی صاف نہیں تعجب ہے کہ علیحدہ ملک متحدہ اگر وہ اوود کے ایک مشہور درس گاہ سے جو کتاب شائع ہو اس کی زبان بھی درست ہو نہ کہ کسی کے شعر کو کہ ہے کیا ضرور سب کو سنے ایسا جواب آؤ نہ ہم بھی یہ کہیں کہ وہ طور کی

آپ نے اس شعر کے پنے مصرع میں اس طرح تقریب کیلئے کر کے کیا مرقع ہے کہ سب کے ایکساں جواب "فارسی زبان کا ایک لفظ یکساں ہے۔ لیکن وہ یکساں ہے نہ کہ ایکساں اردو زبان میں ایکساں ہے نہ کہ ایکساں نہیں ہو سکتا اور ایکساں تو محض اصل ہے۔ لیکن کہ اسلم صاحب کا جب کی گزین پر اس غلطی کو تصحیح میں لیکن وہ باور میں لگا کر اپنی کتاب کے پانی میں لہر لگنا نہ لگنا کے بوجہ میں دیکر اسی ڈالیں تب بھی کثیر التعداد و افلاطون سے اپنی

نگار و نامی نہیں کر سکتے۔ لیکن ذاتی فرحت ہے نہ ضرورت کہ اس کتاب پر بعض تنقید کھوں۔ مولوی شبلی نے اپنی شعر العجم میں حافظ شیرازی کے متعلق جو کچھ لکھا ہے اس کے مقابل میں اس مستقل کتاب حیات حافظ کو دیکھ کر یہ کہنے کو بھی چاہیگا کہ

بڑھالی شمع نے واٹھی اگر کہیں کی گمراہ ہاتھوں مولوی کی سی اسلم صاحب یا تو اعلیٰ درجہ کے متلون مزاج ہیں اور اسی مسئلہ قاذو طبیعت رکھتے ہیں کہ سیاب وار کسی حالت میں کو قرار نہیں یا غلط بیانی ان کے نزدیک حق کلام اور غری بیانی آپ نے جہاں خالوں کا باب شروع کیا ہے میں اور ان کے درمیان ایک سکڑا سا سبب ختم فرمایا ہے۔ اگر ان سے مزاد ان کا اپنا ہی دل ہے اور کسی پھلے ماس کا ٹھکانا ہوا دل نہیں تو یقیناً کما جا سکتا ہے کہ جناب اسلم خالوں کو شرمناک و پناہ و اعتقاد بہت بڑا کم از کم اعتقاد ہو وہ تصور فرمائے ہیں۔ کیونکہ خالوں کے جواز اور ان کے سخن ہونے کے لئے وہ کوئی ایک دلیل بھی پیش نہیں کر سکے۔ مگر "ہل مے خار بہار اللہ کے ذیل میں جو کچھ انھوں نے لکھا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ اپنے منیر دل کا خون کرنے میں بڑے دیرین ہیں۔ جو شخص کا نشان بن جائے کہ خون کر سکتا ہے ناظرین خود تجویز فرمائیں کہ اس کو عزت کا کوئی نام دیا جائے؟ خالوں کے باب کو پڑھنے سے معلوم ہوا کہ آپ کو اکثر ناظرین دیکھنے کا شوق ہے اور یہ شوق بے انتہا ہے کہ دوسرے لوگ بھی اس سے مطلع و آگاہ ہیں اور آپ سے ہی خالوں دیکھنے کی فرمائش کرتے ہیں۔ ۱۵۷۱ اور ۱۵۷۲ صغیر پر اپنے اس خال کا ذکر کیا ہے جو حضرت مسیح موعود کے متعلق پڑا اور حافظ میں دیکھی۔ اس بات کے قصور سے اعتبار نہیں کی؟ اور تعجب ہوتا ہے کہ ایک شخص جو حافظ شیرازی کی لافٹ لکھنے کا عزم کرتا ہے وہ ۳۲ صفحوں میں صرف دیوان حافظ کی خالوں کی کتابیاں درج کرتا ہے۔ ہر حال حضرت مسیح موعود کے متعلق جو شعر دیوان حافظ میں لکھا اس کو اپنے اس طرح لکھا ہے

نہیت دروازہ جز لفظ غلات از کم و بیش
کزن این سلسلہ بے چون و چرا سے بینم
اس کا ترجمہ آپ لکھتے ہیں۔ "دائرہ میں سوائے لفظ کے کوئی چیز ذرا بھی غلات نہیں ہے۔ اور میرے نزدیک یہ سلسلہ بالکل واضح ہے "اس کا مطلب آپ اس طرح لکھتے ہیں "اس کا یہ مطلب ہے کہ مرزا صاحب اسی مقام میں گردش کرنے

میں جو اسلام کا ہے۔ قرآن شریف کو لکھنے کی کتاب ہانٹے ہیں نئی پر ایمان رکھتے ہیں۔ ان کی حدیثیں پر عمل کرتے ہیں۔ غرض اعتقاد اور عمل ہر لحاظ سے اسلام کے دائرہ سے وہ باہر نہیں نکلے سکیں گے۔ دائرہ میں صرف ایک لفظ غلط ہے۔ وہ مرزا صاحب کی ذات ہے یعنی جب اسلامی تعلیمات پر وہ چلتے ہیں اور اسی پر لوگوں کو چلنے کی ہدایت کرتے ہیں تو پھر اپنی ذات کو کیوں پیچ میں لاتے ہیں۔ کہ مجھ کو مسیح آؤ۔ مہدی آؤ۔ مگر غرض یہ ہے۔ یہ خود غرضی ہے۔ اور یہی لفظ اس دائرہ میں غلط ہے۔

اسے فارسی زبان! تو جہد راعم کرے وہ کم ہے کہ وہ لوگ جو ذرا بھی تیرے متعلق صحیح مذاق نہیں رکھتے تیرے واقعات کو دل میں دم بھرتے اور صاحب تعقیب بننے کی مانگ توڑتے ہیں۔ اسے خواہ حافظ شیرازی۔ اگر ممکن ہو تو اٹھ اور تیرے لٹھ لیکر لیں جنھوں نے تیرے معج شمر کا ٹھنڈی چھری نہیں بلکہ اٹنی چھری کو گھا کاٹنا چاہا ہے ان کا سر چھڑ دے۔ انھوں نے صدمہ منوس جو شخص حافظ کے کلام پر تقریباً لکھا ہے وہ حافظ کے شکر اس طرح لکھا کہ اور اس کی مٹی پیمبر کے ذہا بھی شرمندہ نہیں۔ مانا کہ اس نسخہ میں یہ شعر غلطی لکھا ہوا تھا تو اسی غرض اور غلطی میں کہ ایک انھما آدمی بھی ٹھول کر معلوم کرتا اسلم جی راجپوری کو نظر نہ آئی اور نہ سوچا کہ ایسی مہل اور بے معنی بات حافظ جیسے شاعر کی زبان سے نہیں بھل سکتی۔ مہلین لڑل کشور کے سلسلہ کے چھپے ہوئے دیوان حافظ میں بھی جاس وقت میرے سامنے موجود ہے یہ شعر یقیناً صحیح لکھا ہوا ہے اور اس طرح ہے

نہیت دروازہ ایک لفظ غلات از کم و بیش
کرمی این سلسلہ بے چون و چرا سے بینم
جن لوگوں کو کچھ ذرا سا بھی تعلق فارسی شاعری اور انشا پر عادی ہے وہ خوب سمجھ سکتے ہیں کہ ایک لفظ کے نقطہ شعر کو کس قدر باہمی اور لطیف اور شاد بنا دیا ہے۔ دیکھو امانت شیرازی کس قدر خوش سے مسیح موعود کی تائید کرتے ہیں۔ ۱۵۷۱۔ کیسی یہ دھوکا دہنگے کہ دیوان حافظ کی خالوں پر ہم کسی ماموں صداقت کو چکھتے ہیں۔ ہاں اس وقت اس شعر کو تائیدی نشان کے طور پر سمجھ کر احمق لفظ رب العالمین تو دل سے کہتے ہیں۔ حافظ کیا خوب فرمایا ہے

ز عشق ناتمام با جاں یا راستغی است
بآب و رنگ و خال و خط پر حاجت رو گزینا
محمد کی تائید میں قرآن شریف۔ اعلویش ز من۔ اسان۔ زمانہ کتب سابقہ بیکر بان میں اسکو ہوا دیوان حافظ کی خال کی تائید سامع اکبر شاہ خاں بیکر آبادی

ہوس ٹیکس یا ملازم ٹیکس

قادیان کی نوٹی فائیڈ ایریا کیٹنگ میں گندہ پانیوں کے مفذ و غریب کا جاتنام کر رہی ہے اس کے متعلق ہم کبھی پھر لکھیں گے۔ فی الحال تو ہوس ٹیکس کے متعلق ایک وضاحت ہے۔ کہ یہاں احمدی جماعت کے اکثر ممبر کراہ کے مکانات میں رہتے ہیں۔ ایک طرف تو مکان والوں نے کراہ گراں کر دیا ہے اور اس طرح وہ گراہ ہوس ٹیکس میں حصہ لے رہے ہیں۔ اور دوسری طرف خود مکان والوں سے بھی ہوس ٹیکس لیا جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ بعض ملازمت پیشہ اصحاب جو یہاں اپنا مکان نہیں رکھتے زیر بار ہوس پے ہیں۔ کیونکہ ایک طرف گراہ لگا کر رکھتے ہیں اور دوسری طرف ان سے دو چار روپیہ سالانہ وصول کیا جاتا ہے۔ مین امیڈ کرتا ہوں کہ امیران بالا دست اس نقص کی اصلاح کی طرف توجہ فرمائیے۔

واقعہ ایک ٹیکس دہندہ تہذیب و دھرم ٹیکس کیا ہے۔

درخواست دعا۔ برادر مرزا الدین صاحب مانڈہ نے امیران کی خدمت میں درخواست رکھاتے ہیں کہ علیحدہ علیحدہ کی مالی شکایت کو مدد فرماوے اور حضرت خلیفۃ المسیح کی زیارت احسن نصیب فرماوے۔ اور دینی دینی فتنوں سے مالا مال کرے۔

ایمان ہو تو الیسا ہو۔ بزرگ عبد المجید صاحب کی لڑکی فوت ہو گئی۔ ان کا غلط دوسرے ذیل ہے۔

ہمارا الیسا صاحب ایمان ہے۔ جناب مفتی صاحب اسلام علیکم ورحمۃ اللہ علیہ عرض ہے کہ میں نے ۱۹۰۷ء - ۱۹۱۱ء کو جبکہ میری لڑکی احمدی کو سخت تکلیف تھی تب کہ جناب باری میں جناب خلیفۃ المسیح رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور لڑکی احمدی کے لئے دعا کی پھر میں سورہ فاتحہ سونے لے اختیار میری زبان پر یہ فقرہ جاری ہو گیا جس سے میری شہد کا نور ہو گئی اور فراموش ہوا ہو گیا۔ وہ فقرہ یہ ہے۔

رجو اب ہو گیا۔ اب جھکو ترو ہو گیا کہ احمدی کے متعلق معلوم ہو گیا کہ اس کی عمر کم ہو گئی۔ جناب خلیفۃ المسیح کے متعلق میرا دل فتویٰ دینے سے روکتا تھا۔ اگرچہ حضرت صاحب کے متعلق میرا دل غمناک ہے اسے اٹھارہ تھوڑا بھلا میری لڑکی کے لئے کہ ان کے لئے یہ فتویٰ دینے سے دل کو سخت مریح معلوم ہوتا تھا مگر لڑکی کے لئے انشاء اللہ صدق ہے۔ فتویٰ دل سے دیا تھا کہ اس کی ساری متعلق ہے۔ پھر میری بڑی خوشی سے پروردگار کا شکر ادا کیا کہ اگر ایسی ہزاروں کسان قربان ہو کر میرے ہادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کی طرف جاتے ہیں خوش ہوں۔ چنانچہ ۲۴ - جنوری ۱۹۱۱ء کی شب کو جبکہ میری لڑکی احمدی پر جان کنی کا وقت شروع ہوا تو اس تکلیف میں مٹنے لگا کہ اب کچھ قرآن سننا اور تاکہ جھکو ترو آجائے۔ میں اس کو کاٹھ لے کر اٹھا اور اسم اللہ پڑھ کر ارادہ قرآن پڑھنے لگا کہ اسے اختیار میری زبان پر یہ آیت ستر تہ ہے اختیار شروع ہو گئی۔ یا ایہا المنفس المطمئنة اسچی لا یثک را حنیة مضیة فادخلی فی عبدلی وادخلی جنتی۔ تب جھکو اور بھی تین ہو گیا کہ اب یہ داخل جنت ہو چکی ہے۔ چونکہ اس کو کبھی تک فرما دیا تھا کہ جو مرگتا ہے اسے جگہ میں دور دیا آئے ہیں تو وہ ڈرے لگی۔ تب میں نے کہا کہ بیٹا میری کوئی بات نہ کر تم جہنم بھی تمہارے ساتھ بیٹھے ہم سب کو اسی راستہ جانا ہے تب وہ آہستہ قرآن مجید سنتے سنتے ایسی سولی کہ آج تک نہیں جلی اس کی عمر سال کی تھی اور یہ باتیں۔ لیکن جھکو اس کے انتقال پر خوشی ہوئی کیونکہ جھکو یقین کمال ہو گیا کہ میرے دل نے اس خواب کی تیسرے تعلق اس لڑکی کے لئے فتویٰ دیا وہ پورا ہو گیا اور الحمد للہ حضرت صاحب کی خدمت جب ہی سے روکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ بہت جلد ان کو رحمت عطا فرماوے۔ آمین۔

رٹکار عبد المجید خان صاحب آبادی

قابل توجہ افسران محکمہ ریلوے۔

پریشین آتا۔ شہزادوں کو جہاں ریلوے اسٹیشن نزدیک ہو گا وہاں چنداں تکلیف نہ ہو کہ جو لوگ ریلوے اسٹیشن سے دس دس بارہ میل کے فاصلہ پر رہتے ہیں ان کا اس میں سہارا ہے کیونکہ وہ اندازہ کر کے بار بار مال چھڑانے کے لئے مجبور رہتے ہیں لیکن یہاں جا کر معلوم ہوتا ہے کہ مال نہیں آتا جس سے مفت میرا یہ رہنا پڑتا ہے۔ چنانچہ قادیان میں بھی یہی شکایت ہیں کہ وہاں بھی کالانڈر پیسے چرب بارش کو سمجھا گیا تو معلوم ہوا مال نہیں آیا۔ اور پھر مفت میں مرادری دی گئی۔ اور اگر بہت دیروں کے لئے ہرجا یا جلتے تو بعض اوقات ڈسپلن پڑ جاتا ہے کیا ضروری نہیں کہ اسٹیشن ماسٹر کسی کو اطلاع دے کہ آج آپ کا مال اسٹیشن پر پہنچ گیا ہے میرے خیال میں یہ بہت ضروری بات ہے فریڈ ہالٹی کا کاغذ اپنے لئے کاغذ وار ہے مگر اس بات کی اطلاع نہیں دے سکتا کہ آپ کا مال اسٹیشن پر پہنچ چکا ہے۔ یہ فرض تو ملازمان ریلوے ہی ادا کر سکتے ہیں۔

ایک سازش کا انکشاف

ناظرین بدو معلوم ہو گا کہ جھکو ترو نے ایک شخص غلام حیدر کے نام سے قرآن مجید چھاپنا شروع کیا تھا مہر سب سے پہلے ہم نے ان الفاظ میں نوٹس دیا تھا کہ جھکو ترو کے ذریعہ کیوں شہر چلایا جاتا ہے۔ اس کے بعد کچھ ایسی ہی عبارت خود غلط۔ اولا غلط۔ انشاء غلط۔ کا تصدیق تھی اس سے ہم نے نوٹس لینا چھوڑ دیا صرف یہ کہ یاد رکھنا کہ اس کی آزاری نہ کیا ہو۔

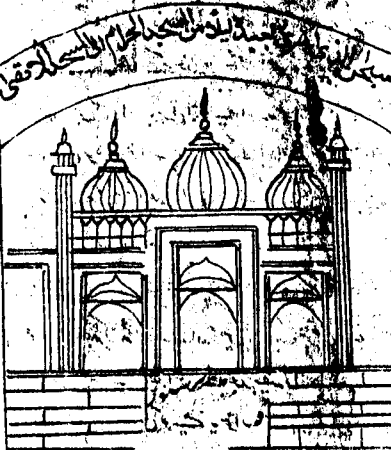
اب غلام حیدر غف سیدہ دیو پٹنٹ سے مروت سے مرث پڑا فیصلہ باز کھلا تھا پھر بعد میں اسے دینا انداز میں تاوان دلا شریانی۔ اسے فرزند پٹنٹ سے مروت کا غلط چھاپا ہے کہ کوئی جہیز ہی جہیزوں میں کچھ نہیں دو بہت۔ یہ غلط میں بہانہ کہ باپ کا نام اور جہیز پیدائش دینے میں اس سے نہیں رکھ دیا گیا۔ جو ان کے نام سے کچھ نہیں ہے یہ وہ جہیز ہے کہ کچھ ہوئے ہوئے۔ پہلے اس سے بڑے نام میں ہے آؤٹ پلٹ لکھ لیتے تھے کہ کوئی کوئی اسلام میں جا کر نہ کہہ سکیں کہ انہوں نے اسلام کے خلاف کچھ نہیں کہا۔ یہ وہ جہیز ہے کہ ان کا نام دینا کر دیا جاتا تھا۔

یہ ہے آریوں کی سازش احمدی اور سیدہ کے پیچلوں کی اخلاقی حالت کا حال جو تمام مہاں کے ہتھیاروں کے غمہ آتے ہیں۔ اور یہ حال کی اندر ملی حالت ایسی گندہ ہے کہ فنگل پناہ۔ سیدہ دیو کی علیحدگی کے متعلق یہی وجہ بہت ہی باخبر ہیں جو انشاء اللہ جہیز ہی ایسے وقت میں ملتا ہے جہاں سب کی ضرورت ہے کسی کی جہود دہی کی۔ خداوند پرورد ہوا۔


اور بہت۔

نیر الدین


کی خدمت میں باقاعدہ رہا ہوں۔ صرف قبل حضرت سیدہ امین مولانا نور الدین کے چرکات میں کلام و غلطی کے غمہ اور کتب و دعوے کے لئے رہتے رہتے ہی خدا نے جھکو ترو کو بخشی ہے اگر نیر الدین نہ ہوتا تو نیر الدین کی جھکو ترو نہ ہوتا۔ میں نے حضرت سیدہ کو نہیں دیکھا تھا میں اب ایسی کوئی جھکو ترو نہیں دیکھ سکتا کہ میں نے غمہ میں بے بیخ کو چھاپا ہے۔ جہیز کو کہ ایک ایک جھکو ترو بالکل بزرگ ہوا ہے سیدہ میں انجیل۔ لسانی موجود ہیں مگر کجا نور الدین کا مرتبہ۔ میری دعا ہے کہ وہ بروز نہ کھلا ہو۔ جھکو ترو نہایت ایسی ہو گیاں جو جھکو ترو اسے سے بھلائیوں کے سب بھلائیوں اور دنیا کے ہرگز نہیں



مسجد اقصیٰ



QADIAN



دعوتِ اسلامی

بیتِ نبوی محمدیؐ

۱۸

۲۹

۱۹۹۴

جلد ۱۰

۱۸

۲۹

جلد ۱۰

ارشادِ اولیائے علیہ السلام: میں نے اپنے شاہِ صاحب کے سوال پر بحثوں پر غور و فکر کیا ہے۔

۱) اشتراک کا ہم نے مفصل ذکر کیا ہے۔ اس مفصل کا انبارِ غریب ہوگا۔ مشترک امت میں ملکہ کام نہ کرنا ضروری ہے۔

۲) لیکن امتیازِ ترقی کا موجب ہوتا ہے۔ امتیاز نہ رہے تو قوم کھل مل کر رہتا، ہو جاتی ہے۔

۳) اگر کسی کے ماں باپ یا زمین کا مقدمہ کسی امامِ مسجد کے ساتھ ہو تو لوگوں کا مستحق ہوگا اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ پس جب ہمارے مامورین اللہ کو یہ لوگ جھوٹا سمجھتے ہیں تو ہماری عزت کس طرح برآشت کر سکتی ہے کہ ان کو اپنا امام منلوہ بنالیں۔

۴) جب تک تمیز نہ ہو نہ امر بالمعروف نہ نہی عن المنکر۔ تمہارے لیکچروں کی عزت بھی احمی نام سے ہی چھوٹی ہے۔

۵) خود نام رکھنا ہی ترقی کا موجب ہوتا ہے۔

۶) جب کوئی قوم ممتاز ہوتی ہے تو قوم اس کی مخالفت کرتی ہے۔ پھر جوں جوں مخالفت ہوتی ہے اس ممتاز بننے والے کو کسی اور دعا کا موندنا ہے۔ یا در کھوجنا تاک مشکلات پیش نہ آویں۔ دعا اور کوشش کا موندنا یہ ترقی نہیں ہو سکتی۔

۷) سہی کوشش جہاد و دعا کے لئے مشکلات ضرور ہیں۔ صلح کل میں نہیں ہو سکتا۔

۸) اگر کسی اہلِ صاحبِ السلام و علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ حضرت صاحب کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے روایت ہے۔

۹) نظم ایک چوتھائی کے قریب دی گئی ہے۔ پرسوں ایک بار ایک پڑی نظم میں سے کل گئی۔ سب کئی پڑی برہنہ نظم میں نظر نہیں آتی۔ طاعت اللہ کے فضل سے آ رہی ہے۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ اور عافیت جلد عنایت فرماوے۔

والسلام

(عاجز و ضابطہ احمدی)

یکم ماہ ۱۹۹۴ء

ہم اور ہمارے مخالفین: ہم نے اپنی مخالفت میں فریق کی طرف سے ایک جواب دیا ہے۔

۱) ہم نے اپنی مخالفت میں فریق کی طرف سے ایک جواب دیا ہے۔

۲) ہم نے اپنی مخالفت میں فریق کی طرف سے ایک جواب دیا ہے۔

۳) ہم نے اپنی مخالفت میں فریق کی طرف سے ایک جواب دیا ہے۔

۴) ہم نے اپنی مخالفت میں فریق کی طرف سے ایک جواب دیا ہے۔

۵) ہم نے اپنی مخالفت میں فریق کی طرف سے ایک جواب دیا ہے۔

۶) ہم نے اپنی مخالفت میں فریق کی طرف سے ایک جواب دیا ہے۔

۷) ہم نے اپنی مخالفت میں فریق کی طرف سے ایک جواب دیا ہے۔

۸) ہم نے اپنی مخالفت میں فریق کی طرف سے ایک جواب دیا ہے۔

۹) ہم نے اپنی مخالفت میں فریق کی طرف سے ایک جواب دیا ہے۔

۱۰) ہم نے اپنی مخالفت میں فریق کی طرف سے ایک جواب دیا ہے۔

بالاتفاق کا فرق

یہ جہاد ہے کہ ہم اس کے کیا سمجھتے ہیں۔ اور ہمارے مخالف کیا۔ اس حاکمِ انبیاء کی بحث کو لاخلاف بیان احمدی من الرسل سے کوئی تعلق نہیں اور وہ ایک الگ امر ہے اس لئے میں تو اپنے پیروں کے درمیان اصولی فرق سمجھتا ہوں۔

(بعد پریس قادیان میں سیال محراب الدین عمر پر پرنٹر پرنٹر پرنٹر کے حکم سے چھپا کر شائع ہوا)

خطبہ جمعہ

حضرت خلف الیہ علیہ السلام نے اس جمعہ کے خطبہ میں جو پڑھا تقریر فرمائی وہ جن الفاظ میں تھی اور جو بقی اثر اپنے اندر رکھتی تھی اس کا عشرہ شریف بھی اس موجودہ غلام میں نہیں دکھایا جاسکتا مگر تاہم اس نیت سے کہ کچھ غلام مطلب احباب تک پہنچ جائے سزاۃ ذیل طور لکھتا ہوں۔

جزایا میں نے بہت عرصہ پہلے خواب میں دیکھا کہ خدا کا منصب بزرگ اٹھائے اور زمین تاریک ہو چلی ہے پہلے طاعون پھیل گیا ہے پھر اس کے بعد بیعت پڑا ہے۔

چند خاص دوستوں کو بیٹھے یہ خواب سنا بھی دیا اور دعا شروع کی کہ الہی تو اپنے فضل و کرم سے احمدی جماعت پھر غصومت سے قادیان کی جماعت پر اپنا رحم فرما۔

پھر چند روز ہوئے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ملک میں خطرناک طاعون ہے۔ اور ایک عظیم الشان محل ہے جس میں ہم لوگ ہیں۔ گویا خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم پہلے ہی وعدہ کر چکے ہیں کہ انی احفظ کل من فی الدنیا اب

مرث اتنی بات ہے کہ ہم اپنے تئیں اس محل میں رہنے کے اہل ثابت کریں۔ پھر کچھ دن ہوئے میں نے دیکھا کہ کئی جمادی و کلاؤں پر شیر عکر رہا ہے۔ پس میں ڈر گیا و مدت دعا کی اور باگاہ آہی میں عرض کیا کہ طریق نجات کیا ہے تو مجھے کوٹھڑی کا خدا کے حضور کھڑے رہنا اور دعا میں۔

طوفان میں ایک کشتی ہے جو ٹوٹی ہوئی ہے مگر دعاؤں سے بڑھ سکتی ہے۔ پھر میں اس بات پر غور کر رہا تھا کہ ملک میں دو بکریاں پھیلی ہیں۔ تو ایک لک نے ابھی سے میں آتے ہوئے مجھے خبر کی کہ کما خلت النجس والنجس

الایلیٰ جسد دن۔ ہر شخص فائدے کے لئے کوئی چیز بنانا ہے۔ مثلاً باغبان و زنت لگا ہے۔ اب جب تک وہ چیز شاد و زنت فائدہ دے اسے نہیں اٹھڑا جاتا۔

لیکن وہ غرض جس کے لئے وہ بنائی گئی پوری نکڑ تو پھر اس نے کو ٹوڑ دیا جاتا ہے۔ اولیٰ سے اولیٰ عقل کا زمیندار بھی اسی محل پر عمل پیرا ہے۔ پس خدا جو کچھ

میں سے بڑا حکیم ہے وہ بیفائدہ کسی چیز کو نہیں رکھے۔ جب انسان اس اصلی غرض کو پورا نہیں کرتا یعنی عبادت جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا تو پھر اعمال جملہ ہوتا ہے۔

ایسا ہی جو اپنے نمونے یا دیگر حالات کے دوسروں کو خدا کی عبادت سے روکتا ہے اسے بھی ہلاک کیا جاتا ہے خدا کے امور دنیا میں بھلائی پھیلائے کے لئے آتے ہیں۔ وہ غافلوں کو بیدار کرتے ہیں۔ مگر شریر لوگ

ہر صورت اعتراض کرتے ہیں۔ اگر کوئی بات سنائے تو کہتے ہیں یہ وہ باتیں سناتا ہے جو پہلوں نے نہیں سنائی اور اگر کسی اگلی بات سنائے تو کہتے ہیں کوئی نئی بات نہیں سنیں کرتا۔ نادان یہ نہیں سمجھتے کہ جب دیاں بار بار کی جاتی ہیں اور شیطان اپنا وعظ ہر وقت کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ خود انسان کے اندر اس کے نفس کو

مطہر و سیر چھوڑ رکھا ہے تو کیا خدا اپنی طرف سے کوئی واعظ بار بار دی نیکیاں سمجھانے کے لئے پیدا نہ کرے؟

یہ سو برس سے تو قرآن مجید کا وعظ ہو رہا ہے اور اس پہلے بھی کئی نبی آئے اور سب نے توحید کا وعظ کیا اور کیا ساری دنیا توحید پر قائم ہو گئی۔ پس مرنے والے کو توحید کا وعظ بار بار کیا جاوے۔

یاور کھو خدا نے حضرت ابراہیمؑ کو لکھا کہ اگر کوئی قوم میں سے پانچ چھ بھی نیک ہوں تو میں ان پر سے عذاب شانوں۔ مگر اب اس انداز سے پچھلی نیک سنیں مہتر تو پھر عذاب اتنی آتا ہے۔ تم لوگ احمدی ہو اور احیوت جہاں عذابوں سے بچا لی ہے وہاں سب سے پہلے نام بھی ہمیں ہی گرو دانی ہے۔ کیونکہ ہم لوگوں نے ایک مامور

کو ناما۔ اس کے ہاتھ پر رضا و رسول کی اطاعت کا عہد کیا اب اس کو ٹوٹ گئے دسب سے پہلے عذاب کے سق (اعذاب اللہ منہما) ہم ہیں۔

میں تم خدا کی طرف متوجہ ہو اور عبادت میں لگے ہو اور دعا میں کرتے رہو۔ کیونکہ وہ عبادت کا مزہ ہے۔ جب منہ عبادت تم حاصل کر دگے تو پھر تم بلاؤں سے محفوظ ہو گے۔ ایک باغبان بھی پھل والی شجہ کو

منہیں کاٹتا۔ پس تمھارا خدا جو رحم والا ہے تمھیں ہلاک نہیں کرے گا۔ یوں کی قوم کا منہ منہ صرف گرو دانی سے ان پر سے عذاب مل گیا۔ تو کیا تم جو ایک نبی ایک مامور کے سامنے والے ہو تمھاری دعاؤں میں اتنا بھی اثر

ہوگا کہ عذاب اتنی پھیلایا جائے۔ دیونس علیہ السلام (حیدر ایک بستیوں کی طرف رسول ہو کر آئے تھے مگر تمھارے نبی تو رسول اللہ معلم کی غلامی میں تمام جہان کی طرف مامور ہو کر آئے تھے۔ پس تم اس کے پیرو ہو

و دعاؤں سے کام لو۔ حیدر دو۔ استغفار کرو۔ اور خدا کی تسبیح و تقدیس کرو۔ اپنے دلوں کو پاک بناؤ۔ کہ جب ایک شریف آدمی اندوڑی پر نہیں بیٹھتا تو خدا تمھارے دلوں میں کس طرح توفیق فرما سکتا ہے۔ جب کسان میں طرح طرح کے فتنہ بھڑے ہوئے ہوں۔ اپنی اصلاح کر لو اور

عذاب کے نازل ہونے سے پہلے خدا کے حضور گرو دانی۔ عذاب کے وقت تو مرنے کی جی چاہا تھا تھا۔ مگر اس چاہنے فائدہ نہ دیا۔ میں نے اپنا فرض تبلیغ ادا کر دیا۔ اب تمھارا فرض ہے کہ اپنی اصلاح کرو۔ اور مائوں کو خدا تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہو پھر گرو دانی۔ اب چاہئے ہاؤ اللہ تعالیٰ تمھیں توفیق دے۔

خیر مقدم

اسلام کا حسن اور پسے بیٹے کا جو کہ ایک خلیفہ الیہ کا قدیمی نمک حواری اور احمد کے غلام کا غلام ہے بیک ہوتا اور سلوک دیکھ کر اس اپنی آخری ۵۰ سال کی عمر میں نکاح ہوا ہوا اس بطیب خاطر خود مشرت اسلام ہو میں غلام

کریم جن کو مستقامت اور بہت عطا فرماوے اور اس کا خاندان بچ کرے۔ نام ان کا بجائے حاکم دیوی کے حاکم بلالی لکھا گیا۔

راہم شیخ ہدایت اللہ۔ عبدالرشید بوٹ اندر مشرت مرشد ہدایت

قابل توجہ طالب العلم ان تعلیم الاسلام

دوالغام

شرعاً و حقاً صاحب الیم۔ ہر ہر شخص راہنما ہی کا لایسٹر ہنگال حضرت امیر المؤمنین کی محنت کوشی میں دوالغام مقرر فرماتے ہیں۔

سند رہ روپے

کا الغام

معنون انگریزی میں لکھے۔

دس روپے

کا الغام

معنون انگریزی میں لکھے۔

کا الغام

شہر :- ناظرین کیاب مولوی ثنا واللہ صاحب اردن کے پرلخوا
 ہی صاحبان کا حضرت اندس حرمز اصحاب کے وعاء مبارک کو پیش
 ہوئی مولوی ثنا واللہ صاحب کے اس انجلی جواب کو چھپا رکھنا کیا انصاف
 کرنا نہیں ۔ ڈرو! ڈرو! عدلسے ڈرو! اسے لوگو
 سچ کو کھوٹے سے چھپانا چاہتے :- آؤ اگر تم میں کچھ بھی جانی
 اگر کچھ بھی تم سے تیار نہ ہو عزت رکھتے ہو تو ذمہ لگا کر لکھتے

حکیم خلیل احمد سرکسٹری نہیں احمدیہ تنظیم
 دینا امن و زندگی کے ساتھ دعویٰ دلائل کرنا اور اس کا ثبوت دینا
 ہے اور ان طریقوں سے پرہیز کرنا چاہئے جس سے امن و
 مذہب کا خون ہو۔

- (فروری ۱۹۱۱ء)
 جناب محمد امین صاحب ۲۲۹۱
 ب محمد امین صاحب ۲۲۹۱
 - (فروری ۱۹۱۱ء)
 جناب سید احمد صاحب ۲۲۹۵
 جناب فتح الدین صاحب ۲۲۹۵
 - (فروری ۱۹۱۱ء)
 جناب محمد امین صاحب ۲۲۹۱
 جناب محمد امین صاحب ۲۲۹۱
 - (فروری ۱۹۱۱ء)
 جناب محمد امین صاحب ۲۲۹۱
 جناب محمد امین صاحب ۲۲۹۱
 - (فروری ۱۹۱۱ء)
 جناب محمد امین صاحب ۲۲۹۱
 جناب محمد امین صاحب ۲۲۹۱

اس میں شک نہیں کہ امام یا مومن اللہ خواہ مخواہ
 کسی کی ہلاکت نہیں چاہتا جب تک کہ اس کا مخالف خود
 اپنے واسطے آپ ہلاکت کی درخواست نہ کرے یا ہلاکت کے
 سامان کو اپنے گنگے میں آپ نہ ڈالے۔ حضرت اقدس نے
 حب و عاہلہ پر مجتہد مولوی شاعر اللہ صاحب روانہ کی
 اور ان سے یہ درخواست کی کہ اب آپ چوچا میں کھیں
 و شاعہ گریں تو مولوی شاعر اللہ صاحب نے اس و عاہلہ
 سے مذکورہ بالا الفاظ میں انکار کر دیا اس کے بعد پھر حضرت
 اقدس مرزا صاحب نے ایک دوسرا طریق فیض اعلان بادریم
 میں شائع کیا کہ جو اجازت بردار و الحکم زیرِ مرقعی اعلان بادریم

اکل کا پیغام اپنے بھائیوں کے نام

کا م تو بہت ہے پر
کا کم کر نیوالا بھی تونی
ہو

سب سے پہلے جیناں میر
دل میں آٹھا وہ یہ تھا کہ ایک
ایسی جامع کتاب تالیف ہوئی
چاہے جس میں ہمارے عقائد اور طرز عمل کا مفصل و مدلل ذکر
ہو۔ اس بارے میں پہلے تو ہم کے بزرگوں کو بھی گوئی کے خط
لکھے مگر میری استدعا پر پہلے بہت کم توجہ ہوئی آخر ہمارے شیخ
میتوب علی صاحب نے ایسی کتاب کا اشتہار دیا اور یہ عرض
میں تک ختم ہو گیا اس کے بعد میرا نام علی صاحب نے دیوان
لیکھا۔ مگر حیدر اول ہے۔ جسے دوم جو بہت ہی ضروری ہے
اور جو اصل غرض ہے اس کا انتظار ہے۔ آخر میں نے ایک
کتاب لیکر کی جو اپنے صحنہ ہے اور اس کا خلاصہ عقائد احمدیہ و
سنت احمدیہ میں تیار کیا مگر یہ حضرت تمام سلسلہ کے الفاظ میں لکھا
بلکہ میری اپنی ذاتی ذمہ داری تھی۔ پھر حضرت امیر المومنین نے
اجتہاد و غلامت میں یہاں کے رہنے والے اصحاب کو توجہ
دلائی کہ حضرت اقدس علیہ السلام کے تقاضا میں سے جو اضافی
تعلیم ہے وہ الگ جو درجہ کا ثبوت ہے وہ الگ جو گورنمنٹ کے
معلق ہے وہ الگ۔ جو آریہ۔ عیسائی۔ غیر مذہب کی ترویج میں ہر
وہ الگ جمع کیا جائے اور اس کا نام بعض اصحاب مشغول ہو
چنا پھر بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی بہت عرصے کتاب
پڑھتے رہے ہیں مگر یہ امر تو اسے غفل میں نہ آیا۔ اسی کے ساتھ
یہ بھی ضروری تھا کہ ہر مذہب میں حقیقت دلائل و حجتوں و اہل الصلوٰۃ
کی چھپ چکی ہیں ان کو کتابی شکل میں جمع کر دیا جاتا۔ کیونکہ ان
میں بہت سے حقائق و معارف متعلق دین تین ہیں۔ دیکھتے کون
صاحب یہ بہت کرتے ہیں۔ اس میں کوئی شکل تو ہے نہیں بس
فائل لئے اور نشان کر کے کتاب کو نقل کرنے کے لئے دیتے
ہاں روپیہ کا سوال ضرور ہے۔

پھر جس مرتبت کو شہرت کے ساتھ میں محسوس کر رہا ہوں وہ
قرآن مجید کا ترجمہ و تفسیر لٹ ہیں۔ اکمل کا فائل دیکھو۔ بدو کے
اور ان اٹور اس فائل کے من کن پراویں میں اپنے درودوں کا
افشاں کیا ہے۔ لیکن غمچہ مطلب کسی کی نیم نوازش سے نہ کیجئے
آیتنا نہ لکھا

میں بتاتی ہے کہ کسی امام تو ہم نے آج تک پوری تفسیر نہیں کی
اور غالب اس کی وجہ یہ ہے کہ اس طرح تدریسی القرآن رک جاتا
ہے۔ ضعیف دبیان کے لوگ کہنے لگتے ہیں۔ جب ہمارا
امام یہ معنی کو کچھ قراب ختم کون ہو کہ اس کے خلاف یا اس سے
بڑھ کر کہتے ہو۔

ہاں ہم سمجھتے ہیں سید محمد سرور شاہ صاحب کے اور بالخصوص
شیخ یعقوب علی صاحب کے کہ ان بزرگوں نے اپنی ہمت کے
مقابل کچھ کام شروع کیا۔ مگر انہوں نے شرح صاحب کے استقلال
سے کام لیا نہ تو ہم نے پوری قدر کی اور اتنے سالوں میں صرف
سات پارے طبع ہوئے اور ان میں سے پہلے پاروں
کی کئی قیمت و تجربہ ایسا ہے کہ اسپر لیدیاں میں لگتا اس امر کا
اثر دہی ہے کہ ان کی تفسیر پہلے تفسیر ہے اور تمام احمدی شریعت کی
جو تفسیر کے متعلق ہے جامع۔ صرف کسر ہے کہ ترجمہ میں
کسی علمی و راجع کی غرضت ضروری ہے۔ تاکہ جس خود اثرش الیہ
کا ترجمہ عرض عظیم کا ایک نظر نہ آئے۔ اور مولوی محمد سرور شاہ
صاحب کی تفسیر تو پھر آئندہ نسلوں کے لئے ہی مفید ہوگی نیز
اس سے یہ مطلب ہرگز نہیں کو مختصر ہو۔ بلکہ مجھے انہوں سے
کہ وہ اب خاص شرائط کی پابندی میں کھل کر نہیں لکھ سکتے۔
پھر ایک اور ضرورت ہے۔ وہ یہ کہ حضور مفسر سیدنا
المسح الوعدہ کے الہامات جمع کئے جائیں اس سے دو فائدہ
ہیں۔ ایک تو یہ ہیں کلام الہی کا مجموعہ دیکھ کر ایک غافل
حاصل ہوگا۔ ان میں جو الہام پورے ہو چکے ہیں ان کے
متعلق تشریحی ڈٹ لٹ ہوئے چاہیں اور جن کا انتظار ہے
ان پر دو فائدہ عالم کے مطابق ہم غور کر سکیں گے۔ نشانات
توجہ وعدہ الہی اما نزلت بعض الذی نعدم
او نؤفدینک قیامت تک ظاہر ہوتے ہونگے مگر انہیں
یہ ہے کہ ہم کو حوالہ دیکر دشمن پر تمام محبت ذکر سکیں گے۔ ابھی چھپ
دلوں کی با ست ہے کہ کو ریا پر چاہا ان کا قبضہ ہو گیا
کئی دوستوں کو معلوم ہے حضرت کا الہام تھا۔

کو ریا کی نازک حالت اور ایک مشرقی طاقت اور یہ
تعلق الفاظ موجود صورت حالات میں تسلیم کر دیا گیا ہے
کہ جاپان مشرقی طاقت ہے۔ مگر مجھے کھٹرا منوس ہوا
جب الہام میں نزل سکایا کہ ہم نے اسے دھوکہ
کی تکلیف گوارا نہ کی۔ کیا سب سے پہلے ہم ہی لازم نہیں اور
خدا خواستہ اس آیت کے مدعا و کائنات میں آیتنا ام
پھر حضرت علیہ السلام کا خواب تھا اس کے متعلق بعض
دوستوں کی رائے تھی کہ چھپ چکا ہے کہ تو جسے گھنچا

ہوا نہ نکال سکے۔ اور قادیانی سے باہر بزرگ میں انہوں
نے تو شاید کچھ رکھا ہے کہ یہ فرض دارالامان کے رہنے
والوں کا ہے۔ حالانکہ ان کو اور بھی کئی کچھ شے ہیں اور
بہر نکات میں کئی ایسے اصحاب ہیں جو ان باتوں میں کافی
دقت دیکر اجزا خبریں حاصل کر سکتے ہیں۔

مثلاً دینی جب سے مگر یہ غرضت صادق صاحب نے
بدو کا چارج دیا الہامات کے محفوظ رکھنے کا بہت ہی عمدہ اشتہار
تھا کیونکہ حضرت علیہ السلام صادق نوازی کے لئے یا غلام
نوازی بہر حال بندہ نوازی سے کام لیکر اپنے دست
مبارک سے تمام الہامات و خرابات حق کے لکھ بھیجے
پھر آپ پرف پڑھتے پھر پرف درست کر کے دکھایا
جاتا اور آپ کا ارشاد صحیح ہے۔ ہاں کہ طبع ہونا لیکن اس
پہلے کے الہامات جمع کرنے کے لئے ضروری ہے کہ
تمام کتابوں۔ ہر۔ اکمل کے فائلوں اور اشتہاروں کا
مطالعہ کیا جائے۔ اور یہ بہت کم آگے کوئی بڑی بات
نہیں۔ کوئی ہے جو اس کام کے لئے آگے؟

پھر میرے دل میں ایک اور انداز ہے وہ یہ کہ یہاں جو
مساجد ہیں رہتے ہیں ان کی ایک ڈائری لیا ہوا اس کی
جائے سکونت حالات خانہ اللہ عزوجل کا ذکر جو پھر ایمان لائے
کی کیفیت اور ہجرت کے اصحاب ہوں اور پھر یہاں کا
مشغلہ اس سے جہاں ہم اسناد الرجال کے ضروری فرض ہے
سکندوش ہونگے وہاں یہ بھی ڈیٹا پڑھا ہر گاہ کہ ہم لوگ محض
دین کی خاطر یہاں آئے ہیں۔ نہ دنیائے لوگ ہیں جو اگر باہر
ہوتے تو اس سے ڈیٹا چرکنا کاسکتے۔ صرف اس وجہ سے
کہ ہمارے حالات تا کی خیر ہیں۔ دشمن غیبت کر رہے کہنے کا
موقوفہ ہے کہ پٹ کی خاطر وہاں بیٹھے ہیں۔ حالانکہ
بالکل غلط ہے کبھی کسی بات نے مجھے اتنا دکھ نہیں دیا
جتنا ایک شخص کے اس کلمے نے جو اس نے میرے
سائے کہا کہ یہاں پیٹ کے دھندے نے اتنے

لوگوں کو جمع کر دیا۔ جہاں میں بچ کتنا ہوں اس روز شام کا
کھانا نہ کھا سکا۔ ہیں یا کم از کم مجھے۔ اپنی کمزوریوں گناہوں
خفا کا یوں کا اقرار ہے۔ مگر والدہ یہ بیچ نہیں کہ پیٹ کی
خاطر یہاں بندھے بیٹھے ہیں یا باہر ہیں کوئی بعد معاش
نہ سکتی۔

پھر ایک اور عرض ہے وہ یہ کہ بعض مخالف کتاب میں ایسی
ہیں کہ وہ اندر ہی اندر نہ پنا نہ پھیل رہی ہیں۔ الہامات نہ
شمارۃ القرآن در کتابیں ایسی ہیں کہ ان کی اشاعت بہت

ہے اور ہمارے ان کے متعلق خط بھی آتے رہتے ہیں مگر تنگ ان کا جواب ہماری طرف سے شائع نہیں ہوا۔ کیا ان کتابوں کا کوئی جواب نہیں؟ ہرگز نہیں۔ بات صرف یہ ہے کہ سستی اور غائبانہ عجب تک کم لکھ نہ کم۔ یہاں کے رہنے والے کچھ ایسی حالت میں رہتے ہیں کہ وہ محسوس ہی نہیں کر سکتے کہ باہر دنیا کو کیا شکلات ہیں۔ محل کے اندر محبوب کے حضور بیٹھا ہوا کیا جاسا جو کہ اس محل اور بستان کے گرد ایک غار دار جھگڑا ہے اور بلڈاگ کاٹنے کو ڈرتے ہیں۔

میں نے جیسا شہادۃ القرآن حصہ اول کا جواب لکھا تھا قصہ دم کا جواب بھی ضرور لکھ دیتا۔ مگر مولوی مبارک علی صاحب نے مجھے کہا میں لکھ رہا ہوں۔ پھر میں یہاں آ گیا۔ اور پھر رہتے رہتے رہ گیا۔ اب انشاء اللہ پھر ادا رہے۔

پھر حضرت خلیفۃ المسیحین بادشاہ مہاراجے میں کہ میں چاہتا ہوں چھوٹے چھوٹے ٹریک شائع کئے جائیں جن میں اسلامی اصولوں کی اشاعت ہو۔ اس فرم کو کس نے ادا کیا؟

اب ایک اور دونا سنئے۔ مولوی عبد الکریم صاحب کی سوانح عمری کا اشتہار بھی ہو گیا۔ حضور مغفور کے سوانح کا لٹریچر بھی ہم نے پڑھ لیا۔

حیات نواز الدین کا دیباچہ بھی دیکھا۔ کچھ پڑھا بھی؟

کرنل نذر شرم کی بات ہے کہ ہمارے سید و مولا۔ مقتدا و پیشوا حضرت بنی کریم مسلم کے سوانح ایک غیر مسلم لکھے اور ہم اسے سنگو کر پڑھیں۔

بچوں کو پڑھا میں اور خود کوئی کتاب نہ لیا کر سکیں۔ پھر بے پستلے ضروری تھا کہ نالایق کے سوانح شائع ہوتے کیونکہ انہیں لوگ زندہ موجود ہیں جنہوں نے حضرت اندس کو اپنے ہاتھوں میں لکھا ہے۔ تمام حالات معلوم ہو سکتے ہیں کیا ان واقعات زندگی کو اس وقت جج کیا جا سکتا ہے یا توں میں انتہاس بڑھا

اور پھر خواہ مخواہ جھگڑائے، شخصیں کریں نہیں تھاپوں تھا۔ میں انشراح صدر سے اعلان کرتا ہوں کہ اس کام کے اہل ہمارے شیخ یعقوب علی صاحب ہیں ان کے پاس اس کے متعلق بیشتر

بھی ہے۔ بہت کریں تو قوم پر احسان ہوگا۔ ورنہ قوم کو بغیر علی صاحب کا وارث شکل سے لے لے گا۔

باتیں تو اب بھی کئی ہیں مگر اس وقت میں انھیں پاک کرنا ہوں اور خلافت مصلیٰ اپنا نام نیچے لکھتا ہوں کیونکہ تجاویز میری ذاتی ہیں (محمد ظہار الدین اکمل آت تاویان)

حضرت مولانا غلام احمد کے ایک مدرسہ اسلامیہ میں پڑھانے کے ایک مولوی صاحب کی ضرورت تھی۔ حشاہرہ فی الحال میں پچیس روپے ماہانہ ہنگامہ دواستیں ہوتیوں شدات و معقل حالات ایڈیٹر ہر کے پاس آویں درخواست کے ساتھ ایک ماہ کا ٹکٹ بھی آنا چاہیے۔

اشرف الانظار

اگرچہ میں پہلے سے حضرت اندس سیدنا و مولا نامیرزا غلام احمد صاحب کے مجدد

و مددیت کا قائل اور شگاک و منفرد سلسلہ عالمیہ کا تھاپی لیکن ذوق و شوق میں تیز ہر وقت ہر ساعت بالوک زبان

مازہ دم مثال قند کر شاغل تھا اور ہوں اور کیوں نہوں جن کرک دنیویں سے حقیقی سوا کریم کی معبط اور سیدھی راہ ملے مزید ہوں

یکہ اس سچ کی رہبری سے جزا اسلام و غیر معلولہ نیز علیہ حوائج و مطالب دنیوی و معقول کا طریقہ جزا غفر۔ جنگ و جداد کا قلع

تبع کر کے جا رہے تھیں تھکنا و بے تن کر دیں اور رشتہ محبت و دوست کو ہاتھ میں دینا۔ پس کوئی قسمت، بیش اس نیت

جزا اللہ احسن الجزا۔

قسم ہے مجھ کو خدا سے عز و جل کی جسے اپنے مسالک قدرت نفس و کمال سے بے ستون ارمن و سما فاقم فرمایا۔

عصہ چار سال کا گذر رہا ہے سفر و ہجرت کے اتفاق ریلے پیشین کھاتوں پر ایک شخص سلمان کشمیری ریش و ہریت کا لاسفیدہ پویش

کہو روزہ ڈپٹی لکھنؤ کے کسان سے گئے بڑے بار بار شمالی ہں جا کر بار تجارت زردوزی و دو چاک کرتے ہیں ثانی ہوئے۔

ضرب الکلیات میں نے عرض کیا آپ مجھ سے بدرجہ اولیٰ حق منت ہیں اس معنی کہ کرم گام آمد و رفت کشمیر در انکائے راہ

ضرور آپ حضرت اندس سچ الزام دامالماں سے قدیم ہوں ہوتے رہتے ہو گئے۔ اس لئے مبتلا آپ کے میں دلاؤں

مہجور الفت کم نصیب ہوں۔ اگر کشمیری صاحب ایک آہ کلیجہ سے کھینچ کر فرماتے ہیں کہ آپ کے عقیدہ اور خیال کے موافق دورا رہا تھو عرض کیا چاہتا ہوں۔ بیٹے کما ارشاد۔

تو کیا فرماتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب کی تدمیری سے بڑا نہ حال تو محروم ہوں۔ لیکن آیام طفلی میں میں اور حضرت مرزا

صاحب۔ مقام امرتسر میں توشیحۃ القیام کتب ضرور ہو اس وقت کی ایک بات اپناک یا کو یا تصویر نظریہ ہے کہ سن

پڑھنے کی حالت میں حضرت مرزا صاحب کی طرف جو کچھ لکھیں سے ہماری پشت پر جاتی تھی تو مولوی صاحب معلم الدین باہنگی انجلی و انتوں میں دبا کر فرمایا گیا۔ تھے کہ ادب سے

چھو۔ ہمارے سوال حلے و مقاسلے کے برابر میں مولوی صاحب اُستاد الملک میرزا صاحب کی طرف غائب کیا ہے

فرمایا کرتے تھے کہ اسے ادب کو ملحوظ خاطر رکھو موزاب

چھو کچھ بے کچھ بیگے۔ چنانچہ اب جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آنکا ظہور

فرمایا اور بنایا ظہور الشمس ہے۔

وہ کیٹائے آفاق ایسا شام بیگا کوئی وہ جیسا سبنا

ہوا شہر آفاق پختا زماں

وہ دعوت کا نوحہ شکر و یاد

وہ اسلام کا یوں بالاکیا

کیا تازہ اسلام کو سرخرو

ہنقدہ سچی خولی ہوا اسلام کی

یہا چاشنی کا مزا جس نے ہے

ہزاروں درود اور ہزار سلام

شکر اس تامل نہیل کا جسے ایک بہت دیرینہ و کھن

شہادت ایام طفلی کو کس شان سے پایہ ثروت کو آتا تھو

تا مجھ بزدلی تک پڑ پڑا آتا حضرت اندس مرزا صاحب

کو خرد و دل بخش جان مصداق عیساں راہ مہیاں کا فرمایا

فالحکم اللہ

سلم کی تھی سیف و سنان ہاتھوں

مذہب کو کما ہے اک بات میں۔

غبار دل

محمد شرف بیگ زمیندار موضع چند سیری پرگنہ پوٹا

(دفعہ منظر نگار)

نتیجہ عشق عابد

مہدی و عیسیٰ غلام احمد ہدی

مہدی و عیسیٰ غلام احمد ہدی

مہدی و عیسیٰ غلام احمد ہدی

مہدی و عیسیٰ غلام احمد ہدی

مہدی و عیسیٰ غلام احمد ہدی

مہدی و عیسیٰ غلام احمد ہدی

مہدی و عیسیٰ غلام احمد ہدی

مہدی و عیسیٰ غلام احمد ہدی

مہدی و عیسیٰ غلام احمد ہدی

نواب روایہ کے معاملہ میں سے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کے
خطبہ نکاح ایک احمدی دوست متوسط الحال اپنی
ڈاک کی ۱۴ سالہ نکاح کسی جوان صلح

مثنیٰ معقول روزگار والے کے ساتھ کرنا چاہتے ہیں تو یہ کچھ
ہوادار جوان صلح مثنیٰ احمدی ہیں۔ دھواست کے ساتھ
اس کے بھگت تلے چاہیں۔ دھواست کندہ کا خط شہر کو
بھیجا جائیگا اور اسے شہر کا پتہ آئندہ خط و کتابت کے واسطے
لکھا جائیگا۔ اس سے زائد ہر دھواست میں۔

انجن نہانیہ کے مفتی کچھ دنوں میں کسی نے
کافوٹے استفسار پیش کیا کہ فرزندِ ناز
سے ناطہ لینا جائز ہے یا

میں اس پر نہایت مفتی صاحب نے یوں فرزندِ ناز کا کچھ یہ فرزند
مرتدا اور کفر قطعی ہے اس لئے اس سے ناطہ لینا ہے ناجائز۔
چونکہ وہ کافر اور جوینے والے سے ملیگا وہ بھی کافر کیونکہ
کافر وہ بھی کافر اور جو لینے کو فرزندِ ناز بھی کافر ایسے
ظن کے رشتہ دار بھی امامت کے قابل نہیں کیونکہ وہ کافر ہیں
اس مفتی کے پروا اور اعتقاد سے حکم چڑھا کر درست ہے جاری
کیا جائے۔

وہ بدمعاش مفتی اور اس کے جنہاں لوگوں کو غائب یہ معلوم
میں کہ اسے امام علیہ السلام دت سے یہ حکم نافذ فرمائیے
کہ احمدی غیر احمدی کو ناطہ نہ دے پس آپ لوگوں کو اس کے خلق
کچھ کھیت فرمائے کی ضرورت نہیں۔

رہ فرزند کے وراثت میں دیوڑی کے وراثت
میں دیوڑی آف ریلیجیون کے

معنوں دین محبت پر ایک نوٹ لکھا ہے جس میں لکھا ہے
کہ اگر اسلام کی علامت تعلیم اور اُس پر لکھی ہوئی ہے کہ مہذب و شاہد
کی ہستی کا کسی کو یقین نہ کہے تو موجودہ مسلمان سلطنتوں کی
حالت کو دیکھ لے۔ اول تو یہ بیجا ہر استدلال کہ کسی مسلمان
کے عمل پر۔ ایسا عمل جو خود اسلام کے خلاف ہے دین اسلام
کو عمل اعتراف بنایا جائے۔ اور دوسرے اگر یہ یابی لوگ

پندرہویں صدی عیسوی کے دیشا نہ ظلم کو جو عیسائی اقوام نے
یورپ میں کئے ہیں مذہب عیسائیت پر شرارت کا دھبہ
میں سمجھتے تو پھر کسی مسلمان بادشاہ کے خلاف قرآن میں
کا قرآن کو ذمہ دار کہیں ٹھہرایا جاتا ہے۔ یہ تو بڑا گلاس کا
عیسائی کیا جواب دے کہیں کہ جب تک عیسائی ملک
عیسائی خیالات کے پیروں پر گزرتا رہے اور جب تک ان
کا زمانہ مقدس پادریوں کے ذہن پر ہوا وہ کوئی دنیا میں ترقی

نہیں کر سکے۔ اور جب انہوں نے عیسائی توہمات کو چھوڑا
اور باطن پرستی کی شان کو سلطنت سے کاٹ کر باہر پھینک دیا
بلکہ جب خود پادریوں نے پڑائی عیسائیت کا بدوہ جو
ہندو کرکشی مذہب کا کوٹ ہیں لیا اور سبائے عیسائیت کے
علم اخلاق کا پرچار شروع کر دیا تو ترقی کا زمانہ شروع ہوا۔
مگر مسلمانوں کا حال اس سے بالکل برعکس معلوم ہوتا ہے۔
جب تک مسلمان قرآن اور سنت رسول پر قائم رہے
جب تک وہ رسول اور رسول کے صحابہ کے پاک اثر کے
قریب رہے وہ دنیا میں مظفر اور منصور رہے اور وہ
دنیا کے بادشاہ بن گئے اور جب انہوں نے قرآن اور رسول
کو چھوڑ دیا اور جوں جوں ان کا زمانہ اور طرز عمل رسول سے
دور ہوتا گیا وہ طاقت میں کمزور ہوتے گئے اور دنیا میں
ان کی ترقی بند ہو گئی۔ اور پھر تنزل شروع ہو گیا جوں جوں
اہل یورپ عیسائیت سے دور ہوتے گئے وہ ترقی کرتے گئے
اور جوں جوں مسلمان اسلام سے دور ہوتے گئے وہ تنزل
کرتے گئے۔ اس کا عیسائی صاحبان کیا جواب دیتے ہیں؟
(تجربہ)

میری سنجو گوشتِ نصیحتِ نیش ہے

میرے سیدہ مولیٰ حضرت سچ انگلیں تختہ حقیقتہ الہی
۱۹۹ میں منتظر ہیں۔ اس کے بعد مجھے دکھایا گیا کہ
ملک میں بہت غفلت اور گناہ اور شومی پھیل گئی ہے
اور لوگ تکذیب سے باز نہ والے نہیں۔ جب تک
خدا اپنا قوی ہاتھ نہ دکھلاوے۔ بعد اس کے امام ہوا
اس کا نتیجہ سخت طاعون ہے جو ملک میں پھیل گیا
نشان ظاہر ہو گئے کئی جمادی دشمنوں کے گھر پران پھانچا
وہ دنیا کو چھوڑ چلا گئے۔ ان شہزادوں کو دیکھ کر دانا آئینہ گاہ
قیامت کے دن ہونگے۔ زبردست نشانوں کے ساتھ
ترقی ہوگی۔

اس کو زیرِ نظر رکھ کر موجودہ ترقی طاعون کی رپورٹ پڑھو
اور پھر یہ خبر۔

”منجوریا کے شہر منڈیا ڈیوان میں طاعون سے روزانہ
ہوتیں ہوتی ہیں شہر منڈیا ڈیوان میں چار ہزار نفوس کا ڈھیر
لگا ہوا ہے شہر ہولان میں ہزار نفوس کا ایک ہزار
لگا ہے تاکہ جب ہفت گھنٹے دہریا میں یہ نشیں بہ جائیں۔
الامان والہ خفیہ

ضرورت نکاح

ہمارے ایک موز شریف آسودہ مال
لوجوان دوست شرعی ضروریات کے
سبب خود سولہ نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ خط و کتابت صرف ایڈیٹر
ہوگی۔

ضرورت ملازم

ہمارے ایک عزیز کو وکیل لال پر
میں ملازم ہیں ایک ایسے اہل کار
تک تعلیم یافتہ کی ضرورت ہے جو ان کے پاس چند ماہ رہ کر
انگریزی پڑھاوے۔

ایک کمپوٹر

کوئی نوجوان احمدی مٹل پاس ہو۔ اور
کمپوٹری کا اُمیدوار بننا چاہے تو
وہ دفتر بدر سے ہر کے تک میسر ہو سکے گا کہ غلام
مٹل بدر سے ہر کے تک میسر ہو سکے گا کہ غلام

برائے خدا مجھے بھی اپنی دعاؤں میں
شامل کر لو کیونکہ میں نہایت ناتوان
ہوں

حضرت بی کریم محمد مصطفیٰ و حضرت سچ موعود و حضور محمد
کرام حضرت محمد مصطفیٰ پروردگار مجھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ابراہیم
مولوی نور الدین صاحب حضرت امام المؤمنین۔ حضرت مسیح موعود

خانہ انبوت ربماں محمود صاحب میاں بشیر الدین احمد
صاحب میاں شریف احمد صاحب کی سلامتی تندرستی۔
صحت و عافیت کے واسطے ہمارے قریبی کی باگاہ اعلیٰ میں
دعا کرنے کے علاوہ یہ راقم پر احمدی ممبر کے واسطے بالعموم اور بالخصوص

مفضل ذیل بزرگان دین کے واسطے عرصہ دراز سے خاص دعا
دعا گاہ امی میں کر رہا ہے لہذا یہ درخواست ہے کہ ہر
احمدی بھائی اس عاجز کو بھی اپنی دعاؤں کے وقت یاد رکھا
کریں۔ اس لئے بزرگان دین

(۱) خواجہ کمال الدین صاحب قبلہ (۲) خواجہ جلال الدین صاحب
(۳) ڈاکٹر محمد حسین صاحب دہاکوٹ (۴) ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب بیگ صاحب
(۵) مفتی محمد سائیں صاحب قبلہ (۶) مفتی یعقوب علی صاحب (۷)
مولوی محمد علی صاحب (۸) نواب محمد علی صاحب قبلہ (۹) مولوی

شیر علی صاحب قبلہ (۱۰) مولوی محمد احسن صاحب قبلہ (۱۱) مولوی
غلام حسن صاحب پشاور (۱۲) مفتی حضرت اللہ صاحب لاہوری (۱۳)
ڈاکٹر اسماعیل خان صاحب (۱۴) ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب (۱۵)
میرزا ناصر صاحب (۱۶) ڈاکٹر رشید الدین صاحب (۱۷) ڈاکٹر

نثار احمد صاحب (۱۸) ڈاکٹر نثار شاہ صاحب (۱۹) ماسٹر
میرزا ناصر صاحب (۲۰) ڈاکٹر نثار شاہ صاحب (۲۱) ماسٹر

میرزا ناصر صاحب (۲۲) ڈاکٹر نثار شاہ صاحب (۲۳) ماسٹر
میرزا ناصر صاحب (۲۴) ڈاکٹر نثار شاہ صاحب (۲۵) ماسٹر

میرزا ناصر صاحب (۲۶) ڈاکٹر نثار شاہ صاحب (۲۷) ماسٹر
میرزا ناصر صاحب (۲۸) ڈاکٹر نثار شاہ صاحب (۲۹) ماسٹر

میرزا ناصر صاحب (۳۰) ڈاکٹر نثار شاہ صاحب (۳۱) ماسٹر
میرزا ناصر صاحب (۳۲) ڈاکٹر نثار شاہ صاحب (۳۳) ماسٹر

میرزا ناصر صاحب (۳۴) ڈاکٹر نثار شاہ صاحب (۳۵) ماسٹر
میرزا ناصر صاحب (۳۶) ڈاکٹر نثار شاہ صاحب (۳۷) ماسٹر

میرزا ناصر صاحب (۳۸) ڈاکٹر نثار شاہ صاحب (۳۹) ماسٹر
میرزا ناصر صاحب (۴۰) ڈاکٹر نثار شاہ صاحب (۴۱) ماسٹر

میرزا ناصر صاحب (۴۲) ڈاکٹر نثار شاہ صاحب (۴۳) ماسٹر
میرزا ناصر صاحب (۴۴) ڈاکٹر نثار شاہ صاحب (۴۵) ماسٹر

میرزا ناصر صاحب (۴۶) ڈاکٹر نثار شاہ صاحب (۴۷) ماسٹر
میرزا ناصر صاحب (۴۸) ڈاکٹر نثار شاہ صاحب (۴۹) ماسٹر

ملا عمل میں رہا ہے

وقت

اس نام سے ایک نیا اخبار لاہور سے نکلتا شروع ہوا ہے۔ باوجود پریس ٹیکٹ اخباروں میں روز افزوں ترقی اس بات کی شاہد ہے کہ ہندوستان میں علمی، پاکیزہ اخباری مذاق بڑھ رہا ہے۔ مجھے مسلم اخباروں کے متعلق یہ شکایت مرزور ہے کہ وہ معنوں کی کمی، غلط لکھنا اور پیچیدہ عبارتوں میں معنوں میں غلطی کے مناسب حال نہیں ہوتے۔ اخبار کی کثرت اشاعت کی ایک یہ وجہ بھی ہوتی ہے کہ صاف اور سادہ و سلیس عبارت میں نہایت اختصار کے ساتھ معنوں شائع کئے جائیں۔ تاکہ ایک کم قیمت کے کم قیمت بھی چند منٹوں میں صرف عنوان پڑھ کر ایک غلط فہمی نہ پھیلے۔ متعلق پیدا کر سکے۔ برصغیر اس کے تحت۔ وطن اب پھر قوت اس طرز کے اخبار میں کہ اصل مطلب الفاظ میں کچھ ایسا پنہاں ہوتا ہے کہ ایک معمولی یافت کا ایسا ان اس سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ مرزا حسین علی صاحب دتے کے ایڈیٹر میں ۱۵ مئی ۱۹۸۱ء۔ اور قیمت سالانہ ۱۰۰ روپے

ہائے حسین مظلوم

خادم نے آٹھ مئی کا ایک ٹیکٹ شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ اپنے رسالہ وافتا کر ۱۰ کا خلاصہ دیتے ہوئے ثابت کیا ہے کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے قاتل شیعہ ہی تھے۔ قابل دیدنی کالی سر نہر جلد سے کم کی درخواست ہو۔ ۳۰ مئی کے محنت بھیجیں گے۔

ارشاد امیر مرتبہ جناب ڈاکٹر صاحب

خدا کی عزت لازمی اور رحمت بہت وسیع ہے۔ وہ جس کو چاہے

صاف کر دے۔ اس لئے ان باتوں کو جاننے میں احتیاط لازم ہونی چاہئے۔ چنانچہ ایک دفعہ میں نے ایک سرشتہ دار کو پوچھا فاسق و فاجر تھا جن میں دیکھا۔ میرے تعجب سے حال پوچھا تو کہا میری عزت الوطنی پر اللہ کریم کو رحم آگیا۔ بخشد یا۔ اس حالت کے بعد میں نے لوگوں سے پوچھا کہ فلاں سرشتہ دار کا کیا حال ہے کہا کہ وہ پکری سے واپس آئے ہوئے غائب ہو گیا ہے۔ سال ڈیڑھ سال کے بعد ایک شخص ج کے کہے واپس آیا تو اسے مجھ سے ڈر گیا کہ فلاں سرشتہ دار پانچ دن کو جا رہا تھا۔ یہی کہے قریب فوت ہو گیا۔ ایک گاؤں میں اس کو دفن کر دیا گیا۔ عرض خدا کی رحمت بھی کئی

وسیع ہے۔ مگر عذاب بھی بہت سخت ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ ایک شخص کو عالم ارواح میں دیکھا کہ بہت بیمار ہے میں نے پوچھا کیا مر گیا ہے اس نے کہا ہاں۔ پوچھا کہ کون کے بعد تو بیمار نہیں ہو کر تے۔ اس نے پوچھا کہ ایک لڑکی کو پیش کیا۔ کہا اس لڑکی پر میں عاشق تھا اس کی وجہ سے مجھ پر ایسا عذاب ہوا ہے کہ کیا رہتا ہوں۔ اس حالت کے بعد میں نے ایک دوست سے پوچھا کہ فلاں شخص جس لڑکی پر عاشق تھا اس کا میں پتہ بتا دو۔ وہ کہنے لگا اس شخص کا دم میرے زانو پر لگا ہے۔ اس کے اور میرے سو کوئی تیس شخص واقف نہیں آپ کو کہاں سے پتہ لگا کہ وہ ایک لڑکی پر عاشق تھا۔ جب تک مجھے نہ بتاؤ گے کہ آپ کو کہاں سے پتہ لگا۔ میں نہ بتاؤں گا۔ میں نے اس کو کچھ نہ بتایا۔ ایک دفعہ ایک قوم میں جو بہت حسین قوم تھے شادی تھی بہت سی عورتیں جا رہی تھیں۔ میں نے کہا یا بھائی بھائی ہو جاؤ ان میں اس لڑکی کو میں نے پہچان لیا اس کا نام میں نے دریافت کر لیا۔ بعد میں پتہ بھی معلوم ہو گیا۔ پھر موتی کے دستے ملے اور اس لڑکی کا نام دینے بھی بتا دیا۔ میراں ہو گیا۔

ایک شخص نے عرض کی کہ حضور ﷺ میں اللہ تعالیٰ نے منافقوں کی نسبت آنحضرت ﷺ کو فرمایا کہ اگر تو ستر بار بھی ان کے لئے استغفار کرے گا یہ بھی ان کو بخشو گا اس سے میرے یہ خیال کیا کہ کسی امر کے متعلق ستر بار استغفار کرنا ایک غلطی انسان چربے کیونکہ یہاں غفلت کے رنگ میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے۔ اس لئے میرے جب حضور کی شفا کے لئے دعا کی تو پہلے پہلے گناہوں کے متعلق ستر بار استغفار کی کہ میرے گناہوں کی شفا نہ ہو کہ جو مجھے جیسی نعمت ہم سے چھینتی ہے تو ہم ستر بار معافی مانگتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ قرآن کریم سے بڑا لطیف استنباط کیا۔

ہماری سرکار و مہار

شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے خوب فرمایا ہے کہ بقولے کہیں پسند و خدا * وہ حکم عادل و نیک راے اللہ تعالیٰ کو ہندوستان کی بہتری منظور تھی اسے طوائف الملوک سے کمال کے لیے شہنشاہ عادل کے زیر سایہ کر دیا کہ جیسے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شیراز کے صدر پر خوش تھے۔ ہمارا بیچ موعود اس سلطنت پر خدا کا شکر بجالاؤ۔ سلسلہ احمدی نے اسی حکومت کے ماتحت ترقی کی ہے اللہ

ایسے تو قوتوں میں جبکہ اور تھا و خود ہمارے بھائی ہمارے خون کے پیاسے تھے۔ اور ہمیں طرح کی کھلی عین اللہ چشم منور کی اذیتیں دینا اپنا مذہبی فرض اور موجب نجات دارین خیال کرتے تھے۔ ہم باطل میں رہے ہیں۔ ہل چل جزاء الحسنات کے مطابق مع موعود نے ہر گناہ کتاب میں اس سلطنت کے احسان کا ذکر کیا۔ اور اپنے مریدوں کے دلوں میں مذہبی رنگ سے یہ اعتقاد مائع کر دیا کہ اگر کوئی شخص اللہ کی اطاعت واجب ہے۔ چنانچہ جناب امام اہل کتاب میں لکھتے ہیں:۔

ارشاد اولامام:۔ ہماری تمام نعمتوں کا خلاصہ تین امر میں اولیہ کہ خدا تعالیٰ کے حقوق کو یاد کر کے اس کی عبادت و اطاعت میں مشغول رہنا۔ اس کی عظمت کو دل میں چھانا اور اس سے سب سے زیادہ محبت رکھنا اور اس سے ڈر کر نفسانی عذابات کو چھوڑنا اور اس کو دھڑلا کر شریک جاننا اور اس کے لئے پاک و نامکھنا اور کسی انسان یا دوسری مخلوق کو اس کا مرتبہ نہ دینا اور حقیقت اس کو تمام دعووں اور چیزوں کا پیکارینہ والا اور مالک یقین کرنا۔ دوم یہ کہ تمام ہی نوع سے ہمدردی کے ساتھ چلنا اور امدادی المقدور ہر ایک کی بھلائی کرنا اور کم از کم یہ کہ بھلائی کا ارادہ رکھنا۔ سوم یہ کہ جس گورنمنٹ کے زیر سایہ خدا نے ہم کو کر دیا ہے۔ ہمیں گورنمنٹ بڑا یہ جو ہماری ابرو جان و مال کی حفاظت ہے اس کی سچی خبر خواہی کرنا اور ایسے مخالفت امن امور سے دور رہنا جو اس کو تشویش دیں۔ یہ اصول تین ہیں جن کی حفاظت ہماری جماعت کو کرنی چاہئے اور جن میں اعلیٰ سے اعلیٰ نمونے دکھائے جا چکے۔ سوائے دوستوں اس اصول کے مستحکم کر دو۔ ہر ایک قوم کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ۔ نرمی سے عقل برحق ہے اور ہمدردی سے گہرے خیال پیدا ہوتے ہیں۔ اور جو شخص یہ طریق اختیار نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ ہم دنیا میں فروتنی کے ساتھ زندگی بسر کر کے آتے ہیں اور یہی نوع کی ہمدردی اور اس گورنمنٹ کی خیر خواہی جس کے ہم ماتحت ہیں یہی گورنمنٹ برطانیہ ہمارا اصول ہے۔ ہم ہرگز کوئی معذہ اور اعتق اس کو پسند نہیں کرتے اور اپنی گورنمنٹ انگریزی کی پہلیک وقت سے ہم دکر کے لئے لیا ہوا ہیں اور خدا تعالیٰ کا شکر کرتے ہیں۔ جس نے ایسی گورنمنٹ کے زیر سایہ ہمیں رکھا ہے۔ (سچ کو گو) مندرجہ بالا خبر پر ہر حکمران ایک احمدی کا عقیدہ معلوم ہو سکتا ہے۔ جس پر ہم شے معلوم کے ساتھ کی تم میں احمدی جماعت کا فرض ہے کہ جہاں وہ اپنے دوسرے عقائد

عقائد کی جو مصلح دامن و آشتی - سرور جاودانی کے رہنما ہیں تبلیغ کی جگہ پر وہاں وہ لوگوں میں اس گورنٹ کے احسانات کی اشاعت بھی کرتے ہیں - کیونکہ یہ امر جامعہ شریعت کی رعایت میں داخل ہے -

داخلیت

سیاں فضل کریم ولد سیاں خٹک صاحب خواجہ مہتمم ساکن بکوال ضلع جہلم و گلگت میں اپنا کاروبار تجارت کرتے ہیں - درخواست کرتے ہیں کہ میں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر حلیہ کرتی ہے - اس کا اعلان کروا جائے - تا میرے احباب و اقربا کو اطلاع ہو جائے اور سب برادران طریقت و عا امتقامت کریں -

وعا و مبارک

مولوی حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کے ہاں اللہ نے لڑکا دینے مبارک - صاحب مبارک - اس کے واسطے احباب سے درخواست و دعا ہے - اللہ تعالیٰ اسے نیک و خدام اسلام بنائے - اور اس کی عین برکت دے - اللہ آمین

ایک نئی تالیف

کشف الاسرار احباب سید صادق حسین صاحب مختار عدالت آباد و کے نام سے خوب واقف ہیں - اکثر ان کے لاجواب مضامین بدر میں شائع ہوتے رہتے ہیں - آپ کو اللہ تعالیٰ نے مآل گفتگو کرنے کا ایک خاص ملکہ دیا ہے - اور ہر ایک مسئلہ کو عالمانہ رنگ میں ایسا باقاعدہ پیش کرتے ہیں کہ قلم کو اس کے لسنے کے سوا چارہ نہیں رہتا - آپ نے حال میں ایک سالہ تالیف کیا ہے جو بدر میں چھاپا گیا ہے اس میں کچھ بلا لٹریچر و نقلیہ ثابت کر دیا ہے کہ مسیح بن مریم علیہ السلام فوت ہو گئے - اور ان کی قبر کشمیر میں ہے - کتاب نہایت خوش خط عمدہ کاغذ پر چھاپی گئی ہے - اور ۲۰ قیمت ہے - درخواست ہو بنام میجر بدرد قادیان -

احباب اس رسالہ کو منگو اگر دوستوں میں تقسیم کریں - ضمیمہ مس قرآن مجید اس ہفتہ صفحہ ۲۲۱ سے صفحہ ۲۲۲ تک درس قرآن شریف ان احباب کے نام جو ضمیمہ کے خریدار ہیں بھیجا جاتا ہے - اطلاع فرمائی ہے -

جنازہ غائب

ابو عبد الرحمن صاحب بیٹہ سکر کے بھائی عبد الحکیم صاحب

جو تپ دق سے بیمار تھے مگر اسے عالم جاودانی ہوئے احباب ان کا جنازہ غائب پڑھ دیں -

انا للہ وانا الیہ راجعون

دوبھائی محمد ملین و محمد سلیم جو منصور میں دوکان کرتے تھے جب احمدی ہو گئے تو بہت دکھ دئے گئے (و ما فتنوا الا ان یومعوا باللہ العزیز الحمید) آخر وہ قادیان میں ہجرت کر کے چلے آئے - ان میں سے برادر محمد علی بیگ ایک بار ہو گئے اور کل ۲۷ - فروری ۱۹۱۱ء کو شام کے وقت رہ گئے عالم جاودانی ہوئے - اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت میں اعلیٰ مراتب دے - اور سہ ماہگان کو صبر جمیل میں آمیز کرنا ہوں کہ برادر محمد سلیم - اس بہت ثبات صبر - استقلال - استقامت سے کام لیگے - جو احمدی سلسلہ کے ہر ایک ممبر کی شان کے شایاں ہے -

خاص رعایت

حضرہ کی لورانی تحریریں تبلیغی کارڈ ۹۰ عدد ہر سارٹ و حقانی کاغذ اصل

قیمت ۲۰۰ رعایتی ۱۰۰ خط اور حضرت کی تقریر مکتوبات احمدیہ رعایتی قیمت ۱۰۰ اصل قیمت ۲۰۰ رعایتی ۱۰۰ سات پارے ترجمہ القرآن رعایتی قیمت ۱۰۰ اصل قیمت ۲۰۰ رعایتی ۱۰۰ صاحب اس زمانہ میں عجیب و غریب تفسیر اصلی قیمت ۱۰۰ رعایتی ۵۰ ہمارے دفتر سے ملے گی (میجر اخبار بدرد قادیان)

برہنہ احمدیہ	۵۰	درر شمیم لہرود	۵۰
سنت احمدیہ	۵۰	درر شمیم مکمل فارسی جلد ۱ و ۲	۵۰
کفارہ	۵۰	میسار الصادقین	۵۰
شہادۃ القرآن	۵۰	القول البصیح	۵۰

احباب کو اطلاع

مجھے اطلاع آئی ہے کہ میری والدہ محترمہ بہار ہے اس واسطے مبراہل بیت چند روز کے واسطے مجھ کو مطلع فرما رہے ہیں - اس عرصہ میں احباب کے خطوط جو میرے نام ہونگے ان کے جواب نہ لکھتا جاؤں گے - لیکن ہر ایک کو اطلاع دے دوں گا کہ حضرت صاحب کی عین ہوتی رہی - اس احباب کے خط کو پڑھنے سے پہلے انشاء اللہ میں بہرہ منج جاؤں گا - لا محذور صادق و یسرور

حضورت

جب سے بدر جاری ہوا ہے اس وقت سے دیکھ حضرت اقدس علیہ السلام کی وفات تک تمام سچوں کے خالص مسائل - حال مکمل ہمارے ایک نمبر سے سچا نہیں - مناسب قیمت پر خریدے جائیں گے - اگر کسی صاحب کے پاس ہوں تو اطلاع دیں - (دراپڑ پڑو)

مبارک - ثنایت شریعت کے ساتھ اطلاع شائع ہو چکا ہے کہ ہمارے بھائی شیخ السیوط علی صاحب ایڈیٹر الحکم کے ہاں لکھا ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی عمر

صورت (اکل)

سید صاحب قدر اخلاص ہے تیرے مریدوں میں پیسہ ہونا ممکن ہی نہیں ہے زر خریدوں میں دلوں پر کافروں کے قتل ایسے لگ گئے کیونکہ

مجھے اس مسئلہ کا حل نہیں ملتا کمپ دوں میں خدا کے برگزیدوں سے عداوت رکھتے ہیں لیکن کمال کا خیمت یارب آگیا ہے ان پلیدوں میں ترے سچے امانوں کے ہیں ہر دم خون کیا ہے کسی کچھ بھی نہیں آئی الہی ان یزیدوں میں زغا - چوری - بغاوت - جہاد میں قتل و غارتگری یہی خبریں پڑھی جاتی ہیں روزانہ ہریدوں میں وہ دیکھا میری آنکھوں نے منشا جو تو نے لکھنے خدا کا خوف اسے داغ نہیں تیرے مریدوں کے گدے باب یزداں ہوں - فیر دق کا شکار ہوں

ایسروں کی خوشامد کیوں کروں اپنے نقیضین

جلائے اپنے غمروے کو گناہوں کی پانی پانی دیکھا دے زورے تا بان میں ملتی ہیں تیرے مریدوں میں محبت کرنے والے کو تو آنکھوں پر بٹھاؤں گا

سلانی گرم کر کے دوں گا میں حاضر کے دیدار میں

بہت ہی تار بھجوائے جواب ایک بھی نہیں آیا

بہت ہی شہادت یاران ہر دم میں کیوں مریدوں

بصیبت پر بصیبت ہے محب و ناپاکی حالت ہر

نظر آنے لگی شان محرم اب تو غیہ دوں میں

اجل کیا ہے یہ تمہید وصال یا رہے گویا -

یہ باعث ہے ماتم ہی نہیں ہوتا مسعود علی

ہوئے جاتے ہیں پس خود ہی ہوتا شہید ہر دم

برہا شوق شہادۃ امقرورہ شخص مرید علی

پسند آئی ہے کیا رسم نکاح خون و غلیظہ دین

ہمارے بھائی ہوتے جاتے ہیں داخل شہیدین

مجھے اطلاع آئی ہے کہ میری والدہ محترمہ بہار ہے اس واسطے

مبراہل بیت چند روز کے واسطے مجھ کو مطلع فرما رہے ہیں - اس عرصہ میں احباب کے خطوط جو میرے نام ہونگے ان کے جواب نہ لکھتا جاؤں گے - لیکن ہر ایک کو اطلاع دے دوں گا کہ حضرت صاحب کی عین ہوتی رہی - اس احباب کے خط کو پڑھنے سے پہلے انشاء اللہ میں بہرہ منج جاؤں گا - لا محذور صادق و یسرور

جب سے بدر جاری ہوا ہے اس وقت سے دیکھ حضرت اقدس علیہ السلام کی وفات تک تمام سچوں کے خالص مسائل - حال مکمل ہمارے ایک نمبر سے سچا نہیں - مناسب قیمت پر خریدے جائیں گے - اگر کسی صاحب کے پاس ہوں تو اطلاع دیں - (دراپڑ پڑو)

مبارک - ثنایت شریعت کے ساتھ اطلاع شائع ہو چکا ہے کہ ہمارے بھائی شیخ السیوط علی صاحب ایڈیٹر الحکم کے ہاں لکھا ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی عمر

دراپڑ پڑو

مبارک - ثنایت شریعت کے ساتھ اطلاع شائع ہو چکا ہے کہ ہمارے بھائی شیخ السیوط علی صاحب ایڈیٹر الحکم کے ہاں لکھا ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی عمر

دراپڑ پڑو

مبارک - ثنایت شریعت کے ساتھ اطلاع شائع ہو چکا ہے کہ ہمارے بھائی شیخ السیوط علی صاحب ایڈیٹر الحکم کے ہاں لکھا ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی عمر

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

BADR - QADIAN

اللهم صل على محمد وآل محمد

اللهم صل على محمد وآل محمد

اللهم صل على محمد وآل محمد

Reg. No. 5

CCL XXX VII

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

اللهم صل على محمد وآل محمد

اللهم صل على محمد وآل محمد

اللهم صل على محمد وآل محمد

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

اللهم صل على محمد وآل محمد

اللهم صل على محمد وآل محمد

اللهم صل على محمد وآل محمد

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

اللهم صل على محمد وآل محمد

اللهم صل على محمد وآل محمد

اللهم صل على محمد وآل محمد

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

پیامِ اسل کا جواب

ممدوی اسل: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یکم مارچ ۱۹۱۱ء کے بدین ایک پیام پڑا اور پڑھنے ہی میں
میں درد اٹھا اپنی بے بسی اور کمزوری پر غور کرنے کے میں اس
قوم ان اولو العزم قوم تک جا پہنچا جنھوں نے تیر سو
پرس کر رہے۔ اس سلاہ کی وہ خدمات کین کہ قرآن مجید میں
رضی اللہ عنہم رضوا عنہ۔ کا ساری تفصیل مولا کریم
سے حاصل کیا اسوقت نہ کاغذ کی ایجاد عام تھی نہ پریس کی برکت
یہاں تک کہ خدا کی عید تک بھی کاغذوں پر کتنی جوتی نہ تھی
تاہم اگرچہ ان سرد۔ پھر وہ زمانہ اور اہل اسلام کا مخالفین کی
کثرت اور کثرت کے ساتھ ان میں مخالفت کی شدت ایسی کہ قتل
اور خطا ناک ایذا رسانی کے سینہ سپر ہونا اسلام کا عام مفہوم
سمجھا جاتا تھا جو شخص مسلمان ہوتا وہ اپنے ہاتھ سے اپنی موت
کے پروانہ پر گراؤ تھا اور دنیا تھا ایسی حالت میں اس اولو العزم
قوم نے کیا کیا؟ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی قول
اور فعل نہیں جو محفوظ نہ کیا گیا ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
وصال کے ساتھ ہی آپ کے تمام ملفوظات اگر کاغذ پر نہیں تو
لوح یا فخر محفوظ تھے۔ پھر صحابہ کی ہر سب محفوظ ایک دو
نہیں ہزاروں لاکھوں کی تاریخ میں۔ جسے لوگوں نے اللہ کا
اور اسباب وغیرہ کو بول کر دیکھا ہے وہ میراں ہو جاتا ہے ان
کے کمال پر کہ اس طرح پرا دھنوں نے اس پاک جماعت کے
حالات کو محفوظ کیا ہے صحابہ کی فہمی خدمات پر موقوف تھا کہ
نکھی جاسکتی ہیں ان کے بالمقابل ایک ہم ہیں کہ دعوی ہے۔
والخبرین منہم لما یحقواہم۔ مگر میں اپنی نسبت کہتا
ہوں کہ مجھے تو اپنے لئے یہاں پر تشریف ہوا شرم آ جاتی ہے یہ
خدا کا فضل ہے کہ ہم نے بوجہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کثرت
کیا اللہ تعالیٰ نے اس کے جوار میں رہنے کا موقع دیا۔ مگر
نہ اسے نال میں اپنی نسبت تو ڈرتا ہی رہتا ہوں کہ وہ قصہ
جو اس موقع پر پیش کا ہے بھی تک حاصل نہیں ہوا اور صحابہ
کے کارناموں پر نظر کر کے پھر اس حالت پر غور کر کے جب اپنے
زمانہ کو دیکھتا ہوں اور ان برکات پر جو تکمیل اشاعت طریت
کے زمانہ کے لئے ضروری تھیں اللہ موجود بھی میں غور کرتا ہوں
اور اب ان اپنی کمزوری کو محسوس کرتا ہوں تو صفت الفاظ میں
کہنا پڑتا ہے۔

کہ کچھ بھی نہیں کیا!

بہر حال میں یقین کن ہوں کہ اگر ہمارے دوسرے دوست جو

آخر میں منہم لما یحقواہم کے مصداق ہونے کے لیے
چوڑے دعوے کرتے ہیں صحابہ کا اور اپنا مقابلہ کریں تو ہمیں
بھی الا ماشاء اللہ شرم آ جاتا ہے۔
آپ کے بن کاموں کا ذکر کیا ہے میں ان سے نہیں ان میں سے
بعض کو شہادت ۱۸۹۷ء سے محسوس کرتا ہوں قرآن مجید کے ترجمہ اور
تفسیری نوٹوں کے متعلق جماعت کو کچھ ترجمہ نہیں اور یہ انھوں نے
شرم کا مقام ہے کہ وہ قوم جو مخالفین کی جماعت ہو جو دین کو
دنیا پر مقدم کرنے کا عہدہ کرے جس کا امام قرآن مجید کو معاف
اور ساری کا نشان لے کر لے کر جس کا موجودہ امام خود خدا ہے
قرآن مجید پر ہے اور قرآن مجید کی غذا ہوں جس نے قرآن مجید
کی تلاوت اور اشاعت کا عہد لیا ہو وہ قوم آئنا دے کر۔
قرآن مجید کا ایک پر ترجمہ اپنے ہاتھ میں رکھے؟
اس کا جواب قوم کے ذمہ ہے مگر کچھ کیا خدا کے فضل سے
کیا مجھے اپنی جتنی بھلائی کچھ ملے اس سے اعتراف ہے
تاہم خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے بڑھ کر دین قوم کے
سامنے وہ مایہ رکھوں جو اس کے اکابر علماء کا کام تھا جس
سے وہ غافل ہیں۔
پھر ایک نفس اور ہے جس کے اس کے ایک کام کی تکمیل کی طرف
توجہ ہوتی اور میرے ساتھ علماء کا گردہ مگر کام کرنا۔ انہیں نے
جس کو اس کام کی سرپرستی کرنی چاہی تھی خود اس کام کو اپنے ہاتھ
میں لیا اور ایسے ناقص طور پر کہ اگر میں کہیں اس پر کچھ کہوں۔ تو
ہمارے بعض دوست بڑے بیٹھیں گے کہ انہیں کو بدنام کرنا ہو
انگریزی زبان میں ترجمہ کرنے کی ضرورت کو تو محسوس کر لیا گیا مگر
اہل وطن کا خدا کا حفظ حق کی وہ جماعت جو خدا کے برگزیدہ بندوں
نے تیار کی تھی اسے ہی اور تو ترجمہ کے لئے انہیں ترجیح کی
طرف رجوع کرنا پڑا ہے جن کی خطایاں نہ لے کر سچ موعود ہمارے
تھا یہ دکھ کی بات ہے اور اسے ہر شخص محسوس نہیں کر سکتا۔
میں جس پنج پر ترجمہ القرآن لکھ رہا ہوں مجھے اعتراف ہے
کہ اس کے لئے نہ صرف ایک دو بلکہ کئی بزرگوں کی مدد کی ضرورت
ہے جو ترجمہ اور تفسیری نوٹوں پر نظر کریں اور زواید کو نکال کر
ان پر اضافہ کریں مگر مجھے تو اس کا بھی گلہ ہے کہ پوت پڑھنے
کی بھی کسی بزرگ نے تحفیت نہ اٹھائی اور مدام ذکر کیا بھی کام
افلاص اہد دیانت سے کوئے دانے لے لے اور پھر جس قدر بھی طیار
ہوا وہ طیاروں میں رکھا ہوا ہے میں تسلیم کرتا ہوں کہ بدینہ
کسی قدر زیادہ ہے۔ مگر انھوں جو اس قوم پر جو قرآن مجید
کے حقائق اور صحت کی پاسی ہوا وہ جب اس کی یہ ضرورت
پوری ہو تو پھر یہی اور کاغذ کے خرق کی ذمہ بنے گئے؟
حضرت سچ موعود علیہ السلام کے الہامات کا

مجموعہ الہامات

۴ میرا اس سے اتفاق نہیں (تبرہ)

مجموعہ کچھ بھی شکل کام نہیں مگر سوال یہ ہے کہ طیارہ تو چھاپے
کون؟ اس قسم کے کاموں کے لئے مدام انجمن کی سرپرستی ضروری
ہے اور انھوں نے وہ ہے نہیں۔
اگر انجمن ایسے ضروری کاموں کی سرپرستی کرے تو کتنا بے
انشاء اللہ نکل آئیں گے۔ میں نے ان تمام ضرورتوں کو بن کا
آپنے ذکر کیا ہے۔ عرصہ سے احساس کیلئے مگر میرے ہاتھ
میں قلم ہے۔ رو بہ بین میں خدا کے فضل سے ان کاموں کو
کرنے کی سہولت ملے رکھتا ہوں اور یہ میں تمدنِ لغت کے
طور پر کرتا ہوں مگر سوال یہ ہے کہ ان کاموں کے لئے فرصت اور
یکسوئی بجا رہے اور میرے لئے اس وقت نامکن نہیں تو مشکل
ضرورت ہے اب ان اگر جلد اور انکم کے ناظرین نہیں نہیں صاحبی کم
کے ان افراد میں جو شہید ہوا ہو جاوے جہاں ضروریات کو تسلیم کریں
اور وہ مالی ذمہ داری اٹھالیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے
بعض کام تو جیت آسان ہیں۔
حضرت سچ موعود کی لاف اور سیرۃ المصانی اور بیانات
کے لئے اللہ بہت محنت کی حاجت ہے اور وہ بھی بعض خاص
حصوں میں تاہم بہت بڑا حصہ ان کے شیریل کا میں جمع کر چکا
ہوں۔

بیکار اکل: یہ کام سب کرنے کے میں آپ اپنے نیاز مند اور دیگر
پراز راہ میں غن اعتبار کر سکتے ہیں کہ وہ ان کاموں کو کر سکتا ہو
خدا تعالیٰ اسے توفیق دے تو پیشکش کام نہیں میں اللہ اس کے
لئے مالی شکلات ایک روک ہے اگر قوم میں سے صرف ایک سے
آوی ایسے نکل آئیں جو پنج روپہ ہوا اور ان کاموں کے لئے ایک
سال تک بے سکین تو میں بشرط صحت و زندگی ان کاموں کے
لئے ایک عہد اپنے مطلب کا رکھ کر شروع کر سکتا ہوں اور اس
نہ صرف ان کاموں کی تکمیل کی راہ نکل آئی بلکہ اللہ کی تعریف بھی
ہوگی جسے اول قرآن مجید کے ترجمہ اور تفسیری نوٹوں کو قلم
کیا جاوے اور اس کے بعد لاف کا کام شروع کیا جاوے اس
طرز پر ایک سال کے اندر قرآن مجید کا کام انشاء اللہ ختم ہو سکتا ہو
اور اس کے ساتھ ہی بعض دوسری تالیفات بھی نکل سکتی ہیں جو کہ
اس پر رو بہ صحت کریں وہ خود فروخت کا انتظام کریں میرا کام صرف
لکھنا ہوگا نہ کچھ اور۔

انظامی امور کے متعلق صرف ہدایات دو گھا اور میں اپنی محنت
کوئی مدد دے کسی سے نہیں لیتا میرے اجر کو اللہ تعالیٰ پر ہے وہ اس
کے بعد بیکار اکل! میں سمجھتا ہوں میں اس فرض کو ادا کر چکا ہوں اپنے
میرے ذمہ رکھتا تھا اس کی تائید اگر قوم نے دلی تو ہی میں یقین رکھتا
ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مجھ پر وہ درکار اور ان ضرورتوں
کے برآ کر نہیں میرا قلم ملتا رہیگا جس طرح پر علم خدا چاہیگا اسی پھر

آپ کا غصہ بڑا ہے۔ نادان شرافت۔ کانپاں والا لکھنا۔

اعجاز القرآن

ایک پوری کہ میں نے کتاب کی بھی ہر نام اسم ہستی
اعجاز القرآن ہے۔ واقعی اس ۔۔۔ انور بودی تحریر نے ایک
اعجاز القرآن ظاہر کیا ہے۔

پادری صاحب گیسٹ پھلا اعراض تو یہ ہے کہ قصے جو
قرآن میں آئے ہیں وہ یہود و نصاریٰ سے نئے سائے ہیں۔
وہ الہامی کیوں کہ ہر کتبے میں اور مالکنت لدا یھم کہنا کوئی
اعجاز نہیں کیونکہ ایک آن پڑھ کر ان قصوں کا علم پیر دی کے
بھی ہو سکتا ہے۔

جواب میں عرض ہے کہ قرآن مجید میں کوئی قصہ نہیں ہے جس قدر
بیان اگلے دنیا کے آئے ہیں وہ سب ۔۔۔

خوشتر ان باشند کہ سرداران جہاد، گفتہ یاد در حدیث دیگران
کے ماتحت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی امت کے
لئے اندہ پیش آئے والے واقعات کی پیشگوئی میں اور یہیم
ثابت کر سکتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ان کے واقعات مسلسل
نہیں بیان کئے گئے بلکہ چند ضرورت لکھے گئے ہیں جس سے اس
پیشگوئی کا اظہار ہو سکے جس کا سنا مقصود تھا۔

چنانچہ یہی وجہ ہے کہ ہر سنت کے بیان کے بعد ذلت
من ابناء العیوب ذبیحہ الیٹ فرمایا ہے۔

پھر میں کہتا ہوں کہ قنات، اہل کوآپ کے پاس موجود ہو
آپ ذرا قرآنی بیانات سے اس کا مقابلہ کر کے تو دیکھیں۔ کیا
بعینہ وہی بیان ہے جو باہل میں مذکور ہے۔ بالکل جگہ سے فرق

اگر قرآن مجید کا مآخذ باہل بھی یا کوئی یہود یا نصرانی سمجھتے
والا تھا تو کیا وجہ ہے کہ قرآن مجید میں اہل سے آخر تک اس

یہودیت و نصرانیت کی تردید ہے بلکہ یہود کے لئے ذلت و
سکنت و مضرتیت کی پیشگوئی میں اور اسی طرح یا جبرج

یا جبرج کی تباہی کی خبر ہے۔

مفسرین اعجاز القرآن نے بہت اچھا کیا کہ سورہ والضحیٰ
کو اس بات کے ثبوت کے لئے چنا کہ سورہ میں کس طرح نبی تعین ۔۔۔

چنانچہ کہ جسے کہ یہ سورہ قحی قرآن کی حدیث کی طرف سے ہے
آداں کو اتنا پتہ نہیں کہ اس میں جو زبردست پیشگوئی میں وہ

انسانی وہم و خیال میں آسکتی ہیں اور کیا کوئی انسان ان حالات
میں جو میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے ایسی پیشگوئی

کر سکتا ہے۔ دیکھو اس سورہ میں اس چاشت کے وقت کا اعلان
کرنا ہے۔ جبکہ یہی تمام اس وقت مختلف شکلات میں ہے۔

دس ہزار قد و سولوں کے ساتھ مدینہ سے مکه و منصورہ لکھو

فاتح کے داخل ہوگا اور اس وقت ثابت ہوگا کہ رسول اللہ
وہ دماغی۔ تیرے رب نے تجھے نہیں چھوڑا اور
وہ ناراض ہوا۔ پھر فرمایا ہے۔ للاحقر خیر لک من
الادلی۔ کہ یہ بعد میں آئے والی حالت پہل سے بہت اچھی
ہوگی یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ ایک نیا لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ
رسالتا کی شان و شوکت دن بدن بڑھتی نہ گئی کیا اس
وقت تک کہ تیرہ سو برس گزر چکے ہیں حضور علیہ السلام کا
دن روز افزوں ترقی پر نہیں۔ کیا اس کے دشمن اپنے
ارادوں میں غائب و غاسر نہیں کیا اب بھی وہ جالی کو نشین
نا کام نہیں ہو رہے۔ کیا اب بھی اسی کے ایک خادم نے
اس فتنہ کو نہیں مٹا یا اور میدان جنگ میں ایک ہی
حر سے وہ جالی کو ہلاک نہیں کر دیا۔ اور اب وہ تک کی
طرح اپنے ہی آپ مذمت سے گل نہیں رہا۔ اور غنائ
کے منے کر نے میں بھی اپنے انفرادی سے کام لیا ہے یا
اپنی بے علمی کا اظہار کیا ہے کہ کہ دوسرے مقام پر بھی
دماغی صلی اللہ علیہ وسلم آچکا ہے۔ اس کے بعد اپنے جبریل
کی جانب میں گشتی کی اور انہیں معاذ اللہ سرکش شیطان ہو
بدتر۔ (دیکھو صفحہ ۴۸) جبریل وغیرہ فرمایا ہے۔ ہم اس کو جواب
میں دی آیت قرآنی سائے میں جو جبریل کے دشمنوں کو خدا کا
اپنی ہی اگر تم کی معرفت شامی۔ قل من کان عدو
لجبریل خانہ نزولہ علی قلبک باذن اللہ صمد خا
لما بین یں دیار ہدی ویشی اللہ المؤمنین من کان
عدو اللہ و ملائقہ و درملہ و جبریل میکال
خان اللہ عذ و لکفرہین۔

در اصل جبریل کا دشمن تمام کتب الہیہ تمام نبی کی تحریروں کا
دشمن ہے اور انہیں شیطان سے بدتر اور سرکش ہے۔ کیونکہ ہم

نیک خیال کا ہر ایک فرستے اور تمام مکی تحریکات کا
مکر جبریل ہے جس کو یا جبریل کا دشمن تمام تکلیف کا دشمن

ہے جس کو دوسرے الفاظ میں شیطان کہتے ہیں پھر اپنے ایک
آیت کے معنی نہ سمجھتے ہوئے جبریل کو غیر معتبر ٹھہرایا ہے

علاں کہ اصل اس یہ ہے کہ وہ جو کہی پیر اس لئے نہیں
کہ جبریل آسمان پر تیرے تیرے کہ لکھا بلکہ اس لئے کہ شیطان

اس میں در اندازی نہ کر دیں۔ جب خزانہ ایک مقام سے
دوسرے مقام پر منتقل ہوتا ہے تو ہر گارو ساتھ ہوتی ہے

وہ اس لئے کہ تیرے تیرے نہ پر کوئی شے ہے بلکہ اس لئے کہ اگر
سے امن رہے۔ اسی طرح وحی الہی کی حفاظت شیطان سے

ہے اور یہ شاہد کی بات ہے۔ جب کوئی وحی کا نزول ہوتا
ہے تو شیطان لوگ اس میں طرح طرح کی در اندازی کرتے

میں اور اپنی طرف سے کرناں ہوتے ہیں کہ یہ بات
پوری نہ ہو کہ خدا تعالیٰ اسے پورا کر ہی دیتا ہے چنانچہ
وہ فرمایا ہے۔ اذ انشأ القی الشیطان فی امینہ فیسنج
اللہ ما یلقی الشیطان شتم بحکم اللہ آیاتہ ۔

اور جس مال کی کتاب آپے جبریل کا ما سیر اور پوری شخص ہر
ثابت کیا ہے۔ اسی کلام الہی میں آیت بقول رسول کریم

ذی قرة عند ذی العرش ملکن مطاع شتم امین
آپے جس سے آپ کے تمام الزامات مباحثہ رہے کہ نہیں

پادری صاحب اپنے خدا و مذہب سے کہ یہ قول یاد رکھنے کی وجہ
کے حق میں جو کفر کا جادو وہ معاف نہ ہوگا اس کے اگر

آپے بہت سے صفات سیاہ کئے ہیں کہ قرآن فصاحت میں
معجزہ نہیں۔ اس کا جواب حضرت یحییٰ و عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام

کا ایک ہی شعر ہے۔ سہ

نہا سکتہ نہیں اک پادری کے کا بشر مرگ
تو پھر کہوں کہ بنا فرق کا اس پر آسان ہو

آیت قرآنی سے برگزین نہیں کہ خاترا بسودہ من مثلاً
کا خطاب موت مشرک سے ہے دیکھو کس سختی سے ہر روز

عبارت میں فرمایا ہے۔ ان کنتم فی رب ما نزلنا علی
عبدنا خاترا بسودہ موصلاً۔ یعنی کوئی جو ہے قرآن

کے خلاف اللہ ہونے میں شک ہو وہ اس کی مثل لکھا لکھا
کیونکہ یہ امر اپنے مقام پر ثابت ہے کہ خدا کی بانی ہوتی چیز

کی مثل کوئی نہیں بنا سکتا اس کے کلام میں کلام بنانا
بھی ممکن نہیں اور کبھی نہ اس کی مثل قرآن لائے کا مطالبہ

اور کبھی اس سورتوں کی مثل لائے کا ارشاد نہ پھر مثلاً
سے ظاہر ہے کہ ہر ایک بات میں مثل ملتا ہے۔ صرف فصاحت

کا ذکر نہیں۔

اپنے تین مکمل قرار دیں۔ تو اس میں ایک روح حق اور قلبی
دہندہ کے لئے کی پیشگوئی نہ ہوتی۔ دیکھو قرآن مجید میں

ہے۔ الیوم اکملت لکم دینکم۔ اور اس وحی
کے ہر ایک نکتہ پر فرمایا۔ ولکن رسول اللہ و ام البنین

میرے خیال میں تمام نکتے جواب میں عہدہ برآ ہو چکا ہوں
والسلام۔

چند سوالوں کے جواب | ڈیرہ غازیان سے کوئی
صاحب پانچ سو ال بھیجا کہ صراحت کرتے ہیں کہ اخبار

میں ان کا جواب چھپے۔

سوالی اول۔ مشکوٰۃ میں نزول عیسیٰ بن مریم کا

ذکر ہے۔

جواب۔ اسی لئے تو ہم نے حضرت اقدس مرزا علیہ السلام کو سچ موعود مانا کہ آئندہ زمانہ میں ایک آنے والے کی پیشگوئی تھی۔

نزول کے لئے آسمان اُترنے کے نہیں ہوتے دیکھو سافر سے بھی پوچھ لیتے ہیں تم کہاں اترے ہو۔ (ب) یہ لفظ دعا کے لئے بھی آیا ہے (بینزل الذجال بعد السجۃ بخشنا اور حق بنزل دہراحد دروہ مسلم بن ابی ہریرہ کثر العاص لیلۃ قویا وہ بھی آسمان سے نازل ہوگا (ج) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے بھی ایسا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ قد اُنزل اللہ الیکم ذکرا ورسولا یتل علیکم آیات اللہ (شیر) (د) بلکہ چار اُن اور اسے بھی آچکا ہے۔ انزل لکم مرلا فثانیہ و انزلنا الحدید۔ پھر کسی صحیح مرفوع متصل حدیث میں نزول کے ساتھ من السماء کا ذکر نہیں اور اگر ہوتا تو بھی اس سے یثابت نہیں ہو سکتا کہ آسمان سے جبکہ وہ عصری آریگا کیونکہ اصل تو جسدہ عصری آسمان پر جانا ثابت نہیں بلکہ کھٹا اس کے حکم ذیہا عقیون ذیہا حق قون (اسی زمین میں زندہ رہو گے اور اسی میں مرو گے) اور السم یصل الارض کفانا احياء و امواتا کریم نے زمین کو زندہ و مردوں کو کیٹنے والے میں لایا) اور وکم فی الارض مستقر (زمین ہی میں تمہارے لئے جاؤ قرار ہے) اور جواب او ترقی فی آسمان و فی ہل کنت الا بشر اذ صولاً فراتے سے یہ بات پائے ثبوت کہ پورے ہی کے سچ ہو گا کی اور جبکہ عصری کسی کا آسمان پر جانا خلاف سنت اللہ ہے پس نزول کیا ۲۰ سچ پڑے بارے میں انہیں کہہ کر وہ جو آسمان سے آیا حالہ کہ سب ثابت ہیں کہ وہ بالی مریم کے پٹ سے پیدا ہوا۔ پس اس سے مراد ہے کہ ان کی بعثت اللہ کی مانی آسمانی حوالہ (دعا ہے ہوگی اور ایسے شہر کے اباب ہوتا ہو گئے کو دنیا کے اب سہ سے دوسرے کہ مدینہ منیٰ کے سب سے کوئی آسمان سے اُترے۔ اور ابن ہریرہ کہیں شایع کے واسطے آیا جیسے حق کو قائم۔ بہادر کو شیر کہ دیتے ہیں اور سورہ تحریم کے آخر میں بیٹھوئی تھی۔ ضرب اللہ مثلا للذی امنی الی و مریم بنت عمران النبی احصنت فرجها فیرک ضرور تھا کہ ایک مریم صفت ولی جو جو نفع روح القدس کے بعد ابن مریم بنے۔

پھر لیستہم فی الارض کما یختلف الذین مرتبہم سے بھی ظاہر ہے کہ مشبہ بہ ایک نہیں ہونے اس لئے سچ محمدی اور ہوگا۔ اور اما حکم منکم بھی اسی کی طرف

مشعر ہے پس ما من نبی الا لہ نظیر من امتی کے مطابق اور آیتہ خاتم النبیین کی امت اور صراط الذین انہت علیہم کی دعا کی قبولیت اور نبی کریم کے بیان کردہ اختلاف جنتین کو موافق ضرور تھا کہ سچ محمدی سچ موسیٰ سے الگ ہو سکیں بوجہ کمال شایع حکم اطلاق اسم النبی علی من یشابہ فی کثر خاصہ و صفاتہ جائزین کا نہ ہو۔ کہا جاوگا۔

سوال دوم۔ سچ موعود کی قبر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقبرہ میں۔

جواب دوم۔ یہ ٹھیک ہے مگر سمجھنے کے لئے عقل سوچنے کے لئے دماغ غور کرنے کے لئے علم چاہیے کیا آپ لوگوں کو مناسبت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مرقہ منورہ اکیڑی جاوے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے۔ شتم امامتہ خالق برہ۔ پھر انسان کو موت دی پھر قبر میں ڈالا۔ قبر پر مٹی قبر ہے۔ کہیں کہیں انسان قبروں میں دفن نہیں ہوتے۔ پس جن کو سچ موعود پر و ز محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے اور خانی لڑے ہوگا احمد اندر جان احمد شہید پر کے مطابق من نوشہ نوم من شہدی۔ ناکس نہ کو کہ بعد ازین تو دیگر من و دیگر کے درجہ پر پہنچ چکا ہے۔ اس لئے آپ کی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنسناں کہا گیا اور اسی لئے اس قبر میں دفن ہونا بتا گیا۔ جو حقے سوال کا جواب بھی آ گیا۔ آپ نے اس کا نام محمد عبد اللہ کہا مگر وہ اب نہیں یواظبی اسمہ اسی ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام اسم جن تھا۔ چنانچہ دائرہ من عبد اللہ (اقرب الساعۃ صفحہ ۶۶) اور پر الامار صفر صفحہ ۵ میں ہے نام آبا ہے جس سے ظاہر ہے کہ یہ صفاتی نام ہی ہوگا۔ سوال کہوں خودی۔ جواب سوم۔ کہوت خود کا۔ رضوان من غیر معمولی تاریخوں میں ہونا ایک حدیث میں ہے۔ جو واقع ہو کہ اپنی حق کی شہادت سے کبھی سے کہیں کہ جو حدیث پیشگوئی پر شمس ہو اس کو راجہ جانا ہی اس کے صحیح ہونے کا ثبوت ہو۔

چنانچہ وہ ان الفاظ میں تھی۔ ان لہدینا ابین۔ لم نکونا منذ خلق السموات والارض فیتخصہ القہر لاول لیلہ من رمضان وتکسف الشمس فی النصف منہ وقرآن شریف کی آیت شمس والقمر وجمع الشمس والقمر فی قر کر شرف ہو اور اس بات میں سورج و چاند جمع کر دے جاوین اس کے آگے یقول الانسان ہو مثلاً این المنہ کہہ کر بھی بتا دیا کہ اس کو بعد طاعن پڑیگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

سوال چھارم۔ یہ علم ہے کہ ہر صدی کے سر پر مجدد ہوتا ہے۔ پچھل صدیوں میں جو مجدد ہوئے ہیں ان کے نام۔ جواب۔ چونکہ آپ مسلمان ہیں۔ نبی اکرم کی اس حدیث کو مانتے

ہیں اس لئے ہر اڑھائی میں کہیں آپ کے پچھلے مجدد بن کی فہرست دون۔ ان اپنی صدی کے مجدد ہوں وہ مرزا غلام احمد علیہ السلام ہے اگر کسی اور نے دعوے کیا تو مجھے بتاؤ اور پھر مرزا غلام احمد دہی سے مقابلہ کرنا عمل معنی میں فہرست بھی دی ہے دیکھو صفحہ ۱۱۹۔

سوال پنجیم۔ خرد جال کی مشابہت ریل کے تھ۔ جواب۔ پتے تو یہ سمجھنا چاہیے کہ مکاشفات کا علم ایک باریک علم ہے۔ پھر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب ریل کا نظارہ کیا تو اس کے چمکانے کے لئے کہ وہ بار برداری کا کام دے گی اور سارے ہی حصار سے زیادہ کوئی لفظ موزوں نہ تھا پھر اسکی جملہ صفات بتائی گئی ہیں وہ سب اس پر صادق آتی ہیں۔

شش اول۔ سحر جادو من حبس سیل (بانی کے بند کرنے سے بچاؤ بھگتی) (۲) قسیر سیر مطیۃ الای اوٹ کی جال میں لگی (۳) سچ کو کھینچنے کا دوپہر کو بھگتی شام کو بھگتی یعنی ہر وقت (۴) مابین حافظہ الی الحافض الاضر مسیرۃ یوم دلیلۃ۔ یعنی چلنے کے مقام سے شہر تک نہایت کا فاصلہ ہوگا۔ چنانچہ اتنے فاصلہ پر انہیں یا انہیں ڈرائیور بدلتا ہے (۵) یقیناً دل الحجاب یمنہ۔ یعنی ایسی سریل انیسر کہ بادلوں کو چھپے چھوڑ جائے۔ امامہ جبل دخان وخلفہ جبل دخان۔ چنانچہ انہیں سے چلنے پر گئے جود مران نکلتا ہے وہ پہاڑ بن جاتا ہے (۶) مابین اخذہ البین باعاً۔ یعنی چالیس بار کہا۔ ٹھیک گاڑی کا طول باپ کو دیکھ کر

ایک حصے میں آگ ایک میں پھل۔ یہ بھی صحیح ہو۔

ایک آریہ کو اعتراضوں کے ذکر کے بعد سوال اول۔ سحر علیک الکتاب بآیاتنا کصل شیخ۔ اب کیا کوئی مسلمان جمائی مجھے تباہ کتا ہے کہ قرآن مجید میں ریل۔ ہوائی جہاز بناؤ توڑ گائی۔ علم ریاضی۔ فزیا لوجی۔ جیالوجی۔ اسرونی وغیرہ لازم وراثت جدیدہ کا کیا بیان ہے اور کہاں ہے۔

الجواب۔ اگر مترض بیاق سابق دیکھتا تو اس کا سوال ہو جاتا دیکھو خدا تعالیٰ نے اسی سورہ کے پہلے کوع بن پریشگوئی کی ہے۔ والخیل والبعال والخیل لکعبوھا و ذینہ و جنان ملا لہلہون۔ یعنی خدا تعالیٰ وہ اُنیا دیا میں بیدار کیا کہ جن کو لوگ نہیں جانتے اور وہ ترقیات دنیا میں جن کی۔ جوہ کسی نے اسے دلتے من دیکھی من اور دینی من اور پریشگوئی کئی سو برس پہلے لگتی ہے۔ لیکن جن کی آنکھوں پر قصب کا

پردہ ہے وہ دیکھتے ہو تو نہیں دیکھتے اور سنتے ہوئے نہیں سنتے۔

دوم - قرآن کریم میں آیا ہے۔ وما انزلنا علیک الکتاب الا بالبینات لعلکم الذی اختلافوا فیہ وھدئی دوحۃ لتقوم یومنون۔ اس آیت کریمہ سے صاف طور پر ظاہر ہو گیا کہ یہ کتاب ان اختلافوں کو مٹانے کے لئے آئی ہے جن میں کہ وہ اختلاف کرتے تھے اور یہ ہدایت ہے اور رحمت ہے ایمان لانے والی قوم کے لئے۔

معلوم - تنبیہا نالکل شیئ سے یہ مراد ہے کہ یہ کتاب ہر ایک وہ ذوالعقل جن کے کہ انسان راہ راست پر چل سکتا ہے اور خدا تعالیٰ کو پاسکتا ہے بیان کرتی ہے یہ ٹھیکہ تو اٹھایا ہوا ہی نہیں ہے کہ تمام دنیا کی باتیں بتلائے بلکہ صرف ہدایت کی راہیں بتاتی ہے اور خدا رسید انسان بنو قبی ہے۔ چھارم - عربی زبان کا یہ محاورہ ہے کہ لفظ کل جب کسی عبارت میں آئے تو اس کے معنی تمام دنیا کی اشیائیں ہوتے ہیں جب تک کہ اس کے ساتھ اجمعون - اکثرون - داجبتون نہ ملے۔ جن کو اس عبارت میں کوئی لفظ الفاظ مذکورہ میں سے نہیں اس لئے آپکا اعتراض وارد نہیں ہو سکتا۔ پانچویں - تنبیہا - کے معنی میں بیان - اور بیان قوی چیز کا کیا جاتا ہے کہ جس میں کوئی جھگڑا ہو اور وہ صاف طور پر بیان نہ ہو۔ تو معلوم ہوا کہ کسی خاص عرض کے لئے لفظ ہے پس وہ غرض دی ہے جس کو میں اشارتاً بیان کر آیا ہوں یعنی وہ ان اختلافوں کو مٹانے والی ہے جن میں کہ لوگ اختلاف کرتے تھے۔

اعتراض ۷ - و اذا اخذنا میثاقکم و ددھنا فحکم المظور - اس پر اعتراض نے یہ اعتراض کیا ہے کہ جب ایام میں ہم سے اقرا اور جرے اٹھا کر کہہ کر کہ ہم نے تمہارے سر پر رکھ کر دیا۔

الجواب - اول زمین مقرر فیہ تبارک و تعالیٰ کہ اس لفظ کے معنی میں اگر کہہ کر اذ متفقنا الجبیل کے۔ تو سنو کہ متفقنا کے معنی دھرنے کے ہیں یعنی ہلا دیا ہم (قافوس) دوسرے مسلمین پر حدت آئی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہیں جا رہے تھے تو آپ کے سامنے پہاڑ آگیا تو فرمایا و دم لنا للجبل پس ان تمام قرآن سے ثابت ہو گیا کہ نبی اسرائیل اس وقت پہاڑ کے ذمہ میں نیچے بیٹھے تھے۔

اعتراض ۸ - متا صحتی اذ بلغ مغرب الشمس وھما الغریب فی عین حشیہ - اس پر اعتراض نے یہ اعتراض کیا ہے کہ کیا ان اب بھی قرآن شریف کی اس سائنس کا نسخہ میں کہ سورج کب چڑھتا

دو تلبے۔

الجواب - یہ بالکل غلط ہے اس کے ہرگز کوئی مسلمان نہیں مانا بلکہ یہاں پر تو خدا تعالیٰ ایک شخص کی بات نقل کرنا ہے کہ جدا ہوا کسی شخص نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ کسی کچھڑے کے چہرے میں دو تلبے دوسرے کے ہاتھ سے کہ جب ہم کسی سمندر یا دریا یا بحیرہ پر کھڑے ہوتے ہیں تو زمین سورج اس سمندر یا بحیرہ یا کسی جھیل میں دو تلبے نظر آتا ہے تو کیا ہم اس کے یہ معنی سمجھیں گے کہ وہ واقعہ میں ان جھیلوں میں دو تلبے ہرگز نہیں ہرگز نہیں جو ایسا کہتا ہے وہ صحیحاً غلطی کرتا ہے اور بے وقوفی کرتا ہے ایسی ہی مطلق الشمس سے مراد ہے مشرق۔

اعتراض ۹ - قرآن شریف کے سورہ انبیاء رکوع ۲ میں ہے اولم یزلنا من قبلنا السجود والارض کا متنازعہ ففتنناھما - یعنی کیا زمین دیکھا کہ فزون کے کہ سب آسمان اور سب زمین کے منہ بند تھے جس کو کھولا ہم نے انہیں کیا مسلمان بتا سکتے ہیں کہ آسمان کیا چیز میں اور ان کے عقیدہ کے مطابق کہتے ہیں اور کہاں میں کس چیز سے بنی کیا مسلمان آسمان زمینوں کے منہ کا پتہ بتا سکتے ہیں اور وہ کب بند تھے اور اللہ نے کن کافزون کے رو رو کھولے۔

الجواب - معلوم ہوتا ہے کہ مشرق عربی بالکل جاتا ہے اور اس کے محاورہ سے بالکل واقف ہے اس نے کہاں سے نکالا ہے کہ ان کے منہ بند تھے اور اس نے منہ کے منہ کے لفظ سے لئے ہیں اصل میں رتقا کے معنی (دمد) کے ہیں فشق السماء - یعنی آسمان بارش نہیں برساتے تھے تو رستہ گئے۔ و فنی الارض یعنی زمین کچھ ڈاگائی تھی تو اس نے باتا پیدا کئے حضرت عباس نے اس محاورہ کو اپنی کلام میں بولا ہے فشق السماء بالنبشہ و رقت الارض بالذبات - یہ محاورہ عربی زبان میں بولا جاتا ہے جس کو قرآن فرمایا رسولی عربی دان ہی جانتا ہوگا۔

اعتراض ۱۰ - بغض الغلو بالحناجہ - مقرر ہے اس پر اعتراض کیا ہے کہ وہاں تو ایک گشت کا لفظ ہے جو کسی سچ - جگہ تک پہنچنے میں نہیں سکتا اور اگر کوئی اس کو جگہ سے کاٹ کر ٹھوسا چاہے تو بھی اس کا گئے میں آنا ناگزیر ہے پھر مسلمان بتائیں کہ زمرہ آدمیوں کے دل کیسے گھون میں آگئے کیا یہ قرآن کی بات جھوٹی نہیں - اور بالذات امیر نہیں - الجواب - یہ اعتراض ویرہ و دافستہ لوگوں کو غلطی بخانہ کے لئے کیا گیا ہے۔ ورنہ اس قسم کے محاورہ زبان میں آئے جاتے ہیں۔ چنانچہ جب کسی کو کوئی نجات کرے تو کہتے ہیں کہ

ہے ہمارا ناک میں دم کر دیا اب شخص کس قدر بے وقوف ہے جو اس کے غلطی سے لیکر یہ اعتراض شروع کرے کہ اگر دم ناک میں آگیا تو پھر بولے کس طرح ہو۔ اس میں کچھ کو آگیا ہی نہ سنیں میں بولتے ہیں اور معترض غیب جھٹکتا ہے کہ کس موقع پر بولتے ہیں اعتراض ملا قرآن سورہ بقرہ رکوع ۸ میں ہے۔ لعلکم الذین اعتد۱۰ منکم فی التبت فقلنا لعلکم کنوا قدوة خاصین۔ اب ہم مسلمان سے پوچھتے ہیں کہ کیا دراصل بدائع صحیح ہے؟

الجواب - اصل بات یہ ہے کہ ہر دو لوگ پاس رسول آتے رہے اور وہ ان کی جانب میں گستاخیاں کرتے رہے آخر ان کی گستاخیاں اور نافرمانیاں کس پادشہ میں ذلیل و خوار ہوئے چنانچہ خدا تعالیٰ اپنی ایک کتاب میں فرمایا ہے۔ ضربت علیہم الذلۃ والمسکۃ وذاذ البغض من اللہ وذلک باھم کا ذلۃ یکفون بایات اللہ و یقتلون البیین بفساد الحق ذلک یمای عموما و کا ذلۃ یستدون - یعنی ان پر ذلت و مسکت لیں گی گئی اور وہ الہی غضب میں آگئے کیونکہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کے احکام کی نافرمانی کی۔ پس اس بنا پر ان کو ذلیل بنید کیا گیا ہوگا جگہ ایک اور آیت اس کی تفسیر کرتی ہے۔ ان پر خدا تعالیٰ کا قہر کو غلب کرنا ہے۔ اذ لک کا ذلۃ خدام بل ہم احسن سبب سے کہ یہ لوگ جاہل و نادان تھے بھی گراہ میں پس ان کو واقفہ بند نہیں ہو گئے تھے۔ دوسرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جن قوموں کو اللہ تعالیٰ نے ہلاک کیا ہے یا عذاب کیا ہے ان کی مثل باقی نہیں رہی اور تفسیر میں جریز میں مجاہد بن جریز سے مروی ہے کہ وہ حقیقتاً بند نہیں بنائے گئے بلکہ خداوندیکم نے ان کے دلوں کو اباسخ کر دیا کہ وہ غلط فہمیت اور زبردستیہ کو نہ سمجھتے تھے پس اس صورت میں ان کو بندروں کے ساتھ تشبیہ و تمثیل منطوبہ ہے۔ جیسے کہ اس شعر میں جو شعر اذ انت لم تشق ولم تداد لہودی

فکن مجرا من یا بنی الحجر جلدھا ترجمہ جب تو عاشق نہ ہو اور محبت نہ جانتا ہو۔ پس تو سخت خشک پتھروں سے ایک پتھر بن جا۔ وہ عینی بندہ ہو گئے نہیں بنائے گئے تھے بلکہ بیان پر ذلت و حقارت میں بندوں سے تشبیہ و تمثیل مقصود ہے۔ جیسا کہ خامشین اور نکالنا دینا بھاد ما خلفہا۔ سے ظاہر ہے اس لئے کہ سوائے عقلیت کے اور اشیاء کی۔ حی و دن اور و دن والی جمع نہیں آتی ہے اور یہاں پر خامشین نشی اور دن کے ساتھ آئی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ بعد اس سزا کے بھی انسان ہی رہے تھے اور حق لائے اس لئے کہ خداوند کریم اس واقعہ کو حاضرین

ہیں آئے، واللہ کے لئے جنتِ اُخیر اور عبرتِ اُخیر امر
نہایت ہے اور ہر سچے انسان کی غامری صورتوں کا مسح جو کہ
مرجانِ غامین کے لئے سحرِ موجبِ عبرت نہیں ہو سکتا۔
بلکہ یہ سحرِ موجبِ تہ کہ وہ خودی میں رہیں اور یہ سحرِ ہی بانی ان پر
رہے اور فرمایا کہ اس سحرِ ہی کی تعمیل سورہ مائدہ اور سورہ
اعراف کی آیتوں میں ہے۔ جہاں پر ان کے بندہ نہائے کے
ذکر کے بعد ان کے احوال بیان فرمائے ہیں اور وہ احوال یہاں
کے ہیں جو جنتی بندوں کے اور وہ ہیں۔ سورہ مائدہ۔
قل هل اذنبکم بشر من ذلک مثوبۃ عند اللہ من
لعمہ اللہ وغیرہ۔ وجعل منہم القوادۃ والظالمین
وعبد الطاغوت اولئک شر ما کان اذہم من
سواء السبیل اذا جاءوک قالوا امنا وقبلوا دخلا
بالکفر وہم قد خرجوا باجمہ واللہ اعلم بماکانوا یکتُمون
وقری کتبہم برامہم یساعدون بالاشم والعدوان و
اکلہم البخت لبش ماکانوا یمنعون۔ پس یہاں پر
پہلے ان کے بندہ اور مخالف اور بدست پرست بننے کا ذکر ہے
اور پھر ایسے کتب وہ تمہارے پاس آئے ہیں تو کہتے ہیں کہ
ہم ایمان لائے حالانکہ کفر کے ساتھ آئے اور کفر کے ساتھ کفر
اور کچھ بدویشہ کہتے ہیں ان کو اللہ خوب جانتا ہے۔ پھر
فرمایا کہ تم ان میں سے بہتر کو دیکھتے ہو۔ مگر وہ اور عدوان اور
بہم خرمی میں جلدی کرتے ہیں۔ یہ سحرِ بدست پرستی کہہ کر
لگ اور ان کے عمار اور لوگوں کی باتوں اور حرام خوریوں
سے منع نہیں کرتے ضرور بہت بڑا کرتے ہیں۔
اعراض ۷۔ قرآن سورہ نساء کی ۲۲ رکوع میں ہے کہ
وما تکتلوہ وما یصلوہ ولکن شہدہم۔ حالانکہ یہی کہ
صلیب پر چڑھا گیا اور قرآن اس سے صاف منکر۔ ہمارا مسلمان
بائیں اور قرآن دونوں کو کہتے اور جانتے ہیں قرآں میں بتاواں
کہ دونوں میں سے کون سچا اور کون جھوٹا ہے اگر کہہ کر قرآن سچا
ہے تو اس کا ثبوت دو۔
الجواب۔ اول قسم عرض سے یہ سوال کرتے ہیں کہ وہ پہلو
یہ ثابت کرے کہ آیا انہیں بھی کوئی فدا کی کتاب ہے یا نہیں اور وہ
کتاب ہے تو کیا اس کو ساقیِ مقتنین نے نام لے یا نہیں پھر کیا
وہ اصل اور وہی کتاب ہے جو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی
ہے اور اس کے کتاب ہونے کا ثبوت ہے جیسا کہ اس کے نام
بجائے بشارت ہی سے ظاہر ہے کہ وہ خدا ایک پیشگو بیان تھیں۔
پھر تمام مسلمان بالاتفاق خوف و میل سے اور جانتے ہیں اب
اس کا کیسے اعتبار کیا جاوے۔ اصل بات یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ
السلام نے جب عمر لے لیا اور ان چند ایک پیشگوئیوں کو بیان کیا تو

یہودیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کی مذہب کی اور بہت بھگتایا۔
اور انہوں نے یہ سحرِ قائم کیا کہ جو یہی صلیب پر چڑھا یا جاوے
وہ ملتی جڑتا ہے۔ پس عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر چڑھ گئے۔
اور وہ دونوں نے اپنے پیغمبر کے مطابق ان کو چھوڑا اور واقعی
نہایت اب اس طرف سے عیسائیوں کو نہ کہ سوئی کہ ہمارے ہی اب
التمس موت مارا جاتا ہے اس لئے عیسائی کہتے ہیں کہ وہ سوئی پر
تڑپھا گیا ہے اور مارا بھی گیا ہے لیکن پھر تیسرے دن زندہ
ہو گیا اور اس کی ہڈیاں نہیں توڑی گئیں اور زمین سے نکلتے تھے
رو زمین چلا گیا۔ خدا تعالیٰ ان دونوں قوموں کی توبہ میں
فرمایا ہے کہ تم دونوں غلط کہتے ہو وہ تو قتل کیا گیا اور نہ ہی
سوئی پر لگایا۔ ولکن شہدہم۔ لیکن ان کو اللہ شہید کرنا
کہ وہ مارے گئے ہیں صلیب پر مارے جانے کے یہ سحرِ بدست
پرستی کہہ کر بھی توڑی جاوے لیکن حضرت عیسیٰ علیہ
السلام کی ہڈی نہیں توڑی گئی۔ پس اس سے صاف ظہور
ظاہر ہو گیا کہ وہ شہید صلیب نہ گئے اور نہ ہی توڑی ہو کر
نچ گئے نہ انہیں مشکل تعذبات بھی نہایت ہوتا ہے۔
بعد ازاں عیسیٰ علیہ السلام رسول و نذر ابداً ہی عالم سحرِ حق تعالیٰ

مخت کے کھاؤ

ہم سے بھائیو! دیکھو میں تم سے کچھ
ہم اور شاید آپ لوگوں کے خیال
میں کم عقل بھی۔ مگر ایک دوست کا سواڑہ کہ اپنے حوصلے بھائی
کی ایک عرض میں اور وہ یہ ہے کہ اپنے دوست کوئی کام
کرے اور باذن سے مخت کے کھائے اور پھر اپنے میں
دونوں کی بھلائی اور بہتری ہے کیوں کہ میں نے سنا ہے کہ
ہمارے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ان کو نہایت
بڑا جانتے تھے اور مزدوری کرنا بہت پسند کرتے تھے۔ ان کے
کھانے سے۔ ایک حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے حضرت عثمان نے اپنے
اون کو کھماڑی تیار کر کے دی کہ جاؤ نکلیاں کاٹو اور بیچ کر
لکھاؤ۔ جو کہ حال اور پاکیزہ ہے۔ غرض کہ مزدوری کرنا کوئی ذلت
کی بات نہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ کچھ شریف بیکار لوگ کھو
ہونے کے سبب بہت ذلیل و خوار ہیں اور ستری اور دلمہ راو
بڑھتی اور کٹش و وز بہت اعلیٰ رہتوں پر اور دولت مند ہیں اور
انہی شریف خاندانوں کو صدقہ و خیرات دیتے ہیں۔ غرض کہ یہاں
بھائیو۔ ہر سچے اور کھانا اور دوا اور دلاؤ عورت ہی ایسی ہے
ہے اور شرافت ہی اسی میں ہے۔ دین و دنیا بھی اسی میں ہے
کیونکہ تمہارے پاس پیسہ ہوگا تو بھوکے کو کھانا کلاؤ گے۔
لگے کو پینا ڈنگے۔ غریبوں کی حاجتیں پوری کرو گے۔ تو شریف

بلکہ انہی کٹاؤں کا حاصل ہر گرجا جس سے جنت کے وارث
میں پاؤ گے۔ دیکھو ہمارے حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام
کی لاکھ آدمیوں کے پیر میں مگر اپنی طبابت سے کیا ہوا کھانا
اور پیسہ میں۔ سوچو کہ بھی چاہئے کہ ان کی تقلید کریں۔ اپنے
ہمسے کی جنت کھان میں اور بہترین کھان میں اور بہت کم
رشتہ اصغر طالب علم جو پیریش کلاس قادیان (ضلع اسلام)

نواب علیس لاہور۔ ۲۸ فروری ۱۹۸۷ء

کرم جہدہ جناب اڈیٹر صاحب!
مجھے ایک چٹھی اچھا ایک اعلان حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب
صاحب سلسلہ احمدیہ از قادیان موصول ہوئے ہیں جن کی نقل
بجانب اخبار میں شائع کرنے کی غرض سے بھیجا ہوں امید ہے
کہ آپ ان کو بہت جلد پبلک کی آگاہی کے لئے شائع فرما کر شکر
فرما دیں گے۔ فتح علی خان۔

نقل چٹھی۔ از قادیان۔ ۲۷ فروری ۱۹۸۷ء

محرم معظم جناب فرار صاحب!
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جیسا کہ میں نے پہلے جناب کے
لکھا تھا۔ مجھے اسلامی یونیورسٹی کی تجویز کے ساتھ پوری ہمدردی
ہے میں خود اس فنڈ میں انشاء اللہ تعالیٰ ایک بڑا اور بڑا کام
اپنی جماعت کی تسلیت کے لئے میں نے ایک اعلان شائع کروا
ہے جسکی نقل ارسال خدمت ہے۔ والسلام۔ دُعاگو۔ نور الدین
نقل اعلان

اعلان ضروری

تعمیل تجویزِ محمد بن یونیورسٹی کو
چونکہ اس وقت ایک عام تحریک اسلامی یونیورسٹی کی ہندوستان
میں قائم کرنے کے لئے جوڑی ہے اور بعض احباب نے یہ
دریافت کیا ہے کہ اس چندہ میں ہیں بھی شامل ہونا چاہیے
یا نہیں۔ اس لئے ان سب احباب کی اطلاع کے لئے جو اس
میں شامل ہیں یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر ہم تمہارے اپنے
سلسلہ کی خاص ضروریات بہت ہیں اور ہماری قوم پرست
بوجہ چند دن کا سب قاہم چون کہ یونیورسٹی کی تحریک ایک
نیک تحریک ہے اس لئے ہم یہ ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ
ہمارے احباب بھی اس تحریک میں شامل ہوں۔ اور ظہری
قدیمی۔ سخی۔ زری مدد دیں۔

دستخط

نور الدین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ﴿نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم﴾

صدائے ناصر

آٹا بعد جلد احباب پر واضح ہو کہ یہ زمانہ ایسا ہے کہ اس میں مرنے بھی زندہ ہو گئے ہیں اور تم تو زندہ رسول زندہ کتاب کے پیرو ہو اور تمہارا امام مسیح و مہدی ہے تین بطریق اولیٰ زندہ دل اور تیار ہونا اچھا ہے دیکھو زمانہ جاگ رہا ہے اور ہزاروں برس کی مرنے کو تین مینار ہو رہی ہیں۔ ہندو مت پرستی چھوڑ کر توحید کے دعوے دار ہو گئے ہیں اور تمہاری خوشنیت سے قتل و غارتگری پر قائم ہوئے ہیں عیسائی تو تین تہیت کو ترک کر رہی ہیں اور حضرت عیسیٰ کی خدائی منزل میں ہے۔ غرضیکہ ہر طرف توحید کا ڈنگ بج رہا ہے اور حکم کی ندیاں بہ رہی ہیں۔ ترقی کا جوش دنیا میں پھیل رہا ہے اس کا سبب تمہارے امام کی آمد ہے کہ وہ خدائے تعالیٰ کی طرف سے فرستادہ ہے اور جب آتا ہے تو ظلمت مٹوڑ ہو جاتی ہے۔ لہذا اس نور توحید اور نور حکم کے اصلی وارث تمہیں ہو۔ تم پر یہ فیصل کی بارش بالخصوص ہوئی ہے گو کہ اور لوگوں نے بھی اس سے لطف رانی لیاقت اور حوصلہ کے فائدہ اٹھا لیا ہے چونکہ روح بغیر جسم کے قائم نہیں رہ سکتی یہ تجربہ اور شاہدہ کی بات ہے۔ لہذا پہلے جسم کے لئے ہر چیز تمہیا ہوئی ہے پھر روح کی باری آتی ہے پہلے جسم انسانی بنتا ہے پھر اس میں روح بھونکی جاتی ہے۔ اسی طرح اس زمانہ میں پہلے انگیز دنیا کی اصلاح کے لئے دور دراز ملک سے آئے پھر امام وقت پیدا ہوتا کہ اس پر اس کی سلطنت کے زیر سایہ اپنے مشن کو رونق دے اور لوگوں کو غایت سے خدا کے سلسلہ میں ہوں اور کوئی ظالم اور جاہل لوگوں کو اس سلسلہ میں آنے سے نہ روک سکے اب ترقی کے آثار چار جانب عیاں ہو رہے ہیں اور اسی کا ایک یہ بھی کرشمہ ہے کہ مسلمانوں میں مسلمانوں کو ریڈیو ٹیلی ویژن اور ہر ایک آغا خان صاحب بالقابہ جیسے معزز۔۔۔ اس کے حامی اور سرپرست بنے اور چند روز میں بیس لاکھ روپیہ مسلمانوں نے بافقوں ہاتھ جمع کر لیا ہے امید ہے کہ ایک کروڑ روپیہ اس کام کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ جمع ہو جاوے گا۔ غور کرو کہ کمال مسلمان ہند اور کمال کوڑ روپیہ ترقی علم کے لئے جمع کرنا۔ بین بین کہتا کہ مسلمان ہند کنگال ہیں ان کے پاس روپیہ نہیں ہے بے شک روپیہ تو ہفتوڑا بہت ان کے پاس ہے۔ مگر ترقی دین و دنیا کے لئے عین بلکہ عیش و آرام کے نور انبیا

روپیہ اس عاجز کے پاس جمع ہے اب اس میں مسلمانوں کے واسطے روپیہ درکار ہے اور اندازاً آٹھ لاکھ سو سو روپیہ ہو گا اس صاحب چھ ہزار روپیہ اور طلب ہے اگر ہر ایک تین تین سو روپیہ عنایت فرما دے تو جمع پٹ یہ کالمی سال میں پورا ہو جاوے۔ اصل میں ہماری نظر تو خدا تعالیٰ ہی پر ہے وہی اس کام کو پورا کرے گا اور اس کے کرم کی لکڑی ہو گی اس کے دل کو اس کا ضمیر کے لئے کھول دیگا مضمون لکھنا بظاہر ہمارا کام ہے لیکن اس میں تاثیر ڈالنا اسی ملک کا کام ہے۔

اس عاجز نے ایک نظم بھی امداد و در الضعفا کے لئے لکھی تھی جو ۲۳ فروری ۱۹۹۷ء کو بدین اور ۲۸ فروری ۱۹۹۷ء کے انکم میں چھپ چکی ہے اس سے بعض احباب کو کچھ تاثیر ہوئی۔ دلی سے ایک دوست کی بیوی اور بیٹی نے مبلغ پندرہ روپیہ فوراً ارسال کئے۔ احباب التماس ہے اپنے گھروں میں بھی اس نظم کو سنا دیں۔ عورتیں نرم دل ہوتی ہیں۔ امید کر اپنے ناما صاحب کی پریشانی پر کم کریں گی اور ضعیف کو آباد کر کے خود بھی دوزخ جہان میں آباد و شاد ہو گئی اور انکی اولاد و مال میں اللہ تعالیٰ برکت عطا فرما دیگا۔

داؤد بنی امی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد و جلالہ
دلعم الوکیل نعم المولیٰ دلعم النصیر
بیرا مزارب - ۲ مارچ ۱۹۹۷ء - قادیان

خطبہ جمعہ

حضرت خلف المسیح صاحبزادہ محمود احمد صاحب نے اس جمعہ کے خطبہ میں سورہ السجدہ کے پہلے رکع پر وعظ فرمایا جس میں آپ نے فرمایا کہ فطرت انسانی ہمنواؤں کے ہے۔ آئینہ میں عیاں عکس ہوتا ہے ویسا نظر آتا ہے اسی طرح اگر انسان انبیاء کی تعلیم کا متبع ہو۔ تو نیک ہے۔ اگر نبیوں کی صحبت میں نہ ہو تو پھر مبرا۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ کئی پھیلے۔ چنانچہ اس کی طرف ہمیشہ ایسے لوگ ہی مبعوث ہر کرتے ہیں۔ جو خلق اللہ کو نیک کی ہدایت کرنے میں کبھی کسی نے نہیں سنا کہ کوئی شخص خدا سے مبعوث ہونے کا دعویٰ ہوا دیکھ کر کہیں گراہی پھیلے۔ کے لئے آیا ہوں پھر بڑے ہیں اور کو روکنے کے لئے خدائے تعالیٰ کے مذاب دنیا میں بھی آئے ہیں۔ رشر بر تو عذاب کے وقت قوم کرنا ہے۔ اور نیک مذاہب پہلے دیکھا جاتا ہے اور یہ بھی ایک لطیفہ ہے کہ جب گورنمنٹ سے اعلان ہو کہ چور کر لے جاؤں گے ان کو سزا دی جائے گی۔ تو چور تو خوشی دکھلائے۔ مگر چور

کے لئے۔ بے جا فانیوں کے لئے ناچ رنگ کے لئے اس وقت سے پہلے بھی کبھی ریت چوین صدی سے لیکر آج تک مسلمانوں نے کوئی کام نیک اتفاق اور محبت سے کیا تھا یہ ہمارے امام کی برکت ہے غور کوئی ماسے یا زمانے ہم تو نبی کیلئے کہ یہ سب کچھ اسی امام عالی مقام کا طیف ہے پھر تم خود سوچو کہ غیروں نے جب اس کی آمد سے اس قدر فائدہ حاصل کیا تو تم جو اس کے بچوں کی طرح ہو کیوں چھپے رہو تم کبھی نش پر کرنا نہ سو۔ قادیان جو تمہارا مرکز۔۔۔۔۔ ہے اس کو آباد کرنے میں سرگرمی دکھاؤ اور جو کام وہاں اور دوسرے پڑے ہیں ان کو پورا کر دہی سکول کی عمارت ابھی شروع بھی نہیں ہوئی۔ لوگ یونیورسٹی کے لئے روپیہ ہم ہر چاہتے ہیں تم نے اسی سکول کے لئے بھی سرمایہ نہیں کیا۔ انیس! اس وقت یہ مطلب۔۔۔ آپ صاحبوں کو تکلیف دیتے ہیں اور ایک کام کے لئے کچھ مانگنا ہے اور آپ کی کل تحریر بطور تہنیت کے تھی وہ کام قادیان کے مہاجرین کے لئے چند مکان بنانے میں جن کے لئے بھی پریشانی ہے اور میرا دل دوسرے مہاجرین قادیان میں دین کیلئے کے لئے لوگ آتے ہیں بعض ان میں سے ہیں رہ جاتے ہیں کچھ تو ان میں سے ہر دہوتے ہیں اور کچھ ان میں سے جو بی بی بھی ہمراہ رکھتے ہیں جو ان کے لئے تو مہمان خانہ ہے لیکن عیال دار اور مہاجرین کے لئے کوئی سامان نہیں وہ ہمارے تکلیف بھگت رہے ہیں اللہ نے اپنے فضل سے ان کی مدد کے لئے مجھے منتخب فرما دیا ہے اور میرے دل میں ان کے لئے ہر سہا جوش ہوتا ہے اس لئے میں پارہ کی طرح بے قرار رہتا ہوں اور ایک ناشق کی مانند سرگردان پھرتا ہوں اسے احمدی قوم تمہاری کھول میں سر آغا خان صاحب بالقابہ سے کم نہیں ہے ساری مسلمان قوم نے ان کا ارشاد مان لیا اور مشرق و جنوب نے بغیر جن و چرا رو پیہ دینے کا وعدہ کر لیا۔ حالانکہ وہ ہیں میں بالکل جد اجدا میں لیکن تم ایک امام کے سلسلہ میں جو ایک خلیفہ کے ماتحت ہو۔ میں تمہارا روحانی بزرگ ہوں تم مجھے اس نیک کام میں مدد و داد دے دو ہزار روپیہ جو تمہارے نزدیک ایک ادنیٰ رقم ہے ہم ہر چاہتے ہیں کہ یہ ضعیف آباد ہو کر تین دین و عاقلین اور اللہ تعالیٰ تمہیں نیک کام کا اجر بخشے اور دین و دنیا میں آباد و شاد فرمائے ذرا محمد علی خان صاحب نے ایک قطع زمین دار اللہ تعالیٰ کو لئے عطا فرمایا ہے جس میں ۱۲ مکان طیار ہوں گے اللہ انہیں دین و دنیا میں کامیاب کرے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک مکان بنا دینے کا وعدہ فرمایا ہے ایک مکان کا

بن وہ اور بھی دیرین اور باطنی اور صلاح کرکین جب عذاب الہی آتا ہے تو خوشی دکھاتے ہیں۔ مگر نیک اور بھی دیر سے اور باطنی اصلاح کیلئے ہیں۔

جب بیرون کو عذاب دیا جاتا ہے اور وہ اس عذاب سے بچنے کے لئے جست ہی ہتھ پاؤں ملتے ہیں۔ مگر کچھ پیش نہیں جاتی چنانچہ اصلاح سے ہر سال اس کے لئے کمیشن ہونی میں بھی بھیجا جاتا ہے جو سبھی بھلائے میں کبھی پتہ کبھی یہ سمجھتے ہیں کہ آبادی سے باہر کی جائیں تو محفوظ رہ سکتے ہیں۔ مگر ہر سال کا تجربہ عیث جاتا ہے۔ حلقہ اپنی شدت میں بڑھ رہا ہے۔ اس عذاب سے بچنے کا ایک ہی ہے۔ وہ حقیقی خشوع و خضوع اور خدا کی فرمانبرداری ہے۔

دیکھو جس ملک میں اس ہوا اور عیا اپنے بادشاہ کی تابع ہو اس پر وہی بادشاہ چڑا ہی نہیں کر سکتا۔ جب ایک کروڑ نقص والے انسان کا یہ حال ہے۔ تو خداوند زمین و آسمان جو اسم الازمین ہے اور علیم و حکیم نے جو اپنی زمین پر بھیجی ہیں اسے تعین ہوتا ہے کہ دنیا کے بقاوت کی ہے جس کے لئے اس کے لئے یہ فیض بخشی ہے۔ اس وقت خدا کی فوجیں کہ کچھ ہیں میں ہیں اس کے کہ وہ فوجیں ہمارے مخلوق پر ہی جانناں پر حملہ کر رہی ہیں خدا سے صلہ کرلو۔ اور اپنے تئیں اس الکر دور اور اس کر کے کہ اندر ہر جاؤ جو ذبح ہونے کے ملک کے خرمین میں گر جاتا ہے کیونکہ خدا دو زمین کسی زمین کرتا۔ دیکھو مشہور ہے کہ جب شہر کے سامنے آدمی آجی پانچے گراوے۔ تو وہ اس پر حملہ نہیں کرتا۔ جب ایک نماز ان میں کی زیست کا ہمارا پتہ شکار کے کھاتے پر ہے۔ پانچویں رحیم کہ تاسا ہے اور چھوڑ دیتا ہے۔ تو کیا خدا تعالیٰ زمین کی بجائے والا ہے اور وہ ہمارے ہلاک کرنے سے کچھ ناگوار بن گیا وہ زمین بردہ بگا۔ ہرگز نہیں۔ جب تم اپنے زمین پر جنگی پیدا ہو گئے تو پھر ہمارا ہلاک نہیں کرتے گا۔ برتن وہی تو ہوتا ہے پانچا ہو۔

یہ وہ زمانہ ہے جسکی نسبت اذا الحجیم مسرت و اذا الحجتہ اذ لفت کی چٹکی ہے۔ جہنم و ملعون ابھرا کی گئی ہے۔ تو جنت ہی قریب کی گئی ہے۔ تم جنت کے قربت کی کوشش کرو۔ تم اس آیت کے مصداق نہ بنو۔ ومن اعظم ممن ذکر بایات ربہ ثم اعرض عنہا۔ بلکہ تصافی جنوہم عن المضاجع وداعون ویتھم خود خفا طمعائے مطابن اپنا طر عمل رکھو۔ اللہ تعالیٰ زمین و قریب دے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
میرے اشتہار من انصاری الی اللہ کے جراب میں چند دوسٹون کی آواز

آئی ہے۔ جو کہ بڑی خوشی سے اس انجمن کے سربراہ چاہتے ہیں لیکن اکثر اصحاب ملا استارہ کے اپنا نام شای کر دانا چاہتے ہیں اور زور دیتے ہیں کہ درکار خیر حاجت پہنچ استارہ نیست میں ایسے اصحاب کو اور ان کے ہم خیال و دیگر دوسرے اصحاب کو اطلاع دیتا ہوں کہ سات دفعہ استارہ کرنا نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ استارہ عینہ کار خیر میں ہی ہوتا ہے استارہ کے سنیے میں خیر طلب کرنا پس یہ کیونکر ممکن ہے کہ بڑے کام میں انسان اللہ تعالیٰ سے خیر کا طالب ہو۔

یہ نیک کام ہی میں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ سے انسان نیکی کا طالب ہوتا ہے اور درمیان میں مستحقین اور بلاؤں کو نجات بخاتا ہے اور دوسرے استارہ کی شرط سے منتقل کی آزمائش بھی نظر ہے۔ بعض دوست ایسے بھی ہیں جن کو استارہ پر زور دیا گیا تو وہ چند دن کے بعد تھک گئے۔ اور سات دفعہ استارہ نہ کر سکے اور اس پر انجمن میں شامل ہونے سے رو گئے پس استارہ کا ہونا بڑا ضروری ہے۔ اور آئندہ جو اصحاب اس انجمن کی ممبری کی درخواست کریں وہ اول سات دفعہ استارہ کر کے بھیجی اطلاع دیں۔

اس جگہ میں ادن دوستوں کی غلطی بھی ذکر کرنا چاہتا ہوں جن کا خیال ہے کہ استارہ پر خواب بھی ضرور آئی جانیے بلکہ استارہ سے خواب کا کوئی تعلق نہیں۔ استارہ تو ایک دفعہ ہے کہ انہی اگر یہ کام میرے لئے مبارک ہے تو مجھے اس کے کرنے کی طاقت دے۔ اور اگر ہوتا ہے۔ تو مجھے اس سے روک دے اور اس کے بعد کچھ دل میں آئے وہ کرے۔ خیر خدا نہیں کہ خواب ہی آئے۔

اس وقت تک کے درج شدہ ممبروں کی فہرست درج ذیل کرتا ہوں تاکہ وہ ایک دوسرے سے آگاہ ہو جائیں۔
۱۔ مولوی سید سرور شاہ صاحب قادیان ضلع گورداسپور
۲۔ حافظ روشن علی صاحب
۳۔ غنی احمد دین صاحب - اپیل ڈیس - گورداسپور
۴۔ مفتی زبیر علی صاحب میڈل کارگر قلعہ میگزین فیروزپور
۵۔ شیخ عبدالرحمان صاحب نو مسلم لاہوری - قادیان گورداسپور
۶۔ سید صادق حسین صاحب مختار عدالت - اناوہ
۷۔ شیخ غلام احمد صاحب واعظ - قادیان گورداسپور
۸۔ میان خدا داد صاحب - سائیدار - میڈل گورداسپور کچی بھاولی

علاوہ ان اصحاب کے چند اور دوست استارہ میں مشغول ہیں۔ آخر میں اپنے دوستوں کو اس انجمن کی نسبت حضرت حمیدہ المسیح کی رائے سے اطلاع دیتا ہوں کہ آپ نے اسے کس قدر پسند فرمایا ہے جب میرا معصوم بندہ میں چھپا تو آپ نے باوجود بیماری کے شروع سے لے کر آخر تک اسے

پڑا اور آخر میں مجھ سے فرمایا کہ دو میں بھی آپ کے انصار اللہ میں شامل ہوں۔ میرے خیال میں ایک ہر اپنے شہر میں کسے کام پران سے زیادہ پر زور الفاظ میں بندہ کی کا اظہار نہیں کر سکتا۔ ورنہ خادم محدودم کا کیا مقابلہ ہو سکتا ہے۔ میں نے یہ الفاظ اس لئے درج کئے ہیں کہ تا میرے اصحاب اس بات یقین رکھیں کہ ہم خدا کے فضل سے کسی نقصان کام کے درپے نہیں ہیں والسلام۔ خالکد مرزا محمود احمد۔ قادیان

ڈاکٹر اس کے برن کی بنائی ہوئی مشہور زمین

جیسے بے ڈاکٹر برن کی عرق کا ڈولے آؤ
جب کسی کو ہیضہ ہو تو اس کے گھر میں ہی پکار جاتی ہے اور گھبرا کر یہی کہتے ہیں اگر پہلے ہی سوچو۔ تو یہ خبیث بین اعدائے کون نہیں ایک شیشی عرق کا ڈولے کر گھر ڈال رکھتے ہو یہ اصلی عرق کا ڈولے ۲۶ برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی انگول دوا ہے۔ گرمی کے دست بیٹ کا دھوا اور تلی کے لئے اگر یہ حکم رکھتی ہے قیمت فی شیشی عرق محصول ڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ہے

عرق پودینہ

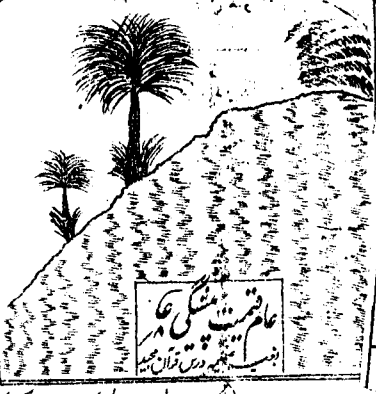
ہر ایک بال بچہ داکوہ و دیگر میں رکھنی چاہیے یہ عرق ولاتی پودینہ کی ہری بیٹوں کی مانند ہے یہ عرق ڈاکٹر برن کی صلاح سے لایا کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے۔ دیاج کے لئے یہ دوا نہایت سفید ہے۔ بیٹ کا چھوٹا۔ ڈاک کا ڈاکا۔ بدبھنی۔ اٹھنا اگر کام نہ ہے سب ریاچ کی علامتیں دور ہو جاتی ہیں۔ گودے کے بچے کے لئے اس سے بڑھ کر کھو کوئی دوا نہیں ہے۔ قیمت فی شیشی عرق محصول ایک ایک شیشی سے چار شیشی تک ہے

ڈاکٹر اس کے برن نمبر ۵ و ۶ تار پندوت اسٹریٹ کلکتہ مفصل حالات کی کتاب مفت مٹنی ہے منگو کر ملاحظہ فرادین

مفرح یا قوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مریم میاں لاہور۔ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کی مصدقہ ہے۔ علیہ الصلوٰۃ والسلام
اعضائے دمیہ کہ طاقت دیتی ہے یہی مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف و سستی دافاتی کو دور کر دیتی ہے۔ وافر اخبار مد سے باواسے قیمت نقد مبلغ چار روپے آٹھ آنے یا بذریعہ قیمت طلب پارسل کی جاتی ہے۔
تبلیغی کاٹھ۔ ۱۰ عدد ۵ روپے عطا ہوا حکمتیہ دلی بہ آیات و احادیث۔ ۲۰ کشف الاسرار۔ سبح بن مریم علیہ السلام کا

دبکہ دپریس قادیان



111A XX X 7

Reg. No. 2	ایس القربانی عبیدہ مرزا غلام احمد
CCLXXXVIII	سیح وقت ہندی ام مجید

جلد ۱

۱۳۔ ربیع الاول ۱۲۹۶ھ علی صاحبہا الخیرۃ والسلام مطابق ۱۶ مارچ ۱۹۱۵ء مطابق ۳ محرم ۱۳۱۴ھ

بجائیو! گر قادیان آؤ گے تم اڈیو! بیچ محمد صادق عفی اللہ عنہ نوزدین مصطفیٰ پاؤ گے تم

(نمبر ۲۰)

١٣٢٩
١٢ - ربيع الاول

۱۔ ہزار کے پیر اجتیار جو کربک عید میلاد کے بارے میں کی تھی۔
 ۲۔ کہ اس روز تمام مسلمان خاتما میں دعوتیں عید مآئین اس کا ذکر حضرت
 امیر المومنین کی خدمت میں کیا گیا۔ تو آپ نے فرمایا: اسلام میں تو
 ۳۔ اسلام علیہ السلام نے مقرر فرمایا کہ ہر ایک کا دل ہے
 ۴۔ احمدیہ دو دنیا کا امن فطیل ہوئی ہے۔ نہ انعام الاسلام ہی سکول
 ۵۔ اور نہ کوئی جان بجز غور ہوا۔ یہ طرز عمل دوسرے احمدیوں
 ۶۔ دہا دہا اسلام ایک ایسا مذہب ہے۔ کہ اس پر عمل کرنے سے نہ
 کوئی فساد برپا ہوتا ہے۔ میں نے کئی اختلافوں میں یہ خبر پڑھ کر
 ۷۔ بات اور چولی دونوں ہمارے گھٹنے میں خدا خیر کے مسلمان جو کچھ
 ۸۔ کہتے ہیں۔ کیا یہ کوئی اسلامی مسئلہ ہے؟

پروموان رکن

بشر احمد صاحب منتخب مجھے جو نہایت ہی قابلِ مسرت بات ہے صاحبزادہ صاحب کی طبیعت عادلانہم اور عینِ وطن جو کہے اس لئے ایک قابلِ تہنیت اضافہ ہے۔ اللہ مبادک کرے۔

طریق معرفت

اس شخصیت اقدس علیہ السلام کے ایک درویش فرمایا۔ اس کا خلاصہ پڑھنے
 الفاظ میں یہ ہے۔ انسان کو چاہیے کہ اپنے مولیٰ سے ایسی محبت کرے کہ اسے نیکیاں بڑھائے
 کہ دنیا جو نام ہے خواہشات نفسانی کا۔ اور توحید حرم و ہوا و رسم و رواج کا اسے ترک کرے پھر
 بہانہ تک محبت بڑھائے کہ بالفرض اگر اسے یقین دلایا جاوے کہ کہ عاقبت میں تجھے حور و تصور

وہ جنت خلد میں گئے۔ دوسری اس کی رحمت میں کچھ فرقہ فاقہ کے بلکہ بدو، دیونا آ کرے کی برصا
جداوے جہاں تک کرادہ یہ بھی سے کہ تمہارا مولیٰ جتنے میں نیچا کو بھی اس کی بہت پست
نہ ہوا اور ہمارے جھوٹے کے خیال ذکر کے بلکہ اس ترک کو بھی ترک کرے۔
ایک شہر کی حفاظت (برجاء) میں تھے آجے سے کہہ رہا۔
خدا کے ہوتے بری حفاظت کیا۔ اس کے بعد ایک دفعہ پ
عثمان بن مظعون

الاکل شی ماخذ اللہ باطل۔ دکل نعیم لاجماتہ ذائل
 من کربلہ مطر عید صفت اور دوسرے برکت کت کہا تو ایک شخص نے اس کے منہ پر تلخ مارا
 جس سے آنکھ کو صدمہ پہنچا شرکے کلکڑا کہا دیکھا میری حفاظت کا نتیجہ۔ آپ نے کہا خدا
 کی راہ میں دوسری آنکھ بھی اسی طرح حاضر ہے مگر تمہاری ضرورت نہیں۔

پاک مذاق

بنت میں نہ جا سکی ایک زن پر گھر اٹھی حضرت نے سنا کہ اسے تباہ کر سب بوسہ عجز میں جان
میت الفردوس میں جا سکی (۲) ایک دفعہ کسی سے سواری عار پتہ بھی فرمایا اٹھی کا
چپے وہ کہنے لگا کہ اس سے خوش لینا ٹھیک نہیں آپے سکرانے ہوئے ارناؤں کا لگا
وٹ آدمی کے پیچہ نہیں ہوتے (۳) جدا صاحب جن میں حضرت ابوبہرہ بھی تھے جناب
النبی کے ساتھ کھجوریں کھا رہے تھے اب اپنی گھٹلیاں حضرت علیؑ کے سامنے رکھے
خیر فرمایا ایسے ابے گھٹلیاں دیکھو تا زیادہ کھائے دے کہ پتہ میں جاو جناب
فرماتے کہ یہ دیکھو اب جاوے کوئی گھٹلیاں سیت ہی وہ نہیں کھا گیا

حضرت خلیفۃ المسیح

مراد پلستر کے حکم سے چھبکے شائع ہوا ()

(جدید پریس فادریان میں بیان مسراج الدین عمر برد پڑا ستر و پڑا ستر و پڑا ستر کے مکمل ہے جس کے شائع ہوا)

مبارک مولود مسعود

فلین من مولد الحمد للہ امید
دلائم ام المؤمنین دعمہ
دلجود النواہ مولینا علی

آج کا دن کبار مبارک روز ہے
تہنیت ہے چار جانب چورچی
ہو رہا دل خوشی سے باغ باغ
کہ رہا ہر اک مبارک باد ہے
سننے میں الحمد للہ کی صدا
بے خیر تم ہو بناؤں میں تمہیں
اک نیا مہمان گھر میں آیا ہے
ہے شریف احمد کے بیٹا ہوا
ہے سب کا یہ پوتا نیک نوا
دادا اور نانا کا ہووے نیک نام
یہ مبارک نسل جلدی سے بڑھے
دوست ہوں آباد دشمن با محال
عظمیٰ پائے با اقبال ہو
باپ ماں کے زیر سایہ رہے
داوی اور دادی کی اماں شاد ہو
شاد و خرم اس کے ہونے کو چچا
آج خوش خوش پھرتے ہیں سیکھنے
ان کو ہے امید کچھ مل جائے گا
کچھ گھر دن میں ان کے چندہ آئیگا
میر صاحب کچھ نہ کچھ لے لیں گے مال
ہے نصیفون کو بی بی دل نشین
نانا صاحب کچھ عطا فرمائیں گے
چھوڑنا ضروریہ بیسوں کی ہوس
جس کو ہے ہر سب سے بڑھ کر خوشی

اس میں کچھ نہ کچھ دین گے وہاں
کیونکہ بیارا ان کو ہے یہ تو بہاں

ایک نظم - ش - شکر اللہ کہ مراد آج مری برائی
د - رونق یزم طرب ایک ولادت ہوئی
ی - یعنی پیدا ہوا لڑکا جو شریف احمد کا
ن - فضل مولیٰ سے ہوئی ہے پرائی
ا - ایسے مولود کو اللہ سلامت رکھے
ح - من میں جس نے بے رست کی رشت پائی
م - میں کہ مرزا کی غلامی پہ پائے خوں
د - دل شوق سے دینا میں مبارک بھائی

بڑی خوشی بڑی مسرت کے ساتھ اللہ جل شانہ کی حمد کرتے ہوئے یہ مبارک باریک
کی جاتی ہے کہ ہمارے والد مولیٰ حضرت امام الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرزند
میرزا شریف احمد صاحب سلمہ اللہ اللہ اللہ کے شکوے علی بن آج بروز پیر ۱۶ اگست ۱۹۷۱ء
مطابق ۱۱ ربیع الاول ۱۴۰۲ھ لا کا پیدا ہوا ہے۔ دنیا میں ہزاروں بچے آتے ہیں مگر
ہوتے ہیں مگر ہمارے لئے بوجہ وصیت کے ساتھ شادمانی کا موقع ہے وہ یہ ہے کہ اسی
ولادت میں ان پیشگوئیں کی ماتحت ہوئی ہیں جو کسی سال قبل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی زبان سے کہیں گے کہ میں اپنے بچے کو سناؤں جا چکی ہے اس قدر مطلع نہ دے کہ ادھیڑ
دلا اچھیٹک داخلہ صحت ہو گا فرمایا۔ سو اس کے مطابق ضرور ہمارا بچہ جہاں آپ کو
صلح اولاد دی۔ پھر اس اولاد کی اولاد بھی ہو۔ ہم اس تقریب پر حضرت ام المؤمنین علیہا السلام
صاحبزادہ محمود صاحب اولاد کے بھائی مرزا بشیر احمد صاحب ہیں۔ بھوکرم ذوق محمد علی
شاہ صاحب۔ میرزا نواز صاحب قبیلہ اور پھر حضرت امیر المؤمنین کو مبارکباد عرض
کرتے ہیں۔ انہی نے اپنے بچے کو ہم سے اپنی بچے کو ختم علیہم گروہ سے بناؤ۔ اور وہ
تمام نعمتیں اور سب کمالات عطا فرمائیے۔ جو صاحب رسالت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات نبوی
صفیات کی بغیر ان کے بروز میرزا محمود علیہ السلام بعد الودود کی ذات پر علیہ السلام کے مقدر و

معدود ہیں۔
ولادت باسعادت میرزا انام - خواجہ علی تیار - امام الانام علام احمد
بروز پیر ۱۶ اگست ۱۹۷۱ء

آپ کو اسے مری سرکار مبارک ہووے
غنیہ شاخ تنے چک کر یہ کیس
یا میں کھڑے ہیں نہ لالچ میں ہوئے نہ لال
کان احمد سے چک نہوا سب سیرا نکلا
انھیں تاروں سی جین چاندی پر دینا ل

رشتی کیش جہاں اس کا چچو یا چچو

احمدی فرم کو صد بار مبارک ہووے

ملاز مان دیدار احمدی - کار پر دازان بدر - قاضیان

اس فرشتہ پر مبارک بادیں اللہ ہمارے پاس آئیں جو صحت ذیل میں - علی اشعار
مولوی محمد اسماعیل صاحب مولوی فاضل مدرسہ دینیات کے ہیں اور اردو ہمارے میرزا نواز
صاحب قبیلہ کے - یہ سب فی البدیہہ کہے گئے ہیں۔

بشما علیکم یا الیٰ اھل البشر و
استبشدا ببشادہ مرضیہ

اہل حدیث کی غلط بیانی

خاتم النبیین پر ابن خنجر مولیٰ سرور شاہ صاحب کے ایک مضمون کا حوالہ دے کر اس نظماریہ اعتراض کرتا ہے۔ مولوی فیلی کے سامنے ان الفاظ میں کہنا کہ ان حضرت علیؑ کے بعد دوسرا نبی آئے۔

والا نہیں نہ نبی نہ پڑا۔ حالانکہ درمیں کوئی تواتر نہیں۔ واقع میں اہل حدیث صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نہ تو پچھلے نبیوں میں سے کوئی نبی آئے والا ہے جیسا کہ دوسرے مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ مسیح بن مریم علیہ السلام پھر جبکہ العصری آئیں گے اور نہ کوئی ایسا نبی پیدا ہوئے والا ہے۔

مستقل نبوت رکھتا ہو بلکہ جو آئے والا ہے وہ اہل حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیض اور اذن کے لئے بمنزل لعل کے فنا فی الرسول کے مقام پر ہوگا۔ چنانچہ میرے یہ مولیٰ فرماتے ہیں کہ اس قدر پر خدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں۔

دوہے میں چڑھ گیا ہوں بس فیصلہ ہوا

بھلا وصیت میں میرا رسولین کے خاتم النبیین ہوئے اور اپنے منصب نبوت کی تشریح ان الفاظ میں فرمائی ہے اس تک۔ پھر پچھنے کے لئے تمام دروازے بند ہیں۔ مگر ایک دروازہ جو فرقان مجید لئے کھولا ہے اور تمام نبوتیں اور تمام کتب میں جو پہلے گزر چکیں ان کی الگ طور پر بروی کی حاجت نہیں رہی کیوں کہ نبوت محمدؐ ان سب پر مشتمل اور عادی ہے اور کبھی اس کے سب راہیں نہیں تمام سماجیاں جو خدا تک پہنچاتی ہیں اسی کے اندر ہیں نہ اس کے بند کوئی نئی سماجی آواز ہے اور نہ اس سے پہلے کوئی ایسی سماجی تھی جو اس میں موجود نہیں اس لئے اس نبوت پر تمام نبوتوں کا خاتمہ ہے اور جو چاہئے تھا کہیں کبھی چیز کے لئے ایک آغاز ہے اور اس کے لئے ایک انجام بھی ہے لیکن یہ نبوت محمدؐ اپنی ذاتی فیض رسانی سے قاصر نہیں بلکہ سب نبوتوں سے زیادہ اس میں نہیں ہے اس نبوت کی بروی خدا تک بہت عمل طریق سے پہنچا دیتی ہے اور اس تکی پر بروی سے خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے حکام معنی طبع کا اس سے بڑھ کر انجام مل سکتا ہے جو پہلے ملتا تھا۔ مگر اس کا کل پر و صرت نبی مبین کہلا سکتا کیوں کہ نبوت کا مل نامہ محمدؐ کی اس میں ہنک ہے ہاں اتنی اور نبی دونوں لفظ اجتماعی حالت میں اس پر صادق آسکتے ہیں کیوں کہ

اس میں نبوت نامہ کا مل محمدؐ کی ہنک نہیں بلکہ اس نبوت کی ہنک اس فیضان سے زیادہ تر تھا جس سے نبی آئے۔ جبکہ کثرت اور کثرت باقی نہ ہو اور کھلے طور پر انور غیبیہ پر مشتمل ہو تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے جس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے پس یہ ممکن نہ تھا کہ وہ قوم جس کے لئے فرمایا گیا کہ کثرت تم خدایا تمہارے اخراجت للناس۔ اور جن کے لئے یہ دعا سکھائی گئی کہ اھذا ناصراط المستقیم صراط الیقین انیت۔

۱۔ ان کے تمام نسب اور اس مرتبہ عالیہ سے کرم رہتے اور کوئی ایک فرد بھی اس مرتبہ کو نہ پاتا اور ایسی رت میں صرف ہی خرابی نہیں تھی کہ امت محمدیہ ناقص اور تمام رشتی اور نسب کے سب انصاف کی طرح مہینے بلکہ یہی نقص تھا کہ ان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قدرت فرشتوں پر دانت لگتا تھا۔ اور آپ کی قدرت قدسہ ناقص نہیں تھی اور ساتھ اس کے وہ عاجز کی پانچ وقت نماز میں پڑھنا تعلیم کیا گیا تھا اس کا سکھانا بھی عبت تھا۔ مگر اس کے دوسری طرف یہ خرابی بھی تھی کہ اگر کیا کسی فرد امت کو براہ راست بغیر پیروی نبوت محمدؐ کے مل سکتا تو فرم نبوت کے لئے باطل ہوتے تھے۔

پس ان دونوں خرابیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے خدا نے حکام معنی طبع کا مل نامہ مظهر مقدسہ کا شرف ایسے بعض افراد کو عطا کیا جو فنا فی الرسول کی حالت تک اتم درجہ تک پہنچ گئے اور کوئی حجاب درمیان نہ رہا اور اتنی ہونے کے مفہوم اور پیروی کے معنی اتم اور اکمل درجہ پران میں پہنچ گئے ایسے طور پر کہ ان کا وجود اپنا وجود نہ رہا بلکہ ان کے محبت کے آئینہ میں اس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود منکس ہو گیا اور دوسری طرف اتم اور اکمل طور پر یکا لگایا آئینہ نبیوں کی طرح اور ان کو نصیب ہوا۔

پس اس طرح پر بعض افراد نے باوجود اتنی ہونے کے نبی ہونے کا خطاب پایا کیوں کہ ایسی صورت کی نبوت نبوہ محمدؐ سے الگ نہیں بلکہ اگر خود سے دیکھو تو خود وہ نبوت محمدؐ ہی ہے جو ایک پر ایہ جدید میں جلوہ گر ہوئی یہی بخیر ہد ہادو اس کے خوب یاد رکھنا چاہیے کہ نبوت فشریح کا دروازہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باطل مسدود اور قن مجید کے بعد اور کوئی کتاب نہیں جسے احکام سکھائے یا قرآن شریف کا حکم منسوخ کسے یا اس کی بروی منقل کسے بلکہ اس کا عمل قیامت تک ہے۔ منہ۔

اس فقرہ کے جس میں جو اس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسیح موعود کے حق میں فرمایا کہ نبی اللہ۔ دامامکم منکم۔ یعنی وہ نبی بھی ہے اور اتنی بھی ہے درنہ غیر کو اس جگہ قدم رکھنے کی جگہ نہیں مبارک وہ جو اس تکہ کو سمجھے تاہلک ہونے سے بچ جائے۔

دوسری غلط بیانی

۲۔ تاریخ کے اہل حدیث میں محبوب عالم صاحب تاج گرو اور کھٹے ہیں کہ وہ ان کی جماعت احمدیہ میں سے ایک صاحب ہیں کہ وہ دیکھ دیا کہ دوسرے مسلمانوں کے پیچھے نماز جاڑے یہ بالکل غلط ہے کیوں کہ ان تحسیر دن کی جو نقل ہمارے پاس ہو چکی ہے وہ سراسر محبوب عالم اور ان کے ہمیاوں کو ملزم ہوا ہے چنانچہ انہوں نے یہ اقرار نامہ لکھ کر دیا ہے۔

فصل تحسیر بظرف جماعت مخالف بنیاب محبوب عالم حبشی قاضی گرو اور شہرہ محمد عظیم نور نقشبندی

میں بحیثیت قاضی گرو اور تحصیل ٹوٹیک شنگد علاقہ گوجرہ واقع گجرات کی طرف سے کچھ زبانوں کے شخص کھر طبع محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پرستار ہے اور امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے وہ مسلمان ہے۔ چون کہ جناب مرزا صاحب قادیانی بھی امت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے تھے۔ اس لئے جو شخص اور ان کو کافر یا کاذب کہے۔ وہ خود مرزب حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فراور کا ذبیہ اور جو کوئی شخص کسی احمدی مسلمان کو کافر یا جھوٹا کہے۔ وہ خود کافر اور جھوٹا ہے۔ جو ہم نے فوسے جات دے ہوئے ہیں۔ واپس ایسا نہیں لکھا دیکھ دیکھ کہ منہ سے۔ دستخط۔ مولوی محبوب عالم حبشی قاضی گرو اور

۳۔ تاریخ۔ پرکاش کھٹا ہے۔

شام چھ مارچ پھر آری رنج کھلنے کے لئے خون روئے کے لئے اٹھو جہانے کے لئے یہ دن ہے وہی میں نے کہ بر باد کیا جیت ناشاد ہیں غیسر کو دل شاد کیا جیت حلاکو آمادہ بیدار کیا جیت بسمل کو تر طبر فرلا دیا جیت بر منخل تنہا کی ایسی روز گئی تھی مارچ تھا یہی اور یہی اسکی چھٹی تھی یہ وہی شام ہے جس کی نسبت پہلے خبر دی گئی تھی کہ امت گرجے نام نشان است بیا بنگرہ فلان محمد

مزد و اس یادگار کو قائم رکھنا چاہیے کیونکہ خدا کے نشانوں کو
نہرو رکھنے کی کوشش ایک بگڑا کرکٹ ہے۔

کسی پیچھے اخبار میں دیوان حافظ کا ذکر تھا
حافظ شیرازی حافظ صاحب کے معتقدین پر تمام محبت
کے لئے برا و عثمان جیسے پورے پرین

شعر مع تشریح سمجھتے ہیں اور ثابت کرتے ہیں کہ وہ مسیح کی
وفات اور بروزیدنا حضرت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد
اور انجیل امت تزلزل و جی کے قائل تھے لیکن میرے خیال میں
ہمارے مسیح موعود کی صداقت ایسے شہوتوں سے مستغنی ہو
بہر حال وہ نین شعر یہ ہیں۔

۱) مژدہ اسے دل کہ سمجھا نشتے سے آید۔

۲) کہ ڈانٹاں خوشش پوسے کے می آید۔

۳) از غم و درد و کن ناز و فساد و کدوش

زہد ام نالے کہ فریاد و رے می آید

۴) کس نہانت کہ منہ لگ مقصود کجاست

اب قدر بہت کہ بانگ جبر سے می آید

✽

سوال اہل تشیع اور سہراہل سنت

(پیش)۔

جن شخص سے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا ناراض
ہوں وہ شخص کیسے پہنچنا ناامنی خاتون جنت کی صیغہ بنی
سے جو معتبر کتاب اہل سنت والجماعت کی ہے۔

۱) اگر اس بات کا جواب باصواب ہم کو ملے گا تو ہم داخل
جماعت اہل سنت ہو جائیں گے۔ و تخطیہ سید اختر حسین
خوشنویس ساکن اردو محلہ دربار کلاں ضلع مراد آباد

الجواب۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محمد و فصلی علی
رسول اکرم۔ ہمارا جواب بھی صرف کتاب اللہ اور صحیح کتب
بعد کتاب اللہ سے ہے۔ اگر کوئی صاحب اہل تشیع من سے

اس کا جواب تحریر فرمادیں تو وہ بھی صرف اہل سنت و جماعت ہوں
سے تحریر ہو ورنہ قبول نہ ہوگا۔ ان تائید میں اگر کوئی روایت

ان دونوں کی موید یا مبین ہو تو ہر دو فریق اس کے سچا
ہیں جو فریق اس شرط سے سچا ہو کہ اس کا فہم و تصور
ہوگا اور یہ شرط اس لئے لگی گئی ہے کہ سائل نے بھی اس

پر غور کیا ہے اور ایسے اعتراضات ماحیہ کے جواب میں
اہل سنت کی طرف سے کتب معتبرہ تصنیف ہو چکی ہیں مسائل
ان کا مطالعہ کرے۔ اب ہم کہتے ہیں کہ ان مسلم ہے کہ
حضرت صدیق اکبرؓ کی ادائی خلافت میں مقدمہ میراث

نہایت پرکھ کر پیش ہوا تھا اور میں حضرت صدیق اکبرؓ کی طرف
سے غور و نظر کیا اور ان کو دلائل و دلائل سے مایوس کیا

صدقت۔ جواب بلا تعالیٰ یعنی دہم گروہ انبیاء و وارث جسے
میں ہم اور نہ کوئی وارث ہمارا جتنا ہے جو چیز کہ ہم چھوڑتے

میں وہ صدقہ ہے اور چونکہ مذکور اموال فی میں سے تھا
میں کی تقسیم اس کے مصارف میں خود اللہ تعالیٰ نے مس

ذیل فرمادی ہے۔ ما افاہ اللہ علی رسولہ من اہل
القریٰ فذلہ للرسول و لذی القریٰ و الذی لہما علی

و المساکین و ابن السبیل الامایہ یعنی اور اہل مال و
لے اپنے رسول کو ان بستیوں کے لوگوں سے مفت میں

دلو اور دے اللہ کا حق ہے اور رسول کا اور رسول کے
قرابتداروں کا اور شیعوں کا اور متابعوں کا اور بے قوتہ

سافروں کے لہذا صدیق اکبرؓ نے سوائے ارشاد نبوی و
حکم کتاب اللہ کے اس کی تقسیم مصارف مذکورہ میں جاری

رکھی اور حضرت فاروقؓ نے اسی تقسیم مصارف کیواسطے
حضرت علیؓ کی تحویل میں کر دیا تھا۔ مگر حضرت علیؓ نے

چندی مدت تک اپنی تحویل میں رکھ کر پھر دس خلافت کی
تحویل میں کر دیا اور اسی لئے حضرت عثمانؓ کی خلافت میں

بھی وہی تقسیم مندرجہ آیت کریمہ کے ہوئی رہی اور حضرت
علیؓ کی خلافت میں بھی اس کے مصارف وہی جاری رہے

چنانچہ تفسیر کبیر میں لکھا ہے۔ ناجای ابوبکر ذلک
علا ما کان یجر بہ الرسول صلعم ینفق منہ

علی من کان ینفق علیہ الرسول و یجعل ما یبقی
فی السلاح و الذراعی و ذلک عمر جملہ فی ید علیؓ لیس

علیؓ ہذا المجر و ذلک فی آخر عہد عمر الی عمر و
قال ان بنا غنی و بالمسلمین حاجۃ الیہ و کان عثمان

یجر بہ ذلک شتم صہار الی علیؓ کان یجر بہ ہذا
المجر فی خلافتہ الا لیسۃ انفقوا علی ذلک۔

علیؓ کی پس نہ بھی اس کو اسی طریقہ پر تقسیم کرتے تھے پس ہم
ابوبکر اس تقسیم پر اتفاق ثابت ہوا اور چونکہ یہ روایت

تحریر صحیح بخاری کے ہے لہذا تحریر کی گئی اور جبکہ حضرت
عمرؓ نے حضرت علیؓ سے اور حضرت عباسؓ سے اور نیز دیگر صحابہ

سے قسم دلا کر پوچھا کہ کیا اس کے مصارف ان حضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ میں بموجب آیت مذکورہ کے

ہی تھے تو انہوں نے غلیظ بیان کیا کہ ان ہی تھے چنانچہ
صحیح بخاری میں ہے۔ شتم قال علی و عباس انشد

کما باللہ ہل تلمان ذالک قال نعم۔ الحمد للہ
شیدہ صاحبان اس مقدمہ میں کہتے ہیں کہ حضرت فاطمہ اس

قبضہ صدیقی سے جو مطابق کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ اتفاق فاطمہ و ابوبکر و سوائے بیان

حلفیہ شیر خدا اور خود ان کے عمل کے تھانست ناراض
ہیں کہ اپنی وفات تک ان سے کلام بھی نہ کیا سوا بانی

طلب یہ امر ہے کہ وہ ایسی کیوں ناراض ہیں کیونکہ کشتی میں
کا یہ فعل نہیں ہو سکتا کہ قرآن مجید کے احکام اور سنت

رسولؐ سے ناراض ہے۔ فلا ذلک لا یؤمنون حتی
یحکموا فیما شیعہ منہم ثم لا یجدوا فی الغنم حرجاً

مما قضیت و لیسوا تسلیماً۔ مہذا حضرت علیؓ کا غلیظ
بیان بھی جھٹا ہوا جانتا ہے اور پھر ان کا عمل در آمد جو اپنی

حالت اقتدار خلافت میں جاری رکھا باطل ہوا جانتا ہے
نہو واللہ منہ کیا حضرت فاطمہ کا ایسا ہی ایمان تھا جو

آیت فلا و ربک میں بیان ہوا۔ ثم نفوذ باللہ منہا میجاس
بارہ میں صرف صحیح بخاری کی روایت کو جامع الکتب بعد

کتاب اللہ ہے تفسیر کر سکتا ہے اور کسی دوسری کتاب کی روایت
رطبے یا اس کو قبول نہ کرے گا۔ لہذا کتاب اللہ اور صحیح بخاری

سے اس کا رد کیا جاوے اور چونکہ ہم حضرت فاطمہؓ کو
جگر گوشہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اعتقاد کرتے ہیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ترکہ نہیں ہونے کا موجب ارشاد صدیق اکبرؓ کے الفاظ اہل آل محمد من بعدہ ۱۱ سال۔ انکا حق حسب الکلم آیت مذکورہ کے کافی دانی ہر جہاں خلافت میں دیا گیا۔ پس شیعہ صاحبان پر لازم ہے کہ اسے خیالات کے موجب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ایمان ثابت کرین اپنی سنت کے نزدیک ان کا ایمان کا دل سے کہ سوال میراث پر بھی اہل اہل کو مل چکی حال ہوئی اور امر میراث کے بارے میں تاخر کلام تک نہ کیا۔ اہل اہل جو اب کتاب اللہ سے اور سنت اصح رسول اللہ سے اور علماء حضرت علی کریم اللہ وجہ سے جو صحیح بخاری سے روایا حاصل نہ روایات ضعیفہ موضوع سے۔ کہ یہ کہ سال سے بھی صحیح بخاری ہی سے تمک کیا ہے۔ اور نہ روایات معارض کتاب اللہ و سنت رسول اللہ سے اور نہ گھڑت کیا بیان سب ہم کو معلوم ہیں ہمارے روایات کا بیان کرنا تحصیل حاصل ہے دین آگے ہی خلافت اور امامت خلفائے ثلاثہ کی۔ سو اس کی اثبات صحت کے لئے آیت اختلاف موجود ہے وہ کافی ہو اگر کسی صاحب کو اس آیت میں گھٹو کرنا منظور ہو۔ تو حسب شرائط مستقر فریقین ہم حاضرین آپ بھی کسی عالم کو منتخب فرما لین بالفضل مختصر اس قدر عرض ہے کہ بہن لوگوں نے حضرت خلیفہ اہل سے بیعت کی ان کا ایمان ایسا ہی کامل ہے جیسا کہ حضرت شیعہ خدا کا ایمان کامل تھا کیوں کہ احادیث اصح العلیٰ سے ثابت ہے کہ حضرت شیعہ خدا سے بھی اہل بیت کو ملی تھی خواہ کسی وجہ سے چند ماہ کے بعد ہی بھی پس اگر شیعہ خدا کا ایمان کامل ہے تو ان کا ایمان ہی دیسا ہی کامل ہوگا اگر شیعہ خدا کا نودا اہل ایمان ناقص ہے تو خیر ان کا بھی ناقص سہی۔

وہابی بجنۃ الملائکہ - انشاء اللہ تعالیٰ - راسم ہندوستان

منکین سیح محمدی سے ایک سوال

قرآن مجید کی مندرجہ بالا آیت شریف میں خداوند کریم نے ایک ہی ذرہ بوسٹ پیشگوئی فرمائی ہے۔ جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کج ہر زمانہ میں ہوتی رہی اور آئندہ بھی پوری تہی سہے گی یعنی ہر صدی کے سر پر خداوند کریم اس امت مروجہ میں سے تجدید دین کے لئے مجدد اور ملہم مبعوث فرمائے گا جو مخاطبہ بکلام الہیہ سے شرف ہو کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی اولاد کے زندہ ثبوت کا مصداق ہوتے رہو

اس کو تا یہ حدیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان بیعت علیٰ ما میں کل مائتۃ الف کے مضمون سے بھی جوتی ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ قرآن مجید و حدیث شریف کی تذکرہ بالا پیشگوئی کیا گزشتہ صدیوں کے لئے تھی یا موجودہ اور نیز آئندہ صدیوں کے لئے بھی ہے؟

اگر ہمیشہ کے لئے ہے تو آپ لوگ اس حدیث میں صلی کے مجدد و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روحانی بیٹے حضرت یحییٰ موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں داخل ہو کر سعادت دارین کیوں نہیں حاصل کرتے؟

اگر آپ لوگ اس صادق امام الزمان کو قبول نہیں کرنا چاہتے تو ہمارے مہربانی دنیا کے کسی حصہ میں امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے کسی ایسے شخص کا وجود پیش کرین جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا اصل معنوں میں روحانی بیٹا کہلائے کہ ستمی ہو اور اس نے مکملہ و مخاطبہ الہیہ سے شرف ہو کہ تجدید دین کا پر اٹھایا ہو۔ ورنہ آپ کے عقیدہ سے یہ ثابت ہوگا کہ آپ لوگ معاذ اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہتر ثابت کرنے کے لئے تیار ہیں فاعبروا یا اہل الابصار۔

خداوند کریم تو اس امت کو خیر امت کا خطاب عطا فرما کر خلقت کی ہدایت کا جلیل القدر عمدہ عطا فرماتا ہے مگر آپ میں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معاذ اللہ بہتر ثابت کرنے کی کوشش میں ہیں۔

بریں مسلمان بننا بدیر گریست
سیح ناصری را تا مامت ندہ و فہمندہ
ہر عیسایان را از مخال خود و داندہ دلیری
را قسم غلام نبی۔ لکھتہ

کچھ عورتوں کی نسبت

اگرچہ اب زمانہ بہت کچھ مذہب پر جلا ہے اور چند ہی ریک خیال لوگ ہوں گے جو عورتوں کو اس مکروہ حالت (جائزیت) میں رکھنا چاہتے ہوں اور ساتھ ہی نامناسب خلاف اسلام پردہ میں قید مگر کچھ بھی بہت سے سوز دیا اور بہن جو کہ عورتوں کو قید اور اندھاگوئی دینی جانیں رکھنا چاہتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ سخت انفس کی بات ہے۔ اور اللہ میرا دل

بے حد مڑا دیتا ہے جب کہ ہماری اپنے انھوں ہی مٹی پر جوتی ہے یعنی عورتیں ہی زیادہ اس بات پر قائم ہیں کہ ہم جانی بھی ہمن اور کبھی بہن کہ ہم پر ہی ہو بیوں سے بہت اچھی ہیں کہ نہ سنا دے عمل کیا ہم بخشی جاویں گی۔ انفس صد انفس میرا دل بھرا تا ہے جو بہن کو ان پر چہ ساس بھاری شد بد ہو سے کوئی زمانہ پر ہم پر سے ہونے کے اچھے کے لئے ہی ہے اور ہر ہمسہ زاریات سانی ہے۔ بہن بھاری ہمارے اور تہی ہے کہ تازہ ہونے کے ماس کہ بہن میں باجی رات کو بہی پر تہہ اٹھ کر باہر نکلتا شریفون کا شیدہ نہیں؟ خداوند کریم دو جہان میں لاکھ لاکھ آسائین اور عورتیں بٹنے۔ ہمارے بیع علیہ السلام کو جس نے اصل اسلام کا چہرہ دکھلا کر بھاری عورتوں کو دفع کے تاکہ گرشہ سے (جو جینے ہی ان کو ملا ہوا تھا) بجا یا۔ اور ان کے سر تا ہون کو ان کی کچھ ذہن نشین کر دی۔ کہ یہ بھی دنیا میں کوئی تادمہ مخلوق ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ اللہ تعالیٰ تورات دن کی تفسیر میں دن حکام فرکان حمید سے ورنہ کی حقوق کی طرط خاص طور پر ترجمہ میں بدوین تاک کہ ایک دن فرمایا عورت کی دلدادہ کرنی چاہیے نہ فرمایا اسی لکھ برفلاٹ کی بجائے تازہ سے بے حد مدد ہوتا ہے۔ مگر ہم اپنی ذہن نشین کی کچھ بحث اپنے آپ کو مضبوط سے مگر تاہم نہیں مضبوط کر سکتی اس لئے عورت کے برفلاٹ کیا جاوے تو زری سے اسے ذہن نشین کیا جاوے کہ فلاں بات میں نقصان ہیں اور اس میں یہ نفع۔ سبحان اللہ ہمارا امام کس قدر عزم مل ہے۔ کہ ایک ضعیف عورت کے لئے یہ حکم کہ اب اس کے برفلاٹ کوئی بات بھی نہ کرے۔

اس طرح میں نے پڑ ہے کہ اسلام میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت اور ان کے بعد بڑی بڑی عالمہ فاضلہ خاتونیں تھیں مگر ان کو یہ علم و فضل کی کی وجہ سے عہد ہر دن کی وجہ سے ورنہ وہ خود تو ترقی نہیں کر سکتی تھیں چنانچہ تواریخ اسلام کی ورق گردانی کیے سے بہت سی خاتوران اسلام کے عہد عہد کا نام لے اور عورتوں کے لئے قابل نفع امر ملے ہیں کیا سہے کلام الخیر ایک لائق ناخن خاتون گزری ہے حضرت سادہ دلی کو فو کے نام فہرستان بھیجا کہ ام الخیر بہت حریش کو دہا میں بھیجے اگر اس نے تمہاری نسبت مانے عہدہ ظاہر کی تو تک اجر دیا جاوے گا اگر برا فیصل ظاہر کیا تو سزا دی جاوے گی دلی کو فو نے جب یہ حکم سنایا تو ام الخیر نے کہا کہ مجھے الخیر بہن سے کچھ عذر نہیں ہیں خود حاضر ہونے کو تیار ہی۔ حضرت کہتے وقت دلی نے دریافت کیا کہ یہی نسبت کیا مانے ظاہر کرے گی۔ ام الخیر نے کہا کہ اسے شخص مجھے امید ہے کہ تو نے اہسان مجھ پر کیا ہے وہ ہرگز مجھ کو طعن نہ لے گا بلکہ میں مجھ

اس گروہ اور مزید چار چار سے تعداد تھک کر
سے بالوں کو لگا کر سوائے حق کے کئی بات نیری
بست کہوں۔ سبحان اللہ! کیا اس زمانہ کی تعلیم یافتہ عورت کو
بھی ایسی جرأت ہو سکتی ہے کہ کسی فصیح کلام اور پھر ایک معتد
صاحبِ علم کے سامنے اسے جسے گزشتہ مہینہ ہر دو گھنٹہ
وقت کو کیا عمرہ جواب دیا۔ جب دشمن چوبی۔ تو خلیفہ نے اسکو
اپنے حرم میں لایا۔ چوتھے دن جبکہ اہوانِ خلافت حاضرین کو
پھر اجلاس اٹھا اسے اپنے پاس بلایا۔ ام المومنین امی اور کہا
اسلام علیکم السلام! ام المومنین درختہ الصدوق کا تہہ معاویہ نے
کہا وعلیک السلام یا ام الخیر۔ میں کس طرح اس نام کا
حق جوگیس سے تو نے نیچے پکارا۔ کہا یا ام المومنین
کل اجب کتاب۔ یعنی ہر امر کا ایک وقت مقرر ہے جدا
تھے تو اس کے اس جواب پر مجدد اکابر خوشامد کی شہرہ
کی بھی نواب تک۔ باوجود کئی صدیاں گزرنے کے ایسی
ہن کے کاڑھے ہمارے لئے کیا مردوں کے واسطے
تعالیٰ رشک اور سبق آموز ہیں۔

اسی طرح شافعیہ ام المومنین رضی اللہ عنہا کی باتیں
تھا غلامانہ تہین حالانکہ ان کی عمر بہت چھوٹی
تھی ہی اندازاً ۲۰-۲۵ سال کی تھی۔ ان کی آپ کا
ہا کے دن کا خط بہت فصیح ہے۔ مجھے تو ان کی
عجیب پیاری لگتی ہیں۔

دربت شریف میں ہے ایک دفعہ حضرت عمر فاروق
رعنہ نے ایک مسلمان منسوب کیا یعنی غلغلہ جنات
سرکھول کر دھویا جاوے تاکہ بالوں کے نیچے پانی
تو عمر بنی حضرت صدیق پاسبان تھیں کہ یہ وقت کی
چوٹی۔ فرمایا جاوے عمر رضی اللہ عنہ سے کہہ دو کہ
میں کو عورتیں سر نہ دھو جائیں۔ مگر باوجود اس علم
کے انھوں نے دولت و مال سے عروج نہیں پایا
عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے آپ کو ایک لاکھ
بیچے۔ آپ نے اسی وقت اقربا و فقرائین میں بانٹ دئے
تھا اس روز آپ روزہ سے بھی عقیقین اور گھیر میں
دری کے لئے کچھ نہ کھنا۔ خادمہ نے آپ کو کچا
میں گے ایک دم تو رکھ لیتے ہیں کہ روزہ افطار ہو
تو فرمایا اگر تو یاد دلائی تو رکھ لیتی۔ جبھی حضرت سرور
ہاں نے فرمایا ہے کہ درود تہائی دین اپنا عائشہ سے
میں کرو) حضرت صدیقہ شاموہ بھی عقیقین خدا تعالیٰ
نمازل فرماوے ان پر اور میں توفیق دے کہ ان
بقدم چلیں۔ والسلام۔ الباقی اگلے قادیان

ایک غلو فحش کا ازالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
کچھ عرصہ پہلے کہ میں نے اپنے بزرگوار
یعنے سکھ صاحبان میں تبلیغ کے
مستقل ایک مختصر رسالہ لکھی جو ارجحاً آپ کرنا لکھا جس میں گورو
ناک صاحب کے اصل مذہب کی بیان ہے۔ میں نے جڑی
اس لکچر ملے صفحہ ۱۰ پھر ڈاکٹر شین میں یہ لکھا کہ گورو
ناک علیہ الرحمۃ کے بعد جو گورو اور گرو شین جو لے ان
میں بھی داخل تھے۔ اس سے صرف یہی مراد ہے کہ
گورو ناک دیو جی کے بعد جو گورو ہوئے ہیں ان میں بعض ایسے
بھی ہوئے اور اب بھی ہیں جنھوں نے تحقیق تقویٰ اور
پاکیزگی کا وہ نمونہ نہیں دکھایا جو گورو ناک صاحب سکھا گئے
ستہ اور وہ راستہ تباری اور خدا تعالیٰ کی ایک راہوں پر
لیسے زور سے قدم نہیں مارتے تھے۔ جیسے گورو ناک
صاحب نے ان تمام مراتب ساکھ کو طے کیا تھا۔ بالفاظ دیگر
یوں کہنا چاہئے کہ گورو ناک صاحب ایسا خدا پرست مرد خدا
بچے خدا گار ہو گئے جسے کہ بعد کے گوروؤں میں سے بعض
ایسے ہائے کے بزرگ اور لائق شیعہ جیسے گورو ناک
علیہ الرحمۃ ہوئے ہیں اور یہ ایسا امر ہے کہ واقعات پر مبنی
ہونے کی وجہ سے کوئی شخص بھی اس سے انکار نہیں کر
سکتا۔ اسلام تو ایک ایسا صیغہ انڈیش مذہب ہے کہ اس نے
یہ بھی جائز نہیں رکھا کہ مٹی کے خود تراشیدہ جوان کو بھی بت
دستم سے یاد کیا جاوے۔ چہ جائیکہ کسی گورو یا قومی سردار کی
ذاتیات پر حملہ کیا جاوے میں تو شہرت بہ اسلام ہونے
کے بعد گورو ناک۔ دیو جی پر اس سے بڑا گناہ یا وہ ایمان
دکھتہ ہوں جنہاں کہ جالت کفران کا ادب اور لیا کر نا خدا
ان پر حق ہے کہ جیسے میں گورو ناک صاحب اور ان کے
گورو اور گشت تار کو خدا کی رضا پر مبنی بچتا ہوں اور اعلیٰ
درجہ کا ان کو بزرگ اور خدا کا اوتار سمجھتا ہوں ویسے کسی اور
گورو کی انہیں کہ نہیں سمجھتا جس کا میں نے مفصل حال اور
بیان اپنے لکچر میں لکھا ہے۔ مگر اس سے مراد جس گورو
نہیں کہ میں گویا دوسرے گوروؤں کی تباہی کرنا ہوں +
والسلام علی من اتبع الهدی

فاسکسار عبدالرحمان نو مسلم سابق مہر شاہ اچڑ ہائی سکول
وسکری سادھ سنگت۔ قادیان۔ سورہ ۲۴، فروری ۱۹۹۷ء

بفرام
جناب ایدہ صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ و
برکاتہ۔ گزشتہ ہے کہ اس صاحب کو ارادہ ہوا
کہ موت سے تھانیں بسبب بیماری حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام
قادیان میں رکھا۔ اب چوں کہ ان کا کتبہ گورگت ہے۔ تو ان

بدن سخت رو بہ ترقی ہے۔ یہ عاجز دور الضعفا کے لئے چندہ
لینے اب بطرف ملتان۔ ڈیرہ غازی خان و ڈیرہ اسماعیل خان
لاں ایک طرف جانا چاہتا ہے۔ لاہور سے۔ دورہ شروع ہوا
لاہور سے ملتان لائن پر منظر کشی۔ پتہ والا کیر والہ وغیرہ ملتا
ہوا ملتان جاوے گا وہاں سے منظر گورہ پیر ڈیرہ غازی خان
دستی زندان وغیرہ جو کہ پاپس ڈیرہ اسماعیل ہنگامہ پھر انشا اللہ
آگے جہان کا ارادہ ہو گا ان سے احباب کو مطلع کیا جاوے گا۔

میرنا صاحب۔ قادیان۔ ۱۶ مارچ ۱۹۹۷ء
مکتوبہ کے شروع دورہ ۱۳ مارچ ۱۹۹۷ء
احباب تلخ رہیں

حافظ ابابین حضرت خواجہ صاحب کچھ
(ابن شہب)

سے خاص طور پر جن ایسے۔ اور ان کے دل میں ایسی ہی گمانی
ہے کہ انھیں ہر وقت بھی نکرہ جی ہے کہ تمام ہندوستان کے
لوگوں کو عطا مستقیم پر قائم کر دین اور مقام شکر ہے کہ ان کی ہر کہ
کو نشین بار آور جی نظر آتی ہیں ایسی صورت میں جبکہ تو یہاں
اور خواجہ کے تمام بڑے شہر ان سے کتاب بازار کر
چکے ہیں بھاری باجمت اور چیل جماعت باکٹ پیکٹ
کے دلی میں حضرت خواجہ صاحب سلمہ بہ کو دیکھ کر نے کیا خیال
پیدا ہوا اور چون کہ حافظ ابابین تمام دہائی جاعتوں کو دیکھ
ہے اور ایک شہر کی حیثیت رکھتا ہے اس لئے اسی جگہ پھر
کی توجہ پند کی گئی۔ بہت سی گمان کو ششون کے بعد خواجہ
نے ۵ مارچ کا دہرہ فرمایا اس لئے احمدی برادران کی
دانش کے لئے فوراً عمرہ عمرہ مکانات اور کعبات ان کے
مالکوں سے ٹاک لی گئیں اور سنگو کا انتظام خاتم کردیا گیا
اور کسی غشی کی بات ہے کہ لکچر کے لئے کر یہ مسلح نے اپنا
مکان جہان دہ خود بیٹے کیا کرتے ہیں ہماری درخواست کے
بغیر جن سے دیا اور کئی ہندو اصحاب نے انتظام جلسہ میں امداد
دی یہ امر حضرت خواجہ خواجگان کی ہر دلعزیزی کا صریح ثبوت
ہے۔ شیخ دارشام کی گاڑی پر حضرت خواجہ صاحب بعیت
اخیر مکرم ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب مولوی غلام رسول
صاحب شریف لائے جنھیں انیم سدا احمد میں صاحب نائب
تخصیص لدار برادر خود ڈاکٹر صاحب کے گھر میں لانا لایا گیا۔ تو
کے دن بعد از طعام پاشت جناب مولوی غلام رسول صاحب نے
پرائز وقفہ فرمایا جنھیں اللہ تعالیٰ کے صفات حسنہ اور اذکار

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت پر یقین دلائل بیان کی گئیں۔ چند اصحاب بار بار پوچھتے تھے کہ کیا یہ اچھا ہے؟

کاچھچھوگا۔ آخر یہ بزرگ یہ انسان ایک نبی کے بعد بدلوں افروز ہوا۔ پھر کیا تھا۔ شاخ نشان دیدار پرواز دار گئے گئے اور ذرا دیر میں بے شمار لگ جھجھ گئے۔ ابتدا درخشاں کی نظم جمال تن قرآن نور جان ہر مسلمان ہے

ابک احمدی بھائی نے خوش الحانی سے بڑھ کر سائی۔ پھر خیر معزم واکریم محمد حسین شاہ صاحب نے نہایت درد انگیز لہجہ میں قرآن کریم کی تلاوت کی۔ اس کے بعد حضرت خواجہ صاحب نے یہ اٹھے کہ شہادت کے بعد آپ نے قولنا اٰمنا باللہ وما انزل الینا لافرق بین احدا منہم سخن لہ مسلمانوں۔ پڑی آپ کی نفس پر کا خلاصہ یہ ہے۔

انسان کے تمام اعضا و جوارح اکثر امور میں اعتدال پر مسلمان ہیں۔ مثلاً قوت باصرہ ذالقدر سامعہ وغیرہ انوفطری افعال کے لئے مجبور ہیں۔ دن بعض امور میں نہیں اختیار دیا گیا ہے۔ مثلاً زبان سے خواہ بڑا بولیں خواہ چھوٹا۔ ایسا ہی بعض باتوں میں دیگر اعضا کو بھی اختیار دیا گیا ہے۔

اس کے بعد قانون قدرت اور گیتا کے حوالہ سے تمام دنیا میں مسخورت انبیاء کے آئے کتابت کی اور اس کو ثبوت میں قرآن مجید سے آیات پڑھ کر ثابت کیا کہ تمام قوموں نے انعام کو اپنے ہی نام محدود کر کے اللہ تعالیٰ کو طرداری کرنے والا ٹھہرایا ہے۔ لیکن قرآن کریم ابتدا ہی میں اللہ رب العالمین کو ہر اس تعصب کے جلال کو توڑتا اور اللہ تعالیٰ کی ربوبیت عامہ کو ثابت کرتا ہے۔

اس کے بعد فرمایا کہ تمام ممالک بن مسرف انبیاء آئے ہیں لیکن ان کی تعلیمات پر عمل درآمد نہ ہوا اور تمام دنیا میں یکدم کفر و ضلالت چھا گئے اور وہ باتیں جو آج نفرت سے دیکھی جاتی ہیں انہیں مذہب کی خوبیاں سمجھا کر مثال کے طور پر ہندوستان پر عریکے والو دیا گیا کہ وہ ان کس طرح بدیون کا سیلاب خلق خدا کو غارت کر رہا تھا لیکن عرب ان تمام بدیون کا جانت تھا۔ جو مختلف ممالک میں مفرد طور پر پائی جاتی تھیں اس لئے انہوں نے سمجھا کہ یا تو مختلف ملکوں میں انبیاء آئے یا ایک ہی عظیم انسان ہی کئی دنیا کے لئے آتا لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ تمام دنیا کو ایک برادری میں لانا چاہتا تھا اور وہ وقت ہی آچکا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے ایک ہی عظیم انسان نبی عرب میں پیدا کیا۔ اور عرب ہی اس نعمت کا مستحق تھا اس کے بعد تمام قوموں پر دلائل آئے۔ فرمایا کہ ان کس موعے سے دوسرے تمام انبیاء کے کلام اپنے بعد کسی نبی کے آنے کی خبر دے گئے ہیں اور اپنی

شرعیات کو غیر مکمل کہہ کر ایک مکمل اور عقل شریعت کا منتظر نہ گئے ہیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے الیوم اکملت لکم دینکم فرمایا کہ آئندہ کے لئے کسی نئی شریعت اور نئے شارع کا انتظار نہیں رہے دیا اسی ضمن میں فرمایا کہ کسی کو کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اپنے بعد ایک ریح کی خبر دے فرمائے ہیں لیکن یہ بات ختم نبوت کے منافی نہیں کیونکہ آئے دلائل اکمل مکمل کے ارشاد کے تحت ایک اتمی ہے نہ کہ صاحب شریعت۔ فرمایا کہ اس سچ کا نام ہی تمام ہے اور وہ فرماتا ہے

من یتق رسول دنیا ورودہ ام کتاب
ان لم یستم وز خداوند مندرم

اس سے ثابت ہوا کہ حضرت مرزا صاحب کا وجود ختم نبوت کے خلاف نہیں ہے اس کے بعد فرمایا کہ ہندو بدھ عارف کے ایک ہی بزرگ یہ انسان کا یہ نہیں دیتے اور سوامی دیا ندی فرماتے ہیں کہ گورو جی کے جگتے بعد وید کا عالم کوئی نہیں رہا اس لئے یہ سوامی جی جی صدی عیسوی کے بعد کی بزرگی کا پتہ نہیں دیتے۔ لیکن ان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متبعین میں ہر زمانہ میں ایسے انسان ہوتے رہتے ہیں جن کا کمال تعلق خدا تعالیٰ سے تھا۔ مثلاً جابر بن عبد اللہ وناجی بن جابر الجعفی۔ فریدنگر گج محمد الفتاحی۔ سید احمد بیگلوں۔ دلی دہلوی وغیرہ جتنے اس سے ثابت ہوا۔ کہ انہی مذہب دین اسلام ہی ہے جس کے ساتھ انہی نصرت شامل ہے۔ فرمایا کہ ہندو دین میں ایک مقدس انسان با واناہک علیہ الرحمۃ ہوا ہے لیکن اس کے چلہ وغیرہ سے اس کا اسلام ثابت ہے پھر فرمایا کہ تمام عالمی کتابوں کی زبان کا صفحہ دنیا سے مطابقت اور صرف قرآن کریم کی زبان کا زہر و زہا ثابت کرتا ہے کہ اب خدا کی نصرت صرف اسی پاک کتاب کے لئے شامل حال ہے۔

اس کے بعد سید قانون کو مخاطب کر کے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر صدی کے شروع میں ایک مجدد کی خبر دی ہے اور یہ گزشتہ صدیوں میں مجدد آئے رہے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ باوجود تیس سال صدی میں سے گزرنے کے مجدد نہ آئے۔ پھر فرمایا کہ دنیا میں کیسے کیسے عذاب کئے زلزلہ۔ طاعون۔ غیسر۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ماکنا معذبہ حتی نبعث دسولا پس جب ایسے بڑے عذاب آچکے ہیں تو یا تو ہمیں حضرت مرزا صاحب کو ماننا پڑے یا خدا کے کلام کے منکر اور کتب مٹھو وگے کیونکہ حضرت مرزا صاحب کے سوا کسی اور نے دعویٰ امامت نہیں کیا فرمایا کہ ان تمام عذابوں کے وقوع سے پیشتر حضرت اقدس مرزا

صاحب علیہ السلام ان عذابوں سے لوگوں کو ڈرا چکے تھے پھر مسلمانوں سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ جاؤ اس زمانہ میں دین اسلام کی حفاظت کن جماعت کر رہی ہے کسی جماعت اعمال حسنہ کی پابند ہے اور کسی کے دل میں اشاعت اسلام کا جوش ہے جیسے مذہب کلکتہ میں کن لوگوں نے اسلام کو بول بالا کیا ہے؟ کہا جابابہی ہے کہ وہ احمدی جماعت ہی جو مسیح حضرت امام علیہ السلام نے گندگی زندگی سے نکال کر تہذیب کے مقام پر پہنچا دیا ہے اور اشاعت اسلام کا جوش ان کے رگ ریشہ میں بہا دیا ہے۔ اس کے بعد اچانک کی گدوں اور گوی شیون کی گندگی طاعت مقابلہ حضرت غنیہ علیہ السلام سے کیا اور سید عالیہ احمدی کی صداقت کا نقش دلائل پر ٹھایا۔

غرض وہ گندہ ٹنگ سامہن کو جو حیرت بٹائے رکھا۔ اور ہندو اور مسلمانوں کے دل میں احیاء کی صداقت کا نقش کر دیا اس وقت بازار میں خواجہ صاحب کی ذکر خیر ہندو کہتے ہیں مہاراج خواجہ صاحب بیت بھونیش میں اور ان کو تہا مذہب کی گئی و اقیقت ہے یہاں تک اسلام کی فتن کی طرح بھی انھیں گمراہی گئی ہے اس وقت کے امر ہے بہت غیر احمدی بیعت کر چکے ہیں اور بہت مسلمان گجسید مسیح کے مخالف تھے وہ اب حضرت اقدس اور ان کی جماعت کے ملاح ہو گئے ہیں اللہ تعالیٰ حضرت خواجہ صاحب پر اس بھی بڑھ کر فضل کرے جنھوں نے ایسے شہر میں جہاں اسلام کو مانگتے ہیں اسلام کا بول بالا کیا ہے۔

آخر میں انور سید احمد حسین صاحب علیہ السلام دعاؤں اور چودہی ناصر الدین المعروف ایتھا وچودہی محمد خان دھماخان دعاؤں محمد حیات صاحب کی کفریہ ادعا کا جائزہ جنھوں نے اس مبارک زمین پر لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

حکامہ اللہ دعا احمدی سید پریشان پور سکول قضا با ضلع گوجرانہ خوف۔ جماعت احمدیہ انگلٹ نے اسی شرع خواجہ صاحب کو بطور مفرغ خارج کئے لیکن ادبوں نے دالالان میں بھیج دیا سچان اللہ! کسی پاک جماعت ہے اس کے مقابلہ میں کہ ایک مسلمانوں کو دیکھیں کہ کس طرح عطفوں کے شرع مقرر کئے ہیں تو ان پر انھوں نے کہا کہ انھوں نے وعدہ دیا ہے کہ محض دنیا کے لئے کا وہ بد بنا کر کہا ہے

حضرت امیر المؤمنین کی تمام شایع اور شایعہ
احکام امیر شیعہ حضرت اور دوا خلافت شیعہ
صاحب سید کا کہ دفتر مجاہدین فر دوزے ایک دورہ تو چھوڑا

خطبہ نکاح

۹۔ اربح عمر کے بعد صاحبزادہ سرزادہ محمد صاحب نے ایک طبیعت خطبہ نکاح پر بلا فرمایا کہ انسان کی خلقت مرد و زن میں جو تضاد تھا نے دنیا کر دی پس پیدا ہونے ہی سانس کے لئے ہوا کی ضرورت ہے جو پری کثرت سے موجود ہے۔ پھر غذا کی ضرورت ہے، قوت کی چھانڈ بن پینے کی ضرورت ہے، پھر بچہ کی ضرورت ہے، کسی صدمہ و مددگار کی ضرورت ہے تو وہ انسانوں میں اس کے ساتھ اس کا تعلق کیا ادا ان کے طبع میں اس کی جنت والی ہے پھر قوت حافظہ سے رکھی ہے۔ تا بڑی عمر کو پہنچ کر خود کام کرنے کی قابلیت پیدا ہو کر ادا سانس کے سامان میں ہو پھانے میں نیک مشورہ کے لئے تمام انسان پیدا کئے ہیں۔ پھر آخرت کی منزل تک پہنچانے کے لئے بیہوشی، نسل کے قیام کے لئے مرد و عورت دو حصے کر کے انسان کا گھر بنایا اور اس کا ہر دو پیدا کیا اگر نکاح کا معاملہ نہ ہوتا اور خدا نے انسان کے اندر فطرتاً ہی خواہش نہ رکھی ہوتی۔ کوئی لوگ ایسے ہوتے جن کا کوئی بھی دوست نہ ہوتا۔ اور پھر وہ مشکلات میں پڑتے۔

پس ان ضروریات کے مینا کرنے پر نظر کر کے انسان بچا کر اٹھتا ہے۔ الحمد للہ بخدا۔ یعنی سب سامان زندگی اسی سے بنائے وہی سب جو میں کا مالک ہے۔ پھر ان سب سامان سے کام لینا بھی انسان کے اپنے اختیار میں نہیں اس لئے تقسیم نہ کیا مگر ہر کسی سے انتفاع مانگتے ہیں پھر انسان کی اپنی کمزوریوں اور کمزوریوں کی وجہ سے کامیابیوں میں قوت پڑ جاتا اس لئے منتفرد سمجھا یا کہ ہم ان کمزوریوں کی مخالفت اسی سے طلب کرتے ہیں جو کمزوریوں سے بچائی کا مانی کی راہ نہیں بلکہ ترقیات کے لئے اس کے مددگار پر ایمان ضروری ہے اور جو اس میں اس نے بنا دی ہیں جن پر یقین کرنا اس لئے دشمن بنے و متوصل علیہ سمجھا یا۔ پھر ممکن ہے کہ انسان مشکلات کے دور ہونے پر آرام کی زندگی میں خدا سے غافل ہو ادا اس کے احکام کی مخالفت و نڈی کرے اس لئے یہ کہنا سمجھا یا کہ لغو و بے شرف و فساد میں مبتلا نہ رہنا۔ دنیا میں جو کام ہوتے ہیں خدا ہی کے فضل سے اسی کے خائن کے ماتحت ہو سکتے ہیں۔ اگر کوئی شخص ہدایت کی راہوں پر چلیگا تو ہدایت پائیگا۔ اگر مخالفت کی راہ میں اختیار کر لگا۔ تو ہلاکت میں پڑے گا۔ اسی لئے فرمایا۔ من یحذق اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ہادی لہ۔ پھر یہ دکھانے کے لئے کہ انسان اگر ترقی کرے تو کہاں تک کر سکتا ہے اور اس کا معبود و طلب کس عظمت و شان کا ہے یہ پڑا جاتا ہے و شہد

ان لا یلہ الا اللہ و شہد ان محمد عبدہ و رسولہ۔ کہ وہ سوا جب ترقی و تباہی نہ ہو تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا انسان بنا دیا ہے۔ عیسائیوں کے لئے تو مشکل تھی۔ کیوں کہ ان کا عقیدہ ہے۔ کہ انسان ان کے پیٹ سے ہی گھنکار پیدا ہو سکتا ہے اور وہ پاک نہیں ہو سکتا اور آری ان کے بھی اسے برتن کے چکر میں ڈالا اور انسان سے پھر حیران بنایا ہے لیکن مسلمانوں کا خدا تو قادر و مطلق خدا ہے اور ان کے سامنے میں انسان کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا گیا ہے۔ وہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا عظیم المثال برگزیدہ ہے جس اگر یہ کس سے کام لین تو ان پر افسوس ہے۔ چاہیے تو یہ تھا کہ غیر قرین سنی سے کام لیتیں۔ مگر برخلاف اس کے خود مسلمان سست ہو رہے ہیں حالانکہ تمام کامیابیوں کی راہیں ان کے آگے کھول دی گئیں اور پھر غور نہ بھی بنا دیا۔ میان ہوس کے تعلقات خوشگوار رکھنے کے لئے ان آیات و خطبہ میں تمام راہیں بنا دی گئی ہیں یہی وجہ ہے کہ خطبہ جمعہ کے دن بھی پڑا جاتا ہے جیسے بڑا اجتماع ہوتا ہے اور پھر اس اجتماع کے وقت جو کوئی بظاہر ایک مرد و عورت کا ہے مگر حقیقتاً ان سے کئی انسانوں کی نسل ملتی ہوتی ہے۔ مسلمانوں کو ان راہوں پر بڑی توجہ سے چلنا چاہیے۔ اور خدا کا شکر سبیلانا چاہیے کہ ان کی اصلاح کے لئے ہر صدی پر خدا کے فرستادے آتے رہتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کا تعلق خدا سے بالخصوص ہے کہ نہ کہ علاج اسی عضو کا ہونا ہے جو جسم کے ساتھ ہو۔ جو اننگلی کٹ چکا ہو اس لئے ہرے مکرے کو کوئی شفا نہیں ملے گا بلکہ اسی کا علاج ہونا ہے جس کا تعلق جسم سے قائم ہو۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنے گھر و دن میں جتنی زندگی پیدا کریں۔ فقط۔

یہ خطبہ اس تقریب پر ہے کہ خشی عبدالحق صاحب پوٹھاسٹر ٹیچر جو حضرت مولانا نور الدین صاحب کے برادر زادہ مولوی داؤد صاحب میانی کے فرزند اکبر ہیں ان کا نکاح مزاحمہ دیگ صاحب کی بھانجی کے ساتھ دو سو روپیہ ہیر پر قرار پایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس جوڑے کو مبارک کرے اور ان کو ان برکات سے مستمع کرے جو اس تعلق میں معقود شامع ہیں۔ اللہم آمین

حاجی حج کر اؤ
حاجی پر غلام غوث محمد صاحب قریشی کن گولیاں اور حافظہ حاجی احمد احمد صاحب گولیاں حضرت سید محمود علیہ السلام اور حضرت ام المؤمنین کی طرف سے حج کرنے گئے تھے جو خیر و عافیت واپس آئے۔ فالحمد للہ تعالیٰ ذلک

اس سال انکی آمدی بھی جس سے شرف پہنچا۔ شہزادہ شری مہدی صاحب
۱۱۔ ۱۱۔ مارچ کی شب مردم شماری ہو گئی اس رات بارش ہو رہی تھی اس لئے پتال کھینڈنا کو بہت دقت پیش آئی۔
جمعہ کے دن سے بیکر شگل کی صبح تک برابر بارش ہوتی رہی ملاواری بھی ہوئی بھاگ بین سادوں بھادوں کا نظارہ دیکھا اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔

جنابہ غائب۔ حضرت اقرب کے حکمرانہ کے بادیوں کا کیمز صاحب بھی آج ۱۲ مارچ ۱۹۱۱ء کو اس دار فانی سے عالم غازی کو سدھارے۔ مرحوم اپنے کام میں بہت ہوشیار تھا اور مرنے دم بھی آرزو کی کہ مجھے حضور خفہ کے قدموں میں دفن کیا جاوے اور اجاب جنابہ غائب پڑھ دین۔ حقیرہ ہشتی میں دفن ہوا

قال نہیں قاتل
ہائے علی مظلوم شریک میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ کام میں رضی اللہ عنہ کے قاتل شیعہ تھے۔ یہ جلد کے لئے ہر کے ٹھٹ۔ ملے کا پتہ۔ خدا جہن فادم۔ لال کوٹھی۔ سول لائن۔ دہلی

مغز قاتی
ملیاد کردہ مکرم محمد حسین صاحب ختم کاغذ مردم لاہور حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح علیہ السلام کی معذرت ہے اہل حق و حاکمیت جاتی ہے یہی مغز اور قری ہے فرسہ کہ ضعف و سستی اور نا فانی کو دور کر دے جو فخر اخبار بدست ہر ادا کے قیمت نقد مبلغ لکھ روپے قیمت طلب پورسل مسکتی ہے۔

حاکم الیہ کے خون کی بنا ہی شہرہ شہرہ و دین
جیسے ڈاکٹر برن کا حق کا ورے آؤ۔
جس کی کہ سب سے فاس کے گھر میں ہی پکار پڑی ہے اور گھر کی بی بی کے تین کراہے ہیں یہ تھا سارہ جو تو یہ تھیں ہی کہیں اٹھا پڑے کہیں نہیں ایک شہرہ ہی حق کا فوریکر ڈال کتے ہو ہو حق کا فورہ۔ پھر سے شہرہ اور تجربہ کی چوٹی ہیفہ کی اہل دوا ہی ہے گری کے دست پیٹ کا درد اور ان کے لئے کہ ایک حکم کہتی ہے قیمت فیشی ہر مدد محصور لوگ ایک فیشی سے چار شیشی تک ۵

عرق پودینہ
ہر ایک نال پودہ دار کیہ دو گھر میں رکھنا چاہیے یہ عرق و لابی پودینہ کی پتھن کی مانند ہے۔ یہ عرق ڈاکٹر برن کی صلاح سے دہیت کو نامی دواؤں میں سے بنایا ہے تباہ کے لئے یہ دوا نہایت مفید ہے۔ پیٹ کا پھرنا۔ دھکا کا آنا۔ یہ بھی۔ اشتہار کام کو باریب یاج کی علامتیں دور ہو جاتی ہیں۔ گود کے بچے کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی دوا ہی نہیں ہے۔ قیمت فیشی ۵۔ محصور لوگ ایک شیشی سے چار تک ہر



بسم الله الرحمن الرحيم بحمدہ ولی علی و آلہ السلام

واللہ اعلم بالصواب



Reg. No. 5. CCLXXXVII
 اخبار قادیان علی گڑھ لکھنؤ۔
 جلد ۱۰
 شمارہ ۲۱
 تاریخ ۲۱ ربيع الاول ۱۳۲۹ھ

اليس اندک بکاف عبکہ مرزا غلام احمد
 Reg. No. ۵. CCLXXXVII
 تاریخ ۲۱ ربيع الاول ۱۳۲۹ھ

جلد ۱۰
 بجایو اگر قادیان آؤ گے تم
 اڈیر و بیخبر محمد صادق عفی عنہ
 نور دین مصطفیٰ پادو گے تم
 (شمارہ ۲۱)

یاد حبيب

حضرت سید محمد رفیع الدین صاحب قادیان
 (مستقل از رسالہ تہذیب الافغان بنیادہ)

اے شوخ زنا توں پہ جوئی
 از خستہ و نیم جاں پہ جوئی
 رفیق و فدا شدم و مردیم
 از کم شد گاں نشاں پہ جوئی
 یا راست قریب تر ز جاں ہم
 اے ابلہ تو از بتاں پہ جوئی
 پیراں گسند تو باز عشق
 لے تعجب از جاں پہ جوئی
 دنیا کے دنی است چند روزہ
 زو راحست جاو داں پہ جوئی
 زینجا شتاب آہی دست
 از مزبلہ ارمغان پہ جوئی
 تیرش زکے خطانہ گردست
 از نادک ادا ماں پہ جوئی
 بر کاغ ملک ترا بنو اند
 از غار و ش آشیاں پہ جوئی
 قریح دریا را فراگیر
 پیراں ایں واکں پہ جوئی

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح

بنیت سابق زحمک حالت ہے
 بوقت تہذیب مگر کس سے خفیت
 جو باعث نزل ز کام کا ہے
 از تبریح سے حالت حضرت اقدس
 کی اچھی ہے۔ حالت بنیت سابق ترقی پر ہے۔ پیشاب
 کی کثرت بن اب بہت تخفیف ہے۔ سب دوستوں کو مابج
 کہ حضرت اقدس کے لئے دہل سے واکرین۔ اند تہذیب
 اس چیز فیض کو جلد صحت کا ل عطافرا ہے۔ تاکہ تہذیب
 کی سیرابی جلد نصیب ہو۔ آہن۔ فقط۔ تہذیب انہی تہذیب کا
 حضرت ڈاکٹر شہادت احمد صاحب تاخاں اسی جگہ بن اور
 بر ادا و ڈاکٹر اسی تہذیب صاحب حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت
 صاحب کا ثواب حاصل کر رہے بن تاخاں ان کے شعلی ان
 کے حکم سے کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ کا غذا ت اور گئے ہوئے
 بن
 پانچ چھ روز بیان بارش بہت ہوئی۔ رات پانی کے بجائے
 بہت خراب ہو گیا تھا۔ مگر چار روز سے اب دھوپ بھی
 شروع ہو گئی ہے۔
 حضرت مولوی صاحبان پوز دین بن بن۔
 حضرت میر ناصر صاحب اور القضا کے وقت سے چند
 کرنے کے لئے تان کیط تشریف لے گئے۔ شاید

کلام امیر

کو شیک ہو نہیں۔ آپ کا ایلوہ ہے کہ دواہ تک انشا
 سفر بن رہن گے اس پر اہل عالمی بن میں شوق اور محبت کے
 ساتھ آپ جہنم میں گئے کی محبت انصار ہے بن اس
 کا جہنم جہنم ہے۔ کما جہنم جہنم ہے۔ کما جہنم جہنم ہے۔ کما جہنم جہنم ہے۔
 اندہ ہند مل کی تہذیب بن۔ جو ان تہذیب میں تہذیبوں کے
 واسطے دہ دہ تہذیب ہے۔ جو مقام نزل دی اسی کی خاک
 سے رکھتے حاصل کرنے کے لئے علاقہ و تہذیب کے کسے بیان
 آہی ہے بن۔ اندہ تہذیب میر صاحب کا حافظ ناصر جو اور ان
 تہذیب طاقت کے ساتھ ہمارا واپس دارا ان میں پہنچی
 (۷۔ تاریخ) و تہذیب کی تہذیب
 پیش ہوئی۔ کہ اپنے وطن سے ہجرت
 کے لئے قادیان آنا چاہتے بن مفری
 ان شان الجبرۃ اللہ یل ہجرت
 میں تہذیب کا سامنا ہے کیوقت سوکھا کھانا پڑ جاتا ہے
 زمین پر سونا ہو لگے ہیں جو شخص اندہ تہذیب کی خاطر قدم اٹھاتا
 ہے خدا سے ضائع نہیں کرتا بن بعض تہذیب سادہ روٹی آچا کے
 ساتھ کھا کر گزار کر لیا ہون ایک اندہ بن نے کئی ماہ فون پرچ
 کے ساتھ روٹی کھا کر ہی گزار کیا ہے۔ ہاجر بن میل اللہ
 جو کہ نہیں مرنے۔ اندہ اس کا حافظ ہو لگے۔
 صدر انجمن احمدیہ کے ارکان شانت تہذیب
 چند جوان رکن
 مولوی شیر علی صاحب لی سا کو مجلس متفقین شامل کے ایک
 مفید اور ضروری اضافہ کیا ہے اندہ تہذیب کے فضل حکم پر اندہ
 واقع ہے کہ مولانا صاحب کی شمولیت تہذیب کو بہت ہوگی

حضرت سید محمد رفیع الدین صاحب قادیان کی خدمت میں پیش کیا گیا ہے۔

(جہد پر لڑنے والے بن میان محتاج الدین عمر پر و پراٹر و بیشتر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا)

خاتم النبیین

(نوشہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمد احمد صاحب مدنیہ)
 جلالہاں سے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے
 معنی و معنی تعلقات الہیہ کی وجہ سے اس بلند مقام تک پہنچ
 گئے تھے کہ آپ کے رتبہ کا سمجھنا تک نہایت مشکل امر ہے۔
 برے بڑے عظیم الشان انسان دنیا میں گزرے ہیں۔
 جنہوں نے اپنے نفسوں کو ہی پاک نہیں کیا بلکہ قوموں کی
 قوموں کو سدھار دیا اور جو خدا تعالیٰ کے احکام میں ایسے ہمک
 ہوئے کہ بس فدا ہی ہو گئے لیکن جس مقام پر حضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے قدم ملا۔ اس تک کہ کوئی نہیں پہنچ سکا۔
 زندگی کا کوئی سا پہلو ہی ہے لیکن آپ نے بغیر ہی معلوم ہوتے
 ہیں۔ چہن سے لیکر بڑے تک اور کسی دے ہی کی حالت
 سے لیکر ایک ملک کے بادشاہ ہوتے تک کی مختلف حالتوں میں
 کوئی پہلو بھی ایسا نظر نہیں آتا کہ جس میں آپ کے طریق عمل کو کسی قسم
 کی حجت گیری کا موقع ملے بلکہ جہاں آپ کو فخر کرن۔ کمال ہی کا پای
 نظر آتا ہے۔ اگر لوگوں میں جو کبھی بادی الشرف میں مل سکتا تھا تو
 فخر کریں۔ تو بہت سی کوریوں میں جانی ہیں لیکن یہ ایک ساری
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی ذات ہے کہ تھوڑا کتنا ہی بارک
 کرنے کے لیے ہوا آپ کی کوریوں میں ہیں بلکہ آپ کے کمال ہی کی حالت
 جائیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ بھی فرماتے ہیں کہ وہاں یقیناً
 الہوی ان، ہوا کا وحی ہوئی۔ میں آپ کو بھی یہی ہوا غرض
 سے کام نہیں کرتے تھے بلکہ مشائخ و اہل کے تحت ہی آپ کے سب
 کام تھے۔ پھر فرمایا کہ وہاں میت اذ میت و لکن اللہ
 وحی۔ یعنی آپ کو جب بھی دعا وہ آپ کا چھینکا ہوا تھا بلکہ اللہ
 نے چھینکا تھا۔ اسی طرح ارشاد ہوتا ہے کہ قبل ان مخلوق
 دشتی و عجای و عجای اللہ۔ اب اہل اللہ۔ یعنی کہہ دو کہ
 میری نماز اور میری قربانیاں اور میری زندگی اور میری موت
 سب اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ جو رب العالمین ہے غرضیکہ
 آپ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے منشاء کے آگے اس طرح نہ
 دیا تھا کہ آپ کی ساری زندگی میں ایک نوہ بھی ایسا نظر نہیں
 آتا کہ آپ کو بھی اپنی شہادت ہی چاہی ہو۔ چنانچہ اسی کا نتیجہ یہ ہوا
 کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاتم النبیین کے مرتبہ پر قائم کر کے آپ پر
 ہر قسم کی نیو نون کا حشر کر دیا۔ اور آئندہ کے لئے اللہ تعالیٰ

تک پہنچنے کے لئے ایک ہی روزہ کھلا رکھا گیا ہے اور وہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کا دروازہ ہے ایک ماہ
 تھا جبکہ مختلف ممالک میں مختلف قوموں کے لئے انبیاء آتے تو
 اور ایک دوسرے سے کچھ تعلق نہ تھا لیکن آپ کی بعثت کے
 بعد کوئی شخص مامور نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس پر رسول اللہ کی
 اتباع کی تہذیب ہو۔ صلی اللہ تعالیٰ وآلہ وسلم آپ کے کمال سے اس
 حد تک پہنچے کہ آپ کے بعد کوئی مامور نہیں ہو سکتا۔ جب تک
 کہ آپ اس پر تعلق نہ کریں تو ہر ایک کو ایک ہزار ایمان ہے کہ آپ کے کمال
 اس سے اس قدر ترقیات کی ہیں کہ ان میں ایک ہزار ایمان ہے کہ آپ کی
 اتباع کی برکت سے ایسے ایسے لوگ پیدا ہو چکے ہیں کہ جو بڑے بڑے
 انبیاء کا مرتبہ رکھتے تھے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 فرماتے ہیں کہ علماء اسی کا بنیاد بنی اسما شیل اور آپ کی
 فیض قیامت تک اسی طرح جاری رہیگا۔ کسی نبی کا رسول کسی کا
 دوسال تک کسی کا ہزار کسی کا دوسرے سال تک سلسلہ جاری
 رہا اور اس کے بعد ان کا فرمان ایک لون کو روشن نہ کر سکا لیکن
 آپ کو جب تک کہ دنیا قائم ہے لاکھوں کروڑوں انسانوں
 کے دلوں کو منور کرتے ہوئے سلوک کی اسلئے سے اسلئے راہوں کو
 ملے کر آ رہے ہیں۔ آپ کو دوسرے انبیاء و رسل پہلے اور ان میں
 میں شلا کر آپ کے لئے جوئے دین کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں
 کہ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و
 رضیت لکم الاسلام دیناً۔ اور یہ خصوصیت کسی اور مذہب
 میں موجود نہ تھی بلکہ وہ خاص خاص حالات کے تحت ہوتے تھے۔
 پھر آپ کے مبارک نام کو کلام کو قید کے ساتھ شامل کیا گیا ہے۔ جو
 فضیلت کسی نبی کو نہیں دی گئی۔ یہ بھی آپ کے ختم نبوت پر ایک دلیل ہے۔
 آپ جو میں زبان میں کام آتی آتا ہے وہ اب تک نہ پہنچے
 اور قیامت تک زندہ رہے گی یہ فضیلت بھی کسی اور مذہب کے
 ہائی کو نہیں ملی۔ سوئے۔ یہ۔ نہ رشت۔ جوہ و بدو کے شہ
 کسی دہی رسالت کی زبان اب تک محفوظ نہیں اور کسی ملک
 میں بھی نہیں بولی جاتی جس کی وجہ سے معلوم ان کی کتب
 میں اب تک کس قدر تفسیر ہو چکے ہیں۔
 آپ کے وہ صحابہ نے کسی اور کو نہیں ملے۔ جان شہاب ہی۔
 فرمانروا۔ مہر مقام راوی۔ مخلص حافظ قرآن۔ پاک بیباں
 تک ذریت۔ کامل خلفاء کوئی چیز بھی تو نہیں کہ جس سے
 آپ محروم رہے ہوں اور جو آپ کی تعلیم کے پھیلنے میں رکاوٹ
 کا باعث ہوئی ہو۔
 اس کی وجہ کہ آپ خاتم النبیین کیوں چلے؟ یہ ہے کہ
 آپ کی صفات الہیہ کے منظر تھے اور پہلے انبیاء ایسے تھے
 چنانچہ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ۔ حق خدائی تھا

قاب قوسین اور ادنیٰ۔ یعنی آپ اللہ تعالیٰ سے ایسے قریب
 ہوئے کہ قوسین ملائی جا دیں تو ان کے درمیان فاصلہ نہ رہے
 اتنا فاصلہ آپ میں اور اللہ تعالیٰ میں رہ گیا کہ اپنے کوئی فاصلہ نہ
 رہا۔ یہی ہم تک کہ وہ بھی ذرا اور آپ اس سے بھی قریب ہو
 گئے یعنی آپ نے اپنی کمان بھی نہیں۔ خدا کی ہی کمان میں
 اپنی کمان کو داخل کر دیا اور اس طرح جہاں اللہ تعالیٰ کا تیر چلا۔
 وہیں آپ کا چلا اور جس کی حمایت میں چلا آپ کی تیر بھی اسی کی حمایت
 میں چلا تو گویا ایک صفات الہیہ کے آپ منظر ہو گئے۔ چنانچہ
 حدیث شریف میں بھی ہے کہ۔ اوقت جوامع الکلم۔ یعنی
 ہر قسم کے کلمات مجھے آتے ہیں۔ جس کی تائید قرآن شریف
 کی اس آیت سے بھی ہوئی ہے کہ و علم آدم الاسماء
 کلہا۔ پس آپ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کے منظر تھے جن کا
 تعلق انسان کی قریات سے ہے اور قرآن شریف سے ثابت
 ہے کہ خاص خاص زمانوں میں اور خاص خاص ملکوں میں خدا
 کی خاص خاص صفات کا نمود ہوتا ہے پس پہلے تو یہ ہونا تھا۔
 کہ ایک خاص صفت الہیہ کے نمود کے وقت اس زمانہ کی کسی
 کے کلمات اس کے معنی نہیں ہو سکتے اس لئے ایک اور نبی
 بھیج دیا جاتا تھا لیکن اب خواہ کسی زمانہ میں کسی ملک یا قوم
 پر کسی صفت الہیہ کا نمود نہ ہو۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کے کلمات اس صفت کو اخذ کر کے دنیا پر بھیلانے
 کے لئے موجود ہوئے ہیں اور اس وجہ سے اب کسی ایسے
 نبی یا رسول کے بھیجے کی ضرورت نہیں رہی جو آپ کے الگ ہو کر
 اپنا سلسلہ قائم کرے بلکہ جو کلمات بھی کہ انسان حاصل کر
 سکتا ہے وہ آپ ہی کے اہل سے کر سکتا ہے۔
 لیکن باوجود ان کلمات کے جو آپ میں پائے جاتے ہیں۔
 اللہ تعالیٰ آپ کی عبودیت ظاہر کر کے لئے فرماتا ہے
 مَا تَحْتِیْ لَا دَسْوَلْ قَدْ خَلَقْتَ مِنْ قَبْلِ الرِّسْلِ اَخَانِ
 مَا تِ اَوْ قَدْ خَلَقْتَ الْفَلَسْطِیْمِ عَلٰی اَعْقَابِکُمْ دَنَا اِنَا جِو
 کہ وہ مرکز و نظر میں جو آپ سے بہت ادنیٰ درجہ کے انسانوں کو
 بھی خدا یا خدا کا بیٹا قرار دیتی رہی ہیں آپ کی شان کو دیکھ
 کر کہ آپ کو بھی کوئی ایسا ہی خطاب نہ دیرین۔ اللہ صلی
 علی محمد و علی آل محمد و بارک و مسلم اٹک
 حمید مجید

معذرت۔ چون کہ قرب کے بعض گاؤں میں جہاں کہ
 رہنے والے منبع بدر کے پر سین وغیرہ ہیں بیماری ہے اور
 خود ملازمین کے لاجحق میں بھی نکالت ہے اس واسطے کہ انہیں
 دیرین چھپا ہے اور ان تھوڑے روگے ہیں۔ سر مارچ کو

انہیں بھی اور ان میں سے کچھ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے

الہ آباد کا جلسہ مذاہب

اور ہماری شمولیت

از ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب

(سلسلہ کے واسطے دیکھو برادر نمبر ۱۱ مورخہ ۱۹۱۱ء)

(تذکرہ)

آج اس جلسہ کا دوسرا دن تھا اور تجزیہ وادہ پروگرام کے مطابق حضرت قبلہ مولوی محمد علی صاحب کی طرف سے پیشکش کی گئی۔ اسلام معتمدین پر صاف جاننا تھا۔ علی الصبح ہم کو یہ خیال ہوا کہ محکم وقت سے اطلاع ہو جاوے۔ جب وقت کہ ہمارا پرچہ پڑھا جاوے گا۔ اس امر کی دریافت کے لئے سید غلام غوث صاحب جو احمدی معاملات میں بڑی دلچسپی لیا کرتے ہیں۔ صبح دفتر کا نوٹن میں گئے۔ دہلی پر انھوں نے ہم کو حیران کر دیا۔ جب انھوں نے اطلاع دی کہ تنظیم کی رائے بدل گئی ہے۔ کہ آج مولوی محمد علی صاحب پرچہ کے لئے وقت دین کیونکہ ان کے خیال میں کل کا خراجہ صاحب والا پرچہ کافی ہے اس خبر سے میں حیرت میں ڈال دیا۔ دراصل سید بڑی بلا ہوتی ہے۔ ایک کی کامیابی جب عامر تھکتے ہیں کی حد دوسرے بلا ہو جاتی ہے۔ تو لوگ پھر اس کے ہلکے میں آئے پر خفیہ قسم کی روکا دینا ڈالتے ہیں ہی دہر اس تبدیلی کی تھی۔ وہ لوگ دیکھ چکے تھے کہ کس طرح گزشتہ روز اسلامی پرچہ پر غالب رہا اور مولوی محمد علی صاحب کی قابلیت کو وہ کلکتہ کے اجلاس میں بھی دیکھ چکے تھے اس لئے ان کو یقین تھا کہ آج دوسرا اسلامی پرچہ بھی نسخہ کا ڈنکے بجائیگا۔ ہم نے یہ فوراً سمجھ لیا کہ ان کے فیصلہ کو توڑنا کوئی آسان کام نہ ہو گا۔ اس لئے عاجز و قسم اور خواجہ صاحب دفتر کا نوٹن میں گئے۔ وہ دن دو دفن سکریٹری جلسہ موجود تھے اور پروگرام مطبع میں جانے کو تھا۔ کہ ہم نے روک دیا۔ اور ان سے گفتگو کی۔ عند بظاہر انھوں نے یہ کیا کہ یہ دو دفن پرچے ایک ہی ذوق کی طرف سے ہیں اس لئے ایک پرچہ ذوق کی طرف سے کافی ہے جو اب جب انھیں یہ کہا گیا کہ جب تم نے تمام مذاہب کے دو دفن میں پرچہ مختلف ذوق ہو کے قبول کئے ہیں اور خصوصاً ہندو مذہب کی ہر ایک شاخ کو

اس قدر وکلا پیش کریں گے۔ تو نہایت نا انصافی ہے۔ کہ اسلام کی طرف سے ایک پرچہ پڑھا جاوے۔ علاوہ ان میں یہ امر ان کو یاد دلایا گیا کہ مولوی محمد علی صاحب کے اوصاف نے خود مدعو کیا ہے اور خواجہ صاحب کو انہوں نے اصل علی گڑھ اور لاہور کے کچھ بڑے بڑے دیکھ کر اسلام طلب کیا ہے تو پھر ان کا کیا حق ہے کہ اب وہ دو دفن کے لئے جگہ نہ دیں۔ اگر ہونی تو کسی اصول پر یہ تبدیلی ہونی۔ تو کچھ جواب بھی ہوتا۔ لیکن شکل تو یہ تھی کہ دراصل فتح اسلام اور ان کو معیت میں دل ہی تھی ہر حال اسی بحث بحث میں ہم تھے۔ کہ دوسرے از غیب بروں آید و کار کجند وال معاملہ ہو گیا۔ میں اسی وقت مجلس ستر آگئے۔ انہوں نے خواجہ صاحب کو دیکھتے ہی تعظیم اور محبت سے ملاقات کی اور کچھ سنٹ ان کے گزشتہ پرچہ کی تعریف کرتے رہے اور چرادن سے سبب ان کے صبح جمع آئے کا پوچھا۔ خواجہ صاحب نے مختصر الفاظ میں ذکر کیا اور انہوں نے پچھلے مقرر صاحب سے ذکر پڑھنے سے کچھ دریافت کیا کہ کچھ تامل کیا۔ پر دیگر ام کو ہاتھ میں لیا اور سب سے پہلے جو پرچہ پڑھا جاتا تھا۔ اس کو کاکٹ کر مولوی محمد علی صاحب نام بکھدیا اور کہا کہ اگر ان اصحاب کی مراعات نہ کی جاوے تو پھر مجھے نہیں سمجھ آتی کہ ان کو ان سے زیادہ سخت ہر ام کا ہے اور یہاں تو مراعات کا بھی سوال نہیں۔ ہم نے تو خود ان کو مدعو کیا ہے اور ہم کو موقع دینا بھی ضروری ہے ایک عجیب نصیحت نیز بات جو اس موقع پر دی گئی وہ یہ تھی۔ کہ کسی سکریٹری یا منتظم جلسہ نے مجلس ستر کے اس فیصلہ پر ایک سنٹ کے لئے بھی تامل نہ کیا۔ اور اس کو حکم نقد پر ہی سمجھا۔ خواجہ صاحب نے اس میں بھی ہن ہنکا کہ جو پوچھ جیڑسیج جی کی کسی پر بیٹھ کر یہ لوگ دوسرے میں فیصلہ کر دیا کرتے ہیں اسی طرح مجلس ستر سے اس معاملہ متنازعہ کا بھی فیصلہ کر دیا۔ ہم گھر واپس آئے اور اپنے بڑا دران الا آباد کو الوان نعمت سے بیرہ باب ہو کر بارہ بجے کے قریب ہال میں پہنچے۔ چند منتوں میں حال پوچھا۔ بیچین گھاسے جانے کے بعد دعا ہوئی۔ اور سر جارج ناکس الا آباد انگریز کے کچھ بیٹ فارم پر آئے۔ آپ کمیٹی استقبال کے پریذیڈنٹ تھے۔ اور کل پرچہ عدم تفصیل تو نہ آسکتے تھے اس لئے آج آپ نے اپنا استقبال اڈیس خوش آمدید پڑھا۔ سر جارج ناکس کی شمولیت گویا اس ہمدردی کا ثبوت تھی جو گزشتہ کو اس جلسہ سے ہے۔ آپ نے محبت بھرا لفظ میں حاضرین کو خوش آمد کہا۔ ہر مذہب کی خوبیوں کا اعتراف

کیا۔ اور پھر ایک بین بین ادین میں ایک کی ہر ایک فلسفہ پر روشنی ڈال پندہ فرمانے آپ نے صفا مذاہب کی دکات اخلاقی تعلیم کے پورے کی۔ آپ کی تقریر کیا بہت عمدہ اور کیا بہت سنجیدہ اور مجھے حد تک کی گئی۔ اور آپ کے بعد مولوی صدر الدین صاحب مولوی محمد علی صاحب کا پرچہ پڑھنے کے لئے بلوائے گئے۔ خواجہ صاحب کے بعد اسلام کی حمایت میں مولوی صدر الدین صاحب کا شیخ پرانا بلحاظ قد و قامت ایک شاعر مزاج کو صفت تضاد کا لطف دے بغیر نہیں رہ سکتا تھا کہ ان وہ بسط فی الجسم اور کہ ان یہ لاغر ہلکے ہلکے اعضاء کہ ان وہ گھٹنے والی بلند آواز۔ اور کہ ان یہ خوش الحان شیریں لہجہ۔ مولوی صاحب نے شیخ پر جاتے ہی صفت رکوع قرآن کریم سے تلاوت فرمایا۔ اللہ اللہ قرآن کریم اور پھر وہ ناک خوش الحانی۔ جو دہرائی سر لاہوری کے سر پر گون سے جن سے کہ کل جلسہ کا افتتاح پڑھا تھا کہین بہت زیادہ مؤثر اور دل کش ثابت پڑا۔ پورے میں عورتیں اور کزنٹے غیر مسلم اصحاب ہماری طرح ہی دھرم سر ملا رہے تھے۔ مولانا مولوی محمد علی صاحب کا پرچہ اور اس کو پڑھنے والے مولوی صدر الدین صاحب ایک خاص اثر پیدا ہو رہا تھا۔ میں گزشتہ دن کی بابت یہ کہنا مجھوں گیا۔ کہ اگرچہ پرچہ میں میں ہندو نے لفظی تھی۔ کہ نہیں سنٹ سے اگر دو تین منٹ ہی زیادہ کوئی پڑھنے والا دقت لے لیتا۔ تو فوراً سکریٹری جلسہ کی طرف سے کوئی مذکور کی آدمی ذوق سے اہل کی طرح پرچہ پڑھنے والے کے سر ہو جاتا تھا۔ اور اس کو بند کرتے پر مجبور کرتا بیان پرچہ سے وہ کیفیت پیدا کر دی کہ تین منٹ متفرقہ کی جگہ چاس منٹ گزر گئے۔ اور کسی منتظم جلسہ کو خیال تک بھی نہ رہا۔ کہ مولوی صاحب کو روکا جاوے۔ دراصل نفسیہ پر یہ وہ جاوے ہے جو اپنے سامعین پر خاص اثر پیدا کر کے ان کو سب باطنی قراوش کر ادیت ہے ہمارے پرچہ میں ارکان اسلام کا فلسفہ نہایت ہی حکیمانہ طرز پر لکھا ہوا تھا۔ بقول نامہ نگار۔ سپر اخبار کوڑہ میں دنیا بند تھا پچاس منٹ پر کچھ اور منٹ گزرے اور مولوی صاحب نے اپنا پرچہ تمام دکمال ختم کیا۔ دوران تقریر میں کئی مواقع پر مال جیز سے گونج اٹھا۔ اور تو اور مولوی صاحب کے انگریزی لفظ ہوت قرأت آپ کا لب لہجہ آپ کی تمام شکل و شہادت کچھ ایسی دل کش ثابت ہوئی کہ شیخ سے آخرے ہی چند بورڈین لیڈر نے آپ کو مبارک دینے کے بعد آپ کے پتہ کا تباہ کر دیا۔ آپ کے لفظ کی دلچسپی از حد سرائی گئی یہ ایک مزید بات تھی جو پرچہ کی خوبی کے علاوہ تسلیم کی گئی۔ خواجہ صاحب

نمازی ہی حلقہ یہ وہ ملت جو انھیں نصیب نہیں ہوئی۔

مولوی عبداللہ بن صاحب کے پرچہ کے بعد بھی گئی ایک اور پرچہ پڑھے گئے لیکن ایک پہلو سے غایت ہی خوش کن پرچہ وہ تھا جو آریہ سماج کی طرف سے گرو کو کی گلو کی کے پر و فیسرام دیو بی۔ اسے پڑھ کر مضامین اور زبان کے لحاظ سے تو یہ پرچہ جند ان قابل گرفت نہ تھا لیکن آپ آرام دیو کی فراست نے نہ صرف اس پرچہ کا ہی خون کیا بلکہ نیاں انگریزی کی گردن پر اپنے الٹی پھری پھیر دی۔ آپ کا پرچہ اس قدر لبا تھا کہ اگر اسے اس طریق پر پڑھا جاتا جس سے سامعین کچھ سمجھ سکیں تو یہ پرچہ شاید دو گھنٹوں میں ختم ہوتا لیکن پروفیسر رام دیو نے بی جا کہ اسے دو گھنٹہ میں ختم کر دے۔ پھر کیا تھا۔ ایک تیز ترین کپرس دیں گاڑی چل پڑی جو جیسے اسٹیشن چھوڑے اسے بڑے بڑے اسٹیشنوں پر بھی کھڑا ہونا یا ٹھہرنا نہیں چاہتی تھی۔ کئی دفعہ سامعین میں شرارت مچا۔ اور کہا گیا کہ پروفیسر صاحب آہستہ پڑھیں۔ لیکن وہ ان سرعت، کلامی کا جھوٹ سر پر سوار تھا۔ ہر شور پر ایک منٹ کے واسطے پروفیسر صاحب آہستگی اختیار کر لیتے لیکن پھر آپ اسی تیزی میں آبلے۔ الغرض بندہ میں منٹ کی کشش کے بعد سامعین نے آپ کو اپنے حال پر چھوڑ دیا اور تقریر کے ختم ہونے پر ایک زبردست تہنیت کے ذریعہ سامعین نے اسے آتش آتش سلام کے ساتھ اس کے دست پر خوشی طاف کر دی۔ جو ان کے کانوں کو نصف گھنٹہ کے بعد نصیب ہوئی۔

یہ پرچہ آریہ سماج کے کسی معمولی وکیل کی طرف نہ تھا۔ یہ گرو کو کی گلو کی کے دامخون کا تھوڑا تھا اور ان خیالات کو ظاہر کرتا تھا جن کی کاربند آریہ سماج کی عالم اور بھاری شاخ ہے اس پرچہ نے ایک حد تک اس جدوجہد اور جدوجہد کا غائب کر دیا۔ جو ہم میں اور آریہ سماج میں ہمیشہ سے تھا اور جس غرض کی حصول کے لئے خواجہ صاحب نے ان در سالوں میں ایک ہی مضمون پر چار کے مختلف شہروں میں کچھ وکے بات کی ہے کہ آریہ سماج والے اپنے مسلمات کے روتے و تہ کے سوا کسی اور جگہ یا کسی اور قوم میں الہامی روشنی یا الہامی تعلیم کے قائل نہیں بلکہ وید کے سوا ہر ایک دوسرے مذہب کے استحقاق نہیں۔ یہی تعلیم کل ستیا رتھ پرکاش میں ہے اگرچہ ستیا رتھ پرکاش کا دیا چہ اس اصول کے مخالف ہے۔ اور اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ روشنی اور صداقت دوسری جگہ بھی ہے اور یہی وجہ ہے کہ بعض آریہ سماجیوں کے نزدیک صرف ستیا رتھ پرکاش کا دیا چہ ہی سوامی و بانند کا کھانا ہوا ہے اور باقی کتاب الہامی ہے۔ بہر حال اگر ستیا رتھ پرکاش

کے دیا چہ کو چھوڑ کر باقی سماج کو لپیٹ کر دیکھا جاسے۔ تو یہی بات نظر آتی ہے کہ سماجک اصول کے روتے و تہ کے سوا کہیں اور صداقت نہیں آئی۔ اور آریہ ورثے کے راہبیں اور آفتاب الہام نہیں چمکا۔ اس لیے ہندو اصول کی حکیمانہ اصول پر مخالفت نہایت ہی مؤثر الفاظ میں حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیغام صلح کے انتہائی صحفون میں کی۔ اور اس اصول کو نہایت وسعت اور قابلیت کے ساتھ خواجہ صاحب نے ہر ایک شہر میں جا کر برتا۔ ایک طرف آریہ کو اور دوسری طرف غیر آریہ کو پرہیز میں کیا۔ کہ خدا کا الہام نہ کسی قوم کے ساتھ وابستہ ہے اور نہ کسی مکان و زمانہ تک محدود رہ سکتا ہے۔ وہ خدا کی آفتاب ہر جگہ اور ہر مقام پر اور ہر وقت ہے اس آفتاب الہام بھی ہر جگہ اور ہر قوم میں اور ہر وقت چمکا اور چمکنا چاہے اور چمکنا چاہے۔ یہ امر مسلم ہے کہ ان کچھ آریہ کو ہر جگہ سماجک ممبروں نے کافی تعداد میں دل چاہتا ہے۔ اور ان براہمن قافلہ پر غور کیا۔ چنانچہ پچھلے سال جب ایک مذہبی مولوی نے سائنکٹ میں مناظرین سماج سے اون اعتراض کا جواب مانگا۔ جو بقول امرت سری صاحب خواجہ صاحب نے ہر شہر میں جا کر آریہ سماجیوں کو دروازہ کھٹکھٹا کر طلب کیے تو ان کی طرف سے یہ جواب ملا۔ کہ خواجہ صاحب کے اعتراضات ہمارے زیر غور ہیں اور ہم ان کے جواب کے فکر میں ہیں مجلہ پروفیسر رام دیو نے اپنی تقریر میں یہ کہہ کر ان اعتراضات کا خاتمہ کر دیا کہ صداقت اور روشنی کسی ملک سے وابستہ نہیں بلکہ کوئی ملک اور قوم اس سے خالی نہیں۔ خدا تعالیٰ نے ہر ایک جگہ اپنی منشا رکھ رکھ کر علم دیا۔ پروفیسر موصوف نے اس عامہ اصول کے بعد صافات الفاظ میں اعتراضات کیا۔ کہ پیغمبر محمد بھی روشنی اور صداقت عرب میں لائے اور اسی طرح اور قوموں کے نبیوں کی تعلیم صداقت سے خالی نہیں۔ اللہ اللہ گرو کو کی اور آریہ سماج کا پروفیسر اور جلسہ مذاہب میں یہ اقبالی ڈگری یحییٰ حضرت اقدس مرزا صاحب منور دے۔ واصل ہمارا اور ان کا جنگ ہی یہی تھا وہ کہتے تھے کہ وید کے بعد الہام کا دروازہ بند ہے اور کوئی دوسری کتاب بھی صداقت سے پرہیز یا نہیں ہوئی۔ اور ہمارا جواب یہ تھا کہ خدا کے عرفان اور الہام سے نہ کوئی قوم خالی رہی اور نہ کسی خاص وقت تک محدود رہا۔

حضرت اقدس علیہ السلام کی زندگی میں وہ لوگ اسی بات پر تھے کہ آج تک ان کی تحریک میں اسی پروردگار سے رہی تھیں۔ کہ وید کے سوا کہیں اور روشنی نہیں۔ لیکن آج پروفیسر

صاحب کچھ اور کہہ رہے ہیں۔ خواجہ صاحب کے جن دلائل نے یہ باتیں دو سال کے بعد سماج کی فکر کو قوت کرائیں یہ تو وہی تھیں جن سے براہمن احمدیہ ملوے اور جن سے حضرت اقدس کی وچرک پاک تصانیف معنور میں اور جن پر ایک حکیمانہ بحث پیغام صلح میں کی گئی ہے بات صرف یہ ہے کہ ہر ساری کی ساری باتیں کن بن کن بن میں اور عام طور پر کن بن لوگ پڑھتے نہیں ایک شخص ہم میں سے نکلا اس نے پنجاب کے مختلف شہروں میں کچھ دئے۔ کچھ دن کا عنوان تھا۔ قرآن کریم اور وید مقدس۔ اپنے اندر کافی دلچسپی رکھتا تھا کہ سماجیوں کی ایک کافی تعداد ان کچھ دن میں آجاسے اور یہ تو مخالفت و موافق اخبار سامنے ہیں کہ احمدی کچھ ار کی تقریر گھنٹوں تک اپنے سامعین کو بچھائے رکھتی ہے انہوں نے اگر خواجہ صاحب سے وہی باتیں سنیں۔ جو حضرت صاحب نے دنوں پہلے کھدی تھیں لیکن ان لوگوں نے آج تک ان کچھ ہی جوی باتوں کو دیکھتے یا سننے کی کبھی سمجھتے نہ کی۔ آخر یہ باتیں معقولیت اپنے اند رکھتی تھیں۔ آہستہ آہستہ معقولیت نے خدمت پر غلبہ پایا۔ ہر ایک شہر میں جہاں کہیں کچھ ہوا۔ سماجیوں میں کھل بی پڑی سماجی کچھ لکھ لکھ گئے۔ سماجی دشمنانہ نے ایک دوسرے جا کر بالقابل تقریریں کیں۔ لیکن سوامی دشمنانہ نے ان دلائل حکیمانہ کی طرف رخ نہ کیا۔ جو خواجہ صاحب نے پیغام صلح میں سے اقتباس کر کے دیں۔ کہ جب سوج۔ بادل۔ ہوا۔ پانی اور دیگر مظاہر قدرت انسان کی جسمانی ضروریات کے لئے ہر جگہ ہر قوم میں اور ہر وقت موجود ہیں تو الہام جس سے انسان کی روحانی ضروریات وابستہ ہیں۔ وہ کیوں ایک ملک اور ایک قوم اور ایک خاص وقت تک محدود رہے اس کا جواب در شانند ہی کو آسکتا تھا انہوں نے دیا۔ احمدی کچھ ار کا مطالبہ ہر شہر میں جاری رہا اور در شانند ہی راولپنڈی۔ سائنکٹ اور گوجرات میں لوگے لیکن اور شہروں میں نہ جیسے۔ آخر یہ جواب ملا۔ جو پروفیسر رام دیو نے دیا کہ حضرت محمد بھی صداقت اور نور دنیا میں لائے۔ یہ احمدی قوم کی تعلیم انسان فتح ہے کہ جنہوں نے کم از کم اس عظیم الشان صداقت کو اپنے مسئلہ منکر الہام کو سماج کے ایک بھاری حصہ سے منوالیا۔ پروفیسر رام دیو کا یہ کہنا کہ صداقت اور نور تو ہر جگہ ہے۔ لیکن مسئلہ کے لئے وید منزلہ مادر کے ہے جن کوئی تکلیف نہیں دیتا۔ کیا دنیا میں ہر ایک ان خوبیوں کی مالک ہوتی ہے۔ جو انکی اولاد میں ہوتی ہیں یا اگر طور پر اولاد میں وہ جو ہوتے ہیں۔ جہاں میں مطلق نہیں ہوتے۔ اور اب تو اس کے خط و خال

بھی ضعیفی کے ساتھ قائم تین ہے۔ اور خط و خال کے مہم پڑ جانے اور عجزہ کی شان درباری کو خاک میں ڈال دیا ہے۔ خط و خال سے میری مراد زبان منسکرت ہے۔ جس میں دیکھا کہ الہام تھا۔ جو زبان اب دنیا سے بیٹ چکی ہے۔ اور اس سے دیکھ کی اصلی تصویر فی بھی قابلِ شناخت نہیں رہی۔ اس عظیم الشان شخص سے ایک سبق بھی ہم کو ملتا ہے وہ یہ ہے کہ وہ حکمت کے جواہر اور موتی جو حضرت اقدس عروج کی تصنیف میں ہیں اور بن پر اس وقت تک کہ سبب تعجب نہ ہو کی نگاہ میں ہیں اور کس طریق احسن پر دنیا کے سامنے لایا جاوے اور پھر دیکھا جاوے کہ وہ بیش بہا موتی کیون دنیا کی آنکھ کو چکا چوندہ کر کے اسے احمدیت کا گرویدہ نہیں کرتے۔ زمانہ علم دوست ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے شانِ جودِ معجزات اور خوارق کے رنگ میں حضرت اقدس سے ظاہر ہوئے اور ان کے لئے مادی اور نفسی دنیا سردست طیار نہیں۔ شیعہ سے پہلے وہ دانی سے انہیں خلافِ عقل قرار دے کر اس ضمن کو قابلِ غور نہیں سمجھتے۔ حالانکہ وہ آیات اللہ ہی ہیں انکو ان آیات اللہ کی قدر دانی کے لئے طیار کرنا ہمارا فرض ہے۔ اور میرے نزدیک یہ ہے کہ الہی فلسفہ اور حکمت کے وہ بے پناہ خزانے جو تصانیف حضرت اقدس عین ہیں۔ اور ان کو آہستہ آہستہ جوہر احسن کی شکل کے تعلیم یافتہ و صاحب کے سامنے پیش کیا جاوے۔ ان میں حکیمانہ اور علمی مذہب کا مذاق بیکار جاوے۔ وقت یہ ہے۔ کہ تعلیم یافتہ جماعت نے مذہب کا نقشہ برد میں فیلسوفوں کے قلم سے کھینچا ہوا دیکھا۔ جن کے سامنے مذہب صرف عیسائیت تھا۔ اور خدا سرچ۔ چنانچہ ایسے خدا اور ایسے مذہب نے بہت بُرا اثر مغربی فیلسوفوں کے دل پر ڈالا۔ اور وہ مذہب کے حیثیت مذہب پر زور دے گئے ہیں حالتِ انگریزی تعلیم یافتہ مسلمانوں کی ہے۔ لیکن وہ قوی عصبیت کے باعث جابھی تک مسلمانوں میں مر نہیں گئی ہیں سننے کو آجاتے ہیں اگر انہیں کسی معقول طریق پر بلا یا جاوے اور پھر ان کے سامنے وہ جواہر اور موتی پیش کئے جاویں جو ہمارے پاس ہیں۔ وہ یقیناً گرویدہ ہو جاویں اور اس کے عاشق ہو جاویں گے۔ کہ جو اصلی مالک ان خزانوں کا ہے۔ ہمارے منکر کائنات لاکھ کوششیں کریں وہ ہمارے مقابل ہجیکارہ ہیں۔ اس بات کا تجربہ ہمیں اس یکچہرے ہوا ہے جو ۷۱- فردی کو محمد بن یونس پر لا ہوا اسلامیتہ کا لچ میں دیا گیا

پرو فیسر رام دیو کے کچھ کے بعد دوسرے اجلاس پہلا حصہ ختم ہوا۔ اور مولوی صدر الدین صاحب نہایت عزت

و احترام کے ساتھ منتظرین جلسہ کے ذریعہ بغیر نشست و قدم میں پہنچائے گئے۔ یہ اس بات کا ثبوت تھا کہ آج کی کارروائی کے آپ میری ہیں۔ ہم سب سجداتِ شکر ادا کرتے اور نمازِ عصر میں شریک ہو گئے۔ نماز کے بعد پھر جلسہ شروع ہوا۔ لیکن ایک بھی پرچہ ایسا نہ پڑ گیا کہ جس کا کوئی تذکرہ کیا جاوے۔ یہ صرف ہماری ہی رائے نہیں بلکہ ہندو مسلمان کرپن اخبارات نے اسلامی پرچوں کے علاوہ ستر ستر اٹھی کا یا ایک آدھ کسی اور پرچہ کا ذکر کیا ہے۔ اور کسی اور پرچہ کو کسی قسم کی خصوصیت نہیں دی گئی۔

آج شام کو ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کے لکچر کا اعلان تھا۔ اور جو بھی مولوی ولایت حسین کے مکان پر تجویز ہوئی تھی۔ آج حکایت میں کسی قدم و دست لگئی۔ اور تعلیم یافتہ گروہ کے علاوہ دیگر مسلم احباب بھی لا تعداد جمع ہوئے۔ چنانچہ ایک کافی تعداد اس موسمِ سرما میں آسمانِ تہ کھڑی ہے۔ ڈاکٹر صاحب جیسے کہ پہلے لکھا جا چکا ہے نہ جاسکے آدھ کام اہل شہر کی خواہش سے خواجہ صاحب کے سپرد ہوا۔ مولوی صدر الدین صاحب کے مضمونِ مزور ہوا الہام کا وہی حصہ ختم ہو سکا تھا۔ جو بہت سوجھ بوجھ کے متعلق ہے۔ آپ کے لکچر کا وہ حصہ جو آریہ سماج سے تعلق رکھتا تھا وہ باقی تھا۔ اس لئے خواجہ صاحب کے اعلان کیا۔ کہ ہمارے اس کے کم کی کوئی مضمون شروع کر دیں جو میں چار گھنٹے میں ختم نہ ہو سکے بہتر ہی معلوم ہوتا ہے کہ میں مولوی زبیر صاحب والا مضمون مکمل کر جاؤں۔ چنانچہ آپ نے وہی مضمون شروع کیا اس کا اثر اور اس کی قبولیت اسی قسم کی تھی جیسے کہ ہر جگہ خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے ہمیں دے رکھی ہے۔ ساڑھے تین گھنٹہ تک سناؤ تقریر ہوئی رہی اور کوئی فردا شریعتی جگہ سے نہ ہلا۔ اگرچہ جنوری کا مہینہ تھا اور ایک کافی تعداد سامعین آسمانِ تہ کھڑی تھی۔

آخری حصہ تقریر کا بہت مفید اور موثر تھا اور دراصل احمدیت کی تبلیغ تھی۔ خواجہ صاحب نے یہ ثابت کر کے کہ دیکھ کے بعد بھی الہام جاری ہے اور قرآن کریم۔ یہی خاتم الکتاب ہے اور قرآن ہی کل ملکوں اور قوموں کے لئے ایک مل کن ہے۔ آخر میں یہ بھی بیان کیا کہ اصلی دجہ کیا ہے کہ برہمنوں نے الہام سے قطعاً انکار کیا اور عیسائیوں اور دیگر اقوام نے اور انہوں نے مزدا۔

اصل بات یہ ہے کہ ان قوموں میں صاحب الہام نہ رہے ان کی کتاب کی بنا الہام نہیں ان میں کوئی صاحب الہام نہ تھا اس لئے کتاب کو الہامی اسی صورت میں پر لوگ ان

سکتے تھے۔ جب الہام کے وجود کے قابلِ دہن اور صاحب الہام کا نہ ہوا کسی اور طرف سے جا رہا تھا اس لئے انہوں نے تسلیم کر لیا کہ ان کی کتاب کے بعد الہام ہوا نہیں۔ بہر حال ان لوگوں سے زیادہ عقل مند تھے۔ کہ جب ایک خاص وقت کے بعد الہام نہیں۔ تو پھر بھی الہام نہ ہوتا۔ بہر حال الہام کا قطعاً باجواز انکار اقوامِ عالم نے صرف اس لئے کیا کہ وہ نہیں الہام پانے والے نہ رہے۔ اسلام پر بھی خدا غنا مست ہے موت وارد ہوتی اگر صاحب الہام نہ ہوتے۔ لیکن خدا نے اسلام سے یہ دروازہ کھلا رکھا۔ ہر صدی ہر ملک ہر شہر ہر قوم ہر آبادی میں اہل اللہ پیدا ہوئے۔ کوئی جگہ خالی نہیں جہاں شیرانِ اسلام نہیں ہوئے ہی صداقت اس حدیثِ شریف سے ظاہر ہوتی ہے۔ جس میں حدی کے سر پر عید و آنا ہے ذکر کیا گیا ہے۔ الغرض کوئی وقت اور زمانہ خدا کے مجبور اور ہم سے خالی نہیں ہوا۔ اور ہمارا اپنا زمانہ اور وقت بھی ایسے مجبور اور ہم سے خالی نہیں۔ کہ جس کے ہم احمدی متبع ہیں اور اگر اسے قبول نہ کیا جاوے۔ تو پھر ہمارا زمانہ اس صداقتِ خالی رہ جاتا ہے۔

یہ تو بیان ہی ایسا تھا کہ جو احنت اور مرعبا اور قربت اپنے اندر لئے ہوئے تھا۔ گوگ شانِ دان اور فرحانِ متعالی ہوئے۔ کہ اس سلسلہ لکچر کو ابھی دیکھا جاوے اور کم از کم ایک دو لکچر انگریزی زبان میں ہوں لیکن حضرت قیاضیہ علیہ السلام کے ارشاد کی تعمیل میں ہم آج کے بعد الا آباد پھر نہ کئے تھے۔ ہمیں ایک بزرگ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس سے بعض مسائل پر بحث کر کے کہ حکم تھا اس لئے میری تہی میں پر ریڈیٹ جملہ نے خواجہ صاحب کو مخاطب کر کے اس شعر پر جلسہ کو ختم کیا۔

دیدار سے نہائی و چہرہ سے گئی
بازار خویش و آتش ماتیر سے گئی (باقی آئندہ)

پیغام اخبار

پیر اخبار کے چند مفاد مضمون حضرت خلیفۃ المسیح مکی خدمت میں پیش ہوئے۔ فرمایا بہار اچھا اور سچا دشمن ہے ہر شے سلسلہ کے خلاف لکھا رہتا ہے ہم تو پھر بھی اسے کچھ نہیں کہتے حوالہ بخدا کرتے ہیں۔ بدیہی تو اس کے پیشِ خدا آجائیگی۔

غیر احمدی

فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے۔ ہم غیر احمدی کو غیر احمدی کہتے ہیں اور جو ہم پر لکھتا ہے۔ ہم فتوے لگاتے ہیں انکار بوجہ حدیث ان پر لکھتا ہے۔ ہم اپنی طرف سے کچھ نہیں لگاتے۔

مباحثہ گوجرہ کی اصل کیفیت

(۱)

ایڈیٹر صاحب! اخبار کو شرم کرنی چاہیے کہ وہ مسلمہ
احمدیہ کے برخلاف ہمیشہ غلط اور شرارت آمیز
تحریریں شائع کرتا رہتا ہے اور پھر یہ دعویٰ ہے
کہ ہم مسلمانوں میں اتحاد پھیلاتے ہیں۔ ایڈیٹر

جناب ایڈیٹر صاحب! روزانہ سپہ اخبار - ۱۳ مارچ ۱۹۸۲ء
کے روزانہ پرچم میں ایک مضمون بعنوان چند مسلمانوں کے
نام سے ایک غلط مضمون جن کی بابت کہ ان کو خود بھی کچھ خبر
نہیں ایک گندم خاں جو فروش میان محبوب، الم نے ان کے نام
پر مدعی اخبار کرنا ہے۔ چونکہ نام غلطی سے اور انھوں نے عام
مسلمانوں اور مرزاؤں کی صلہ رکھا ہے۔ اور صرف ایسی ایک
بات کو پس منے بلکہ ایک اور ایک جماعت کو دیکھ دیا
چونکہ جو ہمیشہ خداؤں کے دینا ہے اس لئے خود انہوں
نے اپنے ہاتھ ذلت کو فرمایا اور ایک جھوٹ بول کر خدا کی
لحنت کے نیچے آ گئے۔ اول وہ دیکھتے ہیں کہ گوجرہ میں بڑے بڑے
داشاعت تعلیم اسلامیہ کے بننے کے واسطے ایک انجمن قائم
ہے جس کا بھی کوئی نام و نشان نہیں۔ ان البتہ ایک
دفعہ گوجرہ میں خاص قصبہ کے چار دوسریں نے انجمن قائم
کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ جو کہ قانون ہی قانون میں رہ کر پورا
نہ ہوا۔

جس وقت اس عاجز نے بیعت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ
والسلام کی جناب حضرت خلیفۃ المسیح ع سے کی۔ اس وقت
میان محبوب عالم کو جو خود بخود اس جگہ کی مسجد کا امام بنا ہوا
ہے سخت ناگوار صدمہ پہنچا۔ کیونکہ اس کا باپ و شوٹ گل پیس
بیعت کرنے پر چند بھائیوں نے صداقت کو جان کر بیعت
حضرت مسیح موعود کی حضرت خلیفۃ المسیح ع سے کر لی جس سے
ان کا اور بھی زیادہ تن بدن جل گیا۔ چونکہ قصبہ کی آبادی
میں جو لوگ آباد ہیں اول کو چندان دین کے علم سے خیر نہیں
ان کو کیاں ہی نے بھڑکا نا شروع کیا اور محمد عظیم کا تب سکھ
لگھڑ حال دارو لاہور کو اس جگہ بلایا اور شور کرنا شروع کیا۔
اور نہ کہ کو بھی بلایا۔ جب میان محمد عظیم سکھ لگھڑ سے اس
عاجز کی بات سمیت وفات عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں تری
نوائس نے لفظ ستونی کے بارے میں یہ جواب دیا۔ کہ اہل
میں رافضی کا لفظ پہلے ہے اور ستونی کا لفظ بعد میں ہے
جس کے جواب تہہ ہوتے یہ کہ اگر اب قرآن مجید کے فقہوں

کو بھی آگے پیچھے کرنے کی جرأت ہوگی۔ جس کا جواب انہوں
نے یہ دیا کہ عربی میں یہ قاعدہ ہے کہ لفظ آگے پیچھے کر سکتے
ہیں۔ میں نے کہا عربی میں کر سکتے ہوں کہ قرآن مجید میں۔ کیونکہ
مضمون نویس خود اس بات کو کہتے ہیں کہ جب مولوی سے اگر
سوال کیا تو جوابائے محمد عظیم کے جواب اگر افرار کرنے کے ہمارا
تنگ آنا کھد یا۔ پھر جب میان محمد عظیم سے نشان نزول کی
بابت پوچھا تو اس نے جواب دیا کہ مجھے کچھ خبر نہیں۔ اور نہ
مجھے یہ بات بتانے کا علم ہے اور نہ قرآن مجید میں نشان نزول
لکھا ہوا ہے اور نہ قرآن مجید میں نشان نزول ہے۔ پھر جب
تفسیر میں پیش کی گئیں تو تفسیر دان میں لفظ ستونی کے معنی پوچھے
گئے۔ لیکن انہوں نے کہا کہ ہم تفسیر دان اور محدثوں کو بائبل
نہیں مانتے ہیں انھوں نے حضرت مسیح موعود کی مخالفت میں اگر
یہ لوگ قرآن اور محدثوں سے بھی انکار کر گئے ہیں۔ جو کہ روز
مناظرہ کے واسطے مقرر ہوا جس کے لئے ہمارے علماء
صحابان دارالامان قادیان سے جاب مناظرہ دشمن علی صاحب
جناب مولوی غلام رسول صاحب رابلی کی مولوی شیخ غلام
صاحب بروز جمعرات گوجرہ میں تشریف لے آئے روز جمعہ
کی صبح کو ایک خط عربی میں میان محمد عظیم وغیرہ کو پڑھا
شرائط مناظرہ لکھا کیونکہ روزانہ سپہ اخبار مورخہ ۱۹ مئی ۱۹۸۲ء
کے پرچم میں علی پور کے جلسہ کے مضمون میں سپہ اخبار نے
میان محمد عظیم کو یہ ساری شکایت عذابت کیا ہوا ہے۔ کہ
جلسہ میں ایک میان محمد عظیم دھڑکے پڑے ہوئے۔
جن کو نہ کچھ علم دن کی خبر نہ علم ملیں گے۔ ایک اندسہ اوباک
عاجز کا قصبہ جو کہ زبان زد عام ہے۔ جھوٹ سے لاہور کا پنا
چشم دید واقعہ بیان کر کے حاجیوں کو شرم سار کیا جس
میں اس کے پیر میان جماعت علی شاہ بھی شامل ہون گئے
ملاحظہ ہو روزانہ سپہ اخبار مورخہ ۱۹ مئی ۱۹۸۲ء۔ چونکہ
میان محمد عظیم پر عزم خود عربی کا عالم فاضل بنا تھا۔ اور پھر
عربی سے ناواقف قرار دیا تھا اس لئے جناب مولوی غلام رسول
صاحب رابلی نے ایک خط عربی میں برائے شرائط
مناظرہ و حالات زیرہ لکھا۔ جو کہ سند ذیل عالموں سے پہنچی
پڑا گیا۔ ہر چند کہا گیا کہ اس خط کو پڑھ کر مدد ترحم لوگوں کو
سناؤ۔ تاکہ جو شرائط لوگوں نے مقرر کر لی ہیں۔ کر لیں۔ جس کو
میان ظفر علی ایڈیٹر رسالہ اوار العفوۃ یثقیل بین دہانے ہے
اور نہ میان محبوب عالم اور نہ میان احمد الدین داغظ
باز نہائی صلح حاکم اور میان محمد عظیم کا تب پڑھ سکے۔ اور
لوگوں کو کہا کہ اس کے پڑھنے کی کیا ضرورت ہے۔ مگر ہم کہتے
ہے کہ ذرا پڑھو۔ اور عام لوگوں کو سناؤ۔ ورنہ ہم اپنے

علماء صاحبان کو کسی جاہل کے سامنے پیش نہ کریں گے لیکن
وہ اس عربی خط کو بغیر میں چھاپ دین اور زبانی جمع خرچ آزاد
چونکہ لوگ بے علم تھے۔ ان کی جاہل کو نہ سمجھے۔ مگر انہوں نے
ناڑ گئے۔ لے و نہج دن کے یہ خط ان کو دیا گیا تھا۔ اب وہ
ٹال ٹال کر کرنے لگے۔ کیونکہ میان محمد عظیم درمیان ظفر علی
پسروری بنام زیرہ ضلع فیروز پور میں مولوی غلام رسول صاحب
رابلی والوں کے ہاتھ دیکھ چکے ہوئے تھے اور زہرہ میں زہرا
افتخار کر چکے ہوئے تھے۔ خط کے دیکھتے ہی حواس باختہ ہو کر
اور دیوار کا سہارا لیکر ہونٹوں پر زبان پھیرنے لگے اور زہرہ
کی یاد سے ان کو ٹال ٹال پڑا دیا کہ اس واسطے یہ الفاظ زبان
پھلانے کہیں اب مناظرہ کا وقت گزر چکا ہے۔ اب دس بجے
واسطے ہیں۔ جس سے معلوم ہوا کہ لوگوں کو دیکھ دینے کے
لئے پہلو تہی اختیار کی ہے بارہم سے جواب مانگا۔ مگر
جہاں جواب کے بدلے زبانی اختیار کی دیجان کو یہ ہی کہا گیا تھا۔
کہ حفظ امن کا بندوبست کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ ان تمام
لکھا ہوا گورنمنٹ کے قانون کے برخلاف ہے کیونکہ یہ
معاہدہ مذہبی ہے جس میں فساد ہو جانے کا اندیشہ ہے اور
ان لوگوں کا طریقہ یہی ہے۔ کہ جہاں جہاں ہو کر فساد کرنے
کے درپے ہو جاتے ہیں مہیا کہ میان محمد عظیم اس سے پہلے ہی
بد زبانی پڑا آیا تھا جس سے انہوں نے انکار کیا اور مناظرہ
فریقین کی مرضی سے بند کیا گیا اس کے بعد فریقین میں تحریریں
ہوئیں اور انہوں نے تحریر دن کو غلط شائع کیا ہے۔ اور تمام
واقعات بناوٹی بیان کر کے بلیک کر دیا ہے جس سے
ایسے علماء کی حالت پر بہت افسوس آتا ہے۔ جس مضمون
پر ہمارے ساتھ ان کا مناظرہ تھا اس پہلو کو انہوں نے چھوڑ
دیا اور یہ افسوس کر لیا کہ اگر عیسیٰ علیہ السلام مر گیا ہوا ہے۔
تو ہم کو کیا اگر زندہ ہے تو ہمارا اس سے کیا تعلق ہے جس کو
جواب میں یہ کہا گیا کہ اب تک آپ عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان
پر چڑھائے ہوئے تھے۔ اور اب انکار کرتے ہو۔ اور
اون سے کنارہ کشی اختیار کرتے ہو

تحریریں جو بائیں فریقین میں

(جلال الدین احمدی گوجرہ کی تحریر)

میں جماعت احمدیہ گوجرہ کی طرف سے لکھتا ہوں۔ کہ جو شخص
کاہر عیسیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پڑھتا ہے
اور تا بعد اثنی عشری اللہ و رسول کی گوتا ہے۔ وہ شخص مسلمان ہے
اور ہم کو اس کی مسلمانی میں کوئی شبہ نہیں۔ ان اگر کوئی شخص
جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مرزا غلام احمد

مسیح موعود کی بیعت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت ہے۔

کو بیچ موعود نہیں مانتا اور شرک نہیں کرتا۔ ہم اس کو مشرک نہیں کہتے۔ اگر عمار اپنے فتوات کفر و کذب جو کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود پر لگے ہوئے ہیں واپس لیویں۔ تو ہم نماز اکٹھی پڑھ لیں گے۔

مشرک جماعت مخالف

میں بحیثیت قاضی گرو اور تحصیل ڈپٹی میک سنگھ علاقہ گجرہ و قصبہ گوہر کی طرف سے تھک دیتا ہوں کہ جو شخص کلمہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پڑھتا ہے اور امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے وہ مسلمان ہے۔ چونکہ مرزا صاحب بھی امت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تھے اس لئے جو شخص انکو کفر یا کذاب کہے وہ خود بوجہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرار و کفر ہے۔ اور جو شخص کسی احمدی مسلمان کو کفر یا جھوٹا کہے وہ خود کافر اور جھوٹا ہے اور ہم اپنے فتوات کفر و کذب واپس لیتے ہیں لہذا یہ سمجھنا ہوتا ہے کہ سند ہے۔ وخط۔ میان محبوب عالم قاضی گرو اور تحصیل ڈپٹی میک سنگھ۔ مہربانی فرما کر اصل تحریریں درج اخبار فرما کر استغفار اخبار میں چھاپے والوں کو یہ۔۔۔۔۔ شرم سار کریں۔ کہ پبلک کو دیکھو کہ دنیا کی کسی شرمساری کی بات ہے مگر امید نہیں کہ وہ شرمندہ ہوں۔

پیرہ اخبار دیکھنے کے بعد مضمون نویسوں کو دریافت کیا گیا کہ یہ غلط اور جھوٹے مضمون اخبار میں دے کر تم نے پبلک کو دھوکا دیا جس کے جواب میں میان محبوب عالم نے یہ جواب دیا۔ چونکہ ہم جماعت احمدیہ کو جھوٹا سمجھتے ہیں اس واسطے ہم نے جھوٹ لکھا ہے۔ پھر مضمون نویس نے ظاہر کیا کہ کس انکپشن نے جماعت احمدیہ کو ہیرا ان کے مکان سے وعظ کرتے ہوئے نکال دیا ہے۔ حالانکہ کس انکپشن نے ہم کو یہ کہا کہ ہمارے مکان پر چل کر وعظ کرو۔ اصل واقعہ یہ ہے کہ وعظ بازار میں ہو رہا تھا۔ اور اُن عاملوں کو لکھا گیا تھا کہ اگر کسی نے جواب سوال کرنا ہو۔ تو اس وقت کرلو۔ بجائے جواب سوال کرنے کے انہوں نے ایک درخواست عدالت میں دین مضمون دی۔ کہ احمدی جماعت کے علماء پیغمبر خدا کو نفوذ بائبل کا بیان سے روک رہے ہیں اس لئے براہ مہربانی ان کا وعظ بند کیا جاوے۔ چونکہ اس وقت ہمارا وعظ قریب اختتام تھا۔ اس لئے ختم کیا گیا۔

یہ صداقت ان لوگوں نے اپنی ظاہر کی ہے۔ مناظرہ کے روز سے دو روز پیشتر میان محبوب عالم و میان محمد فطیم نے قرآن مجید حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مدد نہ ہونے کی بجائے آریلوں اور سکھوں کی التجا کی۔ کہ ہم کو کلمات آریہ سافر اور اور کتابین جو کہ مسیح موعود کی مخالفت میں لکھی

ہوئی ہیں دور جن کے جواب میں انہوں نے ہم سے انہوں نے غلام کر کیا اور کہا کیا مسلمانوں کے پاس آپ کے ساتھ مناظرہ کرنا کے واسطے کوئی کتاب نہیں۔ جو ہم سے کتابین مانگتے ہیں۔ اور ان کو یہی انہوں نے بہت شرمندہ کیا لیکن کب نہ شرمندہ ہوتے تھے۔ اگر ان کو کوئی شرم ہوتی۔ تو پھر میں اپنے وقت سے آتے۔ دیگر جن شخصوں کے وخط مضمون کے پتے ہوئے ہوئے ہیں ان میں سے فتنی خٹہ خان ٹھیکہ دار و محمد دین محمد اسماعیل سوداگران چرم اخبار و اسے مضمون کے وخط کرنے سے انکاری ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم کو خبری نہیں ہے جس سے معلوم ہوا کہ میان محبوب عالم نے خود کلمہ دے دیا۔ مضمون نویس نے حضرت خلیفۃ المسیح کو متوجہ کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کی بابت انکار کیا ذکر کیا ہے۔ یہ کان بھول کر نہیں کہ عاجز کیسے خبر کے جواب انکار کرتا ہے۔ حضرت صاحب کے الہامات تو خدا کے فضل و کم سے پہلے میں ملے اس لئے اپنے پیرو گروہی کو اپنی تحریر سے کذاب و کافر قرار دیا ہے۔ کیونکہ میان محبوب عالم نے خود کلمہ دیا ہے کہ جو شخص حضرت مسیح موعود کو کفر یا کذاب کہے وہ بوجہ حدیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرار و کفر ہے۔

اب اس تحریر سے وہ اپنے پیرو گروہی کو بوجہ تحریر اپنی کے کیا بنا تا ہے اور دوسرے مفسرین اور مذہبوں کو کیا سار ٹھیکہ عنایت کرتے ہیں اور یہ تحریر ان چاروں مذکورہ بالا اشخاص کے مشورہ سے محبوب عالم نے لکھی تھی فقط۔ جلال الدین احمدی از گوجسٹر۔

(۳۰)

انجانب خاکسار سراج الدین احمدی درخواست دعا لکھی تھی سبیل الایمان مذہب برادر است اندر۔ جملہ بزرگان کی خدمت میں منات عاجزی سے التماس کہ ہمارے خدا میرے حال پر رحم فرما کر خاص محبت سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے عمل صالح کی توفیق عنایت فرمائے۔ دوم حضرت خلیفۃ المسیح کی عمر دراز کرے اور اس گنہگار کو آپ کی زیارت جلد شرف فرماوے۔ سوم۔ خاکسار اس وقت ماروے اور ہمارے سخت لاچار ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے شفا بخشنے۔ چارم۔ خاکسار کی اور خاکسار کے رفیق میان عبداللہ صاحب احمدی کی وصول ہوتے۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے وصول کرادوے۔ پنجم۔ میرا بھائی تسمی نواز الدین مزاری ہو گیا ہے انکو اللہ تعالیٰ تندرست کرے۔ ششم۔ میرے والدین کی میتیں بن اللہ دور کرے اور ان کو حضرت مسیح موعود کی پیمان بخشنے اور پیمان

سے مالا مال کرے۔ ششم۔ خاکسار کو توفیق سے بکدرش کرے۔ ہم۔ یہ کہ تمام اپنی دنیاوی نعمتوں سے مالا مال کرے۔ ہم سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(۳۱)

امیر شاد ناصر اکمال بھی پتے کو بغیر دے دو مضمون دیتی۔ اور خدا کا فضل بھی دعا و پکار کے بعد زیادہ نازل ہوتا ہے اور رحمت سے پھل بھی بغیر ملے نہیں کرتا۔ اس بنا پر اس عاجز نے بار بار لکھنا شروع کیا ہے اور توجہ و شاد بھی ہے کہ جس امر کے لئے کوشش اور پیروی صدق دل سے کی جاوے۔ بفضل خدا وہ کام آخر بھی جاتا ہے لہذا اللہ العزیز کے لئے ساری کوشش ہے جانیں ہے بلکہ برائید کشاں یہ تحریر لکھی گئی ہے اس میں کھدا ہی شکر ہے چاہے یا کفر یا کذب خدا یہ کام ضرور انجام پذیر ہو گا انجاء و غرض ہے جو اپنے کاموں میں چل کر کے اور غور میں کر دکھلاوے۔ جماعت میں جوں کا توں لکھا جو وہی انعام پاتا ہے۔ پیغمبر مونا ایک غولی کی بات ہے جو پیغمبر مونا ہے اس کا اول ترقی تھی نسبت جو تیر کے میں جا ہوتا ہوں کہ میرے خاص احباب پیغمبر نہیں جو تیر نہیں پہل کرین تاکہ فضل و کرم بھی ان پر پہنچے پہلے اتنے بھائی رہنا ایک عیب ہے۔ جماعت میں مفت اول حاصل کرنا اور اپنے ہاتھ جگہ حاصل کرنا بڑی خوبی ہے اور توجہ اولیٰ سے پیچھے رہنا بہتر نہیں ہے بعض ایسے مسرت ہوتے ہیں کہ آخر کو نماز میں شامل ہوتے ہیں انھیں وہ ثواب نہیں ہوتا۔ جو پہلے آمینوں کو حاصل ہوتا ہے بعض ایسے بھی کم قسمت ہیں جو سلام پھیرنے کے بعد چہنچہتے ہیں اور کثرت اخوس ملتے ہیں لیکن وہ ایسا ان پر جو نماز تضرع کر دیتے ہیں اور حق تعالیٰ ہوتے ہیں فوجوں میں بھی جو آگے بڑھ کر حملہ کرتے ہیں انہیں انعام و اکرام ملتے ہیں اور ترقی درجات پاتے ہیں اور جو لوگ جاہوری کر کے زخمی ہوتے ہیں ان پر خاص مہربانیاں حکام کی ہوتی ہیں اور منصبے جاگیر پیشتر پاتے ہیں سخاوت الہی عہد صفت ہے کہ کافر میں بھی ہوتا بہتر ہے۔ حاتم طائی کوئی مسلمان نہیں تھا۔ مگر کس عزت سے اس کا نام دنیا میں مشہور ہے پھر اگر مسلمان بھی جو اور احمدی ہی اور سنی ہی جو تو سبحان اللہ نور اعلیٰ نور۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فاستبقوا الخیرات۔ تاکہ مومن کی طرف دوڑو۔ سوائے میرے احمدی باجم دور الضعفاء کے لئے ایک دوسرے پر بیعت کر کے رو بہ بھیجو میری باتوں پر منہ نہیں سمجھنے دل سے لکھنا ہوں اور کچھ کہن ہوں یہ معاذ اللہ کچھ سنی ٹھٹھے کا مقام نہیں ہے۔ بہنی ٹھٹھے سے حضرت موسیٰ علیہ السلام

نے پناہ مانگی۔ دل کی تڑپ سے کتابوں اس تجربہ کار پڑھنے کی بات کو سنوا اور میری نصیحت پر جلد عمل کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہاری امداد فرماوے۔ آمین۔ ناصر نواب انصاریان۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولوی محمد علی صاحب
کا مضمون جلد نہ ابھ
الآباد

لاہور نے احمدی لٹریچر کی اشاعت کے عنوان سے حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کے جلسہ مذاہب الالآباد والے مضمون کی اشاعت کے متعلق تحریک کی ہے اس کے متعلق میں اپنے احمدی برادران کو یہ خوش خبری سنانا چاہتا ہوں کہ ہمارے مکرم صاحب ابو محمد بخش صاحب گزشتہ پختہ لودیانہ... جن کے دل میں اشاعت اسلام کا خاص جوش ہے اور جو ہمیشہ اشاعت اسلام کی... میں فراح حوصلگی سے کثرت قیوم دیتے رہے ہیں اس مضمون کی اشاعت کے لئے پہلے یکھد موعوب عطا فرمائے گا وعدہ کرتے ہیں اور آپ چاہتے ہیں۔ کہ دیگر احباب بھی اس کا ذخیرہ بن چندہ وین۔ اور کثرت سے اس مضمون کی اشاعت ہو۔ جو مسئلہ احمدیہ کی اصل غرض اور اہم مقصد ہے اور جس کے لئے پہلے سید مولیٰ امام علیہ السلام دنیائے تشریف لائے تھے۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب کی یہ

مضمون جس میں اسلامی اصول اور امکان غلط نہایت عجیب اور معنی خیز پر ایہ میں بیان کیا گیا ہے۔ گویا وہ ایک کوڑہ بن بند کر دیا ہے۔ خدا تعالیٰ ہمارے مکرم مولوی صاحب کی عمر بن برکت دے اور اگر جزائے خیر سے جن کے قلم سے خدمت اسلام انجام پذیر ہو رہی ہے۔ میں وسوسہ این بے بیاموتوں کا ملک میں پھیلانا اور اسلامی صدیقین کا ان تک پہنچانا نام کو گون کا فرض ہے ابو محمد بخش صاحب کے یکھد روپیہ کے علاوہ پہلے غلہ روپیہ دیگر احباب غلطیات جمع کر دیں گے۔ دیگر انہما نے احمدیہ کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ بھی اس کا ذخیرہ بن چندہ وین تاکہ یہ مضمون ہزاروں کی تعداد میں جھاپ کر ملک میں شائع ہو سکے۔ والسلام خاکسار۔ محمد شفیق۔ سکریٹری انجمن لودیانہ۔ ۸۔ فروری ۱۹۹۷ء

بابو جیون کیضرت
لنگھاتا اور ملوٹنگ میں دو
روایت اور ہشتیار بابو جیون

کونہ درج ہے۔ چونکہ ہر ایک قسم کا خدمہ کھانا پکھا کر کھاتے ہیں دینو استین دفتر سکریٹری صدر انجمن احمدیہ میں بھیجا جاوین

نصیحة

اس بارش اور سردی کی نسبت عاجز کے جی میں انشاء اللہ ہو کہ بر بارش مذہب لائے والی ہے اور اس کی زد سے بچنے کے لئے یا اللہ یا رحمن دل ہی دل میں دعا ہے رنگ میں بچنے سے رہا کریں۔ یعنی مدد تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لا کر کامل پناہ اور کامل فرمانبرداری اور تقاضے ہی کے لئے ہو اور اس کی رحمانی صفات کا خالق اپنے آپ پر نہ کر کے رنگ میں تمام مخلوق کی خیر خواہی دل و زبان سے بے بالا وین اور اس کی تمام مخلوق کے لئے اس کی بارگاہ عالی میں دلی دروسے دعا میں لکھتے ہیں۔ کہ رو بارشیں دل ہی دل میں اس کرتے ہیں۔ پھر دیکھا کہ حضرت مولانا ابراہیم ابراہیم اندر اندر ہر دم کوٹ میں ایک بار کے علاج کے لئے فرما رہے تھے کہ بن تو عا جوئے الہام بالامد تفہیم پیش کیا۔ پھر دیکھا کہ حضرت مسیح موعود ؑ ایک فوت پر تشریف فرما ہیں۔ عاجز مدد غلام محمد محمدی الدین سامنے کھڑے ہیں۔ عاجز نے غلام محمد محمدی الدین سے کاؤڈ کا ذکر کیا تو حضرت مسیح موعود ؑ فداہ روحی سے چانی لگا کر ایک صندھی سے بہت سے لکھ لکھائے خطا کی شکل میں عام اشاعت کے لئے عاجز کو عطا فرمائے۔

ذرحہ جیلدہ ار عاجز

شہنائی چکر

ایک مختصر سا سالہ مارا مرستہ بنی ابن خیر جو کے فریب کو توڑنے کے لئے توشا کا کام دینے والا۔ ہمارے موٹھیری دوستوں نے شائع کیا ہے۔ مہارہ اور دعا والے معاملہ پر ایسی صاف روشنی ڈالی ہے کہ مومنین کے واسطے موجب ترقی ایمان ہو۔ اور کافین و مکفرین چنڈھیا کر اسی چکر میں با پڑیں جس میں خود دلی فاضل صاحب گرہے ہیں۔ شہنائی چکر بچا تو موٹھیر سے ہے۔ برائید ہے کہ بن خود جو کے لئے نائے کی کا کام دیگا۔ ابن خیر جو کہ جوش میں لائے کے واسطے زبان ہی اسی کے طرز کی استعمال کی گئی ہے۔ قیمت فی رسالہ ار۔ جو مفت شائع کرنے کے واسطے لکھ منگوائے۔ اس کو ایک روپیہ میں عود بھیجے جاوین گے۔ شے کا پتہ۔ سکریٹری انجمن احمدیہ۔ موٹھیر علاقہ جنگاں۔ میر سے خیال میں اس رسالہ میں ایک لفظ رو گیا ہے۔ صفحہ ۲۰ سطر ۳ میں جن کہلے۔ گھر سے پکڑ لاؤں۔ وہاں چاہئے گھر جا کر

کان سے پکڑ لاؤں۔ جو صاحب رسالہ خریدیں اپنی کتاب درست کریں۔ ہم سفارش کرتے ہیں کہ اس رسالہ کے بہت سے لئے احباب خرید کر مفت تقسیم کریں۔

(دفتر تبرہ قادیان سے بھی مل سکتا ہے)

ضرورت ناظم

ایک احمدی دوست فوجان عمر امسال قوم زیبندہ دار و راجہ ساکن راجہ ضلع گوہرات حال مدرس مدرسہ موضع رسول نسل گوہرات جو نہایت ہی صالح اور خلیق اور شریف آدمی ہیں اور جن کی علاوہ زمیندار آمد کے علاوہ روپیہ مہوار تنخواہ ہے کی احمدی زمیندار خاندان سے بھی مل کرنا چاہتے ہیں۔ جو صاحب پند فرماوین دفتر تبرہ میں اطلاع دیں۔

(۲) ایک احمدی فوجان خوب الطبع قوم کا اور ان میں غلہ گوہرات باشندہ۔ عمر ۲۰ سال۔ تنخواہ ستر روپیہ مہوار پورے ایک پیر سالانہ ترقی۔ مستقل مکرکاری ملازم۔ سناج کا خواہاں ہے ال حاجت مدد غلام محمد صاحب ویریزی اسٹنٹ حصار خط و کتابت کریں۔

رسیدار

(۱۳۔ فروری ۱۹۹۷ء)

میان نیاز محمد صاحب ۲۱۴۴ ع۔ عالم گران ع۔ ۱۳۵۹ ع۔ ۱۳۔ فروری ۱۹۹۷ء

سید محمد رفیع علی شاہ صاحب ۲۱۴۴ ع۔ محمد علی بخش صاحب ۲۳۳۷ ع۔ ۱۵۔ فروری ۱۹۹۷ء

گل باب الدین صاحب ۲۱۴۴ ع۔ مہارہ محمد بخش صاحب ۲۱۴۴ ع۔ ۱۶۔ فروری ۱۹۹۷ء

عزیز الرحمن صاحب ۲۱۴۴ ع۔ ۱۸۔ فروری ۱۹۹۷ء

میان عطا محمد صاحب ۲۱۴۴ ع۔ میان احمد دین صاحب ۲۱۴۴ ع۔ ۲۰۔ فروری ۱۹۹۷ء

میان عبد الرحیم صاحب ۲۱۴۴ ع۔ علی محمد خان صاحب ۲۳۳۹ ع۔ ۲۳۔ فروری ۱۹۹۷ء

راجہ دوست محمد صاحب ۲۱۴۴ ع۔ فدا محمد صاحب ۱۰۱۵ ع۔ ۲۵۔ فروری ۱۹۹۷ء

میان علی محمد صاحب ۲۱۴۴ ع۔ خلیفہ محمد صادق صاحب ۱۸۱۵ ع۔ ۲۸۔ فروری ۱۹۹۷ء

احمد حسن صاحب ۵۸۰ ع۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حمد الہی اور زندگی نامہ

تو ہے غریب پرور تو ہے جناب عالی
لے رب تویی احد ہے بیشک قوی صمد ہے
تیرا نہ کوئی بیٹا نے باپ تو کسی کا
کچھ بھی نہ تھا جہاں میں تھا تو ہی لامکان میں
نے چاند تھا نہ سورج تارے تھے فلک پہ
کہ فضل میرے سوا نہ صرف کا دن چڑھے
کہ دور اس خزاں کو بڑ گل بنا جہاں کو
اسلام کو بڑا دے اور کفر کو گھٹا دے
جو جگ کر رہے ہیں اور تنگ کر رہے ہیں
ہیں کہو تے اچھلتے چالیں ہیں ہم سے چلتے
اب ہیں وہ ناز والے ہم میں نیاز والے
کرتے ہیں چھیڑ خانی فتنوں کے ہیں وہ بانی
مرث گئے وہ غازی، ترکی رہے نہ تازی
محمد دم تھے جو پہلے خادم وہ اب بنے ہیں
پھر چڑھ کے ہیں وہ لڑتے نائن وہ ہیں لڑتے
جواب ادب تھے پہلے منہ زور ہاں میں کرتے
اقبال جا رہے ادبار آ رہے
موجھیں وہ چڑھتے جو ہاتھ جوڑتے تھے
فتنوں نے سر اٹھایا ہم کو غموں نے کھایا
تخیم بدی کو کھو دے تو یک بیج بود
جودین کے ہیں دشمن اور تیری رہ کے مہین
ششدہ ہے عقل ایسا یہ ہم کو ہو گیا کیا
اموال کو ڈوبو یا علم و ہنر بھی کہو یا

ناصر یہ چھوڑ جھگڑا لے نام تو خدا کا
کچھ فکر نہ تو اپنا - دنیا تو ہے خیالی

ایک ضروری اعلان

کیا ستم ہے تھے ستم آپ ہی ڈھانے والے
فاحینا کا بہت شور مچانے والے
میں نے ایک عرصہ سے اپنی دقت عزیز کا کچھ حصہ مطالعہ کتب مذہب شیعہ کے لئے وقف
رکھا ہے اور خدا کے فضل اور میں تو بہت حضرت سیدنا امیر المومنین سے چند ایسے زبرد

مطالب معلوم ہوئے ہیں۔ جو اس کے اور دوسرے مذہب کے کالج کے ڈپٹی کو مین چودہ
دینے کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ کافی حوصلہ ثابت ہوں گے۔ نتیجہ ایک اگر منظور خدا ہوا۔
تو یہ ہوگا کہ بہت سی نیک و بدین ان عفا مذہب کا مد سے بیزار ہو کر اسلام کی سچی تعلیم
کی شیدائی ہو جاویں گی اور شیعہ دینی کے اتحاد میں اس کی آج کے کل نازک اوقات میں
سخت ضرورت ہے یہ مطالب ایک زبردست تحریک پیدا کر دیں گے اسی مقصد کو مد نظر
رکھ کر سب سے پہلے میں نے واقعات کر بلا پر ایک مستقل رسالہ لکھا ہے جس میں ان واقعات
حسرت ناک کے اصلی اسباب کو کتب معتبرہ شیعہ علماء کو ایران و تہذیب سے ہونڈ
ڈپنڈ کر جمع کیا ہے۔ اور خدا کا شکر ہے کہ اسلامی تاریخ کے اس تاریک حصہ پر کافی
دستی ڈالنے میں خاطر خواہ کامیابی ہوئی ہے چون کہ شیعوں میں شہادت امام حسین ہی
ایک منظر واقعہ بیان کیا جاتا ہے اور نصاریٰ کے نمونہ پر کافراہ آست اور ذبح حکیم
بھی حسین ہی میں اس واسطے اسی واقعہ کی تفریح کرتے ہوئے بہت سے دوسرے مسائل
متنازعہ مذہبی کی بھی توضیح کی گئی ہے۔ سروسٹ اس تحقیق سے مثل آفتاب نفع النہار آشکار
ہو جاوے گا کہ شیعہ ہی قاتلان مظلوم حسین ہیں۔ مگر مصلحت کشانے اخبار نہیں ہے بلکہ
شہید خجندیہ بیان جفا کا رہے۔ جن کہ اصل رسالہ تحقیق واقعات کر بلا کی اشاعت میں ہوجو
چند عرصہ مزید درکار تھا۔ اس واسطے گذشتہ محرم میں اس کا ایک خلاصہ زیر عنوان "میں
میں مظلوم" چھاپ کر شائع کیا گیا جس پر میں جانتا ہوں کہ احمدی اور غیر احمدی
صاحبان حونا اور شیعہ صاحبان خصوصاً بعد مطالعہ مائیدی یا تجدیدی رائے کا اظہار
فرمادیں۔ تاکہ اصل رسالہ میں مناسب اصلاح کی جاسکے۔ خوشی کی بات ہے کہ سب سے
پہلے اس مختصر ٹریکٹ پر اخبار ایشیا عثمانی دینی کے فاضل امیر بشیر صاحب نے یکم مارچ
مطابق ۲۰۔ صرف لکھا کہ کے پرچم میں اشاعت فرمادو فرمایا حالانکہ اس رسالہ میں
ان شہادت کا جواب بیشتر موجود تھا۔ اور میں نے ایک اور جواب ہی اذن کے شہادت کا
نمونہ پاس رکھ چھوڑا ہے۔ میں بہت شکوکہ ہو چکا۔ اگر کچھ اور شیعہ صاحبان ہی جن کی
نظر سے یہ ٹریکٹ گزرے۔ اپنی رائے سے مطلع فرما دیں گے۔ اگر کوئی شیعہ صاحب
اسکو دیکھنا چاہیں تو یہ موعودہ ذیل پر مجھ کو تحریر کریں میں ان کو یہ ٹریکٹ مفت روانہ
کریں گے کو طیار ہوں اپنے احمدی اصحاب کے پاس ہے کہ یہاں تک ممکن ہو اپنے شیعہ صاحبان
کو۔ تاکہ اس اعلان کی بخوبی اشاعت کریں۔ والسلام علی من ابیہ الامینی
خاکبائے امیر المومنین خادم حسین خادم بھیروی۔ دہلی۔ لال کوٹھی

ضرورت نکل
ہمارے ایک معزز شریف آسودہ عمل زوجہ اولیٰ دوست شری ضروریات کے
سبب دوسرا نکل کرنا چاہتے ہیں۔ خط کتابت معرفت ادب اخبار بدہ ہوگی

ضرورت ملازم
ہمارے ایک عزیز کو جو قطع لال پور میں ملازم ہیں ایک ایسے آسان دلائل
تاک تعلیم یافتہ کی ضرورت ہے جو ان کے پاس چند روزہ کر انھیں

انگریزی پڑھا دے

ضرورت
جب سے بڑی ہوا ہے اس وقت سے لے کر حضرت ابراہیم کی وفات تک
تمام پرچوں کے خالی سال بہ سال مکمل ہمارے ایک دوست کو ماہین

مناسب قیمت پر خریدتے جاویں گے۔
اگر کسی صاحب کے پاس ہوں تو اطلاع دیں سلاؤثر اخبار تبرہ۔

خطبہ جمعہ

(۱۴۱)

خلف الرشید حضرت سید موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خیراؤ

محمود احمد صاحب نے اس جمعہ کے خطبہ میں جو فرمایا۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ لوگ اپنے بچنے۔ بچو۔ نوکر کی معذرت کی پرورش کرتے ہیں۔ ایک قصور سزا ہو جائے پر اس قدر ناراض ہوتے ہیں کہ خدا کی پناہ۔ اور اس وقت یہ عذر تسلیم نہیں کرتے۔ کہ پہلے اتنی حمت جو اطاعت کر چکے ہیں۔ تو پھر ایک مامور کے نہ ماننے سے اس قدر قائل کہ غضب کیوں نہ بھڑکے۔ گویا اس سے پہلے کے تمام ماموروں کو کوئی مانتا ہو۔ اکثر لوگ کو یہ بہانہ آگیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم خدا کو ماننے میں ناز پڑھتے ہیں روزے رکھتے ہیں حضرت محمد رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لاتے ہیں پس سچ موعود پر ایمان لانے کی کیا ضرورت ہے اچھا یہ خیال نہیں آتا۔ کہ کوئی شخص خواہ تیرہ سال تک گورنمنٹ کا مبلغ فرمان رہے۔ پھر اس کے احکام کی تعمیل بھی کرتا رہے۔ مگر ایک تحصیلدار بلکہ ایک تحصیل کے پڑا ہی کی تنگ کرے یا اس کے گائے ہوئے حکم کی خلاف ورزی بھی کر لے تو اسے سزا دے دے تو خدا نہ قائل ہے جو حکم الٰہی کہیں ہے اس کے خرد وہ کی تعذیب یا اس کی پروا نہ کرنا کیا نیک نتیجہ رکھتی ہے۔ ہرگز نہیں فوج کے مسند پر باہمی ہیں وہ جیسے کہ میں کی متابعت کرنے میں دیکھیں جی جہنم کی اور دیکھیں ہی کما مہر اجماع کی بنیوں ہو سکتا کہ وہ کہیں کو تو کما مہر اجماع کی ہی مانگے۔ وہ جس کی اجماع میں کام کر رہے ہونگے اس کی ہر حال متابعت کرنی ہوگی یہی وجہ ہے کہ صحابہ نے جیسی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمانبرداری کی۔ دیکھی ہی حضرت ابو بکر رضی کی۔ اور جناب صدیق نے بھی ان لوگوں کو لڑائی کا اعلان دیا جو کہ ان کے احکام سے ذرا بھی موخہ پھیریں۔ غرض جیسے ایک مقتدا کی اطاعت فرض ہے ویسے ہی اس کے جانشین کی۔ صرف اسی طریق سے جماعت میں وحدت قائم رہ سکتی ہے اور اسی سے عزت بڑھتی ہے۔ اور عزت کسی دنیاوی جاہ و جلال کے بڑھے کا نام نہیں بلکہ حقیقی عزت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو۔ مکالمہ مخاطبہ کا شرف ہے اس کے مخالفت اس کے سامنے ہلاک ہوں اور خود اس کو ایک پاک جماعت دی جائے۔ ہم اس عزت کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے نائب کی اطاعت کو پاسکتے ہیں آج کل کی قوموں کے اقتدار سے نہیں پاسکتے

ان اونچی اونچی عمارتوں سے دھوکہ نہ کھاؤ۔ زلزلہ کے وقت یہی عمارتیں زیادہ خطرناک ہو جاتی ہیں جو زیادہ عالی شان ہیں جتنی بڑی عمارت ہو کر اتنی ہی نقصان پہنچاتی ہے پس تم ترقی میں مادی دنیا کا اتباع نہ کرو جن کو ظاہری ساز و سامان بے حد دیا گیا ہے۔ کہیں کہ آخر کار یہی وبال جان بننے والا ہے۔ دنیا کی تاریخ پر خوب نظر کرو نبیوں کے متبعین ہمیشہ منظر و منصور رہے۔ اور ان کے مخالفین ہلاک ہوتے رہے۔ جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ امن چاہتے ہو تو نبیوں کے جھنڈے تلے پناہ لو۔ یہ نہیں کہ ان لوگوں پر اتلا رہیں آتے۔ اتلا تو ضرور آتے ہیں۔ مگر ان کا انجام ان مؤمنین کے حق میں بخیر ہوتا ہے۔ اسی واسطے لا خوف علیہم دلاہم یحییٰ فی ان۔ فرمایا۔ اگر ان پر خوف و حزن کا وقوع ہو جائیگا۔ تو لا خوف ایسا تسلی بخش کلام ہی کیوں نازل ہوتا۔ دنیا میں مبینہ اسی واسطے آتی ہیں تا غیبت و طبیب میں استیلا ہو مؤمنین کی تحریص ہو۔ ان کے درجات بڑھیں جب تک کہ کوئی ظالم نہ ہو۔ خدا کا غضب اس پر نہیں پھڑکنا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وحقی وسعت کھل شئی۔ یعنی میری رحمت ہر چیز پر پھرتی کہ غضب بھی عادی ہے۔ حالانکہ اب جو اس نے فرمایا غضب غضباً شدا یدل ۱۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوئی بڑا بھاری گناہ ہوا۔ جو اس سے پہلے اس درجہ تک نہیں ہوا تو یہ کرلو اور اپنی اصلاح نہ نہیں معلوم کہ کس وقت تمہارے مالک کا پیام تمہارے نام آجائے جو لوگ درباری ہوتے ہیں وہ اپنے پرے رفعت صاف سمجھتے اور سفیر سمجھتے ہیں کہ نہیں کس وقت دوبار سے پیغام آجائے۔ تمہاری موت کا وقت بھی تم کو معلوم نہیں۔ پس تم اپنے آپ کو پاک صاف رکھو تا اپنے مالک کے حضور پاک ہو کر جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہیں توفیق بخشے۔ آمین

تاریخ اسلام و چو اوقات

نشی غلام قادر صاحب فیض ساکن شہر ساکوٹ نے یہ نہایت مفید سلسلہ شروع کیا ہے اور سہولت کی خاطر اس میں قیمت کے ذخیرہ کو کم غلط کی صورت میں مندرجہ میں ترتیب پر شائع کرنا تجویز کیا ہے۔

دہلی ۱۸۷۲ء ۲۲ ۱/۲ کا فخر دہلی نفیس (۳) جہاں شای خوش خط اور صاف (۳) حجم فی رسالہ ۴۴ صفحہ (۵) سرفی رنگین علیحدہ (۶) مندرسون کا سلسلہ برابر (۷) ہر ماہ میں کم از کم ۲ رسالے شائع ہوتے ہیں (۸) قیمت چنگی سہ حصہ لاکھ

للدہر ششماہی عجز سماہی عہد قیمت رسائل کی تعداد کے لحاظ سے محسوب ہوگی (۱۰) موزوں کا رسالہ جس میں جنگ بدم سے لے کر جنگ بتوک تک واقعات درج ہیں۔ ۱۰۰ کے ٹکٹ ۱۰۰ پر ارسال ہوتا ہے۔ یہ سلسلہ اہل اسلام کے لئے نہایت مفید ہے۔ باہمی ہمدردی اور محبت پیدا کرنے۔ متعلق مزاج بنانے۔ کار خیر اور قومی امور میں دلچسپی لینے اور بزرگان اسلام کے ساتھ عشق پیدا کرنے کے لئے یہ سلسلہ خوبیت رکھتا ہے۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر ہوں۔ نشی غلام قادر فیض۔ اوٹیر۔ تاریخ اسلام۔ شہر ساکوٹ۔

دعوت جنازہ۔ برادر علی الدین صاحب خیاط بنڈی لا اپنے مرحوم بیٹے محمد یونس کے درخواست دے مانے جنازہ کو زمین

مفترح یا قوتی۔ مبارک دہیکم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مریم سہی لا پور۔ حضرت امیر المؤمنین کی مقدس قبر۔ رخصت و ریکہ کو طاقت دینی ہے۔ یہی مفترح اور معوی ہے۔ ہر قسم کے ضیعت و مستی اور نا طاعتی کو دور کرتی ہے۔ دفتر اخباریہ سے ہر ادائے قیمت نقد یا نقد یا نقد یا نقد طلب یا نقد یا نقد

ڈاکٹر اس برن کی بنائی ہوئی شہرہ و امین جیسے بنے ڈاکٹر برن کا عرق کا فوٹو آؤ جب کہ ہر جگہ ہر جگہ سے اس کے کمر میں ایسی پکار بڑھاتی ہے اور کبھی کہی کہتے ہیں اگرچہ ہی تھوڑا سا سوچو تو نہایت کیرن اٹھنا پڑے کیرن نہیں ایک شفی عرق کا فوٹو لے کر دیکھو دل رکھتے ہو یہ اصل عرق کا فوٹو ۲۹ برس سے مشہور اور بڑی کی ہوئی ہینڈ کی انول دوا ہے گرم کے دست اپدیت کا دوا دہلی کے لئے اگر حکم رکھتی ہے قیمت فی نشی ہر حصہ لاکھ ایک نشی سے چار نشی تک ہر

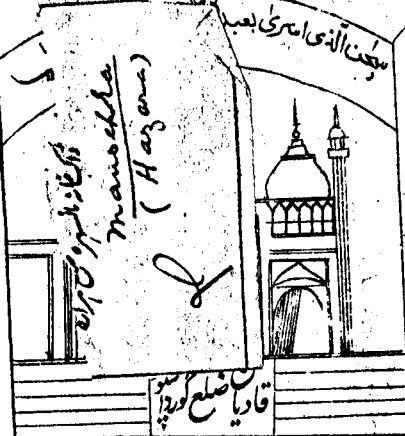
عرق پودینہ

ہر ایک سال ہر دوا کو یہ دوا گرم رکھنا چاہیے یہ عرق دلائی پودینہ کی پتیوں کی مانند ہے یہ عرق ڈاکٹر برن کی صوف سے طابت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے ریح کے لئے یہ دوا نہایت مفید ہے پٹ کا پھول۔ دوا کا آنا۔ پٹ پٹ۔ اشتہار کا کم ہونا یہ سب ریح کی علامتیں درج ہو جاتی ہیں گود کے بچے کے لئے اس سے بڑھ کر ادائی دوا ہی نہیں ہے قیمت نشی ہر حصہ لاکھ ایک نشی سے چار نشی تک ڈاکٹر اس کے برن بڑھ دوا۔ تمام حدوت اسٹریٹ گلندہ مفصل حالات کی کتاب مفت ملتی ہو مگر اگر ملاحظہ فرماویں

(ہجر پریس قادیان)



Reg. No. 2. CCLXXXVII
 بادر قادیان خلیفہ کربلا، محمدیہ پبلشرز
 قادیان، پاکستان



نیز منیر علی صاحب
 Reg. No. 2. CCLXXXVII
 بادر قادیان خلیفہ کربلا، محمدیہ پبلشرز
 قادیان، پاکستان
 ۵ - ربيع الثاني ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا الخیرۃ والسلام مطابق ۷ اپریل ۱۹۱۱ء مطابق ۲۴ جیت ۱۳۲۹ھ
 جلد ۱
 بھائیو! اگر قادیان آؤ گے تم
 ایدیتہ میجر محمد صادق حفی اللہ نور دین مصطفیٰ پانگے تم

اختیار قادیان

صحت حضرت خلیفۃ المسیح
 میں تجارت کرتے ہیں اپنے ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں کہ آپ قادیان کی انبار کی ذیل میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ہم برہنہ قائم کرتے ہیں اس میں صرف خلیفۃ المسیح کے الفاظ منوں بلکہ شری میں ہی آپ کی محنت و عاقبت کے متعلق کوئی نہ لگا اشارہ کرتا ہو کیونکہ یہ وقت سب سے اول جزیرہ افغانا کو ہماری ششماں پہاڑوں میں تلاش کرنے کو دیتی ہیں وہ اسی سنی کے الفاظ ہیں۔ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس وقت میں ایسے الفاظوں میں اندر دلی بات پڑھنے سے ذیل ہی ہمارے دلوں کو راحت پہنچانے والے ہو جائیں سو ہم اپنے عزیز دوست کے اس اخصاص کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے ان کے ششماں کے مطابق اس وقت شری قائم کرتے ہیں۔

حضرت صاحب کی طبیعت بظہار غالی بہت اچھی ہے۔ رضعہ سے ملکتی دن بدن بڑھ رہی ہے۔ اگلے دن ایک یار کو دیکھنے کے واسطے پہلی دفعہ کوہ پناک تشریف لائے تھے شیخ تیمور صاحب کو دیکھ کر حدیث بخاری شریف دیتے ہیں خطوط سنو خود نہیں پڑھتے بلکہ سناتے جاتے ہیں اور کتاب بھی مطالعہ نہیں فرماتے ایک دن تین سالہ ہرکھٹ ہرگیا تھا ہاتھ میں کڑوی سی۔ (تجہ و حکل) طبیعت بالکل صاف ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم آپ کو پوری صحت و تندرستی اور طاعت عطا فرماوے۔ احباب و عوام میں معروف رہیں

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب ایک شہادت کے سبب سرگودہ تشریف لے گئے ہیں ڈاکٹر اچھی کنش صاحب بامداد کو ڈاکٹر عبد اللہ صاحب حسب دستور آپ کی خدمت میں معروف ہیں اور ان کے متعلق ان کے نمکڑے تا حال کوئی مفید نہیں کیا۔

قادیان کے امرگود اور خوشی میں بھی طاعون ہے اللہ تعالیٰ ہم فرماوے۔ مدرسہ تعلیم الاسلام کا سالانہ امتحان ہو کر بارہ روز کے واسطے بچوں کو رخصت دی گئی ہے اور اکثر لوگ اپنے وطن چلے گئے ہیں ۵ اپریل کو انشا اللہ وہ گھٹیا مدرسہ احمدیہ بدستور جاری ہے۔

بیت سے معزز دوستوں کے خط آئے ہیں کہ آپ نے ہیرہ جلتے ہوئے اپنی والدہ صاحبہ کی بیماری کی خبر کبھی بھی دہلی پر پھر کچھ نہیں لکھا کہ ان کا کیا حال ہے ان ہر ان کو اطلاع کے واسطے لکھا جاتا ہے کہ آپ بزرگوں کی دلی دعاؤں کو خدا تعالیٰ نے قبول کر لیا والدہ صاحبہ کو حدیث شافعی پڑھنے سے اہل و عیال نا حال ان کی خدمت کے واسطے ہیرہ میں ہیں اور عازر ہمالی قادیان میں۔

اور آپ کی جماعت کا مذہب

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
 اسلام میں انصاف خدا
 انہیں دن آمدہ از ماوریم
 آن کتاب حق کو قائل نام اوست
 آن جسے کش محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 ہر او با شیعہ شہ اندر بول
 بہت دفعہ الرسل خیر الانام
 آنجا مارا وی دیا کے پور
 اقتدارے قول و درجائت
 آن ہر از حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 معجزات او ہمہ حق اندر آست
 انبیا سابقین
 بہرہ از جان دول بان تا
 از ملائکہ از خبر لائے عباد
 یک قدم دوری انان طوبیاء
 حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
 اور آپ کی جماعت کا مذہب
 مسلمانیم از فضل خدا
 ہم ہیں از دار دنیا گنجیم
 باؤہ قرآن از اجازت اوست
 دامن پاکش بہت عام
 ہر تبت را برود شد انتقام
 آن نہ از خدا زہاں مجاہد
 ہر جہت تبت شود کیا تبت
 مشکلاں سخت انت است
 مشکلاں خود من خداست
 آنچہ در قرآن یافت با یقین
 ہر کہ نکلائے کہ از اشفاق
 ہر جہت آن ملل با یقین
 ترو کفر است خلعت تبتا
 حلیہ احمدیہ بنارس کے واسطے حضرت خلیفۃ المسیح نے چند معزز احباب کو جانے کے واسطے حکم دیا ہے کہ وہاں دعو کریں۔ عاجز بھی حسب حکم حضرت خلیفۃ المسیح ان بزرگ دعوؤں کے ہر کتاب ہوگا

(چتر برہن قادیان میں میان معراج الدین عرب و دیگر بزرگ و بزرگ باشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا)

حمیدیوں اور غیر حمیدیوں
کی مثال

اول۔ ابن خلدون صاحب تصنیف کے تیرک زمانوں کا دور
 بروز انہیں کا، اس قدر فرق ہے جو عباسیوں اور صحابہؓ میں ہے
 یہ حال ابن خلدون کی درست مین ہے۔ بلکہ صحیح مثال یہ ہے۔ کہ
 حیدرآباد اور غیبی احمدیوں کا اسی قدر فرق ہے۔ جو زمانہ حضرت
 موسیٰ علیہ السلام میں یوں اور ابن عباسیوں کا تھا۔ یہود
 بل کتاب سینے، پاک شریعت رکھتے تھے ان کے صاحب ترین
 حضرت موسیٰ علیہ السلام متبعین میں سے ایک شخص کو قودا
 کے مبعوث اور مامور کیا تھا۔ تاکہ ان کی فطیوں کو دور کرے
 اور شریعت کو فروغ کرے نہ آیا تھا، یہاں کا قبلہ اور نماز اور
 باب باقی حضرت موسیٰ کی متابعت میں تھیں۔ یہود نے عموماً
 کہیں کو نہ مانا ہے کہ فرما اور اسے ایذا دی۔ مگر یہود میں سے
 چند نے اسے اس مامور اللہ کو قبول کر لیا۔ وہ اس کے نام پر
 مہمانی کھائے۔ اسی کے مطابق اس زمانہ میں بھی حدیث

ابن خزر جو کہی
 دروغ گوئی

دوسرا۔ اہل عرب پر ہم نویس
 چاہتے ہیں وہ یہ کہ ابن خزر جو
 ہے۔ کہ جو لوگ ملوی ہنسی جیسے
 کو بھی دیکھ دینے کو کہہ دیا کرتے

جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لاہور میں جناب
اکثر سید محمد حسین شاہ صاحب کے مکان پر اپنی تقریر میں فرمایا
تھا کہ۔

اس تقریر کو سن کر اخبار عام میں ایک مضمون نکلا تھا کہ مرزا صاحب نے عوی نبوت کو چھوڑ دیا ہے۔ اس پر حضرت نے ایک مضمون اخبار عام میں بھیجا یا تھا۔ جس میں سے کچھ اقتباس مروج ذیل ہے۔

یہاں ہوا اور اب بھی ظاہر کیا جا رہا ہے کہ یہ الزام جو ہمیں دیا
جاتا ہے کہ گواہین ایسی بہت کم ہو سکتے ہیں کہ ان میں سے جو
اسلام سے کچھ تعلق رکھتا ہو اور اس کے یہ سبب ہیں کہ میں
مستقل ہو رہا ہوں۔ میں ایسی ہی بہت کم ہوں کہ قرآن شریف کی یہی
دلیل ہے کہ میں نے اس کے خلاف کلمہ اور علیہ قلم کیا ہے
اور اس کے خلاف اسلام کے مشن کی طرف قرار دیا ہوا ہے اور اس کے
بالواسطہ علیہ قلم کیا ہے کہ اس الزام کو اس کے خلاف کیا ہے
الزام صحیح نہیں ہے۔ یہ ایسا دعویٰ ہے کہ اس کے نزدیک کفر
ہو گا۔ اس کے خلاف کیا ہے کہ اس کے خلاف کیا ہے کہ اس کے
خلاف کیا ہے کہ اس کے خلاف کیا ہے کہ اس کے خلاف کیا ہے

ہیں بات نامی کے لفظ کے سونے متعلق جو عربی اور جرمانہ زبان میں سے
یعنی صاحب کو سمجھائی گئی تھی مگر آخری اعتراض انہوں نے یہ کیا تھا
اس لفظ پر عام مسلمان ہنجر کا لفظ ہے۔ تب میں نے عرض کی تھی
مگر یہی اہانت کا مفہوریت سے وہ خدائیں کرتے پھرے۔ حضرت
ساجدؑ بھی اس لفظ کو شرعاً مذہب میں درج نہیں کیا لیکن جب لوگ
وہ اس مسئلہ کو چرچتے ہیں۔ تو جو حق بات ہے اس کے اطمینان سے ہم
یہ نہیں کہتے یہ کیوں کہ جو کچھ ہے کسی بقوت کو خدا تعالیٰ نے اپنے
برست نشانہ سے ثابت کر دیا ہے ہم اس کو کہیں کہ وہ یہ نہیں
یہ ضرور ہے۔ کہ جو مسئلہ باوجود دعوت ہونے کے لوگوں کی تائید
ممال سے لڑنا نہ چاہیہ بن گیا جو اس کو قبل اس کی یہ مداخلت
کے بیان کر دینا جو اس کو ایک شکایت میں ڈال دیتا ہے اور
باجائی وجہ ہنجر کا لفظ بیت میں ایسے الفاظ درج نہیں۔ درج
جو کہ حضرت مسیح موعودؑ پر خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا
اور انہوں نے فرمایا۔ وہ یہ حق اور مامون اور ایمان
جو شرائط بیت میں داخل ہے۔

ابن خزر جو صاحب ذکر اخبار میں آگیا ہے تو ہم ان کی یہی عیوض کر دینا مناسب سمجھتے ہیں کہ نواب مولوی میر تقی علی صاحب اپنے رسالہ امریکی میں جو کچھ آپ کہ لکھتے ہیں ان کے بارے

آپ میرے اُسے برداشت کریں سالہا سال سے آپ اپنے انبار
 اہل حدیث میں بدزبانی اور سخت کلامی اور دیرہ دہشی سے جو کچھ
 اسی آپ کے جو مجھ میں آیا برابر کہتے چلے گئے۔ کیونکہ آپ نے دیکھا
 بالفاظِ کبریٰ کہ میں کام میں نہ کرنا تھا اس واسطے آپ کہ میں نہ رہتے
 لے لے۔ اور شیرِ خباب بنِ حنظلے آپ نے اپنی خوفناک گالیوں سے مار
 کھ کھ اٹھوں گا دس دیکھا ہے۔ اب ایک اٹھویں لے بیوی
 لالوں کے بھوت باغ سے نہیں مانا کرتے آپ نے حق میں کچھ دیکھا
 کا کراڑوں کی ذات سے کبھی آپ کی کوئی جامع نہیں۔ اہل حدیث
 ایک ٹرسٹ سے جسے محمد اکبر گمراہ خاں نے اپنے کپڑوں سے
 اسی اور آڑا کرنا چاہتا۔ جانا۔ دعائیں اور اہل حدیث کی صفائی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
عَمْرُو وَصَلٰی
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ
اوسے خاص سے غائب ہوا چونکہ سہرا
صلوات عام ہے یا رانگہ دان کے لئے

گناہ کا جرم

مجی واکٹر صاحب کا مضمون گناہ کے جس پر صاحبان کے
واسطے بہت دل لگی کا موجب ہے۔ ہم تو مدت سے جانتے
ہیں کہ ہمارے مذہب صریح ظاہری مریضین کیواسطے بہت
بلکہ روحانی یاروں کے لئے بھی شیعہ میں اس مضمون سے
ناغورین پر ظاہر ہو جاوے گا کہ وہ باطنی نا ٹوٹی کے بھی ماہرین
اور شیعہ۔

جرم (crime) انگریزی میں کہتے ہیں ایک نہایت بڑا گناہ کہ جو
نظریں سے پہچان اس عالم میں موجود ہے اور اسے خود بین کے نظر
نہیں آتا۔ اس کی لا انتہا اقسام ہیں ان میں سے بہت سی اقسام ایسی ہیں
جو امراض جسمانی پیدا کرتی ہیں چنانچہ اسی زمانہ میں ایک تہا جلی ہے۔ اور
ڈاکٹروں کی کئی تحقیقاتوں سے ثابت ہوتا چلا جاتا ہے۔ کہ قریباً
کل امراض کی کسی جرم سے پیدا ہوتے ہیں یعنی معلوم ہونے لگے ہیں
معلوم ہو رہے ہیں۔ غرض یہ مسئلہ جس واسطے اند کوئی زمانہ آئے کہ
ساری انگریزی طبکاری جرم سمجھتی رہی ہو جائیگا۔ اب ایک اور
بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ کوئی ایک لفظ ہے۔ جنت۔ اس کے
میں بھی لذت میں مخفی مخلوق کے ہیں بہت وسیع لفظ ہے۔ چنانچہ
ذکرہ بالا جرم ہی اسی جن کے مضمون کے اندر آتا ہے۔ یعنی جرم ہی
جن کی ایک قسم ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام غداہ الی دایم ۱۳ اس
سال اپنے ارشاد فرمایا تھا کہ کوئی بیمار۔ میرا مریض۔ طاعون یہ سب
جن سے پیدا ہوتے ہیں چنانچہ اس زمانہ میں جب تحقیقات سے لایا جاتا
کہ جرم معلوم ہوئے۔ تو اس کام کی صداقت ظاہر ہوئی کہ فی الواقع
جن دینے جرم ہی ان امراض کے باعث تھے ایک اور بات بھی
یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اس زمانہ کی تحقیقات سے یہ ثابت ہوتا ہے
کہ تمام امراض جسمانی حرکات خارجی سے پیدا ہوتے ہیں یعنی حرک
جویشہ خارج سے آئے گئے لیکن اس حرک کے اثر کو قبول کرنے کے
لئے یہ ضروری ہے کہ اس جسم کے اند کوئی کمزوری موجود ہو۔ تو حرک
اثر نہیں کر سکتا۔ مثلاً غویا ذوات الصدر ایک مرض ہے اس
باعث ایک جرم ہے یہ جرم اکثر موجود ہوتا ہے مگر اثر نہیں کر سکتا
بہر حال ایک ایک شخص سخت سردی کھاتا ہے یا گرم سرد ہو جاتا ہے
اس سے انسان کے جسم کا پھیلا ہوتا ہے جن کو کمزوری پیدا ہوتی
ہے اس سے اس جرم کو اپنا اثر کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔ اور
غیر انویا ہو جاتا ہے۔ لوگ کچھ میں سردی سے نوٹیا ہو گیا حالانکہ
غویا کا باعث تو وہ جرم ہے۔ جو خارج میں ایک وجود ہے۔ مگر
جب تک خود جسم کے اند کوئی کمزوری پیدا نہ ہوئی۔ یہ جرم اثر نہیں
کر سکتا۔

یہ بڑی سچی بات ہے کہ جسمانی اور روحانی با ظاہری اند باطنی
عالم میں مشابہت ضرور ہے۔ اگر حدیث صحیح ہے کہ العلم علان
علم اکابر ان دعلم الا دیان۔ کہ علم دوی میں جسم کا مفسر اور
دین کا علم۔ تو اس میں اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے۔ کہ عدو

میں مشابہت۔ بڑی بھاری ہے۔ اور بڑی بھی چاہئے کیوں کہ دو
کا ایک دوسرے سے نہایت شدہ تعلق ہے اور ہر ظاہر کے
مقابل میں ایک باطن ہے۔ اگر ظاہر کی کچھ کان میں تو باطن کی
کچھ کان بھی موجود ہیں۔ ظاہر کے خط وخال میں تو باطن کے بھی
خط وخال انقباس موجود ہیں۔ غرض باطن کو کچھ کے لئے ظاہر بطور
آئینہ کے ہے جس میں باطن کی جھلک نظر آتی ہے اسی طرح ایک لکڑی
مثالی عرصہ کرنا ہون۔ گناہ کیا ہے۔ ایک روحانی بیماری ہے جس
طرح جسم کے قوی اگر اپنے اصلی حالت پر چلے جائے تو حالت صحت
ہوتی ہے۔ اگر کوئی عضو یا قوت درست نہ رہے تو وہ بیماری
کھاتی ہے اسی طرح روحانی قوی جب تک صحیح حالت میں رہے
جوان کا مقصد اصلی ہے اس کے لئے کام کرتے رہیں۔ تو وہ
ٹھیک ہے اور اس کو مصالحت کہیں گے اور ایسے شخص کو مرد
صالح کہیں گے۔ مگر جب وہ قوت روحانی اپنا کام صحیح نہ کرے
یا اپنے مقصد اصلی سے غلط راستہ پر چلے۔ تو اس کو گناہ کہیں گے
اب اس طرح امراض جسمانی کے ڈاکٹروں نے خود دینوں سے
دیکھ کر دیکھا کہ کتنا بڑا ہے کہ امراض جسمانی کے کوک خارجی وجود
ہیں۔ جن کو جرم کہتے ہیں یا خارجی جن میں کہتے ہیں اسی طرح روحانی
ڈاکٹروں نے اپنے انیسار سے اور سب سے بڑھ کر تمام مریضوں کے
سراج حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باطنی
انکھوں سے دیکھ کر دیکھا کہ کتنا بڑا کہ روحانی بیماروں کے کوک
بھی ایسے مخفی وجود ہیں جو خارج میں موجود ہیں اور جن کو شیطان
کہتے ہیں۔ گونا گونا کہ جرم شیطان ہے چنانچہ جس طرح جرم جن
کی قسم میں داخل ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ نے بھی اپنے کلام
پاک میں دکان من الجن فرما کر بتا دیا کہ کتنا بھی جن ہے۔
اور جس طرح جرم جسمانی بیماروں کی تحریک کرتا ہے اسی طرح شیطان
روحانی بیماروں کی تحریک کرتا ہے کیوں کہ کوک جویشہ خارج
سے آئے گا کہ ایک سلسلہ اور تعلق شدہ مسئلہ ہے۔ ان میں
طرح جب تک جسم کے اپنے اند کوئی کمزوری موجود نہ ہو جرم اثر
نہیں کر سکتا اسی طرح شیطان بھی جب تک انسان کے اند کوئی
روحانی کمزوری نہ ہو کسی شخص پر اثر نہیں کر سکتا۔ چنانچہ قرآن مجید
میں فرمایا۔ ان عبادی لیس لاک علیہم سلطان یعنی
میرے بندوں پر تیرا غلبہ نہ ہوگا یعنی جن کی روحانی حالت صحیح
ہوگی اور ان کے اند کوئی کمزوری نہ ہوگی۔ ان پر شیطان کا
کوئی غلبہ نہ ہوگا لیکن کہ عید کا مقام نہایت اعلیٰ ہے چنانچہ
قرآن کریم میں آیا ہے۔ یا ایہذا النفس المطمئنة الرجعی
الی ربک و احضیۃ موصیۃ فادخل فی عبادی و ادخلی
جنتی۔ ترجمہ۔ اے نفس الطمئین یافتہ اپنے رب کی طرف لوٹ
وہ تجھ سے راضی اور تو اس سے راضی پس میرے بندوں میں
داخل ہو اور میرے جنت میں داخل ہو۔ ان پر شیطان کا کوئی
غلبہ نہ ہوگا جس طرح جسمانی طب نے بتا دیا کہ جرم کے داخل ہونا
سے پہلے کے واسطے اپنے تمام سوراخوں اور گھاٹوں (جن میں
سوراخ۔ شرمگاہ۔ زخم وغیرہ سب اعلیٰ جن کی حفاظت کرو
روحانی طب۔ سنہی بتا دیا کہ محفوظ آخر جسم۔ یعنی اپنے
تمام سوراخوں جن میں مہربان۔ کان۔ ناک۔ آنکھ۔ شرمگاہ
وغیرہ سب شامل ہیں) کی حفاظت کرو۔ جس طرح وہاں تباہی کا
بیاروں سے نہ ملو ایسے بہان بھی تباہی کا کہ روحانی مریضوں
کی مصیبت نہ اختیار کرو۔ جس طرح وہاں تباہی کا پرہیز کرنا
سب سے

سے سب سے کہو ایسے ہی بیان تباہی کا کہ اور جزو خارجی میں
پرہیز کی اندلی سے پرہیز کرو جس طرح وہاں تباہی کا مہربان نہایت
کے لئے مفید ہے یہاں تباہی کا کہ ان اللہ عیب التواہین و
المطہرین۔ بے شک اللہ پرکارتا ہے۔ تو کہتے والوں کو
غیب مہربان و پاک لوگوں کو۔ وہ ان محنت کے لئے اگر مناسب
لباس تجویز کیا گیا تو بہان روحانی محنت کے لئے لباس تقویٰ
تجویز ہوا۔ اگر وہاں خدا کے لئے عہدہ جہیز میں تجویز کی گئیں۔ تو
بہان کھلا کھلا طمئین۔ یعنی علل طیب کھانے کے کھانے
قرآن کریم۔ بیع۔ تحمید۔ تہلیل۔ تحمید۔ درود شریف کو خداوند
دیا۔ اگر وہاں فیل کرنا لازم محنت ہے تو بہان نماز و روزہ و صوم
ہے۔ درویش میں نماز کو خصل سے ہی تشبیہ ہے۔ اگر پاکیزہ
نہایت جسمانی کے لئے ضروری۔ تو صحت روحانی کے لئے
کو ذامع الصادقین۔ فرمایا میں صدقوں کی صحبت (پاکیزہ
اختیار کرو۔ اگر وہاں مذہبی جرم کو ماری ہوئے تو بہان انوار اللہ
شیطان کو ہلاک کر دینے ہیں اگر اگر تمام قسم کے جرموں کو
ہلاک کر دیتی ہے تو بہان محبت الہی کی اگر قسم کے شیعہ کو
ہلاک کر دیتی ہے اگر کوئی بیمار ہو جائے تو جس طرح اس مرض کو
ایک مریض کو دور ہٹا جاتا ہے۔ اسی طرح روحانی امراض
میں تو یہ کام دینی ہے جن اسباب گناہ پیدا ہوتا ہے۔ ان سے
بڑھ جانا اور خدا کی طرف رجوع کرنا۔ جس طرح امراض جسمانی کے
لئے دوائیں استعمال ہوتی ہیں یہاں انتظار و لامل سے کام لیا
جاتا ہے۔ وہاں سہل دیا جاتا ہے تو بہان صدقہ دینا ہے وہاں
صحت کی ترقیات کے لئے تقویات جیسے میں یہاں عمل صالح
سے کام لیا جاتا ہے۔ جس طرح وہاں کچھ احکام ہیں اور کچھ
پرہیز ہیں ایسے ہی یہاں کچھ اور اور کچھ ذرا ہیں۔ جس طرح
جو کچھ علاج نہیں کرتے اور ان کی جلدیاں بڑھ جاتی اور اطلاع
ہو جاتی ہیں وہ بڑے شفا خانوں میں بھیج دئے جاتے ہیں۔
پھر اس طرح کے عمل جراحی اور بعض اعضا چیرے اور
جلائے جاتے ہیں اسی طرح جب روحانی مریض علاج نہیں کرتے
اور مدد سے بڑھ جاتے ہیں۔ تو وہ بھی ایک بڑے شفا خانے
میں جس کا نام جہنم ہے بھیج دئے جاتے ہیں اور وہاں طرح
طرح سے جلائے وغیرہ سے ان کا علاج ہوتا ہے کہ شیطان
کا آخری علاج جلا دیا ہے۔ کا کہ شیطان جہنم میں جل کر ہلاک
ہوتا ہے۔ مگر تو من کا شیطان محبت الہی کی نگ میں جل کر
ہلاک ہو جاتا ہے۔

عرض کہ ان تک بیان کیا جائے الی بھی غریب مشابہت ہو
کہ تعجب ہوتا ہے مگر ساتھ ہی ان ہی مذہبی کے لوگوں کی ہٹ
دھرمی اور تعجب پر بھی حیرت ہوتی ہے کہ بیماروں کے لئے
قرضاری یعنی خلق کو ایک دیرا کرنے کے لئے ضرور مائیں مگر
روحانی امراض کی تحریک کے لئے خارجی وجود ملنے کے لئے
ہرگز تیار نہیں۔ ایک ڈاکٹر کی عید گئی ہوئی کچھ ایک عہدہ میں
کے شیعہ میں خاک حوصل کچھ بھی دیکھئے وہ سب بے اور بجا
مگر ایک نبی کی خبر میں کسی نبی یا نبی کیوں نہ دیکھئے وہ
نا درست۔ ایک ڈاکٹر کی مدد و کھڑکی کی محدود فعل جو کچھ
بھی ازل کھایا کر کے وہ دمی آسانی ہے۔ مگر ایک نبی
کی سچی دلی جواب نے اندھا بنالکھی ہے وہ نا قابل تسلیم۔ اگر یہ
کہا جائے کہ اس پر طالع بھی تو غرض یہ کہ کوئی ناکل سیک

۱۵۸

حضرت عیسیٰ قبرین

ہمارے علاقہ میں جب کوئی مر جائے تو گورستان میں اسٹافٹی ملاں اکثر لوگوں کو وعظ سنا کر لے رہے ہیں۔

انگلہ میں ایک حافظ صاحب مرفوع لکھ کے ہمارے برخلاف فرما رہے تھے کہ آج کل جو مرزا ایمون کا ایک نابالغ فرزند مرزا اس نے حضرت عیسیٰ کی مٹی پر تنگ تھام امت محمدیہ کا اجماع ہے کہ حضرت عیسیٰ خالی جسم کے ساتھ آسمان میں زندہ ہے مگر یہ لوگ اس کو قبر میں سمجھتے ہیں۔ حافظ صاحب اور ان کے دوسرے ہم مشربوں کی خاطر میں شیخ الاسلام شرح بخاری سے اس بحث کو کہ حضرت عیسیٰ اور دوسرے انبیاء رکھان زندہ ہیں یا قبروں میں۔ نقل کئے عرض کرتا ہوں۔ کہ آپ کے بزرگ مدت ہوئی اس پر تنگ کے مرکب ہو چکے۔ مرزا ایمون کا اس میں کیا قصور ہے؟ بخاری کی اس حدیث میں انما ماتم اطلوت بالکعبۃ کے نیچے شارح شیخ الاسلام لکھتے ہیں۔ "وہم نمودہ بمغیہ کتبہ درجیات انبیاء و قدور" اس کے ثبوت میں حدیث ذیل کو پیش کرتا ہے۔ "در محیی مسلم از ابن مرفوعاً۔ گذشتیم برسے شب اسری نزول کتبہ احمد کہ آں جا قبر سوائے است و حالان کہ وے الزیادہ نمازے گذارد و قدور و از اہل ہریرہ بمیانہ از قصہ اسری کہ از اہل جلد ابن است و دیدم خود را در جماعت از انبیاء پس ناگاہ موسے ایستہ نمازے گذارد..... و ناگاہ عیسیٰ بن مریم ایستادہ نمازے گذارد..... و ناگاہ ابراہیم ایستادہ نمازے گذارد۔ پس ابن امام شوم کن حرافت را"۔ ابھی گئے اس حدیث سے حجت انبیاء کو قبروں میں ثابت کیا جن میں حضرت عیسیٰ بھی شامل ہیں بقول حافظ صاحب یہ بھی مرزا ایمون کی طرح حضرت عیسیٰ کی تنگ کرنے والے شریکے اور میں نے انہیں انبیاء پر مشتمل ہیں اس سے بموجب روایت محمد بن عبد اللہ و اشیان نمازے گذارند بن خدا ناں کہ لغت کردہ شود و مصدر۔

ارشاد (۱۳۵) حضرت عیسیٰ فارغ ہو کر دینامین میں بھی آئیں انکے آں طبع و دیکھن مع ہو گئیں ایک قبر میں جہاں دوسرا لفظ صوریہا میں واپس نہ آتا تھا پھر اسے شارع مع شیخ علاء الدین قزوئی کا قول نقل کرتا ہے۔ شیخ علاء الدین قزوئی کہ از علماء شافعیہ از باب نصوص است سے گوید کہ اغتصابا حیات انبیاء و قدور و وجود ایشان از دے پر ہے کہ مش از وفات ثابت بود از سزا و استہ از ایشان در قور ہم ہرین دہ از مسال فرود نیست کہ در دوسے پر باطل طبع غیر فطیہ کتفا قرآن کردہ۔ ہنشا دہ عیانی ثابت شد کہ حیات کے کہ ایشان را پیش از وفات بود و ازل بذریعہ شمس..... بالکن کہ اعتقاد داریم حیات ایشان نزدیک تر و زکا رحل ملا جیائے کہ اثر و داخل است ابن حیات معارف و اعتقاد و عارف

مبارک

سُوءِ اِسْلَام کی ثبوت

مخدومی حضرت سید میر شاہ
صاحب کا ایک رویا
صادقہ حضرت خلیفۃ المسیح

کی خدمت میں پیش ہوا۔

دلیلہ قائلے نے مجھے ایک ہفتہ ہوا ہے کہ آپ کی مجلس
بالک کا نقشہ نہایت ہی شاندار نظر میں عجب ہی دلچسپ اور
روح پرور تھا۔ دکھلایا۔ اپنی مسجد میں جو اس عاجز کے دوست
مکان کی دیوار پر دیوار ہے یہ میں نظر آیا ہے کہ مسجد بانی و دوست
میں امید ہے بڑھ کر دین ہے اور ایسا یقین دلا گیا ہے کہ
حضرت عزیز الشیخ کی سکونت بھی بیان ہے کہ مسجد کی سترلی
طرف آپ کے راضی کا مکان ہے۔ محراب کیسے جو نہایت شاندار
ہے اس میں نہایت نفرت سے کھڑے ٹھکانے تھے یہ آپ
محراب سے فوراً گئے ہو کہ ان کے لیے کباب ہاتھ میں لے کر دریں
دوسرے رہے ہیں حلف نہیں دے سکتے فیضیاب ہو رہے ہیں۔
یہ عاجز بھی مسجد میں بیٹھا ہے اور ایک بزرگ سے مصباح خرچہ
را ہے۔ میں تعجب کرتا ہوں کہ جمہوری کسی مسجد کو قدرت
ہوگی ہے اور کسی شان پر ہے یہ ایسا دلکش مکان تھا کہ
بھول نہیں اور طبیعت میں سرور پیدا ہوتا ہے اس سے میں
نے سچا ہے۔ کہ حضور کی شان بہت بڑی ہے اور پھر دوسری
صحت پر کمال ہو کہ باب تعجب کھل جائیگا۔ عاجز کی داد و دین
اور سلام سوز و غم کر دین۔

خواجہ صاحب جزا کر خیر

معماروں اور راجوں کی ضرورت

ہرم خزانہ ہم ثواب کے لینے کے خواہشمند تھیں۔ ہم۔ آمدورفت کا گراہی مل جا سکتے گا۔ مزدوری معقول اور اس حد سے کم کچھ اور بھی فائدہ ہے۔ خط و کتابت نام فنی مقرر محمد صاحب محمد برادر دفتر مصلح شہرہ غازی خان ہوئی جا سکتے۔

کیا اخلاص ہو | قاضی محمد عالم صاحب لکھتے ہیں یہاں مفتی جی
دل چاہتا ہے۔ کہ مال و جان اور اولاد
تک اسلام کی پاک خدمت میں لگ جاوے۔

خواجه حبیب گوجر از خیر
برادر ما سر رکن الدین صاحب
موجود از الہ سکول کے محکمہ میں حبیب
موجود روز پھیان احمد میں تھا

درس قرآن شریف ایسے ہیں اور ہفتہ میں
ایک بار۔ دفعہ حضرت خواجه صاحب کا نیاز حاصل ہو کر احباب ان
کے نفوس قدیمہ سے بھی فیضیاب ہو جاتے ہیں اور ہر ہفتہ
نصائح فرماتے رہتے ہیں۔ خاص کر ان کا ارشاد و کبریا سے
لکھنے کے قابل ہے کہ جابحت میں کہیں اختلاف نہ ہوئے۔
پائے۔ اختلاف ہی زوال کی جڑ ہے۔ حضرت سیاح موعودؑ کو
علیہ السلام کے ارشاد کی جو آپ نے قبلہ سالانہ قادیان میں فرمایا
تھا۔ ایسی تفسیر فرمائی کہ اس اختلاف اور پٹائی کی بے
نیاد ہمارے جماعت سے اُکھیر ڈالی۔ اللہ تعالیٰ خواہی صاحب
کے ساتھ ہر وقت اپنا فضل شامل حال رکھے۔ والسلام
نیازمند۔ رکن الدین مدرس
گورنمنٹ ایڈمی سکول۔ گوجر از الہ

پرانے مٹاں

جلو لے کے مٹاں تو ہمارے ناظرین نے سنے
ہی میں ایک چاؤسے کے بھی مٹاں ہیں
جو بھیرہ مسلح شاہ پور میں شریف فرما ہیں، جامع مسجد میں گاہے
وغیرہ کرنے کا موقع نہیں دے دیا جاتا ہے۔ بھیرہ میں ایک شیخ
نوسلم گئے تھے۔ ان کے منصفانہ حکام کے مٹاں صاحب بدور تھا
کر سکے۔ مٹے ان پر غصے لگنے کے وہ بڑی بے نیچری ہے ہر بڑی
ہے مگر شیخ صاحب قرآن شریف کے مٹاں ایسے عمدہ بیان کرتے
تھے کہ مٹاں صاحب کے چار سالہ وعظ میں بھی کسی نے دسے
ہوئے اس واسطے کلام پاک کے عاشقوں نے شیخ صاحب کا
وعظ کرنا بھی کر دیا۔ مٹاں صاحب نے قصہ میں آکر مگر کہ فضل لوبا
کرنا پاک ہو گیا ہے۔ مگر مہربان تو مسجد میں گڑا ہوا ہے۔ غالباً
اس کے پانی سے ساری مسجد کی ناپاک کر دیا ہو گا۔ خدا رحیم کرے
ان لوگوں کی حالت پر۔ دوسلوں کے واسطے ٹھکر کا موجب بننے
میں کسی کو مسلمان تو بنانا نہیں سکتے۔ جو بن گیا اس کو بھی کا زبانتے
کی سہمی میں بن ان کے خدا زمین اسلام تو دینوں کو کفر کی ٹھہرین
ہرست ہیں وہی سب پر لگتے پھرتے ہیں ایسا ہی وہ ان ایک اللہ
داؤد بھی ہیں ان کے حالات بھی عجیب سننے میں آئے ہیں۔
تبعہ پیچھے جو ایسوں کو اپنا امام بنا کر اپنی نمازیں خراب کیے ہیں
کیا انھیں کوئی معذرتوں کو سامنے کر کے انھیں بڑا کر کہا جاتا ہے۔ کہ ان
لوگوں کی امانت دیکھنا قبول کر رہے۔

بیعت میان شرف الدین ولد نواز الدین صاحب پٹوئی سکے
شہر نیچہ درخواست کرتے ہیں کہ ان کی درخواست
بیعت کو درج اخبار بھی کیا جاوے۔ اللہ تعالیٰ استقامت دے

ایک صاحب مولفہ القلوب جو علم حکمت سے واقف ہیں اور جن کو تعلیم دے سکتے ہیں۔ جن صاحب کسی گاؤں میں اپنی رہائش رکھنا چاہتے ہیں۔ خط و کتابت۔

نام رضا مصوف اور احمد مدد ہو۔

اعلان

ان جہانوں کے واسطے جو گرجہ کے متصل کسی
گاہ میں انشیں ہمارے پکاؤ نہ جانی فلا -
ٹرہ ٹیک سنگہ چیانہ - شہر کوٹ - مخدوم پور - عبدالحکیم وغیرہ
کے نزدیک دیہات میں جا کر انہیں ہم - ہمارے ساتھ اپنے
انجمن گرجہ کے ساتھ شامل ہن اس کے لئے خطوط ثابت ڈاکٹر
جلال الدین صاحب پریوٹ پر کیشز گرجہ کے نام کریں جو کہ
اس انجمن کے پریزڈنٹ ہن اور اپنا پورا پیغام تحریر کریں
ایک رشید سکریٹری انجمن احمدیہ - گوجرہ - ضلع لاہور

جواب الہیات مرزا | ناظرین بدرکھ اطلاع ہو کہ شیعہ لادان با
 ماہ فروری کے عنوان میں الہیات مرزا کا
 ایک جواب چھپ گیا ہے جو کہ ہم نے فاضل اکل صاحب کے ساتھ
 جن اصحاب کو ضرورت ہو وہ سہری پرچہ کے حساب بھیج کر بغیر تشدد لادان
 قادیان سے منگوالین۔

اطلاع | فتح نورا حمد سکنه کهارا اطلاع تیرمین که به تقریب مید
ساکم مندی واسان ام شیر

میرے پاس ہوگی۔ منتقل ہو رہا دو درلانہ العجب عجیب سے ملکہ خود بخود رفت ایسا میں بہر خوابات فائدہ اٹھا رہی ۛ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الحمد لله رب العالمین

عذاب الہی سے بچو!

ناظرین! اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے۔ کہن اہتدئی خاتما یتجدی لنفسہ من قبل فائنا بفضل علیہا ولا تزداد اذرة وذر اخری و ماکن معذبین حتی نبعث دسولاً۔ یعنی جس نے ہدایت پائی۔ پس جو وہ ہدایت پاناسے اسی کی اپنی جان کے لئے ہے۔ اور جو گمراہ ہوگا پس جو اس نے گمراہی کی اسی کے لئے ہے اور یہ کوئی اٹھانیا والا کسی دوسرے کا جو جہنم میں اٹھا سکتا اور یہ کہ ہم عذاب نہیں کیا کرتے مگر پہلے اس کے اپنے رسول بھیج لینے میں پس موجودہ زمانہ کی تباہیوں اور ہلاکتوں کو دیکھ کر کیا یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اس زمانہ میں بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی مامور ضرور کیا ہے۔ ہندوستان ہی نہیں ساری دنیا پر تباہی آرہی ہے۔ اور عذاب پر عذاب پہنچ رہی ہے کبھی زلزلہ ہے تو کبھی طاعون اور کبھی پھینڈ ہے۔ تو کبھی سیلاب۔ نئی نئی وضع کی تباہیاں پیدا ہو رہی ہیں اور مختلف طریقوں سے نوح انسان ہلاک ہو رہی ہے۔ ہندوستان میں تو خصوصاً زلزلہ اور سیلاب کے علاوہ طاعون نے ہلاکت کا دواڑہ ایسا وسیع کر دیا ہے کہ گاؤں کے گاؤں اور قصبے کے قصبے تباہ اور برباد ہو گئے ہیں۔ ہر سال پانچ سات لاکھ بلکہ بعض دفعہ اس سے بھی زیادہ آدمی اس تباہی کی فیر ہو جاتے ہیں اب تک لاکھوں ہزار تین بیوہ اور لاکھوں بچے یتیم ہو چکے ہیں اور ابھی یہ تباہی ختم ہوتی نظر نہیں آتی بلکہ بڑھتی ہی چلی جاتی ہے۔ چنانچہ اس سال بھی بڑی تیزی سے اپنا کام کر رہی ہے اور ہر منٹ میں ہزار سے زیادہ آدمی اس کی وجہ سے مرنے میں ہیں کیا کوئی دوسرا بدل ایسا نہیں جو اس کے سبب کو دریافت کرے اور کیا کوئی سعید روح نہیں جو اسکی وجہ معلوم کرے آخر وجہ کیا ہے کہ دنیا پر عذاب کا دواڑہ کھولا گیا ہے اور ایک لخت ہلاکت کے اثر و بے نے اپنا منہ بچا کر ہزاروں لاکھوں انسان کو چھٹا شروع کر دیا ہے لوگوں کی عقلوں کو کیا ہوا کہ وہ اس آیت پر غور نہیں کرتے اور دنیا میں اس مامور اور مجدد کو تلاش نہیں کرتے۔ نہ کہ جس کے انکار کی وجہ سے اس قدر ہلاکت دنیا پر آرہی ہے ابھی طاعون کا نام و نشان بھی نہ تھا کہ جب حضرت مسیح موعود اندھیدی سعید حضرت مرزا غلام احمدؒ نے براہین احمدیہ میں شائع

کر دیا تھا کہ دنیا میں ایک تیرا یا پر دنیا نے اسے قبول کیا پر خدا اسے قبول کر گیا اور بڑے زور اور جھوٹوں سے اسکی سچائی کو دنیا پر ظاہر کر دے گا اور یہ بھی کہ الامراض شاع والسنوس تضاع۔ یہ وقت تھا کہ دنیا آرام سے زندگی بسر کر رہی تھی اور کوئی نہ جانتا تھا کہ عذاب کی ہلکت کا بازار اس قدر گرم ہو گیا ہے لیکن جو یہی کہ اس مامور اللہ کا انکار شروع ہوا اور لوگوں نے آپ کی مخالفت کر کے آسمان کا پٹا اٹھا اور خدا نے اپنے قہری نشان دکھائے شروع کئے طاعون آیا قحط پڑے زلزلے آئے طوفان آئے۔ غرض کہ مبیوس قسم کی تباہیاں نے دنیا کو گھیر لیا اپنے پہلے ہی سے جنگجوئی کر دی تھی کہ ان عذابوں سے میری جماعت نسبتاً محفوظ رہے گی چنانچہ اس وقت تک سوائے چند ایک کس کے اس جماعت میں باطل امن رہا ہے پس کیوں لوگ اپنی جان پر رحم نہیں کرتے اور اس صدی کے مجدد کو قبول نہیں کرتے کیا وجہ ہے کہ پہلے زمانہ میں تو اللہ تعالیٰ لوگوں کی گمراہی کے وقت مامور بھیجتا تھا لیکن اب نہیں بھیجتا کیا اللہ تعالیٰ کا رسول اللہ سے وعدہ نہ تھا کہ ہر صدی کے سر پر مجدد آیا کریں گے۔ پھر اس صدی کے سر پر کیوں کوئی مجدد نہ آیا۔ کیا اور ضرور آیا مگر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا نے اس کے لئے اپنی چمک دکھائی اور اپنی قہر کی تلوار کھینچ کر دنیا پر حملہ کیا اور اس کے مخالفین کو تباہ اور برباد کیا اور جب تک لوگ اس کی سچائی کا انوار نہ کریں گے اور طرح طرح کے ٹکڑوں اور فتنوں اور جبر و جبران میں پڑے ہیں ترک نہ کریں گے تو خدا کے قہر کی تلوار برابر ان کو ہلاک کئے چلی جائیگی۔ خدا تعالیٰ بڑا غیور ہے وہ کب برداشت کر سکتا ہے کہ اس کے مامور کا انکار کیا جاوے دنیا وی گارنٹین اپنے وزیروں اور سفیروں کی ہتک برداشت نہیں کر سکتیں تو اللہ تعالیٰ اپنے مامورین کی ہتک کیوں کر گوارا کرے پس اسے میرے دوستو! میں آپ لوگوں کی خیر خواہی کے طور پر آپ کو متوجہ کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے لئے اپنے بال بچوں پر رحم کرو اور ملک کو اس تباہی اور ہلاکت سے بچاؤ کیونکہ ایک مامور اللہ کی مخالفت کر کے اپنے ساتھ اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں کو بھی ہلاک کرتے ہر طاعون ملک میں بڑھ رہی ہے اور ممکن تھا ہے کہ کس کس کی موت ایک سال مقدس ہے پس ہنسی اس کے کہ موت تو یہ کا دواڑہ بند کر دے خدا کے مامور کے سایہ کے نیچے آکر اللہ تعالیٰ کی پناہ کو ڈھونڈو اور خدا اور اللہ کو چھوڑ دو دیکھو آسمان نے رمضان کے مہینہ میں بوجہ حدیث صحیحہ سورج کو گرہن لگا کر سورج کی آہ پر دلالت کر دی اور زمین طاعون اور زلزلوں نے اس کی سچائی پر ہر گاہی پھر بے فائدہ ہیں

دیہات کے ہر اوجھ سے کیوں نہ موبہ ہے جو یاد رکھو کہ اگر ہم مامورین اللہ کا دعویٰ تم لوگوں نے خلوس دل سے نہ کر کہا۔ تو تمہارے عزیز و اقربا کی گمراہی کا گناہ بھی تمہارے ہی سر ہوگا۔ ہم نے پکار پکار کر سنا دیا اور آسمان اور زمین نے ہماری تائید کی کہ اس زمانہ کا مجدد اور مسیح مہدی آگیا اور خدا نے اس کے لئے ہم اردن نشان دکھلائے پس اگر اب بھی تم جو نہیں کر دے گے اور ٹھنڈے دل سے اس کی دعاوی پر غور نہیں کر دے گے تو قیامت کے دن خدا سے دامن لاشرک کے حضور میں جواب دہی کئی پڑے گی اور اس وقت ٹھٹھے اور سنسی سے کام نہیں چلیگا بلکہ اس بات کا جواب دینا ہوگا کہ جب اعدا وین میں بنائی ہوئی کل نشانیاں پوری ہو گئیں اور اس کے بعد پھر خدا نے ہزاروں نشان دکھلائے تو کیا سبب کہ تم نے ایک امور کے دعاوی پر غور نہ کیا جس میں کیا اور اس کی باتوں کو ٹھٹھے اور سنسی میں اڑا دیا اور ہم تو عرض کر رہے ہیں کہ آئی ہم نے ہر طرح سے حق کی شناخت کے لئے انکو پکارا مگر انہوں نے ہماری ایک دشمنی ابھی وقت ہے تو یہ کہ اور دشمنی نہ کرنا کہ تم کو کچھ شکوک ہیں وہ ہم سے دیانت کر دو اور خدا کے حضور میں دعا کر دو کہ الہی اگر مرزا غلام احمدؒ فانی واقعی تھا اور تیری طرف سے مامور ہے تو ہم کو اس کی شناخت عطا کر۔ آمین یا رب العالمین۔ میں پھر بڑی عاجزی سے الحق کا تارک ہوں کہ طاعون بڑے زور سے بڑھ رہی ہے لیکن سستی کو چھوڑ دو اور خدا کے مامور کو قبول کر دو اپنے بال بچوں کے مالوں پر رحم کرو۔ خدا تعالیٰ کے ہر کلمہ کا کرنا اچھا نہیں ہوتا انسان کی کیا ماسلہ ہے کہ اس کے حکم کے مقابل میں دم بھی مارے پس ہر جہ سے اس کے حکم آگے سر جھکا دو اور تقویٰ اور طہارت سے کام لو تا خدا تم پر رحم کرے و غفلتوں اور سستیوں کو ترک کرنا کہ اللہ تم کو اپنی ناپاکیوں سے صاف کرے اور ہٹ کر چھوڑ دو تا سلامت رہو۔ و ما علیہنا الا البلاغ و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

بنارس جماعت احمدیہ بنارس نے تجویز کی ہے کہ ایسٹریک تعطیلات میں وہاں ایک جلسہ احمدیہ ہو۔ حضرت خواجہ صاحب کو بلایا ہے۔ فائز بہان سے بھی کچھ دست بایک

ویپی جن صاحبان نے قیمت اخبار دیکر رسالہ میں دی ان کے نام یہ بھی کا پھر دی گئی ہیں ایک ماہ پہلے اطلاع کی جاتی ہے

ایک خطِ نذریت و دیگر صاحبِ الحکم

جناب خواجہ صاحب نے ایک خط ایڈیٹر صاحب اکمل کو لکھا ہے جس کی ایک نقل انہوں نے درج اخبار جیٹا کرنے کے واسطے ارسال فرمائی ہے۔ لاہور کی جماعت جو بارہ وفات کا جلسہ ہر سال کیا کرتی تھی اس کو ایڈیٹر صاحب اکمل نے بھی بند ہو گئی کی نگاہ سے دیکھا ہے اور خواجہ صاحب سمجھتے ہیں کہ ہم نے وہی کیسے اور کچھ نہیں کیا۔ لہذا میرے خیال میں بات صاف ہو گئی ہے اور اس معاملہ میں کوئی اختلاف نہیں۔ دراصل اس جلسہ کے عہد سیلا کے دن ہی ہوئے اور اسی مقام پر ہونے کے یہاں عہد سیلا دوسری بعض غلط فہمیاں پیدا کیں۔ جو دور ہو گئیں۔ فالحمد للہ۔ ایڈیٹر

الحکم علا جلد ۱ کے صفحہ ۳۸۴ میں بعنوان عہد سیلا و یا مذہب برنگت فہمیاں اپنے ذیل کی سلوک بھی ہیں۔

ہمارے بعض دوستوں نے یہی غلطی لکھا ہے۔ جو عہد سیلا و میں شامل ہوئے انہیں قبل از وقت حضرت امام مغیر بن الطاهر کے حضور اس کو پیش کرنا چاہیے تھا اور پھر آپ کی اجازت سے جو کچھ وہ حکم دیتے وہ کرتے۔ میں ماننا ہوں کہ ان میں سے جو بھی شامل ہوئے ہوں وہ اعلیٰ کا کلمہ الاسلام کے خیال سے ہوئے ہوں لیکن کیا وہ اسے پہلے بطور خود نہیں کرتے تھے جو زیادہ مفید اور مبارک تھا۔ پھر اس میں شمولیت کی کیا حاجت تھی؟ کاش! اسلئے اٹھانے سے پہلے آپ مجھ سے تحقیق کر لیتے۔ تو آپ کو ان سطور کے سمجھنے کی ضرورت نہ ہوتی۔ افسوس ہے کہ آپ نے غلط و افعات کچھ جماعت میں ایک گونہ اختیار بھیجی۔ ہم نے وہی کیا جو آپ کے الفاظ میں زیادہ مفید اور مبارک تھا۔ نہ ہم عہد سیلا کے مجتہدین نہ ہم شریعت کو آپ اگر میرے اخبار کے اعلان کو دیکھ لیتے تو آپ کو معلوم ہوتا کہ اس نے اسیہ اخبار جہاں عہد سیلا کا شمار دیا ہے۔ وہاں ہمارے جلسہ کا شمار الگ۔ اسی عنوان سے دیا ہے جس عنوان سے ہمارا جلسہ اعلیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اجازت سے آپ کی زندگی میں ہوا۔ اور پھر حضور کے وصال کے بعد حضرت آقا خلیفۃ المسیح کی اجازت سے شروع ہوا۔ ایسے مصلحتوں کی نائید میں جو خود حضور مغفور علیہ السلام نے اپنی زندگی میں نفس پر فرمائی وہ چند دن ہوئے۔ کہ انھیں کے میلاد فیروز میں شائع ہوئی۔ اور اسی تقریر کی اطاعت میں ہمارا جلسہ ہونے لگا ہے۔ ہمارا جلسہ شرفِ قادیاں ماہ اپریل میں بحین حیات حضرت اقدس مسیح موعود ہوا۔ پھر شرفِ قادیاں کو وہ جلسہ عظیم الشان ہے اجازت حضرت مسیح موعود ہوا۔ جو دو دن ہوا۔ اور مجلس عالیہ کے پریزیڈنٹ پہلے دن حضرت قلید مولوی محمد علی صاحب اور دوسرے نائب صاحب ہے اجازت حضرت خلیفۃ المسیح ہوئے اور اس مبارک جلسہ کی شمولیت کے لئے حضرت صاحبزادہ صاحب اور مولانا مولوی صدر الدین صاحب قادیان سے یہ اجازت حضرت خلیفۃ المسیح جری شریف فرما ہوئے تھے۔ اور اس محترم جلسہ میں یہ عنوان بارہ وفات حضرت صاحبزادہ صاحب نے ہی تقریر فرمائی تھی۔ پھر یہ جلسہ اقدس میں محمد بن ہاشم بن ہاشم اس وقت شروع میں ہماری دیکھا دیکھی غیر احقر کو بھی خوش آیا اور انہوں نے عہد سیلا دوسری۔ مگر کچھ انتہا لے کر بڑے ہم نے حسب معمول اپنا جلسہ بارہ وفات الگ کیا۔ جس کا اشتہار بھی بھیج دیا اس اشتہار کا عنوان بھی وہی تھا۔ جو برابر عہد چار سال سے ہو رہا ہے۔ آپ ان پروڈکشن کی نقل ہی شائع فرمادیں۔ آئندہ آپ جو کچھ وفات لاہور کے متعلق ارقام فرمادیں۔ ان کی پہلے تحقیق کر لیں۔

خواجہ کمال الدین - وکیل چٹکورت - احمدیہ بلڈنگس لاہور۔ ۸ مارچ ۱۹۱۸ء

نقلِ اشتہار از جانبِ نجیب احمدی

جلد تقریب سعید عہد سیلا و النبی جی کا اشتہار بہ نسبت دستخط شمس العلماء مفتی محمد عبد اللہ صاحب ٹانگی۔ شمس العلماء مولوی عبد الحکیم کلا نوری۔ صفی حافظہ سید جماعت علی پوری قبل ازین شائع ہو چکا ہے۔ ۱۲۔ ریح الاول و ثانی ۱۳۔ مارچ ۱۴۳۸ء میدان و ہال اسلامیہ کالج لاہور میں منعقد قرار پایا ہے۔ صبح سے نماز ظہر تک لوگ اپنے اپنے گھروں میں مجالس منعقد کریں اور عیدین میں گئے نماز ظہر کے بعد سے نماز مغرب تک جناب سرور انبیاء حسب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہاں و فضائل کریمہ کے متعلق وعظ اور

تقریریں ہوں گی۔ جن کا پروگرام حسب ذیل ہوگا۔

نام تقریر کرنے والوں کا	مضمون	منٹ	تقریریں
طلبا و مدرسہ حمایت اسلام و تعلیم القرآن	تلاوت قرآن مجید	۵	۵-۲
شمس العلماء مفتی محمد عبد اللہ صاحب ٹانگی	ضرورت عہد سیلا و	۱۵	۲۰-۲
شمس العلماء مولوی عبد الحکیم صاحب کلا نوری	اخلاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۲۰	۲۰-۲
نعت خوان	نعت	۵	۲۰-۲
ڈاکٹر محمد اقبال صاحب مایم۔ اے	تہوار اور ان کا اثر و فائدہ	۲۰	۲۰-۳
مولوی سید ممتاز علی صاحب	رسول پاک کا کھنڈر	۲۰	۲۰-۳
نعت خوان	نعت	۵	۳۰-۳
مولوی سید علی صاحب حاری	فضائل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۲۰	۳۰-۳
شیخ عبد القادر صاحب بی۔ اے	شیعہ اہل کرامات	۲۰	۳۰-۳
احمد حسین خان صاحب بی۔ اے	نعت	۵	۳۰-۳
حکیم غلام نبی الدین صاحب	سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	۲۰	۳۰-۳
نعت خوان	نعت	۵	۳۰-۳
تقریر علی خان صاحب بی۔ اے علیگ	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و شہادت	۲۰	۳۰-۳
حافظ ظفر علی صاحب	وعظ	۱۰	۳۰-۳
عنونی حافظہ سید جماعت علی شاہ صاحب	صفات رسالت	۳۰	۳۰-۳
سید ممتاز علی سکریٹری مجلس انعام	عہد سیلا و النبی۔ لاہور		

نقلِ اشتہار از جانبِ جماعت احمدیہ

جلسہ یادگار و زوفاات حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بسرینی انجمن احمدیہ لاہور بمقام اسلامیہ کالج و عید پالی لاہور تاریخ ۱۲۔ ریح الاول و ثانی ۱۳۔ مارچ ۱۹۱۸ء بروز شنبہ بعد از نماز مغرب (۱۲ بجے) اس جلسہ میں تلاوت قرآنی و نعت خوانی کے علاوہ خواجہ کمال الدین صاحب دلیل لاہور نے ذیل پر ایک مفید لکچر دیں گے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک کامل اور زندہ رسول ہیں اس لکچر میں کل غائب و مجرہ کے مقدس و دہون کا تقریر و ترجمہ ذکر کر کے ان کے مقابل ان خصائص نبویہ کو پیش کیا جائے گا کہ ان سے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم والسلام کی ذات پاک اس دار فناء سے تشریف لے جانے پر بھی حیات النبی ہے۔

ابوالیار صاحب المتخلص جوگی ایک لکچر دیں گے۔ جو شہرہ فراموشی شاعر لاہور المشاعر

فتح رحمت اللہ۔ مالک انکس دیہ پوس۔ پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ۔ لاہور

ناظرین کی کیا رائے ہے؟

اس طرح مضمون زیادہ درج ہو سکتا ہے۔

برادر عبد الغنی صاحب احمدی نے ایک گرامر شیل ٹیک بٹے کا بیل لایا و عمارت قریب ہسپتال۔ چوڑا کھولا ہے۔ اجابے درخواست دے گئے رکت کرانین عمر الدین صاحب خیاط پنڈی بھٹیان میں اور چودھری شہاب الدین صاحب گھٹا لیان فوت ہو گئے ہیں۔ اجابے درخواست دے گا جانا ہو

خواجہ صاحب

برادر غلام نبی صاحب احمدی اطلاع کرتے ہیں کہ حسب درخواست انجمن خادم المسلمین حضرت خواجہ صاحب جھنگ میں دو دن تقریر کی پروہ کا بہت اثر ہوا۔ دوسرے لکچر میں اپنے دعویٰ کی بنیاد پر ظاہر کر کے کہ ہر کہ دمہ عالم و جاہل۔ خود و کلام میں توفیق کا شوق ہے یہ پہلی

کلام میسر

بدعات بچو! ایک دوست کا خط آیا کہ میں اپنے بچوں کا عقد کرنا چاہتا ہوں۔ ہماری قوم میں اس کے متعلق بعض بہت بڑی بڑی رسمیں ہیں۔ حضور کوئی ایسی ہدایت فراہم نہ کریں جس سے ان رسوم کی پابندی ٹوٹ جاوے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا میں اور کوئی دستور العمل قائم کرنا نہیں چاہتا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو حکم ہے وہ تو اس سے زیادہ ہمیں گرفتہ رہتا ہے جو چہرہ اکاٹھنے کے لائق ہے وہ کاٹ دیا جاوے اور کوئی بات اس موقع پر ثابت نہیں جس کا میں حکم دلاں۔

فرمایا۔ غنڈہ کی رسوم کا ایک نتیجہ یہ ہے کہ ایک وقت لاکھوں میں ایک قوم نے آخر آجبات رسوم کے زیر ہوئے کہ وہ سے غنڈہ کو تارک کر دیا تھا پہلے ایک شخص نے آجبات کے نہ ہونے کی وجہ سے غنڈہ نہ کر آیا اور پھر کہتا آہستہ آہستہ قوم کے اور لوگوں نے بھی اسی کی تقلید کی۔ آخر ان کے ایک مجتہد کو ان سب کا غنڈہ کرنا پڑا۔ درمیان میں

ایک اور دوست نے ذکر کیا کہ ایک قوم کے بعض آدمیوں نے مجھ سے بیان کیا کہ ہماری برادری کے بھیسہ دو حصے رہتے ہیں اور بھیسہ کو کوشش کرتی ہے کہ ساری برادری کا اتفاق نہ ہو جائے بلکہ اگر کوئی موقع شادی بھی آجاکا جو اسے نوکیر آجبات کو خوش سے عہدہ آفاق ہوتی ایک حصہ برادری سے بھیسہ کر لینی پڑتی ہے۔

حضرت نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میرے منات قریبی رشتہ کے گھر میں ایک موقع شادی کا تھا۔ انہوں نے ادا سے رسوم کا خیال کیا۔ تو میں نے کہا کہ اگر ایسا کرے گا تو میں بھی شریک نہ ہو سکا۔ انہوں نے جب نہ مانا تو میں نے اُسے روزانہ کا کھانا بھی بھجوا دیا اور گھر میں میری بیوی الگ کھانا پکاتی تھی۔ اس موقع پر میری گفت و گو ہوئی۔ مگر میں نے دیکھا کہ وہ تمام برادریاں جن کی خاطر رسمیں ادا ہو رہی تھیں سب کی سب ٹوٹ بھوٹ گئیں اور ان رسموں نے کچھ بھی نہ سوزا۔

فرمایا۔ ایک بہت بڑا آدمی تھا اس کی ٹوکی کے ناطے کے لوگ بیسیوں بیٹیاں ہوتے وہ سب کی عمارت کو دیا تھا کسی کو رشتہ نہ دیا۔ آخر دونوں میں بھائی جب تنگ آ گئے تو انہوں نے عیسائی ہونے کی تجویز کی۔ ٹوکی کے بھیسہ کے موقع پر ایک نہایت لائق قوم کے چارے بھی بھیسہ پایا۔ پادری نے اس وقت گرجا میں دوزن کی دینی آواز بجا کر سنا کر دیا اور اس سے اس شخص کی ساری عزت برباد ہو گئی۔ دیکھو۔ رسوم کی پابندی کے بہت بڑے نتائج ہیں۔

ہندو کنینیاں ایک اور دوست نے ذکر کیا کہ فلاں شخص نے ایک موقع پر کہا ہے کہ فلاں فلاں قوم

میں سے کنینیاں ہی ہیں۔ فرمایا کہ کنینیاں کنینیاں نہیں اس کو خبر نہیں۔ ہندو کنینیاں پانچ قسم کی کنینیاں موجود ہیں۔ ایک قسم طلباء کے لئے۔

دوسری قسم علماء کے لئے۔ تیسری قسم۔ فقرا اور سادہ نشینوں کے لئے۔ چوتھی قسم۔ عوام ہندوؤں کے لئے۔ پانچویں قسم۔ تمام دنیا کے لئے۔

نبارس میں پانچویں قسم کی کنینیاں موجود ہیں اور دوسرے ہمارے جناب میں اس غرض کے ٹوٹ ہندوؤں میں بیکثرت ہیں۔ اور تیسرے۔ لاہور۔ گوجرات۔ ساکوٹ۔ مہاراشٹر۔

میں ایک حصہ اس غرض کے چہرہ میں سے پس ان کی کنینیاں موجود ہیں اور میں ان کو گول کر جاتا ہوں۔

ایک بشر رویا زید مجتہد حضرت ڈاکٹر خلیفۃ المسیح صاحب اسٹینٹ سرجن مہتا پور کا ایک خواب حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پیش ہوا جو انہیں کے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے کہ اس سے ایک بشارت پیدا ہوئی ہے۔ کہ جو شرک

قریب آج کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کر رہے تھے وہ اب بہت کچھ صاف ہو چکی ہے اور وقت آگیا ہے کہ تمام دنیا میں دین و رنج جو کہ فحش و فساد کے واسطے ہدایت کا پانا آسان ہو جائے

دیکھا کہ کسی دن منور لکھنؤ کی درباری یا اوپر کی منزل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں حضور کا چہرہ نورانی۔ لباس عمدہ۔ اور غنڈہ رخ جل رہے ہیں۔ پھر خطاب کر کے فرمایا "اے تمہیں دکھائیں گے کہ پہلے ہمارے گھر میں تین بیسی راستہ میں بکھری پڑی ہوئی تھیں۔ اب پہلے سے کچھ راستہ صاف رہتا ہے" آپ کے ایسا فرماتے پر چند چیزیں جہاں میں پڑی تھیں ان کو میں نے اونٹن کا ایک ٹون کر دیا پھر حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔ مولوی صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح سے) (اے) سے خدا بہت خوش ہے۔ پانچویں وقت ننگے پاؤں وضو کیا۔

پاؤں دھوئے۔ نماز پڑھی۔ اور دنیا میں اگر بہت محنت کی جو کچھ تکلف نہیں کیا جیسا جہاں کھانا مل گیا۔ کھاکر کھلے کھجے کچھ کر کے کام میں لگ گئے یا گھر سے باہر چلے گئے اسلئے خدا ان سے بہت خوش ہے۔ پھر فرمایا۔ خدا تم سے درمدا حاضر ہیں۔ خلیفہ رشید الدین دان کی زوجہ بھی خوش ہے۔ لیکن اتنا نہیں جتنا مولوی صاحب۔ کشش کر دیا اور راستہ میں کوئی چیز جو قراں کو اٹھا کر راستہ صاف کر دو۔ فقط۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ ایک بے نظیر خواہش ہے۔ اس میں راستہ توڑی ہوئے مستقیم ہے اس کو صاف کرنا چاہیے۔ اسی مکر و دین اور غفلتوں کو دور کرنا چاہیے۔ فرمایا۔ اس خواہش اہل تشیع کا بھی رہتا ہے۔ کیونکہ وہ پاؤں نہیں دھوتے اور اس سے ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ پاؤں دھونے سے خوش ہوتا ہے۔

عید میلاد و بدعت جامعہ شملہ کا خط پیش ہوا۔ کہ پیر اخبار میں یہ خبر پڑھ کر کہ عید میلاد کے دن لاہور میں جامعہ کے ایک جلسہ میں خواجہ صاحب لیکن دین گئے۔ جو نے بھی عید میلاد کا جلسہ منعقد کیا اس کے متعلق حضرت کا ایک حکم ہو

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ عید میلاد بدعت ہے۔ عیدین دو ہی ہیں۔ اس طرح تو لوگ نئی عیدین بنا رہے ہیں

اور احمدی کہیں گے کہ مرزا صاحب پرالہام اول سے دن ایک عید ہو اور عید میلاد صلا پر عید ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب سے بڑے عید تو عید ہے۔ انہوں نے کوئی تیسری عید نہیں بنائی بلکہ ان کا ہی مسلک و مذہب ہے

بزرگوں و روح گوش و صدق و صفاء و لیکن میفرماتے ہر مسئلے

اگر عید میلاد جائز ہوئی۔ تو حضرت صاحب دیکھ سوچو۔ عید میلاد پرالہام اول سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بڑے عید تھے۔ وہ مانتے ایسی عید نہ بنانا جہالت کی بات ہے اور کھلنے والے صرف عوام

کو خوش کرنا چاہتے ہیں۔ ورنہ ان میں کوئی دینی خوش نہیں۔ اس جگہ اس بات کا کہنا ناگوار ہے کہ خالی نہ ہو کہ جماعت شملہ غلطی گئی۔ ورنہ جماعت لاہور عید میلاد کی عید نہیں اور نہ اس میں شرک ہوئی۔ وہ اشتیاق جو عید میلاد کے متعلق ہے اس میں انفرادی عید میلاد یعنی لاہور کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ اس میں بہت سے لکچر ادوں کا ذکر ہے۔ مگر کسی احمدی کا نام نہیں اس کے متعلق ایک ملاحظہ اسی اخبار میں دوسری جگہ بھی ہے۔

ناظرین ملاحظہ فرماویں۔ (بدر)

شیعی کی جھگڑا ہمارے عید مرزا کبیر الدین صاحب کیلئے گارڈ آف آرمی کل لکھنؤ میں ہوئی۔

بہت برادر مرزا حسام الدین صاحب حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور

میں حاضر تھے ان کے ساتھ لکھنؤ کے متعلق کچھ باتیں ہو رہی تھیں۔ فرمایا جب میں لکھنؤ میں پہنچا تھا۔ تو میرے استاد معلم صاحب کے اس مرزا صاحب علی بیگ صاحب فاضل علم کے مصنف بھی آیا کرتے تھے ایک دن میں نے مرزا صاحب کو کہا کہ آپ تو اب لاہور سے ہو گئے ہیں۔ آئیے اپنا فاضل علم بھی لے کر لاہور آئیے۔ اسکو انہوں نے منظور فرمایا۔ ہنوز وہی شخص ہے کہ اس میں ایک ایسی عمارت آئی جس سے میں ناگوار کیا۔ کہ مرزا

رجب علی بیگ صاحب شیعہ نہیں ہیں بلکہ یہی ہیں میں نے انہیں کہا کہ میں معلوم ہو گیا ہے کہ آپ کو کسی چیز میں ہرگز کچھ نہیں لگے کہ اس میں نے کہا دیکھئے آپ نے اپنی کتاب میں یہاں نئی علامت کا ذکر کیا ہے ان کے لئے لفظ "ادھر" کا استعمال کیا ہے اور یہاں شیعہ علماء کا ذکر کیا ہے ان کے لئے لفظ "ادھر" کا استعمال کیا ہے۔ اس ادھر اور ادھر سے ظاہر ہو گیا ہے کہ آپ کی ہیں۔ شیعہ نہیں ہیں میرا ہر کچھ کہنے لگے اچھا جانے دو اس بات کو پھر ایک دن میں نے پوچھا کہ آپ کو ایسے کہ آپ نے اس طرح جو قیصلہ کیا تو فرمایا۔

"یہ ایک عجیب واقعہ ہے۔ میں لکھنؤ میں قراں سعادت علی خان صاحب کے ان ملازم تھا۔ ایک دن کسی خدمت کے سبب دہلی جانا پڑا۔ تو قراں صاحب نے فرمایا کہ دہلی جاتے ہو۔ شاہ عبدالعزیز صاحب کو بھی دیکھئے ان کی عید آدمی ہیں۔ میں تب دہلی گیا۔ تو شاہ صاحب کی خدمت میں ایک دن حاضر ہوا۔ مگر کج بات کرنے کی جرأت نہ ہوئی دوسرے دن ہی حاضر ہوا۔ مگر اسی طرح جب چاہا پھر چلا آیا۔ میں دہلی کا کچھ دیکھتا اور دہلی میں غلطی کرتا تھا اور فرزند ہو گیا۔ جب تیسرے دن گیا۔ تو پھر شاہ صاحب نے خود ہی پوچھا کہ آپ کہاں سے آئے ہیں۔

میں نے کہا کہ کھنڈ ہے۔ فرمایا۔ وہ ان آپس جگہ رہتے ہیں۔ میں نے اس کو کہہ دیا۔ جہاں پہلے کے ہیں رہتا تھا۔ تو فرمایا ان آپس چاند پر سے آئے ہیں۔ میں نے عرض کی کہ نہیں۔ میں چاند پر سے نہیں آیا کھنڈ سے آیا چلن۔ پھر فرمایا کس جگہ۔ میں نے پھر وہی جگہ بتا دیا تو فرمایا۔ ان میں مجھ گیا ہوں آپ چاند پر سے آئے ہیں ایسا ہی میں نے نہیں دیکھا تھا اور میں نے وہاں انہوں نے کہا کہ چاند پر ہیں جہاں ہی رہا کہ یہ عجیب آدمی ہیں۔ میں کھنڈ کو بتا ہوں اور چاند پر ہی کہتے ہیں۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ میں نے ان سے سوال کیا کہ یہی شہید کا جو جھگڑا ہے اس کا فیصلہ کیوں کر ہے۔ فرمایا۔ کہ تم قرآن شریف پڑھو اس سے سب فیصلہ ہو جائیگا۔ میں نے عرض کی کہ میں قرآن نہیں جانتا۔ فرمایا۔ جاسے شاہ رفیع الدین صاحب نے قرآن شریف کا ترجمہ غلطی کر دیا ہے ہر لفظ کا ترجمہ اس کے نیچے لکھ دیا ہے اس کو پڑھو اور پھر سب فیصلہ معلوم ہو جائیگا۔ جب میں واپس کھنڈ آیا۔ تو وہاں صاحب سے ذکر آیا وہ لوگ تھے عالی درجے تھے انہوں نے مجھ سے تحقیقات شروع کی۔ آخر ان کو کہا کہ جہاں میں رہتا تھا وہاں پہلے ایک گاؤں چاند پر رہتا تھا۔ وہاں نے مجھ سے یہ بتایا کہ یہ آدمی کہ تم کھنڈ کی ایک کاٹ آئے۔ تمہیں اپنے گھر کی بھی خبر نہیں اور شاہ صاحب براعزیز کر کے لگے۔ میں بہت شرمندہ ہوا۔ تب مجھے خیال آیا کہ ان کی ایک کتاب تھی غلطی۔ آؤ۔ دوسری کبھی آنا میں۔ قرآن شریف لے کر پڑھتے تھے۔ اسی سے مجھے سمجھ آ گیا۔ کہ جس کی طرف ہے

چپ نہ ہو موالے

ابن خروزم مولوی شہداء اللہ صاحب کا بچہ تھا۔ فرمایا بعض قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ ان کو کسی طرح چپ نہیں کر سکتے ابسوں کو کچھ سمجھنا ہے سو دہے۔ وہ کچھ نہ سمجھتا میں بتاتے ہی پلے جاتے ہیں۔

سب پہلے کرن حیز

ایک شخص نے کہا کہ کجائات سے پہلے مقدم ہے۔ فرمایا کجائات تو فضل سے ہیں اور فضل کا جاذب ایمان ہے پس سب مقدم ایمان ہے۔ ایمان اچھے بھلوں کا راج ہے اب دیکھنا چاہئے کہ سب سے اعلیٰ ایمان کس مذہب سے تعلیم کیا ہے۔ بہت سی باتیں ہیں مثال کے طور پر ایک عبادت گاہ کو بلا دہی لے لو۔ عیسائی گھنڈ بجاتے ہیں اور ہندو سنگھ۔ پر مسلمان کہتا ہے۔ اللہ اکبر جس نے اللہ کو اکبر کہا۔ وہ دہی کے نزدیک کب جایگا۔ ایمان کو لئے سب سے اعلیٰ تعلیم پر امر میں اسلام ہی کی ثابت ہوتی ہے

منہ پر علی کی کوئی کم دن کہیں سیما روخ

نور الدین صاحب میں دیکھا اور خدا گواہ ہے کہ اللہ جل جلالہ نے خلیفہ میں نہایت انبیاء علیہم السلام کی سی دے رکھی ہے اور وقت اور مقام بہت قیمتی صفت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہے اگر بوجہ اور مرض زہرہ ہوتے۔ تو ضرور اس خلیفہ الہدی کے ہاتھوں کو چمتے۔ عاجز بخلت بیان کرنا ہے کہ علم موجودہ الی حدیث میں سے اس شان کا شفیق انسان نہیں۔ کم فہم ہیں وہ انسان کہ اس خلیفہ وقت کی شناخت نہیں کر سکتے۔ اور نا حق اس

آیت قرآنی کی عمریت سے انکار کرنے میں اور وہ یہ ہے۔ وعد اللہ الذین امنوا معکم و عملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض لما استخلف الذین امن من قبلہم۔ انفس کہ صاحب اخبار الی حدیث نے اس حدیث سے بھی کچھ فائدہ نہ اٹھایا۔ جو یہ ہے۔ من لہم یعرف امام زمانہ فقدا مات میتنا الحیاء لہ۔ یعنی میں نے امام وقت کو نہ پایا اور جاہلیت کی موت مر گیا۔ جو بحال تھا۔ اقبہ بمرقہ کیا۔ والسلام۔ خاک رکبہ الدین احمد۔ احمدی۔ از قادیان سکر ٹری انجمن احمدیہ

کبیر الدین اتر میں

عاجز مریض ۲۲ مارچ ۱۹۷۲ء قادیان دارالامان کو روانہ ہوا ۲۴ مارچ کو اتر میں پہنچا معلوم ہوا کہ اتر سے بار بار ٹرین سارے آٹھ بجے دن کے چھوٹے گی۔ چن کر ٹرین کا وقت فیصلہ امرا سے لیا گیا تھا۔ دل سے رغبت دلائی۔ کل مولوی شہداء اللہ صاحب کے مکان پر۔ چنانچہ سید عتیقہ کی کجائی مولوی صاحب کا مکان ہے۔ بہراپی برادر سام الدین احمدی جاہو پنا۔ بعد مزاج پری وغیرہ کے مولوی صاحب نے میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر اخبار الی کی بہت کچھ شکایت کی اور کہا کہ وہ ایڈیٹر اخبار الی حدیث کو خبیث کر کے لکھتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم احمدی حضرت کے صحابی ہیں اور پھر علماء کو خبیث اور بید بنانا۔ اس پر عاجز نے عرض کی کہ ہمارے سرور کا تعلق بھی حدیث میں پیدا انسان کو خنزیر فرمایا ہے جیسا کہ نقل المغنیزہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فریاد نقل فرمایا ہے کہ میں نے دیکھا حدیث میں آدمی کو خنزیر پرولا ہے۔ اس پر خفا ہوتے لگا لگا بات ہے۔ یہ کہہ کر عاجز واپس اٹھیں آیا اور قادیان روانہ ہوا۔

مذہب خیر جواب المیز

ہمارے نزدیک اگر کوئی اس مذہب کو اختیار کرے کہ خواہ مخواہ کسی کو بھڑکاتا ہے۔ تو ایک حرکت امر قابل تہلیل ہے اور جو اس کو خنزیر قیام کے قدم اٹھانے میں ان کا فرض ہے کہ وہ اس راہ کو چھوڑے۔ بال بانی بچے کی کوشش کریں۔ اور کبھی بھول کر ہی اس کے خلاف قدم اٹھانے کے خیال کو گوشہ دل میں جگہ نہ دیں۔ خواہ کسی معاملہ میں عقل سلیم اور درایت سے کام نہ لینے کے باعث وہ کسی ایسے امر کو جو حقیقتاً قابل تہلیل ہے۔ خطرات کا لائق نفرت یقین کو نہیں ایسا ہی جن لوگوں کو باطنی طرز عمل پر دیکھنا منظور ہو کہ ایک دوسرے کی خواہ مخواہ با حق و ناحق ہی طرف داری اور تائید کرنے سے انہماض کریں گے۔ تو ان کا فرض ہے کہ وہ اپنے خیال شریف میں مست اتر کر کہیں۔ خواہ خواہ دوسروں پر نہ بغیر ہو جیسا کہ ہمارے کہیں کریں اور نہ اپنے نفسی طاقت کے گھنڈ میں آکر دیر کا باج کریں۔ وجہ کہ دنیا میں سوا کریم کی مخلوق میں ظلم کے دھنی نہ ایک نہ دو۔ بلکہ سیکڑوں شراروں اور بے شمار موجود ہیں ایسی حالت میں مذکورہ بالا روایت مذہب شریف لکھنے والوں کا کسی کو دھمکانا اور نقصان پہنچانے کا

جری اللہ اور سلطان القلم کا معزز نمائندہ پاکر اسے کاراموں سے ثابت کر کے کہیں۔ کہ نفسی میدان میں ان کا ادب اور ان کے شاکر و دکن کا مقابلہ کرنا خالص کا گھر نہیں ہے۔ خطرناک اور سب سے غلطی ہے۔ ہم نہیں چاہتے کہ خواہ مخواہ کسی کو چھوڑیں لیکن جو خواہ مخواہ ہم کو چھوڑے اپنی نفسی طاقت کا گھنڈ دکھائے۔ اس کے ذمہ اصل کو نہ توڑنا بھی عقلندی سے بعید ہے اس کے علاوہ ابسوں کو صلہ دلانے سے باہر کے ہند میں مقدس باب حضرت خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے احمدیوں اور غیر احمدیوں میں اصولی فرق ہے یا فروری کر کے جواب میں اصولی فرق ثابت کیا ہے اور میں بار پر ثابت کیا ہے۔ اس پر دل کھول کر بحث کر دی ہے یا یہ سمجھ کر کہ اپنے مقصد کے ادا کرنے کے لئے مختار ہیں امر کی ضرورت نہیں۔ اس کا تین طرز پر اظہار کر دیا ہے اس کو دیکھ کر البتہ کے شاہ اور صاحب نے ڈر و بھڑکاؤ۔ نہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح کے کام اک کا مطلب سمجھا دیا کہ اس کے لئے ڈر گئے حالانکہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کی تصدیق نہ صرف قرآن کریم سے ہوتی ہے بلکہ ہر ایک فعل سلیم سے کام لینے والا سمجھ سکتا ہے کہ رسولوں کو ماننے والے انسان کی ہر ایک ادا کو قابل عمل اور مشرع حد سے تسلیم کرنے والے اور وہ جان کے وجود کو کوئی کام کا یقین نہیں کرتے ہیں۔ برابر نہیں ہو سکتے۔ البتہ حضرت صاحب اگر انصاف کا حقیر سمجھا کہ حضرت کے ارشاد پر غور کرتے۔ تو ان کو ماننا پڑتا کہ کتاب مرزا صاحب علیہ السلام پر غصے میں دے دے اور اصل قرآنی تعلیم سے بہت دور اور کائناتوں اور ہر شے کے باعث اس ارشاد کو باطل فراموش کر بیٹھے ہیں۔ جو اسلام کا اصل اصول ہے یعنی لا تعزف بین احبہ۔ ہمیں دوسلہ۔ اور اسی باعث انہوں نے ایک رسول کو کہیں کی بددی زبانی کی انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود پیشگوئی کرنے کے علاوہ اس کو اپنا سلام پہنچانے کی ہی وصیت کی تھی نہ صرف انکار کیا بلکہ اس کے اصل دل کے کفر اور کذب بھی بن گئے۔ حالانکہ اگر وہ معاذ اللہ کاذب ہوتا۔ تو اس کے وحی و الہام کے زور کی مدت بھی کہیں سے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدت سے کہیں سے ہرگز نہ بڑھ جاتی کہ ایسے رسول کی کفری قرآنی اصولی فرق جو با فروری۔ کہیں کے ذکر قرآن اور حدیث میں جو اور ارضی سماوی نشانات موجود ہیں اس کے دعوے نقد کی صداقت کا ثبوت ہے دیا ہوئے شک ہے اور ضرر ہے اور فحاشات سے توبی ثبوت ملتا ہے۔ کہ ہمارے اکثر مولوی صاحبان نے رسالت کے معاملہ میں قرآنی اصولی ان اسلام کی غیبتی نشانہ سمجھتے ہیں تو یہی ہے بعض وہ اس معاملہ میں اسلامی اور قرآنی تعلیم سے دور دھجھ کر گئے اور اس کے لئے ایک بھل کر نیا اصول نکھڑا لیا۔ حالانکہ قرآنی تعلیم رسالت کو لائق بننے کے لئے دعا کرنا سکھاتی ہے اور وعدہ دیتی ہے کہ ایسا ہو گا۔ غور کرو۔ ارشاد مونس ہے۔ کہ مسلمان نہ تم پر دعا کیا کرو۔ اھنا الصراط المستقیم۔ صراط الذین انعمت علیہم۔ یعنی اسے خدا تم پر ایت کوادہ تر دکھا۔ میں پر چلنے سے انسان منعم علیہ کر وہ کا ساتھی بن

سخت کلمے جو یہ کہتے ہیں۔
 اے خدا کی قسم میں نے اللہ عزوجل کو اپنے پاس لایا ہے
 کیا دیکھا۔ میں نے یہ دیکھا کہ یہاں دو قدر دروازوں سے

عالم و فضلاء کی ایک کثیر جماعت جمع ہوئی کہ اس موقع پر اس وقت اساتذہ کرام کی بزرگوار شرکت مزاحمت کے لئے تیس سال پیشتر ہی کتاب ہر ماہ میں شائع ہونے لگی تھی کہ خدا نے فرمایا کہ تیرے پاس دور دور سے لوگ آئیں گے۔ جب کہ وہ (مرزا صاحب) بائبل آکھتے تھے اور ان کو کوئی مذہب نہ تھا جس پر جماعت میں رات اندھیرے کے میں مشغول ہے۔ وہی کہہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں۔ اسی طرح اذانیں پڑھتے ہیں کہ ساجدین ہوتی ہیں۔ پانچویں نماز میں اسی طرح پڑھتے ہیں جس طرح ہر لوگ پڑھتے ہیں۔ اور اللہ اور اس کے رسول کریم علیہ السلام علیہ السلام کا حکم ہے۔ زکوٰۃ دیتے ہیں۔ ان میں سے جو صاحب طاقت ہیں وہ بھی کہتے ہیں کہ ماہ رمضان میں تیس روئے دے سکتے ہیں۔ قرآن شریف صبح شام پڑھتے رہتے ہیں اور قرآن شریف دیکھ کر ہر ماہ کی طرح بھی ہے۔ یہاں قادیان میں کوئی خانہ نہیں چھپا۔ وہی قرآن مجید ہے میں نے خوب دیکھا ہے۔ مسکینوں غریبوں کی پرورش کرتے ہیں۔ یہ ایک گاہ ہے کہ اللہ نے اسے بڑا رتبہ دیا ہے۔ تین اخبار نکلتے ہیں۔ تین سہ ماہی ہیں۔ ان میں دن اسلام کے شے جو ہے کہ ان کے عقائد کا جواب دیتے ہیں۔ حضرت نبی کریم علیہ السلام کی تعریف ہوتی ہے۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو یہ لوگ اسی ہی اکرم صلا علیہ وآلہ وسلم کا ایک غلام سمجھتے ہیں۔ چنانچہ ایک شعر ہے۔

بزرگان و وہم سے احمد کی شان ہے
جن کا غلام دیکھو متعجب زمان ہے

آپ کو جو خبریں پہنچیں وہ غلط ہیں۔ خاکسار نے جو کچھ عرض کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اس سے بائبل پر ہے آپ خود آکر دیکھ لیں۔ اگر اس کے عقائد پائین تر جوڑا جائے تو دن۔ غلام کو فتویٰ کا آپ کو خیال ہے۔ صاحب من با حضرت امیر حسین رضی اللہ عنہ کے تئیں کہ دینے کا فتوے دینے والے بھی اپنے تئیں علماء ہی کہتے ہیں۔ حضرت غوث الاعظم سید عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کا یہ پیر و پیغمبر مشہور ہیں ان پر بھی کفر کا فتوے علماء نے لگا دیا ہے۔ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے ایٹھ سو گنتے کا کام لیا۔ سرور لوگ تو اس طرح کرتے ہیں

جناب والد بزرگوار! میں منات اپنے عرض کرتا ہوں کوئی کسی کی قرآن میں نہیں چاہیگا۔ آپ خدا کے لئے خود آکر ملاحظہ اور اپنے طرز پر تحقیق کریں۔ کہ جو خبریں آپ نے سنی ہیں بائبل غلط ہیں۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ یہ لوگ اسلام پر قائم اسلام پر خدا اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جان نثار ہیں۔ میں انہیں کس طرح کا ذکر کروں اور کیوں کر ان سے الگ ہو جاؤں۔

آجکل حضرت مرزا صاحب کے شیخ جناب مولوی نور الدین صاحب میرا۔ ایک بڑے عالم فاضل اور شفیق تابع سنت نبوی و صالحی اسلام ہیں۔ وہ بھی لوگوں سے بیعت نہ کرتے وقت کلمہ شہادت پڑھتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت اور فرائض عبادت پر مٹنے کی تاکید کرتے اور اسی بات کا عندیہ دیتے ہیں اور والدین کی فرمانبرداری واجب فرماتے ہیں اور میری جان بھی کہ آپ کی فرمانبرداری میں قلم جو میری نجات کا موجب ہے۔ اور میں تابع حکم خدا و رسول ہوں

آپ اطمینان فرمادیں۔ یہ خط سارا دو تین بار پڑھیں۔ السلام علیہ

مولوی صاحب انداز پل مالے کے

نمبر ۳۴ کا جواب

جناب مولوی حکیم محمد علی صاحب ساکن انداز پل ہاں سے ایک نہایت شائع کیا ہے۔ جس میں فرماتے ہیں کہ مولوی آبی بخش صاحب کے شکوک رنج کہنے کی طرف اسوا سبط ستر جنین ہوسکے کہ وہ زبان عربی میں دخل نہیں رکھتے۔ خوب اس طرح تو قریب تمام سوالات کا خاتمہ ہو گیا۔ کیونکہ ہر اصول آدمی ایسی ہیہ میں جو عقلی اور دھرم ہی اچھی طرح نہیں جانتے اگر انہیں کوئی شک پیدا ہو جائے۔ تو پہلے انہیں یہ حکم دینا چاہیے کہ جادو۔ غوی زبان بڑھاد۔ پھر تمہارا شک رنج ہو سکتا ہے۔ دوسرے فرماتے ہیں کہ شرط مسافروہ میں ہیں ہوسکے حالانکہ انہوں کی طرف سے شرط مسافروہ میں ہو سکتا ہے۔ جب آپ ان کو تسلیم کر لیں اور کوئی شرط بدلو جائے کہ یہ نہ لگا دیں جیسا کہ آپ نے نمبر ۳۴ میں فرمایا کہ مولوی آبی بخش اور کئی صاحب کے سوائے کوئی مخالفانہ نہ ہو۔ آپ ہمارے اخبار کے شرائط کو نظر لفظ نقل کر کے منظر فرما دیں۔ اور اس کے مطابق انتظام کریں پھر آپ احمدی مولوی آپ کی خدمت میں پیش ہوگا۔ اور آپ کا یہ زمانا کہ بعض ناقل جھوٹا نہیں ہوتا براہ مہربانی ایسی تعلیم اپنے شاگردوں کو نہ دیا کریں۔ ہم غیر خواہی سے کہتے ہیں زمانہ ان کے ہے۔ گورنمنٹ کے قانون بنایا ہے۔ کہ اس کے برخلاف جو شخص کہیں کوئی مضمون لکھتا ہے اس کا ناقص ہیں کہ یہ دالے کی طرح جیسے گھر پہنچا یا جاوے گا اور یہ فیڈی گورنمنٹ ہے اب آسمانی گورنمنٹ کا حکم ہے۔ آپ کو یاد نہ ہو تو یہ حدیث شریف ہم یاد دلا دیتے ہیں۔ کئی بالوسہ کا با ان حیدر صاحب کلک ما سیم۔ وہ بھی مولوی صاحب حضرت رسول اکرم کو فرماتے ہیں کہ جھوٹا کہنا ہے دالے آسانی کا فیہ کہہ رہا ہے یعنی جادو دی آگے بڑھائی دیا ہے۔ حافظ صاحب نے بے تحقیق سپیکر مضمون آگے چلا دیا ہے اس میں ہمارا حرج نہیں ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر آپ صاحب نہیں کرنا چاہتے تو آپ کی مرضی۔ ہم زبردستی نہیں کرتے ورنہ مالی مسئلہ کرنا اور سب سے جلد حیا بازی کے پردہ میں فرار کرنا مناسب نہیں۔

جماعت احمدیہ۔ بنارس

ہاں گوروں کے مختلف نصیحت میں چند احمدی صاحب ہیں لیکن ایک دوسرے سے باوجود جو کس کے خالصہ کے لئے کہ موقوفہ نہیں ملتا تھا آخر چودھری سوہنے خان صاحب نے سب احمدی بڑا دیاں کو ۲۲ فروری ۱۹۹۸ء کو موضع مٹھیاں میں مدعو کیا۔ سنا پنا پنا

عالم و فضلاء کی ایک کثیر جماعت جمع ہوئی کہ اس موقع پر اس وقت اساتذہ کرام کی بزرگوار شرکت مزاحمت کے لئے تیس سال پیشتر ہی کتاب ہر ماہ میں شائع ہونے لگی تھی کہ خدا نے فرمایا کہ تیرے پاس دور دور سے لوگ آئیں گے۔ جب کہ وہ (مرزا صاحب) بائبل آکھتے تھے اور ان کو کوئی مذہب نہ تھا جس پر جماعت میں رات اندھیرے کے میں مشغول ہے۔ وہی کہہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں۔ اسی طرح اذانیں پڑھتے ہیں کہ ساجدین ہوتی ہیں۔ پانچویں نماز میں اسی طرح پڑھتے ہیں جس طرح ہر لوگ پڑھتے ہیں۔ اور اللہ اور اس کے رسول کریم علیہ السلام علیہ السلام کا حکم ہے۔ زکوٰۃ دیتے ہیں۔ ان میں سے جو صاحب طاقت ہیں وہ بھی کہتے ہیں کہ ماہ رمضان میں تیس روئے دے سکتے ہیں۔ قرآن شریف صبح شام پڑھتے رہتے ہیں اور قرآن شریف دیکھ کر ہر ماہ کی طرح بھی ہے۔ یہاں قادیان میں کوئی خانہ نہیں چھپا۔ وہی قرآن مجید ہے میں نے خوب دیکھا ہے۔ مسکینوں غریبوں کی پرورش کرتے ہیں۔ یہ ایک گاہ ہے کہ اللہ نے اسے بڑا رتبہ دیا ہے۔ تین اخبار نکلتے ہیں۔ تین سہ ماہی ہیں۔ ان میں دن اسلام کے شے جو ہے کہ ان کے عقائد کا جواب دیتے ہیں۔ حضرت نبی کریم علیہ السلام کی تعریف ہوتی ہے۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو یہ لوگ اسی ہی اکرم صلا علیہ وآلہ وسلم کا ایک غلام سمجھتے ہیں۔ چنانچہ ایک شعر ہے۔

بزرگان و وہم سے احمد کی شان ہے
جن کا غلام دیکھو متعجب زمان ہے

آپ کو جو خبریں پہنچیں وہ غلط ہیں۔ خاکسار نے جو کچھ عرض کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اس سے بائبل پر ہے آپ خود آکر دیکھ لیں۔ اگر اس کے عقائد پائین تر جوڑا جائے تو دن۔ غلام کو فتویٰ کا آپ کو خیال ہے۔ صاحب من با حضرت امیر حسین رضی اللہ عنہ کے تئیں کہ دینے کا فتوے دینے والے بھی اپنے تئیں علماء ہی کہتے ہیں۔ حضرت غوث الاعظم سید عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کا یہ پیر و پیغمبر مشہور ہیں ان پر بھی کفر کا فتوے علماء نے لگا دیا ہے۔ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے ایٹھ سو گنتے کا کام لیا۔ سرور لوگ تو اس طرح کرتے ہیں

جناب والد بزرگوار! میں منات اپنے عرض کرتا ہوں کوئی کسی کی قرآن میں نہیں چاہیگا۔ آپ خدا کے لئے خود آکر ملاحظہ اور اپنے طرز پر تحقیق کریں۔ کہ جو خبریں آپ نے سنی ہیں بائبل غلط ہیں۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ یہ لوگ اسلام پر قائم اسلام پر خدا اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جان نثار ہیں۔ میں انہیں کس طرح کا ذکر کروں اور کیوں کر ان سے الگ ہو جاؤں۔

آجکل حضرت مرزا صاحب کے شیخ جناب مولوی نور الدین صاحب میرا۔ ایک بڑے عالم فاضل اور شفیق تابع سنت نبوی و صالحی اسلام ہیں۔ وہ بھی لوگوں سے بیعت نہ کرتے وقت کلمہ شہادت پڑھتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت اور فرائض عبادت پر مٹنے کی تاکید کرتے اور اسی بات کا عندیہ دیتے ہیں اور والدین کی فرمانبرداری واجب فرماتے ہیں اور میری جان بھی کہ آپ کی فرمانبرداری میں قلم جو میری نجات کا موجب ہے۔ اور میں تابع حکم خدا و رسول ہوں

خبردار لوٹ کا روٹ میں ہوجاتے ہیں بیکار

ڈاک کے قانون سنا ہے دن پوسٹ کارڈوں کے قواعد میں کچھ ایسے تغیر کرتے ہیں جن کی اطلاع ہر ایک ملک میں دیر میں پہنچتی ہے۔ اور کارڈوں کے پیرنگ ہوسکتے ہیں جنے آج ہمارے پاس نہ کارڈ ہوتے ہیں جن کے دائیں طرف کے نصف میں نہ فریڈ کا تمام بڑی مضمون تھا کوئی اور لفظ تھا اور دائیں طرف میں چپان تھے مگر وہ پیرنگ کے لئے تھے لیکن ان پر تھا تاکہ اس کا

خبردار لوٹ کا روٹ میں ہوجاتے ہیں بیکار

ڈاک کے قانون سنا ہے دن پوسٹ کارڈوں کے قواعد میں کچھ ایسے تغیر کرتے ہیں جن کی اطلاع ہر ایک ملک میں دیر میں پہنچتی ہے۔ اور کارڈوں کے پیرنگ ہوسکتے ہیں جنے آج ہمارے پاس نہ کارڈ ہوتے ہیں جن کے دائیں طرف کے نصف میں نہ فریڈ کا تمام بڑی مضمون تھا کوئی اور لفظ تھا اور دائیں طرف میں چپان تھے مگر وہ پیرنگ کے لئے تھے لیکن ان پر تھا تاکہ اس کا

خبردار لوٹ کا روٹ میں ہوجاتے ہیں بیکار

ڈاک کے قانون سنا ہے دن پوسٹ کارڈوں کے قواعد میں کچھ ایسے تغیر کرتے ہیں جن کی اطلاع ہر ایک ملک میں دیر میں پہنچتی ہے۔ اور کارڈوں کے پیرنگ ہوسکتے ہیں جنے آج ہمارے پاس نہ کارڈ ہوتے ہیں جن کے دائیں طرف کے نصف میں نہ فریڈ کا تمام بڑی مضمون تھا کوئی اور لفظ تھا اور دائیں طرف میں چپان تھے مگر وہ پیرنگ کے لئے تھے لیکن ان پر تھا تاکہ اس کا

دفتر اخبار بدرد قادیان طلبہ

مجموعہ تشرین فارسی اُکھوں	درشین مکمل اردو و ہندی
درشین مکمل فارسی جلد غریبہ	چولہ گردانک صاحب ار
سنت احمدیہ - ۳۴	کفارہ - ۳۳
معیار الصادقین ۳۳	القول الصمیم - ار
لیکچر لاہور ار	کامن احمدی (دولتی) م
کامن احمدی (الادب) ۸	نظم ستورات ۸۰
شہادت الفرقان ۲۲	سر الشہادتین ار
جام شہادت - ۸	شرائط بیعت - ۸
کتاب الصیام ار	صحیفہ اصفیہ ۲
تفسیری نوٹ ۵۷	عصمت انبیاء ۶۸
غلامی - ۳۳	ضرورت زمانہ ۸
روایۃ صالحہ ۳۴	شہادت آسمانی خداوند ۸
النسۃ المکتوم ۵	عمود المسیح ۶
فتح الدین ۳۳	البرہان الصریح ۲۲
مباحثہ رام پوری ۲۲	مجموعہ فتاویٰ احمدیہ عمر
الاستحلاف ۳۳	مورکھ سیدہ ار
شرعی ہند کلکتہ ۲۸	کرشن لیلہ - ار
حضرت اقدس کی پرانی تحریریں	خط اور حضرت کی تقریریں
مکتوبات احمدیہ جلد ۱۲	سنا پارے ترجمہ القرآن -
بد کے پرائے خاں شاہ	جائے مات و پیر کے صبر
فائل ۱۹۱۰ء	فائل ۱۹۱۰ء
فائل ۱۹۱۰ء	فائل ۱۹۱۰ء

تبلیغی کارڈ

سادہ کارڈوں کے دوسری طرف جو نصف حصہ خالی ہوتا ہے ہم نے اس پر جبر پریس میں حضرت مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت چھپوایا ہے جس کے معضد ذیل عنوان ہیں: آپ مریم مرگیا۔ نزول بروز دی۔ نشانات ظہور مہدی۔ نشان صداقت اور پری غور و فکر کے بعد نہایت مختصر مآل عبارت میں یحیون اور اکی گایا ہے۔ پانچ آند کے، ۹ کے حساب سے جلد سنگو العین اور خود کتابت میں استعمال کریں۔ ہر خرما وچم ثواب۔ بہت مختصر جھاپے گئے ہیں بہت جلد و غواستین کریں۔

ایک تالیف

کشف الاسرار احباب سید صادق صاحب مختار عدالت اناؤہ نامہ خوب و دافع ہن اکثر ان کے جواب معانی میں پڑیں شائع ہوئے دینے ہیں آپ کو اللہ تعالیٰ نے مآل گفتگو کرنا ایک خاص ملک دلیہ ہے ہر ایک ملک کو عالمانہ رنگ میں ایسا باتا عدہ پیش کرتے ہیں کہ خیر کو اس کے مناسک سے سوچا رہیں رہتا۔ آپ نے حال میں ایک رسالہ تالیف کیا ہے۔ جو جبر پریس میں چھاپا گیا ہے اس میں آپ نے بدلائل حقیقہ و نقلیہ ثابت کر دیا ہے کہ مسیح بن مریم علیہ السلام فرست ہو گئے اور ان کی جبر پریس میں ہے کتاب نہایت خوب و عمدہ ہے ہر پڑھنے والی کو ہے اور قیمت ۲۰ روپے۔ دروہ انہیں نام منبر جبر - قادیان ادین۔

حقا اچھریہ جس مسیح موسوی کی وفات اور مسیح احمدی کے دعاوی کا اثبات اور اللہ ملاکدہ۔ یوم آخر - انبیاء و کتب تمام ارکان اسلام کی نسبت اپنے حق بدکار اظہار ہے۔ قیمت ۲۰ روپے جبر سے طلب کرو۔

صابون سازی

صاحبان آب پرورش ہے کہ کمزور نے ایک شہر بزمین عنوان۔ تجارت کاراز دیا تھا۔ فیس مبلغ چار روپے مقرر تھی۔ اب اکثر اصحاب کے ارشاد سے بموجب فیس مبلغ دو روپے دو آنہ کر دی ہے۔ تاکہ خوب سے خوب بھائی بھی فائدہ اٹھاؤں۔ شر اللہ خوب فیل ہیں۔ صاحبان اور سہی قسم اعلیٰ برون ادا دنگ بھی دچر نہ صوف چندین ہمارے کرنے کی ترکیب عام فہم اردو و ہندی بزرگ دی لی مبلغ چار روپے دو آنہ ہوگی (۲) پیر صاف۔ جواب کے لئے جوابی کارڈ درج جواب سے جواب (۳) اگر مری رواد کردہ ترکیب سے صاحبان اور سہی قسم اعلیٰ ہمارے ہو۔ قوملیہ پریس واپس دی جادے گی (۴) درخواست کنندہ کو حلفیہ اقرار کر برون اجازت منبر ترکیب کی کہ بتلائی جادے گی رواد کرنا ضروری ہوگا۔ المش

غلام محی الدین اقبال موضع جندوالی سبائض کھوڑا لاوال (مستقل لائن پر)

ڈاکٹر ایک برن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

بیٹے ڈاکٹر برن کا عرق کا فوٹو آڈیٹ جب کسی کو کہیں ہوتا ہے فاس کے گھر میں ایسی پچا پڑ جاتی ہے کہ گھر کا کسی کہتے ہیں۔ اگر پہلے ہی بخود ساسو جو۔ تو یہ تخفیف کیونکر آتا ہے کیونکہ نہیں ایک شیشی عرق کا فوٹو لکھ ڈال رکھتے ہو۔ یہ اسی عرق کا فوٹو ۲۲ برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہے جس کی انمول دوا جو گرمی کے دست اور پٹ کا درد ادنیٰ کے لئے اگر کسی حکم مری کی قیمت فی شیشی عمر۔ محمولہ ایک شیشی سے پانچ شیشی تک ۵ روپے

عرق پودینہ

ہر ایک آل پودار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہیے۔ یہ عرق دلائی پودینہ کی پری پودینہ سے لیا کرنا ہے اور دلش پری پری کی اندازنگ ہے عرق ڈاکٹر برن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے پالیا ہے۔ تاج کے لئے یہ دوا نہایت مفید ہے۔ پٹ کا کھولنا۔ زکاء کا آنا۔ برضی۔ اشتہار کا کم ہونا۔ سب راج کی علامتیں اور دھرم و دھرمانی میں گودے بچ کے لئے اس سے بڑا کد اور کوئی دوا نہیں ہے قیمت فی شیشی ۵ روپے۔ محمولہ ایک شیشی سے پانچ شیشی تک ۵ روپے۔ ڈاکٹر برن کے برن نمبر ۷۶ و ۷۷ اور چند تشریف لکھتے مفصل حالات کی کتاب مفت ملتی ہے۔ منگو کر ملاحظہ فرمادیں

مفرح یا قوتی

حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مریم بیٹے لاہور حضرت امیر المومنین کی مقصد ہے اعتدال و ریکہ کوفات دیتی ہے۔ یہی مفرح اور مقوی ہے۔ ہر قسم کے منفع و سستی اور نا طاقتی کو دور کرتی ہے۔ دفتر اخبار بدرد سے پاداسے قیمت نقد مبلغ ۱۰ روپے یا پست قیمت طلب ارسال ملکتی ہے۔

ضرورت ناظم

مدیر موضع رسول علیہ کجرات جو نہایت ہی صالح اور متین اور شریف آدمی ہیں اور ان کی علاوہ زمینداری آمد کے علاوہ انہیں خواہ بہ کسی احمدی زمیندار خاندان سے نکاح کرنا چاہتے ہیں جو صاحب ہند فرامین۔ دفتر جبر میں اطلاع دیں۔

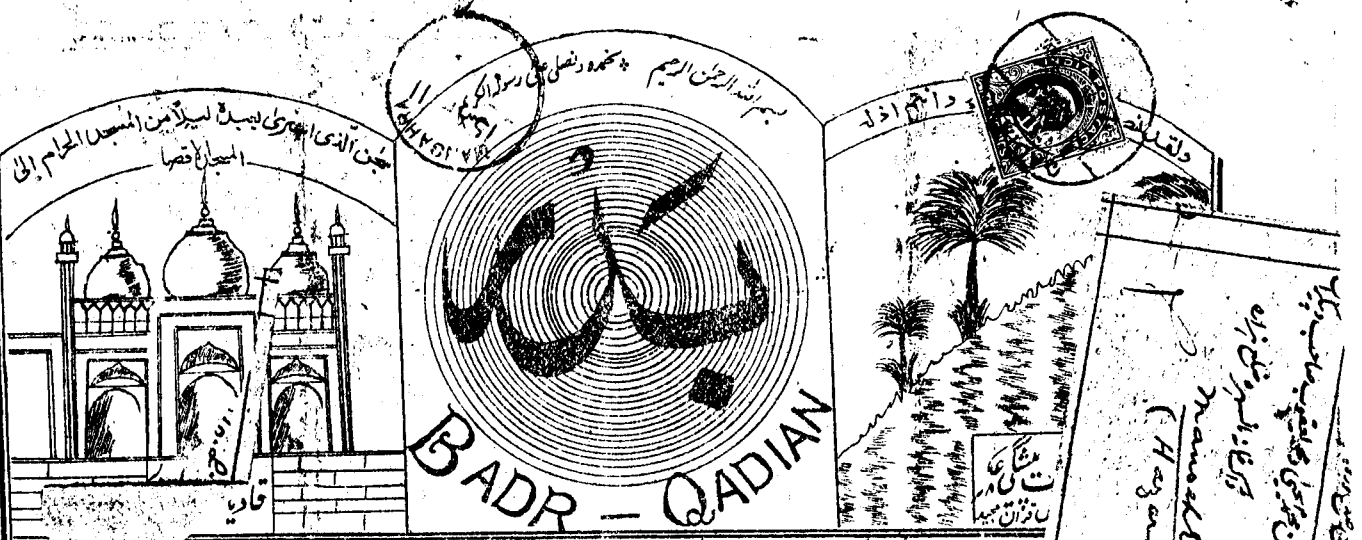
(۲) ایک احمدی زوجہ ان غریب الطبع۔ قوم کا اور انہیں علیہ کجرات کا باشندہ۔ عمر ۲۰ سال۔ تنخواہ ۲۰ روپے ہوا اور وہ ایک دیوبند سالانہ ترقی مستقل سرکاری ملازم نکاح کا خواہاں ہے۔ جو صاحب ہند زمیندار میں صاحب زمیندار استغنت معمار خداوندت کہیں + ہمارے ایک معزز شریف آسودہ مال

ضرورت نکاح

زوجہ ان حضرت شری مہربا کے سبب نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ خداوندت معرفت ایدہ اخبار بدرد ہوگی + ہمارے ایک دیوبند زمیندار اور انہیں نکاح کرنا چاہتے ہیں

ضرورت ملازم

تعمیر یافتہ کمر درویش جہان کے ہیں چند ماہ کے زمیندار اور انہیں نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ میان عبد اللہ صاحب ساکن رنگ ہوا بدرد قادیان



اللس المدبکاف عبکہ مزا غلام حمد Reg. No. ۵۰۰۰ CCLXXVIII

۱۲۔ ربیع الثانی ۱۳۷۹ھ ہجری علی صاحبہا التیہ والسلام مطابق ۱۳۔ اپریل ۱۹۵۹ء مطابق کرم بلکھ شہلا

نمبر ۲۳

جلد ۱

بھائیو! اگر قادیان آؤ گے تم ایڈیٹر و فیچر محمد صادق عفی اللہ عنہ نور دین مصطفیٰ پاؤ گے تم

اخبار قادیان

صحت حضرت صاحب

خدا کے فضل سے حضرت صاحب کے زخم اب بہت اچھے ہو چکے ہیں۔ بھرے گئے اور امید ہے کہ ہفتہ عشرہ تک غم بالکل ختم ہو جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ برسوں کا باعث سورہم کے چند سہا ہو کر طبیعت خفیف ہو گئی ہے اب گرمی آرام ہے۔ دس بجاری شریف کا دینے میں بہن کو دیکھ کر وہ بھی دعا کی منت ہو جو شاید ان دنوں میں زیادہ ہوئی۔

بندہ اکمل بخش بقلم خود
ڈاکٹر شریعت احمد صاحب ایک گواہی پر پھر سرگودہ تشریف لے گئے ہیں۔ حضرت صاحبزادہ میان بشیر الدین محمود صاحب اپنے ماموں جناب ڈاکٹر سید محمد اسماعیل صاحب کی عیادت کی خبر پا کر مقرر تشریف لے گئے ہیں اب اسے دعا ہے کہ جناب ڈاکٹر صاحب بصحت کی صحت یابی کے واسطے رست بدھما ہوں اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرما دے اللہ جلوان کو صحت عطا کرے۔ آمین

درسہ انشاء اللہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۵۹ء کو کھل جاوے گا۔ چون بیچنا چاہیے۔ اسٹریٹس کے امتحان پر جانے والے طلباء راہباب سے درخواست دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا مہربان کرے۔

مخدوم و مکرم حضرت خواجہ صاحب کا وجود باوجود جلسہ شبانہ

ان کے فیض اور معرفت لیکچر دن کے سبب اور ان کی تخلیق طبیعت کے سبب اور چون ایسا نہیں ہوتا جانتے کہ کھنڈر ایک دانہ انار و صندیلار والی مثال ان پر صادق آئے تھے گی۔ چاروں طرف سے خطوط آ رہے ہیں کہ خواجہ صاحب کو لیکچر کے واسطے بیان بھیجیں۔ پہلے البشیر بنیاس جانے کی تجویز تھی۔ مگر یونیورسٹی ڈیپوٹیشن نے اصرار کیا کہ خواجہ صاحب اس کے ہمراہ کوئی طبیب جائیں۔ جناب نواب وفار الملک صاحب کی جوائی مارحرفہ غلیظہ المسح کے حضور پہنچا کر خواجہ صاحب کو کوئی جالے کی اجازت دی جائے۔ ادھر بنارس سے تدارکے شروع ہو کر خواجہ صاحب بنارس آویں۔ آخر بلوچستان کی قسمت تھون کے شہر برقاب آئی۔ حضرت صاحب کی اجازت سے خواجہ صاحب کو ریڈیو تشریف لیگئے۔ اور بنارس کا جلسہ شریعت ملتوی ہوا۔ یہاں کی رائے ہے کہ بنارس میں جلسہ اپریل کے اخیر شریعت اب واکر ہو۔ وہاں کے دوستوں نے نا حال اپنے منشاء سے اطلاع نہیں دی اس اشارہ میں ایکے خوش آئین احمدیہ لائل پر سے آئی ہے۔ کہ خواجہ صاحب مولوی راجی صاحب دہان تشریف لے جاویں اور ایک درخواست ٹیبل کی انجمن احمدیہ سے آئی ہے کہ انجمن حمایت اسلام لاہور کے راکین بھی اپنے سالانہ جلسہ میں خواجہ صاحب کی تقریر کرنا چاہتے ہیں۔ انجمن شبانہ کے جلسہ کے واسطے آہٹنی کا پہلا ہفتہ اب ہمارے مقرر ہوا ہے۔ لائل پور کے متعلق ابھی فیصلہ نہیں ہوا ہے۔ شبانہ میں حضرت صاحبزادہ صاحب میان

بشیر الدین محمود صاحب کی تشریف لے جانا بھی تجویز ہو رہی ہے۔ خواجہ صاحب کو منظور ہو۔

مخالفین سے نیکی کرو
مکلف اور مکلف مولانا ہفتوں سے تنگ آکر ہمارے ایک خدمت لے جو خود بھی مولوی ہیں۔ حضرت غلیظہ المسح کی خدمت میں خط لکھا ہے کہ کئی دن بھی تو کا فرین کیوں نہ کیا گیا جو اسے کہ ہماری جامعہ کے مولوی صاحبان ان کے حق میں ایک گھر کا فتنہ سے سب مل رہا ہے تیار کر کے شائع فرماویں۔

حضرت نے فرمایا۔ ان کو لکھ دو کہ ان مخالفین کے ساتھ بھی نیکی سلوک کرتے رہیں اور ان کے حق میں دعا کرتے رہیں اور ان کے ساتھ نئے الوس بھی کرتے رہیں وہ ہر اکسین تو آپ خاموش ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو فتح مندر کرے۔

ایک شخص کا خط حضرت غلیظہ المسح کی خدمت میں پیش ہوا کہ میں مقروض ہو گیا ہوں آپ کے بڑے بڑے مرید ہیں۔ مجھ کو سارا روپیہ ان سے دلا دیں۔ فرمایا۔ اس کو تھو کہ میرا تو بڑا پیر بھی اللہ ہے۔ اور ہمارے بھی اللہ ہے۔ وہ پیر ہے کیونکہ وہ میرا ادا ہے۔ وہ مرید ہے کیونکہ جو وہ ارادہ کر لے وہ ہو جاتا ہے۔ مرید خدا تعالیٰ کا ایک نام ہے۔ وہی رب میرے کام کرتا ہے میں نے اپنی زندگی میں کبھی کسی سے سوال نہیں کیا نہ اپنے مریدوں سے کر چکا ہوں۔ آپ کہیں طرح کا اضطراب اگر اس میں دعا کی تو میں مل جائے۔ تو انشاء اللہ بڑا بار ہو جاوے گا۔

دبیر پریس قادیان میں میان معراج الدین عمر پیر پریس و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا

ارشادِ امیر

عبث فرمایا۔ عبرت کا مقام ہے۔ منگل دت سے بیعت
مین گرفتار سے پہلے ہی سے تھا۔ پھر اب طاعون کا

نوبہ ہے۔ دوسرے کو عبرت حاصل کرنی چاہیے۔

دشمن ایک چھوٹا سا گون قادیان کے قریب، ایڑیں

خدا رازق ایک ہندو کا خط پیش ہوا کہ میں نے اپنے

مصدقہ کے پورا ہونے پر کچھ نذر مانی ہوئی

تھی جو ارسال خدمت ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ مجھے عریضہ لکھیں

سے رزق عطا کرنا ہے اس کی پرورش کی راہیں الگ ہیں

دنیا کے لوگ سمجھ ہی نہیں سکتے۔ من حیث لایقہب کا یا ایک

نمونہ ہے جہاں سے خیال اور دم بھی نہ ہو وہاں سے رزق

آتا ہے۔

ایک دوست کا خط حضرت کی خدمت میں

آپ مرزا صاحب کو پیش ہوا کہ بعض غیر احمدی یہ کہتے ہیں

کیا کہتے ہیں کو طیارین کہ ہم مرزا صاحب کو مسلمان

مانتے ہیں۔ فرمایا۔ پھر مرزا صاحب کے دعوے اور اہام

کے مستحق کیا کہیں گے۔ مری وحی والہام کے معاملہ میں وہی

گروہ جو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ من اظلم من

افتری علی اللہ کا باؤ کا ذب بالحق اذ جاء ہ

الیس فی جہنم مثنوی لکھتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر ظالم

کون ہے جو خدا تعالیٰ پر انفر کرے اسے خدا کی طرف سے الہام نہ

ہوا اور کہے کہ مجھے ہوا ہے ایسی اس سے بڑھ کر ظالم کون

ہے جو اس حق کی تکذیب کے یا تو مرزا صاحب اپنے دعوے

میں کہتے تھے ان کو ماننا چاہیے اگر مرزا صاحب مسلمان تھے

تو انہوں نے سچ بولا اور وہ نے الواقعہ امور سے انکار کا دعویٰ

جھوٹا ہے تو پھر مسلمان کیسی۔

۶۔ اپریل ۱۹۱۱ء کو حضرت خلیفۃ المسیح

مخالفین کو سلام بعض خطوط کا جواب لکھ رہے تھے

ڈاک میں ایک مخالف کا خط بھی تھا آپ نے جواب دیا کہ فرمایا

کہ اس کا سرنامہ لکھو جناب من ادو بارہ فرمایا۔ صرف جناب سے

دو۔ اور سلام نہ لکھو کیونکہ یہ لوگ خدا کے فضل سے دور ہیں

اور ہم سے ایک طرف ہیں اداس موقع پر آپ نے ایک شاعر کا ذائقہ

سنا کہ انہوں نے ایک مرتبہ ایک شخص کو جو اسلام سے منکر تھا۔

مرزا صاحب کا۔ مرکز محیط علماء و محیط مرکز فضلہ۔ اور فرمایا کہ یہ

سزاوار اس لئے منتخب کیا کہ ہمارا اور ان کا اختلاف اسی قسم کا

ہے پھر حضور نے فرمایا کہ۔

ہمارے پاس ایک ہندو نے اپنے لڑکے کے واسطے دعا کو
کہا۔ کہتے ہیں اس کے سامنے جب دعا کی کہ اللہ تعالیٰ دو دن جہان
میں اس کا بھلا کرے تب اس نے کہا کہ آپ ایسی دعا کریں
کیونکہ آپ جو دو دن جہان کی بھلائی چاہتے ہیں اس کے تو
میں نے کہ وہ مسلمان ہو جائے۔

ایک مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح

ایسا عرض فرمایا کہ خدمت میں عرض کیا کہ لکھتے

روز حضور نے فرمایا تھا۔ مرزا صاحب کے انکار ہمارے اور

مخالفوں کے درمیان بغاوت کا مقدمہ ہے یہ بات میری سمجھ

میں نہیں آئی۔ نیز جن کا انکار جہان بوجہ کہ نہیں ان کو کس طرح

مازمہ کہا جاوے۔

فرمایا۔ گورنمنٹ کے قانون کا نہ جانتا کوئی عذر نہیں ہو

اس دوست نے عرض کیا۔ گورنمنٹ کا چونکہ دین کا پورا علم نہیں

ہوتا اس لئے وہ سزا دینے میں معذوری ہے اور اللہ تعالیٰ تو عالم

بذات الصدور ہے۔ فرمایا۔ اگر ہی ہاں ہے۔ تو پھر توراہ مظلوم

کیوں کا بنی ہے۔

ایک شخص نے ذکر کیا کہ حضرت اقدس نے غیر احمدیوں کے حق

میں بعض مقامات پر ایسی تحریریں کیں ہیں جن کو ان کی نسبت ہونے

سے مل ڈرتا ہے۔ مثلاً ایک مقام پر فرمایا ہے تمام سید گ

خدا کی اس آواز کو سن کر قبل کریں گے۔ سوائے ان کے جو دوزخ

کے بھرنے کے واسطے ہیں۔ فرمایا۔ ہمارے مخالف ان عیسائیوں

کو جلا دے اور پھر دیکھیں کہ وہ کہتے ہیں کہ کچھ نہیں۔ دہرہ کہتے

ہیں اگر خدا میں رحم ہوتا تو پھر بچے نہ مرنے اور نہ اس قدر لوگو

مقتول ہیں۔ جن میں چھوٹی عمر میں ہوتا ہو جاتے ہیں جن میں

اس قسم کے ترس کے لفظوں کا نتیجہ ہریت ہے یا مرزا کا

انکار کہ وہ جاوے تاخ کا مسلک بھی ایسے ہی خیالات سے پیدا

ہوا ہے۔ فیثا غدرت کو انہی شکلات نے تاخ کا فانی کر دیا

تھا۔

ذکر تھا کہ مولوی محمد حسین

ہمیں ان فتووں کی پڑاؤ نہیں صاحب نے لکھا ہے کہ

اگر احمدی مرزا صاحب کو بھی کہنا چھوڑ دوں تو ہم لکھنا کہ فتوے واپس

لے لیتے۔ فرمایا۔ ہمیں ان کے فتووں کی کیا پرواہ ہے۔ اور وہ

حقیقت ہی کیا کہتے ہیں۔ جب سے مولوی محمد حسین سے فتوے

دیا وہ دیکھتے کہ اس کے بعد آج تک اس کی عزت کہاں تک پہنچ

گئی ہے اور مرزا صاحب کی عزت نے کس قدر ترقی کی ہے۔

برادر منشی محبوب عالم صاحب

مرزا صاحب کی تعلیم مگر ازاں کا ایک خط حضرت صاحب

خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پیش

عالم ارواح میں

ہوا جس میں برادر موصوف نے اپنا ایک خواب لکھا ہے دیکھا
کہ دارالامان میں حضور مسیح موجود علیہ الصلوٰۃ والسلام مرحوم و
منفرد تقریر فرما کر اور چمکے ایک چارپائی پر نشتر لیتے فرامین۔

چارپائی پر حضور کے راست جانب نماز محمد صمد کے پاؤں تبا

لگ گیا۔ فرمایا۔ جواک اللہ۔ دوسری جانب انور منشی احمد الدین

صاحب بیٹھے جو نے پاؤں ہاتھ میں نے طاعون نذرہ لاشوں

کا نظارہ جو پہلے دیکھا تھا۔ عرض کیا۔ فرمایا۔ استغفر اللہ

اس خواب کی تعمیل میں حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ استغفر

بہت کرنا چاہیے یہ طاعون کا علاج ہے خدا تعالیٰ سے اپنے گنہ

بخشوانے چاہئیں اور صدقہ دینا چاہیے۔

فرمایا کہ ہمارا مرزا تو عالم ارواح میں ہی استغفر لکھتا ہے

وہ جاہل لگ ہیں جو زمین بے ایمان کہتے ہیں انہیں چاہیے کہ اپنے

ایمان کی فکر کریں۔

رہامی

فائدہ ماہ شاہ صاحب بالکوٹی

مژدہ بمن رسید کہ پسر شریف زاد

احمد فیدادہ بدیں ثمرہ مراد

دلہ نیست کنایں بر طرب آمدہ بر قص

بشگفت و غش جنت کہ عرش دراز باد

خازنہ غائب احباب بیان جو خوش صلب بھیگا لکلی اہل نیرنگان کا

بناہ پڑھ دین۔ اللہ تعالیٰ مغفرت کرے۔

سید زور

۱۳۔ مارچ ۱۹۱۱ء

جناب ابو بکر صحت صاحب ۱۶ جمادی الاول ۱۳۳۰ھ

جناب محمد علی صاحب ۳۰ جمادی الاول ۱۳۳۰ھ

جناب امام الدین صاحب ۱۳۳۰ھ

جناب مرزا حسین بیگ صاحب ۲۰ جمادی الاول ۱۳۳۰ھ

جناب عبدالجبار صاحب ۲۲ جمادی الاول ۱۳۳۰ھ

میان نور محمد صاحب ۱۹ جمادی الاول ۱۳۳۰ھ

جناب عبدالنار صاحب ۲۰ جمادی الاول ۱۳۳۰ھ

میان محمد حسین صاحب ۲۶ جمادی الاول ۱۳۳۰ھ

راجہ صدر الدین صاحب ۲۶ جمادی الاول ۱۳۳۰ھ

۱۵۔ مارچ ۱۹۱۱ء

جناب محمد آملی صاحب ۱۱ جمادی الاول ۱۳۳۰ھ

۱۴۔ مارچ ۱۹۱۱ء

میان محبوب بن صاحب ۲۰ جمادی الاول ۱۳۳۰ھ

میان عبدالجبار صاحب ۲۰ جمادی الاول ۱۳۳۰ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم - بحمدہ و بصلی علی رسولہ الکریم

قادیان کا ساقی

پیلے حضرت اسکمل نے ایک نظم اس طرز پر لکھی تھی۔ اب میاں علی محمد صاحب شاعر دہلوی نے لکھی۔ ناظرین ملاحظہ فرمادیں اور داد دیں :- (ایڈیٹر)

بزم جہاں میں بیکر شراب اُلفت
سرخوش سنی خوشی سے ہیں کوئے چھلنے
ساغون تیرے کیا کیا لطف و مزے ہرے ہیں
لاکھوں گز گئے ہیں تیرے لئے ترستے
ساغون ہر اپنے تیرے کیا شربت شفا سے
خضر و سب زندہ ہوئے اگر جہاں میں
قاضی و قلعہ سب پیٹے ہیں چائے ہیں
کیسی شراب صافی کچھ آپ نے ملا دی
بھر دے ہے جام بیکو زوید حق کی مٹی کا
خم نے محبت اپنے لگا دے شندے
کھینچو خشک ملاں و اماں دل ہمارا
ہے سبیل جاری کہدو علی کدو میں

سیکے کوئی تو تجھ سے بزم جہاں کے ساتی
پیر و جوان کیا کیا پیر و جوان کے ساتی
ہے اک مزے میں عالم لطف بیکر ساتی
لبریز آب حیدر رطل گراں کے ساتی
ہوں روگ دور جس سے حال چھک ساتی
اس جام جانفزا پر مرتے جہاں کے ساتی
جوٹھے پیالے تیری شیریں زبان کے ساتی
سرست ہر ہے ہیں صوفی جہاں کے ساتی
دھوڑے داغ دل سے عشق تیرا ساتی
بتا ہے ساغون سے کیا آسمان کے ساتی
ہم جانتے ہیں تم کو تم ہو کہاں کے ساتی
اُد جہاں کے پیاسو! آئے جہاں کے ساتی

محمد بن یونس کی سی ہوگی

جناب مولوی حافظ ابو سعید عربی صاحب جو کہ جوڑہ محمد بن یونس مسیحی کی ناظم علاؤ شب روز چہرے یونس مسیحی فدا کی یاد میں بدل و جان مصروف بلکہ عجب ہیں۔ اپنے ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں یہ ہماری یونس مسیحی درحقیقت قریب و بعدا کے درجہ کی ہوگی۔ اور اب سے اول صلا حجاب کی حمایت اسکا فرض ہوگا۔ مسلمانوں میں کوئی خوبی سوائے پاک مذہب اسلام کے نہیں۔ اگر ان کی رگ میں حمایت اسلام نہ ہو۔ تو ان میں اور گنگا رام میں فرق نہیں۔ آپ مطمئن رہیں کہ دین کی تعلیم کا عمدہ انتظام ہوگا۔ ہم ان کے خط میں سے اس اقتباس کو خوشی چہاچتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں! کہ ایسا ہی ہو۔

کوئی حاجی صاحب کا پتہ بتلاؤ

میرا پاپ ہی نور الدین ٹھوڑی و ذلیل اللہ
سکتا میرا پور حال سکونت ریاست
یونچہ چ کرے کو عمدہ ۶ ماہ سے زائد ہو گیا ہے گیا تھا۔ تا حال خط تک نہیں آیا۔ مگر کیا ہے
باز نہ ہے کسی صاحب حاجی کو معلوم ہو۔ تو برائے اللہ جواب سے اطلاع بخشیں
(فاکٹر شریف الدین ٹھوڑی احمدی سکتا یونچہ سیٹ)

مولوی ہرنچش صاحب مرحوم

مفتادہ میز نسبی کثرت رنگی بڑے
خلص احمدی تھے حضرت خلیفہ
رشد الدین احمد صاحب کے زمانہ قیام دہلی میں آپ اس سلسلہ میں داخل ہوئے تھے اور
ایسے پر جوش اور باہمت تھے کہ اعلیٰ سے اعلیٰ سنگدل کو تبلیغ کرنے میں تامل نہ کرتے تھے۔
کل قصہ ان کا مخالف تھا۔ مگر انہوں نے کبھی پرواہ نہ کی۔ ایک مدرسہ اپنے مکان پر

ترجمہ القرآن کا جاری کر رکھا تھا۔ تمام اذکار کجی سے جو فرصت کے ملنے تھے۔ سکر
میں صرف کرتے تھے۔ انوس ہے کہ اس ہفتہ میں آپ کا ناگانی انتقال ہو گیا۔ ناظرین بدحو
درخواست ہے کہ جائزہ عائب ادا کریں اور مرحوم کے لئے دعا مغفرت کریں۔ کوئی اولاد نہیں
چھوڑی۔ آپ انجن احمدی سہارنپور کے پریذیڈنٹ تھے۔ اور بہت خلوص سے کام کرتے
تھے۔ ۲ - اپریل ۱۴۲۸ھ

امشاج نمبر ۱

ہمیں یہی صاحبان کے اس زمان پر ہمیشہ قہر کیا کرتا ہے۔
کہ سرور بن باب تھا۔ اس واسطے دوسرے انسانوں پر فضیلت
کہتا تھا۔ حالانکہ بن باب ہونا کوئی فضیلت نہیں۔ ہم نے تو عمریں کو بھی دیکھا ہے۔ کہ وہ بغیر
مرنے کے اڑے دیتی ہیں۔ مریم صدیقہ نے بغیر مرد کے پاس جانے کے بچہ جن دیا۔ تو کیا بچا
بہر حال اس پر ہمارے پاس چند مضمون پیسے ہیں۔ جن میں سے ایک اس خبر میں درج کیا جاتا ہے
باقی آئندہ انشاء اللہ قائلے (ایڈیٹر)

اعتراف

:- قرآن کریم حکم انسان کی پیدائش نطفہ ریل و مرآت کے امشاج سے بیان
کرنا ہے۔ تو یہ کہ کوئی ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ حضرت مسیح کبیر باپ کے پیدا ہوئے۔ ایسی پیدائش
خلاف نبی ہے۔ نہ مسوع نہ مقبول الہ :-

الجواب :-

الہد پاک نے ایسے ہی کو تائید نہیں کی نسبت فرمایا ہے هل اتی
علی الا نشان حی من اللہ لہ لیکن شیعہ صلا کو کہ :- ہم نے انسان کی
صورت کا نقش بانی رکھنا چاہا تھا۔ یہی ہمیں اس قسم حالات ہے۔ اور پھر اس شکل کو
وہ وہ فرار و نشیب دکھانے کے لیے امشاج سے ممکن ہی نہیں تھا کہ وہ بانی صورت قبول
کرنا۔ اور پھر اس میں عظام - اوتار - عرق پیدائے۔ اور امشاج سے ہی احصا
ظاہر کرنا اس خوبی سے مرتب و آدراں کیا۔ کہ جس کے مشاہدہ سے عزال انسانی صراحت
یعنی ہاتھ پاؤں دراز اور ان میں سے اعضائے باطنہ - قلب - کبد - گردہ - پھیپھڑیاں
تلی - معدہ - امعاء - رحم - مثانہ کو مدور بنایا۔ استخوان سرور و چین نگاروں
سے جوڑ کر اس میں طرح طرح کی حکمتیں بھر دیں۔ جس مشترک کو دماغ میں مقدم کیا۔ تا
عمومات کا ادراک کرے۔ پھر دوسری جانب قوت حیالیہ کو رکھ کر وسط دماغ میں
وہم کو رکھا۔ تا جزیہ کا ادراک معلوم کرے۔ اور حافظہ کو مؤخر دماغ میں یوں ودیعت کیا
کہ خزانہ وہم اس کے مدركات کا حامل و حافظ ہو۔ منجملہ ان کی قوت متفکرہ کو میخیزد۔
دماغ میں قدرت دی۔ تا تصرف اس کا ان امور میں جو خیال و وہم میں موجود ہے
معجزا اس درامی پٹاری میں قوت شمیمہ کو اضافہ کر کے قوت بصریہ کو ایک پتہ چھوٹ
کے اندر بند کیا۔ تا بوضوہ میں امتیاز کرے۔ غرض اللہ حکیم و قادر ہے انسان کو نظروہ
خص سے کیونکر ترتیب دیا۔ اب ہی بیکر اپنے خالق پر ہجج کرتا ہے کہ وہ بغیر باب کے
پیدا نہیں کر سکتا۔ وہ یہ نہیں کر سکتا۔ وہ وہ نہیں کر سکتا۔ ہم عجبہ نمایاں کر سکتے ہیں۔
اکسپریز (X-ray) سے جسم کی رگیں دیکھ سکتے ہیں۔

امشاج کے لفظ سے معترض کو یہ دہر کا لگا ہے۔ کہ گویا اللہ تعالیٰ طرف رحم میں مرد
و عورت کے قوام کو اس طرح چھینٹا ہے۔ جسے اندھی کی زردی و سفیدی چھینٹی جاتی ہے۔
یہ نہیں بلکہ دور امشاج چار ماہ تک رحم مادر میں متواتر رہا کرتا ہے۔ پلے جب لطفہ
انسان کا رحم مادر میں قرار پکڑتا ہے تو مثل کر کے مدور ہوتا ہے۔ بعد ازاں حرارت
رحم اس کو غلیظ کر کے اوپر ایک پوست باریک ظاہر کرتی ہے۔ اور پھر عروق رحم اس سے متصل
ہو کر۔ اس میں مناد پید ہوتے ہیں۔ جسے ہوا و غذا مولود کے پہنچتی ہے۔ پھر حکم

دفتر اخبار بدرقاویہ طلبہ کو

مجموعہ درمیں سی اردو کل ۱۹	درمیں کل ۱۹
درمیں کل ۱۹	درمیں کل ۱۹
سنت احمدیہ ۱۲	کفارہ ۱۲
معیار صدقین ۱۲	القول الصمیم ۱۲
کامن احمدی (مجموعی)	کامن احمدی (الذداد ملے)
غلام رسول صاحب ۱۰	قیمت ۱۰
نظم سدرات ۱۰	شہادت الزفان ۱۲
سرشاد دین ۱۱	جام شہادت ۱۱
شرابیت ہیئت (ایکروپیہ کی)	کتاب بصیام ۱۱
(۲۵۱) فی قافی ۱۰	صحیفہ آصفیہ ۱۲
تفسیری نوٹ (دینی روپیہ)	عصمت الانبیاء ۱۲
غلامی ۱۲	ضرورت زمانہ ۱۲
روایہ صالحہ ۱۲	شہادت آسمانی (۱۹۷۷ء)
السر المکرم ۱۵	ظہور المسیح ۱۶
فتح الہین ۱۳	البرهان الصریح ۱۲
مباحثہ رام پوری ۱۲	مجمع فتاویٰ احمدیہ ۱۵
الاستحلاف ۱۳	مورکھ سدھ ۱۱
شرعی تہذیب و تمدن ۱۸	کرنل لیلہ ۱۱
حضرت اقدس کی پرانی تحریریں ۱۵	خطہ اودھت کی تقریر ۱۱
مکتوبات احمدیہ بجائے ۸	مکتوبات احمدیہ پھر ترجمہ القرآن بجائے
تبلیغی کارڈ ۹۰ عدد ۵	سات روپیہ کے ۵
القیاس ۱۰۰	کشف الاسرار مسیح نامری ۸
عقائد احمدیہ - اجمالیوں کے ۱۲	کی تقریریں ہونی چاہئیں ۱۲
عقائد دلائل ۱۲	قیمت ۱۲

مدرسہ تعلیم الاسلام

اعلان کیا جاتا ہے کہ انشاء اللہ ۱۵

جماعت بندی

مدرسہ احمدیہ کی جماعت بندی ہو گئی ہے۔ جو صاحبان اپنے بچوں کو اس مدرسہ میں داخل کرنے کے واسطے بھیجنا چاہیں۔ مسجدیں۔

اطلاع

بعض اہل ایم ایف کے ترجمہ مستند زبان ایکسپریس نام Satisfaction ہے اور جو کہ بننے اور کچھ سے منگوائی ہے ان کی اطلاع کے واسطے عرض کر کہ ان کے ترجمہ انشاء اللہ جلد شائع کر دیا جائے گا۔

عیسائی صاحبان کو ایک عجیب تحفہ

مفسرین کفارہ پر جو دین صوبی کائناتوں ہے ایک سہ کن بحث اس بار میں لکھی ہے اور سرکاری نفعیہ اور خطہ بہت عمدہ ہے جو صاحبان عیسائیوں کے درمیان مفت تقسیم کر دیا جائے گا۔ جو صاحبان ان کو پڑھیں وہ سب جیسے جیسے جانیں گے۔ جسے لڑاکا اس کے علاوہ ہر گاہ۔ جسے فی المیزان ہوگی۔

عرق یودینہ

ہر ایک بال بچہ دیکھو یہ دعا گریز رکھنا چاہیے۔ یہ عرق ملائی پینے کی ہر بیماریوں سے تیار کیا ہے۔ جو ہر بیماری کی مانند رنگ ہر۔ یہ عرق داکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے۔ ریح کے لئے یہ دوا نہایت مفید ہے۔ پیٹ کا پھرنا۔ دھماکا۔ بدھشی۔ اشتہاد کا کم ہونا۔ یہ سب ریح کی علامتیں دور ہوجاتی ہیں۔ جو کہ بچے کیلئے اس سے بڑا کارآمد دوا نہیں ہے۔ قیمت فی شیشی ۸۔

دعا گریز کے برمن نمبر ۷۰ تا ۷۹ چند دت سٹریٹ کلکتہ مفصل حالات کی کتاب مفت مفت ہر رنگارنگ لاطیف فرمایں۔

مفرح یا قوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب منہم کارخانہ منہم عینی لاہور حضرت امیر المومنین کی تصدیق ہے۔ اعلیٰ رائے رکھنے والے دینی بزرگ۔ مہربانی فرم فرمائی ہے۔ ہر قسم کے ضعف دسمتی اور ناخوشی کو دور کرتی ہے۔ دفتر اخبار بدرقاویہ سے پتہ ملے۔ قیمت نقد مبلغ پندرہ یا بیس قیمت طلبہ پارسل ملکتی ہے۔

صابون سازی

صاحبان آپ پرورش ہے کہ کترین نے ایک اشتہار میں مولانا "قیامت کا راز" دیا تھا۔ فیس مبلغ لکھ چار روپے مقرر تھی اب اکثر احباب کے ارشاد کے بموجب فیس مبلغ دو روپے دو آنہ کر دی ہے۔ تاکہ غریب سے غریب بھائی بھی بہائی بھی فائدہ اٹھادیں۔ شرائط حسب ذیل ہیں۔ صاحبان امرتسری سترہ اعلیٰ بدلہ امداد آگے دہی دو چہ نہ صرف چند میں تیار کرنے کی تریب عام فہم اردو میں بذریعہ دی پی مبلغ دو روپہ دو آنہ میں روانہ ہوگی۔ (۲) پتہ صاف جواب کیلئے ہوائی کارڈ۔ ورنہ جواب سے جواب (۳) اگر میری روانہ کردہ ترکیب صاحبان امرتسری تم اطلاع دینا ہو۔ تو حلیہ تحریر پر فیس ملاں دی جاوے گی۔ (۴) دعا کنندہ کو حلیہ اقرار کہ بدوں اجازت میفر ترکیب کسی کو نہ بتائی جائے گی۔ روانہ کرنا ضروری ہوگا۔

السلام

غلام محی الدین اقبال مریض جلد والی سب آنکس نہی فائدہ (ذیل لایں پور)



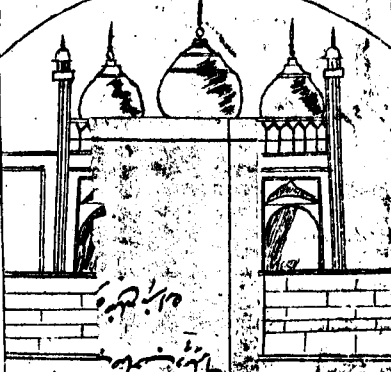
وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سُحُورُ الَّذِي يَصْبُحُ لِبَيْتِ اللَّهِ مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَا



عام قیمت شش ماہی
شش ماہی
۱۱۱۸۰۰۰۰



۱۵ ربیع الثانی ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا الخیر والسلام مطابق ۲۰ اپریل ۱۹۱۰ء مطابق ۸ ستمبر ۱۳۲۹ھ
۱۰ ربیع الثانی ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا الخیر والسلام مطابق ۲۰ اپریل ۱۹۱۰ء مطابق ۸ ستمبر ۱۳۲۹ھ
جلد ۱۰

خوش خبری متعلق صحت حضرت یوسف علیہ السلام

حضرت صاحب کی طبیعت
تشریف لائے۔ اور وہاں بھڑی دیر تک بیٹھے رہے
سجاری شریف کا دس روزہ نہ ہوا ہے۔ آپ کی صحت
بالکل مجزا نہ ہوئی ہے۔ اسباب کو اس شکر میں تقویٰ
و صلاحیت میں بہت ترقی کرنی چاہیے۔ اور روز الدین کی زندگی
کے مبارک ایام سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔
بہت ہی تعلیمات البیروت سے دوست متعلقہ مقامات
سے ہفتہ گزشتہ میں تشریف لائے۔ انصار اللہ کا جلد ہوا۔
حضرت صاحب زادہ صاحب نے معبروں کو حضرت اللہ کے
لئے مناسب ہدایات دیں اور تجویزین بتلائیں۔ ممبروں کی
فہرست اسی اخبار میں دوسری جگہ درج ہے۔
قادیان میں منور پبلک چلی جاتی ہے گو بیت زور نہیں
جلد پائیں کے واسطے ماہ اپریل کا آخری جمعہ ہفتہ اور
بیت دارمقرر ہوئے ہیں۔ لاہور سے حضرت خواجہ صاحب
قادیان سے عاجز اور حضرت مولوی بدیع الدین صاحب
اور وہی سے بدیع الدین صاحب کو جانے کے واسطے حکم
نوا ہے۔

قادیان دکانی کا نظام

قادیان میں ایک نوہ زمانہ
مخاکرات ایک رائج آتش
ایک سب پوسٹا سٹر ایک کارکن کی ضرورت پڑی اور ڈاک
بجائے ہر کاروں کے کہ یہ آئے گی۔ پھر ضرورت سننے
دو ڈلواریاں کر دین۔ لیکن ان کے واسطے کچھ اس قسم
کے اوقات میں کہ ہنگام پر سے طور پر مستفیض نہیں ہو سکتی
دوسری ڈاک شام کے وقت تقسیم ہوتی ہے اور اسی وقت
ڈاک بند کر دی جاتی ہے جس سے شام کی ڈاک گرجا
صبح کی ڈاک میں بھی نہیں جاسکتا۔ موسم سرما میں خوشکات
تھیں اس لئے یہ تجویز کر لی گئی تھی کہ ڈاک شام ہی کو بند
ہو جائے تاکہ صبح کی سویرے روانہ ہو کر ۱۰ بجے کی گاری
پر ڈاک پہنچ سکے۔ لیکن موسم گرما میں اس قسم کی مشکل نہیں
صبح ۷ بجے روانہ ہو کر ٹھیک سالہ وقت پر پہنچ سکتا ہے
اس لئے ہم صاحب پوسٹا سٹر جنرل کی توجہ اس طرف متوجہ
کرائے ہیں کہ موسم گرما میں لیٹ بکسوں کا کارٹن صبح کے بجائے
ہوا کرے یہ وقت کوئی ایسا نہیں کہ بیکر یا سب پوسٹا سٹر کو
کوئی کسی قسم کی مشکل پیش آدے۔ کیونکہ گرمیوں میں سرخی
سوا پانچ ساڑھے پانچ بجتا ہے اور پچھلے ڈاک کا کیم

قادیان کے روئے ہو کر بھڑی دیر تک بیٹھے رہے

ایک نوب احمدی جوڈل پاس میں نہاد
ضرورت ملازمت
ایک نوب احمدی جوڈل پاس میں نہاد
ضرورت ملازمت
ایک نوب احمدی جوڈل پاس میں نہاد
ضرورت ملازمت

سماں جازہ

گرجہ اوزار کے نوجوان احمدی دوست فتح محمد
موجودہ دفت و صحت کر گئے تھے جن کے
احباب سے ان کے لئے دعائے جازہ کے واسطے بدیع اخبار
بند درخواست کی جاوے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ مرحوم کی التجا
بر احباب توجہ فرما دیں گے۔

مسلم یونیورسٹی

اور مسلمانوں کی مذہبی تعلیم و تربیت

یہ مدیر علی صاحب بالقرابہ کا ایک مضمون دو سالہا سال پہلے کا ہے اور میں میں نماز روزہ کے متعلق بھی بحث کی گئی ہے) مسلم یونیورسٹی کے متعلق بطور اسکیم کے جب سے اس بدین میں چھاپا ہے۔ متعدد مقامات سے اس کے متعلق خطوط آئے ہیں جواب ذرا بتا: الملک صاحب نے غلط فہمی رفع کیا جانا نہایت ضروری سمجھا۔ چنانچہ علی گڑھ انیسٹیٹیٹ گزٹ موزہ ۲۲ مارچ ۱۹۸۷ء میں خاص اس بحث پر ایک مضمون لکھا گیا جس پر اب پم پبلیشرز کی صورت میں طبع ہو چکا ہے۔ لیکن اس سے چند اقتباس موج ذیل کرتے ہیں۔

۱۔ رائٹ آؤٹ آف اسلام کے بارے میں ایک قرن پہلے موصوف نے ظاہر فرمایا تھی۔ اس وقت کالج قوم کے سامنے

ایک چھوٹا سا نو مسلم یونیورسٹی کے انتظاموں کا موجود ہے قوم کو صرف یہ دیکھنا چاہیے۔ کہ اس میں شروع ہی سے نظام روزہ کی پابندی کا کیا گیا ہے۔ کالج میں جب تک مسجد تیسر بھی نہیں بنی تھی تو اس وقت بھی نماز کے لئے ایک خاص چوڑا تھا۔ جہاں پانچون وقت جماعت سے نماز ادا ہوتی تھی۔ پانچون حاضر قلم بند ہونے کا انتہام اور غیر حاضر کی پوری پوری تادیب ہو کر رہی ہو۔ کالج یا بورڈنگ ہوس سے خارج کرنے میں بھی تاخیر نہیں کرتے کالج کے قانون میں ابتدا سے جب سے کہ قانون نافذ ہے۔ نماز روزہ کے متعلق صاف احکام موجود ہیں۔ طالب علم کے زمانہ میں اگر طلبہ اتنی تکلیف بھی اپنے اوپر گزار کر رہیں گے کہ پانچون وقت نماز جماعت سے ادا کریں تو زندہ کار و بار ہی دنیا میں اس سے کوئی کیا توقع کر سکیگا۔ خدا کے فرائض ادا کرنے کے وقت اگر زندہ کامل ہے تو وہ اپنے دوسرے فرائض ادا کر میں جو قوم اور گورنمنٹ کے اور خدا اپنے اس پر ہوتے ہیں۔ کبھی کسی مسعودی کا اظہار نہیں کر سکتا اور جس قدر ان فرائض کو انتہام میں لینی رہے گی۔ اس بعد طالب علموں کے اسلامی کیریئر میں

کمی رہ جائے گی۔ کج وہ زمانہ ہے جبکہ یورپ کے محقق بڑے بڑے نامی فلاسفر مسلمانوں کے روزہ کو سر اس میں بحث اور تہذیب بحث سمجھتے ہیں۔ بانی راہ امر کہ کوئی جیسا ہے یا دوسرا کوئی غرض شرعی موجود ہے تو اس پر خود شرعاً روزہ فرض نہیں ہے۔ مگر قوم کو اطمینان رکھنا چاہیے۔ کہ ان کے کالج میں وہ شرع جاری ہے جو اس کو خدا اور اس کے رسول کی طرف سے ملی ہے۔ نہ یہ عصر و بکر کی شرع۔ کیسے چھوٹے چھوٹے نیچے (سوائے کسی غرض شرعی کے) اس طرح نہایت خوش خوش اور خندہ پیشانی سے روزہ رکھتے ہیں چند روز ہوئے ایک مسلمان صاحب نے کالج کے اسکول میں اپنے ایک کم سن لڑکے کو بھینچا چاؤ اور یہ فرمائش کی کہ مذہبی تعلیم اور نماز روزہ وغیرہ کی اس پر کوئی تاکید نہ ہو۔ کالج کے منتظرون نے اس لڑکے کے داخل کرنے سے قطعی انکار کر دیا۔ دیکھا سچ وہ صاحب مسلمان تھے۔ (ایڈیٹر) ہمارا تو دعوے یہ ہے۔ کہ دنیا میں جس قدر خیال پرستی ہو وہ سب مذہب اسلام میں بدرجہ اتم موجود ہیں۔ اور اسلام ایک خادم اپنی ذات اور دوسرے تمام نئی نسل انسان کے واسطے آیت رحمت ہے۔

دوھیائی

اسی نند لال دادو عیسائی دسٹرکٹ لکھنؤ انجمن احمدیہ میں بھاری ایک فوجی مسلمان نامی فخر الدین مہر ۱۱۔ اپریل ہجری شریف لائے اور بعد گو گو مارنگ وغیرہ کے اس سلسلہ عالیہ دسٹرکٹ رائی کی بات چیت کرنے لگے۔ عجب نے میر دودی امریکہ کو وہ دونوں قوتوں کے وہ اچھا تھا اور پھر نالچ کے سب کو بڑا بڑا تھا دیکھا ہے تب تو ان کے چہرے بھی جھٹکے اور لاہر اوپر کی باتیں جیسا کہ عام آریہ وغیرہ کیا کرتے ہیں کہنے لگے۔ اور پھر حضرت مسیح کی بیت تعریف کی اور کہا کہ وہ خدا کا بیٹا تھا اور وہ باپ سے پیدا نہیں ہوا اس واسطے وہ پاک تھا اور اپنے نہ چاہا۔ کہ وہ اس زمین پر رہے اب نہ زندہ آسمان پر رہے۔ زمین اور آسمان دونوں اس کے اور جلا نہیں پر جب ظلم ہوا تو وہ اسی زمین پر کھڑے پہلے گئے لیکن جب اس کے بیٹے پر ہوئے چلے گیا تو اس نے برصغیر اور زمینوں کے اسکو معاف آسمان پر اٹھا لیا اور جو صفات اور سجدہ سجدہ میں موجود تھے۔ وہ ایک شخص میں جمع نہیں۔

اس پر اس عاجز نے صرف اس قدر جواب دیا کہ ہر ایک نئی کامرتہ جہاں نہ ہوا کہ کلمہ ہے۔ جو عجوزات حضرت موسیٰ نے

معمرین دکھائے۔ مسیح نے ایک بھی ویسا سجدہ نہیں دکھا یا اور نہ لیا اس کی طرح کبھی آسمان سے آگ اور پانی نازل کیا اور نہ الیش کی طرح اپنے مرنے کے بعد مردوں کو زندہ کیا۔ دیکھو دسلاطین کی کتاب ۱۲ باب ۲۱) بلکہ حضرت مسیح نے سجدہ دکھانے سے متا انکار کیا اب یہی بیات کہ مسیح باپ سے پیدا نہیں ہوا اس لئے وہ الہیت کا ثبوت ہوا۔ تو بائبل کے دیکھنے سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ جو عورت سے پیدا ہوا کبھی باپ نہیں ہو سکتا۔ دیکھو اب نبی کی کتاب ۲۵ باب ۱۲ آیت۔ اس تقدیر پر مسیح خدا یا خدا کا بیٹا نہیں ہو سکتا۔ اس جگہ اگر بغیر باپ کی پیدائش کے خیال کو ترجیح دی جاوے۔ تو مسیح مسیح خدا کے شریک عبادت نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ مقدس بائبل میں ملک الصدق کی پیدائش بھی اسی خیال کے موافق ہے دیکھو عبرانیوں کا باب ۳ آیت ۱۶۔ اور یہ کہنا کہ اس لئے باپ نے نہ چاہا کہ وہ زمین پر رہے۔ تب اسکو آسمان پر لیا تا اس کا زمین و آسمان دونوں جوئے۔ سو اس بات کا جواب بھی برا تو وہ دونوں سے ہے کہ حضرت مسیح شل اذنیوں کے اسی زمین پر اپنی اصل طبعی سے دونوں میں اعدہ مقتول و مصلوب ہو کر نہیں مرنے جیسا کہ ملین صاحب کو تاریخ دین میں جلد ۱ صفحہ ۳۴۸، ۳۴۹ میں آوا رہے۔ البتہ اہل حدیث اور خصوصاً مولوی شہر احمد صاحب امرتسری میں کے نظم من حضرت مسیح مہمبہ خدا کی ایک زندہ موجود ہیں وہی اس بات کا جواب دیکھتے ہیں اس شخص کو تمام نہیں کو گنہگار کہتے تھے۔ عاجز نے کہا اب وہ دریافت کیا کہ مسٹر نند لال گنہ کی تعریف کیا ہے جواب بخیر بری داخل کیا کہ گنہ خدا کی شریعت کی مخالفت ہے اور آئندہ کسی اور وقت بحث کرنے کا اقرار کر کے چلے گئے۔

واقف۔ کبیر الدین احمد۔ احمدی میگزین انجمن احمدیہ لکھنؤ

عجیب احمدیوں کے پیچھے

نہا گیا ہے کسی جاہل بے وقوف نے یہ شہور کہہ کر سلسلہ احمدیہ کی طرف سے کوئی ایسا فتوہ جاری ہوئے کہ احمدی غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھا کر بن یہ شخص فخر احمد حضرت صاحب کوئی ایسا فتوہ نہیں دیا کسی غیر احمدی کو چھرا پیش نماز بننے کی حق حاصل نہیں ہو سکتی حضرت خواجہ صاحب ملسہ احمدیہ سالانہ میں اس مضمون پر ایک بکچوینے کا اعلان بھی کیا تھا۔ کہ غیر احمدی احمدیوں کا امام نماز میں نہیں ہو سکتا۔ معلوم نہیں کہ کس وجہ سے یہ بکچوینہ ہو سکا۔ ہم جناب خواجہ صاحب کو متوجہ کہتے ہیں کہ وہ اس پر ایک مضمون لکھ کر جرین شائع فرمادیں تاکہ لوگوں کی غلط فہمی دور ہو۔

نتیجہ درود

خداوندی حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں :-

بسم اللہ الرحمن الرحیم - محمد و فضل علی رسول اکرم -

خداوند بندہ فطری صاف و جاب مقفی صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ :- خدا کا ہزار درود ہزار نیک ہے کہ حضرت خلافت آپ کی صحت کا معجزہ ہم کو دکھلائے۔ آپ کی زندگی ایک نئی زندگی ہے۔ اور ترقی و صحت بھی معجزانہ ہے۔ لوگ بیمار ہوتے اور صحت پاتے ہیں۔ مگر سچی امت کا خلیفہ جو طرح مصیبت بٹا رہا ہے۔ یہ ایک نشان ہے۔ اور عظیم نشان نشان ہے۔ ہمارے آسمانی مسیح کی کئی عیالیاں اس کے دوسرے ہی ظاہر ہو رہی ہیں۔ اور اس پاک سلسلہ کی ترقی اور قوت کا وہ نمونہ پیش کیا گیا ہے۔ اس کی آئندہ زندگی معجزہ کی زندگی ہے۔ اور حاکم و مدبر خواہ کے لئے اس زندگی میں موت ہے۔ اس کی موت کی پیش گوئی کیونکہ اس بد زندگی میں ہی کائنات ہو گیا۔ اور خدا کا برگزیدہ زندہ جو اپنے اس کی موت کا باعث ہوا۔ اس زندگی اور موت کا بھی عجیب سہاں ہے۔ اس پاک نفس کی زندگی سے کئی پڑھو رخصت ہونا تازہ ہوئی۔ بستان احمی کا یہ نہال تھمرے حلقہ نشینوں کے واسطے قاسم تر چڑا الحمد للہ الحمد للہ کثیرا طیباً سہار کا۔ خدا کی جان دایان ہی صحت و سلامتی بخشنے۔ اور آپ کی ہر ایک شکل کو سام کرے۔ کہ آپ حضرت خلافت آپ کے روزمرہ سے مطلع فرماتے ہیں۔ اندرونی ترکیب کلام موزون کی صورت میں نمودار ہوئی۔ ہزار بات دلی جذبات کی قدر کرنے والے اصحاب کی خوش وقتی پہلے موزون ہو گئیں خدمت میں پیش کرنا ہوں۔ اگر آپ واقعی مسرور ہوں۔ تو انجیل سلسلہ کو بھی اعتبار میں درج کر کے مسرور کریں لطافت سخن کی طرف نگاہ میں نہ ہونے سے ہی ہر حال درود کا نتیجہ ہے

نہ صرف پڑھو۔ بلکہ عمل کرو۔ لطف اٹھاؤ۔

زبان

نیک بولیں گے نیک سنیں گے جیسا کہ میں نے کہا ہے! راہ میں گر بچھاؤ گے کاٹنے کیا بھلاؤں سے بھول چن لیں گے؟

آنکھ

اپنی آنکھیں جو خیر دیکھیں گی! کیا کوئی اس میں خیر دیکھیں گی؟ بہتری ہے نگاہ بہتری میں بدنگاہیں تو سیر دیکھیں گی

کان

ہم بڑا اس کے ہوں پہلے کیونکر! یہ طریقہ بھلا چلے کیونکر؟ کان جب صاف ہو تو دل بھرے بات یہ صاف ہے طے کیونکر

اعضاء اور دل

اپنے اعضاء کو روک رکھتے گا! ان پر ہر وقت ٹوک رکھتے گا! دل جو مرکب ہے ان کا پہلو میں اس میں مولا کی جھوک رکھتے گا

اخلاق

جن کے اخلاق اصفا ہوں گے وہی فلس میں با وفا ہوں گے منظر رحمت خدا میں خیر و برکت میں ہی سوا ہوں گے

صلاح کار

صلاح کار میں گر دیر ہوگی! طبیعت اس سے اپنی سیر ہوگی! جو کرنا ہے وہ اب کر لو حسیں ہوں! نہیں پھر طبع سرکش زیر ہوگی

خوف خدا

خدا کے خوف سے جو کام ہوگا! اسی میں نیک اپنا نام ہوگا!

اگر بدنام رہ کر کچھ جئے بھی تو آخر اس کا بد انجام ہوگا

انسان

عزیز دم اگر انسان ہونگے خدا کے تابع فرمان ہوں گے اگر بندے بنو گے نفس بد کے تو پھر انسان سے جیون ہوں گے

دل آزاری

صفا و قلب سے دلکا بھی دو! ہر اک پھوٹے مڑے کو پیدا دو! یہیں شوقی دل آزاری نہیں ہے! پیغام اپنا سب کو جا بجا دو

بھلائی

بھلائی کا ہمیشہ ورد کرنا نہ صالح یہ کبھی گورگہ کرنا بنائے گی طلا مس کو یہ آخر یہی ہے کیمیا۔ زر گرد کرنا

سچے گوشت

پہلے ہو کر سچے بن جاؤ اگر تم! منتقل جانا بدی پر اس سے بہتر پر کرہ لیگا پر کھنے والا آخر وہ جوئے طموحی اور چھ گہر

مسلمان

مسلمان کو مسلمان کیوں ستائے! زبان اور ناتھ ایذا سے بچائے رسول پاک کا حیرماں یہی ہے مسلمان ہے قیسی کر دکھائے

طبع

ز دست طبع کو سرگرد بڑھانا! ہم اپنے آپ کو اس سے بچانا یہی بنیاد ذلت ہے حسرتیز نہ اس سے اپنی عزت کو گرانا

قناعت

قناعت کی جو دولت ہے بڑی ہے یہ تقف آدمیت کی کڑی ہے سبھاوا پانی عزت کو سبھاو کہہ کی جیت قناعت پر کھڑی ہے

ایشیہ

اگر ہم صاحب ایشیہ ہوں گے تو ہر اک کے میاں دل مادر ہوں گے خدا اپنا دانا ہر گام و گام مساکین کے میاں گر یا ہوں گے

تکبر

خدا کی ہے رواد کبر یا نی! نہیں سچی ہے بندے کو خدائی تکبر کی صفت شیطان میں ہے ہمارا فقر ہے اپنی بڑائی

اکو الف تیرے درکار

ہمارے زجران دردت مسرت ظہیر الدین سے ایک اہل قرآن و مانڈ کر کھلانے والے کے سوال کے جواب میں وفات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہے جس کے درج اہلکار نہیں ہو کر خوشی ہے (ایڈیٹر)

آل اسلام میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا مسئلہ اب دن بیان ایسا عام ہوتا جا رہا ہے۔ کہ وہ زمانہ اب کبہ زیادہ دور دکھائی دیتا ہے جب سب کے سب مسلمان اس سے

باقی اہل کربلا میں گئے۔ کہ حضرت علیؑ کے وجود کو ایک ایسا وجود سمجھا کر کہ جس پر ہی تو زمانہ کا اثر ہوتا ہے اور نہ ہی اس میں بڑی احتیاج پائی جاتی ہے۔ نہ صرف عقل صمیمہ کے خلاف ہے۔ بلکہ قرآن کریم اور حضرت خاتم النبیین صلیم کا اسوہ حسنہ اس عقیدہ کو ایک مشترک عقیدہ قرار دیتا ہے۔

حضرت خاتم النبیین صلیم کے زمانہ میں جب آنحضرت صلیم کی غلط خبر کسی نے مشہور کر دی۔ اور ان حضرت صلیم جنگ سے واپس پرتل ہو جانے افواہ ڈولائی گئی۔ تو بعض لوگ اپنی شامت اعمال کی وجہ سے دین الہی کی نسبت بدظنیوں سے کام لینے لگے۔ ایسے لوگوں کا اللہ تعالیٰ بطور حفظ و اقدام قرآن کریم میں یوں علاج کرتا ہے کہ:- دہا محمد آلا رسول ذل خلعت من قبل الرہل۔ افان مات اذ قتل انقلبت عینا عھا بکھڑے۔ یعنی محمد کیلئے صرف اللہ کا ایک رسول ہے۔ اور یہ لوگ ثابت شدہ بات ہے کہ اس سے پہلے بھی بہت سے رسول اس دنیا میں گئے ہیں۔ اب اگر یہ مردادیں۔ یا بائیس جاویں تو کیا تم لوگ دین الہی سے منحرف ہو جاؤ گے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے قدامت کی تصریح و لفظوں میں مائت اور قتل کے درمی ہے۔ اور سمجھا دیا ہے کہ جب محمد رسول اللہ صلیم کے پہلے کے تمام رسول گذر جاتے ہیں دین الہی کو چھپا نہیں دیا گیا۔ قرآن اس رسول کے دنیا سے گزر جانے سے کہیں الہی سے روگردانی کرنا درست ہو سکتا ہے۔ عرض اس ایک آیت سے ہی ہم پر فرض ہو گیا ہے جو ہم ان لیں۔ کہ حضرت آدم علیہ السلام ہی فوت ہو چکے ہیں۔ ایسے ہی قریح اوب۔ یوسف۔ یونس۔ کوہ۔ موسیٰ علیہ السلام نے بھی موت کا فرما چکا ہے۔ اور ہمارے لئے ضروری نہیں جو ہم ہر ایک رسول کی وفات کے لئے علیحدہ علیحدہ آیات قرآن کریم سے تلاش کرتے رہیں۔ اور خواہ کوئی شخص فی الکافرض مستقر و متعلق جلیح سے حضرت آدم کی عمر آج سے ہزار برس بعد تک ہی قرار دے لے اور ابھی کم نہیں ہے زمین کے کسی گوشہ پر انہیں ہر آلہ اولاد کے آباد ہوئے۔ لیکن ایک سچا مسلمان اس آیت کو بڑھ کر سمجھے۔ جس پہلے درج کر چکا ہوں ضرور ایمان لے آؤں گا کہ حضرت خاتم النبیین صلیم کی نسبت سے پہلے جن رسول ہوئے۔ وہ سب کیسے فوت ہو گئے ہیں۔ باوجود اسکے کہ ہمارے مخالف قرآن کریم کی اس حکمت آیت سے یہ تو کہا نہیں سکتے کہ حضرت علیؑ کو خدا تعالیٰ نے پہلے رسولوں سے مستثنیٰ کر دیا ہو۔ لیکن پھر بھی ان کو قوت شدہ نہیں مانتے۔ اور اگرچہ حضرت علیؑ نے فرمایا تھا کہ اوصنی بالقلوۃ والکرۃ کا مائد جیتا ہے خدا کی طرف سے ہے حکم ہے۔ کہ حبیب تک میں زندہ رہوں گا۔ تاں علیؑ یا بندہ رہوں۔ اور زکوۃ بھی ادا کرتا رہوں۔ لیکن ہمارے مسلمان یہابی ان کو آسمان پر اس جگہ بٹھا رہے ہیں۔ جہاں ناز کا رہنا اور زکوۃ کا دینا تو درکنار لینے و دے کے لئے ان کو نہ ہی کوپڑے کی ضرورت ہے۔ اور یہی کہاتے ہیں کہ۔ جہان کی بات ہے۔ کہ خدا قاسے تو فرما ہے۔ وہ اجدلہم حسداً آلا اکلوت الطعام اور ہمارے مخالف کہتے ہیں۔ کہ حضرت علیؑ علیہ السلام طعام سے مستغنی ہیں۔ کہاتے ہیں کہ انہیں مطلقاً ضرورت نہیں۔ خیر باری اپنا اپنا پسند اپنی اپنی

جس ضرورت سے مجھے اس مضمون کے کھٹے کی تحریک کی ہے۔ وہ ایک نئی ضرورت ہے۔ ہمارے مقتدا حضرت جری اللہ فی حلال الانبیاء حضرت سید الانبیا علیہ السلام کے استدلال پر مرجع کیجائی ہے کہ حضرت صاحب جو بار بار اپنی تحریروں اور تقریروں میں یہ دوہرا بار بار کہتے ہیں کہ قیامت کے روز خدا تعالیٰ کے حضور میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے خدا بنا لے جائے۔ سے لاعلمی کا اظہار کریں گے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یا تو حضرت عیسیٰ دوبارہ تشریف منیں لائیں گے اور یا خدا کے حضور (خود یا نہیں) جھوٹ بولیں گے۔ کیونکہ اگر قیامت سے پہلے وہ تشریف آویں گے تو ان کو ضرور علم ہو جائیگا کہ انہیں خدا بنایا گیا ہے۔ لیکن خدا کے حضور وہ اپنی لاعلمی ظاہر کرتے ہیں۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ دوبارہ دنیا میں نہیں آئیں گے۔ اور جرح اس پر یہ کی جاتی ہے کہ قرآن شریف سے تو یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ حضرت عیسیٰ سے حرف یہ سوال کر لیا۔ کہ آیا ان کے خدا بنائے جائے گا اسی فقیر انہوں نے خود دی ہے تو اس کے جواب میں حضرت عیسیٰ کہہ دیں گے۔ کہ میں نے ایسی ناجائز قسمیں ان لوگوں کو نہیں دی۔ میں تو نبی خلیفہ دینا رہا کہ حقیقی معبود اللہ تعالیٰ ہے۔ اسی کی ہم سب مخلوق ہیں۔ اور اسی کی عبادت کرنی چاہیے۔ اس سوال سے یہ کہاں سے نکلا کہ حضرت عیسیٰ کو اس بات کا علم ہی نہیں ہوگا۔ کہ ان لوگوں کو خدا یا خدا کا بیٹا بنایا گیا۔ ایک چیز کی فقیر دینا اور بات ہے اور اس کا علم ہونا یہ اور بات ہے۔ نہ ہی حکم کے بارہ میں خدا تعالیٰ نے سوال کیا ہے اور نہ ہی اس بات کا جواب دیا گیا ہے۔ تعلیم کے بارہ میں سوال ہے سو اس کا پورا جواب موجود ہے۔ یہ کہاں سے نکلا کہ حضرت علیؑ قیامت کو اپنی لاعلمی کا اظہار کریں گے؟

موسوز ناظرین میں تراس کے کہ میں اس تنگی کی حال کے بود سے بن کا اظہار کروں یہ خدا دنیا ضروری سمجھتا ہوں کہ آجکل اس سال کے اٹھائے ہوئے کون صاحبان ہیں۔ سودا ج رہے کہ یہ وہی صاحبان ہیں جن کے عقیدے کو اگر صحیح مانا جاوے تو اس کے یہ ہتھ ہوں گے کہ وہ ب ائمہ دین جنہوں نے حضرت نبی کریم صلیم سے یہ کہہ کر قرآن کریم ہم تک پہنچایا۔ سب کے سب (خود یا اللہ) اے ناز بے دین اور قرآن کریم کے کافر تھے۔ لیکن قرآن کریم کو ہم تک پہنچانے میں بڑے محتاط تھے۔ اور کسی طرح اس کی کربلی برکت نہیں کو سکے۔ ایسے ہی ان صاحبان کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ اگرچہ حضرت آدم علیہ السلام کو ان فقہ حیات کی کچھ خبر نہ تھی۔ جو حضرت نوح یا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں وقوع میں کئے۔ اور قرآن مجید میں درج ہیں۔ ایسے ہی اگرچہ حضرت آدم علیہ السلام کو ان واقعات کا علم نہیں ہوا تھا۔ جو حضرت موسیٰ اور عیسیٰ کے زمانہ میں ظہور کئے۔ اور قرآن مجید میں درج ہوئے۔ لیکن اس گروہ کا عقیدہ ہے کہ قرآن مجید میں پارسے حضرت آدم علیہ السلام بھی قائل ہوا تھا۔ جو میرے خیال میں آپ لوگ سمجھ گئے ہوں گے۔ کہ یہی سچا

چکر لڑی صاحبان سے ہے۔ ان لوگوں نے ایک طرف جہنم کہا ہے۔ کہ آسمان پر جہانوالی کہا لی کا تو کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ اور قرآن کریم کی کسی جگہ سے یہی معلوم نہیں ہو سکتا کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر چڑھ گئے ہوں۔ اور دوسری طرف احموت کے خلاف پہلے پہلے حضرت علیؑ کا زہر کہنا ہی ضروری ہے۔ تو ناجار یہ تجریر لکائی کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر تو نہیں گئے تھے۔ اور نہ ہی کوئی ہنر آسمان پر جاسکتا ہے کیونکہ فیہا سحیون وفہا اخرون صاف ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اللہ حضرت علیؑ ع اہی تک فوت نہیں ہوئے زمین کے کسی گوشہ پر نہ موجود ہیں۔ وہ شاید ناز ہی پڑتے ہوں گے۔ زکوۃ بھی پڑے ہوں گے کہاتے ہیں کہ سب سامان الہی ان کے پاس موجود ہوگا۔ اور قرآن مجید میں لکھا ہے کہ:- وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ نَحْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَذُرِّیَّةً۔ یعنی حضرت خاتم النبیین سے پہلے حضرت رسول دنیا میں آئے ان کی بیویاں تھیں اور ذریعہ بھی تھی۔ ائید ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہری کون سے بھی قریح نہیں ہوں گے؟ چونکہ ناز کے یا بندہ ہوں گے۔ اس لئے شایک فظہم ولین حاجی پر ہی ان کا علم آد ہوگا۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ چوکودہ خدا کے رسول ہیں۔ اس لئے ضرور ہے کہ تبلیغ کے کام میں بھی مستول ہوں۔ ہاں ایک اور بات کا رد یا قیامت کیا یہی بہت ضروری ہے کہ کہہ کر قرآن مجید میں لکھا ہے۔ کہ:- مَنْ فَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ عِیْسٰی یُضَلَّ عَنْ سَبِيلِ اللّٰہِ۔ اور جو جوں جوں انسان معصوم ہوتا جاتا ہے۔ تو ان کو ضروری ہی پڑھنا جاتا ہے اور جو جانی فاسد ہے۔ بے ساختہ چھوڑ دئے جاتے ہیں۔ ذرا غبی فزوں اور جسمانی توانائی میں فرق آجاتا ہے۔ اس لئے اس امر کا بھی رد یا قیامت کرنا بہت ضروری ہے کہ حضرت علیؑ کو لوگوں نے نبیین کی حالت میں ہی دیکھا۔ اس کے بعد حضرت علیؑ جب خفاں شباب میں ہی تھے۔ تو دینی امور میں لوگوں سے مہاترے کرتے رہتے۔ اس کے بعد وہ عیسائی کے ہونے کو تو بد سے قتل کے منصوبے کرتے شروع کئے اور اس کے قریب قریب کا زمانہ واقعہ صلیب اب سوال اٹھتا ہے کہ حضرت علیؑ علیہ السلام نابغ سے بالغ تو ہوئے اور لوگوں نے بھی دیکھے اور قرآن مجید میں سلام ہوتا ہے کہ وہ کہولت۔ یعنی بڑا ہے کو بھی پہلے۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ اب وہ کس حالت میں ہیں۔ آتا تبلیغ کے قابل بھی ہیں یا نہیں؟ خیر ان سوالات کو زائدہ طول دینے کی ضرورت نہیں۔ جن لوگوں کا یہ اعتقاد ہے کہ حضرت علیؑ علیہ السلام ایک مکہ زندہ ہیں۔ ضروری ہے کہ ان کے دل میں اس قسم کے سوالات اٹھتے ہوں جنکا مختصر ذکر میں نے اوپر کر دیا ہے۔ لیکن ہم احکا لوگ تو سچے دل سے ایمان رکھتے ہیں کہ حضرت علیؑ علیہ السلام فوت ہوئے۔ قرآن مجید کھیل لفظوں میں بتلا رہا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے روز خدا کے حضور میں جو شہادت بیان کریں گے۔ تو وہ خلاف واقعہ بیان نہیں کریں گے۔ بلکہ جو حالت انہوں نے قوم کی دیکھی ہے اسی کے مطابق شہادت دیں گے۔ جیسے فرمایا جنت علیہم شہید اھا حمت فیہم و فلان ذینہی گفت انت الرہب علیہم۔ قرم کی میں حالت کو انہوں نے خود نہیں دیکھا۔ اس کے متعلق

وہ کہہ نہیں سکتے۔ جو تعلیم حضرت عیسیٰ نے اپنی قوم کو دی تھی۔ جب تک وہ اس قوم میں رہے قوم پر شاہد رہے۔ اور قوم کے حالات اپنی تعلیم کے مطابق دیکھتے رہے۔ ہاں بعد از وفات یا قوم سے جدا ہو جانے کے بعد جو کچھ خدا کا ہوا گیا۔ اس کو شاہد بنا کر خدا کو قرار دیا ہے۔ ایسی شہادت تو صرف اسی قدر بیان کی ہے کہ اس قوم کا معبود وہی رب تھا۔ جو تمام جہاں کا رب ہے۔ اور حضرت عیسیٰ نے اپنے معبود بنائے جانے کی شہادت ہرگز نہیں دی۔ بلکہ اسی بات کی شہادت دی ہے۔ کہ ان کی قوم کا معبود وہی رب تھا۔ جس کی عبادت کرنی انہوں نے تعلیم دی تھی۔

اب خود کرنا چاہیے کہ اگر حضرت عیسیٰ کو زندہ موجود ہیں اور زمین میں قیامت سے پہلے پہلے دورہ کریں گے تو وہ اپنی قوم کی کس حالت کا مشاہدہ کریں گے؟ صاف ظاہر ہے۔ کہ وہ اسی حالت کا مشاہدہ کریں گے کہ نصاریٰ لوگ ان کو خدا اور خدا کا بیٹا قرار دے رہے ہیں۔ اور ان کی تلمذ پر کاربند ہیں۔ حالانکہ حضرت عیسیٰ قیامت کو یہ کہیں گے۔ کہ میں تو یہ تعلیم دی تھی کہ تمام جہاں کا رب کو معبود بناؤ اور اسی تعلیم پر میں نے انکو دیکھا ہے۔ اور جب تک میں رہا یہ اس تعلیم پر کاربند رہے اور میں ان کا شاہد ہوں۔ ان جب میں ان کے درمیان نہ رہا تو اسے خدا اس وقت کی ان کی حالت کا شاہد تو خود ہے۔ راستہ چلا کل شیخ شہید۔

اب سوچ کر دیکھ لو کہ آج کل حضرت عیسیٰ کو زندہ رکھ کر ایک بات ضرور مانتی پڑے گی یا تو یہ مانتا پڑے گا۔ کہ حضرت عیسیٰ نے کوہ طور سے کہ نصاریٰ لوگ اس کی تعلیم پر کاربند نہیں رہے۔ اور اس نے اپنے معبود بنائے جانے کی حالت کا مشاہدہ تو کیا ہے۔ لیکن خدا کے حضور میں یہ کہیں گے۔ کہ اسے خدا میں نے تو میرے معبود بنائے جانے کی تعلیم انہیں دی اور اسی حالت کا میں نے مشاہدہ کیا۔ گویا مشاہدہ تو کچھ اور کیا اور شہادت کچھ اور دی۔ یعنی علم تو کچھ اور تھا۔ اور بیان کچھ اور ہی دیدیا۔ اور اگر یہ نہیں تو پھر یہ مانتا پڑے گا۔ کہ نصاریٰ ابھی تک اس تعلیم پر کاربند ہیں جو حضرت عیسیٰ نے ان کو دی تھی۔ لیکن یہی اس آیت سے ایک اور بات ثابت ہوتی ہے اور وہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کا معبود بنا جانا حضرت عیسیٰ کے قتل کے بعد کا واقعہ ہے۔ حضرت عیسیٰ کے لوگوں میں موجود ہونے کی حالت کا یہ واقعہ نہیں لیکن اب اگر حضرت عیسیٰ موجود ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ ابھی تک معبود ہی نہیں بنائے گئے۔ جو باطل ہے۔ غرض اسی آیت سے حضرت عیسیٰ کی وفات ہر پہلو سے پایہ ثبوت کو یوں قائم ہو گئی ہے۔ اور قرآن شریف کے نزول کے بعد حضرت عیسیٰ کسی طرح بھی دنیا میں سرور نہیں ہو سکے۔ اور یہ بات ایک اور پہلو سے بھی درست ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ صرف رسول کا الٰہی نبی اسرائیل ہیں اور اب نام جہاں کی طرف جو رسول ہو کر آیا اس کا زمانہ ہے۔ ایسے ہی حضرت عیسیٰ کو صرف ان کی آیت اور انجیل سکھائی گئی تھی۔ قرآن مجید تو نہیں سکھایا گیا تھا۔ اس لئے اس زمانہ میں ان کا کیا کام۔

پس واضح ہے کہ ۱۔ معزز ناظرین کو حق اور حجت کی

بات یہی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یقیناً فوت ہو گئے اور قیامت کے دن اپنے معبود بنائے جانے سے جو لاعلمی کا اظہار کریں گے۔ اس بار میں وہ سچے ہیں۔ فقط دعا کہ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ عفو کرے۔ آمین

تاریخ عاشق مزاجوں کیلئے

قل ھل منبکمد با لاخسیرین العما کا۔ اللہ بن ضل سعتھم فی الخلیفۃ الدنیا ادم عیسویا تم عیسویا صفا اولک اللہ بن کھڑا بایت لہم ولقاء لہم خطبت اعما لہم فلا تقیم لہم یوم القیامۃ وں نا دار الفدا سورہ الکھف

کیا پس گمان کیا ہے ان لوگوں نے جو کافر بن گئے۔ یہ کہ پڑوس بندوں میرے کو سوائے میرے دوست تحقیق تھے تیار کیا ہے دوزخ کو واسطے کافروں کے جہانی کر کیا ضرور میں تم کو ساتھ بہت لوٹا یا بیواؤں کے عمل میں کھوئی گئی سہی ان کی بیچ زندگانی دنیا کے اور وہ گمان کرتے ہیں یہ کہ وہ اچھا کرتے ہیں کام یہ لوگ ہیں جنہوں نے کھڑا کیا۔ مانتا ہے نشانوں پروردگار اپنے کے اور ملائحتاس کی کے پس کہوئے عمل ان کے پس نہ قائم کریں گے ہم واسطے ان کے دن قیامت کے تولیے ہے بدلان کا بسبب اس کے کہ کھڑا انہوں نے اور کھڑا نشانوں کی کو اور پیروں میں روک دیا۔

اس عاجزی عقل ناقص میں یہ آیت خداوند کریم نے عاشق مزاج لوگوں کے حق میں فرمائی ہیں۔ خاکسار کی وجہ میں ان کا مطلب اس طرح ہے۔ خداوند کریم فرماتا ہے جو لوگ میرے بجائے میرے بندوں کی محبت رکھتے ہیں یعنی عشق میں مبتلا ہیں۔ ان کے واسطے ہم نے عذاب دردناک تیار کیا ہے۔ اسے بھی کہہ دے کہ میں کیا ہی ضرور تم کو ساتھ بہت ہی لوٹا یا بیواؤں کے عمل میں یہ کہہ دے گئی سہی ان کی بیچ زندگانی دنیا کے اور وہ گمان کرتے ہیں یہ کہ وہ اچھا کام کرتے ہیں۔ یعنی وہ اپنے باروں دوستوں یا مشغولوں کے خیال میں ہر وقت غلطیاں کرتے ہیں۔ اور وہ گمان کرتے ہیں۔ یہ کہ وہ اچھا کرتے ہیں۔ کیونکہ عشاق لوگوں کا یہ خیال ہے کہ عشق مجازی سے ہی حقیقی خدا کی محبت پیدا ہوتی ہے۔ اور وہ اس پر اپنی تمام طاقتیں خرچ کرتے ہیں۔ اور وہ اپنے خیال میں سمجھتا ہے کہ ہم اچھا کرتے ہیں۔ بلکہ بعض دشمنان دین کا خیال ہے کہ عشق مجازی کے بغیر حقیقی خدا کی محبت کا دل میں ہونا بالکل ہی لاعلا امر ہے۔ اور وہ اس کی محبت کو جان کے دلوں میں بدکاریوں کے سیاہ رنگ سے بیچھڑتی ہوتی ہے۔ قصود کرتے ہیں۔ کہ ہم خدا کے عذاب سے بچا جائیں گے خدا ہم کو خود ان کرلیگا۔ بلکہ بعض بے فہمیوں کا قول ہے کہ کسی معشوق کا عشق تو صرف ایک ٹنڈرناک روز عاشق کو محبت تو خداوند کریم کی پہنچتی ہے۔ سو

خداوند کریم اس گروہ کے حق میں فرماتا ہے۔ کہ جو لوگ میرے بجائے میرے بندوں سے محبت رکھتے ہیں۔ اسے بھی کہہ دے کہ میں کیا ہی ضرور تم کو ساتھ بہت ہی لوٹا یا بیواؤں کے عمل میں وہ لوگ کہہ گئی گئی سہی ان کی بیچ زندگانی دنیا کے اور وہ گمان کرتے ہیں کہ ہم اچھا کام کرتے ہیں۔ ان کے واسطے ہمارا دردناک عذاب تیار ہے۔ اگر ان سے کہا جائے کہ عشق سے بڑھ کر کوئی کفر و شرک نہیں ہے۔ تو جواب دے دیں۔ کہ آپ پہلے ان جیسے عاجز صادق صابرانہ بنکر کے دکھلاویں۔ دیکھو فرمادے کیا نام پالہ اور کس بلاشتانی سے نہ کاٹ کر لیا۔ جنہوں نے دلوں پر گہرا تار مارا۔ اور اس کے کتوں کے پاؤں بھی جوئے۔ اور رہنوال نے کس طرح سب کچھ تیار کر کے دریاؤں اور جنگلوں میں رہنا قبول کیا۔ اور رانجیے کے من غنیمت اور صدق کیا ہے میر سے دعا دکھائی۔ اور نہایت قدری کیا ہے جو کی بنا قبول کیا۔ مگر یاد کو نہ چھوڑ سکا۔ اور اور عاشقوں نے کس کس طرح اور کس کس قدر عشق میں اپنے گہر بار باروں کے رستے میں لگا دیے۔ اور بدشاہوں نے بادشاہیں اور تختیادہ تاج اس عشق میں مبتلا ہو کر بیٹھ دیا۔ لڑکے۔ دور۔ غرض انہوں نے سب نعمتوں کو لات مار کر تھوڑا قبول کیا اور اپنے معشوقوں کے چہرے اپنی جانیں تلف کر دیں۔ اندر بہ بھی بڑا ہ نہیں کی۔ اور گھر بار عزت آبرو گویا سب کچھ خاک میں ملا دیا۔ اور آپ بھی خاک ہو گئے۔ اس کا آپ ان جیسے عاجزی کر سکتے ہیں؟ جنہوں نے کتوں کے پاؤں پہننے سے بھی انکار کیا۔ بلکہ جوشی سے کہہ دیتے۔ کیا آپ ان جیسے اٹھا سکتے ہیں۔ جو کہ اپنی عزیز یاروں کے وصل کی خاطر خاک میں لگا کر آپ بھی زندہ ہو گئے ہوتے اور کسی سیال کے سوال کو نہ کیا۔ بلکہ جو کچھ تھا اٹھا دیا۔ اس خیال سے کہ شاہرہ خدا ہیں ہمارا ستون ملا دیوے۔ امان کا دل ہر وقت ڈرتا رہتا ہے۔ کہ نہیں ایمان ہو کہ خدا کسی خطا سے ناراض ہو کر ہمیں ہمارے معشوق سے ہٹا دیں وال دے

اس میں شک نہیں کہ عاشق مزاج مومنوں سے شکر اور دنیا کے لوگوں سے نیکوں میں مستحق ہوتے ہیں۔ عاجزی سکینی اور فروتنی سے زندگی بسر کرتے ہیں اور کسی کے نقصان پہنچنے پر ناراض اور بغض میں نہ پڑتے بلکہ اپنے معشوقوں کے معروں کی قیامت کیلئے تو جانوں بھی کھیل جلتے ہیں۔ اور ان کے عمل پر نسبت دنیا داروں کے زیادہ ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان کی زبان عموماً بند رہتی ہے بہت کم کہتا ہے۔ بہت کم سوچتی ہے۔ بہت کم کہتا ہے۔ بلکہ ثابت قدم مومنوں سے ہٹ کر اچھے کاموں کے کرنے لگتے ہوتے ہیں۔ گدول مشرک کی جلا وطنی والی آگ سے مخدوم اکامشاوا اللہ اور وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم اچھا کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کا گمان ہوتا ہے۔ کہ ہم جیسا عاجز کوئی نہیں۔ ہم عاجزی سکینی اور فروتنی سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو موقر قتل ان حقوق کے مصداق سمجھتے ہیں۔ اور دنیا کر کے ہیں۔ کہ خداوند کریم تم کو کرنا لوں کو سزا دیگا۔ اور وہ

www.aail.org

چار خط پہلا خط وجہ کلی کے ہاتھ شاہ روم کے
نام لکھا جو گاتھا کا مضمون یہ تھا :-

دوسرا خط :- تجار بن وہب اسدی کے ہاتھ مندر بن حارث بن ابی شعر الشانی والمئی دمشق کی جانب بھیجا گیا۔

تیسرا خط: - عمر بن عبدعزیز کے ہاتھ بخاشی کی طرف پہنچا گیا۔
 جن میں جناب رسالت آپ نے تحریر فرمایا تھا کہ: "بظرف اور اس کے
 احباب کو ہجرت کرنا چاہئے ہیں مجھ کو۔ تو اس نے بھیج دیا۔
چوتھا خط: - عبداللہ بن خلدافہ السہمی کے ہاتھ کسر کے کی
 طرف بھیجا گیا۔

تعلیم نبوی ﷺ
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم استحقاقاً
عقبات - معاملات - کیا آداب

ہم لکاتے۔ صحیحیات۔ احسانیات۔ تریاضات۔
تخلیبات نفس۔ تخلیبات قوم۔ وغیرہ کے متعلق مجھے
ناہیا لگتا رہے۔ غی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت اور اس
کی بزرگی کا ماننا ہی تعلیم کی ہے۔ اس میں شک میں اس کی جگہ صرف
تھوڑا سا سونہ نہیں کرتا ہوں (۱)۔ آنا وہ ہے جو ہمیشہ
ذلیل اور مایوس رہے نہ ہو بلکہ عمل کرتا رہے۔ اور نادان
ہے جو ہمیشہ کا تابع ہو کر خدا پر امید نہ رہتا ہے۔
(۲) پہلوان وہ نہیں جو لوگوں کو کچھ پاؤں دیتا ہے۔ بلکہ وہ ہے جو اپنے
نفس کو مغلوب کر لیتا ہے (۳)۔ قناعت الیاض امان ہے۔ جو کبھی
خالی نہیں ہوتا (۴)۔ غیر ضروری کا چھوڑ دینا عمدہ دینداری
(۵)۔ منثورہ امانت ہے۔ یعنی غلط شہرہ دینا بھی خیانت ہے۔
(۶)۔ شر کا چھوڑ دینا بھی صدقہ ہے (۷)۔ خیال رکھنا ضروری ہے۔

(۸) صحت اور فراغت ایسی نعمتیں ہیں جو ہر ایک کو میسر نہیں (۹) متوسط اور درمیانہ دوی سے گذران کرنا بھی آدھی کائی ہے (۱۰) عقل سے بڑھ کر کوئی دولت نہیں (۱۱) تدبیر سے زیادہ کوئی دانا نہیں (۱۲) جو جھگڑا پاند نہیں وہ دیندار نہیں (۱۳) مرد کا حق و جمال اسکی فصاحت ہے (۱۴) جہالت سے بڑھ کر کوئی عیب نہیں (۱۵) جس میں امانت نہیں اس میں اخلاص نہیں (۱۶) حسن خلق کی برابری عفت کیلئے کوئی تدبیر نہیں (۱۷) جسطرح سر سے شہر خراب ہو جاتا ہے اسی طرح بد خلقی سے سب اوصاف زائل ہو جاتے ہیں۔ (۱۸) اپنے بھائی کو شہادت نہ دو مبادا خود ہی اس حالت میں گرفتار ہو جاؤ۔ (۱۹) تواضع سے درجہ بلند ہو جاتا ہے (۲۰) خدا کی خوشی باپ کی خوشی میں ہے۔ خدا کا غضب باپ کے غضب میں ہے (۲۱) جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہ کیا جائیگا۔ (۲۲) رحم (قربت) رحمن سے نکلا ہے۔ جو قربت کو قائم رکھتا ہے۔ خدا اسے ملاتا ہے۔ جو اسے چھوڑ دیتا ہے۔ خدا اس شخص کو چھوڑ دیتا ہے (۲۳) بادشاہ زمین پر خدا کا سایہ ہے (۲۴) اگر مہشی غلام بھی حاکم ہو جائے تو اس کی اطاعت تم پر فرض ہے (۲۵) لوگوں کی پرورش ایک امتحان ہے۔ جو اس میں پورا اٹھتا ہے وہ آتش و درخت و سحر و جادو کا (۲۶) عیش کی پرورش کرنے والا بہشت میں میرے ساتھ یوں رہیگا جیسے آتش کی انگلیاں (۲۷) تم آل دنیا پر ہر پائی کرو۔ خدا آسمان پر ہر پائی کرے گا (۲۸) سب کو ایک دیوار کی مانند ہونا چاہیے۔ جسکی ایک اینٹ دوسری اینٹ کو مضبوط بناتی ہے۔ (۲۹) لوگوں کو سلام کرنا کمالنا کام ہے (۳۰) رات کو چھپکر ناز کرنا مسلمان کی عمدہ تعلیم ہے (۳۱) عام سے محبت کرنا نصف عقل ہے (۳۲) خیرہ روٹی سے ملنا۔ ایک کام بتا دینا۔ برے کام سے ہٹا دینا۔ بھولے سے بھگے کو راستہ بتا دینا۔ ضعیف البصر کو راہ پر دلانا۔ راستہ میں سے کھٹے پیچھے رہی ہٹا دینا۔ کسی کو پانی کا ڈول نکال دینا۔ گھوڑے پر سوار کر دینا۔ یہ سب کام بھائے صدیق میں (۳۳) تحقیقات کا شوق نصف علم ہے (۳۴) جب تک علمی کی طلب میں رہو گے۔ خدا کی راہ میں رہو گے (۳۵) جہاں علم اور حلم جمع ہوں ان سے بغیر کوئی بد چیز نہیں ایک جگہ جہل و عیسی کی (۳۶) حکمت کو اپنی کمر بند چیز سمجھو۔ جہاں عیسیٰ کو توڑنے کو (۳۷) کوئی غلام کو آزاد کرنا اپنے آپ کو دوزخ سے آزاد کرنا ہے (۳۸) اچھی حالت میں رہنے کا نام تکبر نہیں۔ نیکو لوگوں کو حق پر جانے اور سچائی کو رد کر دینے کا نام ہے (۳۹) جو چھوڑ دے اور دیر نہ کرے اس کی توفیق نہیں کرتا۔ وہ ہم سے نہیں۔ (۴۰) ایک شخص دوسرے کیلئے سچائی کا آئینہ ہے۔ اگر کسی بھائی میں کوئی نقص ہو تو دیکھو سے بتلا دو۔ (۴۱) ہر کس کو اگر لوگ ہم سے ملوک کریں گے تو ہم بھی۔ ایک کس کے اور اگر ظلم کریں گے تو ہم بھی ظلم کریں گے۔ بلکہ ایسی عادات بنائیں کہ اگر دوسروں تم سے اچھا بننا لگیں۔ تو ان سے اچھا بن کر نہ رہو۔ اگر دوسروں تم سے اچھا بن کر نہ رہیں۔ تو ہم ان سے بد نہ بنیں۔

کرب عاجز بہ ہمراہی مزارحاصد الدین صاحب وقت رحمت کو ہرکان قادیان سے حضرت امیر المومنین ضامن بنو الدین خلیفۃ المسیح (رحمۃ اللہ علیہ) کی خدمت میں قدم بوس ہوئے کہہ گئے۔ تو آپ القاق سے بے خرسودہ تھے۔ اور کہہ ادا کی آپ کے پاس بیٹھے تھے۔ ہم بھی باآداب قرینہ سے بیٹھ گئے۔ اور منتظر رہے کہ کرب آنکھ کی توجازت حاصل کر کے رحمت پڑھا چاہیے۔ تو ہر پہر باہل چھایا پڑا اور دل میں درجہ کہ کہیں یہ نہ پڑے۔ چنانچہ امیر احمد صاحب نے کہ حضرت صاحب کے سر ملنے بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت صاحب کے چہرہ مبارک کی طرف نظر کر کے ارادہ کیا کہ ہادی اطلاع کریں۔ مگر چونکہ ہنوز امیر المومنین نہ جاگئے تھے۔ چکا نامناسب نہ مانا اور کسی کام کیلئے اٹھ کر باہر چلے گئے۔ غصہ میں درگزری ہوئی۔ کہ حضرت صاحب جو تک رہے۔ اور فہمایا کہ کیا کوئی باہر چلا گیا۔ اور جب سے کہہنا چاہتا تھا۔ ایک دوسرے صاحب نے عرض کی کہ امیر احمد صاحب حضور سے ان کہنہ والوں کی اطلاع دینے کو گئے۔ آپ کو سوتا ہوا آنکھ کے باہر چلے گئے اور یہ لوگ حاضر خدمت میں۔ آپ کا کہنا ہے۔ چنانچہ ان سے حضرت صاحب نے تم کہیں صبر کر بلکہ مصائب کیا۔ حولی سے دعا دی۔ اور پھر غصے سے فرمایا کہ جاتے ہی خط لکھ دینا اور یہ بھی فرمایا کہ (کہ جو خط لکھو سو مدد میں ہوں۔) عاجز نے عرض کی کہ ہاں۔ میں اپنا ادب پیش کرتا ہوں کہ خلیفۃ المسیح (رحمۃ اللہ علیہ)۔ والسلام۔

(فائدہ کہ امیر الدین احمد اجمعی سیکرٹری اعلیٰ محکمہ کہنہ محلہ (ننگر)

تمہارے حضرت شیخ حمزہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ مجھے ہمناسرت طلباً مفت ہے۔ حضرت ایسے ایک اشتہار میں اپنی حاضرت کو نوشکی جلیوں میں پھینک دیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح فرمایا کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص حضرت کی برکری میں آجائے۔ تو براہی مسئلہ نہ لگائے۔ زہل کا مضمحل فائدہ عام کو سب سے درج کیا جاتا ہے۔ پھر ہر گھر کسی سے دیئے تاکہ اس کو بیماری سے اس جنت اعلیٰ کی پائے رکھا جائے

تمنا کو نہ کھاؤ نہ پیو نہ چھو و نہ کسی کو دو
تمنا کا دستور ہندوستان میں مختلف صورتوں میں
ایسا رواج پایا ہے۔ کہ جس طرح روٹی کھانا آدھا یا
بہاویں سانس لینا جسمانی زندگی کیلئے ضروری ہے۔ اسی
طرح سے تمنا کو کے استعمال کنندگان کیلئے اس کا استعمال کسی
کی صورت میں ضروری ہے۔ تمنا کو ایک دوسری کیفیات پر
جس کے بنیادی کو مختلف صورتوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔
بعض اصحاب مختلف مصالحہ ملا کر دواؤں کو دیکر یا دیکھ کر
بے کھانے کے تمنا کو کے طور پر استعمال کر لیتے ہیں۔ (دوسرے
اصحاب ایسی کوکٹ میں سرسوںی گڑا دیتے ہیں۔ مثلاً باخراں تمنا
استعمال کرتے ہیں۔) اصل میں کسی دوسری کیفیات کے
میں جس میں کوہٹ نہیں۔ استعمال کر کے میں تمنا کو
زہر کی مقدار بہت ہے۔ حتیٰ کہ ایک یونیورسٹی (دوسرے
میں قندہ پڑھیں کو کوہٹ نہیں۔) کو کوہٹ

بارداری فروخت ہوتے ہیں۔ اس طرح ہزار ہا قسم کے بیماری کے لئے دوا دہر چھیلنے ہیں۔ اور کوئی پینے والوں کی صحت کو خراب کرتے ہیں۔
جس شخص نے اصل ہی اول جرث امیاد کیا تو جب وہ بچہ کے طور پر خود اس کو پی رہا تھا اس کے نوکر نے یہ خیال کیا کہ آفائے کے منہ میں آگ لگی جا رہی ہے۔ چنانچہ بچہ کو پی پانی ڈالنے کا قرار دیا پانی سے بھر کر ڈٹا اور سارے سالہا پانی آفائے کے منہ پر ڈال دیا۔ مالک بہت حیران ہوا۔ اور ناراض ہوئے لگا۔ مگر نوکر نے دست بستہ عرض کی کہ میرا کوئی قصور نہیں ہے۔ میرا خیال تھا کہ آپ کے منہ میں آگ لگ ہی ہے۔ مگر آج کھنڈا فوسنماک حالت میں کو آفادہ نوکر کے لئے ہی منہ میں آگ لگ ہی ہے۔ اور بھر کوئی اس کو کھانا بنا لائیں۔

تمباکو کا صحت پر اثر

جیسا اور عرض کیا جا چکا ہے۔ تمباکو اس ایک قسم کا دہر ہوتا ہے۔ جس کو میں کہتے ہیں۔ تمباکو کوئے اور بنائے میں یہ زہر تمباکو کے ساتھ ہی رہتا ہے۔ اور بیک یا دوسری قسم کے ذریعہ سے شوق میں لکر بار بار دل تک پہنچتا ہے۔ اور نقصان منہ چلائے کے سبب سے انسان کے منہ کا بہت سا عذاب جو صرف کھانا ہضم کر کے لئے رہتا ہے پیدا کیا ہے۔ پانی یا پیک کے ساتھ ساتھ باہر نکل جاتا ہے۔ اس سے قوت معدہ بہت کمزور ہو جاتی ہے۔ اور صفرا وچرٹ کے پینے والوں کا باطن بہت ہی جلد خراب ہو جاتا ہے۔ یہ زہر بہت خون میں بھی مل جاتا ہے۔ اور دماغ اور جسم کے تمام حصوں میں آہستہ آہستہ بہاوت کر جاتا ہے۔ جس سے کلیہ سست ہو کر پانچام چھوڑ دیتا ہے۔ دل میں جلیں دہر کر دماغ وغیرہ تو سمی سی بیماریاں ہیں جو حقہ نوشوں کے گنگے کا نام کر رہی ہیں۔

گلے میں خراش ہو جاتی ہے۔ جس کے سبب سے نالہ میں زور پڑتا ہے۔ کھانسی اٹھتی ہے۔ چھاتی کمزور ہو جاتی ہے۔ حقوق دن بدن زیادہ ہوتے جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ حقہ نوش کو کچھ عرصے بعد بعض اوقات اپنی ذات پر چھوٹتا مارتے ہیں۔ مگر اب بھٹھٹائے کی بہت جگہ جہاں چک گئیں کھیت حقہ نوشوں کو کوٹا اور چرٹ پینے والوں کو خصوصاً سلطان کی بیماری ہو جاتی ہے جو آکر راجان لیکر ہی چھپا چھوٹی ہر سلطان نہ صرف ہونٹ یا منہ میں ہی رہتا ہے۔ بلکہ ناک اور معدہ تک میں ہو جاتا ہے۔ اور اس سے جو تکلیف ہے۔ وہ ایسی قابل برداشت ہے کہ اس سے پرہیز کرنا ہی نہیں کہیں۔

تمباکو میں کچھ ایسا زہریلا اور جوشدار بھی ہے۔ ان کا اثر دماغ پر شراب کی طرح ہوتا ہے۔ چند دنوں میں حقہ نوشوں کی نیند جاتی نہیں ہے۔ اور دماغ کام کرنے پر تیار ہوتا ہے۔ شرمیں اگر حقہ نلے تو بڑھی ہو جاتی ہے۔ اور پیٹ پھول جاتا ہے۔ منہ سے لعاب اور کھانسی جاری ہو جاتی ہے۔ مگر آخر میں حقہ پینے سے یہ بیماری ایک ایک کر کے رجوع ہوتی ہیں اور کمزور صحت والوں کو تو جلد ہی آدہا ہوتی ہیں۔ بھوک بالکل کم ہو جاتی ہے۔ طبیعت سست رہتی ہے۔ سونے کو دل بہت کرتا ہے۔ سوچنے اور فکر کرنے کی عادت کم ہو جاتی ہے۔ غرض انسان بھر حقہ کا غلام ہو جاتا ہے۔ اس سے آہستہ آہستہ صفحہ چرٹ ملک دیو کی عادت بھی پڑ جاتی ہے۔ شراب کو کمزور مل جاتا ہے۔

کے ہلاک کرنے کیلئے کافی ہے۔ جس شخص نے انسانی جسم کی ساخت دیکھا وہ کمال پڑا ہے۔ وہ صفا اور عام ذی شعور جو بچہ بچہ جلتے ہیں کر لی گمانہ جو تمباکو کا استعمال کرتی کر رہا ہے۔ یہ ملک میں نہایت ہی ہلک ہے۔ کیونکہ چند کانسی کر رہا ہے۔ اس بلاتے ناگہانی کے لئے صرف ہوتا اور ایک معدن میں جلا جا کر دھوئیں کے راہ اڑا دیا جاتا ہے۔ یا شوق کے راستہ بدلتا دھوئیں میں شکر اور کڑوں کی زینت کر لیا جاتا ہے۔ اور نہ صرف جسمانی کو نقصان پہنچاتا ہے۔ بلکہ نفسی صحت کو بھی نقصان پہنچاتا ہے۔ اس کے مختلف درجات ہیں۔ مگر سب کے سب بے بنیاد بنا کر رہتے ہیں۔ لیکن خود کو بھی نہیں اس کا استعمال ان کی صحت کو روز بروز نابھ کر رہا جاتا ہے۔

تمباکو کھانے کی عادت بھی بہت خراب ہے۔ اول تو منہ میں ایک ایسی جڑ کو کھانا پڑتا ہے۔ جو نہایت ہی کڑے کیلئے ہوتا ہے۔ درندہ اور کوئی ذی روح اس کو کھانہ نہیں سکتا۔ مثلاً کچھ نہیں کھانگا۔ کو کھانہ بھی نہیں کھانگا۔ جو تمام دنیا کا گند اور خرابی ہضم کر سکتا ہے۔ دوسرے کہاں تو لے گا منہ میں نہ چپ کی طرح سے صحت کے بھرا ہوتا ہے۔ جس سے اس قدر صحت بدلتی ہے کہ نہ نالہ سے برداشت ہوتی ناگہان ہے۔ اور پھر اس کی پیک بھال پڑتی ہے۔ وہیں داغ پڑ جاتا ہے۔ تمباکو کا نالہ کے کڑے داغ سے بڑے۔ اس کا کڑواہٹ۔ انگوں سے بہا پڑا۔ اس کی گڑبگڑ یا دوسرے جگہ اس کا بیک قدم جاتا ہے۔ داغوں سے گزرا ہوتی اور سوسائی کو عام طور پر ناقابل برداشت خرابی صرف چند خوراک کی دلی ناچیز نمکے پور رہنے کی خاطر اٹھاتی پڑتی ہے۔ یہ نالہ کہ بہت سے اصحاب ذرا سلیقہ سے اس کا استعمال کرتے ہیں۔ اور جگہ جگہ نہیں توڑتے۔ لیکن ان کے منہ کی گندہ بد بو کو کہیں جا نہیں سکتی۔

جو اصحاب اس کو کوٹ کر پیتے ہیں۔ وہ ایک طرح سے زہر کھانڈ کر پھیلنے ہیں۔ اور دوسری طرح سے اس سے بھی زیادہ۔ پینے کا نالہ اور صرف ہوک کر پتی بیماری دوسروں کے راستہ میں پھیلتا ہے۔ اور چونکہ والا تمام ہوک جو پڑتا ہے ایسی پاک اور صاف بناتی ہے۔ خراب کوکے لوگوں کی صحت کو خراب کرتے ہیں۔ البتہ اس کے کپڑوں پر یا راستہ میں لال لال بدلتا دھبہ نہیں پڑتا۔ مگر کچھ عرصہ بعد اس کے منہ سے بھی ہوک جاتی ہو جاتا ہے۔ اور طرح طرح کے امراض حملہ آور ہوتے ہیں۔

نیمسری شے چرٹ ہے یہ نہایت ہی مضر ہے۔ تمباکو کا کھانا اور مینا آنا نقصان نہیں پہنچاتے۔ جتنا چرٹ کا پینا صحت کیلئے مضر ہے۔ وہ ذرا صاف ہے کہ چرٹ میں آگ منہ کے قریب ہوتی ہے اور اس کا گرم دھواں منہ کو جلاتا ہوا سینہ تک پھیل جاتا ہے۔ علاوہ ازیں چرٹ میں بے اذات پیرٹ اونٹ انکالی کا بھی استعمال ہوتا ہے۔ جو شراب کا تیزاب ہے۔ چرٹ میں جلدی گندی شے کوئی نہ ہوگی۔ ولایت میں بنیاد رکھو کا یہ پیشہ ہے کہ وہ گلیوں میں سے آدھے پئے ہوئے چرٹ یا اور چھوٹے چھوٹے جھانک لے سکتے ہیں۔ انکھ کوکے دو کا خداروں کے پاس فروخت کرتے ہیں۔ دو کا خداران کو کو کچھ بیکاروں مل دیتے ہیں۔ اور یہ پھر چرٹ کے شے جن میں تاکر

حقہ نوش کو بان میں تمباکو کھانے کی عادت بہت آسانی سے پڑ جاتی ہے۔ اور جب وہ طرح سے زہر افروز داخل ہوتے گھلتے۔ تو صحت کا ضابطہ۔

بعض اشخاص کہہ دیتے ہیں کہ حقہ شوقیہ استعمال کرتے ہیں اور چاہے جب چھوڑ سکتے ہیں۔ مگر جب ان سے کوئی پوچھے کہ اگر یہاں ہی تو یہ صحت کی علت جو عیسوں سے بھری ہے کیوں شوقیہ پیچھے لگاتے ہو تو کوئی حیل جواب نہیں دیتے۔ عادت پڑنے پڑنے یہ حال ہوتا ہے۔ کہ حقہ پینے یا تمباکو کھانے یا بھڑیا خانہ کی حاجت نہیں ہوتی اور نہ ہی کھانا ہضم ہوتا ہے۔ بعض شخص جو غریب ہیں۔ اس عادت کے غلام ہو کر صحت بھی گھر گھر لکڑی کھڑکھڑاتے ہیں۔ اور انہیں آگ کی چنگاری کی کیسب ملے۔ جہاں ہی ملتی ہے۔ یہ عادت کچھ دن بعد بھی چھپا پڑتی ہے۔ کہ بھاری کا چھوڑنا نا ممکن ہو جاتا ہے اور تب انسان کو سوچتا ہے۔ کہ اپنے پاؤں اسی طرح سے کھانڈ مارا کرتے ہیں۔ وہ یہ کہ نقصان تو جلد ہوتا ہے اس کا کچھ مدد و صاب ہی نہیں۔ جس طرح سے ایک پانی کے گھسے میں سے زہر نونہ پانی میں چمک چمک کر گھڑا خانی ہو جاتا ہے۔ اس طرح سے ایک ایک درد و صیہ یا ایک ایک آندہ صاب کر کے حساب کیا جائے۔ تو چالیس یا پچاس برس میں سینکڑوں درد پر زہر پڑتی ہے جو اگر غریب اور مستحق لوگوں کو خوراک دیا جاتا تو سینکڑوں ہی کا پیٹ پالتا۔ اگر کسی نہ پینے یا نہ کھانے والے شخص کو تمباکو کا استعمال کی صورت میں کرنا پڑے۔ تو اس کا سر تیکر جاتا ہے۔ آگ سے کمانی پھٹے لگتی ہے۔ دل دہر رہا ہے۔ پسند آ جاتا ہے۔ جی بھر گھر کر اٹھتا ہے۔ مگر بیرون میں بھی جی جی ہو جاتی ہے۔ وہ جس کی یہ ہے۔ کہ زہر کا اثر چانک اس کے اچھے خوں میں ہوتا ہے۔ مگر جب عادت پڑ جاتی ہے تو یہ حالت کچھ عرصہ کیلئے نہیں رہتی۔ مگر جب صحت زیادہ کمزور ہوتی ہے تو حقہ پینے ہی سے یہ ماری بیماریاں خود کر آتی ہیں۔

اب ذرا سوچو کہ اسے حقہ چرٹ پینے اور تمباکو کھانڈ والو تم اپنا دھبہ پر بار کر کے کس طرح سے اپنی صحت کا خون کر رہے ہو۔

زردادن و درد سر مزید

یہی تو ہے۔ آج ہی اس بد عادت سے بچھا چھوڑ دو مگر وہ نوبت آئے گی۔ کہ باخانے کے قہر پر جب تک حقہ پینے زہر کے رخ حاجت ناگہان ہوگی۔ ایسی گندہ زندگی سے جلد گنا جاؤ گے۔ آج اس بد عادت کو چھوڑ دینے ہو۔ جس کا انتظار فضول ہے۔ ایک ڈاکٹر کا قول ہے کہ اگر کسی کے زیادہ استعمال سے تمباکو کا کھانا اور مینا جلد ہی چھڑ جاتا ہے۔ اور کمزور نہیں ہے۔ جب حقہ کی حاجت ہو اور کمزور استعمال کر دو تو جلد ہی اس بلاتے ناگہانی سے چھٹا پاؤ گے۔ مگر گناہ سے خط کارا بانا چاہتے ہو۔ پھلے اس گندہ عادت کو ترک کر دو۔ پر تمنا شیراز کو کہیں کہ لوگ اس بلاتے سے ڈی

(دربھر چراگ)

غیر زہریلے دوا

ہیں۔ اس دوا کی سنسری میں ہزار چھاپی جاتے گی۔ اور جن میں چھپ جاوے گی۔ مشہورین کیوسط بہت فائدہ کی بات ہے۔ اس غیر زہریلے عام اخیاروں اور ان کے آؤشروں وغیرہ کو نام لکھ جائیں گے۔ مفصل اطلاع بنام سید علی محمد صاحب غیر زہریلے

دوا است بنام سید علی محمد صاحب غیر زہریلے دوا کی اطلاع بنام سید علی محمد صاحب غیر زہریلے

نصیحت صادق

جناب میر قاسم علی صاحب رسالہ احمدی میں جو نظم این خیر جو کے شعلیں لگی ہے۔ اس کے جواب میں این خیر جو نے بھی ایک نظم لکھی ہے۔ اخبار اہل بیت مورخہ ۳۱ مارچ میں درج کی ہے۔ اس کے جواب الجواب میں کئی ایک دوستوں نے پرجوش نظیں لکھ کر مجھے پاس ارسال کی ہیں۔ ہم نے ان کو نہ کر کے ساتھ واپس کرتے ہوئے ناظرین کو صلاح دی ہے کہ یہ نظیں رسالہ احمدی کے ذریعہ موزوں ہوگی۔ لیکن ان میں سے ایک نظم بطور توجہ دیا گیا ہے جو جناب صادق نے لکھی ہے۔ جو کہ کثرت سے آئی ہے۔ کیونکہ یہ رسالہ احمدی ماہنامہ ہے۔ اور اہل حدیث کو کچھ جواب دہی بھی ملنا چاہیے۔ علاوہ ازیں یہ نظم ایک نہایت ہی متین اور سنجیدہ مزاج بزرگ کی ہے۔ اور اگرچہ فریق مخالف کا بعض مضمون ہی ایسا ہے کہ اگرچہ اس کا ایک شجرہ ایسے دوہر کر دیا جائے۔ تب بھی انسان کو اپنی شانیت سے کسی قدر ترنزل کرنا پڑتا ہے۔ تاہم جناب صادق کو شاباش ہے کہ انہوں نے بہت احتیاط کام لیا ہے۔ نظم درج ذیل ہے۔ (ادھر)

سوائے شیخ نجدی کے مرید اب ہو گیا باقی سوائے منکر! احمدیوں کا خدا ابا باقی لا جو تو تھا صبر و اکرام کی غلا سے دھال تیرا سے کار و باقی کا کیا بگڑا بھلا ہے اولاد احمد زمینت عالم یہ بدو اور ان کی تشنگانوں توڑ اور رتویو نظر آتا ہے حق کا نور الحق کے تجلے جو آئینہ حق سے احمدیہ مدرسہ قائم کیا کہ بدو ملک اب بن رہا ہے بگو بگو گے بنی نو مسلموں کی سنی سے جو سادہ سنگت ہو گیا تھا خانہ بن گیا لنگھی بھی قائم ہے دہی سب کا رخا نہ ہے نفی پر زمانہ ہے ہمارے مسلک کو دفرافروں اب ترقی ہے دہی تبلیہ جہدی ہر دہی ہے دہی عالم دہی تفسیر قرآنی جو اک بحر سارف ہو ابھی ہم ہیں ہے احسن سہ صفت متقی فاضل صبارک سا ہر فاضل آج ہی ہم احمدیوں کمال الہین ہوں خوش میاں سحر الیاء ہم ہیں وفات میرا لگے کیا ہوا ان کا مشن مردہ؟ ہمیں ہیں حادث علم ہی ہم ہیں ہی ہم ہیں لایہ مغز قرآن ہم کہتے ہیں بڑیاں! پائیاں! جری اللہ کی تکیہ پر ہو تم کمر بستہ! پھر ہو قرآن کو دیکھو کذب جیسے گزرے ہیں ہمارا بھی ہی انجام ہو گا اے سید بخترا مہناری کتنے چینی سے یہودیت ٹپکتی ہے یہودوں نے ہی جیسے بار لگائی مٹنی کی بہت خدا کے حکم سے نبیوں کے سارے کام ہو گئے نکاح آسانی کا بنا جو اہام۔ شرعی۔ عطا عذاب اللہ کی جائے استغفار سے شیک ہو جب موت احمدی کی اہام یہ سب جا غرض اسلام ہوتی ہے وہی نہیں یہ کھت ہے خدا پر افرار کرتا ہے جو کام مر تا ہے ہلافتی ہے چالیس سال جہلت مغزی کوئی

لکھنے کے لئے جو نظم لکھی ہے اس کے جواب میں کئی ایک دوستوں نے پرجوش نظیں لکھ کر مجھے پاس ارسال کی ہیں۔ ہم نے ان کو نہ کر کے ساتھ واپس کرتے ہوئے ناظرین کو صلاح دی ہے کہ یہ نظیں رسالہ احمدی کے ذریعہ موزوں ہوگی۔ لیکن ان میں سے ایک نظم بطور توجہ دیا گیا ہے جو جناب صادق نے لکھی ہے۔ جو کہ کثرت سے آئی ہے۔ کیونکہ یہ رسالہ احمدی ماہنامہ ہے۔ اور اہل حدیث کو کچھ جواب دہی بھی ملنا چاہیے۔ علاوہ ازیں یہ نظم ایک نہایت ہی متین اور سنجیدہ مزاج بزرگ کی ہے۔ اور اگرچہ فریق مخالف کا بعض مضمون ہی ایسا ہے کہ اگرچہ اس کا ایک شجرہ ایسے دوہر کر دیا جائے۔ تب بھی انسان کو اپنی شانیت سے کسی قدر ترنزل کرنا پڑتا ہے۔ تاہم جناب صادق کو شاباش ہے کہ انہوں نے بہت احتیاط کام لیا ہے۔ نظم درج ذیل ہے۔ (ادھر)

مجھ جاؤ اگر تم میں ہے کچھ فہم و ذکا باقی دلوں میں احمدیوں کے جو حب مصطفیٰ باقی ہمارے دل میں ہے اب تک ہی تو خدا باقی خدا کو فضل تو جانئیں میرزا باقی بفضل اللہ ہے محمد دسا اک مقتدا باقی خدا بخش جاں میں شریک جن کی دنیا باقی ابھی قائم ہے خالد ساری شہر خدا باقی وہ پہلا مدرسہ بھی ہے بفضل کریم باقی تو بھرا۔ بے منکر و خود جان لوگے آپ کی باقی رہیں کی کوششیں اسکی زمانہ میں خدا باقی نہیں بھی علم ہے کہتے ہو لیکن آپ کی باقی غرض نبیوں کے مرے پر جو رہتا ہو باقی مساسار اہمارا حوصلہ کیا رہ گیا باقی ہدایت کے لئے جو در کھلا ہوا ہے کھلا باقی ابھی جاری ہے سرور و تسلیم کتنے زبا باقی ابھی ہم ہیں، مدش سادہ و خیر خدو باقی ابھی ہر فضل احمدی ہر شرع مصطفیٰ باقی ہمیں ہیں صدقین جیسے ہیں صدر اذکیا باقی ہمارے ایک مرزا اب ہیں لاہول میرزا باقی ہمیں میں رہ گیا ہے علم و ذہد و اتفاق باقی اسی سے تم میں ہے اب تک شمار اشقا باقی کہ تم میں سے بیلوں کا بناؤ کیا رہا باقی تم نام و نشان ان کے نہیں ان کا پتہ باقی شرات کا اگر تم میں رہا یہ دولا باقی ہوا ثابت کہ تم میں ہے وہی خوشے جفا باقی کیا کتنے وہ پورا ان سے جو کچھ رہ گیا باقی وہ اپنے نفس سے ہرے میں فانی با خدا باقی خدا نے کروا نسخ اس کو کچھ کو کچھ لگا باقی پھر پوروس کا قہر شک ہو دلیں کر زبا باقی تو اس کے اہل کے دلیں رنا خوف خدا باقی ہوئے اب اگرچہ مجھے میں کچھ دوسا باقی نہیں رہتا جہاں میں کچھ بھی اسکا مسلط باقی ذرا ثابت تو یہ کہ دو اگر کچھ صبا باقی

اگر تیں برس باجائے ایسا مغزی جہلت ابھی صبا رہا ہے کہ جس سے حق و باطل میں ہوا جب اس طرح صدق شان میرزا جہلت صداقت جب ہی ظاہر ہو کر کھینکے آفت عیاں ہے کتنے مین کی بظالت اس طرح نبی ہر ایک پیشگوئی آپ کی پوری ہوئی ہوگی ہوا جو حال عبد الحق کا وہ دنیا پر ظاہر ہے سب سے ہے تو شہرہ وہ گیدڑ سے بدتر ہے مہا بل کی ہوا ہندل اسے جرات ہوئی کدوں گراں میں ذرا نہ ڈال کر اسے بخدو سوچو یہ کیسی بکی باتیں تم اب ہر منتظر کس کے دم عیسے کتنے نشان گر ہوئے تو تم گھٹا صحت کی ہر دم خبر براس کے برستی ہو سرسرنہ کی کہلے ہو کہ کچھ دھو صیغہ ہو لیسے تہیں یہ شخص ہے ادسی کی کو اب کو دورا صبر و صفا رکھائے نشان اللہ کے کیے کیا تھا تادیباں میں جو سماجی بننے بدعتیت نہ مانی تھے حق باتیں ہا نہ کر کے جو ہا کا چھپا ہے حال اخبار میں لکھا ہے کہ انہوں نے ہمارا مشیر قائل اور اسکا پیر شیخ الملک وفات مثل جی ہی جی جرمناج نبوت پر پیر پر موی نے رامپور میں جو کئے عزتے جواب اسکا نہ لکھا موی فاضل کے کچھ لکھ و کمن میں پیر میں شہید میں سارا حال لکھا ہے شریط کی نہ کی پراہ اُترا بد زبا باقی پر پہلے پہل لکھا ہر دم باغ احمد فضل یزدان سے خواں آئی ہے اب گلشن تکذیب میں شیک مرقم و خرافات سادہ اند میں ہے کیا ہا ابھی تجھ میں لکھا ہے اکلے جواب اسکا (۱) مرقم جو کچھ لکھا فعل دین نے ہے جزا دسی ستا نا گاہیں دینا ہمارا کام ہے لوگو! بہت کچھ گاہیں دلوای تیں دلی کے پکڑنے (۲) عداوت نور دین سو ہے جو شہر چنے کوئی کہ شریعت میں نہیں کچھ کام ہے پکڑی اوچاوں کا کڑے مردے اکڑاٹے ہیں تھے بد زبا باقی اگر کچھ پوچھا ہو پوچھ لو لیکن شرافت سے مہذب بن کے تم احقاق حق کیا کہ نہیں کچھ نصیحت مان لو صادق کی چوڑو تم یہ پکڑیں

تو پھر اسلام کا بتلاؤ دہا لکھتے کیا باقی حق کر نہیں رہتا ہے کچھ بھی دوسا باقی بھوان کے ان بیٹے میں کو کچھ رنگ رہا باقی کذب کہتے ہے لعنت و فخر خدا باقی غصہ گرہو ان میں کثرت کا پھر صلا باقی ہے مہناج نبوت صدق کا عقدہ کشا باقی گرہاں ڈاکٹر کذاب سینے کو رہا باقی بجز وہاہ بازی کے ہے اس میں کیا رہا باقی شریعت میں اگرچہ ہم ذکر دویہ ادا باقی نہاتے ہیں جی یا شیخ کل سے کیا رہا باقی کبھی کے مریکے چلے صبر کیا رہا باقی تو سن لو شیخ کل کا ہے جو دنیا میں پتا باقی نہیں زیر لکھ بھی حقوت کے سوا باقی کہ ہے اب جیانی کا تہیں بن آسرا باقی ہمارے شہم نجدی سے اگر کچھ رہ گیا باقی نگرا تک ہے دہلی ہمارا افرا باقی اسے ہم عیادت میں جاتے ہیں کیا رہا باقی گلے میں طوق لعنت اس کے مشکہ رہ گیا باقی رہ گیا تاقی مت اسکی سمت کا کھلا باقی ہوئے مغلوب دونوں رہ گیا یہ تذکرہ باقی یہودی فصولوں کا ہے اسی سے تو کلا باقی ہے اک رتویو اندر پکڑا میں لکھا ہوا باقی نہ لکے کچھ کو نہیں رہا کچھ نا طاف باقی مگر کچھ ہی ہے کہ ابوں کا اب تک افرا باقی ہر پر خ موی میں ہے پرائی یہ ادا باقی رہ گیا اب کذب کا نہ اک پتا ہوا باقی کہ دلی لکھا اب کا ہے آوازہ سدا باقی کہ جس کے رو کا ہے اسکے چلوں کا کلا باقی کلو اب تم اگر تم میں ہے کچھ ہی حوصلہ باقی چہاؤش رقم کا ہے ابھی فیصلہ باقی کیا ہے تو دین مشرکین کے جو رہا باقی ہے جکا آساق فیصلیں تذکرہ باقی نہیں ظلمت کے زندوں میں کچھ نور خیا باقی ارے اوکشتہ زندان کی ہے ایوں کو سزا باقی سب کوئی ہے اب تک جو یہ تم میں دولہ باقی نبوت استے شائستگی کا پس سدا باقی بنو ایسے ہی کہ تہذیب کا آدعا باقی زباں کو تہام لو اب بھی اگر ہے اتفاق باقی

ضرورت ناظم ایک احمدی دوست زجران عرا سادہ قوم زمیندار و ملاک مکان راجیکہ ضلع گوات حال مدیس مدسہ مرض رسول ضلع گوات جو نہایت ہی صالح اور خلیق اور شریف آدمی ہیں اور جن کی علاوہ زمینداری آمد کے علاوہ روپیہ مہارات خواہ ہے کسی احمدی زمیندار خاندان سے نکاح کرنا چاہئے ہیں۔ جو صاحب ہند فرامیں دفتر بدیں اطلاع دیں۔

(۲) ایک احمدی زمیندار خلیفہ قوم کا آساقین ضلع گوات کا باشندہ ہے۔ جو محلہ مخدہ مشرق در ہے مہارادو عہدہ ایک دور پر لاہور ترقی مشن سرکاری ملازم بن گیا ہے۔ جس سے اہل حاجت سید غلام حسین صاحب و ترقی اسٹنٹ حصار سے خط لکھتے ہیں۔

١٥

عساکر قاضی محمد شریف صاحب امرتسر سے اجاب استخارہ بی۔ اسے بن کا میابی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

۲۔ عزیز محمد ابوبسر محمد بن محمد صدیق صاحب استخارہ شریف بن کا میابی کے واسطے اجاب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔

ان بزرگ اور مستند دوستوں کے نام جن کو خدا تعالیٰ نے جس انصار اللہ بن شالہ ہزار کی توفیق اللہ تعالیٰ سے دعا ہے وہ فیل بن جاری دلی ہے کہ خداوند بابرک و تعالیٰ انکی کوششوں میں برکت نازل کرے اور وہ دینی خدمات کو ادا کر کے روشن سارے بنیں۔ ایڈیٹر

مولوی سرور شاہ صاحب۔ قادیان۔ حافظ روشن علی صاحب قادیان۔ منشی فرزند علی صاحب۔ فیروز پور۔ منشی احمد حسن صاحب۔ گوجرانوالہ۔ سید صادق حسین صاحب۔ اٹارو۔ شیخ غلام احمد صاحب۔ قادیان۔ شیخ رحمت اللہ صاحب۔ بنگلہ۔ حکیم محمد دین صاحب۔ گوجرانوالہ۔ میان عبدالعزیز صاحب۔ سہارن پور۔ شیخ عبدالرحمن صاحب۔ لاہوری۔ قادیان۔ میان خدا واد صاحب۔ کراچی۔ میان فیروز علی صاحب۔ مشکوٰۃ۔ میان بدیع صاحب۔ ہرگڑھی۔ مولوی غلام رسول صاحب۔ راجکی۔ حال مبارک منزل لاہور۔ منشی محمد ظہیر الدین صاحب۔ کدک سرکل آفس ہزار پور صاحب۔ لاہور۔ محمد حسین بن صاحب۔ ظفر دال۔ سید نذیر حسین صاحب۔ گھسالیان۔ پیر برکت علی صاحب۔ رمل۔ مولوی عبدالغفور صاحب۔ لویانہ۔ میان نعمت اللہ صاحب۔ کراچی۔ میان عنایت اللہ صاحب۔ چوہدری جہان۔ چوہدری غلام احمد صاحب۔ کراچی۔ میان ہادی صاحب۔ صاحب۔ پیرکوٹ۔ منشی محمد حسین صاحب۔ رحیم۔ غلام احمد صاحب۔ اختر۔ اوج۔ دیاست۔ بیالہ پور۔ منشی عبدالغفور صاحب۔ مظفرنگو۔ چوہدری مسیح محمد صاحب۔ قادیان۔ ایم۔ اے۔ گلاس علی گڑھ۔ امام علی صاحب۔ سندھ۔ ریاست پٹیالہ۔ مولوی غلام رسول صاحب۔ وزیر آباد۔ میان غلام حیدر صاحب۔ ٹونڈی ماہ والی۔ شیخ نیاز احمد صاحب۔ وزیر آباد۔ افروز حسین خان صاحب۔ مدرس۔ مدرسہ بیگم پور۔ حافظ ابراہیم صاحب۔ قادیان۔ شاہ دلی اللہ صاحب۔ قادیان۔ منشی محبوب عالم صاحب۔ بنگلہ۔ لاہور۔ میان کن صاحب۔ گوجرانوالہ۔ میان محمد دین صاحب۔ موضع صریح۔ میان محبوب عالم صاحب۔ موضع صریح۔ میان فضل دین صاحب۔ ناگٹ۔ چوہدری عالم علی صاحب۔ چک پٹیارو۔ حکیم محمد صالح صاحب۔ ساگنکل۔ مولوی محمد اسماعیل صاحب۔ قادیان۔

بہت ہی افسوس ہوا۔ افسوس ہے کہ حضرت براہ راست نہیں تو ایک پروسے سے جناب رسالت کی قربت دستیاب کر کے میں بن کے ارد گرد بھر منافی ہی میں رہے اور اپنے پیچھے بھی ایسے ہی لوگوں کو اپنا جانشین چھوڑا اور حقیقی جانشین کو کسی اصلاح کا موقع نہ ملا یعنی مدت زندہ رہے۔ تقیہ

مستند کی فریفت پر زور دیتے رہے جس سے نہ نسل محفوظ رہ سکی اور نہ یہ مسلم ہو سکا کہ اصل بن کیا ہے کیونکہ ممکن ہے جو بات کہی ہو وہ تقیہ سے کہی ہو پھر ساری عمر لعنت کا حیدر گروہ بننے لگا اور فیصل ان کے بجز غائب خاسرنا کام و نام اور رہنے کے اور کوئی صاف نہ ملا۔ باوجود ان قابل شرم عقائد کے یہ لوگ اپنے غیث باطن پر پردہ ڈالنے کے لئے دوسروں کی نقلیں کرتے ہیں اور بھری ہفتوں میں ان پر غیور اور پاک اصحاب کے مضحکہ اڑاتے ہیں جو عالمان دین نبوی تھے اور جن کی طفیل انکی جانی سلامت رہی۔

بڑے افسوس کی بات یہ کہ یہ لوگ اپنے طرز عمل سے ان مقدس مآب حضرات کو کیرن بدنام کرنے میں جو صلاکام کی خاک پا کر اکیر سبکے اور سر پر چشم بنانا موجب افتوزی قرار جانتے۔ سوانگ نکالنا اور بچا پنے ہی مقتداؤں کی پریشانی کی تزییل و توہین اور وہی برسرِ محفل کیا یہ شیوہ صلی و طریقہ اتقیا رہے۔ غودان کے اپنے گھوٹوں میں کوئی واقع اس قسم ہو جائے تو وہ مر جائیں مگر نام دین لیکن بنی کی مٹیوں کے غلط خود تراشیدہ واقعات اغیار کے سامنے ہائے طاق رکھ کر بڑے دھڑلے سے بیان کئے جاتے ہیں پھر ان لوگوں کی سماعی حیل پر خاک ڈالی جاتی ہے جنھوں نے دین اللہ کی اشاعت میں بائیں بازو دین وہ گھوٹوں سے نکلے گئے وطن سے بے وطن ہوئے اپنے اعزہ و اقربا سے الگ ہوئے بکریوں کی طرح ذبح کئے گئے مگر ان کی۔ ایک بنی اور اس کے اہل بیت کے تنگ دنا موس کی حفاظت کے لئے جاگزا شکلات میں سے گزرتے مگر قدم پیچھے نہیں ہٹایا اطاعت میں میان تک بڑھ کر رضی اللہ عنہم درضا احمد کا سرٹیفکیٹ دہرا خداوندی سے دیکھی گھاہ جذر قلب تک پہنچی ہے حاصل کیا اب یہ ایسا سارا کیا کہ وہ لوگ جو صرف عورتوں کی طرح ٹوسے ہٹانا یا چھانی پٹینا جانتے ہیں وہ انکی نقلیں لگاتے ہیں جو میدان کارزار میں دشمن کے سامنے سینہ سپر ہوئے اور جنھوں نے اپنے گئے بھارت اپنے بھول کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا اور ایک افسوس تک نہیں نکلا۔

بڑی خیر خواہی کے جوش میں حدود دل کے ساتھ اس تعمیر کے مہتمم کو اپنا طرز عمل پر نظر ثانی کرنے کیلئے توجہ دلائی جاتی ہو

مبارک باد شہر ہمارا ہریانہ بابو عبدالغفور صاحب پچھو جھوہ سالک دین کے ان خدا تعالیٰ نے لڑکا عطا کر کیا جو بے برا دانا ولایت

یہ معلوم کر کے کہ فیض آباد میں ایک تحصیل ہے سین سہا کرام ادا ائم المؤمنین کی توفیق کی جالی ہے

خام شرک از ثمالہ تا قادیان ارالان

ڈیر اڈیٹر قدس سرہ تعالیٰ۔ براہ عنایت تحت چند سطور درج اخبار فرما کر پبلک کے شکور فرامین۔ تعصبات قادیان کی باعث ہو درگاہ اسلام آبادی ترقی پر ہے جسکی ضرورت کو مالک درشت نے محسوس فرما کر ایک معتدل قسم عطا فرمائی ہے۔ حکام بلا دست بھی اس درگاہ کو ملاحظہ فرما کر خوشنودی مزنی کا اظہار فرمایا کرتے ہیں جن کو حضرت خلیفۃ المسیح ۴ اور اللہ بھر و بیکچاق دین اس وجہ سے دود دوسرے مرض برادر علاج ہر طبقہ دلت آتے رہتے ہیں اور ان کی ذات بابرکات سے مستفیض ہوا کر دین باعث خام ہونے شرک بالاجملہ مسافران کو تحلیف از حد ہوا کرتی ہے۔ موسم برسات میں اس قدر اکثر واقعہ پر نشیب میں کوئی کئی دن تک بلکہ ہفتوں تک پانی ہزار ہا رہتا ہے۔ بیکچیدل مسافروں کو گورنا شکل ہوتا ہے لہذا بخیرت کیسی دوسرے لور و ضلع قادیان سے التماس ہے کہ آب کے پختہ کرنے کا انتظام فرمادین کیونکہ یہ کام نہایت ضروری ہے آتش عام سے اب اسکو صحت پختہ کی نیکو کیضرورت ہے۔ بصورت عدم تفریق بحث سال ودان میں یہ ممکن نہیں کہ اس صفت میں جو نشیب ہوا کر کہ پانی نیکو کرادی جاوے۔ پختہ کام سال آئندہ میں ہو سکتا ہے۔ عبداللہ خان۔ ۱۰۔ اپریل ۱۹۹۸ء

کفر اقسام حضرت خلیفۃ المسیح کے ان مجاہدی کے دوسرے ایک محدث چرخ کا مطلب یہ تھا کہ اب اپنے نیکو انکار کفر ہے۔ فرمایا کہ چرخ کفر کا شوق پڑا ہوا ہے یہ بھی ایک کفر ہے۔

جسٹس امیر علی نے ایک مضمون دہرا پور یونیورسٹی اسلامیہ لکھا تھا۔ جس میں انھوں نے لکھا تھا۔ کہ دینیات یونیورسٹی مذکورہ میں نہ ہونا چاہیے۔ اس کے جواب میں قادیان مالک صاحب نے ایک مضمون شائع کیا تھا کہ دینیات کے بغیر اسلامی یونیورسٹی نہیں ہو سکتی۔ حضرت امیر المؤمنین کے آگے ایک صاحب نے اس کا ذکر کیا۔

فرمایا۔ اسی لئے ایسے معاملوں میں صلہ کی شرکت ضروری ہوتی ہے۔ اگر ایسے لوگ شامل نہ ہوں۔ تو امیر علی کے خطرناک مضمون کے خلاف خود کس طرح مجاہد جاسکتی۔ کہم کم خود توڑا تاکہ وہ اپنی حرکت باز آدین ورنہ ایک بیدین یونیورسٹی بن جاتی۔

مبارک باد شہر ہمارا ہریانہ بابو عبدالغفور صاحب پچھو جھوہ سالک دین کے ان خدا تعالیٰ نے لڑکا عطا کر کیا جو بے برا دانا ولایت



نظم

از حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب

درد ہے دل میں برسے یا خار ہے
اُن گناہوں کا بڑا انبار ہے
جلدِ جانان و دیدار ہے
اپنی شوکت کا وہاں اظہار ہے
گو مجھے دت سے یہ اصرار ہے
کوئی خوش ہے شاد ہے سرشار ہے
میرے دل پر رنج و غم کا بار ہے
میرے دشمن کیوں ہوئے جانشین لگ
میری غمخواری سے میں سب بے خبر
فکروں میں گھل گیا ہے میرا جسم
کیا دانتے ہیں مجھے خنجر سے وہ
میری کلدوری کو مت دیکھیں کہ میں
بادشاہوں کو غرض پردہ سے کیا
وہ قہر پردہ میں پر آنکھیں بند
جھوڑتے ہیں غیر سے لکھ بچھے
خدمتِ اسلام سے دل سرد ہیں
پارہائے دل اُسے جلتے ہیں کیوں

کیا ہے آخر اس کو کیا آزار ہے
اور میری جاں تحیف و زار ہے
خواب میں جو ہے وہی بیدار ہے
اپنی کمزوری کا یاں اتوار ہے
منہ دکھانے سے انہیں انکار ہے
کوئی اپنی جان سے بے زار ہے
اُس خبر لیجئے کہ حالتِ زار ہے
مجھے ہے پوچھا اُن کو کیا آزار ہے
جو ہے میرے دینے آزار ہے
دل مرا اک کہ وہ آتشبار ہے
جن کے سر پر کھنچ رہی تلوار ہے
جس کا بندہ ہوں بڑی سرکار ہے
ہم نے کھینچی آپ ہی دیوار ہے
کام آساں ہے مگر دشوار ہے
یا الٰہی اس میں کیا اسرار ہے
گرم کیا ہی کفر کا بازار ہے
یہ جیجی کا زخم کیوں خونبار ہے

تنگ ہوں اس بے وفادار سے
مجھ کو یارب خواہش دیدار ہے

اشراج

ماہِ ربیعہ گذشتہ پر ۱۲- اپریل ۱۹۸۰ء میں بفضلِ تعالیٰ اشراج کی کلیہ حقیقت منکاشی عن الدلیل معترض کے اوس قوام کو رخ کر دیا جس میں وہ محلے کھار اٹھا کہ حقیقت میں بعد انزال ایک ایسی حالت مندرجہ ہوتی ہے جیسے کہ سودا اور ٹاشرک ایڈیٹس سے ایک ادیبان اہلسابہ۔ اسی طرح مردِ عورت کے لاپ سے لینیڈ کی برقی کی مانند ایک جوش مرتفع ہوتا ہے جس کو اشراج کہتے ہیں اور یہی شکل لیٹنے اور چھان بھین آدم کی صورت ہے میرے نزدیک معترض کا یہ ایک طفلانہ خیال ہے کیونکہ حقیقت و سبب مولود کا آج تک نہ حکماء قدیم کو معلوم ہوا اور نہ اب کوئی ڈاکٹر خواہ امریکن ہو یا یورپین بخوانی تکنت ہے۔ کس واسطے کہ امدتِ نالے کا یہ بڑا لایدر اسرار ہے کہ جس کو عقل انسانی قیاس نہیں کر سکتی۔ اشراج ہی کو دیکھو کہ حکماء و اطباء کا قول اوسے اوابل نجوم کا قول اور ہے۔ چنانچہ معین ماہرین کے نزدیک اشراج جسمِ بن پانچ مرتبہ ہوتا ہے۔ ارباب نجوم کا قول ہے کہ ساعتِ زحل میں ۲۰ یوم میں علقہ بنتلہ پھر اوس میں ایک حرارت مستقل پیدا ہو کر دو ماہ تک اس علقہ کو قوت دیتی ہے۔ اسی نظر پر پانچ و خورشید گل شاہ و ساترین زحل کی پریشانی کا یوں حکم ہے۔ ایں گونہ سانی کیوں ان را یاد تیر شد الا

پھر امدتِ نالے ایک اور حرارت پیدا کرتا ہے جس سے وہ علقہ مشتری میں مضطرب ہوتا ہے پھر اس مضطرب میں صورت پیدا ہوتی ہے اور وہ اشکال و اعضاء سے مرکب ہوتی ہے۔ بعد ازاں عروق میں نوبت ہو کر اعضاء اور مفاصل اطراف جسم میں ساعتِ مریخ فشر ہونے میں آتی و جس سے نامہ ہونگ میں مریخ کی بڑی حمل و طویل پریشانی نکھی ہے۔

بالجملہ حکیم مطلق ایک فرشتہ کو حکم نافذ فرماتا ہے کہ وہ فرشتہ اس مضطرب روح کو چھو کر جس سے مولود میں جن و حرکت پیدا ہوتی ہے۔ مزعوم براہیم کا مقلد ہے کہ یہ ترتیب ثروتِ آفتاب میں ہوتی ہے۔ چنانچہ بانی دیکھے استاد نے نامہ ذخیرہ خورشید میں آفتاب کو قسے خالق یا شریک خالق تسلیم کیا ہے۔ قور آفتاب بادرست اور اگر خورشید باشد پروردگار ترا ہر تیر و دہر میں ستاری اور این گونہ الا لیکن آفتاب کو تیری اعانت کا حکم ہے ناس کی سانش کر۔ یہی وہ تعلیم ہے جس نے آفتاب کو سورجِ نازان کا خطاب دیا پس ہم بفضلِ تعالیٰ اشراج کی ادیلات و تعجلات حکماء ایران و معین کے بیان سے فارغ ہوئے ہیں اب بھی اگر غمخواری ہی کہا جائے کہ تفسیرِ نانی غلات کرتی ہے۔ تفسیرِ اشراج میں تو کہتا ہوں میں کہ صاحب تفسیرِ نانی تفسیر نہیں کرتے نہ فرشتہ میں ان کے قول کو تسلیم نہ رکھتے ہمارے ایمان میں خلل نہ آجیگا۔ تفسیرِ نانی کے قول کو کیا ہم بھی آپ کی طرح صحیفہ مجید کی مانند سر پر رکھ لیں۔ لو فرشتہ اگر تفسیرِ نانی کی تفسیر اشراج کو تسلیم کر لیا جاسے تو پھر اس کا جواب کہان سے آئے کہ درسطو اوس کے اصحابِ عورت میں نطفہ ہونے کے قابل ہیں کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ نطفہ ایک جسمِ رطب سیال ہے کہ جو اختلاط بدن سے اس کی طرف متجلی ہوتا ہے ایسا استعمال کہ جو صلاحت اس کی رکھی کہ اس سے دوسرا نطفہ پیدا ہو اور ابہر آتا جو۔ اوجکتا ہوا پس صاف ظاہر ہے کہ عورت کے یہ سامان نہیں۔ اور جب یہ بینین تو تفسیرِ نانی تفسیرِ مذکور عورت نطفہ کی سختی نہیں اور جب وہ سختی نطفہ کی نہیں تو پھر اشراج لیکن کہ پوٹنڈ ہوگا۔ اور جب اشراج نہ ہوگا تو لازم آجیگا کہ تخلیق انسان قطع ہو اور یہ محال ہے پس بعینِ حکماء نے کہا ہے۔ بانی آئندہ

نوٹ۔ ناظرین تیر اگر اس صورت میں بیان کو قلیل ہو تو وہ دیکھیں شرمون انشا اللہ سبحانہ کہ بغیر ایکے پیدا ہونا مثل روز روشن کے سب بظاہر ہو جاتا ہوگا۔ خاکسار۔ مرزا حسام الدین احمد۔ احمدی ناظر انجمن احمدیہ بھکھو منوطن اگر ۱۹۸۰

ہمارے سکرم دست ملک محمد بخش صاحب آسٹریلیا سے اپنی وصیت لکھ کر بھیجی ہے وصیت کہ ان کی تمام جائداد کا جو ذمہ اوداس ملک میں ہے ہمارے ہتھ پر ہے اشاعت اسلام پر و صدر انجمن احمدیہ کیا جاسے امدتِ نالے پر امدتِ حرم کو جزائے غیر فیضی اور یہ وصیت ان کے واسطے موجب خیر و برکات کرے۔ آمین۔

درخواستِ جنازہ ہمارے سکرم دست محمد براہیم خان بن حاجی موسیٰ خان صاحب کی اہلیہ خیر البر سر میں فوت ہو گئی ہیں۔ اجاب کے درخواست ہے کہ اپنی جگہ جنازہ غائب بڑھ کر قوراب حاصل کریں۔ مرحوم ایک احمدی خاتون معین امدتِ نالی مغفرت کرے اودیں مذگان کو میر جیل عطا فرماوے۔

ضرورت۔ نیروز میں ایک خادم مسجد احمدیہ کی بیفر دست جس کے لئے خدا کے علاوہ کچھ نقدی کا بھی انتظام کیا جا چکا اگر کوئی صاحب جانا جاہن نواس پتہ پر خط و کتابت کریں بیکھڑی انجمن احمدیہ لنگر خانہ قادیان میں ضرورت۔ لنگر کے لئے ایک باہر جی بیفر دست جو کہ تیرہ ماہ کا عمر

مسلمان ہی ہو جو سب رسول کا

دیباچہ

چند دن سے وطن اور المیزین حضرت اقدس مسیح موعود اور حضرت خلیفۃ المسیح پر ہمت لڑ کر لکھنے لگے کہ آپ کے احوال اور غیر احمدیوں میں ایک ذرا سے فرق پر اختلاف ملو ویا اور کچھ دیا کہ میں اصول مذہبی سے کچھ ایسا ہی طرح بیان کر رہا ہوں کہ شیعہ چشم نے ایک مضمون دیا کہ تمہارے کہ حضرت خلیفۃ المسیح اس فیصلہ کو دیکھیں حضرت مرزا صاحب کے الہامات کو پا کر دیکھو اور ان پر سے کفر کا فتوے داس لے لیں گے لیکن کتب ہے کہ ان لوگوں نے یہ نہ دیکھا کہ ہم لوگ جب حضرت مسیح موعود کو نبی اللہ خیرین کو کیوں لڑا آپ کے فتویٰ کو رد کر سکتے ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح کو آپ کے خلیفہ اور آپ کے کاموں کو پورا کسے دے دے میں آپ کی کوئی کچھ الہاموں کو رد کر سکتے ہیں۔ اصل میں یہ لوگ احمدیوں اور انبیاء کی مخالفت کی حقیقت کو سمجھنے کی نہیں تھی کہ حضرت کے خلاف کیونکر کافر ہونے یا کم سے کم نیک نبی سے مراد نہ بننے والے کیوں کر کافر ہوئے حالانکہ رسول اللہ کو نہ ماننے والے کیا سب سے بڑا نیک نبی اور کیا سب پر محبت قائم ہو سکی ہے سو سو راہیں بند کے چاروں دن میں کون تبلیغ کسے گیا تھا لیکن باوجود اس کے اسلام کی رویت وہ کافر میں باقی رہا کہ انکو سزا ملے گی یا میں یہ خدا تعالیٰ کا خاصہ نزول کا فتوے لکھا ہر پر ہے اس نے ہم انکو کافر کہیں گے ہیں جب تمت اور سو سو راہیں بند کے باشندے رسول اللہ سے ملنے پہنچے کافر میں تو ہندوستان کے باشندے مسیح موعود کو نہ ملنے سے کیونکر مومن ٹھہر سکتے ہیں جو اس کی یہ خیال بالکل بے ہودہ اور غرض سے بعد تھا اس لئے اس کی تردید کرنی لازمی آئی تاکہ احمدی بھائی و بہن نہ گھلویں لیکن چون کہ حضرت خلیفۃ المسیح کا فتوے بھی ضروری تھا اس لئے یہ مضمون بہ تمام دکانوں دکھایا گیا اور آپ نے تحریر فرمایا کہ کہ مجھے اس مضمون سے مخالفت نہیں اور جسے گزشتہ مخالفت نہیں اور تحریر فرمایا ہے کہ اسے چھاپ نہ وہ اسے عیسائیوں کی حمایت کے لئے شائع کرنا جوں کی بھائیوں کو چاہیے۔ اس کی خوب اساعت کہ میں ادیر

مضمون دوسرے دوستوں کو بیکرسان میں کیونکر بھائیوں اس وقت پہلے زد سے ہم کو اپنے اندر رکھنا چاہتے ہیں کہوں کہ جب حضرت کی مخالفت کے باوجود مسلمان مسلمان کا مسلمان ہی رہتا ہے تو پھر آپ کی بابت کیا فائدہ ہی کیا ہوا۔

والسلام۔ خاکسار مرزا محمود احمد ولد حضرت مسیح موعود

نعموہ باللہ من شہدوا انقضاء من سنات اعمالنا
 حکمہا و فیصلہا بسم اللہ الرحمن الرحیم لے رسول اکرم
 آیات صراط الذین اذہبت علیہم اوجہات قلوبہم
 سے ظاہر ہوتا ہے کہ انبیاء کی جماعتوں اور ان کے مخالفین
 کی ایک ہی طریق ہوتا ہے نبیوں کی مشابہت نبیوں سے ان کی
 جماعتوں کی مشابہت اپنے سے پہلی جماعتوں سے اور ان کے
 کفر میں کی مشابہت ان سے پہلے کے کفر میں سے ہوتی ہے۔
 جس طرح نبی اور ان کی جماعتیں ایک ہی راہ پر قدم ہاتھ چلے
 پڑے ہیں اسی طرح ان کے مخالفین کے یہ بھی اپنے پیش رو کی
 سنت پر عامل ہوتے ہیں خصوصاً میں انبیاء کی اس میں مشابہت
 اور مخالفت ہو تو ان کے حالات تو آپس میں بہت ہی کچھ ملتی جلتی
 ہیں۔ ان پر اور ان کی جماعتوں پر ایک ہی سے امتلا آتے
 ہیں ایک ہی سے شیطانی حملہ ان پر ہونے میں اور ایک ہی
 راہوں سے ان کو بھلائے کی کششیں کی جاتی ہیں۔ چنانچہ
 حضرت کو چون کہ حضرت مسیح سے مشابہت تھی اور آپ ان
 کے شیل تھے آپ کے واقعات بھی ان سے بہت کچھ ملتے
 جلتے ہیں جیسے وہ ان ایک امن و امان کی سلطنت تھی۔ یہاں
 اس سے بڑھ کر امن و امان کی حکومت ہے جیسے وہ ان ایک
 غیر ملک کے باشندہ دن کی حکومت تھی یہاں بھی غیر ملک کے باشندہ
 کی حکومت ہے جیسے وہ ان تقریر و تحریر سے تبلیغ کی جاتی تھی
 ویسے ہی یہاں بھی کی جاتی ہے جس طرح ان پر خون کا مقدمہ کیا
 گیا اور آخر میں آپ کی نجات ہو گئی اسی طرح یہاں بھی ایک خون کا
 مقدمہ ہوا جس میں آخر میں آپ کی نجات ہوئی جس طرح وہ ان
 کفر کے فتوے لے یہاں بھی لے جس طرح آپ کے مخالف دلولی
 آپ کے پیچھے پھرتے اسی طرح اب بھی پھرتے رہے جس ضرورت تھا
 کہ جس طرح آپ کی وفات کے بعد آپ کی جماعت پر امتلا آئے اسی
 طرح کا حضرت صاحب کی وفات کے بعد بھی جماعت پر اسی
 طرح امتلا آئے۔ چنانچہ ایک مدت سے ملکہ شاہدین غلطی پر نہ
 ہو چکا اگر کہوں کہ حضرت مرزا صاحب کی زندگی کے زمانہ سے جو
 یہ خیال تھا اور خوف تھا اور میں دیکھتا ہوں کہ ایک مدت سے
 آثار ظاہر ہو رہے ہیں۔ لیکن چون کہ حضرت مسیح موعود و موصوف

شیل مسیح ہی نہ تھے بلکہ بھدی مسعود بھی تھے اس لئے انہیں بلکہ
 یقین ہے کہ انشا اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت
 ان امتلاؤں کے زمانہ سے صاف اللہ بے عیب نکل جاوے گی چنانچہ
 اگر میں بھول نہیں تو میں نے خود حضرت خلیفۃ المسیح کے سے پتا
 ہے کہ ایک دفعہ آپ حضرت صاحب کو پوچھا کہ آپ شیل مسیح ہیں اس
 لئے ان واقعات خوف اٹھ رہے۔ جو مسیح کی جماعت سے نہیں
 آئے۔ فرمایا کہ ان خوف تو ہے لیکن چون کہ میں بھدی بھی ہوں
 اس لئے اس وقت انہی کا نام نیک کر چکا۔ جس کو خوف ہے۔ لیکن
 نیک انجام کی بھی بڑی بڑی امیدیں لگی ہوئی ہیں۔
 اب میں اصل مضمون کیطوت آتا ہوں اور بیان کرتا ہوں
 کہ وہ امتلا کیا تھا۔ جو حضرت مسیح کے بعد آپ کی جماعت
 کو آیا۔ انجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح کی وفات کے
 بعد آپ کی جماعت کے غیر قوموں نے اپنی طرف کھینچنا شروع
 کیا اور حالات ہی کچھ ایسے پیدا ہوتے گئے۔ کہ جن کا نتیجہ یہ
 ہوا کہ سبھی لوگ ان میں مل گئے اور جس طرح سیر پر خاست میں پڑ
 کر توبہ صبر پائی بھی ناپاک ہو جاتا ہے ان میں بھی پھر اوسوں پر وہ
 کثرت غالب آئی اور یونانی اور رومی مشرک مذہبیات اور
 ہر امت ان میں پیدا ہو گئی۔ بعض عسائی جو ایک ہے ان کا
 بقیت قائم الیقین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اہل
 یوم الدین کے وقت تک چلائی کہ چون کہ اصل توحید گائی اس لئے
 انکو اللہ تعالیٰ نے اس ذہن سے امتلا دیا اور وہ اپنا کام کر کے
 خاموشی کے ساتھ اس دنیا سے گزر گئے۔ چنانچہ مسلمان نادبی بھی
 انہیں لوگوں کے تہلے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کے پاس آئے تھے۔

ہمارے حضرت کی زندگی کے آخری ایام میں اور بعد وفات کے
 بھی اس قسم کی تحریکات مخالفین سلسلہ کی طرف سے ہوئی ہیں
 اور بھدی میں ایک وہ وقت تھا کہ ہمارے بر خلاف چاروں
 طرف سے کفر کے فتوے شائع ہوتے تھے ہمارے سلسلہ کے
 کزور اور ضعیف انسانوں کو سب طرح کھانا تھا وہ مارین کھا
 تھے گلاباں سنتے تھے۔ عدالتوں میں گھیسے جاتے تھے۔ مگر
 یہ سب کچھ کس لئے ہوتا ہے صرف اس لئے کہ ہمارا ایمان ہے۔ کہ
 اللہ تعالیٰ بڑا قادر ہے اور رسول اللہ کی پیشگوئی کے مطابق
 اس لئے اس امت میں سے ایک امود بھیج دیا ہے۔ جو دنیا کو
 گراہی سے بچائے اور اس کا نام اس نے مسیح موعود و مہدی
 مسعود رکھا ہے۔ گویا ہم پر فز و جرم اس لئے لکھی گئی۔ کہ ہم نے
 خدا کے حکم کو کیا مانا اور کیا نہ اسے کہہ دیا کہ ہم کائنات
 تیرے احکام کو ماننے پہلے جا دیں۔ آج تک بہت سے ایسا کو تو
 مان لیا اب میں کہہ دو کہ اس اطاعت سے ممت کر۔ وہ ان

ہم اس لئے واجب القتل قرار دے گئے کہ ہم حقیقی بادشاہ کو فرما دیا
ہوئے اور ان بیعتوں کے ساتھ نہیں لئے جنہوں نے اس کو مامور
کا انکار کیا اور اگر یہ واقعی ایسا برہم تھا کہ جن کی سزا ہم کو یہ پٹنی
چاہیے تھی تو خدا کی قسم ہم اس برہم کے مرتب مزدور ہونے میں
اور جس طرح ہمارے حضرت نے رسول اللہ کی بیعت فرمایا ہے۔

بسم اللہ خدا بشارت بخیر محمد محمد

مگر کفر اس بوز سزا سخت کا فرم

ہم بھی کہتے ہیں کہ اگر خدا کے ماموروں اور رسولوں کا انکار اور انہی
اطاعت کفر ہے تو خدا کی قسم ہم اس قسم کے کافر مزدور ہیں اور اگر
اسی کا نام کفر رکھا جاتا ہے تو اس کفر کو ہم ذریعہ نجات نہیں کرتے
ہیں۔

اس کے بعد وہ زمانہ آیا کہ خدا تعالیٰ نے ہم کو فتوحات میں اور ہمارے
جماعت کو مدد و برکت ترقی دینی شروع ہوئی اور جوں جوں مخالفین
سلسلہ نے شہر چھاپا یہ سلسلہ اور بھی بڑا اور بیسیوں ہیں جو مخالفین
ہی کی کتب کو پڑھ کر اس سلسلہ میں داخل ہوئے اور جلد عذاب
ہم کو ملے گئے ان سے بھانپے ہماری دولت و کمزوری کے ترقی
اور عزت ہی ہوئی گئی جس قدر ہمارے مخالفین نے ہمیں چاؤ
گناہی میں ہمیں کھینکا چاہا خدا نے اسی قدر ہم کو شہر کے ٹیڈ پر بلند
کھڑا کیا اور ہماری جماعت کو عرب مخالفین کے دلوں میں بٹھایا
گیا اور خدا کی وی ہوئی نصرت و فتح کو انہوں نے شاہد کیا
اور انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ اسلام کے دشمنوں
کی ذمہ داری ہمارے آگے سے خراب ہو گئی اور انہوں نے من لیا
کہ وہاں اس مسیح کے مقابل میں شہر نہیں کھتا اور ملائکہ کی بیعت
آدین ہیں ان کے کانوں میں پہنچیں تب ان کو یقین ہو گیا کہ یہ
سلسلہ بڑے گام اور ایک سرسبز وادی اور دیران جنگل اور پتھر
پہاڑ اور وسیع سمندر پر ان کی آواز بلند ہوگی اور اسلام کا نشانہ
جس میں مشرک دنیاویات کی وجہ سے بے رونق اور زنگ پیدا ہو
گیا تھا لیکن کھڑے شہادت وہ پھر اپنی اصلی رونق سے دنیا بظاہر
ہر گاہ اور وہ دن دور نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فرمودہ کے مطابق
دنیا دیکھ لے گی کہ دنیا میں ایک نذیر یا پروردگار نے اسے قبول
کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور اور حملوں سے اس کی
سپاہی کو دنیا پر ظاہر کرے گا جب حق کھل گیا اور بات ظاہر ہو گئی
تو شیطان نے وہی حربہ کرنا چاہا جس سے کہ حضرت مسیح کی بیعت
کو رد کیا تھا اور ان کی برستی ہوئی طاقت کو توڑ دیا تھا۔ لیکن
نے مریدوں اور گدی نشینوں سے کام لیا کہ بڑا بڑا کھڑا کھڑا اور
تعلیم یافتہ گروہ کو چنا اور چون کہ یہ لوگ یا تو لاد مذہب ہوتے ہیں
یا دین کی حقیقت سے غفلت و نادانیت اور عمل حصہ میں تو فیصدی بہت
ہی کم نکلیں گے جو باجماعت نماز یکجا صلاۃ و صوم و زکوٰۃ کے پابند

ہوں اس لئے ان کے ہاتھوں میں وہی حربہ دیا۔ جو حارین
کے مقابلہ میں غیر قوموں کو دیا تھا لیکن وہ صلح کے لئے
بڑے ادا انہوں نے اپنے چہرہ ایسے بنائے۔ گویا اسلام کے
غم نے ان کی کمر توڑ دی ہے اور مختلف فرقوں کا تفرقہ دیکھ کر
ان کے اوپر کھانا اور چربا تک حرام ہو گیا ہے اور اسلام کی
کمزوری کو دیکھتے ہوئے ان کے دل پر گندہ اور آنکھیں پر
غم ہیں اور یہ ایسا بھیج ہے کہ جس سے ان کی پشت خم ہو رہی ہو
اور مسلمانوں کی بنا ہی کو دیکھ کر وہ بے سوت مر رہے ہیں اور
ایسی حالت بنا کر وہ ہمارے پاس آئے اور اپنی خطاؤں کا انکار
کیا اور کہا کہ ہماری غلطی تھی۔ کہ ہم آپ لوگوں سے الگ ہوئے۔
اور بزرگوں کا کام ہمیشہ خطاؤں سے چشم پوشی کرنا ہوتا ہے۔

پس آپ ہماری غفلت سے نظر اندازی کریں اور ہم کو پناہ بخشو
تصور کریں اور گرج سے ہم میں اور آپ میں یکجہت ہو جاوے
اور ہم ایک ہو کر اسلام کو دشمنوں سے بچائیں اور اس کے
بعد ایک عاشق مغفون کی طرح انہوں نے ہم سے گلہ شروع کیا
اور کہا کہ جب ہم میں اور آپ میں کوئی اصولی فرق نہیں اور تھلا
ایک ہی خدا اور ایک ہی رسول ہے تو آپ ہم سے الگ کیوں
ہوئے اور ہمارے پیچھے نماز بنیں کیوں چھوڑ دیں اور کیا
مزدور تھا کہ اگر ہمارے جہاں سے کوئی خطا ہوئی تھی تو آپ
اس کا ڈس لیتے اور اس پر جگہ بیٹھتے آپ کو تو بڑے رحم و
دست نظر ہے کام لیا چاہیے اور صرف اس بات پر کہ ہم
مرزا صاحب کو مامورین اللہ نہیں سمجھتے۔ ہم کو کافر قرار دیا گیا
شان سے بہت عید تھا اور ہم تو مرزا صاحب کو ایک بڑا
راست باز انسان اور اسلام کا سچا خادم تصور کرتے ہیں اور
صرف اس قدر آپ اختلاف ہے کہ ہم آپ کے بعض ان عادی
کو نہیں سمجھتے کہ جن میں وہ اپنے آپ کو خدا کی طرف سے رسول اور
یسوع موعود اور مہدی مسعود ہونے کا ذکر کرتے ہیں اور مختلف
موتوں پر مختلف لوگوں کے سامنے ان باتوں پر اتنا زور دیا کہ
قریب تھا کہ بہت سے لوگوں کی آنکھوں میں آنسو بھرتے اور
وہ دیکھے سمجھتے ہوئے ان کی طرح ان سے پٹ جاتے اور پس
کے اختلافات گلے گلے کر شائے جاتے لیکن اللہ تعالیٰ کا فضل
شامل حال ہوا اور حضرت صاحب کا عہد دیت کا رنگ غالب ہوا
اور میں ہمیں بین پڑ جائے کہ دقت اللہ تعالیٰ نے ہماری فلت
کی ادھکی لوگوں کو یہ بات سمجھ میں آئی کہ اگر ایک آدمی کے پیچھے
لہجہ ہی توجہ لکھتا ہے اور انجام ایسا ہی ہوتا ہے اور باوجود اس کے
انکار کے پھر بھی انسان خدا تعالیٰ کا پیارا ہی رہتا ہے۔ تو ہم کو
اس قدر سکات میں پڑے کہ کیا ضرورت تھی اور کیوں خدا نے
ایک سو کو بھیج کر خواہ ہم کو معتزلوں میں ڈالا اور انہوں

اور بیگانوں کی نظر میں چھپ کر اور کافر ٹھہرایا۔ اور انہوں نے
خیال کیا۔ کہ اگر مامور کا انکار یا ہی چھوڑا یا انکار تھا اور بیعت
بات تھی تو خدا نے یہ کیوں کہا کہ میں اس کے انکار کے بدلے میں
کہ پاک و برادر کو دو لنگہ اور طرح طرح کے عذاب میں مبتلا
میں دیکھے اور لاہور میں انسان کو دیکھتے دیکھتے ہلاک کر دیا اور کون
اتنی مدت تک ملک کے علاوہ مغلظہ کو اس کی مخالفت کی وجہ
فلت کی مارتا کہ اللہ کیادہ ہوئی کالج سے ہزاروں سال پہلے
نبیوں کی بنیاد پر اس کی خردی۔ اور انہیں میں سے کرا کر کیا اور فتن
شریعت میں اس کی پشت کی نسبت پیشگوئی کی اور اگر یہ ایک عملی
بات تھی اور ایک فردی سافق تھا تو کیوں اس نے خود اس کو
الہام کے ذریعہ سے کہا کہ جاعل الذین اتبعول حق الذین
صحوا والی یوم القیامۃ۔ یعنی وہ مسلمان ہیں اور انکار
کہتے ہیں اور میرے منکر میں ان کو رفتہ رفتہ کڑو کر دو لنگہ اور
بچھے وہ غلط دو لنگہ کیڑے پر تو ہنساں سے معزز ہیں گئے
اور ان باطن کے سوچنے کے بعد ان کے دل ہنساں ہو گئے۔ اور
انہوں نے جان لیا کہ میں گڑھے میں گرے ہوئے خدا تعالیٰ نے
جاری رہی کی۔ لیکن یہ شور مچا رہا تھا اور اب میں دیکھتا ہوں
کہ ہمارے مخالف کھٹے طور پر انہوں میں اس بات پر زور
رہے کہ اس جدی کو جانے دو اور ہم سے آلو گرو مرزا صاحب
و عادی میں غلطی ہوئی اور ایسے موقع پر میں نے مزدوری جانا
کہ ایسے لوگوں کی وجہ کہ وہی کو ظاہر کروں اور اس خطرہ سے جان
نقل کے نیچے غصے سے دھوکے لگا کر ان کو اس معاملہ میں
حضرت صاحب کی جراثیم ہے اس سے بھی ان کو مطلع کرنا
ناکہ وہ اپنے قدموں پر مضبوط ہو کر جم جائیں اور میں سے کچھ کہتا ہوں
کہ میں یہ سب کچھ بچے دل سے اور ایک جی سے کہتا ہوں۔ اور
میرے دل میں اس بات کے دیکھنے پر کوئی غناق کا شبہ نہیں کر
میں غناق کو بند کرنا تو سچ ہے میرے غیر احمد بن کی غلیظ نشان مجھ
میں نے کی کوشش کرتا اور یہ تو ظاہر ہے کہ اس طرح حضرت صاحب
کو جو گالیان دی جاتی ہیں۔ وہ کم ہو جائیں اور میں چاہتا ہوں کہ
باپ کو گالیان دی جائیں اور اس کے والد کی نسبت فحش الفاظ استعمال
دے کئے جادیں۔ پس اگر آپ لوگ ان کو یہ سمجھ کر دشمنوں کے حملے
بچانا چاہتے ہیں تو میرے ان سے دور رہیں وہ میرے والد
بھی ہیں اور آقا صاحب پر بھی۔ لیکن میں غناقی برصوت کو ترجیح دیتا
ہوں اور اس وقت سے پناہ مانگتا ہوں جب میں وہ بات کہوں
جو میرے دل میں نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کی اس معاملہ میں نصرت
چاہتا ہوں اور میں اس سے مدد مانگتا ہوں کہ وہ بچے گلیاں ہوں
میں پڑے سے بچائے۔ میں جانتا ہوں کہ کوئی جہد کو کرنا ہوں کی
بھی ہے نہیں بچا سکتا مگر اللہ تعالیٰ۔ اور میں حب جانتا ہوں

کر کوئی مجھے غفلتوں کے میدان میں جھٹکے سے نہیں پاسکتا مگر اور فعالی۔ اور مجھے کامل یقین ہے کہ من یرید اللہ فلا مضل۔ ومن یصلہ فلا ھدٰی لہ۔ پس اسی سے قریم کی شرارت نفس اور خفا ہاں سے باہر مانگتے ہوئے میں نے ان کام کو کیا ہے اور میں اس سے امید رکھتا ہوں کہ وہ مجھے ضرور بچائے اور قریم کے امتلاؤں سے محفوظ رکھیں گے۔

غرضیکہ اسے عزت و اہوار ایمان ہے کہ حضرت صاحب خدا کے نرس تھے اور مومن اللہ تھے اور ہمارا یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء و پیغمبروں کو رسالہ اور معلوم اور کئے بغیر آگے بھیجے لیکن سادھی یہ بھی ہمارا ایمان ہے کہ حضرت نبی کریم محمد روف رحیم رسول اللہ خاتم النبیین کے بعد کوئی نضر نبی نہیں آئے گا اور آپ پر قسم کی خبروں کے خاتم میں اور اندر جس کے اللہ تعالیٰ تک رخص ہوگا وہ آپ ہی کی اطاعت کے دروازہ سے گزر کر ہوگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا۔ کہ

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی حبیبکم اللہ۔ اور اسی میں آپ کی عزت ہے کیونکہ لکھا وہ شخص معزز کھلا سکتا ہے۔ جس کے ماتحت کوئی بھی افسر نہ ہو کہ معزز وہی ہوتا ہے جس کے ماتحت بہت سے افسر ہوں دنیا میں بھی دیکھ لو کہ تم بادشاہ کے لقب کو زیادہ معزز جانتے ہو یا شہنشاہ کے لقب کو پس جیسے شہنشاہ کا لفظ اس لئے کہ اس میں بادشاہوں پر حکومت کا شہم پایا جاتا ہے۔ بادشاہ پر معزز ہے۔ اور انہیں اسی طرح ایسی

قیوت جس کے ماتحت اور بہترین بھی ہوں اس نبوت سے اعلیٰ اور افضل ہے جس کے ماتحت اور بہت کوئی نہ ہو۔ کیا وہ شخص زیادہ معزز ہوگا جو بادشاہی تک انسان کو پہنچائے یا جو وہاں پہنچے لیکن جھوٹو ہے۔ پس ہمارا یقین ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت میں سے لوگوں کو اٹھا کر اعلیٰ مقامات پر پہنچا دیتے ہیں اور آپ کے ماتحت ہزاروں نبی ہو گئے جو آپ کے ایک ایک لفظ کو قابل اطاعت جانتے گئے۔ اور آپ کی محبت اور فرمانبرداری کو ذریعہ بن کر یقین کریں گے کہ یہ

زیادہ معزز درجہ ہے یا وہ جو ہمارے مخالف پیش کرتے ہیں۔ پس ہم اسی اصل کی ماتحت حضرت مسیح مہرودم کو بوجہ عادت معجزی ایسا مردمانے ہیں اور اس اعتقاد سے رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم کی شان میں فرق نہیں آتا بلکہ اور ہی اعلیٰ ثابت ہوتی ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ جیسے اور انبیاء کے منکرین امتلاؤں کو درگاہ سے بےید کئے جانے تھے آپ کے منکرین کا بھی حوالہ ہے اور اس کا فرق ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے پس کیسے تعجب کی بات ہوگی۔ اگر ہم باوجود اپنی آنکھوں سے شہادہ کرنے کے پھر اس بات سے انکار کریں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے مخالفین کی سخت

ذلت دی ہے اور دنیاوی عزت کو دیکھ کر ہماری آنکھیں بندھیا جاوین ہیں وہ دقتیں اور شکست پیش نہیں آئے جو صحابہ کرام نے آئے تھے پھر ہماری بزدلی کی ایمان کی کمزوری پر دل نہ چوگی یہ کہ یہ کہتے ہیں کہ ہمارے مخالف کا فرما اللہ میں لیکن اس میں کیا شک ہے کہ وہ کا فر بالما مومین۔ کہ فر کے سنے منکر کے میں یہ کیسا جھوٹ ہے کہ اگر ہم باوجود ان کے انکار کے پھر ان کو مومن ہی سمجھیں مومن تو وہ تب ہو سکتے ہیں کہ جب اپنے عقائد پر اہل سے رجوع کریں اور حضرت مسیح موعود کے خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کریں جو حقیقت میں منکر ہے اسے ہم کہیں کہ مومن کہہ سکتے ہیں۔ پس جو لوگ کہ باوجود ہزاروں نشانوں کے دیکھنے سے انکار کرتے ہیں ان کے کا فر بالما مومین ہونے میں کوئی شک نہیں اور وہ خدا تعالیٰ کے احکام کے ٹوٹنے والے ہیں اور اس سے کیا انکار ہو سکتا ہے کہ ان کے دل میں اللہ تعالیٰ کے احکام کی ایک ذرہ بھر بھی عزت نہیں کہو کہ اگر وہ خوف خدا رکھتے اور ان کے دل میں نور ایمان ہوتا تو وہ ایک نور کی بے قدری اس قدر کریں کرتے تعجب ہے کہ یہ لوگ اس موعود ذمہ کی تو اس قدر درجہ دیتے ہیں کہ اس کے منکر کا فروزن گئے اور جاسکی مخالفت کر لیا۔ وہ دجال ہوگا اور ہلاک کیا جائیگا۔ پھر جب حضرت مسیح موعود اس بات کے مدعی ہیں کہ میں نبی ہوں۔ تو پھر آپ کی مخالفت کے باوجود ہم سے کسی اور توڑے کے کیوں امید وار ہیں۔ جو کچھ اس آئے والے موعود کے مخالفین کی نسبت ان کا خیال ہے۔ ہم تو اس سے ان لوگوں کو کم ہی جانتے ہیں۔

حضرت صاحب کے زمانہ میں بھی بار بار اس مسئلہ کو اٹھا یا گیا اور ہمیشہ آپ نے اس کو خوب واضح کر کے بیان کیا ہے اور ایسا کھول دیا ہے کہ اس کا انکار سوائے اس کے کہ کوئی ان خودوں کو نظر انداز کرے اگر کسی طرح سے نہیں ہو سکتا پھر ہمارے مخالف کیوں بار بار ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں وہ زمانہ یاد کریں۔ جب کہ کفر کی ہرجاڑ ہم پر پڑتی تھی اور طاقت کے تروں سے ہمارا بدن زخمی کیا جاتا تھا اور تمام لوگوں کی آنکھیں اس طرف لگی ہوئی تھیں کہ کب یہ سلسلہ تباہ ہوتا ہے اور ایسے وقت میں بھی خدا نے ہماری تائید کی اور ہر ایک مکہ اللہ دے سے ہم بچا یا اور ہر ایک شر سے محفوظ رکھا تو ہم کیسے ناشکر گذار ہو گئے کہ جب خدا نے ہم کو ہر معیت سے بیکر اس کی زندگی عطا فرمائی۔ تو ہم اس وقت کا تر **خو الی الدین** طلبوا فنتسکم المساکین فی کو نعوذ باللہ پس پشت ڈالیں۔

ہاں سوچو تو یہی کہ جس کے باپ کو کوئی جھوٹا سمجھا اور نفی خیال کرنا ہے تو وہ اس سے نفقہ توڑ دیا ہے اور اس سے دسی اور محبت پیدا نہیں کر سکتا۔ پس ہم کم طرح ہن لوگوں سے جو ہمارے

والد سے زیادہ معزز اور محبوب انسان کی جہک کریں اور اسے جھوٹا خیال کریں۔ کھج کر سکتے ہیں اگر ہم ایسا کریں تو ہم سے زیادہ بے شرم کن ہو سکتا ہے۔ اسلام نے دنیا کے معاملات میں تعصب اور مخالفت کو ناجائز قرار دیا ہے پس ہم جہاں تک دنیا کا تعلق ہے ان لوگوں سے زہی کا براؤ کر سکتے ہیں لیکن دین کے معاملہ میں ایہ راہ پر قدم زن میں راہ ہم اور راہ پر۔ اور یہ ایسی معاملہ ہے جہاں کوئی شخص مسلمان ہو کر اپنے والدین کے حکم کی ایک سلوک کرنا ہے اور شرع اس کی مخالفت نہیں بلکہ حکم ہے لیکن ان کے پیچھے نازین پڑھنے میں تامل ہے اور اس کے ذمہ دار غوی لوگ ہیں کہ ان کی ابتداء انہوں نے کی نہ ہم نے۔ اول اول تو خدا نے حکم کیا اور کوئی حکم نہ دیا لیکن جب مخالفت صدمے بڑھ گئی تو خدا نے چاہا کہ ان کو اس فیض سے محروم کر دے جو ان کو اس مومنین اللہ سے برائے نام تعلق تھا اور اس نے فیصلہ کر دیا کہ اب لوگوں سے تمہارا کوئی تعلق نہیں تو اب کس طرح ممکن ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کے فیصلہ کو توڑ کر ان سے مل جائیں۔

اور ہمارے مخالف اپنے دل میں اتنا تو سوچیں کہ جب وہ حضرت مسیح موعود کو راستہ باز مانتے ہیں تو کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر وہ جھوٹ بولتے ہے یا ان اور لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ اس معاملہ میں ہم جھوٹا نہیں بلکہ غلطی خود وہ جانتے ہیں وہ الہام کی حقیقت سے بالکل ناواقف ہیں اور حقیقت اس سے منکر ہیں۔ کیونکہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ ایک شخص دس بات کا مدعی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے کلام کیا اور کہا کہ تو مومر۔ بجا اور نرسل ہو اور پھر بھی وہ غلطی پر ہے یا یہ ایسی ہوگا جیسے زید و زمر کہ کہیں آج عمر سے ملاہاں اور ہم باوجود یہ کلام اس سے روز قرہ سننے کے۔ پھر یہ کہیں کہ اس کو غلطی ہوئی ہے لیکن شخص کی نسبت کوئی عقل مند غلطی کا فرق نہیں دیتا بلکہ تاوان سے جھوٹا سمجھا جاتا ہے یا سچا پھر کس طرح ممکن ہے کہ تیس سال تک حضرت صاحب اس بات کا دعویٰ کرنے سے کہ قریب ہزار خدا تعالیٰ مجھ سے کلام کرتا ہے اور ہزاروں عبادتیں پیش کر دیں کہ یہ مجھ پر نازل ہوئی ہیں اور اصل حقیقت یہ تھی کہ وہ شخص مہر کے میں پڑے ہوئے تھے (نعوذ باللہ من ذلک) پس جو شخص کہتا ہے کہ میں حضرت مرزا صاحب کو راستہ باز اور اسلام کا سچا پیغمبر خواہ یقین کرنا ہوں اور پھر آپ کے الہامات کو نہیں مانتا وہ باقوساف ہے کہ اپنے دل کا خبیث ظاہر نہیں کرتا اور اصل میں پڑے ہوئے مسکر ہے اور باطل ہو کر آئین انقیاسی نہیں نہیں کہ وہ سمجھے کہ کوئی شخص تیس سال تک اس بات میں دھوکا نہیں کھا سکتا کہ خدا تعالیٰ روز میرے کلام کرتا ہے اور ملائکہ بات کچھ بھی نہیں لیج دلائل صورتوں میں اس سے ہمارا تعلق نہیں اسلئے ہم میں سے نہیں ہو سکتا۔

ابین وہ جارتین درج کرتا ہوں کہ جو حضرت صاحب نے مختلف کتب میں لکھی ہیں ان کے سب سے دو ستون کہ اسلام پر کہ حضرت تقدیر کا نشانہ کیا تھا۔ سب سے پہلے من وہ عبارت درج کرتا ہوں۔ جو کہ حضرت صاحب نے الہام کی بنا پر لکھی ہے اور جس کا کوئی احمدی انکار نہیں کر سکتا یہ اس خط میں درج ہے جو آپ کے عبد الحکیم کے جواب میں لکھا ہے۔ وہ ہوتا۔

اگر آپ یہ خیال ہے کہ ہزارہ آدمی جو میری جماعت میں شامل نہیں کیا راستہ زدن سے غالی ہیں۔ تو ایسا ہی آپ کہ یہ خیال بھی کر لینا چاہیے۔ کہ وہ ہزارہ آدمی اور نصاریٰ جو اسلام نہیں لائے۔ کیا وہ راستہ زدن سے غالی تھے۔ یہ حال جبکہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جو میری دعوت پر پہنچتی ہو اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا ہے۔ وہ مسلمان نہیں ہے۔ اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔ تو یہ کہہ کر ہر مسلمان ہے۔ کہ اب میں ایک شخص کے کہنے سے ہر گز ہزاروں تارکیوں میں مبتلا ہے خدا کے حکم کو چھوڑ دوں اس سے سہل تر بات یہ ہے کہ ایسے شخص کو اپنی جماعت میں سے خارج کر دیا جاوے اس لئے میں آج کی تاریخ سے آپ کو اپنی جماعت سے خارج کرتا ہوں ان اگر کسی وقت صریح الفاظ سے آپ اپنی قوم شائع کریں اور اس غیبت عقیدہ سے باز آجادیں تو رحمت الہی کا دروازہ کھلا ہے وہ لوگ جو میری دعوت کے روکے کے وقت قرآن شریف کی تفصیل صریح ہو کر چھوڑتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے کھلے کھلے نشانوں سے منہ پھیرتے ہیں۔ ان کو راستہ زدن قرار دینا اپنی شخص کا کام ہے جس کا دل شیطان کے پیچھے چلے گا۔

اب اس عبارت سے مفصلہ ذیل بائیں نکلتی ہیں۔ اول تو یہ کہ حضرت صاحب کو اس بات کا الہام ہوتا ہے کہ جس کتاب کی دعوت ہو چکی اور اس نے آپ کو قبول نہیں کیا۔ وہ مسلمان نہیں۔ دوسرے یہ کہ اس الزام کے پیچھے وہی لوگ نہیں ہیں کہ مجھوں نے پیچھے منہ دیا اور میرے بلکہ ہر ایک شخص میں نے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں اور میرے بلکہ وہ خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے اور سزا کا مستحق ہے۔ چوتھے یہ کہ اس عقیدہ کی وجہ سے کہ حضرت صاحب کے منکر کا ذہنیں بلکہ ناجی ہیں۔

عبد الحکیم مرتد کو آپ نے جب تک اس عقیدہ سے توبہ نہ کرے جماعت سے خارج کر دیا۔ پانچویں یہ کہ آپ فرماتے ہیں کہ یہ عقیدہ غیبت ہے۔ چھٹے یہ کہ جو شخص حضرت صاحب کے منکرین کو اور آپ کے عادی کے ذہان سے والے کھلاستہ قرار دیتا ہے اس کا دل شیطان کے پیچھے چلے گا۔ ہفتمین یہ کہ میں نے اپنے پاس نہیں نامیں بلکہ حضرت صاحب کے لفظ میں جو نقل کئے ہیں۔ جو چاہا قبول کرے اور جو چاہے روکے۔

اس عبارت میں جو آتا ہے کہ۔ بات مجھو الہام سے بنائی گئی ہے اس کی تائید ان الہامات سے بھی ہوتی ہے جن میں کہ مسٹر کرن حضرت کو کا ذکر کیا گیا ہے۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحبکم اللہ قل عندی شہادۃ من اللہ فہل انتم مومنون۔ قل عندی شہادۃ من اللہ فہل انتم مسلمون۔ قل اعلموا علی مکاتئکم انی عامل فسوف تعلمون۔ عسی یتکم ان یرحمکم دان عدم عدنا وحملنا جہنم للکفرین مصیلا۔ یریدون ان یطفئوا نور اللہ باضواءہم واللہ مستم فذہ ذلک لکافرون۔ قل جاءکم ذرۃ من اللہ فلا تکفروا ان کنتم مومنین۔ ان الذین کفروا وصعدوا عن سبیل اللہ رد علیہم رجلاً من فادس۔ شکر اللہ معنیۃ۔ قل یا ایہا الکفار انی من الصّادقین۔ وعدی من شہادۃ من اللہ دانی امرت وانا اول المومنین۔ لن یجعل اللہ للکفرین سبیلًا۔

غرض جیسا کہ حضرت صاحب نے مذکور بالا عبارت میں فرمایا ہے کہ مجھے الہام سے بتایا گیا ہے کہ تیرے ذہن سے دالے خواہ کفر ہوں یا خاموش مسلمان نہیں ہیں اور خدا کے حضور سزا کے مستحق ہیں اور یہ کہ ان کو راستہ زدن جانے والا شیطان خیال کے درپے ہے جب تک توبہ نہ کرے ان باتوں کی تصدیق نہ کرے۔ الہامات سے بھی ہوتی ہے۔

پس جبکہ ہر کوئی چاہی کہ اسے کفر کا دعویٰ ہے تو کیا ہمارا لفاظ ہوگا۔ اگر ہم ان باتوں کو چھپا دیں کیا کوئی مسلمان برداشت کرتا ہے کہ اس کا کوئی دوست ہندوؤں سے بھی کچھ تعلق رکھے اور کبھی کبھی انکو نہ سنا ہے۔ کہ ہم آپ کو ناجی اور بندہ اللہ تعالیٰ سمجھتے ہیں۔ وہ ان کہیں اس اعتقاد کو بنا کہا جاتا ہے اسی لئے کہ نفاق ہے پس اس جگہ بھی وہی نفاق ہوگا بلکہ اگر ہم مخالف کے سامنے دلی زبان سے اس کے حق پر ہو گیا ہو کہ ہم اقرار کریں گے تو اس کے دوپڑے نیچے ہوں گے۔ ایک تو یہ کہ حضور پر بعد صیب ہمارا عقیدہ دشمن کو معلوم ہو گا تو اس کے دل میں ہمدی طرف سخت نفرت پیدا ہو جائے گی اور وہ سمجھا گا کہ یہ اہل دہ کے جھوٹے ہیں اور دوسرے یہ کہ جب حضرت صاحب نے ایسا صاف فخر سے دیا ہے تو لوگ مرور تر کر کے کہہ سکتے کہ کہہ سکتے ہیں۔ تو اگر اس موقع پر ذرا بھی فطرت سے کام لیا گیا تو اس سے آئندہ کے لئے سخت عیب نتیجہ پیدا ہوں گے لہذا آئندہ اس خاموشی کو اجماع قرار دیا جاوے گا اس سے معلوم کیا گیا نتیجہ نکالے جاویں گے اور آئندہ زمانہ میں ایک لوگ ہماری

وہی الفاظ استعمال کریں گے جواب ہم یوں فرمیں کہ نسبت استعمال کرتے ہیں اور جو اسے نیک و عاقل کے ہر دو معانی کے نشانہ ہوں گے اور اس وقت کی ہماری کوتاہی آئندہ زمانہ کے لئے نوبہ ہوگی کہیں کہ کسی امور کے فرقے زمانہ کے لوگوں کو افعال بھی بطور سند کے پکڑے جاتے ہیں۔

اور یہ خیال کہ انکے مخالف زیادہ ہیں اس لئے ہم کو مذکورہ رکھنا چاہیے ایک خیال باطل ہے۔ کہ جو کہ حضرت صاحب کے زمانہ کی نسبت ہم اس وقت زیادہ ہیں اور حضرت صاحب نے ہمیں فرماتے کی تعلیم نہیں دی بلکہ صاف مقابلہ کیا ہے اور اندر غالی کو نفل سے ہم کو کچھ نقصان نہیں پہنچا۔ ہماری جماعت آگے سے بہت زیادہ ہے اور بڑھ رہی ہے۔

مذکورہ بالا عبارت میں ایک لفظ قابل تشریح ہے اور وہ یہ کہ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ جس کو میری دعوت پہنچ گئی اور اس نے نہ مانا تو وہ مسلمان نہیں اور دعوت پہنچنے کے بعد بھی ہو سکتے ہیں کہ ایسے رنگ میں پیچھے کہ جس کو وہ قبول کرے لیکن مخالفین کو ابھی ایسے رنگ میں دعوت نہیں پہنچی اور یہ عرض عبد الحکیم نے ہی کیا ہے جس کا جواب جن حضرت صاحب کی کتاب سے دیا جن آپ حقیقۃً الوحی میں فرماتے ہیں۔

دو امر ضروری ہیں وہ شخص جو دعوت پہنچنے سے کیا مراد؟ خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہے

وہ لوگوں کو اطلاع دے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں اور ان کو ان غلطیوں پر توبہ کرے کہ فلاں فلاں اعتقاد میں تم خطا پر ہو فلاں فلاں حالت میں تم مست ہو۔ دوسرے یہ کہ آسمانی نشانوں اور اولیٰ علیہ السلام سے اپنا سہارا بنانا کہ میں نے پیاب ہندوستان کے

کیا اپنے دعوت پہنچا دی میں شہروں میں ہر جہاں خدا کا نام کہے پیغام کو پہنچا دیا اور شہر کے قریب تک میں عربی اور فارسی ایدہ آرو اور انگریزی میں حقیقت اسلام کے بارے میں جن کی تعلیمیں ایک لاکھ کے قریب ہو گئی تالیف کے ممالک اسلام میں شائع کی ہیں اور اسی مقصد کے لئے کئی لاکھ اشتہار شائع کیا ہے اور ہمارے سلسلہ سے غیر ملکیوں کے لوگ بے خبر نہیں ہیں بلکہ مسلمان امریکا اور یورپ کے دور دراز ملکوں تک ہماری دعوت پہنچ گئی ہے۔

جن پر تمام محبت نہیں اور ہر فرد کے نزدیک تمام محبت نہیں ہوتا اور وہ مسکب اور مسکب ہے۔ تو گو شریعت نے جس کو نارہ ظاہر ہے۔ اس کا نام بھی کفر رکھا ہے اور ہم بھی بہ اتباع شریعت اس کو کفر کے نام سے

ہی پکارتے ہیں وہ خدا کے نزدیک بوجہ آیت لا یخلف اللہ
نفساً الا و سعہ ما۔ قابل مواخذہ نہیں ہوگا۔

ان سندبرہ بالا عبارتوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اولیٰ
یہ ضروری نہیں کہ زیبا لکھ کے مجھ پر تمام محبت نہیں ہوا اور
مجھے دعوت نہیں ہو چکی بلکہ اتنا کافی ہو گا کہ وہ بھی لوگوں کے
اطلاع ویدے اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ نشانات
ہوں اور بس۔ ان تمام محبت ہو گئی اور دعوت پہنچ گئی۔ اور بات یہی
ہی تھی کہ جب اس شخص نے لوگوں کو کھول کھول کر
سنا دیا اور نشانات آسمانی ظاہر ہو گئے تو عیسائی کا یہ کہنا کہ فلاں
فلاں کو بھی دعوت نہیں ہو چکی کیا غلط مسئلہ ہے۔ اگر یہ اصل
لہا جائیگا۔ تو ماننا پڑے گا کہ کسی امور کی دعوت سوائے ان
لوگوں کے جو اس کی بیعت میں داخل ہوئے کسی کو نہیں ہو چکی۔
اور قرآن شریف اور رسول اللہ اور دیگر اولیائے خدا نے جو لوگوں
کو کافر کہا ہے یہ سب جھوٹ ہو جائیگا۔

دوسری بات یہ نکلتی ہے کہ حضرت صاحب نے پوری طرح
سے تبلیغ کر دی ہے اور سند و ستان میں تبلیغ ہو چکی ہے بلکہ
بعض دیگر ممالک میں بھی۔

تیسری یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جن تبلیغ نہیں ہوئی ان کا
مسبب خدا کے ساتھ ہے ہم نہیں جانتے کہ تبلیغ ان کو جو
جنگی ہے یا نہیں۔ کیونکہ کسی کے دلی خیالات پر آگاہ نہیں اس لئے
چون کہ شریعت کی بنیاد ظاہر ہے۔ ہم انکو کافر کہیں گے۔ گو
اللہ تعالیٰ غیب جانتا ہے کہ وہ سزا کے لائق ہیں یا بوجہ
حدیث صمیمہ پھر مقررہ دئے جانے کے لائق ہیں۔

پھر حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ:-

یہ عجیب بات کہ آپ فرماتے
والے اور نہ لسنے والوں کے
دو قسم کے انسان ٹھہراتے
ہیں مگر خدا کے نزدیک
ایک ہی قسم کے ہیں کیونکہ

جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ اسی وجہ نہیں مانتا کہ وہ مجھے مغزی
قرار دیتا ہے مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خدا پر اقرار کرنا تو
سب کا فرمان ہے بڑھ کر کہ ہے حقیقتہً الہی صغیر ۱۶۳
حاشیہ پر لکھتے ہیں کہ:- ”سو جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ مجھے
مغزی قرار دے کر مجھے کافر ٹھہراتا ہے اسلئے میری تکفیر کا
وجہ ہے آپ کا فرمان ہے ”پھر فرماتے ہیں کہ علاوہ اس کے جو مجھے
نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا۔ کیونکہ میری نسبت خدا
اور رسول کی ہیکل میں موجود ہے ”پھر فرماتے ہیں ”اب جو شخص خدا
اور رسول کے بیان کو نہیں مانتا اور قرآن شریف کی تکذیب کرنا

ہے اور خدا اور انسا کے نشانوں کو رد کر دے تو اسے اور مجھ کو
باوجود صد انشائوں کے مغزی ٹھہرتا ہے۔ وہ نہیں کیونکہ
پہلے کہ ہے حقیقتہً الہی صغیر ۱۶۴

اب جبکہ میں حضرت صاحب کی ایک ایسی عبارت نقل کر
چکا ہوں جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ کافر کہنے والے کا
زمانے والے ایک ہی قسم کے لوگ ہیں اور دونوں میں کوئی
فرق نہیں اور اس طرح کافر کہنے والا ایک مسلمان کو کافر کہہ کر کافر
بناتا ہے اسی طرح ایک نبی کو نہ ماننے والا اسے نہ ماننے کی وجہ
کافر ٹھہرتا ہے۔ میں ایک اور جوالہ درج کرتا ہوں جس میں
آپ نے اس شخص کو بھی جواب کو سچا جانتا ہے مگر مزید اطمینان
کے لئے اسی بیعت میں توقف کر لیتے۔ کافر ٹھہرایا ہے۔

چنانچہ آپ صمیمہ برہن احمدیہ ص ۱۸۷ میں اس سوال
کے جواب کہ ”چون کہ حضرت کی اب تک کوئی ایسی تاثیر تو
طور پر ظہور نہیں آئی ہے اور وہ حق لاکھ آدمی کا حضرت
کے مسلک میں داخل ہونا گویا دریا میں سے ایک قطرہ ہے
پس اگر تاثیر میں کے طور تک کوئی بغیر انکار کے داخل مسلک
ہونے میں توقف اور تاخیر کرے تو یہ جائز ہو گا یا نہیں۔

فرماتے ہیں کہ توقف اور تاخیر بھی ایک قسم انکار کی کہ ہے
اب ہر ایک دانا اور عقل مند انسان دیکھ سکتا ہے۔ کہ سال
بنے اپنے سوال میں کس قدر شر اللہ گئی ہیں کہ ایک شخص
آپ کو جھوٹا بھی نہیں مانتا اور آپ کا انکا بھی نہیں کرتا۔ اور
محض مزید اطمینان کے لئے بیعت میں اسی توقف کرتا ہے۔
تو اسکی نسبت کیا فتوے ہے جس کے جواب میں آپ فرماتے

ہیں کہ اس کا بھی وہی حال ہے جو منکر کا حال ہے۔ اور منکر کا
حال آپ کے فتوے میں جو حقیقتہً الہی سے نقل کیا گیا ہے
درج ہے یعنی اسے کافر قرار دیا گیا ہے اور وہی درج دیا گیا ہے
جو اس شخص کو دیا گیا ہے جو انکو کافر کہتا ہے پس صرف شخص
جو آپ کو کافر کہتا ہے یا جو آپ کو کافر نہیں کہتا ہے۔ مگر انکو
وہی کہ نہیں مانتا۔ کافر قرار دیا گیا ہے بلکہ وہ بھی جواب کو
دل میں سچا قرار دیتا ہے اور زبانی آپ کا انکار نہیں کرتا۔

لیکن ابھی بیعت میں اسے کچھ توقف ہے کافر قرار دیا گیا ہے
پس سوچئے کا مقام ہے کہ حضرت صاحب نے اس معاملہ میں کس
قدر تشدد سے کام لیا ہے اور عقل بھی ہی جانتی ہے۔ کیونکہ اگر
ایک ہندو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچا مان لے اور
دل میں اقرار بھی کرے اور ظاہر طور پر انکار بھی نہ کرے۔ ان
بعض واقعات کی وجہ سے بھی حکم کھلا اسلام لائے سے
پرہیز کرے تو ہم اسے کبھی بھی مسلمان نہیں کہتے بلکہ اسے
کافر ہی سمجھتے ہیں۔ اور شریعت اسلام کبھی اس کے ساتھ

ناظر شدہ کہ جائز نہیں دکتی یعنی اس کے ساتھ کسی مسلمان عدت
کے باہر دینے کی ہرگز اجازت نہیں دیتی۔ پس اسی طرح اس غیر
اعتقادی کا حال ہے جو حضرت صاحب کو دل میں سچا بھی جانتا ہے
لیکن ابھی بیعت کرنے میں تردد ہے اور آپ کو کافر جانتے ہیں۔
ان کا حال بھی ظاہر ہے جسکی نسبت میں حضرت صاحب کی عبارتیں
آپ نقل کر آیا ہوں۔

پھر دوسری جگہ فرماتے ہیں، چونکہ شریعت کی بنیاد ظاہر ہے
اس لئے ہم منکر کو نہیں کہہ سکتے ہیں اور یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ
وہ سوا خدا سے بری ہے اور کافر منکر کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ کافر کا
لفظ منکر کے مقابل ہے اور کافر دو قسم ہے ایک یہ کافر کہ
ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو خدا کا رسول نہیں مانتا دوسرے یہ کہ کافر وہ سچ سوچو کہ نہیں
مانتا اور اسکو باوجود تمام ثبوت کے جھوٹا جانتا ہے۔ جس کے
ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی
ہے اور پہلے نبیوں کی کتابوں میں بھی تاکید پائی جاتی ہے پس
اس لئے کہ وہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے کافر ہے بلکہ
اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو یہ دونوں قسم کافر ایک ہی قسم میں
داخل ہیں کیونکہ جو شخص باوجود ثبوت کفر کرنے کے خدا اور رسول
کے حکم کو نہیں مانتا۔ وہ بوجہ نقص ضروری قرآن اور حدیث کے
خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا اور اس میں شک نہیں کہ جس پر
خدا تعالیٰ کے نزدیک اول قسم کافر یا دوسری قسم کفر کی نسبت
اسما حجت ہو چکا ہے۔ وہ قیامت تک ان مواخذہ کے لائق
ہو گا۔

ان عبارتوں سے یہ نتائج نکلتے ہیں اول تو یہ کہ کفر اذنیوں
ایک ہی گروہ میں ہے۔ نہ کہ کفر جو جانتا ہے اسے منکر کہتے
ہیں اور کافر منکر کے مقابل میں ہے جس سے معلوم ہوتا ہے
کہ جو نہیں مانتا خواہ وہ کفر ہو یا خاموشی ہو کافر ہے۔ اور یہ
دونوں گروہ ایک ہی قسم کے ہیں دوسرے یہ کہ جو آپ کو نہیں
مانتا وہ ضرور آپ کو مغزی قرار دیتا ہے۔ تیسرے یہ کہ جو آپ کو
نہیں مانتا اس کا ایمان درحقیقت خدا سے نکلے پر بھی نہیں
اور نہ رسول اللہ ہی ہے۔ چوتھے یہ کہ چون کہ وہ شخص آیات اللہ
کا منکر ہے اس لئے نہیں ہو سکتا۔ پانچویں یہ کہ چون کہ کفر
کی بنیاد ظاہر ہے پس اسے ہم نہیں کہہ سکتے۔ اور چھٹے کہ
مواخذہ سے بری نہیں۔ ساتویں یہ کہ کفر دو قسم کا ہے۔ ایک
اللہ اور رسول کا کفر اور ایک دیگر آیات کا کفر۔ جس میں حضرت
صاحب کا کفر بھی شامل ہے۔ آٹھویں یہ کہ اصل میں یہ سب کفر
ایک ہی ہے جس نے آپ کا کفر کیا اس نے خدا اور رسول کا کفر
بھی ساتھ ہی کیا۔ دین یہ کہ جس پر ان دونوں قسم کے کفروں

میں سے کوئی قسم کفر کی ثابت ہو جائے وہ قیامت کے لئے برا
مواخذہ ہوگا۔

اس بات کی ثبوت میں کہ حضرت صاحب نے کل ان لوگوں کو جن پر
انعامِ حجت ہو چکا ہے اور دعوتِ پرچم کی ہے۔ شرعاً قابلِ انعام
نہیں ہے۔ یہ عبارت کافی ہے۔

”میں یہ کہتا ہوں کہ جن کیمین مسیح موعود ہوں اور خدا سے
عام طور پر میرے لئے آسمان سے نشانِ ظاہر کئے ہیں پس جن
شخص پر میرے مسیح موعود ہونے کے واسطے میں خدا کے نزدیک
انعامِ حجت ہو چکا ہے اور میرے دعویٰ پر وہ اطلاع پا چکا ہے
وہ قابلِ مواخذہ ہوگا۔ کیونکہ خدا کے فرشتوں سے دانستہ
پھر ایسا ایمان نہیں ہے کہ اس پر کوئی گرفت نہ ہو اس لئے کہ
دعا وہاں میں نہیں ہوتا بلکہ ایک ہی ہے جس کی تائید کے لئے میں
بھیجا گیا ہوں لیکن حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
جو شخص سمجھتے ہیں مانتا وہ میرا نہیں بلکہ اس کا منافس ہے
جس نے میرے آئے کی پیش گوئی کی۔ (حقیقۃ الوحی)

پھر اولین نمبر ۳ صفحہ ۳۳ میں فرمایا کہ یہ ایسا ہی آیت
واختار دامن مقامِ ابراہیم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرف اشارہ
کرتی ہے کہ جب امت محمدیہ میں بہت فرقے ہوتے ہو جائیں گے تب
آخر زمانہ میں ایک ابراہیم پیدا ہوگا۔ اور ان سب فرقوں میں
سے وہ فرقہ نجات پائے گا کہ اس ابراہیم کا پیرو ہوگا؟ اور یہی
طرحِ برائیں احمدیہ حضرت عیسیٰ بن مریم فرماتے ہیں کہ انہیں فرقوں
میں آسمان سے ایک فرقہ کی بنیاد ڈالی جائے گی اور خدا اپنے
سند سے اس فرقہ کی حمایت کے لئے ایک کتاب بھیجے گا۔ اور
اس کتاب کی آواز سے ہر ایک سید اس فرقہ کی طرف کھینچا جائے گا۔
جو ان لوگوں کے جوشتی ازل میں جو دوزخ کے بھرنے کے
لئے پیدا کئے گئے ہیں۔“

اس کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح کا ایک فلسفیانہ بھی نقل
کرتا ہوں جو آپ نے حضرت مسیح موعود کی ذات کے بعد تحریر کیا۔
عصر جدید میں ایک مضمون نکلا تھا۔ جس میں کہ نامہ نگار نے
بڑے زور سے پیش گوئی کی تھی کہ اب چون کہ حضرت مرزا صاحب
فوت ہو گئے ہیں اور ان کے بعد حضرت مولوی صاحب جانشین
ہوئے ہیں اور آپ کے عفا مائل میں مرزا صاحب کے خلاف
ہیں اور آپ درحقیقت تمام ان باتوں کو نہیں مانتے جو مرزا صاحب
نے بیان کی ہیں اور اس لئے عنقریب وہ دن آئے گا کہ وہ ہے۔ کہ
جب مولوی صاحب تمام جماعت احمدیہ کو پھر مسلمانوں میں لا شامل
کریں گے اور میں نے اس کے جواب میں ایک مضمون لکھا تھا۔
جس پر آپ نے یہ عبارت تحریر فرمائی۔ جو کہ تشہیدِ لا ذات جلد نمبر
میں شائع ہو چکی ہے۔ وہ ہوا۔

میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اعلان کرتا ہوں کہ میں مرزا
صاحب کے تمام دعویٰ کو دل سے مانتا اور یقین کرتا ہوں۔ اور
ادوں کے مقصدات کو نجات کا مدار نامہ ایمان پر۔
نور الدین۔ و حفظ حضرت خلیفۃ المسیح

اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کے مقصدات
بھی نجات کا ایک مدار ہیں۔
اسی طرح ڈاکٹر عبد الحکیم مرتد کو ایک خط میں حضرت خلیفۃ المسیح
فرماتے ہیں۔

”پھر ان انبیاء کی خلاف ورزی کے متعلق ہر ایک ایک
آیت سناتے ہیں۔ ولقد اودعنا الی اسم من قبلک
فاخذناہم بالباساء والظلمات لعلہم یتذکر
فلولا اذہاء ہم بائنا تضرعوا ولکن قست قلوبہم
دزمین لیس الشیطان ما کاذا لعلہم فلما نسوا ما
ماذ ککو ربہ فحقنا علیہم الابواب کل شیء حتی اذا
خرجوا بما اودعوا اخذناہم بغتۃ فاذا ہم مبسورون۔
اس آیت پر غور کرو۔ انتہی تحریر حضرت خلیفۃ المسیح۔

اسی طرح اسی خط میں حضرت مسیح موعود کے مخالفین کی
نجات کی نسبت عبد الحکیم مرتد فرماتے ہیں۔ کہ
پھر آپ نے تیرہ کروڑ مسلمانوں پر رحم فرمایا ہے۔ اور ذکر
کیا ہے کہ تیرہ سو سال میں تیرہ کروڑ مسلمان تیار ہوئے ہیں جو
نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں حکیم دو اکثر صاحبِ دوا رب اللہ
کی مخلوق اس وقت موجود ہے۔ تیرہ کروڑ اگر محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے باعث تیار ہوئے ہیں۔ تو دوا رب
اللہ کی مخلوق دوا رب کے طریق سے لاکھوں برس اور معلوم
نہیں کہ کب سے جوتیار ہوئی ان سب کے اگر نجات نہ پائی تو تیرہ کروڑ
چیزی کیا ہیں۔

اس مندرجہ بالا عبارت میں حضرت خلیفۃ المسیح اس کے
سوال کا جواب دیتے ہیں کہ مرزا کی مخالفت کی وجہ سے یہ سو
سال کی کوشش ٹھنک جاتی ہے تیرہ کروڑ مسلمان کیوں غیر ناجی قرار
دیا جاوے اور فرماتے ہیں۔ کہ جس طرح رسول اللہ کی مخالفت
کی وجہ سے دوا رب انسان غیر ناجی ہو سکتا ہے اسی طرح اب
اللہ تعالیٰ کے منشاء کے تحت مرزا صاحب کی وجہ سے
یہ تیرہ کروڑ غیر ناجی ہو سکتا اور ان مندرجہ بالا اقتباسات سے
حضرت خلیفۃ المسیح کا اعتقاد خوب ظاہر ہو جاتا ہے۔ اور
پھر آگے چل کر فرماتے ہیں۔ کہ نجاتِ فضل سے ہے۔ اور
فضل کا جاذبِ تقویٰ ہے اور تقویٰ کا بیان
لبس اللہ والی آیت میں ہے اور امین شاید مرزا صاحب کے
بھی کہیں ذکر آیا ہو۔ اس میں آپ نے آیت کے اس حصہ

کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ جس میں نجات کے مداروں میں نبیوں
پر ایمان لانا بھی ضروری قرار دیا ہے۔

اب میں حضرت صاحب کی وہ عبارت نقل کرتا ہوں جس میں
کہ آپ نے فاضل لکھنؤ کی نسبت تحریر فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں
”اگر دوسرے لوگوں میں تقیمِ دانتِ ادیان ہے اور وہ
منافق نہیں ہیں تو انکو جلیجے کہ ان مولویوں کے بارے میں
ایک لمبا انتہا پر ایک مولوی کے نام کی تعریف سے شائع کر
دیں کہ یہ سب کا فرین کیونکہ انہوں نے ایک مسلمان کو کا فر بنایا
تب میں ان کو مسلمان سمجھ لوں گا۔ بشرطیکہ ان میں کوئی نفاق کی
شعبہ نہ پایا جاوے اور خدا کے کھلے کھلے مجھوت کو محکوم
ہوں۔“

پھر اخیر باب لکھتے ہیں یہ دوسروں کی نسبت نام نہ
ایک اشتہار شائع کر دیں۔ بعد اس کے حرام ہوگا کہ ان کے
اسلام میں شک کر دیں بشرطیکہ کوئی نفاق کی پیرہ ان میں نہ پائی
جاوے پھر عاصیہ پر اشارہ فرماتے ہیں ”میں دیکھتا ہوں
جس قدر لوگ میرے پر ایمان نہیں لاتے وہ سب کے سب ایسے
ہیں کہ ان تمام لوگوں کو وہ مومن جانتے ہیں جنہوں نے مجھ
کا فرمایا ہے۔ پس میں اب بھی اہل قبلہ کو کا فر نہیں کہتا کیونکہ
جنہیں خود انہیں کے ہاتھ سے ان کی وجہ کفر پیدا ہو گئی ہے
انہیں کیوں کہ مومن کہہ سکتا ہوں (حقیقۃ الوحی ص ۱۷)

اب ان عبارتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صاحب
ان لوگوں کو بھی جواب کہ کا فر نہیں کہتے اور ان مولویوں کو کا فر
کہتے ہیں جنہوں نے آپ کا فر قرار دیا ہے۔ کا فر قرار دینے
میں کیونکہ کہ آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ جو لوگ مجھے کا فر نہیں کہتے
وہ میرے مکفرین کو بھی کا فر نہیں کہتے۔ اور اس طرح خود نہیں
کہے ہاتھ سے دیکھ کر پیدا ہو گئی ہے اس طرح آپ کے مکفرین کو
کا فر کہتے کو بھی آپ نے وجہ کفر قرار دیا ہے پس جو لوگ آپ کو
کا فر نہیں کہتے اور ساتھ ہی غیر احمدیوں کو بھی کافر لکھتے ہیں
میں وہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کسی صدمت میں مسلمان نہیں کہہ سکتے
اور صرف ہی کافی نہیں کہہ سکتا کہ وہ انکو کا فر کہیں بلکہ نام نہ
ان لوگوں کے کفر کا اعلان اشتہاروں اور اخباروں کے
ذریعے سے شائع کریں جنہوں نے آپ پر کفر کا فتوے دیا جو
اور جو فتوے کہ ہزاروں کی تعداد میں ہندوستان میں شائع
ہو چکا ہے۔

اور وفات کے چند ہی دن پہلے شرفِ فضل میں صاحبِ بیر
کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے
فرمایا ”جو میں کا فر نہیں کہتے ہم انہیں بھی اس وقت
ان کے ساتھ ہی سمجھیں گے (مکفرین کے ساتھ) جب تک

کہ وہ ان سے الگ ہوئے گا۔ انتہا پر فریاد، علان ذکرین اور ساتھ ہی نام پر نہ نکھین کہ ہم ان مکفرین کو جو صاحب حدیث سے کفر سمجھتے ہیں، (بدر صفحہ ۲۴۲ می ۱۹۰ صفحہ ۶)

یاد رہے کہ یہ فقرہ اس تقریر کا آخری فقرہ ہے، یہی دو حال ہیں جن کو ہمارے مخالف بار بار پیش کرتے ہیں اور اصرار کرتے ہیں کہ تمہارے امام نے جب نکھد یا ہے کہ ہم ان لوگوں کو جو ہمارے معاملہ میں خاموش ہیں کا فریقین سمجھتے ہیں۔ تو یہ تم ہم لوگوں سے علی جاؤ لیکن ایسے لوگوں کی عقلوں

اور انہوں نے اس لیے کیا انہیں اس عبارت میں یہ بات نازل نہیں کی کہ اس میں بڑی بڑی شرائط لگی گئی ہیں اور کیا کوئی ایسا شخص جو جس نے ان شرائط کو پورا کر دیا ہے۔ ان میں اس شخص کا نام تو بتاؤ جس نے یہ موجب حضرت صاحب کی تحریر کے دوسو لوگوں

کا نام لے لے کر انہیں کا فرقا دیا اور اس بات کا اذکار کیا ہو کہ حضرت صاحب کے معجزات ٹھیک تھے اور آپ راستہ تھے اور یہی نہیں بلکہ اس کے ایمان میں نفاق کا کوئی شعبہ نہ ہو جس

جب ایسا کوئی شخص نہیں کسی نے ان شرائط کو پورا نہیں کیا تو ہم کس طرح ان کو الگ سمجھیں اور گھر بیٹھے زبانی باتوں کو دہر کر میں آجائیں جب ہمارے امام نے صریح الفاظ میں نکھدیا ہے

کہ جو ہمیں کا فریقین کہتے ہیں انہیں بھی اس وقت تک ان کے ساتھ سمجھیں گے جب تک کہ وہ ان سے الگ ہونے کا علان نہ کر لیں۔ انتہا پر ذکرین اور ساتھ ہی نام پر نہ نکھین کہ ہم ان

مکفرین کو جو صاحب حدیث سمجھتے ہیں کہ فریقین ہیں ہم کہیں کہ اس شخص کی اطاعت سے سختی جائیں جس کو ہم نے سچا یقین کیا اور جس کے معجزات ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھے۔ اور اگر

خدا سے نفاق ہم نے ملوں مشاہدہ کیا ہم اپنے اس سردار کو حاکم کی بات کو قبول کر دے کہ وہ ان کے ہاتھ پر ہم نے اپنے آپ کو بیچ دیا اور اپنے خیالات اور اپنی خواہشات اس کے لئے قربان کر دیں ایسی جرات تو وہ شخص کر سکتا ہے جس کو دل

میں ایمان نہ ہو جو فریقین سے گرا ہو اور جس کو خدا نے معرفت کی آنکھیں نہ دی ہوں۔

اور یہ قطعاً خیال نہ کرے کہ اس قول کا پہلے قول سے کچھ اختلاف ہو اور اس میں حضرت صاحب نے پہلے کی نسبت نرمی کر دی ہے کیونکہ انبیاء اپنے الہاموں کے سب سے زیادہ قائل اور

مؤمن ہوتے ہیں وہ کچھ حضرت صاحب اپنی کتاب اربعین میں تحریر فرماتے ہیں کہ مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے۔ جیسا کہ قریت اور انجیل اور قرآن شریف پر۔ پس یہ خیالات

گندہ ہوگا۔ اگر ہم یہ کہیں کہ حضرت صاحب نے اس پہلی الہامی بات کو رد کر دیا بلکہ ہمارے فرض ہے کہ ہم ان میں تفسیق کریں۔ اور

بہر حال ہیں اس عبارت کو پہلی عبارت کے تحت کرنا پڑے گا کیونکہ وہ الہامی ہے اور اس کے معنی میں ہم نے نہیں خود حضرت صاحب نے کہے ہیں۔ چنانچہ اگر کوئی شخص غور سے دیکھے۔ تو اس کے

حضرت صاحب نے تعلق الحال بالحال سے کام لیا ہے کیونکہ جو شخص حضرت صاحب کے معنی میں کہ نام پر نام کا فرقا دیکھا اور

باوجود حضرت صاحب کے ان دعویٰ کے ایک سچا قرار دیکھا اور آپ کے الہامات اور معجزات پر یقین لایا اور پھر آپ کی بیعت نہ

کر لیا تو ایسا شخص حال سے خالی نہیں۔ اور منافق ہوگا کیونکہ اس کے دوسرے سچ کو قبول نہیں کرتا اور یا حکم الہی کا صریح منکر ہوگا کیونکہ حضرت صاحب نے بیعت الہام کے ذریعہ سے شروع کی ہے

اور قرآن شریف میں انبیاء کے منکرین کو کا فر کہا گیا ہے پس ایسا شخص جس پر حق کھل گیا اور اس نے حضرت کے راستہ باز

ہونے کو سمجھ لیا تو پھر جو وہ بیعت نہیں کرتا تو اس میں باتفاق کا شعبہ ہے یا کفر کا۔ اور حضرت صاحب نے یہ شرط ساتھ فرار دی

کہ پھر ایسا شخص منافق بھی نہ ہو جس جو شخص ان شرائط پر عمل کر لیا اس کے لئے بیعت ضروری ہو جائیگی اور اگر بیعت نہ کر لیا

تو منافق ہوگا پس جو شخص ایسا استہوار ہے بھی ہے جس میں مخالفت مولویان پر کفر کا فتوہ ہے اور پھر بھی بیعت نہ کرے

تو ایسا شخص ضرور منافق ہے پس حضرت صاحب نے ایک محال بات پیش کی کہ منافقین پر بیعت قائم کی ہے نہ یہ کہ ان کے لئے راستہ

کھولا ہے اس عبارت کو پیش کر کے کہ ہم سے صلح چاہتے والے ہیں اس شخص کی طرح ہے جو قرآن شریف کی آیت قل ان کان

للاکملن دلل فان ادا الی العابدین کو پیش کر کے کہ ہم سے یہ صلح ہے کہ ہم بیعت کر دیں اور اسے خدا کا بیٹا مان لیں

یہاں تو یہ اشارہ کیا گیا ہے کہ نہ تو تم خدا کا بیٹا ثابت کر سکو گے اور نہ میں قبول کر دے گا۔ اس طرح مذکورہ بالا عبارت میں حضرت

صاحب نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی ہمارے مخالفین کا نام لے لیکر قریباً دوسو مکفر مولویوں پر کفر کا فتوہ استہوار کے ذریعہ شائع کرے اور پھر اس میں نفاق بھی نہ ہو۔ تو ہم ایسے شخص کو مومن

مان لیں گے اور یہ بات ناممکن ہے کہ کوئی شخص ایسا کرے اور پھر باوجود بیعت نہ کرنے کے منافق بھی نہ ہو۔ پس یہ تو ایک

تعلیق محال بالمحال تھی اسے سند کے طور سے پیش کرنا تو ایک بڑی جہالت ہے۔

اور ایسی ہی تقریر کی بھی کہ کچھ ضرورت نہیں کیونکہ ابھی تو کوئی شخص نہیں پیش کیا گیا جس نے ان شرائط پر عمل کیا ہو

پس اس کے ذریعہ صلح چاہنا اول درجہ کی نادانی ہے جس قدر لوگ منفرد طور سے احمدیوں کے پاس آکر یا جماعت میں اس

قسم کا اقرار کرتے ہیں وہ تو اذن لوگوں کی طرح ہیں۔ جن کی

نسبت اللہ تعالیٰ فرمائی ہے۔ اذ القوا الذین آمنوا قالوا امنا واذ اخلوا الیٰ شیطاٰطین۔ قالوا انما معکم امنا نحن

مستعدون۔ وہ اگر ہم سے صلح چاہتے ہیں تو اپنی دنیاوی حیثیت بڑھانے کے لئے ذکر ان کے دلوں میں دین کی تربیت ہے۔ اگر

واقعی ان کو خدا تعالیٰ سے کچھ محبت ہوئی اور دین کی تربیت ہوئی اور تقویٰ کا ایک ذرہ بھی ان کے دلوں میں باقی ہوتا تو وہ کیوں

کوشش سے اس شخص کے دعوے کو نہ سنتے جس نے تفسیر بریں پکار پکار کر کیا کہ خدا نے مجھے سے کلام کیا اور مجھ دنیا کی اصلاح

کے لئے بھیجا ہے اور میں اس کی طرف سے مامور مقرر کیا گیا ہوں اس لئے مجھ کو ان کے ذریعہ استہوار دین اور سالوں کے ذریعہ

کتابوں کے ذریعہ اپنی آمد کا علان کیا لیکن کیا ان لوگوں نے ذرہ بھر توبہ کی ایک آریہ اخبار ذرہ بھی ان کے پولیسک حقوق

کے برخلاف لکھتا ہے تو ان کے تن بدن میں آگ لگ جاتی ہے آنکھوں سے شعلہ نکلنے لگتے ہیں اور ناسر الفاطیہ اختیار

ادھ کے منہ سے نکل جاتے ہیں اور اس کا ماری سے لے کر ہمالیہ کی چوٹیوں اور کھلنے سے لے کر پشاور تک تار بونی کی طرح

ایک جوش پھیل جاتا ہے اور چاروں طرف غور و فکر شروع ہو جاتا لیکن خدا کے امور کی آوازیں ان کے کانوں میں تیس سال

تک بڑی تری اور دنیا کی بے توجہی پر غضب الہی نازل ہوا لیکن ان کے کانوں پر جوں تک نہ لگی بہت پیسے رہے۔ اور

غفلت کے ہی فون کو انہوں نے اپنے سر سے ڈالنا انہوں نے آنکھ اٹھا کر نہ دیکھا کہ یہ ہے کون۔ اور پرواہ نہ کی۔ خدا

کی پکار کو سننے سے انکار کر دیا اور عقارت سے منہ پھیر لیا یہ ان کا ایمان ہے اور یہ وہ پرہیزگار جیدین کے لئے ان کے دلوں

میں پائی جاتی ہے اور باوجود اس حالت کے یہ لوگ ہمارے سامنے آتے ہیں اور ہم صلح کے لئے بلاتے ہیں اور پھر زیادہ تعجب

کی بات تو یہ ہے کہ یہ بھڑکے جس گروہ سے آئے ہیں اور جو گروہ کہ ہم کو اپنے پیچھے نمازیں پڑھوانا چاہتا ہے وہ خود نماز نہیں

پڑھتا۔ جو لوگ نماز پڑھتے ہیں وہ تو ہم کو کافر سمجھتے ہیں مگر یہ لوگ جو شخصے اور شیعی بن اپنا دین گزانتے ہیں اور اسلام کے بالک احکام پر پھرتے ہیں جن پر لوہے کی رنگ تہ پڑ چکا

ہو ہے ہمیں بلانے میں کہ آؤ اور ہمارے پیچھے نماز پڑھو۔ ہم کس کے پیچھے نماز پڑھیں۔ کیا ان کے پیچھے جو خود نماز نہیں

پڑھتے ان ہم کس کے پیچھے نماز پڑھیں کیا ان لوگوں کے پیچھے جن کے پیچھے اگر ان کو مسلمان بھی سمجھ لیا جاوے تو شاید نماز

پڑھنی ناجائز ہو۔ ان ہم کس کے پیچھے نماز پڑھیں۔ کیا ان لوگوں کے پیچھے جن کے دلوں میں اسلام محض ایک قریبت ہے اور

رسول اللہ کی عزت صرف اپنے پولیسک حقوق کے محفوظ رکھنے

دوسری طرف چند لوگ جن کے ایمانوں کا ہم کو کوئی علم نہیں

پس با وجود ان صریح نشانی

Handwritten signature: *John F. Kennedy*

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

خواجہ صاحب کا خط

بھورقا و مطلع - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں کیا اور میری ایضاً کیا۔ پس اسی تضرع سے کہ زندہ ام نازندہ ام۔ حضرت امام غفر علیہ السلام توجہ دعائیں میرے حق میں کرتے تھے۔ ان کو میرا دل ہی جانتا ہے لیکن اس نکل و دعا کی جو امام حاتم علیہ السلام نے لکھا اس کی آبیاری اس کثرت سے آپ نے کی کہ اللہ تعالیٰ آپ کی آواز دے۔ اگر حضور کے سامنے میرے لئے نہ ہوں اور وہ دعا نہ ہو تو جو کامیابی ہو رہی ہے وہ میری ہی ملکات کا موجب ہو جاوے گی کیونکہ ذوق غایت اور ہم چین دشمنی نسبت کا مرض سب کو لاحق ہے۔ حضور نبی و عا کرین کہ خدا تعالیٰ اس خط ناک ٹھوک سے جاوے۔

کوٹہ کا سفر محمد احمد کی میانی سے ختم ہوا۔ جب گئی ہلاک ہو کر پڑی ہوئی۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خان پر ہماری زندگی اور دشمن کا خاص اثر تھا۔ اس نے اعتراف کیا کہ اس طرح میں نے کوٹہ کا آنا حضور کی نشان پر رکھا اور ذرا وقار الٹا کہ صاحبزادہ لکھا کہ حضرت اعجازت و فن پر کوئی اہستہ سار نہیں آفتاب احمد خان نے اعتراف کیا کہ اس کا خاص اثر صاحب علی کوٹہ پر ہوا۔ صاحبزادہ صاحب نے کہا کہ یہی زبردست ثبوت تمہاری کامیابی اور طاقت کا ہے کہ تم ایک امام کے تحت ہو کر شہر! دنیا اس اصل پر ملتی تو کہیں یہ جھگڑے ہر ایک قوم اور انجن میں ہوتے۔ کوٹہ میں بھی میرے ہونے سے پہلے سخت مخالفت شروع ہو گئی تھی لیکن مولویان اہل کوٹہ نے مخالفت کی۔ یہ حال میں پہنچ گیا۔ عید گاہ میں پہلے دن پیر پڑھی پھر پڑھی پھر پڑھی قسم کی نصرت اور تائید رہی ہوئی۔ کہ سب کے سب مخالفت اور کھف و جد میں سر ملا رہے تھے۔ اور مضمر ہوئے کہ وعظ و تقریر کا جملہ جاری رہے۔

صاحبزادہ صاحب آفتاب احمد خان نے تو پوری شرافت اور خیانت کا ثبوت دیا۔ اس نے میری تقریر کے خاتمہ پر بیعت گھنٹہ بھر تقریر کی تعریف کی اس کے ذہن کے الفاظ خاص کر دکھلانے ہیں کہ اس شخص میں کس قدر شرافت ہے اس نے کہا جو لیکچر خواجہ صاحب نے دیا یہ دراصل اہل کوٹہ کو نہیں بلکہ ہمیں اور میرے ہر ایمان علی گڑھ کو دیا اور ہم کو سین و با۔ کہ بدھوتی کے معنوں میں اس طرح تقریر کرنی چاہی۔ میرے ہونے سے پہلے ایک جلسہ ہو چکا تھا جس میں صاحبزادہ صاحب نے تقریر کی تھی۔ میں نے کل پیر پڑھی کی مثال ایک انجن سے دی تھی۔ جو کل ہماری قوم کے افراد کو گزروں کی طرح پہنچنے لے جاوے گا۔ لیکن انجن کو دیکھنے والے بھی دو طرح کے انسان ہوتے ہیں ایک وہ جو باہر انجن کے ہونے میں جو انجن کی صورت شکل اس کی لطافت اور اس کے کام کر رہے دیکھ کر لوگوں کو جھوٹا سمجھنے لگے انجن نہ دیکھا ہو اطلاع دے رہے ہیں۔ دوسرا ایک شخص ہے جو انجن کے اندر ہے اس کے کل پر زون سے اور کھوں سے واقف ہے۔ اس کی لطافت سے اس کے کام سے آشنا ہے اور انجن کی ماہیت اور حقیقت کو سمجھتا ہے۔ سو میری اور خواجہ

صاحب کی یہ نسبت ہے کہ ہم سب باہر سے دیکھنے والے ہیں اور خواجہ صاحب انجن کے اندر ہیں۔ میں نے خود کی تقریر میں پیر پڑھی کے ساتھ کریک اور لوگوں سے سنی لیکن آج خواجہ صاحب کو سن کر یہ لگا کہ تقریر کر کے کا حق یہ ہے۔

یہ صاحبزادہ آفتاب احمد کی ذاتی شرافت کا پتہ دیتا ہے کہ ان کا ایک دست طلب اس شخص میں ہے۔

اس کے بعد خدا کا فضل شروع ہو گیا جس امام سمجھنے مخالفت کی تھی اس نے استدعا کی اور ایک تقریر مسجد میں ہو گئی۔ دن رات کو قرآن کریم پر لیکچر ہوا کوٹہ میں یہ پہلا لیکچر ہے جس نے اہل کوٹہ میں اس قدر دلچسپی پیدا کر دی۔ کل بال صبح کو تھا۔ تمام برائے برائے تھے۔ اور اگرچہ دوسرے کسی سر دی تھی اور رات کا وقت تھا۔ لیکن کئی آدمی باہر آسمان نے کھڑے رہے۔ کہ سب کے بندہ و اصحاب جناب اللہ سے پیچھے بہتر نظر آتے رہے اس بات پر مصر ہوئے۔ کہ پیغمبر اسلام کے متعلق بھی اہل کوٹہ کو کچھ نشان و جب کتاب کے متعلق سنا ہے۔ تو صاحب کتاب کے متعلق بھی اہل کوٹہ کو واقفیت ہو۔ چنانچہ جو خط لیکچر تجویز ہو گیا اہل کوٹہ میں ہوا۔ بندہ صاحبان کثرت سے خط لکھنے لگے بہ اتفاق اعتراف کیا کہ اگر ایسا سلسلہ جاری رہے۔ تو اسلام کے متعلق بہت سارے شکوک رفع ہو جائیں انجن نے نامہ کر دو دن میں چاہا کہ اسلام کے متعلق بہت کچھ بدل گئی ہے اور ہم اپنے پندوں سے اہل کوٹہ کی بات نہ کر رہے ہیں جو میں نے دیکھ کے متعلق کہے اور تسلیم کیا کہ وہ امور بہت وزنی تھے اس کے بعد نشان کوٹہ مصر ہوئے۔ کہ کل جمعہ شہزادین جامع مسجد میں پڑھیں اور وعظ جمعہ کے جاؤں۔ سبحان اللہ۔ یہ وہ مسجد ہے جس میں احمدی کو قدم رکھنے کی مجال نہیں اور آج عام طور پر جو چاہے۔ کہ اگر کوئی مسلمان ہے اور باخلاص میں تو احمدی ہیں اور ایک احمدی سے استدعا ہے کہ وہ وعظ کرے جاوے۔ یہ یقین ہے

اس دن تھا جب حضور کی اجازت سے یہ سلسلہ لیکچر شروع ہوا۔ کہ کوٹہ کوٹہ کوٹہ مسلمان ہماری طرف سے غلط نہیں ہیں وہ ہمارے متعلق یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ یہ ہمارا قبلہ اور کعبہ اور پیغمبر اور کتاب اور سب میری اہل کوٹہ کہتے تھے جیسے کہ مجھے صاحبزادہ صاحب کے معلوم ہوا اور اب وہ ہم سے بہتر کسی کو مسلمان سمجھتے ہیں میں ہی حالت میں نے چرچہ کچھ ہے۔ برادران اہل اسلام کا تصور کیا ہے تو مولویوں کی ہم پر ہر باتی تھی۔ اور تو اور خود لاہور میں اب رنگ پٹنا ہے جو

ان دو ماہ میں برابر سیکر ہوئے ہیں۔ اہل لاہور نے اب اعتراف کرنا شروع کیا ہے۔ کہ کس قدر غلطی ہم کو احمدیوں کے متعلق اور حضرت مرزا صاحب کے متعلق تھی اب دہانے لگ گئے ہیں کہ مرزا صاحب تو خدا ایمان اسلام اور ایمان نشانہ ان محمد اپنے پیچھے چھوڑ گئے ہیں۔ کوٹہ سے آکر لاہور میں لیکچر انجن میں ہوا وہی انجن جس کی چار دیواری میں احمدی کو حکم نہیں اور آج لطیف خاطر ہو کر گئے ہیں اور انجنوں نے کیا کرنا تھا بلکہ مجبور کرتی تھی کہ احمدیوں سے ہر جملہ کو قریب درپست ہو گئی۔

میں کیا عرض کروں کہ وقت پر کیا نصرت آئی تھی۔ رات کے

فریضے کو لیکچر شروع ہوتا ہے۔ اور سارے دن کے بعد رات کے وقت خلعت جمع ہوتی ہے اور سارے عین میں سے جو نہ لاند تھے۔ رات کے گیارہ بجے تک ایک انسان ہی کر نہیں جاتا اور سب پر عیبت ملاری ہے۔ خلاصہ لیکچر انگریزی والوں کو خطاب تھا کہ ذہن شریف ہو۔ یہ حضور کی بھی خوشی کی خبر ہو گی کہ انگریزی خوان اور ناخوانہ بلکہ براس کا بہت ہی تنگ اثر ہوا۔ عام طور سے اب جو چاہے۔ کہ احمدی جماعت پر اور ان کے مرشد پر مولویوں نے بہت ظلم کیا تھا اور ہم کو جو کہ میں رکھا تھا۔

انجن کا لیکچر دیکھ کر میں بروئے مقدمہ کوٹہ گیا اور ان کوٹہ کوٹہ نے پہلے ہی سے انتظام کر رکھا تھا وہ ان دو لیکچر ہوئے۔ اب کے کوٹہ میں جو خصوصیت تھی وہ کچھ میرے جانے سے آٹھ دن پہلے منقذات کوٹہ میں اطلاع دی گئی اور عام جلسہ کے علماء سوا خاص متعجب علماء کے آگے عجب شان ایزدی ہے اور وہ بات پوری پوری ہے۔ کہ اب وہ حضور سے رہ گئے وہاں کھلائے گئے ہیں سر دی علاؤ الدین کے علماء۔ اور ایک مشہور کے احمدی کی باتیں سنتے خوش ہوتے اور اس کے ساتھ دوسری مہم دست برسی وغیرہ کے ادا کرتے جو کسی ایسے شخص سے دیکھا کرتے ہیں جن سے اور کو عقیدہ غمندی ہو۔ یہی حالت کوٹہ میں دیکھی۔

اللہ تعالیٰ لاغور کو سلامت رکھے۔ محنت عانیہ عطا کرے اور وہ دن قریب لائے۔ جب میں حضور سے قرآن تمام و کمال پڑھ لائن۔ مولانا کوٹہ کی خواہش اور نہیں۔ جس ایک پر خواہش ہے کہ وہ خدا کے لئے مجھے موجودہ علاقہ کو خارج کرے۔ خدا کی کتاب احمدی میں ہوا اور کل دنیا سامنے ہو۔ آمین۔ کمال الدین

دقتہ بدست طلب و

۱	تعلیمی کارڈ اعلیٰ تعلیم ہر عمر	۲	عقائد احمدیہ
۳	مجموعہ درویشین اردو لکھی	۴	سنت احمدیہ
۵	مجلد	۶	میدان القادین
۷	شہادت القرآن	۸	تفسیری اڈ ۲۲ بارے
۹	الاختلاف	۱۰	مجموعہ فتاویٰ احمدیہ عصر
۱۱	جولہ گرد ناک صاحب	۱۲	مزدورت زمانہ
۱۳	ظہور الیوم	۱۴	کشف الاسرار
۱۵	سات بارے شیخ یعقوب علی	۱۶	شہادت جگر
۱۷	صاحب دالے کا بیچ محمد	۱۸	مباحثہ رام پوری
۱۹	شرائط بیعت	۲۰	محبوبہ تصفیہ
۲۱	الزمان العجیب	۲۲	شرعی تہذیب کا رنگ روشن
۲۳	حضرت اقدس کی بیانی	۲۴	فتح الدین
۲۵	خبر برین	۲۶	مکتوبات احمدیہ
۲۷	کفارہ	۲۸	کتاب الصیام
۲۹	فرزند علی سبحان ابراہیم	۳۰	

حوصل

کوئل اور ماری کوئل! تو اگلی کہاں سے
پہلے ہی ٹھٹھک رہا تھا میں سونڑش نماں سے

یہ اور آگ کیسی۔ تو نے لگا ہی آ کر
بجھنا ہے جس کا شکر۔ اس جہنم توں سے

آؤ زجر تری ہے۔ کیا درو سے بھرتی ہے

یتیم کر رہی ہے۔ انداز و لٹاں سے

بٹیل ہزار لٹے۔ ہاں دلفگار لٹے

مجھ کو سنا چکی ہے۔ گلو اریں زبان سے

پر یہ صد سرتی۔ تجھ سے سنی اکیلی

کھلے نہ پا ہی پھیل۔ پھر بھی ترے میاں سے

خود ہی مجھے بتا ہے۔ جو حال ہے تیرا

اک آگ سی لگا ہے۔ پر درد و داساں سے

ہے اشتیاق کس کا۔ سونڑ فریق کس کا

تجھ کو کھال لایا۔ اس پہلے آشیان سے

تو کیوں وطن سے نکلی۔ ہاں کیوں جہنم سے نکلی

پھرتی ہے جنگجو نہیں۔ نیز اراجی جاں سے

کو کو ہے کس کی خاطر۔ تجھ کوں بار شاطر

جس کے لئے جدا ہے۔ تو بارے خانہاں سے

ہر وقت اشکباری۔ دن رات آہ و زاری

اور اتنی بے قراری۔ پائی کس کس کماں سے

گھٹن میں گھل کھلے ہیں۔ آپس آپس ہنس رہے ہیں

ہے کام تجھ کو لیکن۔ بین کار و نقاں سے

روح و روان اکمل۔ ہے تجھ میں شان اکمل

بن جازبان اکمل۔ اس طرز و لٹاں سے

وہ بھی ہوا مسافر۔ اک مہرباں کی خاطر

گھر بار چھوڑ بیٹھا ہے۔ دور خانان سے

احباب چھوڑ آیا۔ منڈان سے موڑ آیا

اپنا وطن بھلا یا۔ الفت و وفا دیاں سے

عاجز ہے نا توں ہے۔ اک مشت استخوان کو

مستوب و دستان ہے۔ مشہور اس نشان سے

اُس کی یاد کہی۔ اُس کی گناہ گاری

پھر اُس کی بیقراری۔ بالکل الگ جہاں سے

بہ بندہ محبت۔ تحلیف میں مسترت

ذات میں ایک عزت۔ پاتا ہے استعلاں سے

بوسے و فاسے خالی۔ پھولوں کی پائی ملی

مہر کے جاں نکالی۔ ناچار ہنساں سے

آب جنگلوں میں پھر کر۔ ہر ہر قدم پہ گر کر

دھونڈ لیگا اپنا دلبر وہ چشم و خفتاں سے

کوئل اور پیاری کوئل! آں کے دل و زوئیوں

وانع فراق و لبس۔ انگوس اپنی دہریں

۱۹۸۵

وی پی واپس کی نیولے

ہم نے دواہ پہلے دس

دیا کہ پر لٹایا داروں

کے نام وی پی کی جانا جو

پھر ہر ایک صاحب کو اطلاع کی کارڈ کیجے جن حضرات کے خطوط

کیمرہ کی تک پہنچ گئے ان کے نام وی پی نہیں ہوا۔ باوجود

اس احتیاط کے جن احباب نے وی پی داپس کر کے دیں وہ

مہربانی نہ کر کچھ بھیجیں کہ جب چند سالہ ادارہ مین گے اور

اگر وہ ہم سے اسلئے دعا کا پرچہ بھیجنا چاہتے ہیں جہن کہ

حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب کا مضمون دار بارہ اٹھویں

وغیر احمدی تھا تو اس کے ٹکٹ لجر جاز وی پی بھیجیں کہ مٹا

لین۔

ایک بھائی تحریر فرماتے ہیں کہ

دو مخالفت مولویوں نے جاری

مخالفت میں وقفہ کئے اور کہا کہ

مرزائی کو فرمیں ان کی عزتیں

ان پر حرام ہیں۔ ... احمدی عزت کے بارے

میں یہ حکم ہے کہ قریب ماہ انتظار کر کے دوسری گنجائش کرو

مرزائی لوگوں سے کھانا چنا۔ بیٹھنا۔ لین دین۔

بات چیت کرنا بند کر دیا جائے کوئی مسلمان ان کی روٹی

لگاے۔ تندور۔ چاہ۔ بند کئے جاویں بیان تک کہ کپڑے

سے کپڑا نہ چھوئے دن۔ وغیرہ ذلک۔ پھر لکھتے ہیں کہ

چکوال کے مسعودوں نے ہمارا پانی بند کر دیا ہے

یہ حالات سخت قابل افسوس ہیں ہم اپنے بھائیوں کو

صبر و استقلال ثبات کی تاکید کرنے ہیں۔ سلامت رہی۔

امن پسندی کے ساتھ ہمیں کیونکہ آخر فرخ انشا اللہ بھاری ہو

بعض الفاظ اپنے لغوی معنوں کے لحاظ

برادر مرحوم

سے بہت ہی دل پسند ہوتے ہیں۔ مگر

اصطلاحی معانی کے اعتبار سے بعض اوقات نفوذ پھیلا

دیتے ہیں۔ ۲۰۰۰-۲۰۰۱ء میں کہ برصغیر ۲۰۰۰ء پر لکھتے ہیں

ہے اس کے متعلق بعض دوستوں کو غلط فہمی ہوئی ہے

لکھتے ہیں صاحب بنبر و عافیت زندہ موجود ہیں۔

سولہ سال سے حضرت اقدس سرور

کا دعویٰ ہے کہ باوا ناگ رحمت اللہ

راستباز مسلمان اور دلی اللہ ہے۔ ۱۰ دہائی کے ثبوت میں آپ

نے کہا میں کبھی میں۔ آپ کے بعد شیخ محمد یوسف صاحب امیر

نور بالخصوص اپنے مسک بھائیوں کو یہ بنام لڑی محبت اور

پیارے ساتھی ہے۔ لیکن تعجب ہے کہ ماسٹر عبدالرحمن

صاحب رسالہ گرد باوا ناگ صاحب کا چوتھو تین سال سے

شائع ہو رہا ہے۔ مسکوں کو غیر معمولی نو مہر مودی اور لاہور

میں اشتہار با پڑی شروع ہو گئی۔ جو کہ کسی مفید نتیجہ پر پہنچ

سکتی تھی۔ چون کہ امرتسر سے بھی پبلنگ دیا گیا تھا۔ اس لیے

جناب سکریٹری انجمن احمدیہ نے اشتہار دیا ہے کہ اگر مسک

حفظ امن کا ذمہ لے لیں اور ڈسٹرکٹ کمشنر کی اجازت بھی

حاصل کریں۔ تو ایک مکان کے اندر حاضرین کی مخصوص تعداد

کے ساتھ تحریری مباحثہ منظر ہے تحقیق حق کے لیے بطریق

بہت ہی عمدہ ہے۔

نتیجہ مباحثہ مانگٹ۔ ان الذین علی اللہ الکذب یفلحون

بے شک وہ لوگ جو خدا پر جھوٹ باندھتے ہیں کبھی کامیاب نہیں ہوتے

پچھلے دنوں حوالہ مانگٹ اپنے علاقہ قاضی آباد میں مباحثہ احمدیہ

وغیر احمدیہ مناسبت ہوا۔ مباحثہ کی طرف سے مولوی غلام سر

صاحب رہنمائی اور غیر احمدیوں کی طرف سے مولوی ابراہیم صاحب

سیالکوٹی مقرر ہوئے چنانچہ دوران گفتگو میں مولوی ابراہیم صاحب

نے مع تمام غیر احمدیوں کے اللہ کی قسم کھا کر کہا کہ حضرت مہدی

مع جبر غصہ زورہ آسمان پر ہیں اور احمدیوں نے بھی قسم کھائی

کہ حضرت مہدی دوسرے بیوں کی طرح فوت ہو گئے اور ان کا جسم کھن

پر نہیں گیا۔ احمدیوں کی طرف سے جناب مولوی غلام سر

راجپانی نے قرآن شریف سے وفات مسیح اور حضرت مرزا صاحب کی

صدافت پر ایسے دلائل اور استدلال پیش کئے جن کا جواب صرف

ابراہیم صاحب دے سکے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ غیر احمدیوں سے بعد مباحثہ

جنھوں نے مولوی ابراہیم کے ساتھ قسم اٹھائی تھی سچی پچاس

آدمی جن کے نام ذیل میں درج ہیں احمدی ہوئے۔ اور احمدی

میں سے ایک آدمی بھی مرتد نہیں ہوا۔ اگر کسی غیر احمدی کو شک

ہے تو مسیح مانگٹ میں آکر تصدیق کر سکتا ہے۔ مناسب ہے کہ مولوی

ابراہیم صاحب نے رسالہ الہادی پر جو اہل حدیث میں مضمون

خلافت واقعہ درج کر دیا ہے یہ محض دجل ہے جسکو شک ہو

مانگٹ میں آکر دریافت کر سکتا ہے۔ اساتذہ گرامی جو داخل بیت ہو

علی محمد۔ محمد بخش۔ علی محمد۔ تاجا۔ گاموں۔ سردار عبداللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم - محمد وفضل علیہ السلام

وَمَنْ لَمْ يَتَّكِلْ النَّاسَ لَمْ يَتَّكِلْ اللَّهَ ۝

حضرت مسیح موعود کا ایک عظیم احسان

حق بین نگاہ کے واسطے تو حضرت مسیح موعود ہزاروں
فرائین چھوڑ گئے ہیں۔ ہر جسے آنکھ پر نصیب کی پٹی باندھ
لی ہو۔ اور اس کے کہنے پر راضی نہ ہو۔ اس کا کیا علاج
حضرت مرحوم علی الصلوٰۃ والسلام کے احسانات میں سے
ایک کا ذکر ہمارے صاحبِ دل ڈاکٹر ذیل کے معنوں میں
کرتے ہیں۔ معارفِ قرآنی جو اس سلسلہ حق پر احمد کے
طفیل کہتے ہیں۔ ان کی ایک مثال جناب خواجہ صاحب کے
بیکپوں میں غیر احمدی اصحاب کثرت سے دیکھ چکے ہیں۔ خود
صاحب کو لوگوں نے گہرا یا تو کثرتِ فائدہ پایا۔ اس سے
ظاہر ہے کہ اگر وہ خواجہ خواجگان کے گہریں آجادیں
تو کثرتِ نعمت سے مالا مال ہو جادیں (ایڈیٹر)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جہاں سینکڑوں
ہزاروں احسان دنیا کے لوگوں پر عموماً اور مسلمانوں پر خصوصاً
ہیں۔ وہاں ایک احسان یہ بھی ہے کہ قرآن کریم کے علم اور عمل کو
دوبارہ دنیا میں قائم کیا۔ اور ایک جماعت ایسی بنادی جس
خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کے علم کا خاص جوش رکھا ہے آپ کی
جماعت کے علم قرآن کو انجیل اور تورات جیسوں نے مانا ہے
جس کے دل میں ذرہ برابر بھی انصاف اور حق پرستی ہے اس
کو ماننا پڑتا ہے کہ قرآن کریم کا ہم اور اُس پر عمل اس جماعت کو
خدا سے مائل یا نہ مائل مگر یہ واقعات ہیں کہ احمدیوں کی
نوسہ چینیائیں کر کے لوگ کو اور اور اعظا اور مشرے
پھرتے ہیں۔ اور غیر اقوام کے مقابل میں احمدی پتھاروں
سے ہی کام لیتے ہیں۔ جھوٹا کھاتے جاتے ہیں اور غرائز
جاتے ہیں۔ ع۔ پھر دلاور است دروے کے کیف چراغ دارد
چیر۔ اس بات پر میں نے بہت غور کیا ہے۔ یہ تو سچ ہے کہ
جو کچھ اس جماعت کو قرآن کریم کا علم اور عمل نصیب ہوا
بزرگوں کو بہن پر اس پاک کتاب کے علم اور عمل کا دروازہ
پہلے ہی کھلا ہوا تھا۔ ان کو حضرت کے فیض سے خدا نے مزید
اور ہزار لطفیات و معارف عطا کئے۔ حضرت اقدس کا یہ
فیض جو جماعت کو پہنچا ہے۔ وہ میں نے دیکھا کہ کئی طریقوں
سے پہنچا ہے۔ ان میں سے بعض عرض کرتا ہوں (۱) خود
حضرت نے اپنی مختلف کتابوں یا تقریروں اور تحریروں

میں بعض آیات قرآنی کی ایسی لطیف تفسیر کر دی ہے۔ کہ روح
و جبر کرتی ہے اور ساتھ ہی ایسی جامع ہے کہ دوسری آیات
کی تفسیر میں بہت مدد ملتی ہے۔

(۲) قرآن کریم کی تفسیر اور ہم کیلئے بعض ایسے اصول اور
گر حضور نے بتلا دیئے کہ وہ ہر ایک آیت کے سمجھنے میں مدد
دیتے ہیں۔

(۳) جماعت سے جو ایک روحانی تعلق پیدا ہوا ہے۔ اس
کی وجہ سے جو واقعات اور فضائل اللہ تعالیٰ کے حضور پہنچتے
ہوتے۔ اس میں سے جماعت نے بھی حصہ لیا۔

(۴) حضور کی توت قدسی نے خدا کے فضل سے جو تکریمات
میں پیدا کیا۔ اور اس طرح جماعت نے جو تفریق اور طہارت
حصہ لیا تو اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے پاک کلام کا ہم عطا فرمایا۔
ہر جب اس وعدہ اتنی کے جو قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ کہ۔
الْقَوْلُ لِلَّهِ وَبِهِدُكُمْ اللَّهُ یعنی تم تقویٰ اختیار کرو۔
اللہ تمہیں علم دیگا۔ خود سکھا دیگا۔ یہ بھی فرمایا کہ۔ لا
يُخْشَىٰ ۝ ۱۸۱ الْمَظْهُورُ ۝ یعنی قرآن کریم کو نہیں سوچتے مگر وہی
جو پاک کئے گئے ہیں۔ یہ جماعت کی صداقت کا ایک بڑا
بہاری نشان ہے۔ خود خدا کی کتاب کا فیصلہ ہے
کاٹن کہ کوئی خدا سے ڈر کر نہ اور مانے یللیت تو ہی
یَعْلَمُونَ ۝

۵ حضرت اقدس چونکہ منہاج نبوت پر تھے۔ اور قرآن کریم
کا ایک بڑا حصہ منہاج نبوت کی تفصیل میں ہے۔ اسلئے حضرت
افدس کی زندگی اور نمونہ دیکھ کر بہت کچھ قرآن کریم میں مل گیا۔
ہے۔ تاہم وہ ہے کہ زندہ مثال سے بات خوب سمجھ میں جاتی
ہے۔ مامور کی پیشینگوئیاں۔ ان کی مخالفت۔ میر خدا کی
حضرت اور تائبند اور مخالفین کی ذلت اور ہلاکت۔ خود
سبھی کچھ تو دیکھا۔ الحمد للہ الحمد للہ۔ حضرت اقدس کو باقرآن
کریم کی زندہ تفسیر تھی۔ لوگ کہتے ہیں کہ حضرت نے کوئی تفسیر
نہیں لکھی۔ میں کہتا ہوں وہ خود جسم تفسیر تھے۔ پھر حضرت
افدس کی سبقت و ہدایت کے اسلئے رتبہ پر قرآن کریم کی
اتباع سے پیغم جاتے سے یہ بھی پتہ لگا کہ قرآن کریم کی عبادت
و معاملات کی اصلی غرض و غایت کیا ہے اور کس مقام پر وہ
انسان کو پہنچایا چاہتا ہے۔

۶۔ نکتہ قرآنی سمجھا کہ قرآن کریم دعوئے کیسا ہے ہمیشہ دلائل
بھی بیان کرتا ہے۔ قرآنی علوم کا دروازہ کھول دیا جس سے
عجب و غریب حقائق و معارف کا دریا امداد پڑا۔ علم کلام
میں ایک انقلاب پیدا کر دیا۔

۷۔ پھر بعض آیات قرآن مجید جو حضرت اقدس کو الہام ہوئے

ان کے شانِ نزول سے اور ان کے اندر جو پیشینگوئیاں
مخفی تھیں ان کے اس زمانہ میں بھی پورا ہوا ہے جس سے نہ صرف
قرآن مجید کی اعلیٰ تفسیر کا علم ہی حاصل پڑا۔ بلکہ اس پاک کلام

اور ان حضرت علیہ السلام علیہ السلام کی صداقت پر تازہ ہرنگ
گئی۔ اس کی ایک مثال یہاں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ قرآن
کریم میں سورہ دخان میں آیت ہے۔ فَاذْكُفْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ

بِدُخَانٍ مُّبِينٍ ۝ يَفْثِي النَّاسَ هَذَا النَّاسَ هَذَا النَّاسَ ۝ اَلَيْسَ لَكُمُ الْعَذَابُ ۝
اَكْتَفَ هَذَا الْعَذَابُ اَنَا وَمَوْمُونٌ ۝ اَلَيْسَ لَكُمُ الْعَذَابُ ۝
اَكْتَفَ هَذَا الْعَذَابُ اَنَا وَمَوْمُونٌ ۝ اَلَيْسَ لَكُمُ الْعَذَابُ ۝
اَكْتَفَ هَذَا الْعَذَابُ اَنَا وَمَوْمُونٌ ۝ اَلَيْسَ لَكُمُ الْعَذَابُ ۝

ترجمہ:- پس انتظار کرو اس وقت کا جب آسمان کھلا ہو
دخان لادے۔ وہ چھائیگا لوگوں کو۔ یہ دردناک عذاب
اسے ہمارے رب ہم سے اس عذاب کو مال دے ہم شیک
ابان رکھنے والے ہیں۔ ان کو نصیحت کہاں ہر سکتی ہے عذاب

شیک ان کے پاس کہہ کر دیکھا دیکھا رسول آیا۔ اس پر
بھی یہ اس سے پھر گئے۔ اور کہنے لگے سکھایا پڑا یا پڑا دیکھا
شیک ہم کچھ (عوض کیلئے) عذاب کو ہٹا دیں گے۔ تم پھر وہی
دکھ کر دے۔ جہنم ہم پڑی پڑی پڑی گے۔ ہم پورا

بدل لے لیں گے ۝
دُخَانُ کے عربی لغت میں معنی ہیں۔ دھواں۔ دھواں دھواں
حقیقت۔ خشک سال۔ قحط۔ آجاس کی گرانی۔ دھواں دھواں
پھولوں کی قلت و غیرہ معنی۔ یہ ایک پیشین گوئی تھی۔ جو بتا
صفائی سے پوری ہوئی۔ جب بکھار کئے بہت بکواس کی۔

اور شومی میں حد سے بڑھ گئے۔ اور حضرت رسالت آپ تمام
کو طرح طرح کے دکھ دیئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ پیشین گوئی
کی۔ کہ اپنے قحط کا عذاب آئیگا۔ اور وہ ایسا سخت ہوگا۔ کہ یہ
بلا اٹھیں گے۔ اور بے اختیار ان کی روح اور ان کے قلب

جلا اٹھیں گے کہ اسے ہمارے رب ہم سے عذاب مال دے ہم
نے مان لیا۔ فرمایا اچھا ہم کچھ عوض کیلئے عذاب ہٹا دیں گے
لیکن یہ پھر وہی شکاریں شروع کر دیں گے۔ اس لئے پھر ہم
ان کو ایک دن ایسے سخت عذاب سے پکڑیں گے کہ پھر ہم بدلہ

پورا پورا لیں گے ۝
چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کہ کم کم سات سال کا قحط پڑا اور ایسا
سخت ہوا کہ کفار کہ پڑیاں اور مردار اور اونٹ کے بال تک
کھا گئے۔ اور بلا اٹھنے اور بالآخر حضرت ختمی مرتبت معلم

کے حضور دعا کے لئے استدعا کی۔ چنانچہ عذاب ٹل گیا۔ مگر
پھر وہی شکاریں شروع کر دیں۔ چنانچہ اس کا نتیجہ یہ ہوا

۸۔ پھر بعض آیات قرآن مجید جو حضرت اقدس کو الہام ہوئے

۹۔ پھر بعض آیات قرآن مجید جو حضرت اقدس کو الہام ہوئے

۱۰۔ پھر بعض آیات قرآن مجید جو حضرت اقدس کو الہام ہوئے

اس کے دن خدا نے ایسی سخت پکڑ سے پکڑا کہ
 کوئی شخص اس دن اللہ کا خاتمہ نہ کرے گا۔ یہ ایک بڑا نشان اور عجیب
 قرآن کریم کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر ظاہر ہوا۔ مگر
 اس معجزہ سے خدا تعالیٰ نے اس زمانہ کو بھی محروم نہیں کیا۔
 اور میرا ہی سہجہ ہو کہ وہ بارہ اس زمانہ میں دکھلا کر نہ صرف حضرت
 بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
 کی صداقت پر نازہ ہر گز دی۔ بلکہ اس آیت کی صحیح تفسیر بھی دی
 جس میں معصوم کو کچھ اختلاف تھا۔ بلکہ تہذیب الاخلاق کے
 ایک پرچہ میں اس نے ایک بڑے مشہور فاضل بزرگ کو اس
 آیت کی تفسیر میں نہایت حیران و سرگردان پایا ہے۔ ۱۲۔
 آگست ۱۸۷۰ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ آیت
 یوم تالی السحاب علی خاتون متبینہ الہام ہوئی۔ یعنی
 آسمان کی کھلی گئی خشک سالی تھک اور اجاس کی گرائی ٹھیک
 ۱۳۔ آگست کا یہ الہام ہے اس سال جولائی میں کثرت سے بارش
 ہوئی تھی۔ بلکہ آگست تک بارش کا زور رہا۔ اور کوئی آثار قحط کے
 نہ تھے۔ چنانچہ بارشوں کے بعد شہر میں ہی یہ الہام ہوا۔ اس
 الہام کے دو چار روز ہی بعد آسمان کا رنگ پٹ پٹ کیا۔ دیرین
 باداشت رکھتی تھی، باطل خدا جانے کہاں اڑ گئے۔ اور یہی
 خشک سالی ہوئی۔ اور ایسا سخت قحط ہوا۔ کہ اس سے پہلے
 کبھی نہ مسنا اور نہ دیکھا تھا۔ چنانچہ دسمبر ۱۸۷۰ء تک یہاں
 کے آگے کا رخ نہ ہوا۔ اور علاوہ انقباس ہر چیز سخت
 گراں تھی۔ پختہ اپنی ہی نظیر تھا۔ نہ صرف اپنی شدت کو
 لحاظ سے۔ بلکہ اس لحاظ سے بھی کہ اسکا اثر اہل عالم اور ایلام
 ثابت ہوا۔ اور اب تک ہندوستان کو اس سے سخت نصیب
 نہیں ہوئی۔ نہ صرف گیسو کچا چاکل وغیرہ ہی گراں گئے
 بلکہ روڑہ بھی گشت ترکاری۔ آئندہ من۔ عرض ہر چیزیں
 یکدم گسی گسی گئی۔ اب بارشیں بھی ہوتی ہیں فصلیں بھی
 اچھی برے لگی ہیں۔ مگر اجاس کی گرائی کسی صورت نہ
 نہیں ہوتی۔ میدان ملک کچھ ہی اسکا سبب بتا رہی۔ مگر
 حقیقت یہی ہے کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انکار کا
 خیا زہ ہے۔

یہ آسمانی دھان ہے توبہ سہمی جائے گا

شہان اللہ پیش گوئی
 کسی صفائی سے بوری
 سہمی ہے۔ خدا سچا۔
 اس کا کلام سچا۔ اس کا رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سچا
 اس کا علیہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سچا۔ اللہ تعالیٰ ہر
 اور سچ گو سچی معرفت عطا فرماوے۔ آمین۔
نوٹ: یہ یہاں ایک نکتہ قابل غور ہے۔ مذکورہ

بالا آیتوں میں جہاں مذکور ہے کہ قحط پڑے گا اور لوگوں پر چھانگا
 اس کے آگے آتا ہے دنیا اکشف عنا العذاب انما معرفت
 یعنی کفار کو یہ کہیں گے کہ آگے ہمارے رب ہم سے عذاب کی
 مال دے ہم ایمان لائے۔ چنانچہ ایسا ہوا کہ قحط سے جب وہ
 بلبلا اٹھے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لئے کی استدعا کی
 ظاہر میں تو ایمان نہیں لائے۔ حالانکہ آیت مذکورہ میں صاف
 صاف ہم ایمان لے آئے۔ موجود ہے لہذا یہ معلوم ہوا۔ کہ وہ
 حالت خوف جو ان کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لے
 آئی۔ دراصل ان کے قلب میں کسی ایمان کے ثاب نہ کا نتیجہ تھی۔
 کیونکہ ظہیر ایمان رفق کے ممکن نہیں کہ خوف پیدا ہو۔ جب کسی چیز
 کا انسان قابل ہی نہیں تو اس سے ڈر نہ کیا۔ اگر ڈرنا ہے۔ تو معلوم
 ہوا کہ ضرور کچھ دل میں قابل ہے جس کا نتیجہ یہ ڈر ہے۔ اللہ
 کی ذات زبریم کریم ہے وہاں تو ارشاد ہے کہ من یعمل
 مشغال ذرۃ خیر اوردے دینے کوئی گزہ کے برابر بھی نیک
 عمل کرے گا۔ تو اس کو دیکھ لیگا۔ چنانچہ اسی شاہد ایمانی کو جو
 قلب کے اندر پیدا ہوا تھا اور اگرچہ اس قدر کمزور تھا کہ کچھ طور
 پر ایمان لانے کی طاقت ان میں پیدا نہیں کر سکا۔ مگر مولا کریم
 نے اسے انا مومنوں کے لفظ سے ہی تعمیر کیا۔ اور نتیجہ
 یہ ہوا کہ عذاب ٹھیک۔ اگرچہ پہلے خود اللہ تعالیٰ ہی بتلا تھا
 کہ یہ میرا ہی غرض اور ارشاد تو دل کی طرف حود کریں گے۔ مگر
 مولا کریم کا قمر ایک نفل انسان کی موجودہ حالت کی مطابق
 ہوتا ہے۔ جیسی جیسی حالت بدلتی جاتی ہے ویسے ہی خدا تعالیٰ
 کا معاملہ بھی اس بندے سے بدلتا جاتا ہے۔ جو کو ان کے
 قلب میں شاہد ایمانی پیدا ہوا عذاب کو ٹال دیا۔ باوجود آیت کے
 علم کے ان کے ساتھ ان کی حالت موجودہ کے مطابق ہی معاملہ
 کیا۔ جب میرا شری کرے لگے اور اس ہرانی اور عفو سے فائدہ
 نہ اٹھایا تو پھر اب پرکار کہ بدلتی ہی نہ ملی۔ اب ایمان لوگوں کی
 خدمت میں جو حضرت مسیح موعود صلی اللہ علیہ وسلم کی عبد اللہ آختم والی
 پیشین گوئی پر اعتراض کیا کرتے ہیں گذارش کرتا ہوں۔ کہ
 خدا کے لئے انصاف سے ٹھنڈے دل سے سوچو۔ کیا آپ
 یہی حالت عبد اللہ آختم کی نہیں تھی۔ جب پندرہ ماہ کے بعد
 اس کی موت کی پیشین گوئی کی گئی۔ اور شرط یہ تھی۔ کہ
 بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے اب فرماؤ کہ اس کی قلبی
 حالت کا نقشہ ٹھیک دہی تھا جو کفار کے دلوں کا تھا؟
 جیسے وہ ڈرے ایسا ہی یہ بھی ڈرا اور ڈرنا کا ثبوت یہ
 کہ پہلے تو اس نے اسی مجلس میں جہاں یہ پیشین گوئی۔
 سنائی گئی مکاؤں پر ہاتھ رکھے اور صاف انکار کر دیا کہ
 میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کوئی

گستاخی نہیں کی۔ زیادہ رہے کہ پیشین گوئی آنحضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی کی سزا کے طور پر حضرت مسیح موعود
 کی تھی پھر اس نے اسلام کے خلاف تقریر کرتے ہوئے ایک قلم چوڑ
 دی۔ حالانکہ پہلے وہ عیسائیت کا بڑا ابھاری مبلغ اسلام
 کا سخت دشمن تھا۔ رات دن اسلام کے خلاف ہی کارروائیاں
 کیا کرتا تھا۔ پھر اتنا ڈرا کہ شہر کو کیا کہ مرزا صاحب نے ایک تعلیم
 یافتہ سانپ اس کے پیچھے چھوڑ رکھا ہے۔ پھر بھاگا ہوا
 فیروز پور گیا۔ وہاں کہنے لگا کہ رات کو سوار ہوئی تو اریں
 لے آئے نظر آتے ہیں۔ جو اس کو قتل کرنے کے درپے ہیں لائیں
 کو پیرہ رکھنا۔ وہاں سے بھاگ کر لدھیانہ پہنچا۔ وہاں بھی یہی
 نظارہ اُسے نظر آتا رہا۔ جو خوف اور ڈر کا نتیجہ تھا۔ پھر ایک
 دفعہ بھاگتا ہوا تو دربار والا کہنے میں پڑ گیا۔ عرض اس نے
 ڈر کبھی نہیں ہو سکتا جب تک قلب میں کوئی ثاب نہ ایمانی نہ ہو
 اگر قطعاً کوئی ایمان نہ ہو تو دربار کیا مننے رکھتا ہے۔ جیسا کہ یہ
 شخص ڈرا ہے کفار کو اس سے تو کوئی اتنا نہیں ڈرا۔ پھر رب
 ہر طور سے ڈر پیدا ہونے سے خدا تعالیٰ نے ان کی قلبی
 کیفیت پر انا مومنوں کا اطلاق فرمایا۔ اور ان کے سر
 سے عذاب کو ٹال دیا۔ تو پھر بدلتی ہوئی ماننا پڑ گیا کہ عبد اللہ
 آختم کی قلبی کیفیت پر ہی نعتی لگ کر عذاب ٹلنا چاہیے۔
 اور چنانچہ ایسا ہی ہوا دل نہ ٹھیک لیستہ اللہ سبحانہ
 اللہ کی سنت میں تبدیلی نہیں ہوتی۔ پھر جیسے کفار کو دوبارہ
 شری کرنے سے پکڑے گئے اور ہلاک ہوئے۔ اسی طرح
 جب پندرہ ماہ گزر گئے تو عبد اللہ آختم نے یہ سمجھا کہ ادھر
 یہ تو کبھی ہی نہیں تھا۔ اس کا وہ ڈر اور ایمانی کیفیت جاتی
 ہی۔ چنانچہ پھر سال کے اندر ہی پڑ گیا اور ہلاک ہو گیا۔
 اب قرآن کریم کی آیت موجود ہے اس کے فیصلہ پر غور کرو۔
 عبد اللہ آختم والی حالت پر کیا نکتہ لگتا ہے۔ اور پھر خدا کی
 سنت کیا ہوتی چاہیے۔ ان آیات نے معاملہ کو آئینہ کی طرح
 صاف کر دیا ہے۔ کوئی سید روح ہے جو اس سے فائدہ
 اٹھاوے؟ (عاجز نذرت احمد)

سید زور

۱۸۔ مارچ ۱۸۷۰ء	عبد العزیز صاحب ۲۷۸ ع
۲۴۔ مارچ ۱۸۷۰ء	ابو علی صاحب ۲۴۹ ع
۲۰۔ مارچ ۱۸۷۰ء	محمد میر صاحب ۲۵۹ ع
شیخ غلام قادر صاحب ۲۶۸ ع	محمد الدین صاحب ۱۶۱ ع
۲۳۔ مارچ ۱۸۷۰ء	محمد الدین صاحب ۲۵۵ ع
۲۲۔ مارچ ۱۸۷۰ء	محمد الدین صاحب ۲۵۵ ع

تبلیغ

ہر ایک سلسلہ ختم میں سابقین اولین کا درجہ سب سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ ایسے وقت میں خدا کے فرستادہ کا ساتھ ہوتا ہے۔ جبکہ دنیا اس کی مخالف ہوتی ہے اور ان میں سے ہر ایک اس صادق و امور الہی کی معیت میں اور نصرت میں ایسا محو ہوتا ہے کہ خود واعظ بن جاتا ہے اور سب دوزخ تبلیغ کے کام میں بدل و جان مصروف رہتا ہے۔ اس قسم کے بہت سے پاک فروس جماعت احمدیہ میں مختلف مقامات میں پھیلے ہوئے ہیں۔ جو اپنی جگہ اپنے ذوق کے مطابق برابر اس کام میں مصروف ہیں اس حکم کے بطور نمونہ ان انصار سلسلہ سے ایک بزرگ مخلص کا ذکر کرتا ہوں۔ جن کو بعض اصحاب جناب محمد ابراہیم خاں صاحب بن حاجی موسیٰ خان صاحب ساکن کراچی کے ہجرت پہنچنے پہلے گئے۔ کیونکہ اخبار میں لکھا ہے ان ہر سال عالمگیر ہجرت میں سے کسی نہ کسی کا ذکر ہوتا رہتا ہے یہی معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے کم دوست محمد ابراہیم خان صاحب اپنے علاقہ کے بعض اکابر تک تبلیغ حق کے بیچ بچا نہیں نہایت مگر سے مصروف رہے ہیں۔ اس کے ثبوت میں ہیں خان صاحب موصوف کے چند ایک خط بزرگان فارسی لے ہی خان صاحب موصوف کی کسی اس امر کا ہلکے سانسے یا کسی دوسرے دوست کے سامنے ذکر ہی نہیں کیا تھا۔ کہ وہ اس خدمت میں مصروف ہیں لیکن کسی اتفاق حسنہ سے یہ ضروری ہو گیا کہ وہ خط ہم تک پہنچے ہیں۔ یہ خطوط نہایت دل دل ہیں اور ایک صوفیہ نہ جھک اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اس واسطے امید ہے کہ ان کی اشاعت ناظرین کے واسطے عموماً اور مخصوص ان اصحاب کے واسطے جو فارسی کی شیرینی سے چاشنی لینے کا مذاق رکھتے ہیں بہت مفید ہوگی۔ اس واسطے ان میں سے ایک خط درج اخبار کرتے ہیں۔ اور دقتاً و تماً اور یہی کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور صاحب دل سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ خان صاحب موصوف اور ان کے برادران گرامی قدر کی واسطے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں دینی و دنیوی حسنات سے متمتع کریں۔ اور تمام مشکلات کو ان کی راہ سے ہٹا کر انہیں بابراد کا میاب فرما دے۔ آمین (ایڈیٹر)

نقل خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی رسولہ الکریم
وعلیٰ الہدایہ اجمعین
القوم اخوان صدق منہم شیعہ عن الموثوق لا یبدل سبب
مکرم بندہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
دیر روز نواز شہنا مانیال - - - - -
- - - - - ریدہ خوشنود گردانید۔ جزاک اللہ فی الدارین
بر شام غنی نیت کہ تعلق بندہ باجناب کی فی - - - - -
- - - - - امر روزی نیت - - - - -
بلکہ تقدیر است - - - - -
- - - - - رجاء باشد بقوۃ باللہ من الخذلان و اگر در نظر غلط افتد
دوسے آن نشانہ کرنا تو اسے قبول افتاد۔ ترانیاں نثار دے کہ
نقدہ تو بآن آیت باشد انتہی کلام
- - - - - چنانچہ معلوم جانید است۔
و مقصود از ثبوت قدامت تعلق مذکور اخبار امر غیبی است
کہ میر از شواہب اغراض قضائی است۔ یعنی خاص بنیاد
است۔ اگرچہ انسان را درین عالم بشریت کہ مربوط بچندین
اصحاب و وسائل است۔ فی الجملہ از اغراض قضائیت خارج
نیت تا ہم جوں براندا۔ و اصل میں تعلق نظر کردہ میشود۔
یک گونہ امید داری پیدا میشود کہ دریں تعلق بحکمہ کا ملا
سبب از قضاے بالضرور کلام روحانی مندرج است۔
للہ الحکم کہ امر از شجرہ انیال بہ ثبوت رسید کہ
خانان شمارا با اکابران دین متین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نسبت خاصہ حاصل است و شاید بندہ را در باطن کش
روحانیت بآن اکابر علیہم السلام بیستے انیال میکشید
ہیں بندہ را بہکم آیت حل جزاء الا احسان الا الاحسان
نیز باید کہ حق پرکشش مبارک کتب مقدسہ فریش ادا کنند
باعث است کہ بندہ ہمیشہ در این فکر رہی ہر کہ در خدمت ایشان
تقدیر میں کند کہ بہترین تعہد باشد یعنی تذکرہ دینی۔ چنانچہ حضرت
سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ اند نعم العظیمین
الحدیث کہ یکتہ سمعنا تقویٰ علیہا لشمعہا الی الخ لک مسلم
فعلہ ایاہا فذل عبادۃ سنتہ یعنی بہترین عطا و خیر
ہر بہ با سخن حکمت است۔ کہ تو آتش نشینہ یا داری و باز
آن را تا برادر مسلمان خویش مانی وادرا بیاموزی۔ کہ چو عمل
مساوی عبادت یکساں است و این حدیث تفسیر آیت کریمہ
ادع الی سبیل ربک بالحقک و الموعظۃ الحسنۃ است
کہ لا یخفی لہذا حکم آیت کریمہ واذ اخذ اللہ ميثاق الذین
اوتوا الکتاب لنبیہ للناس ولا یکتھنہ کہ تفسیر آن در

این حدیث است کہ مالتی اللہ عالمنا علما الا اخذ
علیہم الميثاق ما اخذ علی النبیین ان یمنعوا الناس
ولا یکتھنہ اخبار علم با فی العیبر خود فرسخ و ان نشہ نذر
سیکند کہ در دفعات الایں من آمدہ کہ جدا جدا ایشان حضرت
شیخ الاسلام ابو اسماعیل عبداللہ الفارسی صیت کردہ خدمت
کرانہ ہر برس سے یا دیگرہ و اگر ترانید نام ایشان یا دواہر کہ
بہرہ یا سید و نیز فرمودت کہ اولی نشان ہدایت آیت کہ سخن شیخ
شذی و ترا خوش آید وہ دل ایشان گرا و انکار نیاری۔ و گہر
از دوستان خود کہ با ہر تہا بد و ترا قبول نیت و بنظر رفیق راہ
بتر باشد از ہر گاہ کہ آن ہتر باشد کہ کئی۔ زیرا کہ آن دلیل محوی
و رجاء باشد بقوۃ باللہ من الخذلان و اگر در نظر غلط افتد
دوسے آن نشانہ کرنا تو اسے قبول افتاد۔ ترانیاں نثار دے کہ
نقدہ تو بآن آیت باشد انتہی کلام
بندہ میگوید کہ در حقیقتہ این وصیت جدا جدا ایشان تفسیر ای
آیت کریمہ است کہ در سورۃ مومن است و قال رجل مومن
من ال فرعون یکتہ ایمانہ ان تقتلون رجلاً ان یقول
فی اللہ وقد جاءکم بالبینت من ربکم و ان یکتہ
کا ذبا فلیکذ بہ و ان یکتہ صادقاً فلیصیبکم بعض اللہ
یعد کلن اللہ کا بھکا من ہو مصروف کذا آیت یعنی
مردے مومن کو کذا ال بود و ایمان خود را از فرعونیاں پوشیدہ
میلشت۔ یہ فرعونیاں گفت پیشما در پے قتل و خرابی ہو کر
افتادہ آید۔ کہ اللہ قضاے را رب میگید یعنی بلا واسطہ تربیت
از او سجدہ اقامت قضاے شدادت و نذر و شاہ و دلائل بین و برہین
روشن آمدادت حالانکہ اگر او در و گہ است نراے کذب بڑ
است و اگر راست گوت پس یعنی از ان معصیت کا و شاہد و
آن سیدہ خواہ افتاد۔ یعنی بدانکہ کا و سجدہ اقامت ہیج صرف کلام
اسرار و معارف خود ہر آیت میکند۔
حضرت جدا جدا ایشان نیز یہی وصیت فرمودہ است کہ ہر کہ در
عرفان مکند با وہ ادب پیش آید کہ در ان نیز شہادت ہو کہ اگر او
حق است و شاہد از او انکار کردید مگر گناہ عظیم کہ متل آن دیگر
گناہ ہے نہ شہادہ ہو کہ انکار کا کہ کسی ان ازل حق انکار تا فی بنیاد
داو لیا است۔ و اگر شاہد او را قبول کردید و او در حوس خود راست
نہاں شیخ زبان میکند کہ اگر شاہد او را برائے حق قبول کردہ آید
دریجا شاید کسی را در دل اس خطوہ خطوہ کند کہ کسی کہ در بعض امور
دین مخالف شرب است ایداً چگونہ قبول یا دیگرہ۔ و جواب میں خطوہ
بندہ ہم از سخات نکوہ موصوف میدارد و تار دین شہد کابل حق خطوہ
پاس خاطر لای باطن میداشتند۔ در ص ۴۵۵ رجات و دیگر خطوہ
بزرگ بدو اللہ بن نقیبہ قدس سرہ آورده کہ شرب حضرت امیر

کمال کہ چہ طرہ سے خواجہ بزرگ اندر اس پروردگار کو رخصتی را با تو کردی جمع میکردند چون زمان حضرت خواجہ بزرگ نمی حضرت بہار الدین تقدیر رسید اندیشاں تو رخصتی اختیار فرمودند۔ و از ذکر چہری جنتان و و چہ گاہ کہ اصحاب امیر کلال ندی سترہ اقتضاج مجلسی کہ چہری میکردند حضرت خواجہ بزرگ از مجلس برخاستہ بیرون می رفتند و ایستای بر اصحاب امیر کلال ندی سترہ سخت گران می افتاد۔ اما حضرت خواجہ بزرگ ہمچو بہک آں میکردند و نیز از وجوہی مخالفت با چہرہ طرہی خویش در بجا آوردی عزت و ولادت امیر کلال و تقدیر از تو تا حق زود می گذار و حضرت امیر کلال سترہ نیز اندر باب برادشاں ہم اعتراض میکردند اکنون بندہ میگردد کہ بالضاف نظر باید کرد کہ اہل حق چہ قدر رعایت خاطر دیگر فرمودند و حالانکہ کو رخصتی و چہری پروردگار است و امر و ناس حالت کہ چہری صاحب مرتبہ بلند کرد و عریسیت و مددیت آخر از زمان فرمودہ کہ دل آں دیگر مرتبہ نسبت بہر کہ مرتبہ ختم خلافت است۔ صاف صاف انکار و حکم کفر و سنی و ترک مذہب ادامیدند۔ حالانکہ اختلاف اوشان بعض در سلسلہ حیات و وفات حضرت عیسی علیہ السلام است و این اختلاف نیز از روی نسبت بلکہ قدیمی است اگر فرق است از ہمال و تفصیل است چہ گام نام مالک علیہ السلام کہ اہل امامانہ برین مقرر هستند کہ حضرت عیسی علیہ السلام وفات یافتہ اند۔ و اہل ابن حزم بصاف الفاظ فرمودہ کہ از روی تفسیر آیات قرآن مجید وفات اوشان ثابت است۔ لہذا مذہب اہل حق است کہ حضرت عیسی علیہ السلام وفات یافتہ اند۔ و ہم چنین حضرت شیخ اکبر علی الدین ابن علی بصاف الفاظ و تفسیر فرمایش در ص ۷۴۲۔ میفرمایند و جب نزول فی اخر الزمان بتعلقہ بین آنحضرت سے نزول حضرت عیسی علیہ السلام در آخر زمان فرمودی و واجب است کہ بہر دو دیگر تلقین گرفتہ نازل شوند باز در میان مسعودی و در مرقہ عیسی علیہ السلام بانصاف و حق عند المعارقات عن العالم سفلی بالعالم العلوی یعنی سے رخص یعنی علیہ السلام اینست کہ چون از عالم سفلی روح اوشان جدا شد بہ عالم بالا متصل گشت و این بالکل مطابق قول حضرت مولوی روی است قدس سرہ چنانچہ فرمودہ بیکس را تا نگردد و در دنیا است او اندر خباب کبرا و در جہنم جگر آرد و من ندیم و باب زین ہار وصال و مجرم تا نہایت الوصال و ہمچنین حال تفسیر است کہ در تفسیر آیات شریفہ ای امر صدق اختلاف اقوال است و یک قول باقول دیگر متفق نیست و این اختلاف بہر اہمہ ظاہر میکند کہ اہل حاکم را در علم فقیہی نیست بلکہ در اقوال اوشان بطن و تفسیر است۔ چنانچہ قرآن مجید میفرماید ان الذین اختلفوا فی شئ منہ ما لہم بہ من علم	۶۶۱ اتباع الظن یعنی کسانیکہ در بار کج اختلاف دارند باعث این اختلاف اینست کہ رنگ اقدار اند و علم ندارند بلکہ منافیہ علم و گمان میکنند این جا معلوم شد کہ چنانچہ پروردگار و صلیب عیسی علیہ السلام اختلاف داشتند و ہمیں اختلاف صاف ظاہر میکرد کہ در اہل واقعہ انہا را بیری علی ظن و گمان است و اصلی حقیقتہ را خداوند مخالفت از اوشان پوشیدہ داشتہ است چہر کہ اگر فی الحقیقتہ علم میداد این قدر اختلاف در اقوال اوشان نمی افتاد و چنان حال اہل تعالیٰ اسلام است کہ در بارہ مرقہ مسیح علیہ السلام چندین اقوال مختلفہ پیش میکنند کہ بعضی صاف ظاہر میشود کہ بہ حقیقتہ حال رسیدہ انقدر اختلاف کردہ اند۔ و چہر اختلاف بنیہ و ترکیب از جانب اہل حق کلام وحی الہام دارد و فرمودہ کہ اگر تفسیر ختم شد کہ قرآن مجید در صاف میسر باید کہ در ہم اختلاف خاصہ از ہجرت نقل است چنانچہ آیت میفرماید است فانہ یحکم بینہم یوم القیامت فیما کانوا فی مختلفون یعنی خداوند اقدار در میان اوشان بروز قیامت فیصلہ خواہد کرد۔ و آینچہ با ہم اختلاف دارند۔ در اینجا خبر در خاطر کسی خواہد آمد کہ تلقین این آیت بروز قیامت است نہ درین عالم نہادہ و در جواب اوشان گذارش آنکہ بشت انبیا علیہم السلام فی الحقیقتہ نزول قیامت یوم الحساب و یوم الدین و یوم الفصل است۔ چہر کہ اگر ہمیں توفیق بود بر اصل قیامت و حقیقتہ آن از اہل آردن میرفتند۔ زیرا کہ ہا ہا ہا قدر تکلیف داد و پیش کہ تحمل آن توانیم شد۔ لکنک اللہ نفسا کلا و سہما ہر برین قول است۔ و ہمیں شراست کہ شروع سورۃ انبیاء علیہم السلام پس آیتہ اقترب للناس حسابہم و ہم فی غفلتہ معرضین یعنی وقت حساب مردان قریب آید و اوشان در غفلت افتادہ از اہل روح گردانی میکنند و این از اہل فرمودہ کہ بہر دو اصل خود قربان دارد یعنی ہر دو اصل است کہ کم آن آں و در فرمودہ میباشد۔ مژا میدل فرمودہ قدس سرہ العزیز نرا پیش کہ بر خرمن بایق فرود شد۔ امر و کہ آن مشغول شراست ہمیں سبب است کہ در دور ہر بنی علیہ السلام یک عالمی نیرو و زہد رفتہ است و نہت نیرو و زہری آہنہا با آتش فشا فی کوہ شدہ یا زلزہ گردیدہ و یا دبا و طاعون افتادہ و جنگ و جدال باہمی آہنہ اوشان را بر یکا کردہ یا طوفان و طغیان آب و ہوا آہنہا را کجا فرود چنانچہ آیت است قل هو القادر علی ان یجث حلیک حدیثا یا من یجثکم او من یجثک ارجکم او یسبکم شیعا و یذیق بجمعکم باس بعضین یعنی اوست قادر مطلق بر آنکہ بر شما عذابے مبعوث کند کہ از بالائے شما باشد یعنی آتش کردہ آتش فشاں و طغیان آب و ہوا یا از زیر شما باشد در چون زلزہ و شقاق الارض و امثال آن یا در شما اختلاف	انراختہ در شما جنگ و جدال اندازد۔ چہر کہ ایں ہم آں از نزول نرشتگان عذاب است کہ بہ تدریج واقع شدہ عالمی را از نیرو و زہد میکنند۔ اما چون بندہ ہم واقع شدہ مردم ہیچان و دخلتہ میانہ تا آنکہ بالکل بر باد کردند و قطع نسل و خیالات اوشان شد و در بجا اوشان نسل دیگر و علوم تازہ جائے گیرد۔ دیر باب این دو آیتہ بندہ پیش میکند امید کہ عذر و تامل آں خواہید فرمودہ شدنت در جم من حیث لا یبدون تزیب است کہ در جہدہ ما انہا را خواہیم گرفت و بطوریکہ آہنہا نخواستہ دالت۔ دوم آیت اللہ فیکل الا ولین شد تبجہم الا خیرین سکالک نفعل بالجہنم یعنی چہ ما ہیستہا نرا ہلاک محمدیم۔ و دیگر آسار ہائے آہنہا نیاوریم ہست و عادت ما چہیں است کہ باجریان ہجو کار و باہیکیم ازین آیات قرآن مجید صاف معلوم میشود کہ خداوند کہ ہمچو نرا آہستہ آہستہ چنان بیکدیگر کہ اوشان خبر نمیشود۔ و نیز آنکہ در آخر نہائی متکلمان ہلاک شدہ بر جہانے اوشان نسل جدید مقرر میشود سبحان اللہ ہمیں تمام آہنہ از روی حضرت اقدس علیہ الصلو و السلام نشان نبوت سمیت مبعوث شدہ اند و در عریسہ خویش کردہ اند۔ و در جہان پروردگار است اما افسوس کہ در اہل اسلام عادت خود و فکر نامندہ است ہر کہ قدرے ازین باب در خدمت اوشان بیان میکند۔ شقیض میگردد۔ و بالکل نمیخاستہ کہ یک حرف اندیش باب بشوند۔ حالانکہ درین نقصان خود اوشان است و واضح و مفر فرض خدا داد کردی است و میں۔ شاید دیر جا در دل کسی بیاید کہ حضرت اقدس علیہ السلام وفات یافتند۔ حالے این آیت را با اوشان چہ نسبت است بلکہ اگر اوشان در دعوے خود راست میبودند باید بود کہ ان این امر زہدہ میاخذند۔ و در جواب اوشان اول این آیتہ است ما جعلنا للبشر من قبلك الخلال افان مت فہم الخلال یعنی در سورۃ انبیاء در کورع سوم است کہ ما پیشتر از تو پیغم جسم را زندگی پاکہ را فرادہ ایم تا خیاں آمد کہ تو ہمیری و اوشان پایہ دارانہ اند و دیر صاف تلی آنحضرت است کہ قبل از تو ہر بنی کہ آمدہ است فانات یافتہ الیت۔ خیال کنی کہ تو وفات مییابی و اوشان ہمچو زہدہ اند۔ چہر کہ ایں آیتہ در سورۃ انبیاء است پس تعلق با اہل اینہا دارد۔ و دوم آنکہ و اما غنیہ بعض اللہ فما ہم او تو فینک میبے خواہ ما شمارا بعضی از اہل وعدہ کہ دوبارہ متکلمان کردہ ایم بنایم تا از پیش از تو قوع آن وفات ہم ازین آیتہا صاف ثابت است کہ تمام وعدہ ما کردہ ہلاک متکلمان از عذاب اہل سجائزہ نقلہ بر بنی وقت و نام الزمان الہام کردہ میشود۔ واقع نمیشود بلکہ اگر واقع میشود تا ہم بیستہ از اہل واقعہ
---	--	---

سے شروع و اکثر ان بعد از وفات اوشان واقع میشد۔ پس میں
حال وقوع پیشگوئی کے حضرت اقدس است کہ اکثر ان بعد از
واقع شدنی است۔ اور اسے دلائل و قیاس سے ثابت کیا
و یقین است کہ جسے اس پر معجزہ و نشان الٰہی حق نتوان رسید
چنانچہ اوسما نے تعالیٰ سے فرمایا کہ خلیفائے سابقین کما ارسل
الاولون۔ ما امنت قبلہم من قرآن اھلکناھم
یومئذ۔ انبیاء و کرم اول۔ یعنی منکران سے گنیدہ اگر ان
رسول در عرصے خود درست است بایہ۔ کہ یکے اذان
موجبات کہ رسولان سابق آورده بود پیش کند۔

در جواب آیتا اوسما تعالیٰ میفرماید کہ باشندگان قریہ
کہش ازین منکران بودند۔ بہان موجبات انبیاء سابقین
نیاورده ہلاک شدند۔ چہ ایشان بران ایمان خواہند آورد۔
ازین صاف معلوم است کہ دین معجزات برائے منکران
بیچ مفید نیست بلکہ میں شکوک کمالی دارند۔ بعد از وقوع معجزات
نیز پیش خواہند کرد و ان معجزات تروا و مستحبہ خواہند شد۔ چرا کہ
حلی موجب انکار و گردانی دل است تاکہ دل از انکار خود دست
نبرداشتہ است۔ ممکن نیست کہ دیرہ راست میں شود۔

در این باب بران آیت غریبہ نیست۔ و لا یفتخنا
علیہم بابا من السماء فظلموا فیہا یحرجون۔ لقاوا انما
مسکوت البصائر ناس سخن صحیحی در حق آیتا یعنی اگر بالفرض بایہ
منکران دروازہ از آسمان بکشایم و انہا دران مقام رسد کہ
عروج آسمان کنند تا ہم خواہند گفت کہ بر شہادتے یا پیشوای
انرا کہ است بلکہ ما را سر کرہ اند۔ مرزا بیدل قدس سرہ سے
فرماید۔

اشارات حقیقت بر مجاز افکند آگاہی
خود ہر جا یری در سبوحہ آمد نشینہ ہمیشہ
سمان اللہ صمد صاف بیان است کہ اہل انکار اگر شاہر ملکوت
آسمان بکشند کہ از ان بہتر معجزہ نیست تا ہم از انکار خود دست
نخاہند برداشت یا بر بی ہر گمان خواہند بود یا بر خود بد گمان
خواہند بود۔

در آخر بعض اندک اشارت کہ مرتبہ سببیت نہایت شرف
فہم و دقیق ترین مرتبہ است چرا کہ در این مرتبہ و کمال نہایتی
کہ کمال نبوت و ولایت است جمع گردیدہ پیش سے شود۔ و او جامع
ابن ہر دو کمال گشتہ از جانب اوسما تعالیٰ سے آمد۔ و قاعدہ
جامعیت است کہ در آن اجمال سے باشد۔ و ہمیں اجمال موجب
اشتبہا و گمناہ نظر ان سے گردو۔ چنانچہ برائے توضیح آیت بندہ
ابن مثال میں سے کہ کہ قوت بینائی و شنوائی اگر ہر دو یکجا گرد
شود و از ان یک قوت جامع ساختہ شود۔ موجب ہر دو تہا

شد چرا کہ مردم ہر ان خواہند اند کہ اور گوش گویند یا چشم بگویند
ہمیں سراسر است کہ حق سبحانہ تعالیٰ در ذکر معراج کہ در اہل سورہ
بنی اسرائیل آورده ذات پاک خود را باسم اللہ و اللہیم
البصیر۔ منورہ تا دلائل باشد بران کہ فہم این سر دقیق ترین
اسرار است چرا کہ این نشان مقام است کہ دلائل صفت
شنوائی و بینائی مجتمع اند و ہمیں مقام سببیت راہل حق جمع الٰہی
سے فرمودہ اند کہ موجب تخر حضرت موسیٰ علیہ السلام گردیدہ بود
کہ در سورہ کہف ذکر آن است۔

و انکوہ۔ رآن بیان سر و اندر است کہ یکے بارہ کردن کشتی
است و دو کشتی غلام یکی بغیر نفس است و دوم اقامت دیوار
نشدہ است۔ بلکہ کہ موجب تخر حضرت موسیٰ علیہ السلام بودہ است
صاف صاف بیان این زمان است کہ بر صاحب خود را دل
بجست قابلیت و استعداد و اسرار آن منکشف میشود۔

یعنی اجمال آنچنین سر کار از لوازم مقام نبوت است
علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ چرا کہ قاعدہ قرآن مجید است کہ واقع
گردتہ را بزرگ پیشین گوی برائے واقعات آئندہ بیان
فرماید تا بران باشد کہ ان سے الحقیقت کلام پاک خدا سے
عالم الغیب و الشہادت است چرا کہ در کلام ہر عالم کم و بیش از
صفاست علمی و مستند سے باشد۔ اگر طبیعت ضرور در کلام
او از علم طبیعت چیز سے اشارت خواہد بود۔ و اگر جسم است
از جوہر و اگر متبذ است از ہند سے علی ہذا القیاس۔ پس میں
اوسما تعالیٰ در صفت علمی خود عالم الغیب و الشہادت اندر
بیان عالم شہادتہ از عالم غیب چیز سے ہے مباد تا بر خوانند
تا بہر گز در کلام خود بران کلام خدا تعالیٰ است کہ عالم الغیب و الشہادت
است۔

بندہ اگرچہ سے اذان بیان کند بیچ فائدہ خواہد شد چرا کہ
در آن باریکیاست و مردم بر خزان بی انکار دارند تا بایں
باریکہا ہر رسد۔ انہا خوش میماند۔ و را خوشم این نامہ بران
چند طور سیکند کہ از او حیدر آباد دکن عبرت باید گرفت
چرا کہ ان وقت در مشعل اندہ سبب باشد و حال شہر سبب ازین
طور شد و نشان عظیمہ حضرت اقدس است دوم انقلاب
سلطنت ترک یکے از نشانہا سے عظیم است۔ چرا کہ یک
طور سلطنت مذکورہ مرد و باز بزرگ و دیگر کہ نشان صلیب کل
در خود دارد و زندہ شد۔ ہنوز دیدہ باشد کہ در دنیا چہ سے شود۔

ہنوز ان اول عشق است اہل گریہ کہ کن
کہ این طوفان زمان است عالمی خواہد شد
خدا با چنان است۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم را بیکشتی
و انچہ حق است۔ دے نشوندند او را تا زمانہ سے اللہم ان صفات

الاشیاء کما ہی۔ اللہم لا تلحق الی انفس طرہ میں و اک ان
تلحق الی انفسنا تلحق الی انفس وعدہ و ذنب و حلیتہ۔
والسلام۔ خاکسار ابراہیم احمدی۔

بعد از ختم این نامہ بندہ را این کتب ضروریہ یاد اند کہ حضرت
خواجہ بزرگ بہار الدین نقشبند علیہ الرحمۃ فرمودہ اند کہ در شتات
صالحہ کدواست خواجہ بزرگ میفرمودہ اند کہ اگر فرمودہ اند کہ اگر
زندہ بہ از شیر مرده۔ پس نظر بران معقول فرمودہ تا بلکہ یاد کرد کہ
کسانیکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام را بحکم زندہ دانستہ اند۔ چہ قدر
زین آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ وہ اند و شامت میں میں
بوجہ است کہ اہل اسلام از عیسایان کفر میفرماید۔ چرا کہ ہر چہ نظر
در حق است ہر چہ کس و آثار باطن است و برائے میں مرزا بیدل
قدس سرہ فرمودہ۔ ہر نقشے کہ میں حسی حسیست کہ سے نشوئی
یعنی ہر چہ در عالم حسیان است۔ جزئیات خیالات کلی ذہنی
تست کہ دل تو بگویند و مودان معنی آیت دما شھدا اکا
بما علمنا است یعنی شہود و ابغیر از صور علیہ دل نیست۔ تا بران
بندہ میگویند کہ حضرت اقدس صاف فرمودہ رفتہ اند کہ ہر کسلیب
بران است کہ میں عقیدہ را بشکند۔ ہر قدر کہ این عقیدہ خواہد گشت
یعنی قبول کنندگان آن در جہان نبیاد خواہد شد۔ جہان قدر
کسر صلیب خواہد شد یعنی عقیدہ باطلہ عیسایان شکست خواہد
یافت و حقیقت اسلام و عزت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ظاہر
و ثابت خواہد شد۔

و نیز گذارش آنکہ بندہ در آن روز کہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ
والسلام باہر تشریف آوردہ بودند در زیر پر بود۔ رونے
بندہ را شوق مطلق کتاب مرزا بیدل قدس سرہ پیدا شد۔ چنانچہ
کتاب مذکور را برداشتہ برائے مطالعہ کشا و بجا کشا دن ابن ایاش
در نظر آمدند کہ در ذیل نوشتہ شد و بندہ را بسیار خوش آمدند و
ہر را یاد کرد و بنزدق تمام انہا را میخواند تا آنکہ اندر دن کہفتہ
خبر وفات حضرت اقدس شہید علیہ الصلوٰۃ والسلام مقصود بندہ از
بیان این واقعات است تا روشن گردد کہ تصرف حضرت اقدس
علیہ الصلوٰۃ والسلام چہ قدر در متابعان اوشان سرات دارد
کہ آنچہ اوشان را پیش آمدنی بودند و را با وجود این ہر غفلت متابعی
کہ لازم حال دارد پیش از آن نہایت مرزا بیدل قدس سرہ فرمود
و نیز نہایت خود را واضح گردان۔ و قسلی بخشید۔

وہی ہذا

نیز سبب فرستادہ است
کیست دل قلب نام شتی سخن
چون عدم سستی خود اندیشید
پس دل آئینہ است مکن نمود
کہ دل انجا و بسیل اسرار است
کہ از جہلوں میدہم و دارن
شبہ جمع آمد و دلش نامیدہ
کہ عدم را نمودہ است رجود

غیر طہر شد از نمود دولت
لے دولت دام راہ میلش
کہ ازین عقدہ فریب گین
تا بود زندگی دردی بانی است
والسلام۔ بندہ محمد ابراہیم احمدی

درخواست جنازہ۔ ہمارے محکم دوست محمد ابراہیم خان بن خا
مسے خان صاحب کی اہلیہ فریدہ بیگم بن فوت ہو گئی بن احباب
سے درخواست ہے کہ اپنی بیگم خانہ غائب پڑھ کر ثواب حاصل کریں
موجود ایک احمدی خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ مغفرت کرے اور
پس ماخذ گن کر عرجیل عطار فرماوے۔

ضرورت
فیروز پور بن ایک خادم مسجد احمدیہ کی ضرورت
ہے جس کے لئے خوراک کے علاوہ کچھ
ماہوار نقدی کا بھی انتظام کیا جائیگا۔ اگر کوئی صاحب بن جائز
تو اس پتہ پر خط و کتابت کریں۔ سکریٹری انجمن احمدیہ۔ فیروز پور
لنگو دوڑنگے لنگے دوڑیں کی لنگو

لنگ خانہ قادیان میں ضرورت
لنگ خانہ قادیان میں ضرورت ہے جو کہ ہر قسم کا عمدہ کھانا
طیار کر سکا ہو اور دو نان بڑی ہو کہ روٹیاں اچھی لگائے من
مشائی پڑا۔ تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو۔
دفتر سکریٹری قادیان ضلع گورداسپور

تصحیح
محکم بندہ مزاج بنی صاحب۔ السلام علیکم وعلیٰ
دیر کا۔ اخبار تہجد ۲۵ جلد ۱۰ امرتسر۔ اپریل
کے صفحہ ۱۱ میں جو انصار اللہ کی فہرست آچے دی ہے اس
میں اور اصل فہرست انصار اللہ میں فرق ہے ایسا نہ ہو کہ
کسی بھائی انصار اللہ کو کوئی غلطی لگے اس لئے کمتر بن اس
کی تصحیح کرنا ضروری سمجھتا ہے اصل فہرست میں نمبر ۳۲ پر
غلام نبی مدرس سیگم پور۔ جنید مال ضلع ہرشیار پور۔ نمبر ۳۳
پرواز حسین خان صاحب شاہ آباد ضلع ہر دوئی۔ نمبر ۳۴ پر
محبوب عالم صاحب ایجنٹ دکیل گرجہ اترالہ درج ہے لیکن
اخبار میں نمبر ۳۲ و ۳۳ کو ہا کر صرف انوار حسین خان مینا
مدرس یگم پور دیکھا گیا ہے اور نمبر ۳۴ پر صحیح پتہ محبوب عالم
صاحب ایجنٹ دکیل گرجہ اترالہ ہے لیکن اخبار میں محبوب عالم
صاحب موضع صریح لکھا ہے جو کہ واقعہ میں بالکل غلط ہے۔
کترین غلام نبی احمدی مدرس مدرسہ یگم پور۔ جنید مال ضلع اترالہ

۲۰ اپریل ۱۹۷۱ء
میان محمد صدیق صاحب احمدی
جسٹش باؤنٹھنے رسالہ الحق
کشتہ سے نقل کر کے بعد رسالہ چھاپ کر مفت تقسیم کیا

ہے۔ یہ خط حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لکھا ہوا ہے
میان محمد صدیق صاحب نے اس کے چھاپنے میں بہت عمدہ کام
کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ جزا سے نوازے۔

ایچ و ملتان میں تبلیغ
تاریخ ۵۔ اپریل ۱۹۷۱ء اورچ علی
ریاست بہاول پور بہ چھاپی مولوی
غلام رسول صاحب راجکی اور حافظ
غلام رسول صاحب وزیر آبادی
غلام رسول صاحب حضرت شاہ عبدالقادر ثانی کے عرس
پر پہنچا۔ ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ اپریل ۱۹۷۱ء ان تمام کیا۔

اور اپنی اپنی بہت خدا داد رکھنے ہوئے سب صاحبان
نے سلسلہ ربانی کے متعلق تبلیغ کی اور ب لوگوں نے اس سے
سنا اور بہت لوگوں نے فائدہ اٹھایا اور قادیان میں مولوی
غلام احمد صاحب اختر کا روٹ میرے نام آیا ہے۔ وہ تجربہ
فراتے ہیں کہ آپ لوگوں کے وعظوں کا اثر ظاہر ہو رہا ہے
تاریخ ۱۰۔ اپریل ۱۹۷۱ء ہم سب بہاول پور پہنچے ریاست
بہاول پور میں جن کی ریاست کی طرف سے وعظ کرنے کی
شارع عام میں ممانعت ہے اس لئے پڑا جاری ۱۱۔ اپریل
۱۹۷۱ء ہم سب ملتان پہنچے۔ بیرون پاک دروازہ برکان
حکیم محمد اسٹیل صاحب بعد از نماز مغرب وعظ کیا گیا۔ ہمارے
بعد ایک منظور گرجہ مولوی صاحب نے وعظ کیا۔ ہم بھی احمدی
دیر سننے کے لئے بیٹھ گئے۔ آدم علیہ السلام کا قصہ قیطان
کا قصہ غرض نہ اپنے وعظ میں قصص ہی بیان کرتے رہے

۱۲۔ اپریل ۱۹۷۱ء۔ گھنٹہ گھر کے پاس بابو صاحب بن
صاحب احمدی کی درخواست پر نماز مغرب کے بعد وعظ کیا
گیا۔ اتفاق سے مولوی عبدالعزیز صاحب ملتان بھی موقع
وعظ میں موجود تھے وہ مقابلہ کے لئے کھڑے ہو گئے اور
کہنے لگے کہ قرآن کریم میں کہیں نہیں لکھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
فوت ہو گئے بن۔ میں نے کہا کہ آپ دکھلائیں کہ جہاں لکھا
ہے کہ نہیں فوت ہوئے پھر کہنے لگے بن تو مسلم سے دکھلائیں
میں نے کہا کہ مقدم قرآن شریف ہے۔ مولوی صاحب نے بہت
ہی اصرار کیا کہ میں تو مسلم سے ہی دکھلاؤں گا کہ حضرت عیسیٰ
علیہ السلام آسمان پر زندہ بیٹھے بن۔ غرض قرآن شریف
کی طرف مولوی صاحب بالکل تین آئے۔ پھر میں نے کہا آج
مسلم سے ہی دکھلاؤ۔ اسی مجمع میں مولوی صاحب نے مسلم
منگو امی ایک اور مددگار بھی ان کے ساتھ تھا بہت دیر
تک درج کردانی کرتے رہے۔ اور ہمارے بھائی کے
مولوی صاحب شریف لگے اور یہ کہہ گئے کہ کل مباحثہ ہوگا

پھر لوگوں نے شور مچا دیا اور ہمارے بھائی بھی بچا بن
مگر کسی ایک شخص نے مولوی صاحب کی زبان نہیں کہا کہ مسلم
سے حضرت مسیح کی حیات کیوں نہیں دکھلائے۔

صبح مولوی عبدالعزیز صاحب نواب احمدی خان صاحب
کے پاس گئے اور ان سے جاکر کہا کہ آپ حفظہ امن کا ذمہ بن
اور اپنا مکان بھی مباحثہ کے لئے دین۔ منسبے نواب صاحب
ممدوح نے فرمایا بن حفظہ امن کا ذمہ لینا نہیں اور نہ پند
کرتا ہوں۔ تم مباحثہ کرو۔ کیونکہ علم پڑھ لینا اور چیرے۔ اور
مباحثہ کرنا کار و دیگر ہم ان لوگوں سے مباحثہ نہیں کر سکتے ہو
پھر مولوی صاحب یوس ہو کر خاموش ہو رہے ہیں اطلاع
ملی کہ مباحثہ نہیں ہوگا۔ اس لئے ۱۳۔ اپریل ۱۹۷۱ء ملتان
سے روانہ ہو کر قادیان پہنچ گیا ہوں۔

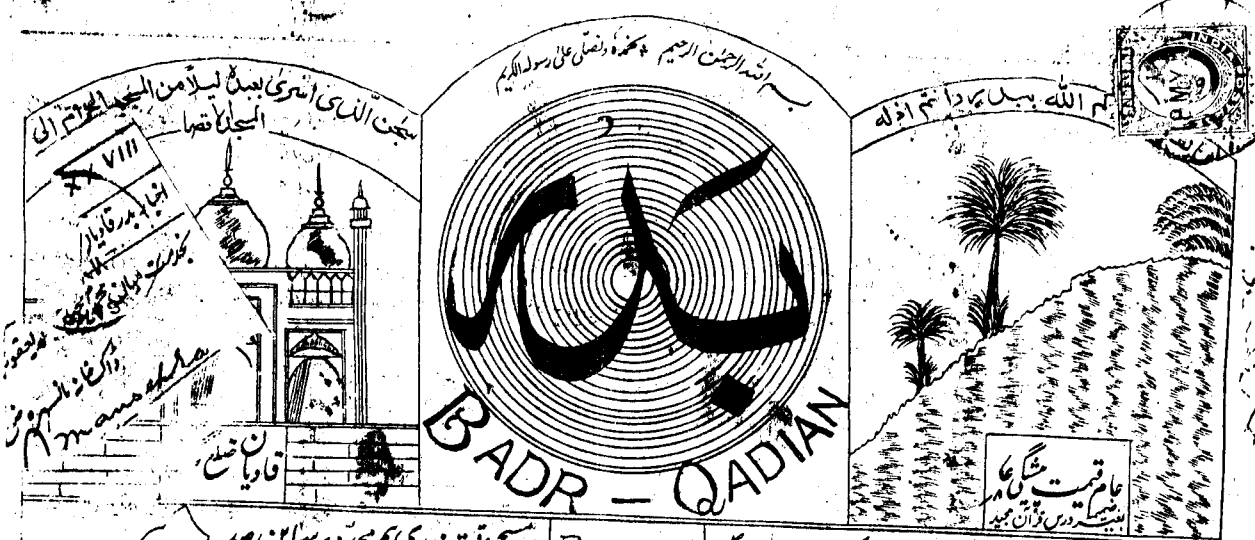
غلام احمد۔ داخلہ

مبادی الصرف۔ علامہ نور الدین صاحب کی تصنیف علم مروت
لکھا نے کے لئے بہت مفید۔ چند نسخے اپنی بن۔ قیمت ۲۰
شاہ رفیع الدین صاحب علیہ الرحمۃ کا
قرآن شریف مترجم۔ تحت اللفظ ترجمہ۔ جو بدر میں شائع
ہوئے دالے ٹوٹن کے ساتھ بہت مفید ہے۔ جگہ جگہ
چری۔ صرف ایک مدعیہ بارہ آئے پر۔ (۲۵)

ابو انک صاحب جلد ۱۱۔ فرزند علی بن ابیہم ۳۳
کشف الاسرار۔ ربیع کی قبر در شہین اردو فارسی کول ۹
کشمیر میں) ۲۰۔ سنت احمدیہ ۳۳
ثنائی جگہ (نثار اللہ کے) غور ابرام ۶
اعراض و بارہ دفا کا دارالاشکاف ۳۳
ضرورت زمانہ ۳۳۔ شرائط بیت ۱۲۵۔ عصر
عقائد احمدیہ ۲۰۔

الہام مرزا کا جواب
مولوی نثار اللہ امرتسری نے
جوابات مرزا کے نام سے ایک
کتاب شائع کی ہے۔ اس کا مختصر جواب تشہید کے ایک نمبر
میں قاضی اکمل صاحب نے دیا ہے۔ ۳۰ کے گٹ بھیجا رہلگا
لین ۴

جنازہ غائب۔ والدہ حافظہ روشن علی صاحبہ زہل
نابہ احمد صاحبہ کے محل (۳۰) مولوی غلام غوث گوجرانوالہ
(۴۰) نثار احمد برادر جوہری فتح محمد (۵) کریم داود خان
(۶) بنت نور الدین مسکن دھنگ (۷) اللہ داہم نام ٹکونی
میار اللہ دین ۳۰۔ شری بہت گنت رتن ۳۰
کتوبات احمدیہ ۳۰۔ ستر اشباہ و ۳۰۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد لله وحده وصلى على رسولہ الكريم

بسم الله بیدار و نام ازلہ

Reg. No. 2 CCLXXXVIII

ایس ایف بجانب عجبہ مرزا غلام احمد

۱۸ جمادی الاول ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیت والسلام مطابق ۱۸ مئی ۱۹۱۰ء مطابق ۵ جیٹھ ۱۳۲۹ھ

جلد ۱۰

نمبر ۲۹

بجانبہ! اگر قادیان آو گئے تو ہم

اور پڑتی رہیں نہ شریعت اسلامیہ سب قوموں کے لئے ہے پھر بھی مکمل اور کبھی نہ ٹوٹے گی۔ (۷) اصحاب ہوسنے قرآن و کیماء اور کسے تھوڑی۔ (۸) وہاں تک کہ میں مسئلہ ہوسنے کے حواس آپس سے ظاہر ہے۔ فاتحہ اعلیٰ قوم

لیکن اصحاب محمدؐ نے قرآن دیکھنے سے سلا ایسا جوش و خروش دیکھا کہ بارگاہِ نبول انھیں شیطان اس بات سے لانا نہ ہو گیا کہ جزیرہ عرب میں انکی پرستش کی جاوے (۹) اصحاب ہوسنے نے حضرت محمدؐ کی حضرت محمدؐ کی صحبت میں ہر سفر فرات دن و رات کے باوجود جہاں کے موقع پر اذہب انت و دیکھ فقا تھلا انا ہما فاعل دن کہا۔ اور اصحاب محمدؐ نے اپنی جائیں قربان کر دیں ظور کا ذکر ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہیں درگ بجائے کے لئے اپنا بازو لگے کر دیا۔ جب ایک سال چھوڑ چکا۔ تو دوسرا کر دیا۔ جعفر طیار کی نسبت شہر ہے کہ ایک ہاتھ میں جھنڈا لیا وہ کر گئی تو دوسرے میں جبے و زون کٹ گئے تو اسے ختم کیا۔

کے دن کیا حال ہو گا۔ فرمایا۔ اللہ اعلم بما کا فاعل ملین اس کا مطلب یہ ہے کہ ان میں انبیا و نبوت ہوں گے۔ اور پھر دیکھا جائیگا کہ وہ کیا عمل کرتے ہیں۔ جہنم کہ خدا کو معلوم ہے کہ وہ بڑی عمر پا کر کیسے اعمال کرتے کیوں کہ خدا تعالیٰ اپنے اس علم ازلہ کی بنا پر سزا نہیں دیتا۔

شہدات

کلام مولا ناسرور

فرمائی کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا جب لوگ زبان سے کہیں گے آسا ہا یعنی تسلیم ہوگی جو یقین نہ ہو گا۔ اس یقین کے پیدا کرنے کے لئے امین اللہ نام ہے (۱۰) کسی مذہب کے کامل و اکمل اور مستحکم اللہ ہونے کا یہ نشان ہے کہ ہر شے آئندہ و ضروری امر میں اپنے پیروں کو ہدایت دیکے۔ دوم اس مذہب میں ایسے وجود ہوتے ہیں جو ان پر بات پر حال ہو کر دوسرے کے لئے نمونہ بنیں۔ نمونہ کی یہاں تک ضرورت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی نماز سکھانے کے لئے جبریل کا نمونہ دکھا گیا (۱۱) قرآن مجید اپنے پیروں کی مڑ کا محتاج نہیں بلکہ وہ اپنے مقتدی کی مدد کرتے ہیں اور جو کہ خدا تعالیٰ عالم الغیب ہے اس لئے کسی آیت کے متعلق ایسا اعتقاد نہیں ہے جس کا جواب اسی آیت میں نہ ہو سیرا ایمان ہے (۱۲) جب حالات بدل گئے۔ تو شریعت کے احکام بدل گئے۔ مگر اسلام کی شریعت ایسی کامل ہے کہ وہ کبھی نہیں بدلتی۔ اگر کوئی ایسی بات ہو۔ تو اللہ تعالیٰ حالات کو بدل دیتا ہے مگر شریعت نہیں بدلائیگا۔ (۱۳) اگلی شریعت میں ایک خاص قوم کے لئے یقین۔ پھر بھی مکمل نہ یقین

خلیفہ مسیح کیسے بنیں

مکرمی اکل صاحب اسلام

عکبر و جمہ اللہ و برکاتہ۔ حضرت کی طبیعت اللہ تعالیٰ میں ہے اپنی تشنگا میں حق و حقیقت اور جلالین اور دیگر کتب کا درس دیتے ہیں۔ زخم خفیت سامانی ہے اصحاب دعا کرنا کہ اللہ تعالیٰ زخم کو بھی موت کئی عطا کرے و السلام۔ علامہ ثارت احمد عفی عنہ۔ از قادیان۔

جیکر۔ آپ سات ماہ سے قادیان میں مقیم ہیں، جو مفتی صاحب مکرم مہدی اعلیٰ مجال بنو عافیت آج ۱۶ مئی کو قادیان میں آگئے ہیں۔

کلام امیر

بڑا درد کوں و صدق و صدا۔ ولکن میفرمائے بر مصطفیٰ۔

برائے کے ساتھ مولا و خانی

صاحب فرماتے بھی شادیان کہیں۔ ان بیت کی بھی شادیان جو میں ادن کو رسول اللہ سے بڑی محبت تھی۔ یہاں تک کہ جاب میں قسربان کہیں۔ لیکن وہ شادیان کے ساتھ حد و نسبت میں پڑتے تھے۔ حالانکہ یہ ایک عمدہ بات تھی۔ پس میرے نزدیک ایک نذر عت ہے۔

قرآن مجید کی

اگر اس شخص میں ایمان باغیب ہو یعنی اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہو۔ قیامت کا قائل ہو۔ دعاؤں کا قائل ہو اور سخاوت کا مادہ رکھتا ہو۔ یعنی صدقہ و خیرات بقدر طاقت دیتا ہو تو اسے قرآن پڑھنا جائز ہے شکر کن کی اولاد

تھم یا محرم

امیر مسیح کا کہنا ہے مزائی کا خانہ دیا یا ہی؟ جیسے رافضی کا کہ کوئی اس جملے میں سے کچھ نہ کہے۔ رافضی تو دوسرے جو خلفاء راشدین میں مدین میں سے کسی کا ساتھ نہ کہے ان پر تبرک کرنا ہو۔ ہم تو حضرت قائم الانبیاء سے کے قائم الخلفاء تک سب کو مانتے ہیں۔ انکار۔ تمذیب و تبرک تو آپ ہی کے حصہ میں آیا ہے۔ پس رافضی کن ہوتا؟

برادر عبد الرحیم صاحب د اسلام آئندہ سے لکھتے ہیں

اخلاص

از سلسلہ عالیہ محمدی ہرگز جدا دندہ ام۔ ہر روز درود و عشق و قہو لم۔ ہاشمیر درود شاد جان بدست خود

بجانبہ! اگر قادیان آو گئے تو ہم

خازنہ غائب۔ ایسے حکام اسلام کا نائب بنی۔

رہبر ریس قادیان دارالان میں میان معراج الدین عمر۔ برصہ شہرہ و بیرون شہر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا

اور ملائکہ (۳۱) والکتاب - اور اس کی جیسی ہوگی کتابیں پر۔
(۵۱) ذالقیلین - اور خدا کے نام میں یوں پر (۶۱) والبعث -
بعد الموت - اور تم کے بعد کسی شخص پر (۷۱) والقد وحیہ
وشرع منہ اللہ تعالیٰ - اور اس پر کہیں میری کا نذرہ افسس
سے (۸۱) وان شہد ان لا اله الا اللہ ذالجمہۃ والحدود
اور یہ کہ تو اپنے قل وقل سے شہادت ہے کہ کسی معبود میں ہے اللہ
کے اور بے شک (یتنا) محمد اللہ کے رسول ہیں - (۹۱) ذالقیل
الصلوة فوضو سابع وقتنا - اور نماز کو اپنے وقت پر
وضو کے ساتھ ادا کرے (۱۰۱) ووقی الزکوۃ - اور تو زکوۃ
دینا ہے (۱۱۱) ونصوم لعضایہ - اور رمضان کے روزوں
کے - (۱۲۱) وحجۃ الیبتان کان ذلک مالہ - اور بیت اللہ
کا حج اگر تیرے پاس مال ہو (۱۳۱) وتصلی اثنی عشرۃ
رکعت فی کل یوم ولیلۃ - اور درمات میں بارہ ستائیں روزوں
پر - (۱۴۱) والوتر لاتشک فی کل یلیلۃ - اور اپنے رات
کرد چھوٹے (۱۵۱) ولا تشرب کمالہ - اور اللہ کے کسی قسم
شرک نہ کرے - (۱۶۱) ذالقیل والذیک - اور اپنے والدین
کی نافرمانی نہ کرے - (۱۷۱) ولا تاكل مال الیتیم ظلما
اور تو تم کو مال غصب سے نہ کھائے (۱۸۱) ذالشراب الخمر - اور
نوشرب نہ پئے - (۱۹۱) ولا تزن - اور تو زنا نہ کرے (۲۰۱)
ولا یحلف باللہ کا ذبا - اور تو اللہ کی جھوٹی قسمیں نہ کھائے
(۲۱۱) ولا تشہد شہادۃ زور - اور تو جھوٹی گواہی نہ
(۲۲۱) ولا تعجل بالحدیث - اور تو خواہشات نفسانی کا پرورد
ہے (۲۳۱) ولا تفتب احالۃ المسلم - اور تو اپنے مسلمان
بھائی کی غیبت نہ کرے (۲۴۱) ولا تقذوف المحصنۃ - اور
کوئی پاک دامن پر عیب نہ لکھے - (۲۵۱) ولا تفسد اخاف المسلم
اور تو اپنے مسلمان بھائی کی غیبت نہ کرے (۲۶۱) ذال
تلقب ولا تلہ مع اللہین - اور تو بولوب دینے پر
بے صبر نہ ہو - (۲۷۱) ولا تقاتل للخصم یا
قصیر یؤی بذلک عیب - اور تو بہت قد بیکر بہت نہ
ہے میں دلی آزادی کے طور پر عیب میں ذکر (۲۸۱) ولا تشتر
بعدم من الفاس - کسی آدمی کے ساتھ نسخہ نہ کر - (۲۹۱) ولا تشہد
بالنمیمۃ بین الاخوان - اور دو بھائیوں کے درمیان
گھڑی بھائی (جھل خری) ذکر (۳۱۱) واشکر اللہ تعالیٰ
علی نعمتہ - اور اللہ تعالیٰ کے نعمتوں پر شکر گزار رہ - (۳۲۱)
وخصم علی البلاء والمصیبۃ - اور بلا و مصیبت پر صابر رہ
(۳۳۱) ولا تامن من عذاب اللہ - اور اللہ کے عذاب سے
بے ڈر نہ ہو - (۳۴۱) ولا تقطع اقرباعک - اور اپنے رشتہ
داروں سے قطع نہ کر (۳۵۱) وصلح بک صدمی شہ
اختیار کر - (۳۶۱) ولا تلعن احداً من خلق اللہ
اللہ کی مخلوق میں سے کسی پر لعنت نہ کر - (۳۷۱) والکثیر
من النسیج والتکبیر والمقتلیل - اور فانی کی لڑکی
اس کی توجہ اور فرویت کا ذکر نہ کرے (۳۸۱) ذال

فَدَعَا حُضُورَ الْجَمْعَةِ وَالْعَالَمِينَ - جَمْعُهُ أَوْ مَعْدِنٌ مِنْ
عَاضِدٍ مِنْهُ كَرُفُورٍ (۳۹) دَاعِلُهُ أَنْ جَاءَ أَصَابُكُ
بِئْسَ لِي لِقَافُكَ وَمَا أَخْطَأْتُ لَمْ يَكُنْ لِي ضَيْبُكَ كَرَمُهُ
جَانِ لَهُ كَرُفُورٌ كَرَمُهُ رَغَزَرُهُ وَالْأَبْ وَتُخَيَّرُ وَالْأَبْنِ
أَوْ جَرِ بَرِيئُهُ مَقْدَرُ بَرِيئِهِ وَبَرِيئُهُ بَرِيئُهُ رَضَا بَرِيئُهُ (۴۰)
وَلَا تَقْضِ قَضَاةَ الْقُرْآنِ عَلَى كُلِّ حَالٍ دَكْسُ
عَالَتِ مِنْ فَرَانٍ كَلَامُهُ رَضَا بَرِيئُهُ

تھنکے
جزا کے لئے

دورانِ پمپہ اخبار میں یہ بحث چل رہی تھی کہ
 تنہا تک تو کی بجائے کون سا لفظ بہتر ہے
 کرنا چاہیے۔ اس پر کوئی تعلیم دے دھڑلے
 سے چلا گیا۔ ذرا سے اٹھاؤ کے ساتھ
 یہ شکریہ۔ کوئی مشکوہ۔ سخت افسوس کی بات
 یہ نہ ہو کہ لوگوں میں جوہر چلے سے کمال
 پروردگار پر موزی اور من کا کافی مبادت لینے
 اللہ۔ ایک ایسا جامع لفظ ہے جو ہر طبقہ کے
 کار آمد ہے اور جس سے کام کر لینے والے
 سیکھتے ایک احسن طریق سے اور جو جانا ہے
 تہذیب سے سکنا ہے جس کے فیض اقتدار میں
 ہے۔ پس اس لفظ کو چھوڑ کر جو صرف مختص
 ہے کسی اور طرف تو جگر آحران نصیب کی
 کی عبادت (تخما) تمام ذرا ہر عالم کی عبادت
 کام کا سلام تمام قوموں کے سلاموں سے بہتر
 اس پر نحو کر رہا۔

قرآن مجید کی آیات
اخبار و ن مین

یہ جماعت علیٰ غایت صاحبِ ایک
بحث چمپورسی ہے کہ ادب کے
کے قرآن مجید کے آیتیں اخباروں
میں نہیں مدح جونی چاہیں۔
دو خدا اٹھائے کہ حکم میں یہ فرقی
سننے کوئی نساو لازم نہیں
بن کوئی نہ کوئی تباہت کھلی آتی
بادوں میں ترجمہ آیت ہو لیکن
کی بنیاد پرے کی اور گونا
ن نصرت کریں گے۔ قرآن مجید کے
کے احکام کے مقابلہ میں اپنے
خواہش نفس کی پروردہ کی جاوے
آج مجید کا مجموعہ اپنے سلسلے کے
اس کی عظمت کے لئے من۔
نیک کارطانی پر کہہ دیتے
ہیت ارمان ہے۔ شاہ صاحب
رات دن اپنے مریدوں کو تعلیم
لی الذہن موکر تفرقا کریں۔ کیا
سلطان صاحب اکرام کا بھی طنز
یہ نہ کہہ کر دیا کرتے تھے۔ اور

حضرت امیر کے نام

منی آرہوڑ بھیجنے والے
 ہے اویاتی درود روپہ امت
 من تفصیل کھنچن۔ مگر
 طریق یہ ہے۔ کہ منی آرہوڑ کے
 جاوے۔ جو صاحب پڑٹ
 اس پر مل کر داؤن۔ (پہ
 حضور غلیظہ کے منہ میں
 زدنہ فی الحال بند ہے۔
 کہ منی اور حضرت اقدس
 سہارن پری مہار جی داؤن۔
 نام اگر ان کہانوں کا آرہوڑ بھی
 قیمت کا منی آرہوڑ آجاسیو

کون اللہ تھا؟

شرا

انعام

۵۰ روپے انعام
 مفت کے ساتھ
 بالین چالیں صفحو
 کے عرض میں ہے
 مجمبر الرحمن کا معنی
 ارادہ تھا کہ اسے
 کا معنی انشاء کے
 وجہ سے محمد ربی
 والسلام

اورنگ زیب کی سلوک منہ و سب

جلسہ میں حال ہی میں راجا جی رنجن سین سے لکھا ہوا ہے پیش کیا۔ یہ فرمان شاہنشاہ ابوالحسن حاکم بنارس کو سلطان محمد بہادر

www.aail.org

فتح الحمد

یہ وہی ترجمہ ہے جس پر
میں اس سے پہلے کچھ
چکا ہوں اب میں ایک بار
پرسرری نظر ڈال کر دکھاؤں کہ ترجمہ صاحب جہان
اپنی رائے کو دخل دیا ہے وہ ان غلطی کھائی ہے۔

(۱) بسم اللہ سے پہلے جب صریحاً قرآن ایک مقام پر چکا
ہے تو بجائے شروع کے پڑھ اللہ کے نام سے اس کا ترجمہ
کیوں نہیں کر دیا۔ پھر اللہ کی بجائے خدا لکھ کر کہیں اس لفظ
کی بے قدری کی گئی ہے جو اس بے مثل ذات کے لئے مخصوص
ہے۔ رحمن اور رحیم کے معنی بھی کچھ ٹھیک نہیں۔ کئے
اس کا ترجمہ مقررہ قرآن الدین سے کیا خوب کیا ہے۔

(۲) غیر المصنوب علیہم ولا الضالین۔ کے معنی فرماتے
ہیں ان کے رہنے پر غصے ہوتا رہا اور نہ گمراہوں کے رہنے
اللہ تعالیٰ کی طرف خدا کو منصب کرنا ایک سو ادبی ہے۔
دب: غیر المصنوب کی صفت انہی علیہم ٹہرائے تو
بہت بہتر تھا یعنی ایسے انعام کئے گئے کہ غضب کیا گیا
ان پر۔

(۳) الذیٰب کی تفسیر یعنی مایہ چیزوں کے لئے الفاظ قرآنی
میں تصریح کیا ہے معنی تو یہ ہیں کہ انہی پر اللہ کو غریب
پانے کی چیزوں کو تنہا میں اور لوگوں سے غائب رہ کر۔
(۴) مما دذخناہم ینفقون میں ماد ذقنا کو صرف
مال سے خاص کر دیا اور اس اعم از قرآنی کا خیال نہ کیا ہو
اس کے عام مفہوم میں تھا۔ مطلب تو یہ تھا کہ جو اللہ نے
کسی کو دیے مال یا علم یا کوئی اور قوت۔ اس میں سے کچھ اللہ
کی راہ میں بھی خرچ کرے۔

(۵) یحییٰ دعون اللہ کا ترجمہ خدا کو کھانا دینا بہت ہی پسند
ہیں مہلا اللہ کہ بھی کوئی حکما دے سکتا ہے۔ یوں کہتے
اللہ کو ترک کرتے ہیں۔ الخیر الامساک۔

(۶) واذا لقوا الذین امنوا۔ ترجمہ فرماتے ہیں۔ اور یہ
(عجب شیطان) لوگ (ہیں) معلوم نہیں کہ خواہ مخواہ یہ عجب
شیطان بڑے کی کیا ضرورت ہے اور اس فیض سے
کن مطالب قرآنی پر روشنی دانی مقصود تھی۔ پر ہے۔ الزائد
نہ۔

(۷) اللہ یستعزیٰ بہم۔ کا ترجمہ ان سے خدا ہنسی کرنا
ہے بھی ویسے ہی پسند نہیں جیسے خدایہ کے معنی چکا اور اس کی
نسبت اللہ سے۔ اللہ والہ الاستحقاق۔ حقیر نداشتن
بس معنی صاحب ہیں۔

(۸) ما امر اللہ بہ ان یوصل کے ترجمہ سے پہلے رشتہ

قربت کچھ کر پھر ایک آیت کے مفہوم عام میں دخل ہے۔
حالانکہ کسی ایسے تعلقات میں جنہیں خدا نے جوڑنے کا ارشاد
فرمایا مثلاً نبیوں۔ ولیوں۔ پاکیزہ ذریعہ سے تعلق پیدا کرنا۔
بڑا ناظر رہی ہے۔ وغیرہ نکات۔

(۹) خلیفہ کے معنی نائب اور پھر اسے اپنا نائب کہہ کر خاص
کر دیا یا بالکل صحیح نہیں۔ خلیفہ کے معنی احکام کو نافذ کرنا والا
دوسرے کو اپنی جگہ قائم کرنے والا۔ دوسرے کی جابجا رہ
ہونے والا۔ آدم علیہ السلام انہی احکام کے پیچھے
والے اپنی نسل کو اپنی جگہ ارشاد آتی سے قائم کرنا
اور پہلی مخلوق کی جابجا تھے۔

(۱۰) سخن شجرہ کے معنی بیان فرماتے ہیں۔ ہم ہر وقت
تعلیق کے ساتھ کہیں جابجا یہ ہر وقت کہاں سے نکلا۔

(۱۱) شجرہ داکا الیہ۔ ترجمہ سجدہ میں گر پڑے
سجدہ کیا سجدہ سادھے معنی تھے۔ آیت کے خواہ مخواہ

(۱۲) بما انزلنا۔ کے ترجمہ کے ساتھ پھر آخر الزمان
لکھنے کی آپ کو کیا ضرورت تھی اور یوں بڑے کو تو آپ
چاہیں مولوی نمبر احمد صاحب سے ہی زیادہ عبارت پریشان
کے اندر رکھ دیں۔

(۱۳) لانشقوا باقی ثمناً خلیلاً۔ کا ترجمہ فرماتے ہیں
میری آیتوں میں تجھ کو کسے۔ یہ تحریف کرنا۔
بڑا دینا۔ تصرف بجا کی دلیل ہے۔

(۱۴) دانتا لکھبیرہ۔ کا ترجمہ کیا ہے اور بے شک نماز
گران ہے۔ اتنا کہ بچہ پڑھے۔ یہ نماز لکھنا تھا۔

(۱۵) والفرقان۔ کا ترجمہ مجھ سے فرماتے ہیں اول تو
مجھ پر یہ لفظ قرآن و حدیث کی زبان میں نہیں۔ دوم فرقان
کی دوسرے سو قہ پر تشریح بھی فراوی۔ یعنی وہ نصیحت کا لہجہ
جو انبیاء کو ہی دیا میں ملتا ہے۔

(۱۶) فستکونامن الظالمین کا ترجمہ نافرمان کرنا سوار
ہے اللہ تعالیٰ نے شجرہ اور مننا الکتاب الذین اصطفینا
میں عجب و نا فہم سم ظالم لنفسہ۔ سے ظاہر کر دیا کہ
ظالم بھی ان عباد میں داخل ہیں جن کو کتاب کے وارث بنایا گیا
اور جن کو برگزیدہ کیا۔

(۱۷) فاقبلوا الحکم۔ اپنے نہیں تسلیم کر۔ خود کشی کا حکم
اللہ تعالیٰ دے۔ یہ مسیح نہیں بلکہ مسیح سے کہ قتل کر دیا
لوگوں کو قتل کرنے سے اس جرم کا ارتکاب نہ تھا کہ کیا

(۱۸) وابدانہ بروح القدس۔ اور اپنے کلام کے
اسے سوچ کر یا یہ معنی صحیح میں آپ بروح القدس یعنی جبریل
کہتے ہیں۔ وکذلک ادعینا الیہ روحاً من امونا

سے روح مجھے کلام ثابت کر۔
(۱۹) ودفینا نقولون۔ ایک کو قتل کر دینے کی رو سے مونا
تو بھی تفسیر کر دیتے ہیں۔ معنی سے بہتر۔

(۲۰) من کان عدواً لجبریل۔ کے معنی اپنے ہاتھ میں جو
شخص جس پر کلمہ کا ذکر ہو گا اس کو قتل کرنے میں مرنا چاہیے
اس قدر اذہار عادت اور وہ بھی اپنی طرف سے حضرت اب
اگر کچھ لکھنا چاہے معنی فان اللہ عدو للکفر من سے استنباط
کرے کہ یہ لکھتے تو کہ کا فر ہے اور اصل میں استفہام
انکار ہی ہے یعنی کون بڑا دشمن جبریل کا۔

(۲۱) ما انزل علی الملکین۔ کہ آپ کا دو بار ستر مرتبہ
جا بجا بلکہ کئی مرتبہ تشریح فرماتے ہیں۔ و یجعلون کما یشاء
یہودی کہ یوں نہیں بنا دیا کہ یہ یورپی کہتے ہیں۔

(۲۲) دلاخود علیہم ولا ہم یحرفون۔ آپ ایسے ثابت
دن سے خاص کرتے ہیں۔

(۲۳) اللہ تعالیٰ نوراً ما ہے۔ کذلک قال الذین من قبلہم
اور آپ ترجمہ فرماتے ہیں بکواس کیا کرتے تھے۔

یہ سرسری تفسیر ہے میں انشاء اللہ تعالیٰ پھر بارہ اولیٰ ثانی
بھی نظر کر دیکھا۔

(۲۴)

مقبورہ

ابن خزمہ جو نے سرفراخان کی آڑ لے کر
ہمارے مقبورہ شہیدی پر اعتراض کیا ہے میں
اس غلط فہمی ڈالنے کے لیے اس کا کشش کر

اور کرتے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سند
ذیل عبارت نقل کر رہا ہوں جس سے مقبورہ شہیدی کے بننے کا
اس میں دقت کے لئے شرط مقرر کرنے کی حکمت درج ہے۔
پیر امیر ا۔ داغ جو کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ اس کا لایا
ایک ہی جگہ دفن ہوں تاہم وہ کی نسلین ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر
ایمان تازہ کریں اور ان کے کارنامے دیکھ کر خدا کے لئے ہوں

لے دینی کام کئے۔ ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہوں یا لاخیر
دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اس کام میں ہر ایک مخلص کو مدد
اور ایمانی جوش ان میں پیدا کرے اور ان کا خاتمہ بالآخر کرے

پیر امیر ا۔ کوئی اس قرینان اور اس انتظام کو مدحت میں قبول
نہیجے کیلئے کہ یہ انتظام حسب دلی الہی ہے۔ انسان کا اس
میں داخل نہیں اور کوئی یہ خیال نہ کرے کہ صرف اس قرینان
میں داخل ہونے سے کوئی شہیدی کیونکر ہو سکتا ہے کیونکہ یہ

مطلب نہیں ہے کہ یہ زمین کسی شہیدی کی گود ہے نہ کسی خدا کے
کلام کا یہ مطلب ہے کہ صرف شہیدی ہی اس میں دفن کیا جائیگا۔

پیر ائمہ ۳۔ اس نے خلیفہ بنو امیہ کی بیوی تھی ہے اس طرف مائل کیا کہ ایسے قبرستان کے لئے شرائط لگائے جائیں۔ کہ وہی لوگ آئیں داخل ہو سکیں جو اپنے صدق اور کامل استیلا کی وجہ سے ان شرائط کے پابند ہوں۔ سو وہ تین شرطیں ہیں ان میں کوئی کمی نہ ہوگا۔

ہر ایک صادق کامل ایمان کو اختیار ہوگا کہ اپنی وصیت میں اس سے بھی زیادہ دے لیکن اس سے (دوسرے حصے) کم نہیں ہوگا اور یہ مالی آمدنی ایک بادشاہت و ممالک علم بحین کے سپرد رہے گی اور وہ ابھی مشورہ سے ترقی اسلام اور اشاعت علم قرآن کو تلب وینہ اور اس سلسلہ کے داعیوں کے لئے حب و حیات مذکورہ بالا کریں گے۔

اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی ہوا اور عورت کے پرنیز کرنا اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرنا سچا اور صاف مسلمان ہو۔

ہر ایک صالح جاس کی کوئی بھی جائداد نہیں اور کوئی مالی خدمت نہیں کر سکتا اگر یہ ثابت ہو کہ وہ دین کے لئے اپنی زندگی وقف رکھنا تھا اور وہ صلح تھا تو وہ اس قبرستان میں دفن ہو سکتا ہے پیر ائمہ ۴۔ میں دعا کرتا ہوں کہ خدا امین برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنائے اور یہ اس جامعہ کے پاک دل لوگوں کی خوشگیاں ہو جنہوں نے حقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لئے ہو گئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے طبع وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھایا۔ آمین یا رب العالمین۔

پھر میں دعا کرتا ہوں کہ اسے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے ایک پاک دل کو قبر بناجو فی الواقع تیرے لئے جو چکے اور دنیا کی اغراض کی ملنی ان کے کاروبار میں نہیں۔ آمین یا رب العالمین۔

پھر میں تیری دفعہ دعا کرتا ہوں کہ اسے میرے قادر کریم اے خدا کے غفور و رحیم تو صرف ان لوگوں کو جو قبرستان کی جگہ سے جو تیرے اس فرستادہ پر چکا ایمان رکھتے ہیں اور کوئی لغاف اور غرض نفسانی اور بدلتی اپنے اندر نہیں رکھتے اور عبادت کرنا ایمان اور طاعت کا ہے بجالانے میں اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں میں سے تو رافضی ہے اور جن کو تو جانتا ہے کہ وہ بکلی تیری محبت میں کھوئے گئے اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور جو سے طلب اور انشراح ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔ آمین یا رب العالمین۔ مندرجہ بالا باتیں پڑھ کر کسی کو دم بھی نہیں گزر سکتا کہ یہ زمین کچھ بیشی بنانے کی تاثیر رکھتی ہے بلکہ صحت یہ اس کے

کہ اس میں اسی شخص کو دفن ہونے کا موقع ملے گا جو بیشی ہے اور آپ کی دعائیں مستجاب ہیں اور جائداد و وصیت کی جاتی ہے اسے بھی خاص حضرت اقدس بادل کی اولاد کی ذات توفیق صفات سے کوئی تعلق نہیں کہ یہ کاروائی کسی خود غرضی پر مبنی ہو۔ بلکہ اشاعت اسلام مقصود ہے۔

جو شخص بے اصول ہو وہ حقیقت میں اس قابل نہیں رہتا کہ کسی بات کی خدمت تو جہل جلتے ابن خوزجہ خود کہہ چکا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص کسی قوم کے لیڈر کو برا کہے تو اس جماعت کو حق پہنچے کہ اس کا ہر ایک فرد جی کہہ لے کہ اسے گالیان ملے۔

پھر اس پر پڑ اہل حدیث میں کھلا ہے کہ کسی حد کو بدل دینا اخلاق سے گری ہوگی بابتہ۔ کیا ابن خوزجہ صاحب محمول گئے ہیں کہ وہ جماعت احمدیہ کے واجب التعلیم کی جاتا۔ میں کیا کچھ کہہ سکتا ہوں بلکہ اب تک کہ میں نے تو کیا ہی اصل کے مطابق جماعت احمدیہ کو حق نہیں کہ وہ اسے پارہ ششم کے چیلہ کو ع پر نظر کر کے کچھ کہے گئے قادیان کے اخبار تو ہمیشہ نرمی کا سلوک کرتے رہے لیکن لافوں کے سمجھ باتوں سے کم ماننے میں۔ آخر وہی سے ایک ہی تیسرا اٹھا تو ابن خوزجہ نے جس نے ایک (دوبی) آنکھ سے دیکھنے کے جہان سے تیسرا چاب کا لقب لیا ہے، دانت نکالنے شروع کئے۔

کاش کہ! ابن خوزجہ صاحب ہماری نرمی سے فائدہ اٹھا اور اپنے دل پر خودی بدل لیتے اور ان کو یہ دل نہ دیکھنا پڑتا جو ان کے رفیق سفر ہیں ان کو دکھلا رہے ہیں۔ اب تو کو حق کے ساتھ بدلنے کی درخواست کرتا ہے۔ حالانکہ جب انہیں برابر کہا گیا۔ کہ خواہ مخواہ منی بدلنے کے واسطے کا دیان نہ کھاکر بلکہ قادیان، تو انہوں نے نہ مانا اب چاہیے تو یہ کہ جب تک اسے سال گذر جائیں جسے سال قادیان کو کا دیان لکھتے رہے ہیں وہ صبر کریں اور گھبراہٹ نہیں کریں کہ وہم بعد وہم اول مرتبہ اور قاعدہ و علیہ بعثل ما اعتدی قرآنی ارشاد ہے۔ ضمن عفی واصلحہ پر بھی عمل کر کے دیکھ سکتے ہیں اور پنجابی باشندہ بولی میں ز اور ض میں کوئی فرق بھی نہیں۔ ہر دو کا لفظ ایک ہی ہے آپنے خود جب عدالت میں اپنے باپ کا نام بتلایا تھا تو خود جہی کہا تھا۔ جن کا لفظ ظاہر نہیں فرمایا تھا۔ علاؤ الدین جن کو آپ کی گوشمالی کا کام خباب میر صاحب نے اپنے دتر

لیا ہے جب ہمسایہ کی سفارش آپ کے متعلق نہ ہو ہم اس پر توجہ کرنا پسند نہیں کرتے۔ لہذا درخواست مائل نے اعمال داخل دفتر ہوتی ہے۔ اور جو دیکھ آپ کے تبدیلی حروف کے متعلق بتلائی ہے سو اس طرح کی تبدیلی آپ کے اور آپ کے باپ دادا کے ناموں نسبت ہو سکتی گی بشرطیکہ ان کے نام متفق ہو سکیں۔

عرض حال

(اپریل ۱۹۱۱ء کی ایکٹ)

(۱۹۱۱ء)

کوں میں کیا گرفتاریاں ہوں

کسی کا کشتہ تیغ ادا ہوں

کسی کی شان سے میں جی رہا ہوں

کسی کی آن پر میں مر رہا ہوں

بتاؤں کیا نہیں اپنی حقیقت

شکست دعوہ قادیانی ہوں

پہنچ جاتی ہے جو خوش بریں تک

کسی مظلوم کی آد رسا ہوں

بدن تک جو پہنچ کر رہ گئی ہو

کسی سکین کی وہ التبا ہوں

مری افتادگی کا ہے یہ عالم

جہاں خاکساری کا سما ہوں

یہ میرے تن کے سامان ہیں کیوں

کہیں تو آپ ہی اپنی قضا ہوں

ہمیشہ طاق رہنا میری قسمت

نمازش م کی گویا ادا ہوں

ہمیشہ خون دل مینا ہے عادت

کسی کی دست رنگیں کی جانا ہوں

ہمیشہ خاک بر سر پھرتے رہتا

آہی میں بھی کیا باد صبا ہوں

ہمیشہ مضطرب خاندان میں ہوں

کسی کی چشم پر فتن کی جانا ہوں

میں ہوں گم کردہ عورت تجلی

کسی سوئے کا میں بھی اک فتنی ہوں

خواب غمہ حال و ذرا بیکس

کسی کے عشق کا میں انتہا ہوں

سیر رفتے میرا آسمان پر ✽ جیب کیر یا کا خاک پا ہوں

غلام احمد مختار ہو کر ✽ سراپا نقیص اکمل پڑھا ہوں

جواب :- نبی کے لقب کے آپ مہدی موعود ہوتے ہیں
 ارفع اور بعید جلتے ہیں لیکن یہ بھی آپ کی کئی معلومات پر دلالت
 ہے آپ کے معققات ابن ابی جب نصرت رسول خاتم النبیین اور
 سرور انبیاء کی نسبت لکھا ہے کہ اس کے پہلے وہ مہدی موعود
 کی بیعت کریں گے۔ تو معر علی سلطان نبی کے اطلاق پر اس کے ہرگز

گھبرانہ پائیے۔

اب، باقر جی سے لکھا ہے کہ ہمدی موعود سب اول العزم منہجین اور نبیین کے جامع مظہر ہوں گے اہل عبارت رسالہ رحمت میں یوں ہے: ”گویدہ کہ خداوند نظر کند بہ آدم و شیث و نوح و اسم و ابراہیم و اسمعیل و یوشع و عیسی و متعون پس نظر کند بہ مہدی ۳۱ مطبوعہ لکھنؤ۔“

(ج) نفع نظر ان سب حوالہ کے بیان پر ایک ایران کی محقق و محنت کے مقولہ سے عام علم کے نتیجہ کا جماعتی عقیدہ ظاہر کرتا ہوں جو یہ ہے کہ اگر آٹھ عشرینے شیعوں کے بارہ امام انبیائے الاولیاء میں سے بھی افضل ہیں۔ اہل عبارت یہ ہے زیر ذکر علامہ امامیہ انشاء خدا را از پیغمبران اولی العزم فاضل تر و نادر“ (ناسخ التواریخ جلد ششم کتاب دوم صفحہ ۸۴)

ہندوگان دین کی فضیلت مطلق یا باہمی جزوی فضیلت کی نفی کے لئے حضرت مریم اور حضرت سیدہ کی تقریر بھی قابل غور ہے دیکھو خدا مریم کو افضل النساء العالین ظاہر کرتا ہے واضح ظہور علی نساء العالین اور رسول کریم حضرت سیدہ کوسیدۃ النساء العالین فرماتے ہیں اب آپ فرمائیے کہ دونوں میں سے کون افضل ہے اور کیوں؟

پس پیرائے معترض شیعا آپ کی نصیحت غور کرتا ہوں۔ کہ ائمہ حق پر اعتراض وارو کرنے سے پہلے آپ کسی مجتہد صاحب مشورہ کو لیا کریں کہ کہیں یہ اعتراض خود شیعی عقائد پر تو وارد نہیں ہوتا پھر اس کے بعد کسی اعمیٰ پر اعتراض کیا کریں۔ امید ہے کہ ان جوابات کو آپ نسی کش پائیں گے۔ والسلام علی من اتبع الهدی۔ خاکپائے امیر المؤمنین۔ خادم ہمہ سیدی

آخری خطبہ کو نجات اور مسیح کی وفات

خدا تعالیٰ کی قدیم زمانہ سے سنت ہے کہ جب کسی نبی کو ار سال فرماتا ہے تو اس سے اس کی خشار ایک بیج بونا جوتا ہے چنانچہ اس کو وہ نبی بودیسا ہے پھر باقی نشو و نما اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہوتا ہے۔ اللہ جل جلالہ خود اس بیج سے پودا بناتا ہے جیسے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خداوند تعالیٰ نے توحید کا بیج دے کر روانہ فرمایا آپ سے اسے نکھایا اور اس کا نشو و نما اللہ تعالیٰ نے کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو راحت جا دوائی میں تشریف فرما ہوئے اور پودے خدا تعالیٰ کی طرف سے بیان تک نشو و نما پایا کہ آنحضرت تمام دنیا میں اس کی خوشبو بھگ رہی ہے یہ وہی پودا

ہے جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور بیج دھنسا کے بویا تھا ایسا ہی اس زمانے میں حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود میرزا غلام احمد صاحب ایک بیج وفات مسیح کا بویا جس کے پودے خود آپ کے زمانہ میں ہی بہت کچھ نشو و نما پایا اور ابھی بہت ساحلہ اس کا باقی ہے اب اس کا پھل پھولنا اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہے آپ نے ایک اسلام کو مہر دینے والی چیز دے رکھا اور اسی مہر کا آپ نے اللہ تعالیٰ کے قول سے نجات کر دیا۔ فلما توفیتنی الی آخرہ۔ اس آیت کریمہ سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی قوم کا بجز ان آپ کی وفات کے بعد ہوگا جیسا آپ قیامت کے جواب میں گے جب تو نے مجھ کو دیا۔ تیرینے نے میری اور میری ماں کی پرستش کی۔ تو جب شرکت ثلث قوم نصاریٰ میں آپ کی وفات کے بعد ہوئی اور انھوں نے تو

اب بات مکمل ہو گئی کہ شرکت ثلث قوم نصاریٰ میں موجود ہے جس سے کسی کو بھی انکار نہیں پس معلوم ہوا کہ حضرت مسیح علیہ السلام وفات بھی پانچکے یہ تو آپ خدا کے قول سے ثابت کیا۔ پھر حضرت نبی کریم کی شہادت روت معراج تشریف سے صاف ظاہر ہے جیسا آپ فرماتے ہیں کہ میں نے عیسیٰ اور موسیٰ کو مردوں میں دیکھا اس سے بھی ثابت ہو چکا کہ حضرت مسیح آپ کے۔ باقی اجماع ائمہ کا رہ گیا ہو وہ سند بھی صاف ہے کہ سب سے پہلا اجماع جو ہوا ہے وہ وفات مسیح پر ہی ہوا جیسا کہ جب نبی کریم فوت ہو گئے تو بعض اصحاب رہ گئے کہ آپ ابھی غشی میں ہیں۔ فوت نہیں ہوئے۔ کیونکہ بہت سی پیشگوئیاں ابھی تک پوری نہیں ہوئیں اور اسے اختلاف میں حضرت ابوبکر صدیق گادوں سے تشریف لائے تو آپ نے نبی کریم کی پیشانی پر برس دیا اور فرمایا۔ ما عشتہ الا رسول قد خلت من قبلہ المرسل۔ آئیہ۔ تو سب صحابہ کرام خاموش ہو گئے اور مان لیا کہ فی الواقع آپ فوت ہو گئے۔ عقلیہ آدمی سمجھتا ہے کہ اگر صحابہ کرام کے دلوں میں یہ بات جوتی کہ عیسیٰ ابن مریم زندہ ہیں تو ممکن نہ تھا کہ وہ عرب جب رہتے اور آپ کی وفات کو تسلیم کرتے اور ان کا یہ خیال کہ نبی کریم فوت نہیں ہوئے آگے سے بدرجہا پختہ ہو جاتا اور وہ مان سکتے تھے کہ نبی کریم فوت ہوں اور حضرت عیسیٰ زندہ آسمان پر بیٹھ جیم غصہ ہی بیٹھا ہو وہ فوراً کھد اٹھتے کہ جیسے مسیح بھی تو زمین پر زندہ رہے ہیں تو آپ کیوں کہ فوت ہو گئے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام دل میں اس کا فیصلہ کر چکے تھے۔ کہ کوئی نبی زندہ نہیں۔ سب نے کاس الموت نوش جان فرمایا

اور فرمایا اے لوگو مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تم اپنے نبی کی وفات ڈرتے ہو۔ بھلا بتاؤ تو کیا کوئی نبی جو مبعوث ہوا ازبند رہا ہے کہ میں تم میں رہوں۔ خبردار میں اپنے رب کو کہنے والا ہوں اور تم مجھے کہنے والے ہو۔ میں نہیں مہاجرین دین کے ساتھ بھلائی کی وصیت کرتا ہوں اور مہاجرین کو بھی بیت کرتا ہوں۔ اللہ جل شانہ فرمائیے۔ ہاں انصارات الانسان لعی خبی۔ الا الذین امنوا و عملوا الصالحات و تواصوا بالحق و تواصوا بالصبر۔ تمام ائمہ فدائی ششائے جاری ہوا کرتے ہیں۔ نہیں کسی امر کی تاخیر اس کی تعمیل پر براہین

اب میں آپ کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری خطبہ پیش کرتا ہوں۔ صاحب فضل ذرا غور سے پڑھیں۔ جب آپ کی بیماری زیادہ بڑھ گئی اور آپ نے ازواج مطہرات سے اجازت لیکر عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں سکونت اختیار کی تو باہر جا نہیں سکتے تھے لہذا فرمایا کہ ابوبکر کو حکم کر دو کہ نماز پڑھ دے اور آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کاندھوں پر بٹیکے لگائے ہوئے باہر تشریف لائے۔ یہ وہ حالت تھی کہ آپ کے قدم مبارک ابوبکر کی زمین پر ٹاٹ میں نہیں رہتے تھے۔ پھر آپ منبر کی نیچے کی سیڑھی پر بیٹھ گئے ٹاٹ سے خیال کیا جا سکتا ہے کہ آپ اس حالت میں کس قدر اہم مسائل کے تشریف لائے ہوں گے۔ بے شک یہ مسائل ایسا ہی اہم تھا

ایہا الناس بلغنی انکم تحافون من موت نبیکم هل خلد بئی فبئین یثیت فاخلہ فیکم الا ذلانی احوی یزیدی و انکم کما حقون بی فادعیہکم بالمہاجرین الذین خیرا۔ وادعی الیہما جریئینا بینکم۔ فان الله تعالی یقول والعصم ان الانسان لعی خسر الا الذین امنوا و عملوا الصالحات و تواصوا بالحق و تواصوا بالصبر۔ فان الامور تجری باذن الله ولا یحکمکم شیطان امر علی استعجال۔ فان الله عز وجل لا یعمل لعلیہ احد۔ ومن غلب الله علیہ دین خاتمہ الله حدہ۔ فکل عسیم ان تولیتم ان فسد فی الارض و تلفطعوا ارحمهم۔ وادعیہم بالانصار خیرا۔ فانهم الذین تبوا الدار و الدار الدار من فیکم فکل علی الفیہم و لہم الخصاصۃ الا فین ذل ان یحکم بئین و یحکم فلیقل من عسیم و لیجوز عن عسیم۔ الا ان کتبا یروا علیہم الا ذلانی فاطمکم و انتم لا یحقرن فی۔ الا فان موعودکم الموعود الا فین احب الیہم حتی فلیکفتم یذا و یساتہ الا فینما یتبعی۔

اور فرمایا اے لوگو مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تم اپنے نبی کی وفات ڈرتے ہو۔ بھلا بتاؤ تو کیا کوئی نبی جو مبعوث ہوا ازبند رہا ہے کہ میں تم میں رہوں۔ خبردار میں اپنے رب کو کہنے والا ہوں اور تم مجھے کہنے والے ہو۔ میں نہیں مہاجرین دین کے ساتھ بھلائی کی وصیت کرتا ہوں اور مہاجرین کو بھی بیت کرتا ہوں۔ اللہ جل شانہ فرمائیے۔ ہاں انصارات الانسان لعی خبی۔ الا الذین امنوا و عملوا الصالحات و تواصوا بالحق و تواصوا بالصبر۔ تمام ائمہ فدائی ششائے جاری ہوا کرتے ہیں۔ نہیں کسی امر کی تاخیر اس کی تعمیل پر براہین

نہ کرے کہ یوں کہ اللہ تعالیٰ کسی آدمی کی جلدی سے نہیں کرتا جو اللہ پر غالب ہونا چاہے خدا اس پر غالب ہوتا ہے جو خدا کو دھوکا چاہے خدا اس کو دھوکے کا اجر دیدیتا ہے اگر تم دالی بنائے گئے تو کیا تم زمین میں فساد اور فطع بھی کر گے اور میں تم کو اللہ سے بھلائی کی وصیت کرتا ہوں۔ کہ نہ کہ وہ دے لوگ جنہوں نے داد اور ایمان کو تم سے پہلے جگہ دی تم ان سے بھلائی کرو۔ کیا انہوں نے تم کو پھیلان میں حصہ دار نہیں بنایا؟ کیا انہوں نے تمہارے لئے گھروں میں فراخی نہیں کی؟ کیا انہوں نے تمہیں اپنے آپ پر فضیلت نہ دی؟ حالانکہ وہ خود بھوکے تھے۔ خبردار جو تم سے دودھ میں خصلہ بردالی بنایا جاوے اس کو چاہیے کہ ان کی برائی سے درگزر کرے اور ان کی بھلائی کرے۔ خبردار ان پر دوسرے کو مت پسند کرو۔ خبردار میں تمہاری لائن ڈوری ہوں۔ اور تم مجھے لئے دالے ہو۔ تمہارے وعدہ کی جگہ عرض کرتا ہوں خبردار جو میری ملاقات پسند کرے اس کو چاہیے کہ نالائق باتوں سے اپنے بے حقوں اور زبان کو بچا دے۔ لباب اللہ رسوفا خط کشیدہ خطبہ کے الفاظ قابلِ غور ہیں۔ دیکھو کس وضاحت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتلادیا کہ تمام مبعوث نبی فوت ہو گئے اس وقت کسی نے ہی نہ کہا کہ عیسیٰ ابن مریم تو زندہ ہیں آپ بھی ہم میں رہیں۔ شاید ہمارے ستر میں یہ کہہ دیں۔ کہ عیسیٰ ابن مریم مبعوث ہی نہیں ہوئے۔ انیسویں اسے لوگو! تم تک ناک انگار میں بڑھتے جاؤ گے۔ خود سوچو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ خطبہ کس قدر آپ کی اہمیت کو بتلاتا ہے۔ خداوند تعالیٰ نے آپ کو بتلادیا کہ یہ جھگڑا آخر زمانہ میں بہت طول پڑا جائیگا۔ بھی اپنے اس آخری خطبہ کے بطور وصیت فرمایا۔ ہمارے مخالفین کو کم از کم اپنے نقصات چھوڑ کر اپنے نبی کے آخری خطبہ کا ہی لحاظ چاہیے تھا کیونکہ قاعدہ کی بات ہے کہ بزرگوں کی آخری باتوں کو لوگ منبرک سمجھ کر یاد رکھنا کرتے ہیں کیا تمہیں تمہارے نبی کے آخری کلمات طیبات کو بطور تبرک یاد رکھنا منع ہے۔ ہرگز نہیں یہ پورا خدا تعالیٰ کے نشانہ سے لگایا گیا ہے۔ تم اسے کوئی بھی ہرگز صدمہ نہ پہنچا سکو گے۔ تم اپنے خدا اور نبی کے منکر بن رہے ہو جس بات کی طرف خدا اور اس کا رسول بلا رہے تم اس سے دور بھاگتے ہو۔ پس اب میں اس مضمون کو ختم کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں راہِ ہدایت بخشنے۔ آمین یا رب العالمین۔ وبالعلینا الا البلاغ احمد بخش۔ مدرسہ اچھوتہ۔ قادیان طالب علم جماعت چھبسم۔

بیدار بن لعل اللہ با خواہم واللہ معتمدا
کرہ الکافرون
نوشتہ کلکتہ اہر سلسلہ سیان معراج الدین صاحب عمر
پروپرائٹر بدر
سکھہ پریس۔ لاہور۔ آخری

ہمیں کے اخبار پر کاش لاہور میں ایک مضمون بعنوان "کیا گورو نانک صاحب مسلمان تھے؟" چھپا ہے۔ راقم مضمون نے اس میں باور نانک صاحب کو آریہ دھرم ثابت کرنے کی کوشش کی ہے اور آریہ مضمون میں تسلیم کیا ہے کہ میرزا یحیوں اور خالص بھائیوں کے درمیان اشتہاری جنگ شروع ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ خالص صاحبان کا رجحان اس طرف ہے کہ جیسے بنے اس مضمون پر بھیجے گا کہ طوالت نہ ہو وہ بروز یہ آواز اٹھائے کہ گورو صاحب ہرگز مسلمان نہ تھے۔ لیکن اس دعوے کا زبردست اور جلی ثبوت جو یہ ہو سکتا تھا۔ کہ وہ علانیہ طور پر فلاں مذہب کے پیرو تھے وہ دینے سے خالص رہے ہیں۔ اور پھر یہ بھی لکھا کہ گورو صاحب عموماً مرزا یحیوں سے متفرق اور وہ ظاہر اپنے آپ کو بری الذمہ ظاہر کرتے ہیں۔ آگے چل کر چند نہایت ہی مضحکہ خیز دلائل لکھ کر اور کتاب تحفۃ الہند کو تصنیف حضرت میرزا غلام احمد صاحب قادیانی ظاہر کر کے اس سے کئی تباہ کر کے باور نانک صاحب کو اپنا دھرم دہرائے کی کھینچ تان کر لیا ہے۔

اگل میں آریہ صاحبان کا اس معاملہ میں دخل دینا سراسر بے جا۔ بے محل اور غیر متعلق ہے وہ خود ہی لکھتے ہیں کہ یہ اشتہاری جنگ صرف سکھ اور چھوٹی قوموں کے درمیان جاری ہے اور امرتسر بحث کا تعلق بھی ان دونوں قوموں سے نہیں ہو سکتا اور مسلمانوں تک ہی محدود ہے پس کسی دوسری حسابہ قوم کو اپنی کسی غرض حاصل کرنے کی نیت سے دست اندازی کرنے کا حق حاصل نہیں۔ مگر ہمارے آریہ بھائیوں کی عادت کچھ ایسی ہی ملی آتی ہے کہ وہ "تو مان نہ مان میں تیرا مہمان کا خواہ مخواہ مصلحت بن جائے کی طرف ہمیشہ مائل رہتے ہیں۔ اور غلط راہوں اور غلط تحریروں سے اپنی ہمسایہ قوموں میں نفوذ پھیلانے کو اپنا مایہ ناز سمجھتے ہیں اور اس قسم کی چالوں سے مشہور کی طرح سارا دنیا پر آپ ہی کھا جانا چاہتے ہیں اسی طرح بیان بھی خالص صاحبان کو نہایت کمزور اور ذلت خورہ ظاہر

کر کے بیان کیا ہے کہ وہ علانیہ طور پر باور نانک صاحب مذہب متین کرتے تھے خالص میں ان کی عبارت ہے "امراض کبھو میں آتا ہے کہ سکھ صاحبان احمدیوں کے پیش کردہ مہرتوان اور دلیوں کی تردید نہیں کر سکتے وہ چاہتے ہیں کہ جس طرح بنے یہ مضمون طویل نہ پڑے وہ زور سے یہ بات کہتے ہیں کہ باور نانک مسلمان نہیں تھے۔ لیکن وہ اسی بات کے ثابت کرنے سے خالص میں کہ باور صاحب کا تحقیق میں مذہب کیا تھا پھر شک نہیں کہ آریہ صاحبان کی یہ رائے اگر اس کے طاقت اور ان کی اپنی کوئی غرض منظور ہو تو معقول ہو سکتی ہے اور یہی بات ہے کہ جہاں کوئی سکھ صاحب یہ دعوے کرتا ہے کہ باور نانک صاحب مسلمان نہ تھے تو وہ ان ساتھ ہی اس کے سر پر بطور اندراک یہ بوجھ پڑ جاتا ہے کہ وہ دلائل قویہ قاطعہ سے باور صاحب کا مذہب معین اور رسوم کے۔ کیونکہ کہ بغیر اس کے ان کے مسلمان ہونے سے محض ان کا کسی حالت میں قابلِ پذیرائی نہیں سکتا اور ان کو اگر اسلام خارج نہیں کر سکتا۔ ہمارے سکھ بھائی ایک حد تک اس بات سے منہ بند ہیں اور اس کی ذمہ داری کا بار ان کے ہندوؤں سے غلط فہمیدہ تعلق کے سر پہ ہے۔ در نہ جہاں تک مذہب کا تعلق ہے وہ مضبوط دلائل سے مسلمان ثابت ہوئے ہیں کہ گورو نانک جوت سے غرض ہے اور نہ ہی کسی کی دل اندازی مطلوب ہے۔ نہیں امر حق ظاہر کرنا مقصود ہے اور اگرچہ ہم اس بات کے کہنے میں اپنے حق سے تجاوز نہیں کرتے۔ کہ مقدس نانک علیہ الرحمۃ کا اسلام کے سوا کوئی مذہب میں ثابت کرنے سے خالص اور عاجز رہ کر سکھ صاحبان نے ان کے مسلمان ہونے پر ہر قسم کی لگا دی ہے۔ لیکن ہم ان سے اس قسم کا فالوئی فائدہ نہیں اٹھانا چاہتے۔ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ وہ ہمارے دلائل کو کچھ ہی اور اخلاص سے سنیں اور یحیوں اور ان پر غور کریں اور اپنے دوان میں سرچیں اور اپنی غلطیوں کی اصلاح کر لیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے بھائی سکھوں میں کثرت سے ایسے لوگ ہیں۔ جو بڑے نیک دل سادہ مزاج اور حق پسند ہیں ہم کو ان کے وجود سے بڑی بڑی امیدیں ہیں۔ ہم یہ بات بتا دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ آریہ صاحبان کے ساتھ اس قدر عرصہ دراز تک تعلق رکھنے سے ان کو کافی تجربہ ہو چکا ہے وہ تو اب تک بھی ان بھوکے بھائی سرداروں کو چھپاتے ہیں چھوٹے اس لئے ہم ان کو تو جہ دلاتے ہیں۔ کہ یہ زمانہ دینی علوم کا ہے۔ اس میں محقق بات ہی قائم رہ سکتی ہے اس لئے وہ حقائق پر غور کرنے کی طرف خود متوجہ رہیں کسی دوسرے پر بھروسہ مت کریں۔

کہ یہ صاحب کے ایک طرف سکھوں میں باجانی بھیسانے اور ان کو مستلذ اور عاجز بیان کر کے بھڑکانے کی کوشش کی ہے اور دوسری طرف مسلمانوں کے گھر کے اندر جا بھتا رہا ہے اور اوس کے احمدی اور غیر احمدی لوگوں کو ایک دوسرے سے متفرق اور بیزار کرنے کی تدبیر کی ہے لیکن ان کو سمجھنا چاہیے کہ اب یہ وہ زمانہ نہیں کہ سکھ صاحبان آپ کی ایسی باتوں سے بھڑک اٹھیں گے اور عدالت میں مقدمہ استعدا دار کر دیں گے اور نہ ہی مسلمان ایسے تنگ ظرف ہیں کہ ان کے گھٹنے سے وہ اپنی مشترکہ اغراض کو کوہ بٹھیں گے آریں کی دراندازی اور پیش زنی تو ان کی طبیعت کا تقاضا ہے اور ان کی واقفیت اور تحقیقات ایسی تنگ ہے کہ وہ کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ وہ بڑے بڑے علماء جن کو بعض اندرونی مسائل میں احمدیوں سے اختلاف ہے اس بات کے فتوے شائع کر چکے ہیں کہ باواناٹ صاحب کو مسلمان ثابت کرنے کا مسئلہ تمام فرقوں کے مسلمانوں کی مشترکہ غرض ہے اس لئے وہ سب احمدی جماعت کے ساتھ متفق ہیں۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ کس پر تھے یہ صاحبان نام نہان خاں ہیں۔ احمدیوں اور غیر احمدیوں کے متعلق تو یہ بات ظاہر ہو چکی ہے کہ اسلام کے مختلف فرقوں کے تمام مسند لوگ باواناٹ صاحب کے مسلمان ہونے کے مسئلہ کو اپنا مشترکہ کام سمجھتے ہیں اور احمدی قوم کے ساتھ اتفاق اور ہمدردی رکھتے ہیں لیکن اب یہ زبردست اعتراض آ کر یہ صاحبان پڑا ہوتا ہے کہ ان کا سکھوں کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ اور ان کو اس معاملہ میں دست اندازی کرنے کا کیا حق ہے۔ مسئلہ نہ بحث میں فرقین میں سے کسی نے آ کر بیان کر فریق نہیں بنایا۔ اور نہ ہی سکھ صاحبان نے آریں کو اپنی امداد کے لئے دعائی دی ہے۔ اور نہ ہی سکھ صاحبان کسی پہلو سے آریں سے کمزور اور ان کی حمایت کے محتاج ہیں۔ سکھ صاحبان کے ہاتھ میں قلم ہے وہ ایک زندہ قوم ہے۔ ان کے پاس مال و دولت کافی موجود ہے۔ وہ علماء اور فہم و ذراست رکھتے ہیں وہ کسی طرح آریں کی مدد کے محتاج نہیں اور نہ ہی اونچی بہادری اور مردانگی متقاضی ہے کہ وہ مفتی یا فاضل صبری طور سے کسی دوسرے سے اپنے گوروں کا مذہب ثابت کرنے کی مدد لیں۔ ہم مسلمان بھی باواناٹ صاحب کے مذہب مسلمان ثابت کرنے کے لئے کسی دوسری قوم کی مدد کی کوئی حاجت نہیں رکھتے۔ ہمارا رویہ صرف اپنے بھائی سکھوں کی طرف ہی تھا اور ہے۔ ہم اس بات کو خوب سمجھتے ہیں کہ باواناٹ صاحب کے ساتھ

آریں کا کوئی مذہبی رشتہ نہیں۔ ان کا مذہب جو کچھ بھی ثابت ہوا اوس سے آریہ دھرم پر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا اور اگر آریہ صاحبان باواناٹ صاحب کے قبول بھی کریں تو بھی اس سے ان کی سوامی میں کوئی تغیر واقعہ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ہم کو ان کے ساتھ باواناٹ صاحب کے مذہب کے متعلق بحث کرنے میں کوئی فائدہ حاصل ہو نا متصور نہیں اگر کیا کی صورت میں ہیں ان سے کچھ دستیاب ہونے کی امید نہیں۔ برخلاف اس کے سکھ صاحبان جو باواناٹ صاحب کے مذہب کا بانی ماننے میں اور ان کے ثابت شدہ مذہب پر چلنے کے لئے طیار ہیں وہ ایک ایسی قوم ہیں۔ کہ جن میں کثرت سے نیک دل، حق پسند، بے تعصب اور باادب سچا سچا اخلاص اور محبت رکھنے والے۔ ان کی سوانح زندگی اور تعلیم کو اعلیٰ درجہ کی تفریر سے دیکھنے والے لوگ ہر انسان میں یہ خوبی ہے کہ باواناٹ صاحب کے متعلق جو بھی بات ان کو ثابت ہو جاوے۔ وہ اس کے اعتقاد اور قبول کرنے میں پوری جرأت کو کام میں لائیں گے۔ ہم جو کچھ باواناٹ صاحب کے متعلق جانتے ہیں وہ علی وجہ البصیرت سچ اور راست کہتے ہیں اور ہم کو امید ہے کہ وہ ان میں قریب ہیں کہ باواناٹ صاحب حقیقی تعلیم پر جو باجانی اور اختلاف کے پرے ہونے میں وہ اٹھ جائیں گے اور حق بیان ہو جاوے گا اور ہمارے سکھ بھائیوں کے درمیان مغایرت اٹھ جاوے گی اور باقی سچے برابر ان تعلقات اخلاص و محبت ترقی پا کر وہ ہمارے ساتھ مشترکہ اغراض پر قائم ہو جائیں گے۔ آریں کے ساتھ باواناٹ صاحب کے مذہب کے متعلق بحث چھیڑنا ایک ایسا لغو امر ہے جس سے ہم کو کچھ حاصل ہونے کی امید نہیں اور ہم بے سود اور لغو کام کرنے سے منع کئے گئے ہیں۔ ہم کو سمجھ میں نہیں آتا کہ آریہ صاحبان باواناٹ صاحب کس معنویت کے ساتھ اپنا مذہب بیان کرنا چاہتے ہیں کیونکہ اس بزرگ نامک صاحب کو آریہ ثابت کرنے سے آریں کو نہیں راست باز ماننا پڑے گا۔ اور ان کا استہزاء ماننے کو موجودہ آریہ ہندو مذہب ہیج و دنیا دے کھٹ جاتا ہے کہ ان کے آریں کا دھرم ہے کہ وہ ان کے بعد الہام بالکل بند ہے لیکن باواناٹ صاحب کا کام اکاش بانی مسلم ہے۔ پس باواناٹ صاحب کا کلام الہامی ماننے سے وہ ان کا یہ دعوے کہ ان کے بعد الہام بند ہے۔ غلط قرار پاتا ہے اور نیز نئی تعلیم کے اکاش سے آجائے سے وہ منسوخ ماننے پڑتے ہیں اور چون کہ باواناٹ صاحب کی تعلیم و پل کی تعلیم سے بالکل مختلف ہے اس لئے ماننا پڑے گا کہ

تو جو وہ دیدار اصلی وید نہیں اور یا یہ کہ ویدوں کی تعلیم کی نسبت باطل اور غلط ہے۔ باواناٹ صاحب کے متعلق یہ امر ثابت شدہ ہے کہ وہ مسلمان مذہب رکھتے اور اسلام ہی کی تسلیم کرتے تھے۔ اگر اس تعلیم اور انھیں عقائد کے ساتھ آریہ صاحبان ان کو پہنچا کہنا پسند کرے ہیں اور ان کے دھرم میں ہی تعلیم پسند ہے تو پھر چشمہ ماروٹش دل اٹھا کر یہ صاحبان پڑے آریہ کہلائیں لیکن وہ اس تعلیم اور ان عقائد کو اختیار کریں جو باواناٹ صاحب سے ثابت ہے تو ہم کو ان سے کوئی اختلاف ہو گا وہ آریہ کہلا کر بھی ہمارے مسلمان بھائی ہوں گے اور باوجود اسلامی عقائد اور شعائر کے اختیار کے ہم ان کی کوئی کے لئے ان کو آریہ کہنے میں دینے نہیں رکھتے لیکن ہم کو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آریہ صاحبان باواناٹ صاحب کے مذہب کے متعلق محض شجرہ اشارہ ہیں۔ اس میں وہ ذرا بھی غلط سے کام نہیں لینا چاہتے کیونکہ یہ امر واقعہ ہے کہ آریہ صاحبان باواناٹ صاحب کو ایک بہت بڑا اور قابل نفرت شخص ہندو دھرم کا مخالف ماننے میں۔ چنانچہ ان کی اپنی اصل کتاب سیدارتھ پر کاٹش میں لکھا ہے۔ کہ داتا صاحب بالکل بے علم اور آدمی شامندر و سنسکرت سے جاہل مطلق تھا۔ پڑے لیزر آپ کو عوام و خواہ عالم کرنا تھا مگر خوراک کے سامنے سنسکرت دان نہایت بن بیٹھا تھا۔ لالچی۔ ہوا و حوص کا طبع اور شہر رکھا ویدوں کا مطلب نہ جانتا تھا ویدوں کے مخالف تعلیم دیتا تھا جب کسی کوئی سوانح بات کہنا بھی تھا تو وہ دل سے نہیں بلکہ لوگوں کے خوف سے کہنا تھا۔ اگر وہ بد پرمان رکھتا تو گورو نہ من سکتا اس نے ویدوں نہ سنا اور نہ دیکھا جو سننے اور دیکھنے میں آدین تو جو عقل مند متعصب نہیں۔ وہ فوراً اپنی ٹھاک پڑا کو چھوڑ کر وید کی ہاتھ میں آجاتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ یہ ہے شتہ نمونہ از مزارے آریں کا باواناٹ صاحب کے متعلق مسلم عقیدہ۔ آریں کی عجیب چال ہے کہ ان کو اصول عقائد میں مقدس نامک علیہ الرحمہ کو (نور اللہ نبھا) ذاتی طور پر عام اخلاقی رفتار سے بہت نیچے گرا ہوا ماننے میں بلکہ کھٹے طور پر اس کو ویدوں سے جاہل۔ ویدوں کا مخالف لالچی نفس پرست اور مغرور و غیرہ جانتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ اس کا گورو نبھا اس کے ویدوں کے مخالف اور ان سے منکر ہونے کی دلیل ہے۔ کیونکہ اگر وہ ویدوں پر ایمان رکھتا تو وہ کہیں گورو نہ بنتا۔ اور وہ بے عقل۔ متعصب اور ٹھاک تھا۔ جب آریہ صاحبان اندرونی طور پر حضرت داتا

صاحب کو ایسا ذلیل اور ایسا گندہ انسان سمجھتے ہیں کہ میں تمام برائیاں جمع تھیں تو اس کے برعکس اب ان کا یہ کہنا کہ وہ ہمارا ہم مذہب تھا۔ کیا غلط اور بے بنیاد و عاصی ہے۔ ایک طرف اگر ہندو بیان کیا جائے کہ یہ پٹھان نہیں تو اور کیا ہے۔ اور اگر ان پر اخلاقیوں اور برہمن کے ساتھ یہ ایک شخص آریہ دھرم کا معزز اور مستند جائز طور پر رہے ہو سکتا ہے۔ تو پھر آریہ پسند کی ساری سوسائٹی کے اخلاقی کا نمونہ ہی سے استفادہ کرنا چاہیے گا۔ اور یہ بانٹا پڑیگا کہ آریہوں کے نزدیک مذہبی فیصلہ کی وہی تصویر ہے جو ہندو نامک صاحب کی اختیار پھر کاوش میں لکھی ہوئی ہے۔

آریہ مضمون نگار صاحب نے پٹت لیکھرام کو جلی حق بنانے سے دریغ نہیں کیا۔ یہ کیسی غلط بات ہے کہ پٹت لیکھرام جیسے آدمی سے اپنے گورو پٹت دیا نہ جی جہاں کے برخلاف ہندو نامک صاحب کے بارے میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی تحریر کے برخلاف کچھ لکھا۔ ستیا پھر کاوش کی تحریر کے باوجود شخص ہندو نامک صاحب کی عزت قائم کرنے کے لئے کسی طرح کی کوشش کرنا چاہیے وہ آریہ نہیں رہ سکتا۔ آریہ صاحبان نے تسلیم کیا ہے کہ ہندو نامک صاحب کے مسلمان ہونے سے انکار کر کے ساتھ صاحبان ہندو ہو گئے ہیں کہ وہ یہ ثابت کریں کہ ہندو نامک صاحب کے علاوہ ہر ایک ہندو تھا۔ لیکن وہ اس ثبوت سے فاجر رہے ہیں اور ان کے قصور کی تلافی یہ کی ہے کہ گویا نامک صاحب ہندو تھے۔ اور انہوں نے تو اس تصاب کی طرح اس کو سفند کو شیر سے چھوڑنے کی کوشش کی ہے جس کا ذکر گلستان حضرت سعدی بن ہے

شہناک کا رد برعلقبش برانید
رداں شد گوسفند و گفت و نالید
چو شب مارا زگر گم - در برودی
جو دیدم عاقبت خود گرگ بودی

اسی طرح آریہ صاحبان سمجھتوں کی حایت کرنے کے لئے آریہ اور ہندو نامک صاحب کے مذہب کو مسلمانوں سے چھوڑا کر اپنے پیچھے من لا کر اپنی چھری کے پیچھے رکھ دیا۔ آریہ صاحبان کی تحریروں سے ہندو نامک صاحب کے مذہب کے متعلق صرف اسی قدر بحث دیا میں رہ گئی ہے کہ وہ ہندو تھے یا مسلمان؟ ان کی شہادت سے کچھ تو فائدہ نہیں ملے گا۔ اب ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ آیا آریہ صاحبان اپنے ادعا میں راستی پر ہیں۔ تو جب ہم ستیا پھر کاوش کا مطالعہ کرتے ہیں تو اس بحث کا فوراً خاتمہ ہو جائے کہ ہندو نامک صاحب ان کے ہاتھ سے فوراً ہی نکل جاتے ہیں اور اگر ان کا انحصار ان بعض فقرات پر ہے جو ہندو نامک صاحب کی طرف منسوب

کئے جاتے ہیں اور جو ان کی بعض باتوں سے موافق ہیں تو اس کا جواب خود پٹت دیا نہ جی نے دیا ہے کہ وہ جب بھی بات (دویدو) موافق کو کہتا ہے تو وہ دل سے نہیں بلکہ گروان کے خوف سے کہتا تھا پس پٹت صاحب کی شہادت کے باوجود ہندو نامک صاحب کے تمام ایسے کلمات جو ہندوؤں کے موافق ہیں ان کے لئے کسی وقت کے قابل نہیں ہو سکتے اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ آریہ صاحبان ہندو نامک صاحب کو ہندو کہہ سکیں اور جب وہ ہندو نہیں ثابت ہو سکے تو لازماً ان کا مسلمان ہونا بدیہی ثبوت ہے جس سے کوئی آریہ انکار کرنے کی گنجائش نہیں رکھتا۔

یہ امر قابل غور ہے کہ آریہوں کو ہندو نامک صاحب کے مذہب کے متعلق اب بحث کرنے کا کوئی حق نہیں رہا کیونکہ یہ صرف مسلمانوں کے ساتھ اسی مضمون پر آریہوں کا مقدمہ چلا گیا تھا۔ چنانچہ اگر اس کو نتیجہ یہ ہوگا کہ اس کی دگری پبلک میں آریہوں کے برخلاف اور مسلمانوں کے حق میں ہو چکی ہے اور اس کے اجراء کا عملہ آریہوں سے دور سے ہو چکا ہے کہ کس ہندو ستیہ سے کھل علیحدہ ہو گئے ہیں۔ یہاں تک کہ گرو پٹت کی ادا وہ حال کی مردم شناسی میں اپنی علیحدگی کو مضبوط طور پر قائم کر چکے ہیں گویا یہ ایک قطعی اور آخری فیصلہ اس امر کا ہے کہ مسلمان صاحبان بعد اپنے بانی مذہب کے ہندو نہیں آریہ ہیں کہ آریہوں نے باوجود اس آخری فیصلہ کی اہمیت کو جاننے کے بھی اس بات کو نہیں سمجھا کہ یہ مسئلہ دنیا میں دوبارہ پیش نہ کرے اور ان کو کوئی حق نہیں۔ اگر ایسا ہی حال ہے تو پھر دنیا میں کوئی بھی مقدمہ کبھی ختم نہیں ہو سکتا۔ ہر ایک جھگڑا ناقیامت جا رہا ہے۔

مسکھ مذہب کے پانی کے ذہب تحقیقات کے متعلق آریہوں کے ساتھ مسکھوں کا یہ ایک آخری اور بدترین بیج تھا۔ اس بیج میں آریہ صاحبان قطعی طور پر سمجھتوں سے نہکٹ کھائے ہوئے ہیں اور مسکھ ان کے مقابلہ میں کامیاب ہو کر اپنی علیحدگی کو قائم کر چکے ہیں مذہب سخت عمدہ و فریق کے تمام حقوق ہیں فریق غالب طے ہو چکے ہیں اب مسکھ صاحبان اپنے بہائی مسلمانوں کے ساتھ معاملہ ہے اور انہیں کوئی حق ہے کہ وہ اس بارہ میں محبت اندازشی سے بابا صاحب کے مذہب کے متعلق حقیقت کو ان کی خدمت میں عرض کریں۔ ان ہم آریہوں کے ساتھ اس صورت میں اس معاملہ کی کارروائی جاری کر سکتے ہیں کہ مسکھوں کی معزز سمجھاؤں سے آریہ صاحبان ہمارے حال کو کریں۔ جس میں وہ سب یہ اقرار کریں کہ ہندو نامک صاحب کے مذہب کے متعلق آریہوں کا ساتھ ہر بد اختر اور ان کو منظور اور ان پر افسدہ اور واجب العمل ہوگا اور کہ آریہ ہر جہاں سمجھتوں کی طرف سے

دکاتن کارروائی کریں گے چھوڑیں ہم اس بات پر اطمینان کریں گے کہ آریہوں کو کچھ بھائیوں نے جائز طور پر اختیار کر کے من امدان کے ساتھ ہر بد اختر کے وہ ذمہ دار ہو گئے ہیں تو پھر مناسب شرائط طے کر کے آریہوں کے متعلق مبینہ گے امدان پر غور کریں گے اور انہوں کے لئے غور کیلئے ان کے پیش کریں گے۔

اس مضمون کو ختم کرنے سے پہلے ہم یہ افوض لایکھنے سے رک گئے ہیں کہ آریہ صاحبان کی عام عادت یہ ہے کہ وہ اپنے دعویٰ کی تائید میں جھوٹے حوالوں اور غلط دلائل کو اپنے دائرہ کا کتب سمجھتے ہیں۔ مضمون زیر جواب میں بھی انہوں نے اپنے مشرب کی عادت کو نہیں چھوڑا۔ چنانچہ وہ مضمون ختم میں لکھتے ہیں کہ خود میرزا غلام احمد صاحب متفقہ اہل نہیں لکھتے ہیں۔ اور اسی کتاب کے حوالہ کو سامنے رکھ کر انہیں حضرت مرزا صاحب مرحوم کو ان کا ذمہ دار قرار دے کر لکھی کہ پھر وہ نے من افسوس صاحب اتنا بھی تحقیق نہ کر کے کہ کوئی کتاب متفقہ اہل نہ کہ نام کسی حضرت مسیح موعود میرزا غلام احمد صاحب لکھی اور شائع کی تھی یا نہیں؟ ہم آریہ صاحبان کی حق جوئی اور تحقیق کی قابلیت کا اطمینان پبلک کے سامنے پیش کرنے کے لئے ان کے جلیغ کرنے میں کہ وہ ثابت کریں کہ کتاب متفقہ اہل نہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف ہے اور اگر وہ ثابت نہ کر سکے تو پبلک کے حق ہوگا۔ کہ ان کی تمام ایسی باتوں کو غلط تصور کریں۔ ناظرین اس بات سے آگاہ رہیں کہ پھر صرف پبلک کے دعوے کرنے کی تہ سے آریہ صاحبان نے چھاپی ہے۔ اور غلط طور پر حضرت مسیح موعود میرزا غلام احمد صاحب کو متفقہ اہل نہ کہ مصنف اور ذمہ دار ظاہر کر دیا ہے۔ کسی نے انہیں کے لئے کہا تھا۔

چرخ گفت است سعدی در زلیخا
الا یا اہا السانی ماور کا سا و نا و اہا
پس جن صاحبان کی تحقیقات کا یہ عالم ہو تو کیا وہ مطالب کے جاسے کے ان ہو سکتے ہیں امدان کی تحریرات قابل غور ہوتی ہیں اس کا جواب نفی ہے۔

انہیں میں ہم آریہ دوستوں سے صاف صاف کہتے ہیں کہ وہ ہندو نامک صاحب کے مذہب کے تحقیقات کے مسئلہ میں ہر ایک کے لئے کی کوشش کریں۔ اور ان کا ہندو نامک صاحب کوئی تعلق نہیں۔ اور وہ ان کے مذہب کے متعلق بحث کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتے۔ وہ جن سے اپنا بیوگ پڑے سمجھیں فقط۔ معراج الدین عمر

جائزہ غائب - جو کہ غلام احمد صاحب کی طرف سے ان کی حیات کی امید کر کے مملکت دہلی منتقل کیا ہے۔ جائزہ غائب ہو گیا ہے۔ (۲) جو مولوی فرما حاصل ساکن ہندو

اگر کوئی صاحبان کے لئے لکھتا ہے

هو المستعان

بغیر از حق و زمین دیگر هیچ نمانده۔

خلاصه آنکه ازین قسم حد با کلمات که تمام شیخون بخوش
نخورش و شوق دلبه خودی بود بر زبان جاری بود و چه بر او
آثار شایسته صفت نمایان شد او از آنکه ندیده غیال مرض و این
حال تا آنکه که وفات یافت همراه داشت بنده بابر بر درمن او
دست میگرداشت که براسه خدا قدمه است به باش این قدر
شوکرمن در جواب میگفت که من مجبورم ابراهیمی است - و در
مقصد که از زبان او شنیده که من حق شده ام مقیم گردیده
بنده تقیین کلمه علییه **لا اله الا الله محمد رسول الله** نمود - خود
او نیز همان کلمه علییه را خوانده و از خصل الله علیه و آله و سلم را یاد
کرد و بابر را بخیر برآوردن میکرد - در وقت جان دادن اکثر مردم شنیده
که الله خدا میگفت و نام دوم آخرین بران خیال یقین بود حتی که
جان بحق تسلیم نمود - **اٰمٰنٌ اِلٰهًا الیه راجعون** - اللهم اغفر لیما
و میثا و دنیا بدنا و غائبنا و صغیرنا و کبیرنا و ذکرنا و ناشنا و الا
عجب آن که در حالت مذکوره بنده گفت که من قدرت ابد

راحمہ ارغوسے ہرم دھسان وبشری براسے شتول نھالبر۔
 است۔ طرہ ترانگہ بر روزم از وفات اولسر خور چارماہ
 یندہ کہ قدرت اللہ نام داشت۔ ناگاہن بعارضہ ذات الجنہ
 مذکور مبتلا گردید۔ و بر روز شنبہ دوم وفات یافت۔
 یعنی روز شنبہ اولینہ دافش وفات یافتہ بود بہ دو شنبہ دوم
 قدرت اللہ وفات شد و تفاوت جملہ موت در میان انہم غفلت
 روز بود۔ امامتہ دانا الیہ راجعون۔ ابن است آثار بیکات مصنفہ
 اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ باوئی مباہیان خفیش کاہرا
 دارو تا بہ بزرگان جماعت احمدیہ چہ رسد۔ سبحان اللہ و بحکمہ
 سبحان اللہ العظیم۔ والسلام۔ یندہ محمد ابراہیم محمدی
 از مکان محمد حسن خان صاحب کمال آفیسر۔ زیارت خیر فرید

میری جائیداد ایک مکانی مکان ہے اور علاوہ
 وصیت برہن من وجد بعدون اور ان کے دستخط
 دو کانات مکانات کا منتول ہوں میری وفات کے بعد میری جو
 ذاتی جائیداد انجمن کو ثابت ہو انجمن اس کے لیے جس کے مالک
 ہوگی اور میری وفات کے بعد ہر دو مسجد کی منتول مسجد انجمن ہوگی
 راقم تصنیف الدین دلدو مولیٰ غلام مرتضیٰ قہرمنی سیکوٹ
 اشتہار عذاب الہی کے طلب کرنا اللہ کی خدمت
 میں عرض کر کہ اشتہار عذاب الہی سے جو باطل ختم
 ہو چکا ہے اس وجہ ارشود کی قیاس ہو کہ لہذا اعلیٰ داد میں کہ کہ
 مقتدر رہن - غلام سبب رالرحیم محمد شکر اللہ

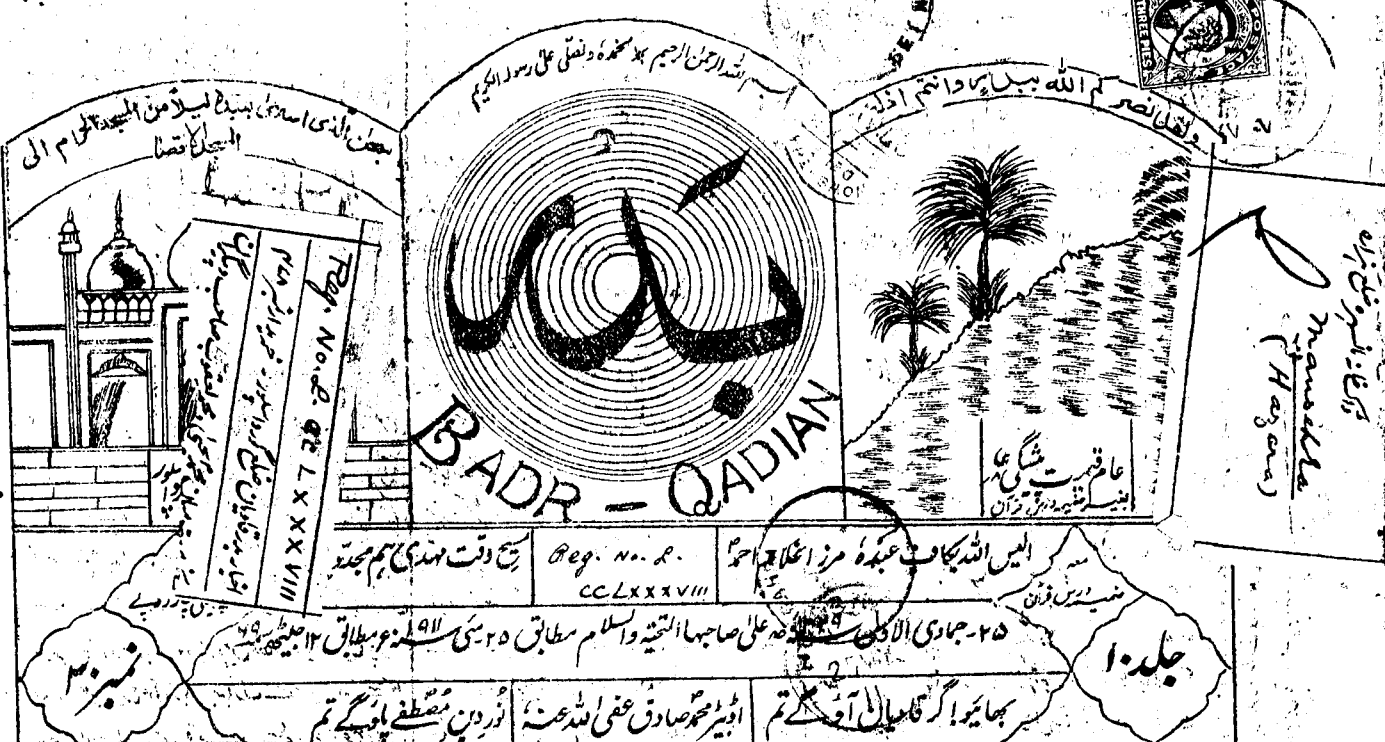
اوقات المہذبہ بطوریکہ دافع گردیدہ نہایت عجیب
دشمنانے انشانات حضرت اقدس علیہ العاۃ والسلام است
کہ بندہ ہر گاہ واقعہ مذکورہ راستحضر میگردد تفسیر شمس ایبہ
اے سمان اللہ و بجمہ چارہ آن مسجد۔ اجمالاً گذارش این
واقعہ آن کہ چون المہذبہ ناگہان در این جا حاضر شد آنست
مبتلا گردید۔ در روزنا بر شدت تب و ثقی و اضطراب آن
حالت از بخت پریشانی گذشت بکہ یاد اولاد و غوغا و نمودہ
گاہے گاہے میگرفت۔ بر دوسوم بوقت یازدہ دوازده
بجوشب ناگہان حالت او از حال اولینہ برگشت و شروع
این فیض خان بود کہ خود او بر پشت دراز خوابیدہ خاموش افتاد
بود۔ یک بار ناگہان ہر دو دست بلند بر داشتہ بنزد بر
چارپائی زد و دہابر داشت کہ حضرت قادیانی صاحب برحق
اند۔ حضرت قادیانی صاحب برحق اند۔ حضرت قادیانی صاحب
برحق اند۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ اسے اہل زمین کہ
انکار در آمد۔ انشامیں یکس را ہی سخنہ بیانست۔ مدت دنیا
پیری گردیدہ است۔ باقی محض قدرے مہلت است خفگیر
تمامی زمین زیر و زبر شدنی است۔ من ایمانہ دقائے رابر
عرشے مجسم۔ برین گھلامے سرخ از عرشے باند۔
شما بن جاپچے کنید۔ ہجام بالا متوجہ شوید۔ ہرچہ پیش
خوشی و خورندگی است ہمہ در عالم بالاست۔ این عالم
ستامی سرخ و غذا است۔ مرا بعد ازین صحت محکمید کہ

—256—

یعنی (خدیجیوں کا کسوتی دلائل طبعی) دنیا میں بنے شمار خدایہ بہرہ ہے
 جس نے ان کے من جانب اللہ ہر یک کی جانچ و تریال کا کسوتی (جو تسلیم کر دہ
 ہر خدایہ بہرہ) دنیا میں موجود نہ تھی جو کہ علم طبعی دلائل اصولی و فوری ہر اہل
 مذہب کے تسلیم کر دہ ہیں اور اس کے واسطے یہ کتاب علم طبعی کے دلائل سے مذہب متینہ
 صحیح ہر یک کی جانچ و تریال کا کسوتی طے کر کے دلائل سے سچے مذہب کے
 اسرار و اعتقادی و اعمالی کا تصدیق و سہا کے دیکھا گیا ہے و نیز کہ
 دلائل خدیجیوں کے واسطے طبعی ہی ثبوت مذہبی لاف بیاد کے ہیں مثلاً اعتقادی لاف کی
 تہمت اور وجود کو نہ منصفانہ لگے واسطے مذہب کے دلائل اور دلیل کے ضرورت اور
 اس کی شناخت کی علامات دلائل اور زشتیوں و شیطان و فرعون بہشت و قیامت
 کے وجود کے بعد اسلام یا مذہب حسب احوال کے جس کے دلائل و دعوئی علمی اسرار
 تاثیر اور نماز پر اس کا اثر و عبادت کی بے نظیر نوعیت چند جہ اس علم کی حقیقت متعین
 دیگر مذہب کے تقدیر اور دیگر کچھ عناصر پر آدمی کے بدن میں خلیفہ اللہ ہر یک کی
 قدرتی الہی مہر و نشان کے ثبوت کا اظہار غرضہ کا اور ادبی کے کھینچے کے علمی و
 فاضل کے دلائل غیر و محسوس نہیں ایسا اعتقادی و اعمالی طبعی دلائل سے
 تصدیق کے ہیں علم طبعی کہ گمان ہر حکم کی ایسے نئے تہمت اسرار ہی ہر مذہب کی
 کہ مذہب حسب اللہ کو تصدیق کریں گے (ذات فضل اللہ یوفی عنہما) مثلاً
 جن یہ کتاب علم طبعی ہر فرد بشر سے مصدقہ ہیں انہی سے لہذا اس کا ملاحظہ
 ہر فرد بشر پر فرض عین ہے الغرض علماء اور ذوقدار علماء ہر دین کے

در سر اور ریاضی درو کی دعا

کے واسطے اس برمن مارچنڈ و اسٹریٹ کلکتہ



دس شرط بیعت
 ۱۔ یہ کہ سب کلمہ پڑھنے والی سے جہاد میں لڑنے کا ارادہ ہو
 ۲۔ تینہ اس وقت تک کہ تیرن داخل ہو جاوے شریک سے
 ۳۔ بیعت ہو سکا۔ دوم یہ کہ جو بیعت اور نہ اور بدعتی اور فتنی
 ۴۔ وغیرہ اور ظلم و فساد اور فساد و فتنہ کے طریقوں سے
 ۵۔ پیچھا نہ کیا اور فساد میں خون کے وقت ان کا مکتوب نہ ہوگا
 ۶۔ اگر کسی کی عیب پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا فتنہ و خون و غارت
 ۷۔ برافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرنا ہوگا اور حقنی اللہ تعالیٰ
 ۸۔ جہد کے لئے اور اپنے حق کی عملی امداد پر دودھ پیچھے نہ آوے
 ۹۔ ہر مرد اپنے گناہوں کی صفائی مانگے اور استغفار کرے
 ۱۰۔ بین عداوت اختیار نہ کرے۔ اور دلی محبت سے امداد خالی
 ۱۱۔ کے احسان کو یاد کرے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روز
 ۱۲۔ اپنا دودھ بنائے گا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عداوت اور
 ۱۳۔ مسلمانوں کو فساد اپنے نفسانی دشمنوں سے کسی نوع کی
 ۱۴۔ ناجائز تکلیف نہ دے نہ زبان سے نہ دھم سے اور نہ کسی
 ۱۵۔ اور طمع سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال ترجیح و راستہ۔ عسکر اور
 ۱۶۔ تیر اور غلبہ و ظہار بین امداد خالی کے ساتھ و خدا وری
 ۱۷۔ کرے اور ہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک وقت اللہ

دیکھئے کہ نبی کریم کے لئے اس کی راہ میں مبارک
 ۱۔ اور کسی نصیحت سے اور سچے راہ سے نہ بدھیر کرے
 ۲۔ بلکہ خدمت آگے بڑھائے۔ ششم یہ کہ اگر عداوت اور فساد
 ۳۔ ہو اور اس سے باز آ جاوے۔ اور قرآن شریف کی حکومت
 ۴۔ کو کھلی اپنے اور نبی کریم اور قتال اللہ و خال الرسول کو
 ۵۔ اپنی ہر ایک راہ و دستور العمل قرار دے۔ ہفتم یہ کہ پیچھا نہ
 ۶۔ کرتے کو کھلی چھوڑ دے۔ اور دینی اور عاجزی اور حقنی
 ۷۔ خلقی اور ملی اور سیاسی سے زندگی بسر کرے۔ ہفتم یہ کہ
 ۸۔ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان
 ۹۔ اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک
 ۱۰۔ عزیز سے زیادہ عزیز نہ پیچھے۔ نہ یہ کہ عام خلق اللہ
 ۱۱۔ کی ہمدردی میں بعض اللہ شعل ہوگا۔ اور جہان تک
 ۱۲۔ جس میں کتا ہے اپنی خدا اور اطاقتوں اور نعمتوں سے
 ۱۳۔ بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔
 ۱۴۔ وھم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت بعض اللہ
 ۱۵۔ یہ اقرار عادت و دعوت یا نہ کہ کہ جس وقت مرگ
 ۱۶۔ قائم ہوگا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ اور دیگر
 ۱۷۔ ہوگا کہ اس کی نفس و غیرہ رشتہ اور اطوار اور
 ۱۸۔ تمام فادانہ عالمین میں باقی نہ باقی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
 ۱۔ اور آپ کی جماعت کا مذہب
 ۲۔

۱۔ مسلمانیم افضل خدا
 ۲۔ انہیں دین آورد انہیں
 ۳۔ آن کتاب حق کو کتاب دولت
 ۴۔ حق رسول گشت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 ۵۔ مہر ابائش شدہ انہیں
 ۶۔ بہت اور خیر اللہ علیہ السلام
 ۷۔ مال و زینت ہر ایک کہتے
 ۸۔ آئینہ ہر دلی و دلی کے
 ۹۔ وقت کے قول اور عمل است
 ۱۰۔ از ملائکہ انہیں خدا کے
 ۱۱۔ آن ہر از حضرت عدی است
 ۱۲۔ معجزات او ہر حق خود است
 ۱۳۔ معجزات انبیاء سابقین
 ۱۴۔ برہ از زبان اولیائے
 ۱۵۔ یک قدم و دوزی ازین

۱۔ مصطفیٰ مارا امام پیشا
 ۲۔ ہمین از وارد دنیا کریم
 ۳۔ نادر عرفان از عالم دوست
 ۴۔ دامن بکش دست عالم
 ۵۔ جان شدہ با جلال و عظمت
 ۶۔ بہت اور خیر اللہ علیہ السلام
 ۷۔ مال و زینت ہر ایک کہتے
 ۸۔ آئینہ ہر دلی و دلی کے
 ۹۔ وقت کے قول اور عمل است
 ۱۰۔ از ملائکہ انہیں خدا کے
 ۱۱۔ آن ہر از حضرت عدی است
 ۱۲۔ معجزات او ہر حق خود است
 ۱۳۔ معجزات انبیاء سابقین
 ۱۴۔ برہ از زبان اولیائے
 ۱۵۔ یک قدم و دوزی ازین

۱۔ دستور العمل
 ۲۔

۱۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
 ۲۔

۱۔ انبیاء و رسولی نصیب ہوئی کسی صاحب کے
 ۲۔ نام اخبار جاری نہیں ہو سکتے
 ۳۔ ملکیت کیوئے جانی کا ڈر آنا
 ۴۔ چاہیے روز جواب جواب۔ رسیدہ
 ۵۔ انہیں جمالی ماورجی علیہ زینت
 ۶۔ ہوگی۔ البتہ جماعت حق دین میں
 ۷۔ دینی حجت و اذکار میں کہ ہر حال یہ
 ۸۔ حاصل کرنی چاہیے۔ اگر باغیہ تک
 ۹۔ رسیدہ نہ ہو۔ تو خط تک دریافت
 ۱۰۔ کرنا چاہیے۔ تمام ترسیر زینت
 ۱۱۔ میان مصلح الدین عمر پروردگار
 ۱۲۔ قادیان مصلح گرد داس پرورد
 ۱۳۔ ہونی چاہیے۔

[illegible]

(مقدریس نادان میں میان معراج الدین عمر برادر استر و بزرگ و پلشتر کے حکیم سے چھبکے شائع ہوا)

خلفائے نبویؐ کی جیسا کہ خداوند کریم نے فرمایا ہے۔ ولقد اتینا موسیٰ الکتاب و تقنینا من بعدہ بالرسول۔ پھر فرمایا ہے۔ فیہا ہدًیٰ و نورٌ یحکم بہا۔ النبیین الذین اسلموا للذین ہادوا والراہیون والاحبار والاحتفوا من کتاب اللہ یا اداشاہ ہوسے (نبی کی حیاتِ جہانی اور روحانی کی حیاتِ متعینی ہوتی رہی ہے) دینے ہی اس امت کے خلفاء بھی کچھ نبی اور کچھ بادشاہ ہوں اور اگر انھیں استخلاف میں تشبیہ مراد ہے تو پھر ضروری ہے کہ پہلا اور پہلا استخلاف آپس میں ہرگز ہوں جس طرح پہلا استخلاف بادشاہ اور انبیاء ہونے کے طور پر ہوتا ہے اسی طرح پہلا استخلاف بھی نبی اور بادشاہ بنانے کی صورت میں ہو۔ اور جس طرح کتاب سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جس طرح پہلے خلفاء ان میں سے بنائے گئے ہیں اور باہر سے کوئی نہیں آیا لہذا یہاں پر بھی امت محمدیہ میں سے ہی بنائے جائیں اور باہر سے کوئی بھی نہ آوے اسی طرح تکمیل سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ وہ سب خلفاء خواہ بادشاہ ہوں یا انبیاء ہوں ضروری امت میں سے ہوں نہ باہر سے۔ پس جس کی ملک و مملکت وہ ہے جس کا وقوع ضروری ہے۔ لہذا یہاں سے نبوت کا امکان ہی ثابت نہیں ہوتا بلکہ اس کا واجب لازم اور ضروری الوقوع ہونا ثابت ہوتا ہے۔

(۵) جہاں تک ہم نہ پر نظر ڈالتے ہیں تو فضل اللہ اور کلام اللہ سے ہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ نبوت انسانی نسل کے ساتھ ساتھ تخلیق ہی ہے لیکن معلوم نہیں کہ اس زمانہ کو کون اس سے خالی کیا جائے بعض مخالفین سے جب یہ سوال کیا گیا ہے کہ ان قیادت کا کیوں خلاف کیا گیا ہے۔ تو انھوں نے دو عندیہ پیش کئے ہیں۔ (۱) خاتم النبیین (۲) حدیث لابی اجدی۔ پس ان دونوں عندیوں کی نسبت کچھ مختصر عرض کیا جائے پس واضح ہو کہ خاتم النبیین دلی پوری آیت ہے۔ ما کان محمد ابدا احد من

دجالکم و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ یہ آیت کریمہ مخالفت کے لئے ہرگز ہرگز دلیل نہیں۔ بلکہ اصرار پر ہم بتائیں گے کہ یہ آیت کریمہ ہمارے لئے دلیل ہے اور کہ یہ یہ آواز بلند بجا رہی ہے۔ کہ آنحضرتؐ نے بعد نبی نبوت کا دوازہ ہند نہیں بلکہ کھلا ہے۔ پہلے امر کی نسبت ہم پہلے بیان کرنے میں پہلے تو ہم کہتے ہیں کہ یہ مقام مرح ہے اور خاتم کے معنی اگر آخر کے لئے جادین تو بجا کو مرح کے مذمت ہو جاتی ہے کیونکہ خاندانِ شاہی میں آخری بادشاہ ہوتا ہے وہ بڑا دیکھنے والا ہوتا ہے اور سب انبیاء اس کے لئے موجبِ مذمت یقین کرتی ہے نہ موجب

تعریف اگر کسی کو شک ہو تو دلی کے خاندانِ شاہی کے آخری بادشاہ کی نسبت لوگوں کی قطعی رائے ہے۔

ثانیاً۔ ہم کہتے ہیں کہ موجودہ قرآن مجید دن میں خاتمِ نبیؐ ہے جس کے ہر اتفاقِ اہلِ لغت مہر کے معنی ہیں نہ آخر کے اور اگر تا کی زیرِ سیمیں جیسی بعض قرائن میں آئی ہے۔ تو پھر اس کے معنی اگلے میں کچھ اور بھی ہوتے تو بھی تطبیق کے لئے اس کے وہ معنی لئے جلتے ہو کہ خاتمِ نبیؐ کے معنی ہیں لیکن حدیث اور لغت میں خاتمِ نبیؐ کے معنی مہر کے اور مہر لگانے والے کے آئے ہیں ہمارے اس دوسرے بیان سے بھی ثابت ہوا کہ خاتم کے وہ معنی ہرگز ہرگز نہیں ہو کہ فرقِ مخالفت لے رہے۔

ثالثاً۔ ہم کہتے ہیں کہ اس آیت کریمہ سے کئی ترویج مقصود ہو جو کہ نبی کریمؐ کو ہرگز اور اولاد لیتے تھے۔ تو خداوند کریم نے پہلے تو فرمایا۔ ما کان محمد ابدا احد من دجالکم جس کے ساتھ بات کی نفی تو کر دی جیسے کہ من لغت نفی کرتے تھے پھر اس کے بعد لیکن لاکر وصول اللہ و خاتم النبیین فرمایا ہے تو اس کے معنی آخر کے ہوتے تو پھر معنی یہ ہوتے کہ محمد کسی کے باپ نہیں لیکن نبیوں کے آخر میں اور ظاہر ہے کہ اس صورت اور نکلنے کے خلاف ہوا کیوں کسی کے باپ نہ ہونے سے ہرگز ہرگز یہ وہ نہیں بدلتا ہوتا کہ پھر وہ آخر میں تاکہ لکن لاکر اس وہم کو رفع کیا جائے کہ نہیں وہ آخر میں۔ پس اس صورت میں لکن (جو کہ پہلے کلام سے پیدا ہونے والے ہم کو کون کا ہے) بالکل لغو ہو جاتا ہے۔ اور دوم پھر ان مخالفین کی بات کا جواب بھی نہیں ہوتا بلکہ ان کی تائید ہوتی ہے کہ تم تو صیاتی اہلِ اہلِ نبیؐ کی نفی کرتے ہو۔ چوتھ کہتے ہیں کہ نہ وہ جانی طور پر کسی کا باپ اور نہ روحانی طور پر کسی کا باپ ہے۔ کیونکہ وہ آخری نبی ہے اس کے فیض سے آگے کوئی نبی نہ ہو گا۔ ان میں جو بات کے ساتھ ہم نے ثابت کر دیا ہے کہ خاتم کے معنی آخر کے ہرگز نہیں ہیں۔

لیکن ہم نے دیکھا ہے کہ جب بعض مخالف جواب عاجزا جاتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں کہ خاتم کے معنی قریبے شک مہر کے ہیں لیکن چونکہ مہر آخر پر ثبت کی جاتی ہے لہذا اس کو ثابت ہوتا۔ کہ نبی کریمؐ جو کہ انبیاء کی مہر میں وہ بھی آخر ہوں تو اس کا جواب کئی طور پر ہے۔

۱۔ یہ کہ مہر کا آخر ہر گنا کی ضروری اور لازمی امر نہیں بلکہ عموماً بادشاہ ہوں اور حاکم کی معاہدہ سرورق اور پیشانی پر ثبت ہوتی ہیں۔

۲۔ اور اگر آخر پر ثبت کرنا لازمی بھی ہو۔ تو پھر ہم کہتے ہیں کہ مہر کا لگانا اگرچہ خط کے آخر پر ہوتا ہے لیکن نبی کریمؐ کا مہر کا لگانا قرآن میں دیا گیا تاکہ نبی کریمؐ کا آخر ہونا لازم آتا بلکہ نبی کریمؐ کو مہر قرار دیا گیا ہے نہ مہر کا لگانا اور مہر کے وجود کے لئے ضروری نہیں کہ وہ خطِ آخر کے بعد یا آخر ہو۔

۳۔ اور اگر مہر کا لگانا نبی کریمؐ کے بعد یا آخر ہو۔ تو پھر ہم کہتے ہیں کہ مہر کا لگانا ضروری خط کے آخر پر ہوتا ہے تو پھر ہم کہتے ہیں کہ نبی کریمؐ واقعہ میں تو مہر نہیں بلکہ شہید کے طور پر حضور کو مہر کہا گیا ہے اور یہ کی ضروری نہیں کہ شہید اور شہید میں سب باتوں میں ہماری اور مشابہت ہو۔ مثلاً جب ہم زید کو شہید کہتے ہیں تو اس میں فقط اسی قدر مشابہت کافی ہوتی ہے کہ زید شہید کی مانند ہوا در ہونہ یہ کہ جہاں پر شہید ہوا ہے وہی جہاں پر نبی کریمؐ یا جو کچھ شہید کھاتا یا کرنا ہے وہی کچھ نبی کریمؐ کھائے اور کرے یا جس طرح شہید کے بڑے بڑے ناخن اور دم اور سارے بدن پر بال ہوتے ہیں اسی طرح زید کے بھی ہوں۔

پس سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مہر کہا ہے تو اس میں بھی اسی قدر مشابہت ضروری ہے کہ جس طرح مہر کے سوا کوئی تحریر قابلِ اعتبار نہیں ہوتی اور مہر کے ساتھ قابلِ اعتبار ہو جاتی ہے۔ اسی طرح سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیعت اور ان کی باتوں وغیرہ کا اعتبار ہوتا ہے۔ اور بدو ان آپ کی تصدیق کے کوئی نبی اور کسی نبی کا قول وغیرہ قابلِ اعتبار نہیں ہو سکتا یہ وہ ہے کہ قرآن مجید کے متعدد مقامات میں رسول کے ساتھ مصدقاً آیا گیا ہے اور جہاں پر اسی مصدق کے عوض رسول کے بعد خاتم النبیین لکھا ہے اور پھر اس بات کی تائید میں مشابہت کا ہونا ضروری نہیں۔

(۴) بالاخر ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر فرض محال ان سب خرافات کو مانا بھی جائے تو پھر یہ حضرت عائشہؓ کی اس تعبیر کے خلاف ہے جس کو مجمع الباری میں لکھا ہے کہ قول اللہ خاتم النبیین دیکھو لولا انہ لابی بعدہ۔ جس سے صحتِ صحت یہ ثابت ہوتا ہے کہ خاتم النبیین اور لا نبی بعدہ کا مطلب ضرور خداوند ہے اور نہ اگر دونوں کا ایک مطلب ہوتا۔ جیسا کہ نبی کریمؐ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم آتا ہے۔ تو یہ کہہ لیں کہ یہ درست ہو سکتا ہے کہ ہرگز نہ کہہ۔ پس حضرت عائشہؓ (جو کہ اہلِ ایمان ہیں) ان کی تعبیر سے صحت ثابت ہوتا ہے کہ خاتم النبیین کے یہ معنی نہیں ہیں کہ آپؐ ختم ہیں اور آپ کے بعد کوئی اور نبی نہ ہو گا اور نہ اس کے ساتھ یہ لازم ہے کہ آپؐ ختم ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہو گا

بن موجود ہیں۔ نام کا فرق کسی فرق نہیں ہے۔ سنہ۔ دما
کان مستحکم معروضہ بعدہ کما مہ صبیحہ لہ ۱۰
خليفة۔ اس کے بعد ایک ہی شعر میں خلیفہ کی گئی جو علمائے
وقت کے لئے عقدہ معروضہ ہے۔ سلیمانی گئی ہے وہ شعر ہے
بعثتہ استغنت عن الرسول الوری
واصحابہ دالمناہین ۱۰ لا شہ

یعنی خلیفہ کے یہ سنہ نہیں کہ نبیؐ نے ہو گیا اور دعویٰ الی اللہ
نے کا سلسلہ منقطع ہو گیا بلکہ خلیفہ کا یہ معنی ہے کہ آپ کے
متبعین کے ہوتے نہ ہوئے کی ضرورت رہی اور نہ عیسیٰ بن
مریم کی بلکہ عیسیٰ باعین ہونا ہی ہوں گے۔ تمام منصوبوں کا کام
دین گے۔ آستی اور نبیؐ کے لفظ کو جمع سے دیکھنے والے تو
اجماع فیضین سمجھتے ہیں اور اس سے دریافت ہو کہ کین عقل پر
پھر بڑے بن الی اللہ تو تابعین الائمہ کے لفظ میں رمز نکلا
گئے ہیں۔ پھر فرمایا۔

صحا ما تقم من بعض ما ختم بہ

بما ختمہم من ارث کل فضیلۃ

بڑا نفوس ہے کہ کل فضیلون کے وارثوں کو اپنی فضیلت پر
کے ہر نام ہونے سے بھی کر لیتے والے موجود ہیں۔ آستی
اور نبیؐ ایک ایسا مائے لامل ان کے لئے ہو گیا ہے جس سے
ان کی عقلیں چمک اٹھیں۔ ہن۔ سمجھا مائے سود ہو گیا ہے۔ نا لہ
انالیہ راجعون۔ ائمہ اسلام مسلمان خود بخود کو خاک میں ملا
ہے بن۔ اللہ تیرا حافظ ہو۔ والسلام مع الاکرام
خاکسار غلام احمد اختر۔ از اوچ رہاست بہاولپور

۱۰

مبارک تبیین اس بات کے معلوم ہونے سے بہت
ہوئی ہے کہ سرخو مہاراجہ صاحب کپورتھلہ
نے خلیفہ صاحب عبدالعزیز خان صاحب گاندرگہری خانہ
مقرر فرمایا ہے خان صاحب صوف ایک حرم سے نہایت
محنت اور دیانت داری سے اس کام کو سر انجام دے رہے
تھے اور ان کا حق تھا کہ اس شہزادہ عہدہ پر ان کی ترقی کر کے
ان کی عزت افزائی کی جانی۔

دوسری خوشی کی یہ خبر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خان صاحب
میر صرف کو اپنے فضل و کرم سے فرزند زین عطار فرمایا ہے
وفا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولود وسود کو نبیؐ اور محبت کے ساتھ
لبی عمر رحمت فرادے۔ آمین یا رب العالمین۔

۱۰

جل گزٹ ایک نیا ہیئتہ دار اخبار تلخ فنی جارج پیچہ کی
یادگار میں جناب سید محبوب شاہ صاحب

ستام دائرہ ذات نہ نامہ صلیع ہزارہ صوبہ سرحد کی نکلنے
لگے ہیں۔ اخبار کے دو چار پرچے دیکھنے سے پہلے کوئی ناؤ
قائم نہیں کی جاسکتی۔ لیکن پراسپیکٹس سے معلوم ہوتا ہے
کہ اخبار کو سفید بنانے کی کوشش کی جاوے گی۔ یہ اخبار
سرحد صرف اردو میں لیکن بعد میں افغانی۔ انگریزی ہندی
چار زبانوں میں ہوگا۔ قیمت عوام سے سب سے ادا طلبا سے
ہرگز ہے۔ ذمہ داری اہمیت زیادہ۔ باقی حالات مفصلاً
پتہ سے معلوم ہو سکیں گے بعض شرط کے تحت خریداروں کے
اصلی مجس کے کارسرم ماہ اور دو دن میں مفت دینے کا وعدہ
بھی کیا گیا ہے۔

درخواست جنازہ۔ قاضی علی بن صاحب ثلث
باغوالہ سے اپنی دختر امیرہ اللہ بیگم مرحومہ کے واسطے احباب
درخواست دعا کے جنازہ کرتے ہیں۔

۱۰

اشتہار تبصرہ پر اعتراض اور اس کا جواب

تبصرہ پر جو کہ حضرت جری اللہ فی محل الانبیاء نے لکھا تھا
وہ بالکل برحق ہے۔ نا۔ ان سے جو اس پراہمت میں کیا جانے
اس کا جواب حضرت صاحبزادہ محمد احمد صاحب دیا ہے وہ نقل کیا
جانا ہے۔

۱۰ اشتہار تبصرہ اس وقت شائع کیا گیا ہے جب عبدالکیم
نے حضرت مرزا صاحب کی وفات کی مسودہ چودہ ماہ مقبولی
تھی اسوقت یہ لکھا گیا تھا کہ خدا نے دشمن کو جھوٹا کر کے
کے لئے میری عمر بڑی دی۔ چنانچہ اگر چہ چودہ ماہ کی مسودہ
عبدالکیم قائم رکھتا تو اس وقت اس کا یہ اعتراض برکت
تھا کہ میری بھائی موی مسودہ کے اندر فوت ہو گئے ہیں اس
لئے بن سچا ہوں۔ مگر جب اس نے خود اس پیشگوئی کو روک کر
دیا اور کہہ دیا کہ مجھے چودہ ماہ والی پیشگوئی کتاب ہو گئی
کی تاریخ مقرر کی گئی ہے تبصرہ میں جو کہ لکھا گیا تھا اس
کے پورے ہونے کی ضرورت نہیں رہی۔ لیکن کہ وہ اشتہار
تو اس عرض کے لئے لکھا گیا تھا کہ جھوٹے اور سچے میں فرق
ثابت کیا جاوے اور دنیا پر ظاہر ہو جائے کہ کون جھوٹا ہے
اور کون سچا ہے جب اس نے تم۔ اگست تاریخ وفات مقرر
کر دی تو اب سچے اور جھوٹے میں فرق اس طرح ہو گیا تھا
کہ ایک دوسرے کی پیشگوئی کے مطابق ہلاک ہو جاتا اور
اس طرح اپنے آپ کو جھوٹا ثابت کر جاتا پس خدا تعالیٰ نے
مرزا صاحب کو ۲۷ مئی کو وفات دے کر ثابت کر دیا کہ

عبدالکیم جھوٹا ہے۔ چنانچہ تبصرہ کے الفاظ بھی یہی ہیں کہ
چودہ ماہ تری وفات کی پیشگوئی کرتے ہیں۔ اور کہ میں جھوٹا
ثابت ہو گا پس صحت ثابت ہو کر خدا تعالیٰ کا نشانہ ہو گا
دشمن کو جھوٹا ثابت کرنے کا خدا کچھ اور۔ چنانچہ جب اس
نے اپنی پیشگوئی کو خود ہی روک دیا اور لکھا کہ اب تم۔ اگست
کی تاریخ مقرر ہو گئی ہے تو خدا تعالیٰ نے اس کو اس طرح
جھوٹا ثابت کیا کہ آپ کو ۲۷ مئی کو وفات دی اور اس کی
پیشگوئی ایک دو دن کی بڑی طرح ترقی گئی۔ اور جھوٹے اور
سچے میں خدا تعالیٰ نے فرق کر کے دکھلا دیا کہ جھوٹ کی
باتیں سچی اور جھوٹ کی باتیں جھوٹی ہیں چنانچہ ہر ایک عقلمند
سمجھ سکتا ہے کہ اگر ایک شخص کو کہا جاوے کہ تو اس لئے
ہلاک ہو جاوے گا کہ تو اسلام کو بڑا کرتا ہے اور گناہیں دیتا
ہے اس کے بعد وہ شخص اسلام لے آئے اور بڑا شفیق اور
پرہیزگار ہو جاوے تو وہ اس ہلاکت سے بچ جائیگا کیونکہ کہ

اس نے وہ بات چھوڑ دی۔ اسی طرح بیان بھی یہی معاملہ ہے
عبدالکیم نے حضرت سچ منو دے کے متعلق پیش گوئی کی کہ
وہ چودہ ماہ کے اندر فوت ہو جائیں گے اور یہ میری بھائی
کا نشان ہے اس پر حضرت سچ منو دے نے شائع کیا کہ ایسا
نہیں ہو گا بلکہ یہ خود میرے سامنے ہلاک ہو جائیگا اور یہ سب
باتیں اس لئے ہیں کہ سچے اور جھوٹے میں فرق ہو جائے
چنانچہ اگر شخص اس پیشگوئی پر قائم رہتا تو حضرت سچ منو دے
علیہ السلام کے سامنے ہلاک ہو جاتا اور وہ زندہ رہتے۔
کیونکہ خدا تعالیٰ کو تو اپنے نبیؐ اور رسولؐ کی بھائی ظاہر کرنی
منظور تھی کہ کچھ اور۔ مگر جن کے بعد میں یہ باتیں سچ
گی اور اس سے چودہ ماہ والی پیشگوئی کو اپنی بھائی کا نشان
فرار نہ دیا بلکہ لکھا کہ میری بھائی کا ثبوت یہ ہے کہ مرزا نامہ
اگست کو فوت ہو جائیگا۔ تو خدا تعالیٰ نے بھی اپنی بھائی بات
منسوخ کر دیا اور جس را سے اس نے اس کے رسولؐ کو بھڑکا
جا د تھا ابی را سے اس کو بھڑکا لیا۔ یہی حضرت صاحب کو
اس کی مقرر کردہ تاریخ وفات ترقی دی اور ۲۷ مئی کو دی جو
تاریخ خود آپ کے الہامات سے ثابت ہوتی تھی اور اس طرح
خدا کا وہ کلام کہ جھوٹے اور سچے میں فرق کر کے دکھایا گیا
پورا ہوا۔ اور عبدالکیم کے منہ پر کتاب کا ایسا بڑا داغ لگا
جو قیامت تک مٹ نہیں سکتا اور یہ بات جو میں نے بھی ہے
کہ جب عبدالکیم نے چودہ ماہ والی پیش گوئی کو منسوخ کر دیا تو
خدا نے بھی اپنے وعدہ کو دوسرے رنگ میں بدل دیا ہے
ثبوت نہیں۔ بلکہ قرآن شریف سے بھی ثابت ہوتی ہے چنانچہ
بن لوگوں کے لئے فرمایا تھا۔ کہ لہم فی اللہ لا تحزن

www.aail.org

پھر یہ ہے کہ کیا یہ بائبل کی تعلیم کے بالکل برعکس نہیں ہے۔
کیا ایڈیٹر صاحب بتا سکتے ہیں کہ یہ طوطا کون کون سے کہان
تعلیم کی۔

کچھ دنوں کے کثیر عرصہ میں ریلوے ریلوے میں ایک
مضمون لکھا تھا جس کا عنوان تھا "مذمت کا ذریعہ"۔
کے ایڈیٹر صاحب نے چوکھٹیکے لے رکھا ہے کہ ایک اسلامی
صدقات پر حملہ کرے اس لئے اس نے اس مضمون پر بھی جرح
تصدیق کی اس کے جواب میں شیخ صاحب نے اخبار میں چند ایک سطور
لکھیں۔ عادت کی موافق ایڈیٹر صاحب نے ان سطور
اعتراف کئے منجھلا اور قانون کے مراعات مضمون سے استنباط
ہو گیا ہیں وہ دن کے مستقل کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

اول۔ یہ عرصے کیا جانا ہے کہ یورپ کی تہذیب کا منبع پائل ہے اس کا بہت صحیح جواب تو نیچے دیکھ کر تقطعون میں ہی ہے کہ جتنی دیر یورپ صحیح معنوں میں پائل پرست تہذیب تک نہ پہنچتا تھا اس کے لئے اس کی تہذیب کی تعلیم کو اس نے غیر باور کیا تھا شروع کیلئے۔ انگریز صاحب نواز افغان اس تاریخی صداقت کو اس نے اسے نکھار کر دینے میں تو ہم اس بات کو اور طرح کو واضح کر کے پیش کر سکتے ہیں۔

بودیپ کی تہذیب میں سے نمایاں بات یہ کہ کیرود کے
 لوگ میرے خدیج سے جو کہ راز کو معلوم کرنے کے وہیپے اپنے
 ہرن اور اسی وطن میں رہتے ہرن کہ راز کو کوئی یا خاصہ معلوم
 ہو جائے۔ ان کی اس جستجو اور تہنگ و لو کا نتیجہ و عظیم الشان
 عمارت جس کو سامنے کہا جا تا ہے، بعقبت میں سامنے
 ہے لہذا فرار و دنیا کو پہنچانے ہرن اور بودیپ کے گھر گھر ان کی
 بدولت سکھ اور آرام پہنچا ہے اب میں اور میری صاحب فرشتان
 سے ملوان کہتا ہوں کہ خیر کی اس جستجو کے جھلک دہ بابل کی کوئی
 آیت یا سورہ کو کوئی قول پیش کر سکتے ہرن کیا اب تباہتے ہرن کہ
 مملکت کے انتحانات و آفات اور سفین ابدائیں و دھرم کی
 ایجادات۔ یونین اور برشل و دھرم کی تعقیقات یہ بابل کی کونسی
 تعلیم کا نتیجہ ہرن۔

یہ دوسرے بڑی بات جو میری رائیں یورپ کی تہذیب کی حق
منگائی ہے وہ یورپین اور امریکن ملکوں کی نظر حکومت اس
نظر حکومت نے افراد کی آزادی کو بیش کچھ بحال کر دیا ہے۔
ان کو گورنمنٹ کے سامنے ان میں کچھ حق ہے اور دانشمندی کے
جاریہ انھیں رات کو کچھ کے لئے چھین لیا جاتا ہے اس طرح
حکومت سے جو برکات یورپ اور امریکہ نے حاصل کئے
ان کے کچھ کئے کہ ایک صحیح کتاب کی ضرورت ہے مگر سال

مگر ایہ سب غائب نہیں گئے کہ سائنس شیعہ کوئی ایسی
قابلِ قہر نہیں بن سکتی۔ یورپ کو زیادہ تر انہی نے اپنے اسلحے
اخلاق پر۔ یورپ نے غلامی کا انسداد کیا اور یورپ نے وژو اور لاز
مکون میں تہذیب کی برکات پھیلانے کے لئے جانا ہے
اور یہ سب بائبل کی کہ امت سے بہرمن اب اس دعوے کا امتحان
کرنا نہیں۔

ہمیں کا باہر ماز خلق ہے عقائد دگر اہل گمان پر چڑھ کر
 ناسوسے دوسری آگے کرنا۔ جو کہتے ہیں ہمیں آنا کر اس
 کے خواہ کرنا۔ فرما پوچھا تو ہمیں کیا بائبل کا یہ خلق بڑے پتے
 اور اگر اور یہ یا امریکہ اس کو عمل میں لاتے تو وہ اس عزت
 پر پہنچتے ہر ایک شخص جو یورپ کے ملین عمل اور اس کے عین
 کے اسباب سمجھتا ہے وہ خوب جاننے کے کہ یورپ کے اس کے
 بالکل عکس عمل کیا سمجھی اتنی ترقی حاصل کی کہ یورپ و پندرہ ایک
 گواہوں کا ملک بنوا۔ دوسرا ملین میں ہر بائبل پر ہونوں کو ناز ہے
 وہ فرد جی ہے اب اس کا دور کوئی ناسکنا ہے کہ یورپ میں
 کہاں آیا جانا ہے یہ خلق تو یورپ کی زندگی سے ایسا ہی منتقل
 ہے جیسے کوئی دھند کسی ملک سے بسبب آب ہوا کی
 ناواقفیت کے عجز کے لئے مملو ہو جاوے تیسرا ملین افلا
 اصول جو صورت نے عالم دے لیکر دنیا کو دیا وہ کہ اگر کوئی دوسرے
 سے دیباہی دناؤ کر گیا تو چار تار ہے کہ وہ سمجھ لے کہ
 اس خلق کا وجود ہی یورپ کی سرزمین میں بالکل عقائد ہے۔
 یورپ میں تو میں دوسری قوموں سے جو زبانوں کو کہی ہیں وہ
 حسب جانتے ہیں زبان کی جذباتی حاجت نہیں مختصر اس تو وہ
 اخلاق ہیں جو بائبل سکھائی ہے۔ مگر یورپ نہیں برتے
 اور ان اخلاق کے نہ برتے سے یورپ کی قومیں فتوحات

[illegible]

لیکن جب بائبل کی تعلیم کا دور گھٹا، غلامی سے (۱) گھر
 غرت شروع ہوئی تے کہ اس کا انفرادہ جو کہ اس استاد کو باعث
 عیسویت پر گراؤ نہ تھی۔ اگر تھی تو بائبل کی کوئی ایک ایسی جگہ کوئی
 نقل کیا جائے۔ میں اس پر کھٹکا کرتا ہوں صرف اس کا کہنا کہ وہ میں نے
 کی زندگی بائبل پیش کر لی ہے وہ بپ کی زندگی کو اس کے کئی
 میں نے اس میں انسانی نوع سے مبرا یعنی اور انگریزی ہی پر مکتبہ
 اس کے رحمت اسلامی جذبہ جس کی طرف میں خود روپ
 کے معجزہ طلب اللسان جن قرآن کریم کی تعلیم کا نام نہ تھی
 ثبوت تاریخی طور پر کہ قرآن کی اور ادوار شاعت اور اسلامی تمدن
 کا آغاز کبھی وقت ہوا اور قرآن کی ذات کی تہذیب۔ یہ معلوم

کی تلاش کو اور پھر مکمل طور پر تہذیب و تمدن کی بنیاد پر مذہبی فرض قرار دیتی ہیں۔ بہت بڑی علمی رسول کریم کی اور ہر مسلمان کی دعا ہے۔ جہادِ اعلان کی صفت ہے۔ بیٹھکوں فی خلق السموات والارض الاما ارشاد نبوی ہے۔ اطلب العلم ولو کان بالینین۔ اس کے مقابل کوئی بائبل کی آیت اندازد یہ بالکل سچی بات ہے کہ جیسے مسلمان نے قرآن کریم کو پس پشت ڈالا۔ جیسی اسے ان کی تملک کا ذوال شروع ہوا اور بہت بھر قرآن مجید کو پھینک گئے ان کا تملک پھر ترقی کر چکا اور یہ پھر دنیا کے دیے ہی معلوم نہیں گئے جس پر بیٹے تھے۔

بڑے انوس اور ریح کے ساتھ اس بات کا اظہار کرنا پڑا ہے کہ اگرچہ اس بات کے کہ مسلمانوں کی طرف سے باادقا نہایت ہی مستقل جواب دیا جاتا ہے۔ مگر آریہ صاحبان اور عیسائی صاحبان وہی اہمیت ارض انہیں لفظوں میں بھروسہ کرنے سے باز نہیں رہتے۔ اس کا سبب لازماً ہو گا کہ یہ لوگ جو بات کو پڑھنے کی تحریف نہیں اٹھاتے اور یا یہ کہ تصدیقے ایسا انداز کر دیا ہوتا ہے کہ انہیں غولی بھی عیب کی نظر آتی ہے اسی نوٹ میں اندر مٹھنا نے پھر دی اعتراض کیا ہے کہ اسلام تو اس کے ذریعہ پھیلا گیا اب مسلمانوں کے جوابات کو تو ایک طرف رکھو۔ جیسا کہ عیسائی معصفت مسٹر ارٹھلڈ نے صرف اشاعت اسلام کو مٹھنا پر ایک مضبوط کتاب لکھ کر اسے دنیا پر واضح کر دیا کہ اسلام اپنی اخلاقی اور روحانی جذب کے سبب سے زیادہ تر پھیلا ہے اور گوارے اس کے پھیلائے میں بہت ہی کم حصہ لیا ہے تو پھر ان لوگوں کے اسی اعتراض کو دھڑلے سے ہمیں سخت ہی تعجب ہوتا ہے۔ اگر ایڈیٹر ارٹھلڈ ان ہی طلبی کی روج رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ کم از کم اسی عیسائی معصفت کی کتاب لکھ کر اسے غور سے پڑھے اور پھر اپنی ایمانداری کی راسے اپنے اخبار میں شہر کرے یہ حال اشاعت اسلام کے متعلق یہ چند امور خاص غور کے قابل ہیں۔

(۱) کہا جاتا ہے کہ رسول مسنے اپنا مذہب پھیلائے کے لئے توار چلائی مگر عقلمند یہ اعتراض پیش کرنے سے پہلے سوچیں گے کہ جن لوگوں نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر پہلے پہل توار اٹھائی وہ کس توار کے ذریعہ ان کے حلقہ جگوش بنے تھے۔ جواب صاف ہے تو میں توار کے ذریعہ وہ ہزاروں شخصیر زن آگے نکالی ہیں آگے کیا وہی توار دوسروں کے لئے کافی نہیں ہو سکتی تھی۔ دیکھو قرآن مجید کہنہ ہے۔ ادم الی سببیل نیک بالحدیث۔ وہ توار ہی الہی فلسفہ تھا جسکی رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم کو خاص مہارت تھی بعض صاحبان اعتراض کیا کرتے ہیں کہ بعض لوگ لوٹ کی طرح سے مسلمان ہوئے تھے۔

لیکن جو لوگ ان اول مسلمانوں کے حالات پڑھتے ہیں انہیں معلوم ہے کہ وہ درحقیقت کے نام پر کس طرح جان دیدیتے تھے اور جو لوگوں میں فتنہ مچا کر داپس آتے تھے وہ کیسی سادہ اور بے نفس زندگیاں بسر کرتے تھے اگر لوٹ مار کی انہیں ضرورت ہوتی تو وہ ایسی بے دریغ اپنی جائیں دیتے اور نہ ہی انکی زندگیاں ایسی پاکیزہ اور بے طمع ہوتیں جیسے کہ تاریخ دان جانتے ہیں کہ وہ تھیں۔

(۲) ہر شخص کو سیدہ جعفریہ جانتا ہے اسے معلوم ہے کہ ہر ایک اسلامی ملک میں دوسرے مذاہب کے لوگ برابر پائے جاتے ہیں۔ روم میں عیسائی بغض و نفرت ہوں گے۔ ایران میں اب تک آتش پرستوں کی ستیان موجود ہیں۔ مصر میں برابری پائے جاتے ہیں اب غور کے قابل یہ بات ہے کہ جب مسلمانوں کی اپنی تعداد پھوٹی تھی تب تو انہیں اپنے مقتوحہ ممالک میں (بہت مختلف) کچھ لوگوں کو بزور شمشیر مسلمان بنایا۔ تو جب ان کی تعداد بڑھ گئی تو پھر اسی وقت ان کو کس بات نے اس سے روکا کہ باقیانندوں کو مسلمان بنالین۔

(۳) جو لوگ دوسرے مسلمان کئے جاتے ان کے دل میں تو مسلمانوں کے برخلاف خطرناک عداوت ہوتی چاہیے ہی جو شہادۂ نبویؐ اپنا اظہار دینا دشمنی کے رنگ میں کرنا لیکن کیا اس کا کوئی ثبوت تاریخ دیتی ہے کہ ایسا ہوا بلکہ اس کے برخلاف دیکھا جاتا ہے کہ جن لوگوں میں اسلام پھیلا انھوں نے اپنے فتنوں سے بڑھ کر اسلام کے پھیلائے کو اپنے لئے باعثِ حزن سمجھا۔

(۴) میں اس وقت باوجود چھ کروڑ مسلمان موجود ہیں اور مٹی صوبے تو دنیا بھر ہی مسلمان ہیں کیا کوئی بنا سکتا ہے کہ میں اس اسلامی توارک جلی بھی۔

(۵) چنگیزی مثل اسلام کے بدترین دشمن تھے لکھا ہے کہ چنگیز خان نے اپنی زندگی میں ایک کروڑ مسلمان کو قتل کیا۔ اور بہت سی اسلامی سلطنتوں کو تباہ و غارت کیا۔ مسلمان سلطنتوں کی برداری کا کام جو اس نے شروع کیا تھا وہ اس کے مرنے اور پوتوں نے جاری رکھا جسے کہ شہ ۱۲ میں ہلاکو خان نے بند اور جو اسلام کا مرکز جانا جاتا تھا تباہ کر کے وہاں کے ۲۵ لاکھ مسلمان آبادی کو قتل کر دیا اور وہاں کے کتب خانوں اور عجائب خانوں کو خراب کر کے تاریخ میں ایک بے نظیر مہم چلا گیا مگر اسی جنگیز اور ہلاکو کی اولاد جب اسلامی تمدن اور اخلاقی اور روایت کے اثر کے نیچے آئے تو ان میں جانتا کہ ابھی ہلاکو کو مرے پاس برس بھی گزرے تھے کہ تاریخ سے مفتوح بن گئے اور ان کے جانشین اسلام کے پھیلائے میں دیے ہی سرگرم

تھے جیسے وہ خود اس کے تباہ کر چکے ہیں تھے۔ وہ کہا جاتا ہے کہ ہندوستان پر محمدؐ نے فتح کی ہے جہاں اسلام پھیلائے کی غرض سے تھے اس سے جھوٹی بات اور کوئی نہیں کہہ سکتے کیا کوئی شخص ان آدمیوں کی تعداد بیان کر سکتا ہے جن کو محمدؐ نے یا کسی اور جگہ آورے مسلمان بنایا یا ایک بیان تک تاریخ کی صحیح شہادت ہے ان لوگوں کے لئے جس شخص انتہائی یا دفاعی تھے اور بعضوں کے فتوحات کے لئے تھے۔ محمدؐ نے قاکم حملہ انتہائی تھا۔ بیکسٹین کا حملہ ہال کے لئے تھے یا حملہ محمدؐ کے لئے یا قتل کو ذکر کرنے کے لئے تھے یا حملہ کے جواب تھے اور بعض ممکن ہے فتوحات کی خاطر بھی ہوں۔ مگر اس پر عیسائی کیا اعتراض کر سکتے ہیں جب اس بیسویں صدی میں بھی عیسائی بادشاہوں کی طرف سے برابر فتوحات کا سلسلہ جاری ہے۔

(۶) اس وقت افریقہ میں اسلام اس سرعت کے ساتھ پھیل رہا ہے کہ پوری صحابان کے دل ہمہ گئے ہیں اور ان کو خطرہ پڑ گیا ہے کہ شاید چند سالوں میں سب افریقہ مسلمان ہو جائے گا۔ ان خطہ وہاں تک بڑھ گیا ہے کہ وہ اس کی روک کے لئے دبی زبان سے عیسائی توارک کو بدنام کر رہے ہیں جو مل بھی ہی ہے۔ افریقہ میں اشاعت اسلام کا حال اس کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ سورج سیر الیون کی آنکھیں ابھی ہیں جنھیں مسلمان ہیں ان میں وہ دنیا ہی ایسے ہیں جو عیسائیوں اور دوسرے مذاہب کے مسلمان ہوئے ہیں اب یہ حال پیدا ہوا ہے کہ وہ کوئی توارک جو افریقہ میں چل رہی ہے اس کا جواب دینے میں عاجز ہیں۔ یا دبی ہے۔ بات کہ اسلام اشاعت مذہب کے لئے توارک کا ایک دہا ہے اس کے لئے میں صرف اتنا کہنا کافی سمجھتا ہوں کہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ یہ معصوم بہت لیا ہو سکتا ہے کہ نے اجمال اتنا کافی ہے۔ (در فہم ایک مسلمان)

اسٹیل ٹینکس
ہمارے دوست عیال عبدالغنی صاحب احمدی نے پوٹو قریب کلکتہ میں فولادی کبسوں کا اور ٹینکوں کے بننے کا کارخانہ کھولا ہے۔ ہم نے بھی ان کے کارخانہ کا بنا ہوا ایک ٹینک دیکھا ہے۔ یہ خطہ مغربی اور خوبصورتی کے قابل تعریف ہے۔ جن ناظرین اخبار کو اسٹیل کے ٹینک اور کبس وغیرہ دیکھ رہے ہیں وہ ان سے خط و کتابت کریں۔ تو اس سے بہتر کہ انہیں فائدہ دے گا۔ پتہ ہے۔
عبدالغنی مالک کارخانہ اسٹیل ٹینکس بے لی بی اس روڈ متصل سہیلان ضلعی ہوٹل۔

اشراج

۳۳۰

پس بعض حکماء نے کہا ہے کہ بچہ بعض ماں کو
نطفہ سے بنتا ہے۔ بائیں نطفہ صرف ایک
مین ایک نائیک کرنا ہے ایسی کہ اس سے مولد
پیدا ہو لیکن بائیں نطفہ سے مولد کا کوئی
جز ذات نہیں ہوتا۔ اس جگہ یہ تذکرہ بھی فائدہ سے خالی نہ ہوگا
کہ ایک موقوفہ بڑا کٹر محمد رضا خان صاحب غیر احمدی
ہسپتال چھادنی دکنشہ رکھنے اور اس عاجز کا ساتھ ہوا۔
وہ ران گفتگو میں فرمایا کہ اگر ہم محمد نطفہ مرد کا کسی آلہ کے ذریعہ
سے رحم عورت میں داخل کر دیں۔ تو اس نطفہ سے تخلیق
جنین ہو سکتا ہے۔ مجھے ڈاکٹر صاحب کے اس تجربہ پر ایک خاص
تحقیق کی روشنی ڈالنی پڑی اور وہ یہ کہ فاضل گیلانی نے شرح
قانون میں لکھا ہے۔ کہ ماد جمل (نطفہ مرد) قوت فاعلہ
تخلیق و تصور کی نہیں رکھتا کیونکہ وہ تاثیر میں برکت متدل
کے گرم رنگ زیادہ ہے اس لئے مرد کے نطفہ میں قوت
عائدہ اور معتدہ نہیں ہو سکتی۔ جنسی ڈاکٹر ان ہی اس
بائیں قائل ہیں کہ مرد کے قوام سے بچہ کا کوئی حصہ نہیں بنتا
کیونکہ مرد کا نطفہ بعد انزال رحم میں مقید نہیں رہتا بلکہ وہ
بتدریج رحم سے ٹکٹے ٹکٹے ہو کر باہر نکل جاتا ہے اب
آلہ سے مرد کا قوام جسم میں پہنچا کر بچہ جنم لے دینے والے نائیک
جنسی ڈاکٹر ان کے ان تجربہ اقوال کو ملاحظہ کریں۔ سمندر و تخت
کے ڈاکٹر ان کی تحقیقات جو فی زمانہ ثبوت یقینی بن رہی ہیں
طبی حاصل ہو چکی ہے اور جس کا پایہ استدلال عقل میں مکمل
کو پہنچ چکا ہے وہ میرے نزدیک نئی روشنی کے ڈاکٹر ان
کے حق میں از نسیم مرئیات ہے ان کا قول ہے کہ عورت
کے نطفہ میں بیض ہوتا ہے اور مرد کے نطفہ میں ایک کیرا اطلق
ماند بچہ ماری کے ہوتا ہے۔ یہ جو ان نطفہ کے ساتھ رحم میں
جاتا ہے اور بعد انزال اپنی حرکت ذاتی سے ۱۳ انٹ میں بعض
پانچ ٹکڑے جاتا ہے۔ اگر نطفہ عورت کا اپنے مقر اور محل تولد
سے جو دونوں کیسہ جانب میں دیسا میں نکل کر منور رحم
میں داخل نہیں ہوا۔ تو یہ جوان رحم میں جا کر ان بیضیات
منویہ کہ پس رحم متلاشی جو حرکت دورہ پھرتا ہے۔ جب ان
کچھ نہیں بٹا ناکھل آتا ہے اور ذرا مہر جاتا ہے۔ اب اگر اسے
مارجل کر رحم میں پہنچا کر تخلیق اولاد کے قائلین خود فراموش
کہ جب رحم میں طربت بیضار قابلہ لالہ نقاد و البصورت و فلن
کیسوں میں دیسا سے خارج ہو کر قبل سے جب رحم میں پہنچ کر
نہیں ہے تو بچہ ماری سے مرد کا نطفہ پہنچا ہوا کیا کام دیگا۔
کیونکہ اگر دونوں کیسوں سے نطفہ عورت کا نکل کر اندرون رحم
نہل ماس جوان کے پہنچنے کے جا چکا ہے۔ تو یہ جوان اتنی

سے اپنا سر گر کر مر جاتا ہے اور بعد اس کے رفتہ رفتہ رحم
سے مرد کا نطفہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر تمام و کمال نکل جاتا ہے
تب وہ بیضہ آنا مانا وسیع ہو کر اس میں خون جمع ہو جاتا ہے
پھر بچہ کامل ہوتا ہے لیکن بائیں نطفہ سے کوئی جز بدن مولد کا
نہیں ہوتا۔ اب خود کر کے کہ مقام ہے کہ ماں کو کس قدر بچہ
سے شرکت و نسبت ہے کیا اب بھی کوئی جائے عمل باقی ہے
کہ ماں کو نادانی سے غلط فہمی کہیں تو یہ ان کی جو اندرونی ہے
حقیقت امر یہی ہے کہ جو کچھ ہے وہ ماں ہی ہے اور تمام
وجود و فناء و نہائے مولد اسی سے ہے۔ اس صورت میں نسبت
ابن لام کو بعد مادی کی طرف حقیقی اور اولی ہے اور اسی نسبت
حقیقی سے مہر صادق ملے آئے والے مہدی کو فاطمی
کہا ہے چنانچہ احتجاج طبری میں مشغول ہے کہ ہارون عباسی
نے امام موسیٰ کاظم سے پوچھا کہ تم نے بکریوں جائز
رکھا ہے کہ تمہیں عاصہ و خاندہ فرزند رسول خدا کیہتے ہیں۔
حالانکہ تم اولاد علی بن ابی طالب سے ہو اور محمدی ہو
اپنے باپ سے ہوتا ہے اور فاطمہ زہرا طرف محمدی میں تو امام مہدی
نے اس کے جواب میں وہ یہ ثبوت پیش کیا جیسا کہ آئے والے
مہدی علیہ السلام نے اپنے فاطمی ہونے کا دیا ہے۔ اس پر
شک نہیں کہ میراث منحصر ہے نسبت اور نسب میں۔ یعنی
وراثت و الدین کے اقربا میں بسبب نسبی کے نہ باعث
سبب کے۔ کیونکہ متفرقین اب اور متفرقین ام کی وراثت
نسبی ہے نہ نسبی۔ اسی تسک پر شیخ ابن حجر نے صواعق محرقہ
میں اور محمد یعقوب نے کافی کلینی میں برادیت اصنام
محمد باقر علیہ السلام میں یہ ذکر فرزند رسول خدا تسلیم کیا
ہے۔ عاصی نے بسبب غایت ثابت کر دیا ہے کہ ابن الزنت
کا بھی انتساب جد مادی کی طرف سے براعت نطفہ ام کے
حقیقی ہوتا ہے پس جہاں تحقیق خفیت مکن ہے۔ وہاں کثافت
کے ارتکاب کی کیا ضرورت ہے۔ اب بھی اگر آئے والے مہدی
کو فاطمی نہ مانے تو یہ ان کی عداوت اور سفارت ہے۔ ورنہ بنی
آدم میں فرزند ان پسری اور فرزند ان دختری دونوں داخل ہیں
جیسا کہ شیخ ابن حجر کتاب مراحق محو زمین اسناد نقال سے لایا
ہے۔ کل احاد نسب الیہ اذکاد نہایت یعنی شیخ
کا مذہب بلاشبہ یہی ہے کہ فرزند ان پسری اور فرزند ان
دختری دونوں کا احد الانساب ہیں جس کی تقویت اور تہذیب
کے لئے ہم کلام ربانی کو استوار کرتے ہیں۔ ادا آخر جماع
من آدم جن ظہور دم ذریعہ انہم۔ کیا اب بھی آئے
ہوئے مہدی ہجو کو فاطمی نہ مانا لگے۔ تو کیا فاضل بیضاوی
کو بھی جھٹلاؤ گے۔ جیسا کہ اس نے کہا۔ ہو ابن مریم

دفی ذکرت دلیل ان الذین متداول اولاد
یعنی یہ کہ بے شک ہے مریم کے بچے میں لیکن ان کا
شمار اولاد ابراہیم سے واسطی و قریب تو ہے۔ اسی امر کو
شاہ صاحب نے بھی اپنی کتاب سر نشاۃ الدین میں ہمارے دوسرے
کی تقویت کی ہے کہ ابن البنت مثل ابن الامین کے
ہوتا ہے۔ قول
ان ابن الامین لہ حکم الامین ولذا یدبہ عیسیٰ
فی بنی اسرائیل۔ یعنی فرزند خضر کے واسطے بھی ابن کا حکم
ہے جیسے کہ عیسیٰ علیہ السلام ہی اسرائیل میں شمار کئے گئے۔
جیسا کہ آئے والے مہدی کا نسب اپنی فاطمی میں ہوا۔
فاضل فرزند آبادی نے قواموس میں لکھا ہے۔
والابن هو الولد۔ اور ایسی ہی ابجد بزرگ بزرگ ارشاد
ہے۔ یوصیکم اللہ فی اولادکم پس ان دونوں
مقدموں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ابن الامین بھی
ابن الامین دادا کے لئے ہے۔ خواہ وہ پدری یا مادری۔ آبا
میں شامل و داخل ہے جیسے کہ کتاب کافی میں مشغول ہے
کہ ایک روز امام ابو الحسن نے روضہ سرور کائنات پر تشریف
لے گئے اور فرمایا السلام علیکم یا اہلبیت۔ یعنی رحمت خدا کی
نازل ہو آپ پر اسے پدر عالی مقدار اس پر ہارون کی توجہ
ہو کہ ابوا حسن نے کہ آپ رسول خدا کیوں کہ ہوئے اسوقت
امام مذکور نے ہارون کو جیسے کہ نسبت ابد لای۔ یہ ثبوت
نے سوچا کہ بے شک جیسے کہ اتصال نبی اسرائیل میں جو یحییٰ
کے اور کچھ نہیں اب حضرات شیعہ اسی نسبت مادی کو ملحوظ
خاطر کر کے مہدی مسعود امان الامین۔
بالجہد کمال الدین بن علی اپنی کتاب مطالب السؤل فی مناقب
آل رسول میں اور فاضل بحرانی کتاب حدائق میں اس بات کے
قائل ہیں کہ قوت نسب پدری کی شرف مادی کے لئے متعارف
ہوتی ہے اور کبھی ایسی ہوتی ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ
نسب مادی نسب پدری پر غالب آ جاتا ہے جیسے کہ امام
جعفر صادق نے کو لوگ بیٹے ابن الصدیق کہتے تھے۔ کیونکہ
آپ کی والدہ شریفہ بنت قاسم بن محمد بن ابوبکر بن عبدالمطلب
ہی حضرت عباس بن ابی طالب کے مقابلہ میں انھیں تھے
جسین علیہ السلام کو ہذا یعنی سید فرمایا۔ یہ پدری نسبت
مادی شرف اندوز ہے جس کے وارث حسب بنارت ہری
آخر زمان حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام
ہوئے۔ ہم پھر اصل مدعا پر واپس آکر عرض کرتے ہیں کہ انس کا
نے عورت میں بالقوی یا مادہ وریثت کیا ہے کہ وہ بغیر
کے بھی تخلیق جنینی کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اب اگر کوئی

معتزلہ و جہلہ تو صاف معلوم ہو جائیگا کہ اسطرح و غیرہ ان مشکلیں کی نسبت بہت جاہل ہے دیکھو کتاب - باقی آئندہ انشاء اللہ

القصص

مرزا سام الدین احمد - احمدی ناظرین احمدیہ لکھنؤ

یہ سورۃ یوسف کا ترجمہ اور اس کی تفسیر ہے جو فاضل اکمل صاحب نے لکھی ہے۔ ترتیب تحت اللفظ - بڑی قویہ و محنت کے ساتھ بطور تفسیر کیا گیا ہے

پھر لفظ و آیت کی تفسیر نہایت سادگی سے کی گئی ہے جس قدر شیعہ بل سکا۔ جو جمع کر دیا گیا اور علین تمام الامور کو اٹھا لیا گیا جو حضرت یوسف کی ذات پر لکھے گئے تھے اور اس بیان کو سبباً خاتم النبیین کے آئندہ حالات کی نسبت بطور پیشگوئی بنایا گیا ہے اس کے علاوہ جس قدر اخلاقی نتائج نکل سکتے تھے وہ لکھے گئے ہیں۔ اخیر میں اسی قصہ کو نصرت کے رنگ میں اپنے وجود پر وارد کر کے دکھایا گیا ہے۔ لکھو اسی چھاپی ہوئی عمدت اعلیٰ ہے قیمت صرف ۲۰ روپے گئی ہے تمام احمدی دوست مسکرا کر پڑھیں اور غبارِ بنِ مفت تقسیم کریں۔ یہ کتاب بدر

بک بکسی سے مل سکتی ہے۔

علماء خلف

خدا سے تعالیٰ میرا قسم علی صاحب ثمر

السنہ و رسالہ احمدیہ نے ابیلرم خان دہلی کو جہاں غریب کے انہوں نے حیرت برقی علماء ہم شہر مرعیت ادیم السملہ - من عند ہم عزم الفتنہ فہم تہود - کی تفسیر میں انہوں کے علماء کے امن فن کا حال لکھا ہے جہاں کے انہوں سے براہِ پرور اپنی من پوشیدہ ہو گئے۔ بظاہر یہ رسالہ بہت محنت معلوم ہوتا ہے مگر بغیر دیکھا جاوے تو میر صاحب نے ایک عربی طرز سے نہیں لکھا بلکہ انہی کے جونا انہی کے سر پر لٹا ہے آپس میں جو گندہ بزدگان قوم ایک دوسرے پر پھینک رہے تھے جن کو اس کے کسی سفید پوش بھلائی کے کپڑے خواب پر جانے کا اندیشہ تھا اس لئے آپ نے نہایت احتیاط سے وہ سب کچھ جمع کر کے انہی کے گھر دین میں پھینک دیا ہے۔

یہ رسالہ لکھا ہے انہوں کے علماء فقرائے حالات کا آئینہ ہے۔ ابن خلدون جو ان خستہ کاروں کے لئے حضور صلی علیہ وسلم کا خطاب فرمایا ہے ہر ایک احمدی ایسے مسکرا کر مطالعہ کرے قیمت ۱۰ روپے لکھو اسی چھاپی ہوئی سند - فریاد ہوسٹے جم جو یہ رسالہ دفترِ جہد میں نہیں لکھو۔ بلا بیہ پرل لکھا ہے۔

یا دیگر الفت

شیخ رحیم بخش صاحب داعیہ دُسم کو پر قادر

لوہ گر گھر - دہلی - روادہ دفترِ جہاد

امریکے نے اپنی سرزمین کے ساتھ ساتھ کمالہ غلبہ کے رنگ میں حضرت مسیح کی آؤ تائی کا سلسلہ شروع کیا ہے اور مسیح و یسوع کی جھبڑوں کا روحانی نقشہ کشی اور شریعتی اعتبارات کا آئینہ دکھا دیا ہے۔ پھر جناب ختمی آپ کی رسالت کا ثبوت بائبل سے کیا ہے۔ بہت عمدہ کتاب ہے۔ صفحہ ۱۰۰ قیمت نصف روپہ

الاسلام - چودہری عبداللطیف

ریویلو

صاحب آف گنگ چور کی ادارت میں لاہور نکلنا شروع ہوا۔ آپ کے مقاصد میں ہے۔ اسلام کی صداقت کا انہماک۔ ہندوستان میں اتحاد تمام اسلامی فرقوں میں اتحاد گروہوں کی اطاعت کا وعظ۔ اسلامی غیر اسلامی ضروری نہیں ۱۰ صفحہ عجم۔ ہر جہد دار السلطنت پنجاب لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ قیمت سالانہ تین روپے (سے) اللہ تعالیٰ اسے ترقی بخنے۔ برادرانِ طلیق اپنے بھائی کی مدد کریں۔

کرم سید محمد عبدالمجلی عرب صاحب

البطلان الوہیت السیاح

والشکاک

عربی میں ہے ۵۰ صفحے کا رسالہ

تالیف کر کے نہایت عمدہ کاغذ پر خوش خط چھپوایا ہے۔ یہ

رسالہ دینی نہایت ہی عجیب و غریب ہے آپ نے بڑا کمال لکھ دیا اور امن قاطعہ مسیح کی اہویت اور یسوعیوں کے عقیدے تثلیث کی تردید فرمائی ہے رسالہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بڑی محنت سے لکھا ہے۔ آپ نے یسوعیوں کے تمام تر کویج کہے ایک ایک کار دیکھا ہے۔ تمام احمدی بھائی عرب صاحب اس کتاب کی اشاعت میں امداد و بن قیمت صرف ۲۰

اسلام

ایک مضمون بدر میں چھاپھا جس میں مزہ آدم کی تفسیر کا دین بر مولوی عزیز مرزا کو شری مسلم لکھ لکھنے کے ایسے اعلیٰ نمونے دینا کے لئے پھر میں مدیم الشان میں قوان مجید کی پاک دعا تعلیم سے مقاد کر کے دکھایا گیا ہے کہ قرآن مجید کی تفسیر ہر پلو سے جامع و ادلی ہے۔

اب میان محمد بن صاحب سہارنپوری نے اسے رسالہ کی شکل میں چھپوایا ہے۔ ۴۴ صفحے عجم۔ چھپو اسی اوکاغذ عمدہ۔ لکھو اسی چھپوایا۔ نور علی نور ہو جائے قیمت صرف تین آنے (۳)

ضرورت و کذا

چودہری غلام من صاحب احمدی

سفید پوش چاک ۵۰ روپے علی آباد

خانہ جہاد روڈ ضلع لائل پور میں ایک دوکان کی صورت

نظر کر کے میں جو صاحب احمدی وہاں دوکان کرنا چاہتی انکو وہ مالی سرمایہ ہم پہنچانے میں امداد دینے کے واسطے بھی طیار ہوں خط و کتابت چودہری صاحب مدد صرف کے ساتھ پتہ بالا پر ہو

استانی کی ضرورت

صاحب احمدی لی راے تحصیلدار

کسواہر - دوکان خانہ گل گنج برابہ راست چھتر ہر ملک دیہی گند

کو اپنی المیہ کی تعلیم کے واسطے ایک انسانی کی ضرورت ہے

مذکورہ بالا پتہ پر خط و کتابت کی جاوے۔

احمدیہ بلدیہ

ایک صاحب جو قبل ازین پیر صاحب گورکھ

کے مرید تھے اور عمدہ ایک سال سے سلسلہ حق میں شامل ہیں اپنا ایک خواب بکھتے ہیں میں سے کچھ اقتباس درج ذیل کیا جا رہا ہے۔

میں بڑے بڑے ولیف پڑا کرنا تھا لیکن اس ایک سال میں یعنی جب سے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کی ہے میں اندر ایک عجیب و غریب دیکھا ہوں۔ امداد روشنی کی شاعین و طرح میرے اندر وارد ہوتی ہیں۔ ایک دعاؤں کے وقت رقت اور دوسرے سچی خوابیں۔ دارالامان جانے سے پہلے میں نے جس طرح خواب میں مسجد اقصیٰ دیکھی تھی اسی طرح وہاں جا کر دیکھی امداد جو خواب عجیب میں نے دیکھی ہے اس کا کچھ ذکر کرنا ہوں۔ ایک امداد عمارت دیکھی یہ مکان ظاہر آنکھیں فینش کا معلوم ہوا یعنی کوڑا اور شیشے پر اسے نام انگریزی قسم کے تھے لیکن یہ اس قدر پیسلے اور بیدار تھے کہ میری طبیعت خوشی سے اس کو دیکھا چاہتی تھی میں نے انہوں سے معلوم کیا کہ یہ شاید پیر صاحب (گورکھ) کا مکان ہو کہ کچھ پہلے مکان سے حیثیت میں اپنا تھا اس لیے میں نے اس مہر سے جو میرے ساتھ پر چھا کر لیا آپ اندر میں اس نے عبادت گاہ اندر میں لیکن اس وقت سے ہونے لگے میں نے اسے تو کہا کہ اچھا سوئے دو اور دل میں کہنا کہ بہتر ہے سوئے ہی ہیں یہاں سے گذر کر ہم اپنی میں اور پیر صاحب مرید ایک گلی سے گزرے۔ ہم ایک دوکان پر کھڑے ہو گئے اور میرے ہمراہی (مرید گورکھ) نے ایک بگلی دوکان کھانے کو لی اس کو بلی میں ظاہر آفری معلوم ہوتی تھی لیکن جس وقت وہ کھانے لگا مجھے بھی اس نے کھانے کو کہا۔ لیکن میں نے انکار کیا۔ مجھے معلوم ہوا کہ یہ تو سارا گندہا ہے ادب برتنوں میں ہی دکھاتا ہے۔ مجھے اس شخص سے ہی ادب دوکان سے بھی نفرت ہو گئی۔ اسے میں کسی مے زود سے آواز دی۔ احمدیہ بلدیہ

ہم نے جو دیکھا عرض کرتا ہوں اپنے سامنے کچھ خاصہ پراک
بڑا قلعہ پتہ انٹون سے چاہو جس کے دونوں طرف بہت
بڑے بڑے دو گنبد اور کئی چھوٹے چھوٹے گنبد دیکھیں
اس قلعہ کے مین وسط میں ایک بڑی جگہ دیکھی اور اس کے بھی
دو وسیعہ بہت بلند اور بانی چھوٹے تھے۔ یہ قلعہ اور سب جگہیں
مقدور قلعہ اور عظیم الشان تھے۔ جسکی نظیر میں نے اب تک اپنی
سے نہیں دیکھی۔ گوھر کا وقت تھا۔ لیکن سوچنے سے اپنی پوری
روشنی دینی شروع کی۔ اور اس سے پہلے اندر ہوا تھا۔ میں نے
دلی کی بادشاہی سجدہ بھی دیکھی ہے۔ لیکن یہ نسبت۔ قلعہ بھی
کئی دیکھیں لیکن یہ عظیم الشان بلند اور مضبوط قلعہ دیکھ کر خوب
میں ہی مجھے خیال آیا کہ اس قلعہ کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی
بعض عام فرائض کو دیکھ کر انسان کے دل پر حیرت یا ایک قسم کا تعجب
داخل ہوتا ہے۔ جیسی خوشی نہیں ہوتی۔ لیکن مجھے اس عالی شان
قلعہ کو دیکھ کر اس قدر خوش ہوئی جسکی لذت میں بیان نہیں
کر سکتا۔ ان صوف ایک سکند کے واسطے یہ خیال دل میں آیا
کہ میں نے قادیان میں پہلے یہ قلعہ نہ دیکھا تھا جس کا جو انتظام
ہمیں کس نے دیا یہ سنا کہ یہ مکان موجود تھا۔ میں خود نہ دیکھ
سکا۔ اس بڑے قلعہ کے بالمقابل اور میرے بائیں
قریب ایک قلعہ دیکھا یہ تھا اور نہ کوئی گنبد اس میں تھا
لیکن اس کی دیواروں کے پاس میں کھڑا تھا۔ بہت بلندی
اور مٹی میں سے اس کا پستریسے لپٹائی ہوئی تھی اس قدر
صاف اور خوش رنگ تھی کہ بہت باری معلوم ہوتی تھی۔
اور منہ پر سارے جوتے بگڑے تھے۔ ان دونوں قلعوں
کے درمیان اور کچے قلعہ کے نزدیک وہ دو کانیں تھیں
جو ان کے سامنے ریح معلوم ہوتی تھیں اور اسی وقت
خواب میں میری زبان پر حضرت ریح موعود کے یہ شعر جاری
ہو گئے۔

دنیا کی سب کانیں ہم ہیں دیکھیں بھالیں
کچے قلعہ کی نسبت جس کے بائیں قریب میں کھڑا تھا مجھے
گمان ہوا کہ یہ شاہد ہم ضعیفوں کے واسطے ہے۔
کترین غلامان ریح موعود شیخ فضل کریم شین ماسٹر
بابری باندہ۔ ضلع کوٹ

چودھری علی محمد خان صاحب موضع علی پور قلعہ شہرہ
اپنے احمدی ہونے کا اعلان کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے
فضل و کرم سے استقلال بخشنے آمین۔

خواجہ صاحب کا لکچر امرت میں
خواجہ کمال الدین صاحب امرت میں ٹھہر گئے اور انھوں
نے باہر سفر جنگ صاحب پنشنر انسٹرکٹوریس کے مکان
پر وعظ فرمایا۔ اعلان عام نہیں کیا گیا تھا۔ مگر میری
فمن سو کے قریب سامعین ہو گئے۔ وعظ نے سامعین
پر بہت عمدہ اثر کیا اور اب لوگ خبر جو صاحب کے عام طور
پر اعظ کر کے جاننے کی درخواست کرتے ہیں عباد اللہ

نماز جنازہ۔ فتنی محبوب عالم صاحب احمدی گوجرانو
اپنی ہمیشہ موجود حسین بی بی کے واسطے احباب کے درخواست
دعا کے جنازہ کر رہے ہیں۔

ضرورتیں
ایک احمدی بہت نوجوان عمر و سال
قوم زمیندار۔ لیکن راجسٹیج
گوجرانو حال میں مدرسہ ریشول ضلع گجرات جہاں اس کی تعلیم
اور طریق اور شریف آدمی میں اور جن کی علاوہ زمیندار ہی آمد کے
انٹرنل روپے مہوار خود اپنے کسی احمدی زمیندار خان سے
نکل کر ناچار اپنے بہن جو صاحب پسند فرادین۔ دفتر قریب میں
(۲) ہمارے ایک معزز شریف اسودہ حال نوجوان دوست
شرعی ضرورت کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ خط
کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار جہد ہونگ
(۳) ایک احمدی نوجوان غریب الطبع قوم کا ارمان ضلع گوجرانو
کا باندہ ہے۔ عمر ۲۰ سال۔ تنخواہ ہفتہ روپے ماہوار بوجہ
ایک دو ہر سالہ ترقی مستقل سرکاری ملازم۔ نکاح کا خواہاں
اہل حاجت سے غلام حسین صاحب ریشتری اسسٹنٹ سے خط
دکانت کریں۔

منفعہ یاقوتی
طاہر کریم محمد حسین صاحب ہتھم کا خانہ
مریم عیسیٰ لاہور۔ معدودہ حضرت امیر
اعضائے رقبہ کو طاف دیتی ہے۔ سبھی معزز اور مقوی ہے
ہر قسم کے ضعف و سستی اور ناخوشی کو دور کرتی ہے۔ دفتر
اخبار ہر سے یہ آؤ قیمت نقد لکھ یا بذریعہ تحیت طلب پارس
ملکتی ہے۔

العرشہ علی دلی نازیہی پور اور سلا قیامت ۱۲۸۱ھ کا پتہ
شہابی چکر۔ شمار اللہ کے اعتراف و مہارہ و ماکارہ۔ اور
مبادی الصوف۔ علامہ نور الدین کی تصنیف علم صرف کھانے
کے لئے بہت مفید ہے چند نسخہ باقی ہیں۔ قیمت ہر

(پتہ پریس قادیان)

ڈاکٹر اس کے برن کی بنائی ہوئی شہرہ دار
ہے ہے ڈاکٹر برن کا حق کا فونے آؤ۔
جب کیکو سفید ہوئے تو اس کے گھر میں پکار پڑی تھی ہے اور گھر
کری گئے ہیں کہ اگر پہلے ہی تنہا سو جو تو یہ کیفیت ہی کیوں ٹھانا
پڑے۔ کیوں نہیں ایک شہرہ دار حق کا فونے لکھ کر ڈال رکھتے ہو۔
اصل حق کا فونہ ۲ برس سے شہرہ دار کے کی ہوئی ہے نہ لکھ کر
دولی ہے گری کے دست پریت کا درد اور تلے نے اسے اس کے
علم رکھتی ہے۔ قیمت فی شہرہ دار ۵۰ روپے
پیشانی تک۔

عق بوب دینہ

براہ کمال بچے دار کر۔ دماغ میں رکھنا چاہئے۔ یہ عرق دماغی
کی ہری پیوں کے مانند ہے۔ یہ عرق ماکر برن کی صلاح سے
دلائیے نامی دوا فروش نے بنایا ہے۔ ریا کے لئے یہ دوا
بنایت معین ہے۔ پیٹ کا پھولنا۔ ڈاکٹر کا نام۔ یہ یعنی زانفتا
کام پڑنا یہ سب ریب کی علامتیں دور ہوتی ہیں مگر کے بچے
کے لئے اس سے بڑھ کر دوا کوئی دماغ سے قیمت فی شہرہ
۵۰ روپے
ڈاکٹر اس کے۔ من مبرہ ۱۰۰۔ تمام حدوت اسٹریٹ کلکتہ
منفصل حالات کی کتاب مفت ملتی ہے۔ منظر کر ملاحظہ فرماؤ

صالح سائی

صاحبان آپ پر رون ہے کہ کس طرح ہے ایک اشتہار میں مفلان
تجارت کا مادہ و قیاس سلیقہ چارہ دینے والی کتاب اشتہار ہے
اشہار کے بوب میں سلیقہ دور دور پر مگر کہتی ہے۔ ماکر
غریب بھائی بھی فائدہ اٹھائیں۔ اشتہار صاحب قول ہیں۔ صاحبان
مستحق اعلیٰ مدون امداد آگ دہی چوتھ صرف چند منٹ میں تیار کرتے
کی ترکیب عام تمام آدمیوں بزرگ و دیہاتی سلیقہ عیسیٰ میں روانہ ہوگا
(۱۲) اشتہار۔ جواب کسے جوابی کا درد نہ جواب ہے جواب (۱۳)
اگر کسی روانہ کردہ ترکیب سے صاحبان ہر شری ممل علی میار
تو حلیہ تحریر پر مبنی اس دیکھی رہا۔ درخواست کنندہ کو حلیہ
اقرار کہ بدون اجازت پتہ ترکیب کسی کو نہ بتلا جائیگی روانہ
کرنا ضروری ہوگا

الشیخ علی الدین اقبال موضع چندوالی سبک کھوڑا باور اعلیٰ
استغفار



(H 9555)

بازار

بازار

بازار

بازار

Reg. No. 50 CCLXXXVIII

1911

1911

1911

1911

1911

1911

1911

1911

1911

1911

1911

1911

1911

1911

1911

1911

1911

1911

1911

1911

1911

1911

1911



سفر بنارس

مگر کیا ہی بنا رہا ہے، ہم حضرت احدیتؐ کا جین ہی نوح
انسان کی راہنمائی کے واسطے نہ صحت سوسن کا مدعا نہ
بنائے بلکہ سورج سے بڑھ کر منور کرنے والا رسول محمدؐ ہم
زین بیجا اور چاند سے بڑھ کر روشنی دینے والا احمدؐ بنابر
لئے سبعت کیا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہما والہما وبارک وسلم

نارسیں بنبر
ناظمین ہند اس بات پر گماہ ہیں کہ عاجز
راقم حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم کی تابعداری
میں پکڑے ہوئے ہیں۔ واسطے بنارس گیا تھا کہ اس سفر میں
علاوہ بنارس مرگھیر شاہ آباد، شاہجہان پور، گرجاواں والا
بھیروی جانا تھا۔ تاہم چونکہ اصل اور اہل مقصد اس سفر
کا بنارس ہی تھا اس واسطے اس رپورٹ کا نام سفر بنارس
بلکہ اس پرچہ کا نام بنارس نہری رکھنا موزوں معلوم ہو گیا ہے
۲۵۔ اپریل ۱۳۵۷ء شعل کی صبح کو جناب مولانا سید
رواغبی ہمدرد شاہ صاحب عاقلہ روغن علی صاحب اوریہ

عاجز قادیان سے روانہ ہوئے۔ روانگی سے قبل حضرت کے
جنور میں حاضر ہوئے جنھوں نے نصیحت فرمائی کہ اپنے
علم پر ہرگز گھٹن نہ کرو۔ صحت خدائے تعالیٰ کے فضل
پر بھروسہ کرو۔ میں اس معاملہ میں بہت تجربہ کار ہوں صحت
اس کا فضل ہے جو کام آتا ہے اس نصیحت کے بعد حافظ
صاحب کے حوض کرتے پر کہ ہمارے لئے ایک امیر مقرر کیا جاوے
مولوی میر سورشاد صاحب کی خوف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا
کہ میر فریاد ہی ہیں ایک الف جگے سے امیر میں جاتیں گے
یہ کہا اور۔ دعا کے ساتھ آپ نے ہر کو نصیحت کیا اور وعدہ
فرمایا کہ ہمارا خدا میں بہت دعا کر دنگا۔

شعنا اپانی
بیان سفر کے شروع کرنے سے پہلے ایک
مخلص دوست کے خط سے کچھ اقتباس فرما
کرنا ہوں۔

محسن دکر مذہب صاحب مفتی صاحب نے اول لفظ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میں وقت جناب کی نیاری اولیٰ تہ
بندیں جیسے کی ہوتی میرے علم میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ میں
جناب صاحب کے ہمراہ بیان باصفی کے واسطے ایک روپیہ

اس مطلب کے واسطے بھیج دوں کہ آپ راستہ میں ٹھنڈا پانی پیتے
جائیں لیکن اس وقت وقت بہت تنگ ہو گیا تھا اور مجھے
اس کا بہت بہت سانس تھا خدا تعالیٰ کے کا عجب بن باب
اس نے موقعہ دیدیا ہے کہ میں اپنی اس آرزو کو پورا کر لوں
آپ اس کو منظور فرما کر ہوں منت فرما دیں۔ مردان خدا کے
دل میں چونکہ عام خلق خدا کے لئے ہمدردی کا جوش ہوتا ہے
اور اس لئے وہ اپنے امداد کے واسطے ہی دعا کے خیر کرنے
سے نہیں ٹھکتے پھر جن کو ان سے تعلق خاص ہو سکتا ہے ان
کے واسطے ان کا جوش اسی قدر زیادہ ہوتا ہے اس سے
بڑھ کر میرا آپ کے اور کیا تعلق ہو گا کہ میں ہی اسی ذیشان
خواجه کا حلقہ جوش ہیں کہ جس کے فیض میں ہے آپ برسوں
فیضیاب ہوتے رہے ہیں جن کہ سفر میں دعا کے واسطے
کڑی ترک ہوتی رہتی ہے۔ یہ حاجت مند سند کر ہی یاد
فرمایا جاوے۔ تو میں ذرا زاری ہے بخیرت حضور اقدس
سلام عرض کر دین۔ برادر اکمل صاحب اور دیگر حاضرین علی
کی خدمت میں اسلام علیکم۔

بندہ حقیر محمد اسماعیل شیشی ماسٹر گروہ رہا ہے۔
چونکہ میرا تمام علم صاحب کے ہی ہمارا ساتھ
راستہ
بنارس جانا تھا اس واسطے ہم نے ای۔ آئی
آر کا راستہ اختیار کیا۔ امرت سر کے اسٹیشن پر حضرت میر صاحب
صاحب۔ جناب صاحب اور مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب و
میان محمد انصاری صاحب بعد دو بجے احباب اپنے ان خدام کی
عزت افزائی کے لئے سو جھٹے۔ ان کی ملاقات سے دل
بہت ہی خوش ہوا۔ گویا امرتسر کا پیٹ فارم ہمارے لئے
قادیان بن گیا۔

انبار کے اسٹیشن پر سیکرٹری عزیز محمد شاہ صاحب
اشیالہ
ہماری ملاقات کے واسطے اسٹیشن پر موجود تھے
اور ہم سب کے واسطے کھانا لائے تھے۔ اللہ تعالیٰ انھیں جزا
خیر دے۔ برادر محبوب الرحمان رجناری طالب علم جوقادیان
میں تعلیم پاتے ہیں ادا اپنے وطن میں تبلیغ کے ملبوس کر دیکھنے
کے واسطے جلتے تھے اور میان عبدالحمید بھگل پوری
نوجوان جوقادیان کے مدرسہ تعلیم الاسلام کی ڈی کلاس میں
تعلیم پاتے ہیں ادب و نصرت پر وطن کو مانتے تھے۔ یہ ہر دو
صاحبان انبار میں ہم سے علیحدہ ہوئے۔ کہہ کر وہ بڑے ہمایو
بنارس چلے گئے۔

ہماری گاڑی جب دہلی پہنچی۔ تو شہر اسلام کو شیشی
دہلی
پر پارک بہت خوشی ہوئی۔ وہ ہم میں کو جا کر کیرا لے
ہوئے۔ ابن خورجو کے متعلق تازہ رسالہ احمدی، جو کہ

انھوں نے لکھا ہے وہ ان کے پاس تھا۔ اسے نیکار انہوں نے
مطلوب کیا۔ کیونکہ ان خورجو کے واسطے انہوں نے اس کے لائق
تازہ طبع کیا ہے اور ان کی خاطر داری ان کی صحت کے مطابق
کی ہے۔ (رسالہ احمدی) ماہوری باغیت جہ سالانہ میر فاسم علی صاحب
ایڈیٹر اخبار الحق۔ پھول کی شادی فرما، ابرہم خان دہلی سے مل
سکتا ہے)

ابن خورجو کون ہے؟
حسن اتفاق سے ابن خورجو کا ذکر کر گیا
ہے اس بات کا کھٹا بھی ضروری

معلوم ہوتا ہے کہ اس سفر میں بھی معلوم ہوتا ہے کہ اخبار کے
بعض خریدار ابن خورجو صاحب کو پہچان نہیں سکے کہ وہ کون ہیں
اس واسطے اطلاع عرض ہے کہ ابن خورجو صاحب مولوی فاضل
مولوی ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اہل حدیث امرتسر میں ہیں بلکہ
کی کینت ہے برہمن وہ اپنے آپ کی طرف متنب ہوتے ہیں
ایک کینت انھوں نے اپنے لئے ایک امداد کی ہے۔ وہ اراکون
ہے اس میں وہ اپنے بیٹے کی طرف متنب ہوتے ہیں لیکن
ان کی یہ کینت ہے اپنے پاس سے نہیں بنائی بلکہ انھوں نے
عدالت میں کہا ہے کہ میرے ایک نام خورجو تھا اگر یہ
ان کے کسی امرتسر میں جو مل کی دلتے با معلومات تحقیقات
کے خلاف ہو تو میں اس میں کھٹا بحث نہیں وہ حاضر اور
مولوی صاحب جابین ہمارے نزدیک کسی کو نہیں لگائی
شخص کسی کے اپنے نام کے متعلق خود میں نہیں کے کہیں گے
بر خلاف کوئی رائے قائم کرے۔

ابن خورجو کی رخصت داخل قمر
ان مولوی صاحب شہر

میں شکست کی ہے کہ میرے ایک نام خورجو ہوتے ہیں
بجوت نہیں۔ اور بدین بخت تو لکھا جاتا ہے اس کے جواب
میں گذشت ہے کہ اس ملک میں حق اور دیکھائی کی طرح لپٹنے
ہیں اور میں معلوم نہیں خود کے لئے کچھ نام سے پہلے
میں لیکن اگر ایسا ہے۔ تو مولوی صاحب ہی سالہا سال کی ایک
کارروائی کی طرف توجہ فرمادیں کہ باوجود سہولت کے وہ
مخاہ ایک خراب بیٹے کی خاطر قادیان کا دیان کھٹے نے
کیا مناسب ہو گا کہ کم از کم آٹھ سال وہ اس پر صبر کریں جسے
سلا کہ انہوں نے قادیان کو کہ سے لکھا ہے لیکن اگر وہ اس
قد صبر کرنا پسند نہیں کرتے۔ تو اہل معاملہ میں اپنی ذمہ داری
باضابطہ صحت میرا تمام علم صاحب ایڈیٹر اہل حدیث
دہلی ارسال فرمادیں کو ان کو مولوی صاحب ملکہ مرزا صاحب نے
کے لئے میں۔ اگر صاحب مرزا صاحب نے مولوی صاحب کی
اس سے میں سنا ہے کہ مولوی صاحب نے مولوی صاحب کی

درخواست داخل دفتر۔

الآباد ریلوے اسٹیشن الا آباد پر ہمارے کرم دوست بابو محمد عثمان صاحب دیارے بھائی مولوی علی صاحب بعض دیگر اصحاب تشریف فرما تھے جن کی ملاقات سے دل بہت خوش ہوا۔ یہ اصحابان پھر ہمارے وطن کے سنے کے واسطے بنارس بھی تشریف لے گئے تھے۔ ہر دو جگہ بابو محمد عثمان صاحب کے ساتھ ان کے ایک عزیز جو وطن دوست بابو مظہر حسین بھی تھے۔ جنھوں نے بنارس سے بیت کا خط لکھ کر سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کا فرما حاصل کیا اللہ تعالیٰ انھیں استقامت عطا فرمائے۔

کانپور کے اسٹیشن پر بھی بابو صلاح الدین صاحب حکیم ذیل حسین صاحب تشریف فرما تھے اور ہمارے واسطے لکھا بھی لائے تھے۔ اللہ تعالیٰ انھیں جزائے خیر سے نوازے میں نے اپنے کرم بھائی سید ماجد حسین صاحب بی۔ اے احمدی تحصیلدار بکسو کو چند کتابوں کے ہمراہ ایک ناپوختہ کا پائل روانہ کر دیا اس کے بعد ہم منسل سرائے سے ہوتے ہوئے نماز مغرب کے قریب بنارس پہنچے۔ جب بنارس کے دروازہ پر نظر آئے لگے تو مناظر صاحب کی تحریک سے سنے دھمکے واسطے آگے اور ویرانہ گھمبہ نمایاں صحرانہ سے جسکی قدیمیت کے نشان بنارس میں قیام کے ایام میں دیکھے گئے۔ ناخوش۔

ہم ان اصحاب کے بہت ہی متین میں جنھوں اس سفر میں اسٹیشن پر مل کر ہمیں خوشوقت کیا اور اپنے محبت و اخلاص کی لافات سے ہمارے سفر کی کوفت کو دھوکہ دیا۔ اللہ تعالیٰ انھیں جزائے خیر دے۔ آمین۔

مولوی محمد عیسیٰ انصاری والے کا فرار

ناظرین اخبار میں دیکھ چکے ہیں کہ بنارس میں کوئی مولوی حکیم محمد عیسیٰ صاحب ہیں جو ہماری جماعت کو مباحثہ کے واسطے تبلیغ دیتے رہتے تھے کبھی خود اشتہار دیتے کبھی اپنے کسی شاگرد کو لکھوا کر شائع کرتے تھے ان کے ساتھ شراب مباحثہ طے ہو چکی تھیں کیونکہ انھوں نے لکھ دیا تھا کہ ہم آپ کی سب شراب کو منظور کر چکے ہیں اس واسطے ہمارے دامن پیچھے کے ساتھ ہمارے دوستوں نے ذوق مخالفت کو اطلاع دی۔ مگر اندھیل والے صاحب جلد وہاں سے اٹھتے رہے۔ ایک دن ان کے ساتھیوں میں سے ایک ہوش والے صاحب آئے کہ چلو ہمارے ہوش میں چھاؤ کرلو۔ میں سب انتظام کا ذمہ لیتا ہوں۔ جیسے کہا کہ آپ انتظام کا ذمہ لیتے ہیں تو میں منظور ہے مولوی

صاحب کو بھی اطلاع کی گئی۔ مگر جب ہوش میں ہو چکے۔ تو مولوی صاحب دامن پہلے سے موجود تھے اور معلوم نہیں کہ انھوں نے ہوش والوں کو کیا سکھا پڑا دیا تھا کہ انھوں نے دامن مباحثہ کرنا سے انکار کر دیا اور کہا کہ ہم صاحب مجھڑٹ سے اجازت نہیں لے سکے اس واسطے مباحثہ نہیں ہو سکتا اس کے بعد پھر کئی ایک خط اور اشتہار مولوی صاحب کو لکھے گئے۔ مگر جواب نہ دار۔ ان خطوں اور اشتہارات میں سے ضروری اقتباس درج ذیل کیا جا رہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب حکیم محمد عیسیٰ صاحب۔ ہمارے بیان کے علماء آپ کی دعوت مطرودہ کو قبول کرنے ہوئے حسین آپ نے انکو تبلیغ دیا ہے بیان ہو چکے۔ اور آج ہوش میں ہو کر مباحثہ کے واسطے تجویز کر کے آپ کی خدمت میں اطلاع کی گئی تھی جہاں ہمارے علماء وقت مقررہ پر پہنچے اور آپ بھی تشریف لے گئے جن کے واسطے آپ کا شکریہ ہے۔ مگر افسوس ہے کہ وہ دن جانے سے معلوم ہوا کہ آپ کی طرف سے اصحاب قاضی صاحب وغیرہ نے ہوش والوں کو روک دیا ہے۔ کہ بغیر اجازت کنٹرولڈ مجھڑٹ لنگو نہ ہو آپ کو تو اس کی خبر حاجی صاحب موصوف نے فے ہی دی ہوگی۔ مگر آپ نے ہم کو اطلاع نہ کی اور خواہ مخواہ خود بھی تحیف اٹھائی۔ میر جو ہر سو ہوا۔

اب آپ ہمارے ساتھ مل کر مباحثہ اجازت حاصل کریں جس کے بعد ہماری ہی مسجد واقعہ مکمل مدرسہ مباحثہ ہو سکتی ہے۔ جہاں انشاء اللہ ہر طرف سے اس قادم رہے گا اور اگر آپ کو یہ منظور نہ ہو تو جہاں کہیں آپ حفظ امن کا انتظام کر سکتے ہیں وہاں ہم حاضر ہو جاؤں اس کا جواب اپنی فے کر منوں فرمادیں۔ سکھڑی انجن احمدیہ۔ بنارس۔ ۲۷۔ اپریل ۱۳۲۷ء

اس کے جواب میں حکیم صاحب نے ایک خط میں لکھا میں آپ لوگوں کے مذہبی شکوک کے رفع کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہوں۔ بشرطیکہ آپ مباحثہ اجازت حکام سے حاصل کریں اور مجھے اس بات کا کافی اطمینان دلائیں کہ آپ لوگ اپنے مباحثہ میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں بن کو ہم لوگ ہی برحق ملتے ہیں تعریفاً یا تہریماً انت یا سورہ اولی کا کھرا بنی زبان سے نہ نکالیں۔ محمد حسین غفرلہ ۲۷ء اس کے جواب میں لکھا گیا۔ خدمت جناب حکیم محمد عیسیٰ صاحب! آپ کی دوسرا خط ملا۔ لیکن ہے کہ آپ کا فرمانا پرجہاں در حاجی صاحب نے ہوش والوں کو نہ روکا ہو۔ مگر میں ہوش والے شاہ محمد حسین صاحب عیسیٰ ایسا ہی فرمایا ہے۔ اور خود بھی انھوں نے پہلے انتظام اپنے ذمہ لیا تھا۔ وہ بھی خود احمدی حاجی قادیان صاحب بھی غیر احمدی اور آپ بھی غیر

احمدی۔ سب آپ ہی کی جماعت سے۔ وہ کہ دیا یا جماعت بر لایا غلط کہا آپ جاتین یا آپ کی جماعت۔ چاکر ہیں کے علماء سکھڑٹو میل کے سفر کی صعوبت اٹھا کر اور اپنے کاروبار کا ہرج کے بیان نے ہیں اس کچھ ذکر نہیں ادب آپ ہوش مل جائے کہ تحریف نہیں پھر رہے ہیں۔ العجب۔ اچھا ہم آپ کے مذہبی شکوک کو رفع کرنے کے واسطے ہر وقت تیار ہیں آپ ہمارے دامن تشریف لائیں کسی اجازت کی یہی ضرورت نہیں اپنا مکان ہے جن میں آپ اعتقاد رکھتے ہیں کہ ہم لوگ آنحضرت ہی کریم صل اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء سے افضل جانتے ہیں اور آپ عیسیٰ بنون کے قہر کی حبیب خدا پر فضیلت دیتے رہتے ہیں سو آپ اس طرح سے تعریفاً یا تہریماً کوئی امانت یا سورہ اولی کا کلمہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں زبان سے نہ نکالیں۔ علاوہ ان میں ایک عرض یہ بھی ہے کہ کسی خط کے نیچے آپ کے دستخط کی طرح ہیں اور کسی پر کسی طرح۔ اس سے آپ کے خطوں کو شکوک ہو رہے ہیں ایک ہی طرز اختیار فرمادیں۔ اجازت کے متعلق دامن بھی عرض کیا کہ طرین ملکر اجازت حاصل کریں۔ آپ نے کہا تھا کہ کہ مجھ پر سو لکھ کر بھیجا گیا تو اب آپ یہ یامین بنائے گئے۔ اگر آپ کو مباحثہ کرنا منظور ہے۔ تو اپنا آدمی ساتھ بھیجئے یا خدا کے ہم وطن ہوں۔ اجازت ملے آئیں پھر مباحثہ ہو جائے۔ یا اگر مباحثہ کی ملائے تین تو حاضرت فرما دیجئے۔ بیچ ڈالنے کی کیا ضرورت ہے۔

عبدالرزاق سکھڑی انجن احمدیہ۔ ۲۷۔ اپریل ۱۳۲۷ء اس خط کا جواب حکیم صاحب نے آج تک نہیں دیا اور اگر اس آثار میں مولوی محمد عظیم کے اشتہار دیکھنے شروع ہونگے اس واسطے حکیم صاحب کے بھی ان کے ساتھ شامل کر کے ذکر کیا جاتا جسکی تفصیل آگے ہے۔

مولوی محمد عظیم صاحب بھی حسب حالت قدیم بھاگ گئے

مندرجہ ذیل اشتہارات میں مولوی محمد عظیم صاحب کا نام بھی مل گیا جو سوناظرین کو معلوم ہو کہ یہ وہی صاحب ہیں جو سابقہ محمد عظیم کا تھے۔ گھر ٹکے رہنے والے ہیں اور گوجہ میں مباحثہ سے فرار کر گئے تھے اور جن کی قابلیت کا انھار کچھ عرصہ ہوا ہے اخبار میں ہی پڑا تھا۔ ان مولوی صاحب پر یہ امر عجیبی بدش ہو گیا ہے کہ آج کل احمدیوں کے جنس روٹی اچھی مل جاتی ہے اس واسطے وہ ایسے بوند کو قنیت جانتے ہیں جہاں احمدیوں اور غیبر احمدیوں کے درمیان کوئی قانع پیدا ہوا ہو۔ یہاں بنارس پینچنے سے پہلے مولوی صاحب نے ان موجود تھے۔ انکی ایک دفعہ کہہ چکے تھے۔ وہی مشہور کہہ چکے تھے کہ اب

یہ بیان کیا ہوں اب کوئی احمدی موزی بیان نہ آئے پائے
نہیں جب جو وہاں پہنچ گئے تو پھر اشتہار دیا کہ میں تو خواجہ
صاحب کے ساتھ مباحثہ کروں گا۔ خواجہ صاحب نے اپنے لکچر کے
آخر میں کہا کہ میرا کام مباحثات کرنا نہیں ہے میں زمین کی محبت
کی خاطر مشکل تمام اپنے پیشہ وکالت کے امتحان سے کچھ فرصت
چھین کر ادراچی گروہ سے سفر خرچ ادا کر کے اسلام کی سہائی کو
ظاہر کرنے کے لئے کہیں جاتا ہوں اور اسی صورت میں بیان
آیا ہوں۔ ان برسوں استاد مولوی غلام رسول صاحب جسکی
اور مفتی محمد صادق صاحب بیان موجود ہیں کسی کو مباحثہ کا شوق
ہر وقت سے کر سکتا ہے۔ اس اعلان کے بعد مولوی محمد عظیم
صاحب بالکل خاموش ہو گئے۔ پھر کوئی ایک خط ان کو لکھے
گئے جن میں سے ایک عربی میں تھا۔ مگو کسی کا جواب نہ آیا۔ اور
چونکہ مولوی غلام رسول صاحب حافظہ روشن علی صاحب دیر
فاسم علی صاحب بنارس ہی میں تھے۔ شہر کے مختلف مکتوں میں
ان کے خط لکرائے جا رہے تھے۔ کہ مولوی صاحب معلوم نہیں
کس طرف کو تشریف لے گئے۔ مولوی صاحب کے متعلق جو
اشتبہات شائع ہوئے اور جو خط ادون کو اور حکیم محمد عیسیٰ کے
لکھے گئے۔ وہ درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ہ محمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ضروری اطلاع کا جواب

حکیم محمد عیسیٰ صاحب کے ساتھ خط و کتابت اور اشتہار کے ذریعے
رہے جا جانے کے بعد حکیم صاحب نے ہماری تمام شرائط کو منظور کر
لیا ہے اور یہ بھی لکھ دیا کہ کوئی آجائے میں مباحثہ کے واسطے
طیار ہوں۔ قادیان سے جب علماء کرام مباحثہ کے واسطے آ
گئے۔ تو حکیم صاحب تو خاموش شاید رد و پوش ہو گئے ہیں۔ اور کسی
شخص محمد عظیم کی طرف سے اشتہار دلا ویلے کہ یہ مباحثہ کرنے
کو طیار ہیں۔ اشتہار کے خواجہ صاحب۔ کمال الدین ادون کے مقابلہ
میں آئیں۔ مولوی محمد عظیم صاحب کا تب کو کم خوب جانتے ہیں۔
اور ادون کی علی لیاقتی متعلق جیسے اخبار میں جو کچھ چھپا تھا وہ
بھی ہم جانتے ہیں جس کی آج تک انہوں نے تردید نہیں کی
لیکن بہر حال حکیم محمد عیسیٰ صاحب خود مباحثہ کرنے سے عاجز
ہیں تو مولوی محمد عظیم کی اپنی طرف سے کہہ کر ادون اور جرنل
حکیم صاحب کے کہنے میں ان کے وہ پابند ہو کر میدان میں آیا
اور ان ہی مضامین پر بحث کر لیں جو پہلے سے مقرر ہو چکے ہیں
ان نواہ عزاء ایک ایسے بزرگ کا مباحثہ کے واسطے نام لینا
جس کے متعلق یقین ہو کہ اس کو بیان رہے اور مباحثات میں
پڑنے کی فرصت ہی نہیں۔ صرف گریز کے لئے ایک جواب ہے

مولوی صاحب نے یہ الجھڑی اختیار کی ہے کہ خواجہ صاحب پیشہ میں
مستغفرت ہیں ان کے مقدمات میں دین کی محبت کے سبب وہ ایک
روز کے لئے بکھر دینے آجائیں گے زیادہ نہیں کہیں گے۔ چلو
ان کا نام پیش کر دو تاکہ اس جہان سے گریز آسان ہو جائے
اگر مولوی محمد عظیم صاحب کہہ چکے ہیں کہ گھنڈہ ہے اور لڑی
حکیم محمد عیسیٰ صاحب ان کو قائم مقام منظور کر لیں۔ تو امر آسان ہو
وہ مجلس میں تشریف لاکر عربی زبان میں نظم و ذکر کا ایک صفحہ اقبال
ہمارے ایک عالم کے پیشہ کر لکھ دیں اور اگر وہ عربی زبان
میں کچھ لکھنے پر قادر نہ ہوں تو اس بات کا تحریر ہی افسر نامہ
لکھ دیں کہ میں عربی زبان میں اتنی لیاقت نہیں رکھتا اور اس میں
کچھ لکھنے سے عاجز ہوں پھر فارسی اور اردو میں نظم و ذکر ہی ہمارے
علماء کے سامنے ہے ایک صفحہ دین اس سے ان کی علمی لیاقت
کا انہماک جو ہمارے گا اور اگر مولوی صاحب کے علوم میں یرغلی
ہو تو عیسائی یا لکھائی زبان میں جو پہلے انبیاء کی زبان میں
کچھ طبع آزمائی ہمارے علماء کے ساتھ کر لیں اس میں ظاہر ہو جائے
کہ کتابت سے کتنا علم حاصل ہو سکتا ہے۔ الغرض جو شرائط طے
ہو چکے ہیں اور حکیم محمد عیسیٰ صاحب ان چکے ہیں ان کی مطابق
مباحثہ کے واسطے کسی جگہ وقت مقررہ پر تشریف لائیں جو پہلے
تقرر پا جائے پہلے وفات اور حیات یکساں پر اور بعد میں دیگر مسائل
پر بحث ہو جاوے ورنہ دوسرا دوسرے کا بن کر اب مباحثہ کو
ٹان ٹھیک نہیں ہے۔

الشر - سکریٹری انجمن احمدیہ بنارس - ۲۰۰۰ اپریل ۱۹۸۰ء
بسم اللہ الرحمن الرحیم ہ محمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
حکیم محمد عیسیٰ صاحب کمال گئے اور مولوی محمد عظیم صاحب کہیں
گریز کرتے ہیں۔

حکیم محمد عیسیٰ صاحب کے پہنچنے کے جواب میں ہمارے علماء پر سچ
بیان آئے ہیں۔ میں نے حکیم صاحب کو مباحثہ کے واسطے کوئی
خط بھیجے ہوئے اٹھارہ گھنٹے ہو گئے ہیں مگر جواب نہیں
آیا لیکن لکھنے کے مولوی محمد عظیم صاحب کی طرف سے پہنچ
پر پہنچ آ رہے ہیں تو بار بار کہہ چکے ہیں کہ میں حکیم محمد عیسیٰ
صاحب کئی ماہ سے جلاسے تہم ان کی دعوت برائے میں
اگر وہ جا میں خود مباحثہ کر لیں یا اپنی طرف سے مولوی محمد عظیم
کو مقرر کر دیں۔ مولوی صاحب کے حالات کے سمجھنے و ادقہ جانب
مولوی حافظہ روشن علی صاحب بھی بیان موجود ہیں اور انہیں
کی خاطر مولوی غلام رسول صاحب مابین میں بیان ہو چکے ہیں
ہیں اور حکیم محمد عیسیٰ صاحب مولوی محمد عظیم صاحب کو اپنی
طرف سے پیش کر دیں تو مباحثہ ہو جائے گا۔ بانی صاحب
خواجہ صاحب سے مباحثہ۔ تو اس کا جواب ہم پہلے سے چکے ہیں

اور خواجہ صاحب مصروف کج شام کو خود ہی اپنے لکچر میں
بیان کر دیں گے۔

سکریٹری انجمن احمدیہ بنارس - ۲۰۰۰ اپریل ۱۹۸۰ء
اس اشتہار کا کوئی جواب نہ آیا۔ اس کے بعد عربی میں ایک خط لکھا۔
اس کا بھی جواب نہ آیا۔ تب ذیل کا خط لکھا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ہ محمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
محترم گرامی جناب مولوی محمد عظیم و حکیم محمد عیسیٰ صاحب السلام
علی من اتبع الهدی۔ ہم لوگ مسب دعوت آپ صاحبان ایک منفرد
سے لبریز مناسبتہ بنارس میں آئے ہوئے ہیں اور اہم وجوہ
درپے عرض کرنے کے بھی آپ کے اس وقت تک ۲۸ مئی ۱۹۸۰ء
ہوئی ہے کوئی انتظام مباحثہ کا نہ کیا نہ ہمارے سرورعات کا
جواب ہی عطا فرمایا۔ آپ صاحبان کو اپنی طرح معلوم ہے کہ ہم
ہر وقت ہر جگہ ادون متنازع فیہا امور پر بن کر ذکر اشتہارات ملوث
میں ہو چکے ہیں انہیں شرائط کے ساتھ جن کو آپ تسلیم کر چکے ہیں
مناظرہ کرنے کو تیار و آمادہ ہیں یہ امر پہلے روز سے آپ کو براہ کھیا
ہوا ہے۔ اب بالآخر بذریعہ خط عربی و خط اردو ۲۹ اپریل ۱۹۸۰ء
کو بھی آپ کو لکھا جس کا جواب نئی یا ثابت میں کچھ نہیں آیا۔ معلوم
ہوتا ہے کہ وہ خط ترجمہ کے واسطے کسی جگہ بھیجا گیا ہے کہ جب
ترجمہ ہو کر آمادے تو آپ اور مندرجہ خط سے واقف ہو کر جواب
دین اگر یہی بات ہے تو آپ ہم سے ہی اس ترجمہ کا منگوانے
تاکہ کوئی جواب دینے میں نہ ہوتا۔ لا اس اردو خط کا جواب تو
دیہیتے غرضیکہ ہم آپ کی اس بے اعتنائی اور کج ادائیگی سے
مبغور ہو گئے ہیں کہ اس طرح آپ کو ہر میدان بنادین۔ حضرات یہ
کاغذ کی ناؤک تک یہ بکھی ہے اور کب تک لوگوں سے آپ حقیقت
اور کھنی رکھ سکتے ہیں یہ بھانڈا چھوٹا اور ایسی شخص چھوٹا
کہ اہل عقل و دانش سلیم الفطرت انسان آپ کی جاو کیوں سے
جوئی واقف ہو جاوین گے ہم پتہ نہیں دیکھتے ہیں کہ ان کذب میں کو
جوامی سے کہ مقابلہ میں مخالفت کرتے تھے مثیل سچ ہے کہ
مخالفین ادون کذب میں بڑھ کر نہیں جو عمران میں ان کے حدیث
آئی اس کے حدیث وار مثیل کذب میں بھی ہیں۔ العالمی لکھیہ الاشواق
پس انجام کا متعین کی فتح ہے جس کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں۔
کہ بارہ تیرہ آدمی دتین روم میں داخل سلسلہ احمدیہ ہو چکے ہیں
اور آئندہ آپ معلوم کرنے میں کہ کتنے لوگ داخل ہوتے رہیں گے
اور اس کا بھی خیال رہے کہ کس قدر تعداد احمدیوں کی کم ہو کر
آپ کی طرف جاتے ہیں اس سے ایک حقیقت شناس کا ظاہر ہو
جائے گا کہ وہ العالمیہ لکھیہ کے مطابق نبوت آپ کی اس شواہد
شوری اور مزید شوری کا آپ کے لئے خسران اور تباہی کا کام آیا
ہوگا یا نہیں؟ پھر یہ کہ ہم لوگ آج ایک صحت اس میں

مقیم بن کر آپ ہر دو صاحبان فردا فردا یا ملکہ قرار دادہ و سلغودہ شرائط کے مطابق وقت اور مقام مناسطہ منقوہ کر کے بحث کر لیں اور اگر جاہلین و فہم فیش آدمی اپنے ساتھ لیکچر ہاری مسجد میں آکر تحقیق و درش شکوک بطریق مناظرہ کر لیں اس کے خطہ امن کے چہ نہ دار ہوں گے۔ اگر بیان آنا منظور نہ ہو تو اپنے مکان پر ہم کو معصوم آدمیوں کے ہمارے کچھ بھائی لیں مگر پھر ڈرا کر اپنی کریں۔ اس طرح آپ کو منظور نہ ہو اور اپنی خواہش کے مطابق کوئی دھمک کرنا جاہلین و فہم فیش آدمی ہی بضابطہ اجازت حاصل کر کے کل مدرسہ کی ایسی جگہ پر جو برائے فہم فیش مقرر ہوگی بحث شروع کر دیں۔ اب ہم صاف صاف جواب آپ کے سننا چاہتے ہیں کہ ان طریقوں میں سے کس طریق کو آپ پسند کر کے مناظرہ کریں گے۔ اس کا جواب بواپسی عطا فرمادیں۔ اگر اس تمام قصہ کا فیصلہ بدلنے نہ کیا تو پھر اس کا کوئی حق نہ ہوگا۔ اگر آئندہ چلیج مناسطہ احوال کو دین یا کوئی دھوکہ دہی و دلدہ فہم فیش کے خدا کے بندوں کو بھلا کر دین اور یسودون عن سبیل اللہ کی ٹوٹی بجلا میں بصورت الکلہ شبہ یا عدم جواب خطوط سابقہ عربی و اردو و عربیہ ہذا آپ کی گریز معذور ہو کر بذریعہ اخبارات و اشتہارات اطلاع بھلا کر کر دی جائے گی۔ روشن علی۔ غلام رسول قاسم علی۔ ۳۔ مئی ۱۹۱۱ء

بنارس میں ہمارا کام

مولویں کے جھگڑے کے ذکر سے خارج ہو کر اب میں اپنے اصلی کام کی رپورٹ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کیونکہ ہماری اصل غرض یہ نہیں ہے کہ ہم لوگوں سے مناسبات کر کے پھرین ہاں جب خود ہی کوئی مناسبتہ کے واسطے چلیج دے دیا کہ بنارس میں ہوا۔ تو ہمیں اس کے قبول کرنے میں عذر نہیں ہوتا لیکن بارہ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ مولوی صاحبان کبھی سیدھی طرح مناسبتہ کے میدان میں نہیں آتے۔ ہریش کی سیدھی مناسبتہ سے ملنے کی کوشش میں رہتے ہیں۔

پہلی تقریر

بنارس میں سب سے پہلی تقریر مولوی حافظ روشن علی صاحب نے ۲۷۔ اپریل کو بعد از نماز مغرب سجدہ حمد میں کی۔ حافظ صاحب نے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا اللہم تقویٰ لئلا اکادخ کیلین اشارہ کر کے اس کا پورا ہونا اپنے ان بے سفردن کے چند گھنٹوں میں طے ہو جانے میں ثابت کیا پھر بیان کیا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ ذات جامع کمال ہے اسی طرح اس کی پاک کتاب جامع مطالب ہدایت ہے۔ اور اسی طرح وہ چاہتا ہے کہ اس کی ہر بھی جامع کالات ہو۔ خلفائے ذریعہ سے تکلیف میں

ہوتی ہے۔ جب ہماری انتظام کے واسطے لوگ کا ہونا ضروری ہے تو ہماری انتظام کے واسطے خلفاء کا ہونا ضروری نہیں اب کوئی نیازی نہیں آسکتا۔ بلکہ خلفاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے اور آتے رہیں گے۔ آج مسلمان کا لفظ ایسا رہ گیا ہے۔ جیسا کہ بعض راجاؤں کی اولاد اب بھی راجہ کہلاتی ہے۔ ورنہ یہ لوگ صرف اسی مسلمان ہیں۔ زمانہ کی حالت بتا رہی ہے کہ ایک مصلح آنا چاہیے۔ پھر دور رہے مگر اس کو دودھ دینے والی کوئی ماں نہیں۔ غفلت پر اس کی رہی ہے۔ مگر اس کے واسطے کوئی بانی نہیں ہوتا۔

۲۸۔ اپریل ۱۹۱۱ء جمعہ

حافظ روشن علی صاحب نے سولہ ستمبر ۱۹۱۱ء میں نماز جمعہ پڑھی۔ سورہ البقرہ پڑھ کر مختصر خطبہ میں ہدایت کی کہ دین سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ ان کے بعد اسی جگہ جناب مولوی سید سرور شاہ صاحب نے وعظ کیا کہ اس وقت کے مسلمانوں کی حالت کا قابل اصلاح ہونا خود ان انجمنوں کی کثرت قعدا سے ظاہر ہے جو کہ ذرات بن رہی ہیں لیکن اصلاح کا حقیقی ادارہ ملتی طریق دی ہے۔ جو قدم سے چلا آئے۔ اسی کسی مہم نامور من اللہ کو پیدائنا۔ پھر ایسے شخص کے آگے کے کال یقین بیان نہیں ہو سکتا اور پھر یقین کامل کے نشان لگا ہوں سے وعدہ نہیں ہو سکتا۔ اگر یہ نہیں فرما انجمن کے سب سے کوئی فائدہ ہے اور نہ ہی یورپی کی بنیاد رکھنے سے کچھ حاصل ہے۔ ہم یہ بات علی البصیرت کہہ رہے ہیں نہ ہم نے اس میں دھوکہ لگایا ہے اور نہ ہم دھوکہ دیتے ہیں۔

حضرت خواجہ صاحب کے دو لیکچر

جمعہ کے دن خواجہ صاحب بندس پریچ گئے اسی شام کو اور پھر دوسرے روز شام کو دو لیکچر خواجہ صاحب موصوفتوں ہاں میں دئے۔ ہر دو لیکچر کلام مغرب شروع ہونے کے قریب دو گھنٹہ تک ہونے سے پہلے دن سے ہی ٹھن ہل بھرا ہوا تھا بلکہ باہر دروازوں میں بھی آدمی کھڑے تھے پہلے دن کے پریزیدنٹ جناب بابو محمد عثمان صاحب تھو اور دوسرے دن جناب مولوی رحمت اللہ صاحب وکیل آگیا تھے۔ پہلے دن کی تقریر کا مضمون تھا۔ ہماری ترقی کے راز اس میں خواجہ صاحب نے نہایت فصاحت سے مسلمانوں پر امر واضح کر دیا کہ ان کا مسئلہ صرف قرآن شریف کو پھوڑنے سے ہے اور پھر اسی کو تھہ میں لینے اور اسی پر عمل کرنے سے ورنہ ہاسکین گے۔ قرآن شریف کی زبان (عربی) کے ایسے سوال سے اپنی اصلی حالت میں قائم رہنے کی وضاحت کر کے بتایا کہ دنیا کی اور کوئی زبان ایسے عرصہ تک قائم نہیں رہی بلکہ پہلی

تمام کتب مقدسہ کی زبانیں اب مڑ رہی ہیں اور ایسا طے ان کے کچھ تو میں بھی بڑے بڑے مشکلات پر رہے ہیں۔ فرمایا انا انزلنا قرآننا عربیاً لعلکم تعقلون۔ اور فرمایا کہ قرآن العزیز جس کتاب کی زبان ہی مڑ رہی ہے۔ اس کا سمجھنا کیوں کہ آسان ہو سکتا ہے۔ قرآن شریف کامل کتاب ہے۔ اب چھوٹی چھوٹی کتب کو چھوڑ دو اور بیل پر سواری اختیار کرو۔ دوسرے دن کی تقریر سیرت نبوی پر تھی جس میں حضرت خواجہ صاحب نے اپنے انبیاء اور معصین کرشن۔ زام۔ مسیح علیہ السلام وغیرہ کے حالات بیان کئے ہوئے اور ان کے اعمال کا رٹا سن کر تعریف کرتے ہوئے بالقابل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شہادت۔ عفت۔ سخاوت۔ عفو۔ معاشرت۔ انصاف۔ وفائے وغیرہ تمام اعلیٰ صفات میں سب سے بڑا اور سب سے بڑا ایک کامل نمونہ ثابت کیا اور۔ ع

انچو خان ہسٹری از نو تنہا داری کی ایک لطیف۔ جمیع۔ پرمعارف تفسیر ملک کے سامنے پیش کی خواجہ صاحب کے لیکچر میں بعد جناب صاحب مولوی رحمت اللہ پریزیدنٹ تقریریں

جناب خواجہ صاحب صاف صاف قابل تعلیم مہمان ہیں۔ بعد نماز کی مسئلہ کے آپ لوگوں کی خاطر جان ان کے میں ہند کے مختلف مقامات میں آپ کو ایسے لوگ مل سکتے ہیں جو شہرے بڑے بیکوڑے لیکن جناب خواجہ صاحب میں جو صاف ہے وہ علاوہ اسلامی محبت کے ان کی مذہبی تحقیقات سے ایسے آدمی جیت ہی کم باب ہوتے ہیں کہ مغربی علوم کے ساتھ مشرقی علوم میں بھی ماہر ہوں یہ زمانہ ایسا ہے کہ میں نہ صرف اپنے مذہب کی واقفیت کی ضرورت ہے بلکہ دوسرے مذاہب کے حالات سے آگاہی حاصل کرنا بھی ضروری ہے۔ جب تک غیر مذہب کی کتب مقدسہ سے ہم واقفیت حاصل کر لیں ہم اس زبان میں کامیاب ہو ہی نہیں سکتے۔ خواجہ صاحب کے دلائل ایسے اعلیٰ ہیں کہ کوئی کہہ نہیں سکتا کہ میں نے کسی کے ساتھ انہی گھر کو جانے میں اس میں دراصل کوئی اجتہاد نہیں آپ لوگوں کو چاہیے کہ ایسے خیالات کو دھت دن۔ آپ کو معلوم ہو گا کہ جو کچھ کہہ رہے ہیں خواجہ صاحب اور ان کے رفقاء اس قدر سلاطین کے ہوتے ہیں اور سب سے عاشق ہیں۔

خواجہ صاحب کے لیکچر میں کا پریزیدنٹ کا تقریر میں مسافت مزاج لوگ جو موت ملازمت کی اشتہار پر و فانیان سکر صاحب کے لیکچر

کے مخالف ہو رہے تھے۔ اور کسی نہ کسی سبب سے شاہنشاہ علی گڑھ کے ان کے دل سے وہ گزرتا رہا جو بہت خلاف تھی۔ اور جو گئی اور ان کو یقین ہو گیا کہ چارہ چارہ جماعت اسلام کی شہادت اور حضرت علیہ السلام علیہ السلام کی تابعدار، بلکہ عاشق ہے۔ ان لوگوں نے ایک اشتہار شائع کیا تھا کہ کوئی شخص خواجہ صاحب کے لیکچر میں نہ جاوے اس اشتہار کا قبضہ ہی ہی ہوا کہ جس کو خبر نہ تھی اس کو بھی ہو گئی اور وہ لیکچر سننے آگیا لیکن لکچر کے بعد لوگوں کو یقین ہو گیا کہ ان لوگوں کا محض شرارت کے ساتھ اس مخالفت پرستہ ہے۔ اور بعض لوگوں نے افریقہ کے بے شک ہم آپ لوگوں کے متعلق غلط فہمی میں تھے۔ جیسی آئندہ اسلام خواہ صاحب کے لیے ایسی کوئی مولوی نہیں کر سکتا ایک معزز سکریٹری عہدہ دار جو پہلے ہمارے دوستوں کو براہ راست تو ان کے خلاف بتاتے تھے ان لیکچروں کے سننے کے بعد جا ہی خواجہ صاحب کی تعریف کرتے پھیرے اور لوگوں کو سمجھاتے تھے کہ ان کے برخلاف جو ایمین شہور کی گئی ہیں۔ وہ جو ہوشیار اور یہ لوگ ان افواج اسلام کے حامی ہیں ایک ہندو جو جس کی لاکھیریں چند صاحب نام نے خواجہ صاحب کے پہلے لیکچر کے بعد تمام جماعت احمدیہ کو دوسرے دن جمع کی دعوت دی جس کو شکار کے ساتھ قبول کیا گیا۔ اس دعوت پر لاکھیریں چند صاحب نے اور ان کے صاحبزادے نے نہایت اخلاص کے ساتھ تمام حاضرین کی خدمت کی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔

انہی چہری صاحب کے دوسرے لیکچر کے بعد جناب ام صاحب اور ان کے دفاع کے گئے ہیں جن لوگوں کے ارہمناؤں ایک اسوامی صاحب پر گناہ نہ گئی نام خواجہ صاحب کے لیکچر کے بعد اٹھے اور انہوں نے خواجہ صاحب کی اعلیٰ تعریف پر ان کو دہنیا دار مبارک ہو کہیں۔ دوسرے لیکچر کے ختم ہونے پر بنارس کے معزز لوگوں (جو پہلے کسی احمدی کی تقریر کو شہنا بھی نہ کرتے تھے) خواجہ صاحب کی خدمت میں ہمارا تمام یہ درخواست پیش کی کہ وہ ایک دن اوڑھ مہر جادین لیکن چون کہ دوسرے دن خواجہ صاحب کے مقدمات کی پروڈی جیت کرٹ لاہور میں کرنی تھی اس واسطے وہ ان کی درخواست کو منظور نہ کر سکے تاہم ان صاحبان نے جناب ام صاحب یہ وعدہ لینا جاہا کہ وہ پھر کسی وقت بنارس تشریف لاوین جس کے جواب میں خواجہ صاحب نے فرمایا کہ یہ امر میرے اختیار میں نہیں اس واسطے میں اس کے متعلق وعدہ نہیں کر سکتا اگر میرے مرشد حضرت خلیفۃ المسیح کا مجھ کو حکم ہو تو میر ہر وقت اسے کہتا رہوں۔

مولوی اندیا پانی کے عقل پر پتھر

عادت بھی راہ کی ہوتی ہے۔ کہتے ہیں۔ وانا دشمن بہ از دوست نادان۔ مولوی محمد عیسیٰ صاحب ہماری عداوت میں ایسے لکھتے ہیں کہ خود اسلام کی جڑ اٹھا دینے کے لیے جو گئے ہیں۔ جناب خواجہ صاحب نے غیر ذرا سب کی ایک برسی جماعت کے سامنے اسلام کی تائید میں ایک لکچر دیا تھا جس کا بہت بیک اثر ہوا۔ مولوی صاحب نے اب اس لکچر کی تردید شائع کی ہے۔ بھان اللہ۔ اہل اسلام میں کیسے کیسے پہلوان پیدا ہو گئے ہیں جو اپنے ہی گھر کی بنیاد کو اکھاڑنا اپنا فخر جانتے ہیں کیا اب بھی ثابت نہیں ہوا کہ یہ خود کا دقت ہے۔

مسجد احمدیہ میں لکچر

ایڈوارڈ کی صبح کو مسجد احمدیہ میں بہت خوب صاحب نے اور میر قاسم علی صاحب نے تقریریں کیں اور اس کے بعد سات آدمیوں کو جن کو سینوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے سلسلہ حق کے متعلق انشراح عطا کر دیا تھا۔ بیٹے خط لکھے ان کے اساتذہ گرامی میں اسی رپورٹ میں دوسری جگہ درج ہیں۔

صادق کا پیام کاشی کے نام

اجاب بنارس نے ٹون ہال صرت نمین دن کو بسٹے اٹھا ہوا تھا۔ دو دن تو وہ ان خواجہ صاحب کے لیکچر ہوئے جن کا اوپر ذکر آچکا ہے۔ تیسرے دن اجاب کے مشورہ سے میرا لیکچر ڈار پائیس کے دو حصے تھے۔ حصہ اول میں بنارس کے ہندوؤں کو خطاب تھا اور حصہ دوم میں وہ ان کے مسلمانوں کیسے لیکچر کے شروع ہونے سے پہلے جناب پرزیدٹ صاحب نے جو نفس پر فرمایا۔ اس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔ تاریخ کی تقریر اور مقرر کے نام سے حاضرین بذریعہ اشتہار اطلاع پاچکے ہیں۔ مولوی مفتی محمد صادق صاحب کی کمالات علمی کو حاصل کئے ہوئے ہیں میری زبان ان کو بیان کرنے سے خاص ہے خواجہ صاحب کے لیکچر آپ صاحبان میں چکے ہیں اس کے بعد مفتی صاحب کی تقریر سننے سے آپ پر دماغ ہو جائیگا کہ اس خانہ سہمہ اقباب است۔ کس طرح سے علم کو جواہر ان صاحبان کے سینوں میں بند ہیں یہ لوگ بظاہر دیکھنے میں سیدھے سادھے ہیں۔ مگر جب انسان ان کو قریب دیکھے اور ان کے کلام کو سنے تب ان کے فضائل علمی اور ان کے معلومات انہیں گریہ کر لیتے ہیں یہ صاحبان کس قسم کے معجزان ہیں کہ مبنی دولت علمی کیسے دور کار جو ان سے مل سکتی ہے اس پیام کے متعلق جناب مولوی غلام رسول صاحب شرف مولوی غلام رسول صاحب

ایک کشت ہوا۔ جو ان کی اپنی تحریریں نہایت ذیل ہے۔ سیدنا حضرت مفتی صاحب کے لیکچر کے لیے جب بنارس کے ٹون ہال میں گاڑی پر سوار ہو کر مارے تھے تو صاحب ممدوح نے ان لکچر میرے ہاتھ میں دیا کہ اس کی کامیابی کے لیے اس کا ہاتھ میں لے کر دعا کرو مجھے اس نے نفس انسان کی اس بات پر ہستی ہی تعجب ہوا کہ آپ اس ناچسب کو دعا کے لیے فرما رہے ہیں۔ پھر بہت ہی شرم آئی لیکن اس نے کہ یہ اپنا ہی کام ہے اور اسلام کی نصرت اور تائید کے لیے الامرفی الادب کے تحت لکچر کا ہاتھ میں لے کر دعا کے لیے توبہ کی اور دعا کی کہ اہل اسی صادق انسان کی صداقت اور اخلاص کی بغیر میری دعا اس کی تائید قبول کرے اور حضرت خلیفۃ المسیح اور سید ممدوح کی عزت کے لیے اسے عزت دے اور اپنی توحید اور تقدیس کی خاطر اس کی نصرت فرما۔ اسی طرح دعا کر رہا تھا کہ ایک دفع مجھے انشراح اندر ہو گیا اور میری روحانی آنکھ کھل گئی جس سے آسمان سے مجھے باتیں کی طرح انوار نظر آئے اور دیکھا کہ گویا آسمان کے دروازے کھل گئے اور بشارت معلوم ہوئی کہ کامیابی کامیابی۔ میں نے یہ سب باوجود حضرت ممدوح سے راست ہی میں عرض کر دیا۔ جو بعد اسی طرح ظہور میں آیا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ناچیز غلام رسول احمدی راہبکی تریں بنارس کے لکچر کے بعض اجاب کے مشورہ سے یہ قرار پایا ہے کہ میرا لیکچر بصورت کتاب علمیہ

پیام سے اقباب

شائع کیا جائے اور اس کا نام تحفہ بنارس رکھا جاوے اس واسطے اس کا خلاصہ جہاں درج کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی اس میں سے کچھ اقتباس اس نامہ میں کی وہ کسی کی خاطر درج ذیل کیا جاتا ہے۔

اللہ! عجل فرما کے پیاروں کی باتیں ہر وقت اور ہر زمانہ میں بھی بخوبی ہیں۔ ابو الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام اور نبیلہ کات اور نبیلہ کے سرور حضرت محمد مصطفیٰ علیہ السلام والہ وسلم نے جس توحید کو دیا میں پھیلا یا۔ اور ان کو ناکارہ بوجھوں سے آزاد کیا اس توحید کا پیام میں آج اہل بنارس کو بھی پناہ چاہتا ہوں اور خدائے واحد سے دعا کرتا ہوں کہ وہ میرے کلام میں برکت ڈالے اور اس میں ایک ایک اثر رکھے جو اس مرکز ہندو کو ایک ایسی پیش دے کہ محیط ہندو کیلئے رہبر ہند کے لئے موجب و امت ہو جاوے۔

لے کاشی لوگ کہتے ہیں کہ تو بہت پرانا شہر ہے۔ بعض بڑی ہستکون کی رو سے تو بنارس سے پہلا شہر ہے جو عبادت کے واسطے بنایا گیا تھا۔ ایک مورخ کی رائے میں تو وہ شہر ہے جس نے حضرت سلیمان کے زمانہ میں اپنی آبادی کی عمدہ استیلا

www.aail.org

خود منہ ہوا۔ تو میرا اپنے سدشی اودار سے کہیں بھاگتے ہو؟
”سے کاشی تو میرے کرشن کیسے بول اود میرے رانا
کی فنی میں داخل ہو جا۔ تب تیری روشنی صبح صادق کی مانند
چمکی اور تیری غایت کی ترقی جلد نمایاں ہوگی۔ تیری راستکاری
دور دور تک پھیل جائے گی۔ خداوند کا جلال تجھ میں ظاہر ہوگا
تو اب اس بات کو جان لے کہ تو خداوند جواب دیگا کیونکہ
وہ تو کچھ معبود نہیں وہ میرا خدا نہیں وہ ہر حال میں تیری اپنا ہی
کرے گا۔ اود تیرے آگے آگے چلے گا۔“

اسے نبارس نامی مسلمان اہم اس شہر میں بیت تھوڑی ہو
”چند کلمات مختصر نصیحت کے نہیں نصیحت کے ساتھ کہنا
چاہتا ہوں۔“

”ایک زمانہ تھا کہ شہر اسلامی شان و شوکت کے ساتھ
محمد آباد کہلاتا تھا اور آج تھاری شامت اعمال سے چال
ہے کہ مسجد دہرا والی جو اورنگ زیب بادشاہ نے بنوائی
تھی اس کے گرد گرد ایک میل تک مسلمانوں کا کوئی گھر آباد
نہیں۔ ذرا سوچو اور سوچو کہ تھاری روحانی حالت کس قدر
گری ہوئی ہے۔“

”ایک شخص اس زمانہ میں اس واسطے اٹھا ہے کہ تمام
ادیان پر دین اسلام کو غالب کر کے دکھا دوے وہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کو دنیا میں قائم کرنے کے واسطے
آگیا ہے مگر ہم اسی کے مخالفت میں بیٹھے ہو تمہارا فرض تھا کہ
سب سے اول لبیک کہہ کر اس کی مدد کرتے۔“

”کہہ کر قرآن شریف میں کوئی دلیل اس بات پر ہے کہ
حضرت عیسیٰ اب تک زندہ آسمان پر ہیں ہرگز نہیں۔“
”مگر میں کہتا ہوں کہ حضرت عیسیٰ کی وفات کا سکہ کوئی نابھی
نہیں پہلے حضرت نے بھی ایسا ہی کہا ہے۔“

”پس اسے پناہ دو! چھوٹی جھوٹی بات پر بت بھلاؤ۔ او
اعتراف میں کی طرف مت دو۔ وہ دیکھتے ہیں کہ بد عادت نہ ڈالو
میں نے سنا کہ یہاں ہمارے مخالفین نے ہمارے امام عیسیٰ
چندینوں کی ایک فہرست تالیف کی ہے میں نے اسے دیکھا ہے
وہ بالکل ایسی فہرست ہے جیسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے متعلق لکھا کہ ہے۔ کثیر تائیں محض دروغ اور فتنہ
ہیں۔ بعض ایسی ہیں جو کچھ والی کچھ میں بھی نہیں آئیں۔
خیال کرو کہ کتنے عیسائی سے یہودیوں نے کیا حاصل کیا۔ جو آج تک
حضرت عیسیٰ پر عیب گیری کرتے ہوئے مخالفت کرتے ہیں اور
اعتراف میں کی عادت سے عیسائیوں نے کیا حاصل کیا۔ جنھیں
نے حضرت رسول کریم پر اعتراضات کئے ہوئے نہ وہ ان کے
اور کہا میں شائع کروں۔ وہ کہن خدا کا پناہ میں برزائے کے

لوگوں نے عیب نہیں لکھے۔ امام ابوحنیفہ حضرت شیخ عبدالقادر
امام شافعی حضرت مجدد سرہندی۔ خدا کے سب پیاروں پر
عیب لگائے گئے۔ منہ و خوب تو سولی پر ہی چڑھا دیا گیا مگر ان
کے پیچھے نہ چلو۔ یہ تو سب پر کون سے فتوے لگاتے ہی چلے آئے
ہیں۔ اس بات سے نگہ رکھو کہ کس طرح مروجہ کوئی اور رسول
کہا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ بنی نہ تھے یا رسول نہ تھے۔ پھر وہ
جس کو خدا نے بھیجا وہ رسول نہ کہا گیا تو کیا کہا گیا۔ اور جو
دعویٰ الہی سے خبردار پیشگو کیا کہ اسے وہ نبی نہ کہلائے گا۔ تو کیا
کہلا گیا جس کو حدیث نے نبی کہا ہے۔ وہ نبی نہیں تو ہر کون نبی
ہے۔ ان اگر کوئی شخص قرآن شریف کی شریعت کا انکار کرے
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت سے انکار کرے اور
کہے کہ براہ راست خدا کے پاس پہنچ گیا اور نبی بن گیا وہ
جھوٹا ہے۔ اس زمانہ میں دہی شخصوں نے نبوت کا دعویٰ

کیا ہے۔ ایک ڈوی نے جہاں کہیں تھا۔ اور ایک رزاق
نے جو ناریان میں کھڑے ہیں۔ ڈوی نے اسلام کی شریعت کا
انکار کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ مانا اور کہا خدا نے
مجھے نبی کہا ہے۔ رزاق صاحب نے کہا کہ آنحضرت نبی کریم محمد صلی
صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال متابعت۔ شریعت اسلام کی کمال
فہم برادری کے بغیر جیسے اس واسطے نبوت عطا ہوئی
کہ تاوین اسلام کی سچائی ثابت ہو۔ دو دنوں میں ان کا مقابلہ ہوا
اسلام کے نبی نے فتح پائی۔ دو دن ہلاک ہوا اور ثابت ہو گیا
کہ دین اسلام سچا اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائی
سلطنت دنیا میں قائم ہے۔ خدا تعالیٰ فرمائی ہے۔ ومن یطع
اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم

من النبیین والصدیقین والشہداء والصلحین
حسن اولئک دقیقا جس نے اللہ اور رسول کی اطاعت
کی۔ وہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جن پر خدا نے انعام کیا وہ
کون ہیں۔ نبی۔ صدیق۔ شہید۔ اور صلح۔ وہ اپنے رفیق ہیں
اب دیکھو۔ اللہ اور رسول کی اطاعت سے یہ درجات ملتے ہیں خود
خدا فرماتا ہے کہ یہ انعام اس مرحلہ امت کے کسی فرد پر
نہیں ہوئے اور نہیں ہو سکتے۔ قرآن شریف میں لفظ قائم النبیین
ہے۔ ت پر زور ہے۔ اس کے معنی ہیں نبیوں کی ہر پینے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر جہت تک گئے۔ کوئی نبی نہیں
ہو سکتا۔ قرآن شریف میں لفظ قائم ت کی زیر کے ساتھ نبیین
اپنے گھر میں جا کر اپنے اپنے قرآن شریف کھول کر دیکھو
اس کا ترجمہ پڑھو۔ تو اس کے طور پر جو قرآن شریف اس وقت میرے
پاس ہے وہ دکھا دیتا ہوں (قرآن شریف ترجمہ شاہ ولی اللہ
شاہ عبدالقادر دہلوی) غیر احمدیوں کے مبلغ کا چھوٹا

لوگوں نے عیب نہیں لکھے۔ امام ابوحنیفہ حضرت شیخ عبدالقادر
امام شافعی حضرت مجدد سرہندی۔ خدا کے سب پیاروں پر
عیب لگائے گئے۔ منہ و خوب تو سولی پر ہی چڑھا دیا گیا مگر ان
کے پیچھے نہ چلو۔ یہ تو سب پر کون سے فتوے لگاتے ہی چلے آئے
ہیں۔ اس بات سے نگہ رکھو کہ کس طرح مروجہ کوئی اور رسول
کہا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ بنی نہ تھے یا رسول نہ تھے۔ پھر وہ
جس کو خدا نے بھیجا وہ رسول نہ کہا گیا تو کیا کہا گیا۔ اور جو
دعویٰ الہی سے خبردار پیشگو کیا کہ اسے وہ نبی نہ کہلائے گا۔ تو کیا
کہلا گیا جس کو حدیث نے نبی کہا ہے۔ وہ نبی نہیں تو ہر کون نبی
ہے۔ ان اگر کوئی شخص قرآن شریف کی شریعت کا انکار کرے
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت سے انکار کرے اور
کہے کہ براہ راست خدا کے پاس پہنچ گیا اور نبی بن گیا وہ
جھوٹا ہے۔ اس زمانہ میں دہی شخصوں نے نبوت کا دعویٰ

کیا ہے۔ ایک ڈوی نے جہاں کہیں تھا۔ اور ایک رزاق
نے جو ناریان میں کھڑے ہیں۔ ڈوی نے اسلام کی شریعت کا
انکار کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ مانا اور کہا خدا نے
مجھے نبی کہا ہے۔ رزاق صاحب نے کہا کہ آنحضرت نبی کریم محمد صلی
صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال متابعت۔ شریعت اسلام کی کمال
فہم برادری کے بغیر جیسے اس واسطے نبوت عطا ہوئی
کہ تاوین اسلام کی سچائی ثابت ہو۔ دو دنوں میں ان کا مقابلہ ہوا
اسلام کے نبی نے فتح پائی۔ دو دن ہلاک ہوا اور ثابت ہو گیا
کہ دین اسلام سچا اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائی
سلطنت دنیا میں قائم ہے۔ خدا تعالیٰ فرمائی ہے۔ ومن یطع
اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم

من النبیین والصدیقین والشہداء والصلحین
حسن اولئک دقیقا جس نے اللہ اور رسول کی اطاعت
کی۔ وہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جن پر خدا نے انعام کیا وہ
کون ہیں۔ نبی۔ صدیق۔ شہید۔ اور صلح۔ وہ اپنے رفیق ہیں
اب دیکھو۔ اللہ اور رسول کی اطاعت سے یہ درجات ملتے ہیں خود
خدا فرماتا ہے کہ یہ انعام اس مرحلہ امت کے کسی فرد پر
نہیں ہوئے اور نہیں ہو سکتے۔ قرآن شریف میں لفظ قائم النبیین
ہے۔ ت پر زور ہے۔ اس کے معنی ہیں نبیوں کی ہر پینے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر جہت تک گئے۔ کوئی نبی نہیں
ہو سکتا۔ قرآن شریف میں لفظ قائم ت کی زیر کے ساتھ نبیین
اپنے گھر میں جا کر اپنے اپنے قرآن شریف کھول کر دیکھو
اس کا ترجمہ پڑھو۔ تو اس کے طور پر جو قرآن شریف اس وقت میرے
پاس ہے وہ دکھا دیتا ہوں (قرآن شریف ترجمہ شاہ ولی اللہ
شاہ عبدالقادر دہلوی) غیر احمدیوں کے مبلغ کا چھوٹا

ہو اسے۔ اود پرانے بزرگوں کا کیا بڑا ترجمہ ہے۔ اگر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے فیضان پاک کوئی نہیں ہوا۔ تو پھر وہ عالم نبیین
کیسے ہیں جو لوگ مرزا صاحب کے انکار کرنے میں وہ عالم النبیین کا
انکار کرتے ہیں خدا سے درو اور خدا سے تبار و زکوہ و حدیث شریف
میں بھی آیا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا۔ خیر لا انا اتم النبیین
ولا نقول الا نبی بعدہ۔ (دلائل غرہ۔ مجمع الباری) آخری جلد
تخلیہ۔ (تخلیہ کی تشریح) یہ کہو کہ وہ نبیوں کی نہیں ہیں۔ یہ کہو کہ
اس کے بعد کوئی نہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان باتوں
اس حبیب خدا کے پاس رہتی تھیں وہ جانتی تھیں کہ آنحضرت
کا کتنا بڑا مرتبہ ہے۔ اود کون کون سے چور ہا تھا اس کا محبوب الہی
سے فیض پاک بعض لوگ نبی بن جا دیں گے۔ حضرت معین الدین
جشتی فرماتے ہیں۔

دم بدم روح القدس اندر معینی ہے۔
من نے گم گم ہو گیا۔ من نے گم گم ہو گیا۔ من نے گم گم ہو گیا۔
دیکھو وہ بھی جیسے تائی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ پھر حدیث
میں آیا ہے۔ علماء امتی کا نبیاء بنی اسرائیل۔ بنی اسرائیل۔ میری
آیت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہون گے کوئی
عالم ہو سکتا کی مانند ہے۔ کوئی عالم عیسیٰ کی مانند ہے۔ تم نبوت
کے لفظ سے نگہ رکھو۔ اپنے نبی کی شان دیکھو۔ خدا نے اس کا
بڑا اور بڑا کیا ہے۔ اس کے فیضان سے تو ایک کی سبک دلوں
جیسے بن سکتے ہیں۔ تم ان باتوں پر غور کریں نہ کھاؤ۔ جو انہوں
خدا کے پیلوں کا ساتھ دو تاکہ اسلام کی فتح ہو اور تمہارا نام محمد
میں لکھا جاوے۔ یہودی فصلت اختیار نہ کرو۔ خشک دل کی پھوڑ
دو۔ اپنے رب کے آگے گرد گرد اور زاری کرو تاکہ تم پر رحمت
کے دروازے کھولے جائیں۔ اپنی ہر قوم کو بھی سکھلاؤ۔

ماور وقت کو نہ مانے میں تم ان سے زیادہ ذرا الزام ہو کر کہو
تم نے قریبی ہو کر قطع رحم کیا۔ نہ تو دور پرستے تھے۔ پر تم تو سب
کچھ جانتے تھے۔

”اسے پیارے بھارت نواسیوں اہم ہندو کہلاتے ہو یا مسلمان
میں تبلیغ کا حق تم پر ادا کر چکا۔ خدا کی بات تم تک پہنچا چکا۔ خدا
کے فرستادہ کا پیغام تمہارے شہر میں کھڑے ہو کر سنا چکا۔ اب
قبول کرو۔ خود اظہار الیم ہے۔ اور اگر نہ کرو تو وہ غنی عن العلم
ہے۔ باخبرین و جاگیر ہوں کہ ہے پرانا دیا لو کہ پاؤ۔ بھارت
نواسیوں کے ہر دلوں میں جوت ہے۔ کہ وہ تیرے شہر ادا کر
پہچان لیں اور ان کو است پنھنوں کے اندھکار سے نکال کر
اسلام میں داخل کر دے۔ اسے رحمن رب قری سب کا ہادی ہے
اپنے عاجز بندوں کے گناہوں کو معاف فرما اور انہیں اپنے
قرب کی راہوں پر چلا کر تو فدا و قدیم ہی قدم ہے۔ و آخر دعوانا

”اسے پیارے بھارت نواسیوں اہم ہندو کہلاتے ہو یا مسلمان
میں تبلیغ کا حق تم پر ادا کر چکا۔ خدا کی بات تم تک پہنچا چکا۔ خدا
کے فرستادہ کا پیغام تمہارے شہر میں کھڑے ہو کر سنا چکا۔ اب
قبول کرو۔ خود اظہار الیم ہے۔ اور اگر نہ کرو تو وہ غنی عن العلم
ہے۔ باخبرین و جاگیر ہوں کہ ہے پرانا دیا لو کہ پاؤ۔ بھارت
نواسیوں کے ہر دلوں میں جوت ہے۔ کہ وہ تیرے شہر ادا کر
پہچان لیں اور ان کو است پنھنوں کے اندھکار سے نکال کر
اسلام میں داخل کر دے۔ اسے رحمن رب قری سب کا ہادی ہے
اپنے عاجز بندوں کے گناہوں کو معاف فرما اور انہیں اپنے
قرب کی راہوں پر چلا کر تو فدا و قدیم ہی قدم ہے۔ و آخر دعوانا

”اسے پیارے بھارت نواسیوں اہم ہندو کہلاتے ہو یا مسلمان
میں تبلیغ کا حق تم پر ادا کر چکا۔ خدا کی بات تم تک پہنچا چکا۔ خدا
کے فرستادہ کا پیغام تمہارے شہر میں کھڑے ہو کر سنا چکا۔ اب
قبول کرو۔ خود اظہار الیم ہے۔ اور اگر نہ کرو تو وہ غنی عن العلم
ہے۔ باخبرین و جاگیر ہوں کہ ہے پرانا دیا لو کہ پاؤ۔ بھارت
نواسیوں کے ہر دلوں میں جوت ہے۔ کہ وہ تیرے شہر ادا کر
پہچان لیں اور ان کو است پنھنوں کے اندھکار سے نکال کر
اسلام میں داخل کر دے۔ اسے رحمن رب قری سب کا ہادی ہے
اپنے عاجز بندوں کے گناہوں کو معاف فرما اور انہیں اپنے
قرب کی راہوں پر چلا کر تو فدا و قدیم ہی قدم ہے۔ و آخر دعوانا

مالین

باب تمام صاحب کی تقریروں سے اہل بنارس پر یہ ظاہر ہو چکا تھا کہ خدام احمد اور نامہ میں اور بہت لوگوں کے جاری۔ جو سب غلط فہم ہیں کے کہتے تھے۔ اس کے بعد اس پیام سادہ احمد کی تبلیغ وضاحت کے ساتھ پیش کیا۔ یہ ایک اثر خواہ اور لوگوں نے کہا۔ کہ آپ نے اصل کام تو اچھ کیا ہے۔ بلکہ بعض نے کہا کہ یہ لیکچر تو پہلی بار دیا جاتا ہے۔ لیکن جب آپ پہلے لوگوں کو دور کیا جاتا ایسی تقریر کے سننے کے واسطے بعض لوگوں کے طلب کیے گئے ہوتے۔ اس واسطے جو پروگرام بنایا گیا تھا۔ اس وقت پر وہی زیادہ مفید تھا۔ اس پیام کو سن کر ہمارے بڑے غائب حاجی قادیان صاحب کے فرزند ارجمند بخشی عبدالحمد صاحب نے کہا کہ آپ اس قسم کا ایک خط میرے مکان پر کریں۔ چنانچہ وہ خط چلا۔ بخشی عبدالحمد صاحب اور ان کے بھائی بخشی عبد العزیز صاحب تقریری اور خواست کے ذریعہ سے داخل سلسلہ احمدی ہو کر اندھالی بہن استقامت عطا فرماوے۔ اب پھر احمدیوں نے درختین بنیں کہ ان کے مقلد اور باز اردن میں دھنکایا جا رہے ہیں کہ انتظام بھی انہی لوگوں نے اپنے ذمہ لیا۔ ان لوگوں کی خواہش کو پورا کرنے کے واسطے میرا نام علی صاحب حافظ روشن علی صاحب اور مولوی غلام رسول صاحب راجیکی بنارس میں تین روز اور پھر کے اور غرب بجا دھنکائے۔ جن سے بہت سے لوگوں کے شکوک رفع ہوئے۔ اور بعض نے بیعت کی درخواستیں بھی تحریر کیں۔

ریپورٹ کے متوجہ بنی صاحب

اب میں یہاں بخشی صاحب کی ہر رپورٹ درج کرنا ہوں۔ جو کہ انھوں نے بنارس سے کدورت حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام کی ہے کہ ان میں تمام کارروائی کا خلاصہ درج ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم + حمد و ثناء علی رسول اکرم مرشدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضور کی دعا اور توجہ سے یہاں کامیابی کے ساتھ ٹون ہال میں اور بعض دیگر مقامات پر تقریریں ہوئیں جن کا بہت نیک اثر سامعین پر ہوا۔ ۱۳۔ آدمیوں نے بیعت کی۔ خواجہ صاحب کے الہ آباد کے کچھ کے سب سے یہاں ہندو مسلمان بہت منتظر تھے۔ دو کچھ ٹون ہال میں ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن شریف کی صداقت پر حسین الہی لطافت سے تبلیغ تھی جس کا بیان کے عہد پر بہت

بڑا اثر ہوا۔ جو روز بروز ترقی پذیر ہے۔ اور تمام مخالفت جو شہر کے لوگوں میں تھی۔ دور ہوئی جاتی ہے۔ ان کی ادبیر صاحب کی ایک ایک خط جو خاص احمادیوں میں ہوئی جس کے بعد ان تیس تیرہ مذکورہ بالا آدمیوں نے بیعت کی۔ شہر کے لوگ اور دکھلا جو ہم کو کہ فرماتے تھے مسلمان سمجھنے لگے۔ مخالفین نے جس قدر مخالفت کی۔ اسی قدر خدا کے پاک نے ہر پہلو پر حضور کی دعا سے معاونت کی۔ ایک ہندو دس سے تمام بزرگان سلسلہ دینیز جملہ احمدی برادران جو یہاں موجود تھے ان کی خوف کی جس سے مخالفین کو اور بھی مدد ہوا۔ ان کے بعد منفی صادق صاحب نے ایک جامع تقریر پر زید بیٹ برکتی ہو کر حضرت مسیح موعود کے دعوے اور اس کے دلائل ثبوتیہ الفاظ میں کھل کر بیان کر دئے جس سے لوگوں کو حاکمیت معلوم ہو گئی۔ حافظ صاحب نے جو تمام علوم میں دریا کو بیکار ہیں۔ علاوہ کئی تقریر و فتاویٰ دلپذیر کے بعض لوگوں کو علیحدہ ایسا عمدہ سمجھایا اور ان کے اعتراضات کا کافی جواب دیا۔ کہ لوگ قائل ہو گئے۔ ایک ہندو مساد ہوئے جلسہ میں چند سوال کئے تھے۔ حافظ صاحب نے ایسا لطیف جواب دیا جس کا اثر تمام جلسہ پر بہت اچھا ہوا۔ دوسرے روز کا کیا اور بہت سے سوالات لکھ کر لایا تھا۔ اس کا بھی جواب ایسا عمدہ اور صحت حافظ صاحب نے دیا جس سے ان کے کہ آج تک کسی مولوی نے میرے سوالات کا ایسا کافی جواب نہیں دیا۔ شاکر اللہ بھی لاجواب رہا۔ آج میرے کل سوالات حل ہوئے اور کسی قسم کا شک باقی نہیں رہا۔ یہ سب فیض جناب مرزا صاحب کے ہے اور اور آپ لوگ ہمیشہ غالب رہیں گے۔ اور کوئی متا بدلہ نہیں کر سکتا مولوی سید سرور شاہ صاحب م شاہ علمائے ہندو نے ایک خط خطبہ جمعہ کے بعد کہا۔ اور ایک خط ہمارا جو صاحب کی کوٹھی پر میرا نام علی صاحب نے نہیں ملوٹی ہند کہنا زباجو بڑی نصاحت سے کیا۔ اور مولوی غلام رسول صاحب نے جن پر مصرع کہ۔

آب چشمہ جوان درون تاریکی است

صادق آنا ہے نہات لطیف صرفانہ مذاق پر نقشہ برزنا می اور حضرت صاحب کے ذکر کیا جس کی وجہ سے شہر میں ایک چہ چا ہو گیا ہے۔ لوگ ان بزرگوں کی علمی بات اور تقویٰ کے قائل ہو گئے ہیں۔ مرزا آغلی بیگ صاحب رئیس بنارس سے میں نے جناب حافظ صاحب وغیرہ کو ملاقات کرائی۔ وہ وہی علم اور انگریزی میں بھی لی۔ اسے ہیں۔ بعد مغرب گفتگو شروع ہو گئی اور وہ شب تک گفتگو ہی اور بہت سے لوگ جمع کئے ان کے جواب میں جناب حافظ صاحب میر صاحب مولوی

غلام رسول صاحب نے ایسا بے لطیف اور عمدہ نکات بیان کئے کہ سامعین پر بھی بہت بڑا اثر ہوا۔ اور سب کے کہا کہ آپ حق پر ہیں اور دوسرے ہندو دس میرے مکان پر تشریف ملاقات بزرگان سلسلہ کے تشریف لائے۔ اس پر تمام شہرین یہ شور ہے کہ وہ بھی خادیاں ہو گئے حضرت دعا فرمائے کہ وہاں ہی ہو۔ حاجی قادیان صاحب جو میرا چچا اور سب بڑا مخالفت یہاں ہے۔ اس نے مولوی محمد عظیم کو بلایا تھا۔ مگر وہ اسے ہر طرح سے ان کو شکست دی وہ ذلیل کیا اور دوسروں سے بھٹکے شادیاں اور اہل بسع کے جلسہ میں میرے آواز دیا گیا اور اسی موقع پر چچا حاجی کے مدد سے لڑکے عبدالحمد اور عبد العزیز نامی بیٹے میں داخل ہوئے اور بیعت نامہ لکھ دیا جو ارسال خدمت شریف ہے اور قبل بیعت کے عبدالحمد نے ایک خط بھی بزرگان سلسلہ سے اپنے مکان پر کر لایا تھا اور عام دعوت بھی کی تھی۔ بعد تشریف لے گئے بزرگان سلسلہ کے بیعت نامہ ہر دو برادران نے تحریر کر دیا جس کا بڑا امداد حاجی مذکور کر ہوا۔ یہ سب کامیابی حضور کی دعا سے ہوئی وہ بقول مخالفین ہم لوگ صرف ۱۱ آدمی احمدی تھے حضور کی محنت و طاقت کے لئے ہم سب احمدی دعا کرتے ہیں۔ جملہ احمدی برادران کی طرف سے حضور کی خدمت میں دست بند سلام قبول ہو۔

علیٰ عبد۔ عبد الرزاق بخشی۔ سحر پوری بخشی احمدی بنارس ۱۷۔ مئی ۱۹۱۲ء

اجاب بنارس

سفر اہل میل میں جا رہے اماب بنارس کی فکر مغل کیا بنا۔ اب اس کے میرے کی ضرورت نہیں۔ البتہ اس بات کا ذکر کر دینا ضروری ہے کہ بنارس کی جمعی سی جماعت نے اس جلسہ کے اخراجات کی برداشت کرنے میں میری جملی حوصلہ دیا۔ یہاں بڑا ایک غریب آدمی ہیں۔ چھ روپے ماہوار ان کی تنخواہ ہے انھیں نے پہلے چھ روپے چندہ دیا۔ اسی سے دیگر اماب کے مالی شاکر کا اندازہ ہو سکتا ہے بخشی عبد الرزاق صاحب مدد ان کے صاحبزادہ خلیل الرحمن صاحب کس جوش کے ساتھ باطن جلسہ کے کام میں مصروف ہے۔ خان صاحب عبدالرشید خان کو اندھانے نے کس قدر جوش املا خاص مناسبت دین کی واسطے مرحمت فرمایا ہے۔ میں جیلان ہوں کہ حضرت نے عرصہ میں جماعت بنارس نے بہت بڑی دھائی نرئی کی ہے ٹون ہال کی آرائش اور اشتہارات کی تقسیم وغیرہ خدمات کے مشغول رہا وہ عبدالحکیم صاحب خاص تکریم کے سخی ہیں۔ البتہ سب کچھ اے غریبے۔ بنارس کے تمام بزرگان احمدی کے

فہرست ممبران جماعت احمدیہ بنارس

مولوی محمد رفیع بخش صاحب - محمد کریم خان صاحب - محمد عبدالرزاق صاحب - عبدالرشید خان صاحب - شیخ شہزاد صاحب - محمد غیل الرحمن صاحب - محمد خالد صاحب - عبدالعلیم صاحب - حبیب شاہ صاحب - حبیب الرحمن صاحب - سعید الرحمن صاحب - فضل الرحمن صاحب - عبدالاحد خان صاحب - شیخ عبدالکریم صاحب - عبدالرحمان صاحب - شیخ محمد عیسیٰ صاحب - ماذہد صاحب - محمد شفیع خان صاحب - نور محمد صاحب - محمد شکر صاحب - شیخ عید و زنداں صاحب - عطاء حسین صاحب - قدیمین صاحب - منشی شامسر صاحب - عبدالواحد صاحب - محمد عثمان صاحب - الہیہ محمد خالد صاحب - الہیہ بخش صاحب - الہیہ وارو محمد عبدالعلیم صاحب - وادی مہا محمد خالد - والدہ محمد خالد - الہیہ عبدالرشید خان صاحب - خالد صاحب خلیل احمد - نانی صاحبہ خلیل احمد - عبدالحکیم ولد عبدالعلیم صاحب - عبدالسلام - عبدالغفار صاحب - دھڑ عبدالعلیم صاحب - دفتر بخش صاحب سس - پسر محمد خالد ماس -

نومردین جنھوں نے جلیبہ بیعت کی

ڈاکٹر عبداللطیف صاحب - صاحبزادہ خان صاحب - برادر خان صاحب - شیخ کریم بخش صاحب - شیخ نبی بخش صاحب - غلام سدید خان صاحب - منظر حسین صاحب - برادر بابو محمد عثمان صاحب - آباد - میان - دار بخش صاحب - الہیہ دار بخش صاحب - چوہدری قدیر بخش صاحب - محمد یوسف صاحب - سکڑاوی - بخش عبدالحمید صاحب - پسر حاجی خاد بخش صاحب -

شکریہ

ہمارے دو بچہ جناب ہمارا صاحب بنارس کی کوٹھی کے احاطہ میں ہوتے - ایک جناب سیر قاسم علی صاحب اور ایک جناب مولوی غلام سیر صاحب آتے رہیں گے - اس کو ضروری ہے کہ ہم کو رشتہ برطانیہ کا شکریہ ادا کریں جس کے حامل بدترین نے ایک لائق دالی ریاست کو اختیار کر کے زمین نہ صرف ان کی سے کام لیا بلکہ رعایا سے شکریہ ادا کیا احسان مند اور شکور گداور بنا

دیا ہے - ان ہمارا صاحب ہمارا کا نام نامی ہے
ہم نامی نہیں ہمارا جس پر بھجو
نارائن سنگھ صاحب ہمارا
جی - سی - آئی - ای

موتگھیر

ابھی ہم بنارس میں تھے کہ احباب موتگھیر کی طرف سے ایک ڈیوٹیشن پہنچا - کہ میں دفعتاً کے واسطے طلب کیا جاتا ہے جس کے احباب میں ہم سے عرض کیا کہ بغیر حکم حضرت خلیفۃ المسیح ہم آگے نہیں بڑھ سکتے - اس پر بند وزارت زمین صاحب نے تار و دیگر حضرت خلیفۃ المسیح سے ہمارے موتگھیر جانے کے لئے اجازت منگوئی - اس وقت سے یہ سرور شاہ صاحب اور یہ عاجز موتگھیر گئے - جہاں ہم دو دن رہے - وہاں کے حالات کی رپورٹ جناب حکیم خلیل احمد صاحب سکڑاوی انجمن احمدیہ نے تحریر فرمائی ہے - جو کہ درج ذیل کی جاتی ہے -

انجمن احمدیہ موتگھیر کا ایک مفید جلسہ

بنارس کے جلسہ کی خبر سن کر ممبران انجمن احمدیہ موتگھیر نے مناسب سمجھا کہ تمام ان بزرگوں کو جو کہ بنارس کے جلسہ احمدیہ میں شریعت لائسنس - موتگھیر میں بھی مدعو کیا جاوے - اور ان سے درخواست کی جائے - انرا روزائش موتگھیر بھی شریعت لاکر ہم لوگوں کو منفعیت ہونے کا موقعہ دین - چنانچہ اس غرض کے لئے انجمن احمدیہ موتگھیر کی طرف سے جناب مولوی سید وزارت حسین صاحب مولفہ مرآۃ الہام وکیل ہر بنارس شریعت لے گئے - اور حضرت اقدس امیر الدین مولفہ کی خدمت بابرکت میں تار و دیگر اجازت حاصل کی - اگرچہ حضرت امیر نے سوائے خواجہ صاحب مدظلہ کے سب بزرگوں کو جانے کی اجازت دیدی - لیکن ضرورتاً و مصلحتاً بخیر دی جاتا - حافظ روشن علی صاحب و جناب مولوی غلام رسول صاحب مدظلہ و جناب میر قاسم علی صاحب مدظلہ - موتگھیر شریعت نہیں لاسکے اور احباب نے ضرورت سخت دیکھ کر ان کو روک کر کہا کہ لیکن ہمارے قدیم خدمت جناب سرور شاہ صاحب و حضرت مفتی

محمد صادق صاحب دست بر کا تہم نے
بخشنی اور اس قدر قریب آکر جماعت احمدیہ کو
مناسب ذمہ سنبھال چنانچہ ۲۷ مئی ۱۹۷۶ء
استقبالی کمیٹی نے موتگھیر کے جمال پر در
حضرت مولانا عبدالماجد صاحب مدظلہ
بھاگل پور سے اور جس کے ممبر جناب مولوی
بی - اے و جناب مولوی فاضل اور الفتح محمد صاحب

ماسٹر صاحب علی صاحب جناب سید محمد عبدالغفار صاحب و
جناب سید محمد اصغر صاحب جناب حبیب الرحمن صاحب
عزیز مفضل آئی قمر احمدی و شمارائش صاحب اور ہمارے ایک
نیر احمدی دوست محمد شریف صاحب غیرہ نے خوش قسمتی سے
ہم لوگوں کو زیادہ انتظار نہ کرنا پڑا - فوراً گاڑی آئی اور ان بزرگوں
کی زیارت ہم لوگوں کو نصیب ہوئی اور ہمارے خلع بھائی جناب
مولوی احسان الحق صاحب نے حضرت سرور شاہ صاحب و حضرت
مفتی صاحب کو دین استیشن کے ہوٹل میں چائے وغیرہ کی خوش
دی - پھر ۱۲ بجے کی ٹرین سے ہم لوگ معاہدے سے ہمدردی کے
موتگھیر پہنچے - و جناب مولوی حبیب اللہ صاحب - ایم - اے
ڈی کلکٹر کے مکان پر فزوش ہوئے - انجمن احمدیہ کے سالانہ
جلسہ کے موقعہ پر یہ مکان ان کے صاحبزادہ بابو خلیل احمد نے
دیا تھا - اس دفعہ بھی ان کے قریبی رشتہ دار بابو محمد عمر صاحب
نے یہی مکان ہمارا دن کو ادا کرنے کے لئے خالی کر دیا تھا - انجمن
احمدیہ موتگھیر جناب ڈی صاحب اور ان کے باطنان رشتہ
داروں کی بہت شکر ہے -

انجمن احمدیہ موتگھیر کی طرف سے ۲۷ - ۲۸ - ۲۹ مئی ۱۹۷۶ء
کے جلسہ کا اشتہار شائع ہوا - بسبب شدت گرمی کے رات
ہی کے وقت جلسہ کا انتظام کیا گیا اور بچہ گاہ لگیں وغیرہ
کی روشنی سے بند کر دیا گیا اور شب ۱۰ بجے اور بھی در علی نور کو
دیا - یہ جلسہ ہر شرب پر سوائے من ماسٹر صاحب علی صاحب
کے مکان کے متصل ماسٹر صاحب کی ملک سید زمین پر فزوش
کر کے منعقد کیا گیا - سچہ جلسہ اسی جگہ پر ہوا تھا - اور نائے
ماسٹر صاحب موصوف کو جو اپنے غیرے کے ان کی زمین اس
بار کہ کام کے واسطے چھتہ کام آئی ہے -

اجلاس اول کی روایت

اول ٹاکس کی حرکت
جناب مولوی احسان الحق صاحب بی - اے کے
نایک سے جناب محمد دی مولوی عبدالماجد صاحب مدظلہ مقدر
ہوئے اور ضروری ویر تک اپنے حب موقعہ افسانہ
تقریر کی -

نہ ہوا۔ صاحب مخلص نے
رہنما غیور و عظیم الشان
رہا۔ اور وہ عظیم
امام سے ضرورت امام
ہو گیا۔ صاحب مخلص نے
موت یہ اسلام ہی کی قربانی ہے کہ وہ
ہائے کے مراتب طے کرنے کی تعلیم دینا ہے
اور وہ وہاں پہلے آئینے سے شرف کرنا ہے۔ باوجود تکلیف
آتش و چشم کے آپ نے وہاں ہی گھنٹہ تک تقریر کی۔ اور سلسلہ
عالیہ امجدی کی صداقت پر زور دیا۔ اسے ثابت کی اور تبلیغ
کافی ادا کیا۔ چنانچہ کرات زیادہ گزر گئی تھی۔ اس لئے ساتویں
کے شکوے کے ساتھ صدر جلسہ نے جلسہ کو برخاست کیا۔

دوسرے اجلاس کی رودائی

اولاً صدر جلسہ جناب مولانا عبد الماجد صاحب نے حضرت سید
سرور شاہ صاحب و حضرت مفتی صاحب بزرگان دین کا شکریہ
ادا کیا اور بیان فرمایا کہ بزرگان کی زیارت ان کی صحبت
ان کی ملاقات ایک نعمت ہے کیونکہ ان کا وجود ان کی غیور
ادمان کا مدعا ثابت اسلام ہے۔ مدبروں کے دیکھنے سے
معلوم ہوتا ہے۔ رسول عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان لوگوں کا
کس قدر پس اور کتنا تھا۔ جو کائنات اسلام کے لئے کوئی
تھے۔ آپ پہلی چلتے تھے۔ اور ان کو اونٹ پر سوار کر کے کشتہ
اسلام کے لئے روانہ کرتے تھے۔ غرضیکہ اسی قسم میں آپ نے
نہایت پر کھٹ کر اور پروردگار کی

بعد اس کے حضرت مفتی صاحب مخلص نے اور آپ نے
فرمایا کہ صاحبزادے! ان کو گھبراہٹ نہ ہو۔ اور ایک امام کے
زیر نظر رہنے سے ان کی حالت کسی نازک ہوتی ہے اور کس طرح
امید و بیم میں وہ رہتے ہیں۔ پھر آپ نے حضرت مولیٰ عبد الماجد
صاحب کا شکریہ ادا کیا اور سرور و صفت کی چند آیات کو تلاوت
فرمایا اور خالص سلسلہ پر نہایت امن طریقے بتاتے ہوئے فرمایا۔
سیدنا حضرت یحییٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جنگجویوں پر
جو کہ تاہم اندیشہ امتراض کرتے ہیں نہایت مستند اور عمیق
جواب قرآن و حدیث سے دیا۔ خصوصاً صحیح دینی پیشگوئی پر تو
ایسا جرح جواب دیا کہ سامعین جو ہو گئے۔ چونکہ ہم لوگ بھی جو
ہو رہے تھے۔ اس لئے آپ کی تقریر کا پورا اثر نہیں لے سکے
ہماری درخواست حضرت مفتی صاحب سے کہ آپ نے علاج دالی
پیشگوئی پر جو تقریر بیان فرمائی تھی وہی ہے۔ ہم سے کچھ کرنا ہرگز
میں خالص فراموش نہیں امید ہے کہ ہمارے مخلص جاری اس

مذہب است کو ضرورت قبول فرمائیں گے۔
(پھر کبھی انشاء اللہ سر آویں)

تیسرے اجلاس کی کاروائی

چنانچہ حضرت مفتی صاحب کی خدمت میں ایک نصاب مولیٰ
انوار میں صاحب رئیس شاہ آباد کا آگیا۔ کہ حضرت امیر نے
آپ کو شاہ آباد آئے کی اجازت دیدی ہے جلد شریف لائے
اس لئے صبح آج ہی آپ کو گھر سے روانہ ہو گئے۔ چنانچہ ایک
نئے اپنے جانے کا اعلان شب ہی کے جلسہ میں کر دیا تھا۔
اس لئے تیسری شب کے جلسہ میں لوگ کم آئے۔ اولاً برادر
مولیٰ سعید الحسن صاحب مختار نے سورہ فاتحہ پرا یک
مغید اور دو پیر تقریر کی۔

بعد اس کے ہمارے مخلص جناب مولیٰ الفیض محمد علی
صاحب مولیٰ صاحبزادہ حضرت مولیٰ عبد الماجد صاحب نے اہل
کافرا اور اس کی مٹی کے جواب میں ایک عالمہ اور غنیانہ
اور نہایت مؤثر تقریر کی۔ آپ نے سترہویں سببہ کا آخری
رکوع یا ایہا الناس ضوب مثلہ فاستحو الہات
الذین تدعون من دون اللہ لن یخلقوا ذبائاً الا
تلاوت فرمائی اور اسی سے اپنے مدعا کا ثبوت پیش کیا۔ اور
حیات جیسے ثابت ہوا کہ مسیح علیہ السلام کے خالق ہونے
کی تردید کی اور سیدنا حضرت یحییٰ علیہ السلام کی صداقت
اور ان کی ماوریت کو ایک نئے انداز سے ثابت کیا۔ اور
نہایت ہی امن طریقے سے سامعین اور مخالفین پر رحمت پوری
کی۔ بعد ازاں جناب مولیٰ سید ذرارت میں صاحب نے
مرآۃ الیہا نے بنی عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی۔ چنانچہ
اور آپ کے اسوہ حسنہ پر نہایت شہادت اور پروردگار فرمائی
آخر میں خاکسار نے ایک مخالف مولیٰ حکیم بدیع کے ایک کتابچہ
جو کہ اس نے اسی روز تقسیم کیا تھا۔ اور کمال بے جا ہی
مبالغہ کا وہی پرانا اہمراض دہرایا تھا۔ صدر جلسہ کی اجازت
سے اسی جلسہ میں اس کا جواب دیا۔

سب کے آخر میں جناب صدر جلسہ مولیٰ عبد الماجد صاحب
سامعین کے شکریہ کے ساتھ جلسہ کو برخاست کیا۔ بفضلہ
تعالیٰ یہ جلسہ بھی نہایت مبارک تھا۔ کہ اس کے بعد سات
وہو میں نے بیعت کی۔

انجن احمدیہ جو کچھ لائے امام اور اپنے آقا خلافت آپ
جناب حضرت امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ کی اس سر فرازی اور عزت افزائی
کی بہت ممنون و مشکور ہے کہ حضور نے ہم لوگوں کی درخواست
قبول فرما کر ان بزرگان کو جو کچھ نیک رائے کی اجازت دیدی۔

اللہم ابدہ العبرہ۔
ان نقیر یرون کے قصہ بہت کئی اہل بیت
ہوئے۔ جنہیں سے حضرت بیعت کے ساتھ قیام کر

ہمارے سکرم دوست جناب سید شفیع احمد صاحب دین
موجود ہیں۔ اور جناب سید استقامت علیہ السلام
خاکسار مولیٰ احمدیہ اور مولیٰ محمد صاحب

ہمارے وہاں سے پہلے آئے کے بعد کسی قسم میں
نام لے ہمارے اور جماعت احمدیہ کو کچھ کچھ کلم
کچھ کر میں مبارک کے واسطے بلایا ہے امداد ایک چھاپہ اشتہار
بہان آیا ہے جس کے جواب میں حضرت علیہ السلام نے احباب
کو کچھ کر لکھا ہے۔ کہ پہلے طریقیں اپنے اپنے طاق ایک کلم
کے ذمہ نشین کر لیں اور رحمت ہدی کی جائے۔ پھر جس سے
مبارک کیا جاوے وہ غلبہ اشران جماعت کا امام بننا چاہیے
جس کے مبارک کے قیام سے مستند ہو نامہ پور ہو سکے۔ اگر کوئی
لوگ تردید میں ہیں تو وہ الگ ہر باور۔ ہم کسی کو نہیں دیکھتے
مبارک کا ہی طریق قرآن شریف میں لکھا ہے کہ جسے ذی جاہت
لوگ ایک طرف سے ہرمن دینے ہی دوسری طرف سے بھی ہرمن
شاہ آباد و شاپیہان پور

کو اپنی پشاہ آباد ٹھیکہ دار شاہ جہان پورین ٹھیکہ دار کا بھی
حکم پہلے سے مل چکا تھا اس واسطے تو کچھ سے شاہ آباد کو
روانہ ہوئے اور گاڑیوں کے ٹھیکہ میں دھوئے کے سبب
چند گھنٹے ٹھہرے۔ پھر پشاہ آباد چلے گئے۔ پھر پشاہ آباد
کیس میں پناہ گزین ہونا ضروری تھا۔ احباب کو کچھ اور
شاہ جہان پور کے مقفل ذکر میں سفر الفیل میں کر چکا ہوں
اس وقت شاہ آباد اور شاہ جہان پور میں جو کارروائی ہوئی اس
کے متعلق ہمارے کرم سید محمد قاری احمد صاحب نے مجھے
اطلاع دی ہے کہ وہ محض اس کو کچھ کہ لکھ رہے ہیں۔ ان کے متعلق
ساتھ شائع کر لیں گے۔ اس واسطے بیان میں اس کے متعلق
کچھ نہیں لکھا۔ لیکن شاہ جہان پور میں ایک اخبار میری نگاہ سے
گذرا کہ اس میں ضرور کے بیٹے اور فریضی و فاکے باب احمدی بن
خود مولیٰ اور مولیٰ صاحب مولیٰ فاضل مولیٰ شاہ عبد الماجد صاحب
اہل حدیث کے ایک مولیٰ شاہ صاحب نے ان کے متعلق لکھ کر
میں چھاپ کر شائع کیا ہے اس کا کچھ اقتباس ناظرین کی نگاہ سے
واسطے درج ذیل کیا جاوے۔

الشیخ محمد عبد الحکیم سوسطانی اور شاہ ابو دالی نے
اپنی اپنی تحریروں پر تقریر کے ذریعے سے سادہ لوح مسلمانوں کی
اپنے جامع عرب میں لائے کی کشش شروع کی اور ان کو کشش

کود سے زیادہ تر ترقی دی تو ہم نے ایک اعلان دیا جس میں ان دونوں (محمد و ان کے) عقیدوں سے اپنے نادانانہ بھائیوں کو مطلع کیا تا چارے بھائیوں میں سے کوئی دھوکہ نہ کھاوے اور ان محمدوں کی کجی پستی پر ان پر پھل نہ جاوے اللہ نے اس اعلان سے ٹراٹریا جس نے بڑا یا سنا وہ ان بد مذہبوں کے نام سے پیرا چوگا بلکہ خود شمار اللہ نے ان کے نام سے اہل حدیث میں چھوڑ دیا ہے تو اس کا ذکر ہے کہ اس کا کیا اعتبار اس لئے کہ بشارت اللہ سینکڑوں عالموں کے فتوؤں کے رو سے نہ صرف بد مذہب بدین محمد کا بلکہ بچے سرے کا فریبی شمار اور حد درجہ کا جھوٹا اور عیار بھی ثابت ہو چکا ہے۔ تو کوئی کرنا جاسکتا ہے کہ جو فیصلہ ایسے مشہور عالم اور ثابت شدہ مسلم جھوٹے اور فریبی نے خود اپنے طبع میں چھوڑ دیا ہے وہ درست و سچا ہے ہم خود اپنے مسلمان بھائیوں کو اطلاع دیتے ہیں کہ شمار اللہ پر کفر کا فتوے لگانے والے سو کے قریب ہیں اور فیصلہ کرنے والے فقط تین۔ فتوے دینے والے اور تین فیصلہ کرنے والے اور جنھوں نے فیصلہ کیا ہے۔ انھوں نے فتوے نہیں دیا تھا اور جنھوں نے فتوے دیا تھا۔ انھوں نے فیصلہ نہیں دیا تھا۔ نہیں کیا اب ناظرین خود فیصلہ کر لیں کہ سو عالموں کے اس فتوے کو شمار اللہ فریبی ہے۔ شمار ہے جھوٹا ہے۔ عیار ہے۔ بدین ہے۔ بد مذہب ہے۔ محمد ہے۔ کاذب ہے۔ دجال ہے۔ شیطان ہے۔ اس سے ڈرو اسے اپنے سے ڈرو۔ ڈرو۔ اس کی تحریز نہ کیجئے۔ تقریر نہ سناؤ۔ اس کے سایہ سے بچو۔ اس کے نام پر لا حمل نہ ہو۔ قبول نہ کرنا عرض مسلمانوں کو چاہئے کہ بالخصوص شمار اللہ اس کے دوستوں سے یہ کہ اس کے معاون بھی شیطان کے سنگے ہیں اور دجال کے ہال کے گدے ہیں کتنے ہیں بلکہ کتنوں اور دونوں سے بھی بڑے۔ نہ دین ہیں بے تحقیق ہیں۔ شیطان کے کش بردار ہیں۔ دجال کے فضا خوار ہیں۔ جب ان فضا سون کر دیکھتے ہی جھڑکے خدا اس کا دل رحمت سے بھرے۔ اور شریک میں بڑی گھبراہٹ سے پناہ دے۔ اب خاص شمار اللہ کے متعلق علماء کی راؤن کا خلاصہ اسی اشتہار سے مختصراً درج کیا جاتا ہے۔ برقی۔ گراہ۔ گراہ کرنے والا۔ بڑا فریبی بہت جھوٹا شمار اللہ۔ ولوں۔ فیملی کا مخالف۔ محمد معتدلی۔ یہودی۔ نصرانی۔ منالہ ساز۔ افتہار پر داز۔ غیث زین دجال۔ شیطان۔ محوت قرآن۔ شمار اللہ مسلمانوں کو دھوکہ دینے کی اس طرح اس کے پورے بٹے شیطان نے حضرت آدم کو بھی دھوکہ دیا تھا۔ پس جو بچو ایسے گراہ کرنے والے سے خود

کے۔ روانہ پر کھڑے ہو کر بکاتا ہے۔ جو شخص شمار اللہ کا کنا لے گا۔ دوزخ میں جائے گا۔ شمار اللہ دجالن میں سے ایک دجال ہے۔ مسلمان اس سے بچنے پر مجبور کریں۔ فقیر محبوب احمد المحدث بہ خیر شاہ رضی اللہ عنہ بدی۔ امردی۔ امرت سی۔ طبع مادم جناب اور سرکار جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے۔ لکھنؤ میں ہیں چند گھنٹے قیام کا موقع ملا تھا۔ دوان ایک امام بارگاہ مشہور ہے اس کے دیکھنے کے واسطے میں بھی گیا مگر وہاں کوئی امام باہن کا جانشین نظر نہ آیا۔ البتہ وہاں تازے بہت سے رکے تھے۔ چتر کا تازیہ۔ کھڑی کا تازیہ۔ سوئے کا تازیہ۔ چاندی کا تازیہ۔ دھنی دانت کا تازیہ۔ موم کا تازیہ بہتر ہو کہ اس مکان کا نام تازیہ بارگاہ جابا دے۔

گجراتوالہ

تواہن سے روانہ ہونے سے قبل مجھے حضرت غلیظہ السبع سے ملنے حکم دیا تھا کہ کنبہ سے واپسی پر بھیرہ جا کر اپنے اہل و عیال کو ساتھ لاؤں اس واسطے امرتسر سے بجائے قادیان آنے کے بھیرہ کو چلا گیا راستہ میں اباب گرجہ لڑالہ کے اصرار پر ایک شب کے لئے وہاں ٹھہرا۔ اور نماز میں پڑھائی کہ خطبہ جمعہ میں نے سورہ صف کی پہلی آیات کا ترجمہ کیا۔ اور سچاں اللہ پڑھنے کے فوائد بیان کئے۔ قادیان واپسی پر کرم و محمد صغیرت و انکرنات احمد صاحب نے سچاں اللہ پر ایک مضمون دیا جس میں قریباً دو تمام نکات درج ہیں جن میں نے بیان کئے تھے بلکہ ان سے بڑھ کر سماعت کا تذکرہ ہے۔ اس واسطے اس مضمون کو شکریہ کے ساتھ درج کرنا چاہوں۔ لیکن قبل اس کے کہ گجراتوالہ کا ذکر ختم ہو۔ ضروری ہے کہ میں اس اخلاص اور محبت کا نتیجہ ادا کروں۔ جو اباب گجراتوالہ اس نابکار کے ساتھ رکھتے ہیں۔ بالخصوص منشی احمد دین صاحب۔ ماسٹر مکن الدین صاحب منشی محبوب عالم صاحب ایسٹ قاضی محمد عالم صاحب منشی غلام محمد صاحب ٹونڈی۔ یہ اور دیگر احباب بعض اللہ عاجز کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم و الحمد للہ ربی علیٰ رزقہ العظیم

اسلامی تہذیب کی ایک جھلک سبحان اللہ

سبحان اللہ کے معنی ہیں۔ اللہ ہر ایک نفس محبوب۔ مکروری غلطی۔ سو دھڑا سے پاک ہے۔ یہ فقہ اسلام میں درود لکھتے ہیں دوعالوں میں بکثرت استعمال ہوتا ہے مگر میں یہاں اس کا

صرف ایک غلط استعمال ہے۔ غلطی باسوا امام سے ہو جائے۔ سبحان اللہ! اس اشارہ سے چاندی و اس کی اصلاح کر لیا۔ ہے تو آخر نماز میں سورہ سورہ جہاں غور کیے کہ اس موقع پر سبحان اللہ کی کیوں نہیں رکھا گیا۔ چند چوکھڑا استعمال ہے۔

اس سے میں نے بہت لذت اٹھائی ہے۔ اس لئے احباب کی ضیافت طبع کے لئے پیش کرنا چاہوں۔ نیز میں ایام کی غلطی بتلانے میں پانچ باقرن کا مذہب تھا۔

(۱) توبہ الی اللہ کا نازل ہونا غلطی کے بتلانے میں امام اور مقتدی دونوں کی توجہ خدا کی طرف سے بھر جائے گی (۲) جب کسی کو اس کی غلطی بتلائی جاتی ہے۔ تو اس کے دل میں شرمندگی اور ذمہ داری خوار ہوا پیدا ہو جاتی ہے۔ علیٰ ہذا القیاس امام کے بھی پیدا ہونا لازم ہے (۳) بے خدا کے کنگے نام نہان کرکھڑا کیا تھا۔ اس کی بے ادبی متعصب ہے۔ بیٹے ادب اور خلق اور تہذیب کے خلاف ہے (۴) دوسرے کی غلطی بتلانے میں بالعموم غلطی بتلانے والے کے دل میں اپنی نسبت بکبر کا خیال اور جس نے غلطی کی ہے اس کی نسبت حقارت کا خیال پیدا ہوتا ہے۔ (۵) بے فائدہ غلطی بکرونا مناسب نہیں ہوتا۔

اب سبحان اللہ کی غریبان ملا خط ہوں۔ جب غلطی کی۔ تو کہا سبحان اللہ! اللہ ہی ہے جو غلیظوں اور سہو سے پاک ہے اول تو یہ فقرہ خواب کا اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے۔ لکھنے والے اور سننے والے دونوں کی توجہ کو اور زیادہ خدا کی طرف پھرتا ہے پھر اس میں اسلئے درجہ کا ادب اور خلق اور تہذیب کا نقطہ ہے اول تو غلطی کرتے والے کو مخاطب ہی نہیں کیا۔ پھر کہا تو یہ کہ اللہ ہی ہے جو ہر ایک غلطی اور سہو سے پاک ہے۔ اس لئے جس نے غلطی کی ہے وہ جان لے کہ اس کی غلطی قابل ملامت و ندامت نہیں ہو سکتی کیونکہ غلیظان ہر ایک فرد بشر سے ہوا کرتی ہیں اور علیٰ ہذا القیاس ہم بھی غلیظان سے سراسر ہیں۔

کیونکہ خدا کے سوا کوئی سبحان نہیں۔ خدا ہی ہے جو سبحان ہے اس میں ایک تروادب اور خلق اور تہذیب کو اسلئے درجہ پر قائم رکھا ہے اور دوسرے بتلانے والوں کی ذمہ داری اپنی غلیظان بلکہ تمام مخلوق کی غلیظان کا اعتراف کرنے سے امام کے دل میں ذمہ داری اور شرمندگی پیدا ہوئی کہ یہ غلطی کوئی اس سے ہی غلامن سخی بلکہ سخی ہی ہوا کرتی ہے۔ پھر غلطی بتلانے والے کے دل میں تجبرہ پیدا ہوا اور غلطی کرتے والے کی حقارت کرنے سے بچ گیا کیونکہ اس وقت اس کی نگاہ کے آگے انسانی فطرت کا ضعف اور

کہا کہ میں

مدتالی

میں اور

اس لئے

ہوئے۔ یہی جو

میں۔ انسان تو

یہاں کرتی ہیں۔ غرض خوب

۔۔۔ یہ اس سے بڑا درد کوئی لفظ غلطی بتائے

کے لئے سمجھیں۔ اس کتاب سے بڑھ کر ہر زبان

خلیق اور ادب طریقہ غلطی بتاتے کا جو کتب ہے۔ اسلام کے

خوبصورت چہرہ کا یہ ایک خوشحال ہے ایسے پاک و پیر

ہم سے تھنا کر رہیں۔ یہ بھی سیریں کہہ رہے ہیں

زندگی میں اس سے کیا فائدہ اٹھایا۔ اس سے قریب لازم

ہے کہ جب روزمرہ کی زندگی میں جب ہم کسی بہائی کی غلطی

نوسمان اللہ کہیں اور جانیں کہ اللہ تعالیٰ ہی غلطیوں سے

پاک ہے پس میں اپنے بھائی کو حقیر نہ جانتا چاہیے۔ خود

اس سے بڑھ کر غلطی میں پڑ سکتے ہیں کیونکہ کمزور ہیں۔ سبحان

عزیز ہیں۔ سبحان اللہ کی ذات ہے۔ پھر اگر اس غلطی

خلافہ ضروری ہو۔ یہاں کہ نماز میں ضروری تھا۔ تو اسی طرح

ادب اور خلق اور تہذیب کو نظر رکھیں۔ جیسا کہ تہذیب و

نظر رکھا تھا اس کے دل میں شرمندگی اور خواریت نہ ہو

اول تو وہ ہمارا مخاطب نہ ہوا اگر ہر بھی جالے۔ تو کم از کم اس

کو ہمہ آماج سے کہ جو کہ چھوٹا گیا ہے۔ تجھے اور حقا

ہے نہیں بلکہ سچی محبت سے بتایا گیا۔ اور اس کی آنکھیں

نہی نہ ہوں اور اس کے دل میں نفرت پیدا نہ ہو اور اس کو

یہی بتلایا جائے کہ غلطیاں انسان سے ہوا کرتی ہیں

نہ ہم سے بھی اور سب سے بھی۔ مگر چونکہ اللہ سبحان ہے اس

لئے ہم سب کو چاہیے کہ غلطیوں سے بچیں تاہم پاک سے

جہاں ہے۔ غرض پیدا ہو۔ غرض میں اس بحث سے فائدہ اٹھانا

چاہیے۔

آخر دعوئے ان الحمد للہ رب العالمین

ماجو۔ نشارت احمد عفی اللہ عنہ

میلان میں ہفتہ ۱۳۔ سچی کی شام کو پڑھا

۱۵۔ سچی کی سچ کو وہاں قادیان کو مدعا

ہوا۔ گیا ایک ہی دن اب وارا کا وہاں قیام ہوا لیکن پھر

پڑجوش احمدی برادر جناب ملک گرم ابھی صاحب کی مخلصانہ

کوشش کے ذریعہ وہاں بھی ملک صاحب کی جوتی بن جو

سیروں دروازہ چکے ہے۔ ایک عظیم جگہ ہو کر دھڑکتا

جس میں صداقت اسلام۔ ضرورت نبوت و اتحاد السلیکین
وہاں سچ و غیب۔ اور بر قرب ویرہ گھنٹہ تک دھڑکتا
بھبھب کے دس افسوس جناب پیر بادشاہ صاحب
اس جلسہ کے پر پڑ پڑتے تھے۔ اس وقت کے اثر سے اقتدار
جلد پر جناب علامہ حسین صاحب پوری ہر داخل سلسلہ حیات
ہوئے۔

بعد جلد جناب ملک صاحب بصورت کی دفتر
مبارک

بسم اللہ الرحمن الرحیم کے مبارک کلمہ کے ساتھ
ابتداء سے تعلیم کرائی گئی۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ اور
عزیزہ کو نیک دل نیک خور۔ حالہ اور مصلوٹا کے امین

منگل۔ ۱۴۔ سچی کے ذریعہ کی صبح کو حاجی بزم
والہ

الہ بیت خود بخود عافیت داخل دارالامان ہوا
خالصہ اللہ ثم الحمد للہ۔ پھر سے قادیان تک کے سفر

میں ملک گرم ابھی صاحب وزیر آباد تک ہمارے ساتھ
تھے۔ جیسے لباس خاخر کے ساتھ اپنی ملازمت پر جارہے

تھے۔ ان کی رفاقت میرا اور ان کی علامہ فاضلہ بیوی
کی رفاقت میں مسکراہٹ اور بیت کا وقت خوب گذرا جو

کے بہت سے اصحاب ائین پر ملاقات کے لئے موجود
تھے اور کھانا بھی لائے تھے۔ لاہور کے ائین پر جناب

ملک غلام محمد صاحب اور فاضلہ صاحب اللہ صاحب نے نہ
صرف اپنے دیدار سے خوش کیا بلکہ خاص ضیافت کا بھی

نواب لیا۔ براہ راست فضل حق صاحب کی مہربانی سے شالہ
میں رات آرام سے گزری۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزا دے

غیر سے۔ آمین ثم آمین

سفر میں دعا

سفر میں دعا کا اجماع موقع ملتا ہے۔
تنہائی اور گھر سے جدا ہوئی۔ غرض

اور سفر کی گرفت۔ سب مل ملا کر انسان
کے دل کو دعا کی طوطا مل کر رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل

و کرم سے مجھے اس سفر میں دعا کا کئی جگہ موقع ملا۔ دعا گزری
اپنی تیسری کے ساتھ جن جنگوں اور میدان سے گزری

وہ اس امر کے گواہ ہیں کہ میں نے اپنے دوستوں کے واسطے
دعا کی جن کے ساتھ انسان کو محبت کا تعلق ہوتا ہے ان

کے لئے تو فطران انسان جلد متہجد عاہول ہے۔ پر میں نے
ان کے لئے بھی دعا کی۔ جو میرے ساتھ کوئی تعلق خاص نہیں

رکھتے۔ بلکہ ان کے لئے یہی کہ ان کی نگاہ صرف میری کمزوری
کی تلاش میں رہتی ہے۔ میں اپنے اصحاب میں سے کسی

کا نام لوں۔ ان ایک جماعت کا ذکر کرنا مفید جانتا ہوں

اور وہ در علم اسلام اور در سیرت کے گور و درویش
جماعت سے۔ میرے کرم و دست گذشتہ خان صاحب کے لئے
مدد کی سے قبل یا وہاں کی کہی سچی کہ میں ان کی مدد
رہا کہ ایک جماعت جو زیرِ جناح خان صاحب کی تعلیم
و عمل کے حاصل میں خاص ترقی کر رہی ہے کہ اسے سیرت
سے دعا کریں۔ ان کا محبت و مدد و دعا کی کہ میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محمد و اہل بیت علیہم السلام
سکوی محمدی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی صاحب علیہ السلام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ونا میرا۔ یہ سیرت بہت
مشترکہ یعنی احقر اگر کمال ادب و عاجزی میں سے ہے کہ

ایام سبکی خطا نہ جالے والی دعاؤں میں اس عاجز کو یاد کریں
میرے سبکی ہونے سے دعا کرتا کہ دعا کرے کہ دعا کرے

دست دعا کے گور و درویش یا دعا کرے

انشاء اللہ تعالیٰ کہ دعا کی جماعت انصار اللہ اور سیرت
ہوا رہا کہ ان میں روزانہ درس ایام العلم کے کئی

کر دیے۔ کہ وہ سب اپنی دعاؤں کے لئے میرے آگے ہاتھ
سفر میں بیٹھے رہیں۔ بس یاد رہے کہ میں ان کی دعاؤں

کی سن سے اللہ کو کہہ رہا ہوں کہ میں اللہ کو کہہ رہا ہوں کہ میں
بڑی محبت سے دعا کرتا ہوں کہ میں اللہ کو کہہ رہا ہوں کہ میں

آپ کے کئی کئی سفر میں تھے کہ میں اور ان کی دعا کا کہہ رہا ہوں کہ میں
استیلا اور دعا کرتا ہوں کہ میں اللہ کو کہہ رہا ہوں کہ میں

فائل کے اندرون کہہ رہا ہوں کہ میں اللہ کو کہہ رہا ہوں کہ میں
میرے عرض کرنا کہ میں اللہ کو کہہ رہا ہوں کہ میں

بالجہ میں ان کو کہہ رہا ہوں کہ میں اللہ کو کہہ رہا ہوں کہ میں

عاجز کہہ رہا ہوں کہ میں اللہ کو کہہ رہا ہوں کہ میں

عزیزان کا ارشاد ہے اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ

ایسے دعا کرتے ہیں کہ میں اللہ کو کہہ رہا ہوں کہ میں

واسطے بہت دعا کرتے ہیں کہ میں اللہ کو کہہ رہا ہوں کہ میں

اور صلوات اللہ علیہم اجمعین اور دعا کرتے ہیں کہ میں

آسان کے ساتھ ہیں کہ میں اللہ کو کہہ رہا ہوں کہ میں

اور ان کے لئے دعا کرتے ہیں کہ میں اللہ کو کہہ رہا ہوں کہ میں

مجھے ضرورت نہ ہو کہ میں اللہ کو کہہ رہا ہوں کہ میں

واسطے اللہ کو کہہ رہا ہوں کہ میں اللہ کو کہہ رہا ہوں کہ میں

میں ایسے کون کون سے دعا کرتے ہیں کہ میں اللہ کو کہہ رہا ہوں کہ میں

میرے لئے دعا کرتے ہیں کہ میں اللہ کو کہہ رہا ہوں کہ میں

خسے ایسے دعا کرتے ہیں کہ میں اللہ کو کہہ رہا ہوں کہ میں

کیا حال دعا کرتے ہیں کہ میں اللہ کو کہہ رہا ہوں کہ میں

میرے لئے دعا کرتے ہیں کہ میں اللہ کو کہہ رہا ہوں کہ میں

ایک نام تعلق رکھتے ہیں بلکہ ان کی نادرث اخلاق کے واسطے ایک صلیب دہندہ ہیں۔ جن کے واسطے یہ وہ مبارک آباؤ اجداد ہیں جن کی زندگی پر نور شمع کرنی کی اور ان کی اولاد میں سے ہونے پر فخر کیا کرنی کی۔ مبارک ہیں وہ جنہوں نے اس وقت سے فائدہ اٹھایا۔

اس سفر میں قریباً اڑھائی ہزار میل طے ہوا۔ چونکہ قیام ہوا۔ میں وہاں چلے گئے۔ میں اسی واسطے بیت ہوئے۔ باقی روز سفر میں خرچ ہوئے۔

ایڈیٹوریل نوٹس

ہمارے گیارہ دن کے مضامین بہت آئے ہیں اور اخبار میں گنجائش کم جس کی سبب خدمت میں مضمر ہے۔ گیارہ دن کے مضامین کا نہ چھاپا نہ مارا۔ ہمارے گیارہ دن کی خاطر تو ایڈیٹر سبب ناظرین کی نگاہ میں قابلِ اہمیت امر ہے جو اس کے اردن کے مضمرن چھاپا نہ پاسے اور اپنا کچھ نہیں۔ اگر کہ کھنا نہیں جانتا۔ نہ سہی۔ مگر اگر کسی کو ہر دو مشور کی خاطر یہ روئے اختیار کیا گیا ہے۔ وہ بھی آخرش میں۔ کیا بہت نہ ہو گا کہ ایک نام نگار فخر کبریا جاسے اور اسے نگاہ عدل کے مضامین چھ اور اوراق میں چھپنے پر ہیں اور ایڈیٹر کے صفحے اس کے واسطے محفوظ رہیں یا کسی اور عہدہ تجربے سے ناظرین مطلع فرما دیں۔

اگلے جمعہ کو اخبار میں پونچھیکا جو کہ اخبار وقت پر نہیں چھپ سکا اور اس کے واسطے ایڈیٹر اخبار ۲۲ جون کا شائع ہو سکیگا۔

جواب خط میں میری عاجز کو بارس سے واپس آئے تھے۔ تھوڑے ہی دن گذرے تھے اور ہنوز ساری ڈاک کی تعمیل نہ ہو سکی تھی کہ ایک فرد کی کام کے سبب اب دن کے واسطے ہو رہا تھا۔ جہاں غصہ اس سبب کے ایک کے دس دن لگ گئے۔ اس واسطے اکثر دشمنوں کے خطوط احوال میری میز پر پڑے ہیں جن کا جواب دیکھنے کا حق میں اور انہیں کہہ اور معزز صاحب سے معافی کا خواستہ کرتا ہوں۔

ایڈیٹر لاہور میں

دس دن خرچ ہوئے لیکن مجھے اس کا راج نہیں بلکہ خوشی ہے کیونکہ وہ دن کے بعض معزز دوستوں بالخصوص جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کی تحریک سے بہت سے اہل حق کو عاجز کی زبان سے سلسلہ حقیقی ہدایت کے شعلوں والی سننے کا موقع ملا۔ خطبہ جو کے علاوہ موجودہ روز کے اندھ ایک خطبہ ہوا۔ اور میان چرخ الدین صاحب میان صاحب میان معراج الدین صاحب عمر ریان لاہور کے کچھ اہل حق پر تقریر شادی رخصتہ حضرت میان معراج الدین صاحب نے طویل برائیتوں کے سلسلے تقریریں ہوتی ہیں اور ان کے علاوہ اور بھی کئی ایک جگہ پر تبلیغ حق ادا کرنے کا موقع ملا۔ اللہ تعالیٰ اسباب ہر جگہ سے توفیق دے کہ انہوں میں سے قیام لاہور کے ہر سے واسطے موجب فراموشاں بالخصوص جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کی تحریک سے جن کو اللہ تعالیٰ نے حق کی اشاعت کے لئے ایک خاص جوش بخشا ہے۔ خدا ان کا حافظہ بامعز ہو۔

اجاب اخبار بکرہ میں دیکھ چکے ہیں کہ میان معراج صاحب کی دستخط ایک فقر کا خطبہ شائع کیا گیا۔ عبدالحکیم صاحب پسرمان چرخ الدین صاحب کے ساتھ قادیان میں پڑا گیا تھا۔ ۲۸ مئی ۱۹۰۸ء کو لاہور میں رسد ہوا اور وہی جس میں یہ عاجز بھی حق اتفاق سے شامل ہو گیا۔ اس کے شائع پر امر قابل ذکر ہے کہ یہ رخصتہ تمام نامائے رسومات سے پاک اور فضول خرچوں سے سبزا تھا۔ میان معراج الدین صاحب نے برائی فضول رسومات کے جو کرے میں اب اخلاقی جرأت سے کام لیا ہے اللہ تعالیٰ انہیں جزائے غفر سے۔ اور اس شادی کو فریقین کے واسطے موجب نزول برکات کرے۔

ڈاکٹر شہزاد احمد صاحب ڈاکٹر شہزاد احمد صاحب بہت عزت کے ساتھ اپنے عہدہ پر کمال کئے گئے۔ ان کے زمانہ مصلحت کی ساری فتوہ ان کو دی گئی ہے اور فی الحال کمال پور میں کام پر لگے گئے۔ یہاں تک کہ انہیں انیسویں کیس ہے کہ معزز ڈاکٹر کو ایک دعوانہ اور حق خلقی کے سبب اس قدر صدمہ اٹھانا پڑا۔ مگر صرف اہل حق ایسے صریح ظلم کا کافی سا وقار نہیں کر سکتے۔

مباحثہ مونچھیس

اخبارات البکرہ

اخبارات البکرہ کے قادیان میں شائع ہونے سے پہلے ہی میں نے اس کے بارے میں سنا تھا کہ اس کا مقصد ہے کہ قادیان میں شائع ہونے والے اخبارات کے بارے میں قادیان کے قاریوں کو مطلع کرے۔

اخبارات البکرہ

اخبارات البکرہ کے قادیان میں شائع ہونے سے پہلے ہی میں نے اس کے بارے میں سنا تھا کہ اس کا مقصد ہے کہ قادیان میں شائع ہونے والے اخبارات کے بارے میں قادیان کے قاریوں کو مطلع کرے۔

اخبارات البکرہ

اخبارات البکرہ کے قادیان میں شائع ہونے سے پہلے ہی میں نے اس کے بارے میں سنا تھا کہ اس کا مقصد ہے کہ قادیان میں شائع ہونے والے اخبارات کے بارے میں قادیان کے قاریوں کو مطلع کرے۔

(بقیہ پرچہ میں)

سید ہاشم کے نمائے خبر ہیں گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محکم دلائل سے مزین و متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حضرت مسیح موعود اور اہل مہدی

مقدمہ صادق حضرت مفتی صاحب سید سید محمد علیہ السلام و رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ ایک مضمون بعنوان حضرت مسیح موعود اور اہل مہدی ۱۵۹۶ء میں شائع ہوا۔ اس کی کتب - اشہدات - اخبارات کے پڑنے والوں سے جس قدر کہ ہو سکے۔ مذکورہ ذیل واقعات جمع کر کے گئے ہیں اور بعض غیر اہم متعدد واقعات جو طوالت عموماً ترک کر دئے گئے۔

اس مضمون میں مندرجہ ذیل اہم قابل غور ہیں۔
۱) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی تائیدی تصانیف - اشہدات اور خطوط اور واقعات بجا ذکر کرتے ہیں اور اہمیت کے جس قدر کہ اہل مہدی میں وقوع میں آئے ہیں ان کی نظیر غالباً کسی اور جیسے میں نہیں پائی جاتی۔

۲) خود تمام واقعات کے نمونہ کے حصہ صرف آخر اہل مہدی میں وقوع میں آئے۔
۳) حضرت اقدس علیہ السلام کی تاریخ وفات ۲۶ مئی ۱۹۰۶ء ہے۔ اسی تاریخ کی متعدد تصانیف اور واقعات خصوصاً وقوع میں آئے ہیں۔ اور ۲۶ تاریخ بھی ضرورت سے قابل غور ہے دیگر گزارش یہ ہے کہ باوجود عظیم الغرضی کے جس قدر کہ ممکن ہو سکا۔ مندرجہ ذیل واقعات اہل مہدی میں جمع کر دینا ہوں۔ چونکہ یہاں پر احمدی کتب و اخبارات کا کافی ذخیرہ موجود نہیں ہے اس لئے اس مضمون میں غالباً بہت سے ضروری داخلی فرد گذشت ہر گئے ہیں۔

۱) (الف) جو حضرات حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذاتی حالات و واقعات سے واقف ہوئے یا شرف رکھتے ہیں اس مضمون کے شائع ہونے پر وہ غور فرما کر اہل مہدی کے متعلق جتنے واقعات کہہ سکتے ہیں۔ وقتاً فوقتاً اس مضمون کے ماتحت اخبار میں شائع فرماتے رہیں۔

(ب) انگریزی زبان احمدی احباب کے اناس سے کہ اہل مہدی کے متعلق حالات اور واقعات خصوصیات - انسانی شکوہ پٹیا یا کسی اور ایسی کتاب کے استعارے کے رد و اخبار فرما دیں تاکہ یہ مضمون ہر طرح سے ممکن ہو جائے۔ لیکن یہ کہ اس اہل مہدی میں اس قدر گھبراہٹ اور ہرج و مرج کا وقوع میں آنا یقیناً اس میں کوئی الٹی راہ نہ ہو۔ جو ضرور اپنے وقت پر کھلیگا۔ یا یہ کہ حضرت مسیح موعود کی بھی اس جیسے سے بھی خاص بنا ہدایت ہے؟

۲) اس مضمون کو اسی حالت کے ساتھ اسی اہل مہدی کے کسی ایک نمبر میں شائع فرما دیجئے۔ فقط والسلام۔ آپ کا خادم بارہند قدیم۔ سید فضل احمد احمدی۔ حیدر آباد دکن

تصانیف حضرت اقدس

نمبر شمار	نام کتاب	موضوع	مطبوعہ	کیفیت
۱	سراج النبیر	مسیح ۱۵۹۶ء	ضیاء الاسلام قادیان	
۲	حقیقۃ الوحی	۱۵ مئی ۱۹۰۶ء	ضیاء الاسلام قادیان	
۳	ذوالحق مصداقیہ	۱۸ مئی ۱۹۰۶ء	مصطفیٰ پریس لاہور	
۴	چتر معرفت	۲۰ مئی ۱۹۰۶ء	انوار احمدی پریس قادیان	

۵	گدڑاٹ انگریزی اور چتر	۲۲ مئی ۱۹۰۶ء	ضیاء الاسلام قادیان
۶	پیغام صلح	۲۵ مئی ۱۹۰۶ء	ضیاء الاسلام قادیان
۷	تحدہ قیصریہ	۲۵ مئی ۱۹۰۶ء	ضیاء الاسلام قادیان
۸	حجت اللہ (دلی)	۲۶ مئی ۱۹۰۶ء	ضیاء الاسلام قادیان
۹	حضرت اندر کی بلانی تحریریں	۲۶ مئی ۱۹۰۶ء	انوار احمدی پریس
۱۰	ضیاء الحق	۲۶ مئی ۱۹۰۶ء	ضیاء الاسلام قادیان

اشہدات حضرت اقدس

۱۱	اشہدات و احادیث	یکم مئی ۱۹۰۶ء	ضیاء الاسلام قادیان
۱۲	اشہدات و احادیث	۱۹ مئی ۱۹۰۶ء	ضیاء الاسلام قادیان
۱۳	اشہدات و احادیث	۱۵ مئی ۱۹۰۶ء	ضیاء الاسلام قادیان
۱۴	اشہدات و احادیث	۱۸ مئی ۱۹۰۶ء	ضیاء الاسلام قادیان
۱۵	اشہدات و احادیث	۱۲ مئی ۱۹۰۶ء	ضیاء الاسلام قادیان
۱۶	اشہدات و احادیث	۱۶ مئی ۱۹۰۶ء	ضیاء الاسلام قادیان
۱۷	اشہدات و احادیث	۱۶ مئی ۱۹۰۶ء	ضیاء الاسلام قادیان
۱۸	اشہدات و احادیث	۱۶ مئی ۱۹۰۶ء	ضیاء الاسلام قادیان
۱۹	اشہدات و احادیث	۱۶ مئی ۱۹۰۶ء	ضیاء الاسلام قادیان

۲۰	اشہدات و احادیث	۱۶ مئی ۱۹۰۶ء	ضیاء الاسلام قادیان
۲۱	اشہدات و احادیث	۱۶ مئی ۱۹۰۶ء	ضیاء الاسلام قادیان
۲۲	اشہدات و احادیث	۱۶ مئی ۱۹۰۶ء	ضیاء الاسلام قادیان
۲۳	اشہدات و احادیث	۱۶ مئی ۱۹۰۶ء	ضیاء الاسلام قادیان
۲۴	اشہدات و احادیث	۱۶ مئی ۱۹۰۶ء	ضیاء الاسلام قادیان
۲۵	اشہدات و احادیث	۱۶ مئی ۱۹۰۶ء	ضیاء الاسلام قادیان
۲۶	اشہدات و احادیث	۱۶ مئی ۱۹۰۶ء	ضیاء الاسلام قادیان
۲۷	اشہدات و احادیث	۱۶ مئی ۱۹۰۶ء	ضیاء الاسلام قادیان
۲۸	اشہدات و احادیث	۱۶ مئی ۱۹۰۶ء	ضیاء الاسلام قادیان
۲۹	اشہدات و احادیث	۱۶ مئی ۱۹۰۶ء	ضیاء الاسلام قادیان
۳۰	اشہدات و احادیث	۱۶ مئی ۱۹۰۶ء	ضیاء الاسلام قادیان
۳۱	اشہدات و احادیث	۱۶ مئی ۱۹۰۶ء	ضیاء الاسلام قادیان

حضرت اقدس کی تحریریں و خطوط

www.aail.org

فقیر محبوب احمد المعروف بہ نیر شاہ حنفی نقشبندی مجددی امرتسری
مطبع خادم پنجاب امرتسر

اعلان

۱۰۰ براہ راست منگوائے۔
 ۱۰۱ اسخ ہو کر حبیب عبدالعظیم سو فطانی اور تبار احمد و دانی نے

خارج ہو کر مرنے والے وہ عیسائی ہو گیا تھا۔ لیکن خداوند تعالیٰ کا ہزار ہا بندہ اس کے لیے اسے فضل و کرم سے صادق اسلام کا رستہ دکھا کر قرآن شریف سے کرم کے علم سے یہ بندہ کما حقہ نادر واقعہ و جاہل تھا۔ نئے کہ ایک ایک کلمہ بھی جمع اور واضح طور پر پڑھ نہیں سکتا تھا یہ ثابت کر دیا ہے کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فی الواقعہ میں سچ موعود و مہدی مسعود تھے۔ کہ جس کا قصہ ۱۳۰۰ برس سے انتظار تھا کہ اس اہمیت محمد بن مسیح و مہدی مانی اہمیت موسیٰ علی طرح نازل فرمایا۔ اور یہی ایک سلسلہ حقیقہ ہے جو دائمی صراط مستقیم پر چلے اور اسی سلسلہ حقد میں سے آئندہ اہمیت علیہم کے زیر موعود علیہم کا گروہ ماروہ موعود صاحب وقتاً فوقتاً ظہور پذیر ہوتا رہے گا اور یہی حق قرآن شریف سے ہی ثابت ملا ہے کہ جناب مولوی عبدالحق و مولوی صاحبزادہ عبدالحق صاحبان مرحوم و مقبور و شہیدان باصفاحن کو کہ کابل کی سرزمین ان ناعابت ابدیش و حق کے مانیان مولویان نے جن میں آپ کے برادران زید بھی شامل تھے۔ منافقت بے رحمی سے قتل و شکار کر دیا وہ حق اور اس پرستے۔ چون کہ میں ابھی اوروں سے طور پر انہما حق کے لئے طیار نہیں ہوا۔ انشاء اللہ نقلے بغیر کسی فرد بشر کی مدد و مطلقاً کتب وغیرہ کے محض خداوند کریم کے فضل و کرم سے یہ دنیا پر غلامیہ اور واضح طور پر ظاہر کر کے لئے لکھا ہوا ہونا چاہیے کہ دنیا میں صادق و حق مذہب اسلام ہی ہے اور اسلام کے تمام فرقہ جات متفرقین (جو دراصل یہود اور نصاریٰ کے شل بن) جو اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں ان سب میں حق جہان تعالیٰ کی درگاہ اولیٰ میں صرف جناب مرزا صاحب مہم کا ہی سلسلہ حقد قائم کروہ منظور و مقبول نظر ہے جس کی بنیاد خداوند تعالیٰ نے حقیقت خود اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔ باقی سب پر نام میں بلکہ میرے نزدیک تو مسلمان ہے بھی نہیں۔ جو جو شکر گویا اس مامورین اللہ کی پوری نہیں ہوئیں یا انہما یا القوار ہو رہے وہ بھی انشاء اللہ روز روشن کی طرح ظاہر ہو جائیں گے۔ بلکہ ایک عظیم الشان نشان نشان کر امت بالمعجزہ جناب مرزا صاحب کے دنیا پر ظاہر ہونے والا ہے کہ جس کو دیکھ کر دنیا کا بپا اٹھ گیا۔ اور وہ حقیقت حیات و زندگی و برحق تھا وہ ہے اس کے نام و نشان دشمن منہ کے بل کر کفن دست میں گئے اور نہ ارازا رہ سکتے بالآخر میں یہ تجربہ کر کے بغیر نہیں رہ سکتا کہ میں نے جو جہان ہرگز وہ بالا صاحبان اور آپ کے خاندان کے حرمی ملوک کے احسان کے زیر بار ہونے کے خداوند تعالیٰ کی لکھا و مقلیٰ میں بہت بہت دعائیں دہو دل سے کی ہیں۔ اور مجھے محض خداوند تعالیٰ کی ذات بابرکات کے فضل و کرم سے دعا کے قبول ہونے کا فخر

ہے۔ ورنہ میں ایک کرم خالی سے بھی بزرگ لائق ہوں جس کا میرے آئندہ احباب وغیرہ پر انہما میں انفس ہے۔ اس سلطان صاحبان کے لئے مجھے بار بار جواب ملے۔ ہے یا عالم کشف میں ان کا حال زار بتلایا جا رہا ہے۔ اور آخر کار اس تحریر پر خداوند تعالیٰ کے ارشاد عالی سے نہایت عجیب و غریب کیا گیا ہوں یہ تحریر کرنا نہیں۔ کہ خداوند کریم کے لئے ایک دفعہ اللہ تعالیٰ والہام مندرجہ خط بند ان تک مقرر بالضرورت کسی نہ کسی ذریعہ سے پہنچیں اور ان کی خدمت میں عرض کریں کہ روز کو کتب باری میں عرض کریں اور دعائیں نہایت خوش و نصیب سے دعوات کریں انشاء اللہ تعالیٰ وہ پاک و اعلیٰ ذات باری میں رحمت میں اگر ان پر رحم کرے گی اور ان کی باری کا آسان راہ نکال دے گی اس کی جناب میں شک نہیں ہے بلکہ آسان تر ہے بشرطیکہ انسان نادان ان کا ہوجاے اور نیز اس آیت کریمہ نے اور بھی مجھ کو کیا ہے۔ اھل جناب اء الاحزاب اھل کاحسان۔ لیکن میں کا بدلہ ہی ہے اس لئے میں ان کا اور آپ کا شک خوردہ پرورد ہوں۔ تمک حرامی نہیں کرنی چاہتا بلکہ تمک ملال کرنی چاہتا ہوں۔ بہتر اور افضل قوی ہے۔ کہ سب اہل و عیال ان کے اور آپ جناب مرزا صاحب مہم پر ایمان بالصدق و یقین بالیقین لے آویں ورنہ خاص کر ان کے کو تو بہت ہی نازک موقعہ نظر آ رہا ہے میرا کام ارشاد عالی خدا کا پہنچا دینا ہے۔ آگے ماننا یا نہ ماننا ان کے اختیار اور ان کے قبضہ پر ہویت و لب الیقین ہے۔ بہتر ہے کہ صدق دل سے ان چند حرفت کو قبول کر کے آسا وعدہ فنا کہہ کر مولیٰ حقیقی پر قربان ہو کر جان دے دیں یہ دنیا مقام فنا فی النار و الضابطہ ہے۔ والسلام علیکم و علیٰ اہل البیت

مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۱۱ء بوقت ۱۰ بجے جمع القوار الہی

حسب ذیل ہوا۔ عبدالحق و جمع ملکی کو خط لکھا یا اطلاع دے کہ تم لوگ تب تک رہا نہیں ہو سکتے۔ جب تک مرزا صاحب مامورین اللہ برحق مان کر اس پر صدق دل سے یقین لا کر قربان نہ ہو جاؤں یہ جو کچھ مصائب و آفات آ رہے ہیں یا غیاز اٹھا ہے ہیں یہ اون ناگروہوں کا نتیجہ ہے۔ کہ جو ناحق و خداوند تعالیٰ کے خالص عہدوں پر کھڑے فیض دیکھتے ہیں۔ لیکن اگر آپ یہ غلط فہمی اس لئے ہو رہی ہے ورنہ آج تک تمہارا فیصلہ ہو گیا ہوتا۔ تمہارا نام و نشان بھی نظر آتا جو کہ ہماری ذات پاکہ معجزہ پر ہم سے ہم کسی بشر کو ضلک کرنا نہیں چاہتے۔ جو دل سے توبہ ہماری جناب میں کر دے اور ہم سے مامور کو برحق مان کر ہم پر را کر آویں گے۔ اگر وہ اپنے لئے بعد قادیان ضلع گورکھ

جناب میں اگر بیت ہمارے طیف اللہ کے خلیفہ اہل مملکتی ہیں صاحبان کے ہاتھ پر کہے دل و بیان سے اس کے نام و نشان مانو گے۔ تو میں دو دنیا میں کامیاب ہوجاؤ گے مدد و نصرت ہو رہی ہیں میں مجسم کے قابل ہو۔ اھل قادیان سلطنت میں ہی اعلان کرو کہ مرزا صاحب مہم قادیانی برحق مسیح موعود و مہدی مسعود تھا ورنہ اپنے وطن پوچھ کر کھٹے کھٹے طور پر اعلان کر دے۔ مورخہ ۱۹ مئی ۱۹۱۱ء بروز جمعہ بوقت ۳ بجے بعد دوپہر حسب ذیل بار بار الہام الہی ہوا۔

میں نے تیرے نام پر ہم فہما خالہ دن۔ میں نے وہ بہت بہتر میں رہیں گے۔

تفہیم الہیہ۔ دوبارہ عبدالحق و جمع ملکی میں ہر دو کے لئے اس جہان میں بھی بہتر ہے۔ جس کا کھٹک ہے۔ میں نے اور آخرت میں بھی بہتر ہے۔ اگر مامورین اللہ آخر زمان کو صدق دل سے قبول کریں تو بہتر۔ اور توبہ و زاری درگاہ مقلیٰ میں کریں ورنہ انہما براسے۔ فقط۔

المشتر فیض کریم احمدی۔ المتوطن شادوال احمد۔ ضلع گجرات حال مقیم قادیان اور اشعار۔ بنیاد ضلع گورداسپور

کچھ دلوں سے سکھ صاحبان قابل توجہ کچھ صاحبان

آریوں کی تحریک سے باہر خلافت انتشار اور تحریکات محل سے ہیں۔ اور طرز فکر سے اور بعض دیگر تحریکوں سے جن پر کھٹے والوں کے لئے نام و نشان نہیں ہوتے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس تحریک اور جوش کے اصل محرک آریہ صاحبان ہی ہیں۔ مثلاً ایڈیٹر برحق۔ آریہ سافہ۔ ہندو تحریک وغیرہ۔ اور نیز اس کے ہر پہلے کہ مجھ پر ایک طرح کی گالی اور سب و شتم ہے یا کو کیسے بلکہ خالص ہو کہ امریکہ کے معزز ایڈیٹر صاحب نے مجھے برا بھلا کہہ کر ۱۰ مئی ۱۹۱۱ء کے ہر میں لکھا کہ کہ یہ شخص بڑوں کا محتاج اور پیسے کی سرمی بڑوں میں جتا ہے۔ اسی طرح کہ ایک اور خالصت نگہ بہار کے سکھ ٹری وغیرہ نے بیان تک بھلا کر کہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی آریوں کی طرح بد بانی کی ہے اور بعض کی طرف سے مقدمہ اور دیگر کالیف کی دہلی دی جاتی ہے۔ اور یہ صورت یہ بتلائی جاتی ہے کہ گورو نانک صاحب کے مسلمان کیوں کہا جاتا ہے۔ ہم ان بزرگوں کی خدمت میں ان کی تمام گالیوں کو جو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں نکال رہے ہیں نظر انداز کر کے یہ عرض کرتے ہیں کہ اگر آپ لوگوں کو لفظ مسلمان گران گندنا ہے تو گورو نانک علیہ السلام کے متعلق رشی سنی بھگت یا کوئی اور زندگی سندر لفظ استعمال کر کے اپنا دل

www.aail.org

اسپیڈر

۲۵ سے ۳۱ مارچ ۱۹۱۱ء

سید محمد شفیع صاحب ۲۲۴
ابن کلب الاسیری ۲۲۲
چندین صاحب ۲۰۷
جناب محمد رفیق صاحب ۲۳۳
جناب میر محمد شاہ صاحب ۲۰۶

۳۰ اپریل ۱۹۱۱ء

جناب سلیمان صاحب ۲۰۱
سید محمد رمضان صاحب ۱۱۲
۱۰ اپریل ۱۹۱۱ء

سید ملال شاہ صاحب ۲۵۱
میدان فضل آبادی صاحب ۲۴۲
سید محمد اسماعیل صاحب ۲۳۵
سید حسن خان صاحب ۱۳۹
سید الامین صاحب ۱۸۳
الانجمن محمد حسن صاحب ۲۰۶
بقا محمد صاحب ۲۴۸
سید فضل حق صاحب ۲۵۴

(۱۲ تا ۱۶ اپریل ۱۹۱۱ء)

گلپ الدین صاحب ۷۳
سید محمد بن صاحب ۲۲
سید بدر الدین صاحب ۱۸۱
غلام نبی صاحب ۲۲۴
سید عبدالعزیز صاحب ۲۹۹
غلام محمد الدین صاحب ۲۹۸
سید محمد بخش صاحب ۲۰۸
حفیظ اللہ صاحب ۲۳۷

۲۲ اپریل ۱۹۱۱ء

سید محمد عبداللہ صاحب ۲۰۴
محمد فیروز الدین صاحب ۲۷۹
عالم دین صاحب ۲۰۵
محمد بن محمد بن صاحب ۲۰۳

۲۳ اپریل ۱۹۱۱ء

محمد ایوب خان صاحب ۲۰۷
محمد بخش صاحب ۲۰۴
عالم دین صاحب ۲۰۵
محمد بن محمد بن صاحب ۲۰۳

۲۴ اپریل ۱۹۱۱ء

سید غلام حیدر صاحب ۲۰۵
ابن زہرا صاحب ۲۰۳
ابن زہرا صاحب ۲۰۳
ابن زہرا صاحب ۲۰۳

یکم مئی ۱۹۱۱ء

سید حسن صاحب ۲۱۴
محمد بن محمد بن صاحب ۲۰۳
محمد بن محمد بن صاحب ۲۰۳
محمد بن محمد بن صاحب ۲۰۳

امور فہرست نہیں بھیجی اس لئے ان صاحبان کا نام بھی مرج نہیں ہو سکا۔ جب تک کہ وہ امور فہرست مبارک کے ذمہ دہرے دوسرا رجسٹر تعبیر فہرست کا ہے۔ اس کی تکمیل کے لئے جب ذیل نوٹ کی فہرست مطلوب ہے:

نمبر شمار نام مصلی آمدنی ماہوار رقم مصلی شمسہ لہذا کیا کیفیت۔

نمبر شمار بھیجیں فہرست کا ہے اس کی تکمیل کیلئے بھی حسب ذیل نوٹ کی فہرست مطلوب ہے۔

نمبر شمار نام مصلی رقم موقوفہ وصول۔ بقا کیا کیفیت وہ احباب جنہوں نے اس سے پہلے بھیجیں فہرست کو مستحق کوئی وعدہ نہیں کیا۔ اگر اللہ تعالیٰ ان کو اپنی حقیت لینے کی توفیق عطا فرمادے تو ان کا نام بھی دب رجسٹر کر لیا جائے۔ رجسٹر ماہوار پندرہ مین آمدنی کا خانہ اس غرض سے رکھا گیا ہے کہ جو تجویز کا فرض مین آمدنی پر دہم آمدنی کے حساب سے خطیت لینے کی کوشش کے بارے میں پیش ہو کر پاس ہوئی تھی اس کی کامیابی کے متعلق علم ہو سکے اور ایسا ہی عمارت مدرسین سلم ماہ کی آمدنی لینے کی تجویز بھی ان تجاویز کی فہرست کا حسابی کے لئے یہ ضروری ہے کہ سب احباب ان میں یکساں حقیت نہیں لیکن چون کہ ایسے کا رجسٹر مین کسی کو مجبور کرنا ٹھیک نہیں ہے لہذا جو کچھ کوئی اخص سے دے دی بابرکت ہوگا اور چونکہ اخلاص اور نیت ایمانی کے لحاظ سے بھی سب یکساں نہیں ہوتے اسلئے ہمارے مخلص احباب کو چاہیے کہ اپنے نوٹ سے اور نیک نصاب سے دوسروں کے اندر وہ اخلاص اور قوت ایمانی پیدا کر کے ان کی کوشش کریں اور درست جو کچھ بھی کوئی خطیت اور انشراح صدر کے ساتھ دینا قبول کرے وہ منظور کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ چاہے گا تو یہ سلسلہ آہستہ آہستہ وسیع ہو کر سب احباب ان تجاویز پر کار بند ہو جائیں گے۔

اکثر احباب جنہوں نے عدم موجودگی انجمن یا جماعت کے باعث فرداً فرداً چند بھیجئے کا وعدہ کیا ہے اور ان کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ جب وعدہ ماہوار باقاعدہ اپنا موقوفہ عطیہ بھیجئے مین اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے لیکن انجمنائے مین سے خاص شکریہ کے قابل بابرکت علی صاحب جو ہماری غلام مین صاحب بادل پور۔ ڈاکٹر محمد اشفاق صاحب حصار۔ بابو عبدالعزیز صاحب ریٹھ۔ ڈاکٹر سید ظہور اللہ احمد صاحب سول سرچن حیدر آباد دکن مین۔ اللہ تعالیٰ آپ کی جہاد اور دیگر انجمنوں کے کارکنوں کو بھی تہمت اور توفیق عطا فرماو

آمین یا رب العالمین۔ فقیر اللہ احمدی اسسٹنٹ محاسب صدر انجمن احمدیہ۔ قادیان دارالامان

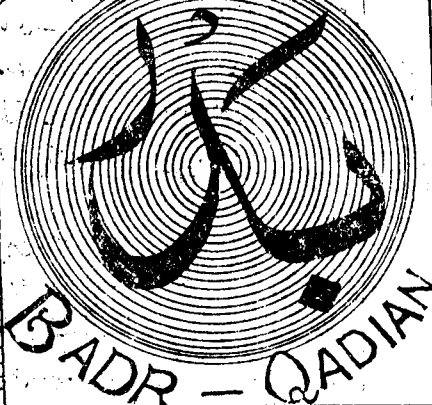
وصول ہوا اس کے محاذ و برح کے ساتھ صدر انجمن احمدیہ بپ مناسب سمجھے۔ انجمن ہائے مقامی دبا بصورت عدم موجودگی انجمن سرگرم جماعت باسٹلی کو بقا یا رقم موجودگی کی ادائیگی کیلئے توجہ دلائے۔ اگر سال کے اخیر پر بقا یا زیادہ رہ جائے تو پھر اس بقا یا کی وصولی کی مناسب تھاویز سوچ سکے۔ ہر نئے کام کے شروع مین مشکلات پیش آتی ہیں لیکن اگر آپ صاحب نے اور مستندی سے کام لیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید کی جاتی ہے کہ ان رجسٹرون کا ایک ہی ماہ کے اندر تیار ہو جائے گا۔

شکل امر نہیں ہے۔ جن پڑا اثر الفاظ مین اس تجویز کے مفید ہونے کے متعلق سکریٹری صاحب متواتر آپ کی خدمت مین اپیل کر چکے ہیں۔ ان پر کچھ اضافہ نہیں کر سکتا۔ حوت دعا پر کتنا کیا جوں اور چاہتا ہوں۔ کہ آپ بھران کو غصے سے پرہیز اور مستندی سے اس کام کو کرنے کی کوشش کریں۔

اس وقت تین رجسٹر کھولے گئے ہیں۔ ایک ماہوار پندرہ مین موجودہ کا۔ اس کی تکمیل کے لئے فہرست نوٹ ذیل مطلوب ہے۔

نمبر شمار نام مصلی آمدنی ماہوار رقم مقررہ۔ یہ فہرست انجمن ہائے ایجاہد کے ذیل کی طرف سے وصول ہو چکی ہو جماعت دہرم کرٹ۔ جماعت دھنواں۔ جماعت اوجہ۔ جماعت تلموڈی۔ جماعت نیا بندہ انزالی۔ جماعت بھول۔ جماعت ننگل باغبان۔ جماعت پھیری چچی۔ جماعت سیکھواں۔ جماعت ہرسان۔ جماعت شکار چھان۔ جماعت وڈا بانگر۔ جماعت اٹھواں۔ ضلع گورداس پور۔ جماعت گوہلی ضلع گروت۔ جماعت جھنگ۔ انجمن ڈیرہ اسمیل مین۔ انجمن شہاد۔ انجمن مشرود۔ انجمن کاٹھک۔ ضلع ہوشیار پور۔ انجمن سرال ضلع لودیان۔ انجمن شہ۔ انجمن انبال چھادی۔ انجمن ضلع ورنہ پور۔ انجمن جہلم۔ انجمن حصار۔ انجمن جہلم۔ جماعت بادل پور۔ جماعت چندوی ضلع مراد آباد۔ جماعت کرانچا۔ جماعت سہارنپور۔ انجمن الا آباد۔ انجمن ناس۔ انجمن میرٹھ۔ جماعت کٹھک۔ جماعت ہانگ۔ ہانگ مین۔ انجمن ریاست پٹنہ۔ جماعت نوٹ ریاست پٹنہ۔ جماعت رائے چور ریاست حیدر آباد دکن۔

ان انجمنوں کے علاوہ بہت سے دست مین جو جو جب تجویز جدید فرداً فرداً چند بھیجئے مین اور ان کا نام درج رجسٹر کیا گیا ہے علاوہ ان احباب کے اکثر صاحبان ایسے بھی ہیں۔ جو چند تو بھیجئے مین لیکن اس امر کی ادھون سے اطلاع نہیں دی کہ وہ کس قدر رقم ماہوار دیا کریں گے ایسے کل احباب کو ماہوار کی عطیہ کی جوہر آئندہ دینا چاہئے مین۔ اطلاع دینی چاہیئے تاکہ ان کا نام رجسٹر مین درج کر لیا جائے۔ اکثر احباب نے خوشی سے اس تجویز جدید کا غیر مقدم کیا ہے لیکن انھوں



BADR - QADIAN

عامیت پیشگی عا
غیر منقسمہ مدرس قرآن شریف

مجلس عمومی

ایس ایف بکاپ بندہ مرزا غلام احمد

٢٣ جمادى الاول سنة ١٢٢٩ هـ على صاحبها السلام مطابق ٢٢ رجب سنة ١٢٣٠ هـ مطابق ٩ مارس ١٩١٥ م

سر بجا یو! اگر قادیان آؤگے تم | اڈیریں مجھ صادق عفی اللہ عنہ | نوریں مصطفیٰ آؤگے تم

(جلد ۱۰)

(نہم)

اخبار قادیان

حضرت امیر المؤمنین کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے
آپ کا آنکھ کل پر مشتمل ہے۔ کہ صبح بعد از نماز دوس قرآن دیتے
ہیں۔ پھر چاروں کو دیکھتے ہیں۔ پھر تفسیر طہا میں پڑھاتے ہیں اس
کے بعد ادبیات کا درس دیتا ہے۔ پھر تعلیم فقہ کی کتاب میں پڑھاتے
ہیں۔ پھر ظہر کے بعد علم شریف اس کے بعد پھر اپنا مسالہ لکھ کر
دیتا ہے۔ شام کے کتب پڑھتے ہیں۔ ابوجاؤس درجہ حضرت
ذوالقہسرت کے یہ اثنا عشر صحت و جوانان قوم کے لئے سبق آموز
ہے۔ اندھا قالے آپ کی عمر رعایت میں برکت ڈالے اور اس
مبارک درجہ کے فیوض سے ہم کو متنبہ کرے۔
بورڈنگ جس تعلیم الاسلام کوئی سکول کے برآمدہ و
محبت اور مشرقی عقیدہ بھی بانی ہے۔ احباب و کھارٹ نڈ
کے متعلق اپنے وعدے جلد پورے کرنے کی طرف توجہ کرنی
چاہیے۔ جہاں کے دوستوں نے بھی ایک ایک بیٹے کی تنخواہ
آدمی دینے کا انتظام کر لیا ہے۔ صاحبزادہ محمود احمد صاحب
الہو تری سے جلد ادب شریف الے آئے ہیں۔ اور ادبیات
دیہیہ تفریح رعایت ہیں۔

ان الله يأمر بالعدل والإحسان
من بڑے ارادے سے آہن۔ بڑے

اخلاص کے ساتھ درد مند دل سے کے میان کھڑا ہوں ایک طرف پاؤں مضبوطی سے کھڑا نہیں ہوتا۔ دوسری طرف بات کہنے کو ہی جانتا ہے۔ بیماری میں سادھن میں ہینڈ فیم کرنے کو ہے۔ مگر اندھ قائل نے زبان کو محفوظ رکھا ہے۔ پہل پہلی باتیں کبھی نہیں کہیں۔ لوگوں سے جو مجھے ہاتھ اٹھانے شہادت دی ہے کہ کھڑا خادم سو سمجھنے کی حالت میں بھی کوئی بھی بات میرے سونہ سے نہیں سن سکتی۔ پس اس وقت لبیک ہوش دو جو اس مہینہ چند باتیں کہتا ہوں جو تم سے مان لگے۔ اس کا بھلا ہوگا اور جو نہ لایگا۔ اس کا مدامد اے کے ساتھ ان اللہ باہر باحد دل۔ اندھ قائل فرما ہے کہ انصاف کرو تم میں سے کوئی بھی ایسا ہے جو چاہتا ہے یا نہ کرنا ہے کہ مجھے کوئی گالی دے یا میری کوئی تہنک کرے یا میری زبان میں فرق ڈالے یا انصاف کرے یا میری سے شیں کرے یا پتھر کے میرا ملازم بننے سے کام لے جب تم نہیں چاہتے۔ لڑکی یا انصاف ہے کہ تم کسی کا مال ضائع کرو یا کسی کا ملازم بن سستی کرو یا کسی کو نقصان پہنچاؤ۔ کسی کے اڑکے یا راکھی کو دلفظی سے دیکھو۔ تم بدل سے کام لو اور وہ ملوک کسی سے نہ کرو جو وہ اپنے آپ سے نہیں چاہتے۔ وہی طرح میں سے پانچ دس روپے تنخواہ لیتے جو اس کی زبان برداری کرتے ہو ہیں جس نے انھیں دین جن سے ہم دیکھتے ہیں کان دے کر میں ہم سنتے ہیں۔ زبان ہی جن سے ہم جوتے ہیں۔ ناک یا پلٹان دے جن سے ہم پھلتے ہیں۔ عقل فیم فراغت دی۔ اتنے جیسے

[illegible][illegible]

(بدرپہلیں قادیان، ارالامان، من میان معراج الدین عمر برادر آئندہ برادر پلہنر کے حکم سے جیکہ شائع ہوا)

حضرت خواجہ صاحب کے کارنامے

خواجہ کمال الدین صاحب کو اللہ تعالیٰ نے جزائے عیسیٰ عطا فرمائی۔ ان کے بہت سارے سارے اور خیر بر داشت کے مختلف مقامات کو لکھ دینے کے واسطے تقریریں لکھتے ہیں ان کی فصاحت اور بلاغت کا ایسا سکہ جاسے اور ان کی امن پسندی والی کلام میں پختہ ثبات ہوتی ہے کہ مسلمان کی ہندو بھی ہر جگہ خواجہ صاحب کے تہذیبی اثرات کو دیکھ کر ان کے شہر میں ہو۔ جو نامہ شہر میں احمدیوں کی بات سننا بھی ان کے جہولن پر سبب اندازہ ان کے تعصب کے گواہ نہیں کرتے بلکہ ان کے عقیدوں کی وہ خوبیاں بھی جو دین اسلام کی امتیازات کے واسطے نہ تھیں ان میں بھی ہیں۔ ایک حد تک متقی بنی ہیں۔ مگر چون کہ اب خواجہ صاحب اپنے لیکچرر کے دورہ میں شاعت احمدیت کے منصفانہ آگاہ رہتے ہیں۔ اس واسطے خواجہ صاحب کی بات کو بے تعصبی سے سن سکتے ہیں اور رفتہ رفتہ انہیں اس امر کی طرف راہنمائی ہوتی ہے۔ کہ جو قدرت اور لطافت اسلام کی حمایت کے واسطے اور کلام پاک کے فہم کے لئے اللہ تعالیٰ نے احمدیوں کو دی ہے اس پر ضرور کوئی خاص راز ہے۔ ان دونوں میں خواجہ صاحب نے اپنے لیکچرر میں جگہ جوئے ہیں۔

(۱) اگرچہ ان دنوں کی اکثر بدایت اسلام سے خواجہ صاحب کی فکر دینے کے واسطے نکلیا تھا۔ وہ ان پر قبولیت خواجہ صاحب کی تقریر کو دیتی اور اس قدر نیک اثر اہل گروہ پر ہوا اور اسلام کے متعلق ان کے باطن میں یگانگی ہوئی اس کی کیفیت بر موند ہوئی تھا و اللہ صاحب امت سرت سرت سے بھی دیکھ ادر سن لی ہوگی۔

(۲) اس کے بعد جلسہ پرنسپل کی تقریر خواجہ صاحب کے لیکچرر کیونکہ جلسہ میں بھی ہونے میں سے دوسرے لیکچرر میں خواجہ صاحب نے سلسلہ احمدیہ کا بھی پختہ سا ذکر کیا۔ اور جو کچہ کہا وہ اپنے عمدہ برابر ان کے مخالفین ان کے طرز تبلیغ کے نام نہوا ہوئے۔ چنانچہ ایک صاحب بیان عبدالحمید خان صاحب صدر قانون گوئی سے اس خوشی میں سبیل وضع مدرسہ احمدیہ کو دئے جو خواجہ صاحب کی معرفت بہان وصول ہر گئے ہیں۔

(۳) تیسرا لیکچرر امت سرت سرت میں تھا۔ اسے بھی سامعین نے محبت کے ساتھ سنا۔ کیونکہ تھلا دئے لیکچرر کے متعلق جو رپورٹ انہما زبیدار دئے لکھی ہے اس کا اقتباس ہم ناظرین کی دلچسپی کے واسطے درج ذیل کرتے ہیں۔

میں نے اپنے لیکچرر کفارہ سرکاری دینی کتابوں کے طرز خطہ اور تقییر پر ایک ہزار چھپواہے تاکہ عیسائی صاحبان کے درمیان مفت تقییر کیا جاوے۔ عیسائی صاحبان کے بہت سے ایڈریس ہمارے پاس محفوظ ہیں جن کو ہم بیان سے براہ راست رد کر دیں گے اور کچھ جلدیں مختلف شہروں کے کافر کے احباب کو روانہ کی گئی ہیں کہ وہ ان کے عیسائیوں میں تقییر کریں۔ ان کے علاوہ جو صاحب منگو نا چاہیں عیسائی باخبر عیسائی ان کی طرف سے صرف کا روڈ آئے پر بذریعہ پینٹ پینٹ روانہ کیا جاوے گا۔

محمد صادق عفی اللہ عنہ ایڈیٹر تہجد - قادیان (گورڈ پور)

مفت

میں نے اپنے لیکچرر کفارہ سرکاری دینی کتابوں کے طرز خطہ اور تقییر پر ایک ہزار چھپواہے تاکہ عیسائی صاحبان کے درمیان مفت تقییر کیا جاوے۔ عیسائی صاحبان کے بہت سے ایڈریس ہمارے پاس محفوظ ہیں جن کو ہم بیان سے براہ راست رد کر دیں گے اور کچھ جلدیں مختلف شہروں کے کافر کے احباب کو روانہ کی گئی ہیں کہ وہ ان کے عیسائیوں میں تقییر کریں۔ ان کے علاوہ جو صاحب منگو نا چاہیں عیسائی باخبر عیسائی ان کی طرف سے صرف کا روڈ آئے پر بذریعہ پینٹ پینٹ روانہ کیا جاوے گا۔

محمد صادق عفی اللہ عنہ ایڈیٹر تہجد - قادیان (گورڈ پور)

ریویو

یہ کتاب اس غرض سے تصنیف کی گئی ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ کی دفا داری اور الماعت شکاری کی ضرورت کو کفایت اور واضح الفاظ میں حوام کے ذہن نشین کرایا جائے۔ تاکہ ان کی تاریخ درسوں کی جگہ کی ڈوٹی۔ ویش جھگٹی۔ زمین کے مسلمان۔ اور بدھ مذہب کی حکومت۔ یہ اس کتاب کے مضامین سے بطور تہذیبی کتاب بالخصوص طلباء کے پڑھنے کے واسطے اذہ مفید ہے۔ عبارت شستہ باموادہ اور سلیس ہے۔ ہر پڑے دوسرے سفارش کرنے میں کہ عکس تعلیم اس کتاب کو سرکاری کورس میں داخل کرے اور سرت اس کا ایک ایک نسخہ ہر ایک مدرسہ شہری و دیہاتی میں رکھا جاوے۔ تاکہ تدریس کی

جدید منہ سے اکھڑ جاوے۔ صاحب مدرس ایم۔ بقیت درمل کو

بھارت کش

شیطان کا نامن سے

اسلام کے برخلاف جس گندہ

ہے۔ شاید کسی نے لیا ہوگا۔ اس پال کر

جواب نشی جیلن کش صاحب ویرانج اسلامیت

نے لکھا ہے اور نہایت شائستگی کے ساتھ غلج پال کی لکھائی

کا اظہار کیا ہے۔ اسلام کی خوبیوں کو بڑی عمدگی سے لکھا ہے

معقول دلائل کے ساتھ ان پال کے اعتراضات کو رد کیا

ہے۔ کتاب بہت محنت سے لکھی گئی ہے۔ ایک احمدی انہما

اس کتاب کی تعریف میں اس سے بڑھ کر اور کیا کہہ سکتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح نے اس کتاب کو پسند فرمایا ہے

اس کی تعریف کی ہے۔ قیمت فی نسخہ ۸۔ صاحب معصیت

سکتی ہے۔ (دفتر تدریس بن بن لئی)

شیخ غلام احمد صاحب

فرماتے ہیں جیلن پانچ دھڑا کرنا

موند ملا اور عوام الناس نے بھسی

سے سنا اور تین آدمی جو کہ سخت مخالفت تھے۔ حضور کی بہت

میں داخل ہوئے اور چند کی بھی معقول رسم وصول ہوئی۔

جو کہ دفتر صاحب میں روانہ کی گئی ہے۔ ۱۰۔ اور ان کو جہلم سے

میرپور کی طرف روانہ ہوا تھا اگر کسی نہایت سخت پڑتی ہے اور

پہنچ جانے کے لئے سولہ بھی باکل نہیں ملی۔ اس کو سبکال

سے دایس جیلن ہو کر سہارا اسٹیشن کے راستے پر پچھ کی طرف روانہ

ہوگا۔

مبلغ آٹھ روپے آٹھ آنے از جانب ولید دفا

صاحب جنگلو کٹ خدا بار بعد راجوت فند

معرفت حضرت خلیفۃ المسیح دفتر صاحب صدرا انجن میں وصل

ہوئے +

۱۹۱۱ء کو قادیان کی احمدی جماعت کی ملک دال جنگش

۶ جون ۱۹۱۱ء پر تین چیزیں درویدہ۔ رسالہ احمدی اور

تفسیر القرآن (۲) رو گئی ہیں۔ جنہیں برا در اوب احمد صاحب

نے دفتر تدریس قادیان میں جو سدا پایا ہے جس کی ہون منگو الین

۱۳۷۱ھ (۱۹۵۱ء)

عباس علی شاہ صاحب ۱۳۷۱ھ + فیض احمد صاحب ۲۴۴۳ سے

کے واسطے تو ایک کھڑکت ہی موجب حیات ہو جاتا ہے ایک قسم کی طرف سے ایک شخص کی ریاضت حال و تحقیق کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں آپ اس وقت فرما رہے تھے کہ خیر ائمتہ اخرجت للناس تا مرون بالمعروف و یحذرون عن المنکر۔ یہ سنتی ہی اپنی قوم کی طرف لوٹ گیا اور کہا کہ سب ایمان لاؤ۔ انھوں نے وہ دھچھی تو کہنے لگا پسندیدہ سے پسندیدہ باتوں کا حکم کرنا اور دین سے روکنا ہے جس میں لوگ چاہیں۔ جنت اور شقی انسان کے لئے سارا قرآن مجید کی موجب شدالت ہو جاتا ہے۔ تعجب آتا ہے کہ لوگ مسلمان ہوں۔ اچھی کہلاتے ہیں پھر فریب و غار جری جھوٹ کینہ بغض۔ بغی۔ ناجائز کامی نہیں چھوڑنے۔ اللہ ہدایت بخشنے۔ فرمایا۔ جسے کی نشانی یہ ہے کہ عبادت نبی اور بھل ہو اس کے کہنے کے لئے تاکید کرے اور اللہ کی نصرت شامل حال ہو اور دشمنوں کی تباہی ہو کر جائے۔

فرمایا۔ یونکر اندر نہیں اطمینان پاتا ہے۔ لا الہ الا اللہ الحمد شریف۔ استغفار۔ پر سب فکر اللہ ہے۔ فرمایا۔ قرآن کا پڑھنا پڑھنا۔ مجھنا پھر قوم میں ایسی روح پیدا کر دیا کہ وہ مل کر کے مڑکی و مٹھریں جادے۔ یہ عہدہ کا کام ہے۔

فرمایا۔ علیہ ذلک۔ اگر مسلمان صرف اسی آیت کے ٹکڑے پر عمل شروع کر دیں تو سب ایمان لائے۔ دوسرے جہان میں اپنے مولیٰ پر توکل ہو اسے کیا ضرورت ہے۔ کہ فریب کرے و غار دے۔ کچھ کرے۔ لڑائی کرے۔ دین میں سست ہو جی سے مل لے۔ فرمایا۔ دلوان قرآن ثابت ہو۔ الجبال اذ قطعن بہ الارض اذ کلم بہ الموفی۔ بل اللہ الامیر جمیعاً کے سنے بالکل صاف ہیں۔ قرآن قسماً ناجمل شرط ہے۔ اور فعل بحدہ القرآن جدا محذوف ہے اور سیرت البہال کے معنی میں سیرت القرآن بالہمال جیسے معارف لغتوں بالعبتہ کے معنی میں کہ اس کے منفع سے ایک جماعت ٹھک جاتی نہ کہ منافع ٹھک جاتی۔ جیسا کہ ظاہری ترکیب سے معنی معلوم ہوتے ہیں۔ اسی طرح ایک شعر ہے۔ فلما اجوزا مساحتہ الخی دغی بنیاطن خبت ذی حقان عفتقل۔ واقعی بنائے معنی ہیں ایک طرف کہ دبا کہ کوریت کے ٹیلے نے حالانکہ ریت کے ٹیلے بطرف نہیں کیا بلکہ وہ لوگ ریت کے ٹیلے سے الگ ہو گئے ہیں قرآن سے ہٹ کر چلائے گئے اور زمین کا ٹی لگی مراد نہیں بلکہ مراد ہے کہ قرآن پانچوں میں چلا یا جاوے یعنی پیٹری لوگوں اور بڑے بڑے امرا تک پہنچ جاوے اور زمین کے دور دراز علاقوں میں پہنچ جائے اور روحانی مردے کلام کرنے لگیں۔ بلکہ اللہ کی حکومت ہو جاوے (محصول سلطنت)۔ لوضل هذا الامور

بقرآن لفعل محذوف القرآن۔ یعنی منہ پر بلا اور۔ اگر کسی قرآن سے ہونے لگا تو یہی ہی قرآن ہے۔ چنانچہ قرآن تمام مردوں زمین پر پھیل گیا۔ روحانی سرگزشت زندہ ہونے کی طرف میں بلکہ دوسرے کلامی سلطنت ہو گئی۔

فرمایا۔ لحدی الناس جیفا۔ فرما کر ایک طرف روٹنے کی نصرت کی کہ تمام عرب مسلمان ہو جائیگا اور دوسری طرف ادخل قریباً من حاکما سے تیار کر لگا رہے تھے ان میں گرفت نہ رہے۔ یہاں تک کہ لوگ سنی ان کے گھر میں کے قریب نائل ہو گا چنانچہ کھڑکے ان ایسا ہی ہوا۔

فرمایا۔ جھوٹ نہ بولو۔ ناجائز کامی چھوڑ دو۔ برکت والی قدامت حاصل کی گئی سے حاصل ہوگی اس کے کہنے سے کرکٹ جی خدا کی کتاب کی فہم آئیگی بیکین کی تو فہم ملیگی۔ حرام دوسری سے بیکین کی تو فہم جینی جانی ہے۔ انبیاء کا مذہب اخلاقی کر۔ بطعینی و بطعینی فاذا نصرت فرشتین۔ یہی کھلاتا ہے وہی پلاتا ہے جب اپنی غلطی سے مرض ہر روز شفا بھیج ہی دیتا ہے۔

اس فقرہ پر کہ مسلمان درخواست کرنا چاہتے ہیں کہ قرآن میں ہر ایک چھاپے کا حق صرف مسلمانان کے لئے ہے یا مسلمانان اگر بہت سے کام لینے والے ہوتے تو وہ خدا کے ہوا سے تو نہیں نہ شکلات کیوں پیش آتے گوشت کو کھا کر پیسے کہ وہ دوسروں کو نہ چھاپے پر مجبور کرنا ہے۔ پنجاب۔ ہندوستان میں جو قرآن مجید اسے ہر ایک پیشہ کوئی ان میں سے صحیح تو دکھاؤ کہ کسی کا مذہب ہے۔ کسی کی جھپٹی خراب ہے۔ کوئی غلط ہیں۔ سے ہے۔ نہ ان کے پاس رہ رہ رہے۔ نہ بہت نہ استقلال۔ حضرت مرزا نے کیا سچ کہا ہے۔ نہ کہی نصرت نہیں ملتی دوسری سے گندوں کو کبھی مصالح نہیں کرنا وہ اپنے پاک بندوں کو یہ پاک بندے بننے تو مشق کیوں ہوتے تھے انہوں نے قرآن کو چھوڑا تو خدا نے اشاعت کی خدمت دوسروں کے سپرد کر دی۔

بقرآن لفعل محذوف القرآن۔ یعنی منہ پر بلا اور۔ اگر کسی قرآن سے ہونے لگا تو یہی ہی قرآن ہے۔ چنانچہ قرآن تمام مردوں زمین پر پھیل گیا۔ روحانی سرگزشت زندہ ہونے کی طرف میں بلکہ دوسرے کلامی سلطنت ہو گئی۔

فرمایا۔ لحدی الناس جیفا۔ فرما کر ایک طرف روٹنے کی نصرت کی کہ تمام عرب مسلمان ہو جائیگا اور دوسری طرف ادخل قریباً من حاکما سے تیار کر لگا رہے تھے ان میں گرفت نہ رہے۔ یہاں تک کہ لوگ سنی ان کے گھر میں کے قریب نائل ہو گا چنانچہ کھڑکے ان ایسا ہی ہوا۔

فرمایا۔ جھوٹ نہ بولو۔ ناجائز کامی چھوڑ دو۔ برکت والی قدامت حاصل کی گئی سے حاصل ہوگی اس کے کہنے سے کرکٹ جی خدا کی کتاب کی فہم آئیگی بیکین کی تو فہم ملیگی۔ حرام دوسری سے بیکین کی تو فہم جینی جانی ہے۔ انبیاء کا مذہب اخلاقی کر۔ بطعینی و بطعینی فاذا نصرت فرشتین۔ یہی کھلاتا ہے وہی پلاتا ہے جب اپنی غلطی سے مرض ہر روز شفا بھیج ہی دیتا ہے۔

اس فقرہ پر کہ مسلمان درخواست کرنا چاہتے ہیں کہ قرآن میں ہر ایک چھاپے کا حق صرف مسلمانان کے لئے ہے یا مسلمانان اگر بہت سے کام لینے والے ہوتے تو وہ خدا کے ہوا سے تو نہیں نہ شکلات کیوں پیش آتے گوشت کو کھا کر پیسے کہ وہ دوسروں کو نہ چھاپے پر مجبور کرنا ہے۔ پنجاب۔ ہندوستان میں جو قرآن مجید اسے ہر ایک پیشہ کوئی ان میں سے صحیح تو دکھاؤ کہ کسی کا مذہب ہے۔ کسی کی جھپٹی خراب ہے۔ کوئی غلط ہیں۔ سے ہے۔ نہ ان کے پاس رہ رہ رہے۔ نہ بہت نہ استقلال۔ حضرت مرزا نے کیا سچ کہا ہے۔ نہ کہی نصرت نہیں ملتی دوسری سے گندوں کو کبھی مصالح نہیں کرنا وہ اپنے پاک بندوں کو یہ پاک بندے بننے تو مشق کیوں ہوتے تھے انہوں نے قرآن کو چھوڑا تو خدا نے اشاعت کی خدمت دوسروں کے سپرد کر دی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
عَنْ نَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الہامی کتاب کی غرض و غایت

(ہدیٰ للمنتقلین)

میں نے بڑی حیرت و استعجاب آریہ صاحبان کو فخر کرتے دیکھا اور سنا ہے کہ ہمارے دیدوں میں سے ہی کل موجودہ شے نکلے ہیں۔ ہائیڈروجن گیس کا بھی ذکر ہے یا ریل اور تار ریل کا بھی بیان ہے وغیرہ وغیرہ۔ پھر اسی سے یہ نتیجہ نکالنے کی کوشش کرتے ہیں کہ گویا یہ ان کے الہامی ہونے کی دلیل نہیں اور نیز یہ کہ یہ باتیں بطور پیشین گوئیوں کے نہیں ہیں بلکہ آریہ قوم میں قدیم الایام میں یہ سب چیزیں موجود تھیں اور گویا ان سب باتوں کے موجود آریہ صاحبان ہی ہیں کیسی غلط ماہ ہے جو ان لوگوں نے اعتقاد کر رکھی ہے۔ اول تو اس بات کا ثبوت کرنا معلوم نہیں کہ آریہ قوم ہی ان باتوں کی موجود ہے اتنے بڑے تمدن کے کچھ تو آثار باقی رہتے کسی کتاب کی زبان مراد ہو جائے میں ہی تو مراد ہے کہ جو جہاں اس بات میں سے نکال لیا۔ کسی نے اعتراض کیا تو کہہ دیا اس زبان کی نہیں کیا خبر۔ ہمیں تو خبر ہو یا نہ ہو مگر دیا نندی مہاراج سے پہلے کسی سنسکرت ملان نہایت تو بھی خبر نہ ہوئی۔ پھر دیا نندی کو بھی اتنی ہی خبر ہوئی۔ جتنی اس زمانہ میں ہی دیکھا موجود تھیں۔ دیا نندی کے بعد میں جہاں دین ہو رہی ہیں ان کی خبر خود دیا نندی کو بھی نہ ہوئی۔ کسی ایسا دے کے دنیا میں شائع ہونے سے پہلے دیدوں میں سے نکال کر وہ چیز دنیا کے آگے پیش کی جاتی تو بھلا کچھ بات بھی تھی۔ مگر یہاں تو یہ صورت ہے کہ جس میں طرح اس زمانہ کی ترقی یافتہ قومیں کوئی نئی ایجاد نکالتی ہیں اسی طرح آریہ صاحبان بھی اس ایجاد کے نکلنے کے بعد کوئی بے معنی سلفظ اچھے پچھلے جملوں سے کٹ کٹ کر لوگوں کو سنا چھوڑتے ہیں۔ پھر اس لفظ میں بھی بڑی پیچیدہ تاویلوں سے کام لیا جاتا ہے۔ مثلاً ایک سنسکرت کا لفظ پیش کیا اس کے معنی میں پتا اب چن کر کیٹری میں بنام من امر کے دنان معلوم کرنے کے لئے ہائیڈروجن گیس بطور پیمانہ کے استعمال ہوتی ہے اسلئے پیمانہ کے لفظ سے شوٹا دیا۔ کہ دیکھو دیدوں میں ہائیڈروجن گیس کا ذکر ہے۔ غرض اس طرح ہر کاکہتر

نہ دیا۔ بلکہ اس سے بھی بدتر کچھ بھی نہیں اور سب کچھ بن کر کوشش کی۔ ان اہل فریبیدوں کو اگر بغرض محال ہم درست بھی مان لیں۔ تو پھر حاصل کیا۔ یہی کہ دیدوں میں کچھ کچھ ناقص طور پر کیٹری یا علم جہ نقل کی کسی ایجاد کو تذکرہ ہے مگر الہامی کتاب ہونے پر یہ کوئی دلیل مل نہیں۔ بلکہ اگر سچ ہے تو اس سے یہ ثابت ہوا کہ دیدہ انسانی کلام ہے کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ خدا کا علم اور انسانی علم کسی برابر نہیں ہو سکتا۔ انسانی علم کی خدا کے علم کے آگے ہستی ہی کیا ہے کیٹری یا علم جہ نقل یا سائنس کے سکون پر جو اس موجودہ زمانہ میں انسان نے بحث کی ہے وہ نہایت اعلیٰ اور مبسوط ہے اور دیدوں کے ناقص یا نامہام پیچیدوں کو اس سے کچھ نسبت ہی نہیں تو اب مقام غور ہے کہ اگر خدا نے ان علوم پر اپنی کتاب میں بحث کی ہوتی تو ضرور خدا کا وہ انسانی علم سے خواہ وہ کتنا ہی کون نہ ترقی کر با دے۔ بدرجہا بڑھ کر اسلئے اور اتم اور اکل ہوتی۔ کیونکہ انسانی علم خدا کے علم کے کبھی برابر نہیں ہو سکتا۔ مگر بعض اس کے جوہر نے دید میں پایا جاتا ہے وہ بحث کیا کھل کر بات بھی کی ہوئی نہیں معلوم ہوتی۔ گوئی کے آگے بن جوڑتی ہے سچہ اور اگر کچھ باتیں ہوں بھی تو ایسی ناقص اور نامہام ہیں کہ انسانی علوم سے بھی گئی گذری ہیں یہ اظہار میں نہیں اور برقی بات ہے کہ خدا نے اسے جس معنوں پر بحث کرے گا وہ ضرور ہے کہ انسانی علم سے بہت بڑھ چڑھ کر ہوا۔ نہایت اعلیٰ اور اکل اور اتم ہو اور کوئی انسانی علم کبھی اس کا مقابلہ نہ کر سکے۔ چنانچہ اسی لئے قرآن کریم میں اپنے منجانب اللہ ہونے پر یہ ارشاد مجرب ہے۔ کہ دان کہتم فی دیب مما نزلنا علی عبدنا فاقوا فی سورۃ من مشددا دعوا لشھد اعلم من دین اللہ ان کہتم صادقین۔ فان لم تغفلوا دین لغفلوا فالتقوا النار الاتی وقودھا الناس الحجارة اعدت للکفارین ڈ ترجمہ۔ اور اگر تم شک میں ہو اس چیز کی بابت جو ہم نے آنا اپنے بندے پر۔ پس اس میں ہی ایک سورہ لے آؤ۔ اور اللہ کے سوا اپنے مددگاروں اور گواہوں کو بلاؤ۔ اگر تم سچے ہو۔ پھر اگر تم نہ کہو اور ضرور تم نہیں کہہ سکو گے۔ پس ڈرو اس آگ سے جس کے اندر ہیں انسان اور پتھر ہیں۔ انکار کرنے والے کے لئے تیار کی گئی ہے۔ اب دیکھو یہاں کس در اور تقدی سے دعویٰ کیا

کہ تم لوگ اگر تم اگر تمام اس کتاب کے معنی بحث کی گئی۔ کے علم نام۔ اسلئے محمد و علم سکینہ۔ میرے پیارے ہمارے کہ خدا کے قول سے قول بشر کو۔ وہاں قدرت وہاں در ماندگی فرقی نہائیں ملائک جس کی حضرت بن کر بن افرا اعلیٰ سخن میں اس کے ہستی کی کیا قدر لڑتے بنا سکتی نہیں اک باتوں کیٹے کا بشر ہرگز تو پھر کیوں کر بنا تا ذوق کا آپا ساں غرض خدا جس امر پر اپنے علم سے بحث کرے اس پر انسان کی کیا جمل ہے کہ بالمقابل کچھ دم مار سکے۔ آریہ قوم نے تو ابھی ابھی نازہ تازہ اس گفتاری اور بے سود کوشش کا مزہ چکھا ہے۔ شیعہ دین اور آریہ مذہب کو جو ذلت اور کالی اور نامرادی قرآن مجید دیکھتے ہیں نصیب ہوئی ہے وہ خدا دشمن کو بھی نصیب کرے۔ فاحترقا یا اولیٰ الالبصار تیرا برس گذر چکے اور صد ہا برس گذر جائیں گے۔ مگر قرآن کریم کا یہ دعوئے قیامت تک ثابت اور برقرار ہے جو اس پتھر پر گر گیا۔ وہ چٹکا چور ہو جاوے گا۔ حاصل کلام یہ کہ اگر سائنس کے لئے بھی دنیا کو الہام کی ضرورت ہوئی اور اس پر اللہ نے اپنی کسی کتاب میں بحث کرنا تو یہ ضروری تھا کہ وہ ایسی ہوتی کہ۔۔۔۔۔ اس کا مقابلہ انسان نہ کر سکا دیدوں میں ناقص طور پر کچھ اشارہ یا کسی پہلی کا ہونا اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ یہ کلام خدا کا نہیں پس یہ غرور اور دعویٰ کہ سارے سائنس کے علوم دیدوں میں ہیں کیسا لغو اور لاعمل ہے۔ غرض محال کے طور پر ان لہجے پر تو دیدوں کا کچھ بھی باقی نہیں رہتا کیوں کہ جو کچھ سائنس کا تذکرہ آریہ قوم نے دیدوں سے کال کر دیا ہے آگے پیش کرنا ہے وہ ایسا گولی مول اور نامہام بلکہ مہمل ہے کہ وہ خدا کا کلام ہرگز نہیں ہو سکتا خدا کا علم ایسا ناقص کبھی نہیں ہو سکتا کہ اس کے آگے اپنے بندے اس سے بڑا ہندو بہتر ہی علوم دنیا کے آگے پیش کر دیں ایسا ناقص سائنس ان کی کسی کتاب میں جو الہامی ہونے کا دعویٰ کرتی ہے اگر موجود تھا بھی تو آریہ صاحبان کو چاہیے تھا کہ اس کو چھپانے اور پردہ پوشی کرنے بجز فریسی سے وہ ایک فخر کرنے اور شہان بگھانے اور بغیر ہمارے ہیں اور بغیر ہمارے

تم بھی اپنے قرآن کو
رہتے ہیں۔ خدا
ماہم کی شان قرآن سے
میں امر بکثرت کرنا ہے
ہے۔ دوم الہامی
درمیں۔ الہامی کتاب
نہدے وہ اپنے رب سے ملا دے یعنی
بات درج ہوں کہ جن سے نذرہ کو اپنے رب
کا سبب علم نصیب ہوا اور جن سے اس تک پہنچنے اور اس
ماضی کرنے کے تمام ذرائع سے پوری واقفیت حاصل ہو
تمام انبیاء اور رسل اور نبی اور نبی جو دنیا میں آئے۔ اور انکم
الہامی کتاب میں جو دنیا میں نازل ہوئی ہیں۔ ان کا یہی مقصد رہا
ہے اور یہی مذہب کی حقیقت ہے۔ چنانچہ دوسری الہامی
کتابوں کی طرح قرآن کریم کا بھی یہی مقصد ہے۔ ان بات
ضرور ہے کہ قرآن کریم جن کے خاتم الکتاب تھے اور تمام مہدائے
کی جامع اور مکمل کتاب تھی اس لئے اس مقصد کے پورا کرنے
میں جو مکمل قرآن کریم نے دکھا یا ہے وہ دنیا میں اور کسی کتاب نے
نہیں دکھا یا ہے مقصد کو قرآن کریم نے خود بیان فرمایا ہے
چنانچہ ابتدا میں پہلے انسانی فطرت کا تقاضا دیکھا کہ کلمہ
میں بتلایا کہ یہ انسانی فطرت ہے کہ وہ ہدایت مانگے۔ انسان کی محدود
عقل اور محدود علم اور محدود زمانہ عمر اس امر کے متقاضی ہیں
کہ خدا اپنے کامل و اکمل و اتم علم سے الہام کے ذریعہ انسان کو
سیدھی راہ بتا دے۔ کیونکہ اس معاملہ میں انسانی عقل اور علم
پر محدود ہیں۔ کامل بھر دوسرے نہیں ہو سکتا۔ ایک نذرہ ایک ہی طرح
کے مہرے کے گھنگھارے کو موندھو۔ کہنے لگا کہ عقل انسانی ترقی
کرتے کرتے اب اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ مذہب کوئی چیز نہیں
ہے کہ نہ کہ کلمہ ابتدا کے آفریقہ سے ایک عقل ہے کہ وہ دینی
ہی۔ کہنے لگا کہ ان میں نے کہا کہ اب عقل کامل ہو گئی یا
ابھی بھی ناقص ہے اور اس نے آئندہ اور ترقی کرنی ہے۔ کہنے
لگا کہ اس نے تو برابر ترقی کرتے ہی جا رہا ہے۔ ابھی تو ناقص ہی
تو ہیں۔ نے کہا کہ تم بھروسہ کرنا کہ تمہیں من۔ کہیں نتیجہ پر عقل آج
پہنچی ہے وہ درست ہے اور اس میں کوئی غلطی نہیں۔ جب یہ سارا
برس سے بوجہ ناقص ہونے کے عقل نے ہمیں غلطی میں ڈالے
دیکھا تو کس طرح حکم لگا سکتے ہیں کہ اب وہ کہہ نہیں سکتے کہ ابھی
مکمل ہے کہ کتبوں کے بعد وہ کسی اور نتیجہ پر پہنچ جاوے۔ خود
اگنی جو ترقی ہی پہلے خدا کے فائل تھے اب منکر ہو گئے۔ جب آپ
کے ایک بڑے مسلمان بزرگ شری و دو جھگڑان کی عقل کا یہ حال ہو
نورسوں کا کیا کہنا۔ خود شری و دو جھگڑان ہی یقیناً نہیں کہہ سکتے

کہ ان کی عقل کی پہلا نتیجہ سچ تھا یا دوسرا لیکن سچے طرح
ہی عقل نے دیکھ کر دیا ہے۔ اب بھی سچے ہی ہو۔ غرض بصیرت
کوئی نہیں بلکہ الفطرت انسان تو یہی راہ تلاش کرنا ہے جس
کی بنا بصیرت پر ہو۔ چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے۔
قل ہذا سبیلی ادعوا الی اللہ۔ علی بصیرت
انا ومن اتبعنی۔ یعنی اللہ و ما انا من المشرکین۔
ترجمہ۔ کہہ دے۔ یہ ہے میرا راستہ بتا ہوں اللہ کی طرف
بصیرت پر ہوں میں اور جو میری اتباع کرے۔ اور اللہ ایک
عیب اور نقص سے پاک ہے اور میں شرکوں سے نہیں بیان
پہی بتلایا کہ صرف میں ہی بصیرت پر نہیں بلکہ جو میری اتباع
کرے وہ بھی بصیرت پر ہوگا۔ یہ ہے کامل اور زندہ مذہب جس میں
کوئی شک و شبہ نہیں۔ نرا دعویٰ ہے کہ میں نہیں بلکہ اسی زندگی میں
بصیرت عطا فرماتا ہے۔
ماں کلام یہ کہ انسان فطرتاً جانتا ہے کہ اس کو سیدھا
رستہ ملے اور اس بات کا یقین علم کر لیں سیدھا رستہ ہے خدا
کوئی ہے جس کا علم کامل ہے۔ تو انسانی فطرت بھروسے کے لگا
گئی اور اگر گڑبائی ہے اور گڑبائی ہے چنانچہ دیکھا کہ کلمہ
اھدا نا الصراط المستقیم۔
ہمیں سیدھا رستہ دکھلاؤ اس پر ہمیں جلا اور کامیاب کر دے۔ اس
دعا کے تقاضے کو پورا کرنے کے لئے قرآن عظیم کی کتاب لکھ کر
نے نازل فرمائی۔ چنانچہ قرآن کریم کے شروع ہی میں فرماتا ہے
الکھ۔ ذلک الکتاب الذی فیہ ہدی للفقہین
یعنی اسے وہ انسان جو مجھ سے سیدھی راہ کا طلبگار ہے۔ اور
ہدایت کا خواستگار ہے۔ میں اللہ جو کامل و اکمل اور اتم علم
ہوں تجھے بتاتا ہوں کہ یہ ہے وہ کتاب جس پر عمل کرنے سے
کبھی ہلاک نہ ہوگا اور منزل مقصود پر پہنچنے میں کوئی شک
و شبہ نہیں۔ یہ ہدایت نامہ متقیوں کے لئے۔ یعنی یہ کتاب سیاسی
لئے اتاری گئی ہے۔ کہ جو انسان خدا سے دیکھ کر ہدایت کا طلبگار
ہوگا۔ اور خدا بلان اور دکھوں سے بچنا چاہتا ہے اور سکھ اور حیات
چاہتا ہے اس کے لئے یہ ہدایت نامہ جو پس اسے انسان اس
ہدایت نامہ پر عمل کرے کہ کلمہ لوگ اس چسپکلی شقی سے بچیں
صرف متقی بن کر شتم بھی الذین انقما کے تحت کہیں
سے نجات پائیں بلکہ اس ہدایت نامہ پر عمل کر کے اس سے بھی
آگے ترقی کر کے مخلوق کے زمرہ میں داخل ہو گئے۔ جو اسلئے
کامیابی کا مقام ہے۔ چنانچہ آگے جا کر ارشاد ہوتا ہے۔ کہ
اولئک علی ہدی من ربکم و اولئک
ھم المفلحون
یہ لوگ ہیں جو اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور کامیابی

کے رستہ پر چلے ہیں اور یہی لوگ ہیں جو کامیاب یا مہم کو
بیان من ربکم میں بیان۔ ارشاد ہے کہ ربوبیت الہی کا
تقاضا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ انسان کو ہدایت عطا فرماوے وہ ان
پر بھی بتلایا کہ جس طرح ربوبیت کی صفت لامحدود اور لامتناہی
ہے اسی طرح بندہ کی ہدایت اور ترقی اور کامیابی بھی
ربوبیت الہی کی صفت کے تحت لامتناہی ہیں اور ان سب
کامیابیوں اور ہدایتوں کا راز اسی کتاب پر عمل کرنا ہے جو ہدی
ہے اور خود خدا کی طرف سے ہے۔
یہ ہے غرض فائز قرآن جمید کی اور مکمل الہامی کتابوں
کی۔ اس مقصد کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتابیں
میں طرح طرح کے حقائق بیان کیے ہیں۔ اس کے میں میں
اگر کہیں دوسری علوم میں کوئی بات طلب تھی تو اس کو کتابی
لیا ہے اور وہی نتیجہ نکالا ہے جو کتاب کے اصلی مقصد کا تقاضا
تھا کسی سائنس کے مسئلہ پر بحث کرنا خدا کی کتاب کا مقصد نہیں
ہو سکتا کیونکہ کہ اس کے نزول کی غرض وفات نہیں ہدایت
کتاب کی اصل غرض میں داخل نہیں اس پر بحث کرنا خدا تعالیٰ کی
شان سے بعید ہے کیونکہ کہ وہ مجسم ہے اور اس کا کوئی مثل نہ
ہیں ہوتا۔ خدا کا کلمہ نازل کرنے سے یہ مقصد نہ تھا کہ وہ
کوئی سائنس سکھانا چاہتا تھا۔ تاہم کوئی سائنس کی کتاب نازل
کرنا بلکہ دنیا کو فہم واسطہ مستقیم پر ہدایت ہانے کے لئے الہامی
کتاب کی ضرورت تھی اور خدا نے اسی ضرورت کے مطابق کتاب باری
دنیا کے سائنس سے بھی خدمت لی ہے مگر وہ ہیں تک جہاں
تک کہ وہ کتاب کی اصل غرض کے لئے کام آتا تھا۔
جیسا کہ پہلے موجود زمانہ کا نقشہ بھی اسی حکم کتاب نے کھینچا ہے۔ جو
اس کا بھی مقصد وہی ہدایت ہے کہ جو اس دہریت اور لادہریت
کے زمانہ میں جیکہ باطل نے اپنی بڑی قوت کے ساتھ میدان میں
آنا تھا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے پیچھے دیں کوکل اداں بالظہر
غالب کر کے دکھانا تھا اور ایک جری اللہ فی ملل الانبیاء کو
دنیا میں اسی غرض کے لئے بھیجا تھا اسلئے اس زمانہ کا نقشہ
ایسا ہو بہو کھینچ دیا ہے۔ کہ جہاں ایک طرف مومن کے لئے انبیا
ایمان عرفان کا باعث ہوتا ہے وہاں دوسری طرف اس زمانہ کے
لوگوں کے لئے قرآن کریم کے پیچھے اور غائب اللہ ہونے پر تین
انسان ٹھہرے تھے کیونکہ کہ اس کا بوجہ غریب علم غیب سراسر
کے اور کسی کو حاصل نہیں۔ مسلمان کا ضعف۔ یہ کہ موعود کی
ہشت۔ یہ روپ کی قوموں کا تمام دنیا میں پھیل جانا۔ انصار
رسلے پہلے تمام دنیا میں پھیل جائے۔ پادروں کا اڈا ایسا
سنگین کا جھنڈ۔ پادروں کی سرپرستی۔ ان تماموں پر جہاں کہ
سواری کا کام ادا دیتے تھے۔ وہاں ریلوں کا جہاں اور

کے کارہو جانا۔ غلط فہم القیاس حجاز ریلوے کا ٹھکانا نزلوں اور غزالیوں کا آنا۔ طاعون کا آنا۔ ایک ماہ رمضان میں جاندار گرجا اور سورج گرہن کا جمع ہونا۔ وحشی قوسوں میں تمدن کا آغاز۔ نازان احمد اور حضرت کشی کا رائج ہونا۔ چربا ملنے اور مریشیوں اور گھوڑوں کے ٹپے ٹپے ڈوپہ قائم ہونے۔ دریاؤں کو کٹ کر نہروں کا ٹھکانا۔ دریاؤں کا خشک ہونا۔ سمندر کا آسپین مل جانا۔ مثلاً بحیرہ قسطنطنیہ اور بحیرہ روم کا سبز کمال کے ذریعے اور بحر اوقیانوس کے بحر طلمات کا پانی مر کمال کے ذریعے سمندر کا مہارون سے بٹ جانا۔ دور دور کے لوگوں کا آسپین ملنا۔ برائی تہذیب کا اکھڑنا مثلاً مصر کی مسمی غیور علم ہیئت کی ترقیات۔ لوگوں کا فتنہ و فساد اور عبادت اور نیکی کی کیمالی۔ جملہ مہرہ ایک دوسرے چلے گئے اور بالآخر اسلام کا تمام مذاہب پر غالب آنا وغیرہ وغیرہ۔ غرض کہ ان تک بیان کیا جاوے۔ مشتے منہ از غروادے۔ چند بیان کئے ہیں۔ اگر تفصیل سے بیان کئے مادیوں کو ایک مہرہ کتاب بتی ہے۔ اسی طرح ہر زمانہ میں قرآن کریم کی صد ہائیں گویاں پوری ہوتی ہیں اور اس دندہ کتاب کی صداقت پر ہر نگار ہی میں رادہ اسی طرح قیامت تک پوری ہوتی رہے گی تاکہ ہر زمانہ کے لوگوں کے لئے نجات ہو۔ مگر مفسد ان سب پیشین گوئیوں کا بھی وہی ہدایت ہے نہ کچھ اور کسی نئی سائنس پر بحث مقصود نہیں کیونکہ یہ کتاب کی اصل غرض پیشین قرآن کریم نے جو پیشین گوئی کی ہے وہ ہدایت ہی ہے اور اس پر اس طرح کا دل و دماغ اور اتم طریق پر بحث کی ہے اور ہدایت کو اس مسئلہ کمال پر پہنچا ہے۔ کہ وہ ان تک انسان کے علم عقل۔ فہم۔ فکر کی رسائی تک نہیں اور عطا و خیر عظیم و ذرا کے بتلا دیا کہ ایسی ترقی کی طرف لے جاتا ہے جس کی انتہائی کوئی نہیں۔ اور جو کبھی ختم ہی نہیں ہوتی اس کا مقابلہ بشر نہیں کر سکتا اور یہ اس کے سبب انشاء اللہ ہونے پر ایک عظیم نشان دلیل ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

عاجز بشارت احمد عفی اللہ عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم بحمدہ و توفیق علی صلوات اللہ علیہ

احمدی احباب کی خدمت میں ایک عرض۔ بعض اسباب کے پیدا ہونے سے مجھے خیال آیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے بعض اصحاب کا کچھ خسر مال شائع کروں اور ان میں یہ وہ کیا جاوے کہ وہ لوگ احمدی ہونے سے پہلے کیلئے تھے۔ اور حضرت مہدی و

نسیج کی بیوت کے بعد ان کو کس قدر دینی اور دنیوی کشاکش حاصل ہوئی۔ اور دنیا و دین میں انہوں نے کتنا عروج پایا۔ لہذا اس ولایت کے ذریعے سے میں آپسے التماس کرتا ہوں کہ آپ اپنا پہلا اور پہلا حال لکھ کر دست مختصر یا مختبر فرمادیں۔ بندہ ان سب تحریروں کو بصورت رسالہ شائع کر دے گا تاکہ لوگوں پر ظاہر ہو کہ احمدی فیض کس قدر تہا جس سے لوگ متاثر ہو کر کیلئے کیا ہیں گئے اور اس تشنہ دل کے زمانہ میں مسیح کے پیروں نے کس قدر ترقی حاصل کی۔ اگر آپ کی نسبت کوئی کرامت کا صدور ہوا ہو یا کوئی پیشگوئی پوری ہوئی ہو تو وہ بھی جواب میں درج کر دیں۔ یا خود تم پر کوئی خاص فضل ہو کر تم سے کوئی کرامت صادر ہوئی ہو یا تخمین کوئی الہام یا کشف ہوا۔ تو وہ بھی لکھیں۔ امید کہ اس سے اس رسالہ کے مطالعہ کرنے والوں کو افتاء اللہ تعالیٰ فائدہ ہوگا۔ یہ رسالہ دلچسپ بھی ہوگا۔ میرا اس میں زیادہ دخل نہیں ہوگا۔ بلکہ احباب کی تحریروں کو ترتیب دیکر چھاپ دیا جاوے گا۔ خاص ایک رسالہ بن جاوے گا۔ جو علاوہ دلچسپ اور مفید ہونے کے صنف ادب کے لئے تھوڑا سا سرمایہ پیدا کر دے گا۔

ناصر نواب - قادیان دارالامان - ۱۰ جون ۱۹۱۱ء

منشی فرزند علی صاحب فیروز پور سے تحریر فرماتے ہیں میں پیشین عرض کر چکا ہوں کہ میں تبدیلی پر اپنی لکھی ہوئی کتاب پر کرتا ہوں اور ابھی تک ایسی رائے پر قائم ہوں۔ معلوم نہیں کہ اس گمان لکھی ہوئی تحریک جناب کے کس طرح ہو رہی ہے۔ میرے نزدیک علاوہ دوسرے امتیازوں کے جو بدر کو حاصل ہیں۔ ایک یہ بھی ہے کہ اس کی لکھوائی اور چھپوائی دلکش ہے۔ یہ امتیاز اٹھ جائے گا۔

من کسی ملک مثلاً امریکہ۔ آفریقہ میں روزگار کے لئے جانا چاہتا ہوں۔ کیونکہ مجھے یہ بت سے لوگ غیر ممالک میں جاکر بہت سادہ پیدائش میں اس لئے کوئی مہرہ لانی کر کے بتلائے کہ اس ملک میں جانا مفید ہے (۲) کس ذریعہ سے جاسکتے ہیں۔ کارہو کیا کرنا پڑنا؟ (۳) آمدنی کس قدر ہوتی ہے (۴) سفر خرچہ کس قدر درکار ہے (۵) دشمن کیا کیا ہیں۔ (۶) راستہ کن کھٹا ہے۔ (۷) کیا فراموش ہیں۔ محمد سلیمان از سمرالہ۔

میرا بچہ فضل الہی دانشور و فیضی کی تعلیم کے باعث تحت کمزور اور خجستہ ادبیار ہے جملہ جانا

سلسلہ کی خدمت میں۔ لئے وقت تندرست کے لئے خاص طور پر ہمدرد اٹھ کر سبھی اب ہوسکے ہم آہ درمختہ اللہ درگاہ

حضرت خلیفۃ المسیح عاکی مر ساتھ ہی تاکید کرتا ہے۔ جہاں تک ہو سکے

ہاتھ سے نہ جانے دینا۔ صدقہ و قربانیاں دینا۔ نقطہ عطار محمد احمدی از لاہور ملے۔

مسجد محمدیہ سفر نارس کے متضلل حالات پچھلے اخبار میں بیچ کرچکے ہیں اب اس بات کا ذکر ضروری معلوم ہوتا ہے کہ احمدی برادران کو ملے ہوئے ہر جگہ اپنے لئے ایک

سجد احمدی ملے کرچکے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ میں ان کو سجدی ہے۔ دین جماعت کی بنیاد

سنگم ہوتی ہے میں نے اپنے سفر اہل بیت میں جس کی کوئی حد ضروری ملے ہوئے ہے ان کے اخبار میں درج ہوئی تھی یہ ذکر کیا تھا کہ بنارس میں احمدیوں کی بین مساجد میں جن میں سے ایک ایک ریلوے سڑک کے قریب نہایت کھلے میدان میں واقع ہونے کے سبب بہت ہی دلکش ہے۔ یہ مسجد واقع محلہ بکیر

ہے ادب میں بنگلہ میں ہم سب ٹھہرے تھے اس کے سامنے سے زیادہ تر عطا اللہ تفسیر میں اسی مسجد میں ہوئی۔ اس مسجد کو ہمارے مکرم دوست محمد کریم خان صاحب احمدی نے اپنی زمین زر خرید پر اپنے خرچ و فیروزہ احباب احمدیہ کے تعمیر کیا ہے اور منشی عبدالرزاق صاحب احمدی جس کے پیش امام

ہیں اور عبدالرشید خان صاحب احمدی والد محمد کریم خان صاحب احمدی مالک مسجد متولی ہیں۔ ادب میں لوگ اسی مسجد احمدیہ میں احمدیوں کے ساتھ نماز پڑھتے رہے۔ جو ٹھہرے کہہ رہے

احمدیوں کے غیر احمدیوں میں سے کسی کو وہاں نماز پڑھنے پہلے دیکھا تھا۔ ادب اب دیکھا۔ وجہ دریافت کی۔ تو معلوم ہوا کہ

غیر احمدیوں کے مولوی امدان کے پیروں نے ان کو اس مسجد میں نماز پڑھنے سے باز رکھا ہے اور کفر کا فتوہ دیا ہے

ابھی مسجد میں کچھ پستہ وغیرہ باقی ہے جسکی فکر خان صاحب موصوت کر رہے ہیں۔

پرمغیر دیکھ کر غصہ نہ ہے کہ وفات عاشق الزما خان عاشق الزما خان صاحب احمدی کو جو ایک عرصہ سے بیمار تھے۔ کھنکھو صدرا پڑا کے اسپتال میں تاریخ ۲۴ مئی ۱۹۱۱ء کو وفات پائی جس کے

بکے۔
مکتوب۔

عرض کیا جا چکا ہے۔ مگر سوائے معدودے چند بزرگان قوم نے اس طرف بہت کم توجہ کی ہے۔
دوم۔ جن اصحاب نے آج کل کے حالات کو دیکھ کر غصے سے قہقہے دیا۔ وہ حقوق العباد کو نگاہ رکھتے ہوئے قوی کارخانہ کو نقصان سے محفوظ رکھنے میں ایسے بزرگ الگ ایک روپیہ یا اس سے کم حسب توفیق باہر ادا بھیجنا اپنے پر لازم کر لیں تو بہت جلد چندہ تو گئی سے عمدہ برآوردہ جادیں۔

نشان آسمانی
حضرت صاحبزادہ سید محمد احمد صاحب کا معنون "نشان آسمانی" جو رسالہ شیعہ میں چھپا تھا۔ اسے احباب نے بڑے بڑے عام اشاعت کے لئے علیحدہ ۸ صفحہ کے رسالہ پر چھاپا ہے۔ جو عام تقسیم کو تسلیم کر لیں اور ان کے لئے فیروز کے تقبیل حضرت ۱۵۰ اور ۵۰ روپیہ مل سکتے ہیں۔

فرزند علی
رسالہ فرزند علی کے لئے اخبار میں کچھ نکتے ہیں یہ رسالہ فرزند علی صاحب نے مولوی محمد ابراہیم صاحب سیکھوئی کے جواب میں نہایت عقل اور معقول پرکاش میں لکھا ہے۔ احباب ضرور دیکھ کر پُرین اور دوسرے میں تہن کرین۔ شے کا پتہ۔ دفتر پتہ۔ قادیان ضلع گوردوارہ شیعہ فیروز پور۔ دس صفحہ پر۔ ایک سو سو روپیہ ملے علاوہ محمولہ رک ہے۔

ناصر کی احمدیوں سے ایک التجار
دعا و دعا علی اللہ التقوی ولا تملکوا فی الدنیا والآخرۃ والافراد
اے میرے احمدی احباب میری آپسے ایک التجار ہے ادوہ بہت تھوڑی سی ہے۔ امید کہ آپ قبل خدا کی بری دعاؤں سے فائدہ اٹھا دیں گے نہ یہ ہے کہ ہر ایک احمدی ہم کم ایک پیسہ ماحوار بھیجے قادیان کے ضلعاء کے لئے عطار کیا کہ اسے ایک پیسہ بہت تھوڑا ہوتا ہے لیکن اگر الزام لوگ یہ بغلیں رسم بھیج دیں۔ تو بہت روپیہ ہو جائے۔ جو کہ ہمارے ضلعاء کے کام آئے اور انہیں آرام ہو جائے یہ میں نے نہیں کہا کہ ہر دفعہ بھی ایک ہی پیسہ ماحوار ہے نہیں بلکہ غرا۔ ایک پیسہ ماحوار دیں اور خوشحال لوگ اپنی استطاعت کے موافق اس سے بھی زیادہ عطا کریں۔ اگر چاروی ہو جائے تو بہان کے ضلعاء کے بہت سے کام آسانی سے پسے ہو جایا کریں اور مجھے بار بار مانجئے اور آپ کو تحفیت دینے کی ضرورت نہ پڑا کرے۔ بالادہ تو لوگوں کو اس کام کی توفیق عطا فرما۔ آمین۔ (ناصر قاب قادیان)

ناتی الاض
نقص من طرائف
خدا تعالیٰ قدوس ہے وہ خود سوانے بیا کر کا ہے۔ اور یہی جانتا ہے۔ کہ دنیا میں کی اور پاکیزگی پسند ہے عقائد فاسدہ و اعمال طالحہ کا گندہ پڑتا ہے۔ خود ایک موزی و مظهر وجود کو بھیج دیتا ہے۔ جو دنیا میں خدا کے نام کی تقدیس پسنداتا ہے اور خدا کے اس کے لئے ایسے اسباب بہرینہا دیتا ہے جس سے اس کے مقاصد میں کامیابی ہو۔ جو لوگ ابتدا میں اس کی نین لیتے۔ انجام کار زمانے کے حالات جوہر کے انہیں اس راہ پر چلتے ہیں۔ جس پر چلنے سے انکو بوجہ منہ تعقب۔ تجزیہ حق۔ بخیر نکلتا۔

اس زمانے میں بھی بہت سنت سترہ۔ ضلکا ایک امداد آیا اس نے تمام غرائب عالم پر اپنی بخت کو قائم کیا۔ خدا کا وسیلہ کو بھی بھیجا کہ دوسرے مذہب کے ہلکے مقتداؤں کی بے ادبی نہ کر دے۔ ان کی شان میں بے ادبی کرنے سے بچو۔ چنانچہ ارشاد مہتا ہے۔

دل بھٹ گیا جہاں حقیر تھے تھے غم تو بہت میں دل میں پڑا ہو گیا
دنیا میں گم ہو گئی سو قسم کی برائی پکڑ کی ہنسکنا سانسے پڑا ہی
دوم۔ بیگ کے بارے میں توجہ دلائی کہ بغل شرفا کی شان سے بیدار ہے۔ اور میں کہیں یقین نہیں کرتا کہ وہ مقدس میں اس کی تعلیم ہو۔ اگر یہ مسئلہ انسانی غیرت و فطرت و شرفیتا سپرٹ کے فطرت نہیں۔ تو بیگ کرانے کے لئے وہ ان کی نہر شرف کو سدھ۔ آج کے زمانہ کا عیب میں تھوڑے جتن سے کچھ فائدہ نہیں اپنے اپنے مذہب کی خوبان بیان کر دے۔

ان پر مغرور نصیحتوں کو دہرے میں انہیں نامائیکین توفیق کی کھار
ان کو ماننا پڑا۔ اور اب ان میں ایسے لوگ پیدا ہو گئے ہیں۔ جو ہر
بید و مولیٰ مقتدا و پیشوا کی باطن کرمان کر صاف اعلان کرتے
ہیں کہ بیگ کا مسئلہ دین میں نہیں۔ اور عقیدہ پکڑش میں سے وہ حصہ نکال دینا چاہئے جو غیر مذہب کی مخالفت کے بارے میں ہے اور تمام اس قسم کا لڑچکر بلا دینا چاہئے جس میں مسلمانوں کو بدنامی کی گئی ہے۔ اور صرف اپنے اپنے مذہب کی خوبان بیان ہونی چاہئیں اور دوسروں کی اصلاح سے پہلے اپنی اصلاح چاہئے۔ مندرجہ ذیل اقتباس رسالہ اندر سے مضمون بالاکلایہ تصدیق کرنا ہے۔

یہ انار مبارک میں
شری ہندو شکر کی کا دیہ تیرتھ
پیشہ اندہ اچھل گوردھن کا گھوڑی میں دودھ کے ابار یہ کی پوری پر کام کہ ہے ہیں۔ سیدہ دھرم پر مبارک میں اپنی و صفی چھٹی شان کہ ہے ہیں۔ جو کہ منصفہ ذیل ہے۔

عجب پیہ میں فوت ہو گئے
صاحب الدین صاحب گشتایان
مین۔ احباب سے درخواست دعا کے جائز ہے۔

قابل توجہ صاحب پوٹھا شریضی لکھی نجات پتہ

قادیان کے دو کھانے
مین ٹکٹ ٹکٹ
۱۔ مین کا پرچہ صاحب کو دور دزلیٹ
۲۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قادیان کے دو کھانے میں ٹکٹ ٹکٹ تھے نہ صرف بدور بلکہ قادیان کے ایک اور کھانے میں بھی کئی دن کے تھے۔ یہ معاملہ اس قدر تک کہ ایک خاص قریب کے قابل ہے۔ اگر مالہ اور گوردوارہ اسپرٹ میں پیسے دے گئے ٹکٹ ٹکٹ نہ ملے تو بیگ کر چندان تحفیت نہیں دیکھ کر پوسل کارڈوں پر خطوط لکھے جا سکتے ہیں اور کسی اشرف ضرورت کے وقت بہانے کا روٹ کے لئے بھیج سکتے ہیں لیکن قادیان میں پیسے دے گئے ٹکٹ نہ ہوں تو اس سے ضرورت قادیان کی ہلکے کو تحفیت نہیں ہوتی بلکہ چھ سات ہزار بلکہ ایک اعتبار ساتھ ہزار آدم نہ اذیت خوشی "حق حال ہو جاتی ممکن و اغلب بلکہ یقینی ہے اسلئے ہم بڑے زور کے ساتھ صاحب پوٹھا شریضی لکھی نجات کی توجہ عالیہ کو اس نقص کی طرف منتقل کرانے میں تاکہ آئندہ کہیں ایسا خوشی افزا موقع پیش نہ آئے۔ اگر کھانوں کا شک و شک اشیرع پرچوں کے لئے ہتھیار نہ لگے۔ جو قابل تعجب ضرورت ہے۔ تو پھر صاحب پوٹھا شریضی لکھی نجات کو یہ اختیار دینا چاہئے۔ کہ وہ ضرورت کے وقت سرخ تھہر کا کر دے یا آدھ آئے گئے ٹکٹ پیسے میں دے سکے۔ کیونکہ جس طرح اخبار و رسالے نو ایک پیسے کے ٹکٹ بن بھیجے ہو رہی ہیں۔

انصار بدہر کی خدمت میں
بروز عیدار اپنے برض کرے
کراپنے ساتھ کم از کم ایک لکھ خدیار شکی قیمت دے والا متا کر دینا تو خدا اللہ ماجور ہو گا۔ اور بدہر کی حالت بہت کچھ سدھ جائے اس سے پہلے بھی کئی با

اوم نہ پرا مانستے۔ میں نے آریہ سلج کی درخان حالت یکہ بھال کر فٹپکڑی ہے کہ ابھی ہم آریہ پشون میں جس سے مسلمانوں و پیرہہ کشاں کشاں کے کسے کسے طاف نہیں اس لئے جو ہلٹے یا آریہ سلج ابھی خدھی کرنا ہے وہ انجبت (بڑا) کر رہا ہے۔ ایسی حالت میں شریان: ہرم دیچی بڑی اپنے گھر لوٹ جائیں تو میں اس کو دوش نہیں مانتا۔ (دوست) شوٹنگ شہر کا۔ یہ تیرتھ شری کا دیہ تیرتھ ہی کے مذکورہ بالا خیال کے ساتھ ہم غلطی طور پر اتفاق کرتے ہیں۔ ہم مدت سے داہلا مچانے پلے آ رہے ہیں کہ جس قسم کی ذلت غیر مندوں کو آریہ سلج میں بول کر کئی جاتی ہے اس سے بہتر ہے کہ اس پاکھنڈ کو ڈوڑیا بھاڑ۔ پھر فقرہ بلکہ اس وقت آریہ سلج کی بہ نسبت جموی ہی راے جو کہ مسلمانوں اور عیسائیوں کو آریہ سلج میں نہیں لین چاہیے۔

پنجون میو تہم یادیم | آریہ سلج میں آنے سے پیشہ میں ایک شافقی پنڈت شخص ہندوان کھنڈھی نہیں جانا تھا۔ آریہ سلج میں آنے کے ساتھ ہی میں نے خود کی چھوٹی احمکے سر کو نظارہ دیکھا۔ میں نے سمجھا کہ شاید وہ یک دہرم کا پرچار کا نام ہے۔ چنانچہ جو حرکات آریہ سلج کے تجربہ کار کارکن کر رہے تھے۔ میں نے بھی دی حرکات شروع کر دیں میں اپنی سادہ لوحی سے ہی خیال کرنا تھا کہ یہ کئی ڈواہ کا کام کر رہے ہیں اسلئے میں بھی اس میں شریک ہو گیا۔ مسلمانوں کو میں نے تنگ کیا۔ عیسائیوں کو میں نے دفن کیا۔ غریب دیوسامیوں کو جو میں نے انجبت دی۔ اس کا تو مجھے عمر بھر اندوس رہے گا جب میں نے بالکل نیک نیتی سے آریہ سلج پر کھنڈھی کر کے ڈواہ حاصل کرنا چاہا تو میرے آستاد بچے نے کہ گناہ ہے اور گناہ بھی کبیرہ گناہ۔ میرے سخت تعجب ہوا۔ کہ دی حرکات جب میں دوسروں کی نسبت کرتا تھا تو وہ اس کو ڈواہ کا کام ہناتے تھے لیکن جب اسی جہانے میں سے ان کو ماپا تو وہ گناہ ہو گیا۔ چنانچہ میں نے اس شبہ جہانے کی بغیر برداشت کی۔ اور مجھے معلوم ہو گیا کہ واقعی یہ ایک گناہ کی بات ہے کہ ہم کسی بھی مذہب کے باقی یا برگزیدہ انسان کی مٹی پید کرین۔ جن سب کی عزت کرنی چاہیے۔ چنانچہ اس حقیقت کے سامنے آنے کے ساتھ ہی ہا کسی قسم کی میل و محبت کے میں نے ترک اسلام سے لیکر اپنی آخری کھنڈن کی کتاب تک جس قدر کہ میں مسلمانوں جیسائیوں۔ دیوسامیوں وغیرہ کے برعکس کبھی نہیں۔ ان سب کے چھڑا کر کہ دھرم کا کہ برسر عام آگ بگڑا دی۔ یہاں تک کہ مذہب اسلام کا اہتمام نہ کی غیر شائستہ جلدوں کا اور

دیگر اس قسم کی کئی غیر شائستہ شدہ کتابوں کا جو مسودہ میں خنڈے تیار کر چھڑا تھا۔ وہ بھی ملا دیا۔ اس کے بعد اگر کوئی مانتے کھنڈن کے بارے میں میری کسی بھی کتاب کو شائستہ باورداشت کرے تو میں اس کے لئے فخر دار نہیں ہوں گا۔ میرے نزدیک آریہ سلج کے باقی کارکنوں کو بھی اس پر عمل کرنا چاہیے اور آریہ سلج کو اس قسم کے کھنڈن کے تمام لٹریچر سے قطعی پاک کر دینا چاہیے اور ایسے تمام لٹریچر کو جس میں دیگر مذاہب کے بائبل یا بزرگوں کی شان میں ناشائستہ الفاظ استعمال کئے گئے ہوں بالکل جھلایا چاہیے۔

جو کہ در بیان دیگر سوسائٹیاں بن دیکھی جاتی ہیں آریہ سلج ان سے پاک نہیں ہیں میں دوسروں کی اصلاح کر کے بجائے پہلے اپنے گھر کی اصلاح کرنی چاہیے۔ کیونکہ ہمارا گھر زیادہ گندہ ہے بہ نسبت دوسروں کے گھروں کے۔

ستیا رتھ پرکاش کی مرمت | سکھوں کو اگرچہ آریہ سلج آتا ہے۔ تو ستیا رتھ پرکاش کے اس مضمون پر آتا ہے۔ چنانچہ سوامی دیانند نے گوردھامک کو دیکھی یا۔ کارکھاسے۔ جب تک گوردھامک کے بارے میں یہ الفاظ سنیا تھا۔ پرکاش میں موجود ہرم۔ تہ تک یہ نامکن ہے کہ سکھوں اور آریوں میں صلح صفائی ہو سکے کسی زمانے میں آریہ سلج کی دونوں پارٹین میں یہ سوال اٹھایا گیا تھا کہ ستیا رتھ پرکاش میں سے ان الفاظ کو اڑا دیا جائے لیکن اس بات کی سب سے زیادہ مخالفت ہم عصر سنیہ دھرم پرچارک نے ہی کی تھی۔ ہم عصر موصوف کے مذکورہ بالا کھنڈے سلم ہوتا ہے کہ وہ اب ایسے شخص کو جو دہرم کے نام پر مشن میں دوش پھیلاتا ہو۔ منہ جاتیہ کا شر و خیال کرتے ہیں۔ اگر ان کا یہ خیال آریہ سلج بالکل لوٹ کے آریوں کے متعلق کسی خاص دور کردہ "یا" "میز" کے پس میں ہو کر ظاہر نہیں کیا گیا۔ تو ہمیں امید کرنی چاہیے کہ وہ اب ستیا رتھ پرکاش میں سے گوردھامک کے بارے میں "وہ بھی" وغیرہ کے الفاظ کو خراج کر دیا دینے کے حق میں ہوں گے۔ کیونکہ جھگڑے کی بنیاد ہی الفاظ میں بلکہ ہم تو یہاں تک کہیں گے۔ کہ ستیا رتھ پرکاش میں عیسائیوں اور مسلمانوں کے بارے میں جو سراسر میں وہ بھی ستیا رتھ پرکاش میں سے اڑا دیے جئے چاہئیں۔ کیونکہ ان سے بقول پرچارک ہم لوگ خواہ مخواہ "منش سلج کے تھن بننے کا میں کر رہے ہیں" دوسری بات یہ بھی ہے کہ ستیا رتھ پرکاش کے سب سے پہلے آؤشن میں یہ سولاس نہیں تھے اور موجودہ مردہ آؤشن سوامی جی کی مرتبہ کے بعد چھاپا ہے معمر پرچارک ستیا رتھ پرکاش میں ملاوٹ تسلیم کر چکا ہے اس لئے

اگر ان سولاسن کو؛ اڑا دیں تو سر بات پر دیکھار

آریہ سے دہرے کر دو۔

آریہ سے دہرے ہو کے لو

لڑناں جو زمین مجھے ہے ہرم

یہاں پر رو سکوں نہ قائم

دن رات گناہ کر رہا ہوں

احمد کا غلام ہے آہی

ہے ایک ٹمک مغفرت تو

جو دین میں دل پہ وہ مٹائے

کنگن جسے اٹھ کا میں بھیا

باز آ یا میں الفت تباں سے

دین کے لئے میرا دھرم ۱۱ دن چاروں دن نگار تو یہ

اب آگیا جیٹھ محکمہ کو اکل

اترا ہے مرا خمار تو یہ

اگر ان سولاسن کو؛ اڑا دیں تو سر بات پر دیکھار

آریہ سے دہرے کر دو۔

آریہ سے دہرے ہو کے لو

لڑناں جو زمین مجھے ہے ہرم

یہاں پر رو سکوں نہ قائم

دن رات گناہ کر رہا ہوں

احمد کا غلام ہے آہی

ہے ایک ٹمک مغفرت تو

جو دین میں دل پہ وہ مٹائے

کنگن جسے اٹھ کا میں بھیا

باز آ یا میں الفت تباں سے

دین کے لئے میرا دھرم ۱۱ دن چاروں دن نگار تو یہ

اب آگیا جیٹھ محکمہ کو اکل

اترا ہے مرا خمار تو یہ

شیر جن دام اقبال۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

پڑھا۔ ہرم جن مسلمانوں کو چنڈ گھنٹے کھنڈن میں آشیانہ کبیر میں پناہ گزین ہونا ضروری ہوا وہ اس دلچسپ عبارت کو کمترین پڑھ کر کچ نفیس میں چھوڑ کر اٹھا۔ لاکھوں دھماکوں دل سے نکلیں۔

لطف فرمایا قدم رکھو کیا شا د کیا

ہر بان آپ کا احسان ہمارے سر پر (ریکٹر کبیر)

جنارہ غائب۔ برادر پر اگر عمل صاحب رادتیانی کی بیوی اور برادر عبد اللہ صاحب پٹال اور میان احمد الدین شیخ اور برادر کا پڑھ دیا جاوے۔

سید نور

۲۲ مئی ۱۹۱۵ء

سیان سران بخش صاحب ۲۲۲ ع

جان محمد صاحب ۲۲۵ ع

عبد الغفور صاحب ۲۲۶ ع

فرزان علی صاحب ۲۵۹ ع

محمد رفیع صاحب ۲۲۷ ع

سردار بیگ صاحب ۲۵۲ ع

محمد حسین صاحب ۲۶۳ ع

محمد زمان صاحب ۲۵۱ ع

مولوی شہار احمد صاحب نے جواب نہیں دیا

دل کا ایک غریب راہب صیبت
نے مولوی شہار احمد صاحب کو سبھا مٹا
بسم اللہ الرحمن الرحیم
مخدوہ وفضل علی رسولہ الکریم

ہمدرد صاحب مولوی شہار احمد صاحب اذہر اہل حدیث ام
عنا تکم۔ السلام علیکم۔ سوالات مند بہ ذیل کے جواب اگر
آپ مرحمت فرمائیں گے۔ تو بعد از عنایت نہ ہو گا۔ اور
بندہ عنایت نہ کرے گا۔ جواب کے لئے ٹکٹ بھی ملے گا
ورقینہ بند ہیں۔

(۱) اہل حدیث مورخہ ۱۹۷۵ء میں قادیان میں سوٹ کی سڑکی
سے جو مضمون شائع ہے اس کی نسبت آپ یہ بتا سکتے ہیں حضرت
اتیس بیٹے جناب نواز صاحب نے کون سی کتاب میں ایسا تحریر
فرمایا ہے۔ ہمارا کوئی اثر مدعا علیہ سے نہیں ہو سکا جیسا کہ
آپ ہمیشہ شائع فرماتے رہتے ہیں۔ اور یہ حال میں بھی یہی
فقرے درج ہیں۔

(۲) جناب مرزا صاحب کی دعا جو آپ کے متعلق تھی وہ کس طرح آپ
کے حق میں منید سے۔ جب کہ آپ نے آج تک آیہ صداقت
صادقین کی روشنی میں شہادت دی اور دیگر اخبارات میں وغیرہ
کی مقبول پیرایہ میں تردید نہیں کی۔ میرے خیال میں آپ کو کوئی
حق نہیں ہے۔ کہ بار بار مصلح دین الحق کی کہنے کی غرض سے
باہودام کو منالطہ میں ڈالنے کی وجہ سے آپ ہمیشہ اس دعا کا
تذکرہ کریں جب کہ پیکر پراسر معاملہ روز روشن کی طرح واضح
ہو چکا ہے۔ امید ہے کہ آئندہ خیال رکھیں گے۔

(۳) ایسا ہی آخر والی پشین گوئی سے کوئی ہفتہ شام ہی
خالی جانا ہو۔ جو آپ سکوت کرتے ہیں۔ بندہ سولہ برس سے
برابر یہی شور اور ادایا جارہے ہیں کہ آئندہ پندرہ ماہ میں پشین
مراکین جناب آپ اصل پیشگوئی سے یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ
واقعی آئندہ پندرہ ماہ تک مر جائے گا۔ اگر آپ فرادین۔ کہ
جناب مرزا صاحب نے ایسا ہی فرمایا بھی ہو۔ تو اس کا یہ جواب
ہے کہ مرزا صاحب نے قبل از وقت جو کچھ فرمایا تھا۔ وہ
ایک اجتہادی غلطی تھی۔ کیا انبیاء سے ایسی غلطیاں متنب
ہوئیں اور اجتہادی غلطیوں میں خدا تعالیٰ کا کوئی راز مخفی
ہوتا ہے۔ ورنہ کبھی غلطی نہ ہو۔

(۴) احمدی رسالہ میں جواب صاحبان کا کیا جھٹا درج ہے کیا
دو بیچ ہے۔ بعد ازاں تو ان رسالوں کو بڑھ کر سخت انوس
اور راج ہوتا ہے۔ ہم کبھی آپ کی شان میں ایسے لفظ دیکھنے
پسند نہ کرتے۔ اگر جناب کی سابقہ تحریر مرقع قادیانی وغیرہ
نظر سے نہ گزری ہوں۔ خیر کہ وہی خوش آمدنی پیش۔ اب پیکر
ممبرانہ کچھ نہیں ہو سکتا۔ ایک خبر نویس غریب راہب صیبت ۲۳۳۵
کوہ منصور

رہی ننگہ زمانہ میں داستان میری نہ اس دیار میں سمجھا کوئی زبان میری

(۳۸۱)

کئی دن سے قلب پر قبض کی حالت تھی۔ بسط کے لئے میں
کسی تازہ جوش کا امیدوار تھا۔ آخر ۱۷ جون جمعہ کے دن بعض
واقعات کا تسلسل سمجھ کر ایک گھنٹہ کا جہان میں لے گیا۔
وہاں جا کر معلوم ہوا کہ یہ مقام بسوس کے لیڈوں کی مہارٹ
کا مرکز قرار پا چکا ہے۔ انوس! پادری صاحب کی ملاقات
نہ ہوئی اور نہ کچھ بات چیت ہوئی۔ فطرتاً اس بات کا ہنسنا
ضروری تھا۔ کہ یہاں کوئی مسلمان بھی ہے۔ معلوم ہوا کہ
نہیں چالیس کے قریب ہیں۔ مگر جھوٹا بھی نہیں یہ سننے میں آئی
لگی۔ مہارٹس اس سلسلہ جنباں اشارہ

کافی است بزم سوخگان را شرارہ
ایک دو چھائیوں سے ملاقات کی۔ بہن سجدہ ہوئے کا انوس
تھا۔ ان کی باتوں سے مترشح ہوا کہ یہاں نہاری ہی کوئی
نہیں۔ وہ جو بھی نوہ کہنے لگے۔ کھنڈن کا زور ہے اور
ہو کہیں لوگ۔ مقدمہ بھر چکا یا کہ راج سکتوں کا نہیں۔
گورنمنٹ برطانیہ کی حکومت ہے جس میں مذہبی فرائض کے ادا
کرنے کے لئے ہر ایک مجاز ہے۔ پھر کچھ تو ہمارے پھرے
ہوئے بھائی ہیں ان کے سردار باوانامک علیہ الرحمۃ خدا
کے دلی اور اسلام کے بڑے مبلغ تھے۔ مرد زمانستان
مسلمانوں کی غیرت کچھ ایسی مرکب تھی کہ ایک معمولی شوک ان
کے لئے کافی نہیں تھی۔ داپسی پر ہر چند کہ بے تحلف اہباب
کی ہر اہی تھی۔ مگر

نے تو ان ہم دل را بخشد۔ بیرون برد
ز خندہ روی گل نمی از گلزار رفت
خیال کے تسلسل میں کہ اسلام کی حالت کبھی ضعیف ہے اور
اس عہد عدالت مہدیں بھی مسلمان اذان تک نہیں لے
سکتے۔ سجدہ بنائے سے ڈرتے ہیں۔ پھر دوع کے مرید پیش
تبلیغ میں کیا کچھ کر گزرتے ہیں اودم مس کے پر محمد کا کلمہ
پڑھنے والے کیا کرتے ہیں۔ آخر اپنے نفس کا محاسبہ شروع ہوا
اور یہ شعر حسب حال پڑا۔

میرے بُت خانہ دل میں ہیں نہ اردن تھا کہ
کوئی محمود کو غزنی سے بلانے جا کر (اکمل)

دفتر اخبار پیکر سے طلبہ

مجموعہ درخشاں اردو فارسی مجلہ ۱۰ عقلمند احمدیہ ۲۲
نعت احمدیہ ۲۴ مہیار الصادقین ۳۲

شہادت ال
تفسیری نوٹ ۳
چولہ گرد نالک صاحب
ظہور المسیح
سات پارے

صاحب دلیہ بہا۔
صیغہ تصفیہ

البران العریض
شرعی بہ کلک جوشن

فتح الدین
کتببات احمدیہ بجائے ۸۲

کتاب الصیام
روایہ کے حاملہ ۲۲

فرزند علی بچا باب ابراہیم ۳۲
قانون شریف، مجلد بہ جلد جری

تجربہ شاہ ربیع الدین صاحب ۳۲
امین القصص۔ سورہ یوسف کا ترجمہ و تفسیر ہے پڑھ کر حضرت

امین المؤمنین نے فرمایا۔ سورہ یوسف میں ہند مقامات ہیں
ان کے آیت خوب حل کر دیا ہے۔ جزاکم اللہ۔ مجھے بہت پسند ہے

قیمت ۲۲

بہارستان اودھو۔ موبہ اودھو کے نامور فرزند اور حضرت پیکر
واقعات نواب واجد علی شاہ دلی لکھنؤ کی مفصل سوانح عمری
لکھنؤ کے نامی شاعر تذکرہ۔ قیمت ایک روپیہ
تاریخ الکھار بالقصور عرب اور یمن ہند فارس اور عرب
کے نامور حکمران کے قبیلہ حجاز حالات بند اور نسل ان کی تمام عمر
کے تجربے قیمت ۸۲

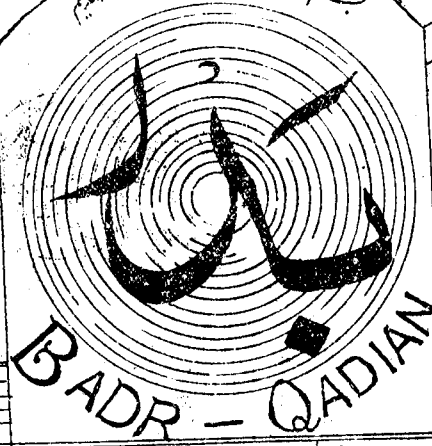
تاریخ ہندوستان تمام ہندوستان کے حالات قیمت ۱۰۰
ایس۔ آر دین احمد آئندہ لکھنؤ دلی۔ محلی نام جائے طلبہ

کاش کہ اس زمانہ کے مسلمان بیرون کے
حال سے عبرت پکریں۔ مجھوں نے مسیح نامی کو
زمانا ان کا کیا حال ہوا۔ عین مذہبی حال اس قوم کا
ہم نے دلا ہے۔ جس نے قادیانی کا انکار
کیا ہے۔
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں
خدا نے یہی ارادہ کیا ہے کہ مسلمانوں میں
جو کچھ علیحدہ رہے گا وہ کاٹا جا دیگا۔

(پیکر پریس قادیان دارالامان)



تم اخذ



مجلس شورای اسلامی
کتابخانه

Reg. no. L.
CC LXXXV

مؤرخہ ۲۔ رجب ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام۔ مطابق ۲۹ جون ۱۹۱۱ء۔ ۱۶ دسمبر ۱۹۱۱ء

سر سبایو! اگر قادیان آؤ گے تم
ادبیر منیر محمد صادق غنی اللہ عنہ
نور دین مصطفیٰ پادشاہی تم

غرق تھے۔
سوال دوم۔ قرآن مجید میں ہے۔ من یش عن ذلک العین
تجمل فی حسیۃ خفا۔ معنی یہ کہ جس نے اپنے ہمارے
سے بڑھ کر مال کو دیکھا ہے۔
جواب۔ ان حضرات امیر مرزا عبدالغلام ایک شخص کو جو حسی
محنت کرتا بدلہ دیتا ہے۔ قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ من کان
یرید العاجلۃ عجلنا لہ فیہا ما نشاء۔ اور فرمایا۔ کُلُوا
مِمَّا کَسَبْتُمْ وَارْزُقُوا مِمَّا کَسَبْتُمْ۔ اور فرمایا۔ من
کان یرید عرش الدنیا فلیؤتہ۔ منہا وما لہ فی الآخرۃ
من نصیب۔ پارہ ۲۵ رکوع ۴
یہ دنیا عاقبت کے مقابلہ میں پھر اس میں سے ہر شخص کی
زندگی اس کی عاقبت کی زندگی کے مقابلہ میں۔ پھر اس کے
عیش و آرام کے دن عاقبت کی تکلیف کے مقابلہ میں خشک
فرمائے ہیں۔ اس کا ثبوت دوسری جگہ فرمایا ہے کہ متاع الدنیا
قلیل اور تکلیف خشک کے ساتھ رکھتا ہے۔ میرے ایک
دوست کے برابر بھی ان سوالوں پر ہیں۔ آپ اذن کو بھی دیکھ
لیں۔ اگر انشراح صدر ۲۷۔ تو پھر بھیکیں۔
نور الدین

سوال۔ نبی اسرائیل کے بچھڑے کے معبود باطل پرست
کی یہ دیس دی گئی ہے کہ وہ ان سے کلام نہیں کرنا۔ مگر اللہ
نے بھی نبی مسلمانوں سے کلام نہیں کیا +
جواب از حضرت امیر مومنانہ نبی اسرائیل بن بچھڑے کے
بہواری اس بچھڑے کی کجبت میں کل رکھتے تھے اور کجبت کی آڑی
حد تک اپنے آبپنہا بیٹھا۔ اول اس لئے کہ موسے علیہ السلام
کو پس پشت ڈال دیا۔ اور اس کی ذرا پردہ نہ کی۔ دوم۔ بت
پرستوں کے مقابلہ میں جو موسے علیہ السلام کے نشانہ تھے۔
ان سب کو نظر انداز کر دیا۔ سوم۔ انعام آئینہ کی پردہ نہ
کی۔ چہارم۔ حضرت ہارون نے کھول کر ان کو کش کیا۔ ڈاکو کی
میں نکھا ہے۔ و لقد قال لہم ہارون من قبل
یا قوم! انہما فتنتکم بہ۔ اور تورات سے ظاہر ہوتا ہے
کہ حضرت یریکو کو جو اس بچھڑے کے مقابلہ میں وہ غفلت کرنے
تھے۔ قتل کر دیا۔ اور اپنے ائمہ کے رشتہ داروں کی ذرہ بھی پردہ
نہ کی۔ جیسم۔ اپنے اموال اس پر تسربان کر دئے۔ اس سے
معلوم ہوتا ہے کہ بغیر طاعت انسانی وہ اس بچھڑے کی کجبت
میں محسوس تھے۔ پھر اوجو اس کے وہ بچھڑاؤں سے بہکنا تھا
بلکہ سامری سے بھی نہ بڑا۔ اچانک سب کا نام تھا حضرت حق سبحانہ
اس کے لیے ہوجا دی جواب سے محروم نہیں رہتے۔ (انبیاء و
سل ہون یا ان سے) اتر کر جہان جناب انہی ہوں۔ یہ دعویٰ
میں ہے۔ کہ وہ بچھڑاؤں سے بہکنا نہیں ہوتا بلکہ فرمایا۔
لا یجمع الیہم۔ ہم کا مرجع وہ لوگ ہیں جو اس کی محبت میں

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العالیین کی
 حضرت جعفر بن ابی طالبؓ کی عقیقہ روز افزون ہے
 حجاب صحابہ زادہ محمد امجد صاحب مع اپنے برادر خورشید مرزا شریف احمد
 کے ذہن بڑی سے ۲۲ جن کو دایں جاویدان دارالامان شریف
 نے کئے ہیں۔ الحمد للہ آپ کی صحت بھی اچھی ہے۔
 اہل بیت حضرت یحییٰ و زکریاؑ کا عقیقہ ہے۔ صاحبزادہ مرزا شریف احمد
 صاحب دو ایک روز میں انشاء اللہ جاویدان آجائیں گے۔

آمین

اُمّت الخلیفہ بنت حضرت جبرئیل علیہ السلام علی النبیاء علیہ السلام
 والثناء لے قرآن مجید محمد کریم ہے۔ اس مبارک تقریب
 پر بطور شکریہ نعت -
 دعوت اعجاب قرار پائی
 ہے جناب میر ناصر ارباب صاحب قلم اور ممدوم و کرم
 صاحبزادہ محمد احمد صاحب نے حضرت اقدس کس کس طرز پر
 آمین کہی ہے۔ گویا ایک دسترخوان پر دو معانی و معانی
 مادہ سے منتخب ہوا موجب فخرت بیکھان و شہرت پر ایمان
 ہوگا۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اسے فائدہ ان نیت
 میں قرآن مجید پہنچنے والے اور پھر اس کے پہنچنے پر ایمان
 رہے۔ اور وہ ایک دنیا کے لئے اسی درہنہ و پشوا
 نبین -
 اللّٰهُمَّ آمین -

... نہ تبدیلی مقام سے اطلاع دے رہے ہیں۔ غرض یہ کہ تفسیر اس ہفتہ شکل نہیں پڑا

خزیدار توجہ فرمادین

جن صاحبزادے ۱۹۱۱ء میں حاکمیت کا محفل اور زمین کیا وہ خود ہی دیوار و زمین۔

(۷) خط کتابت کے وقت اپنا پٹا ضرور دیا کریں (۱۳) میں جتنے کا پتہ ہو کر کسی پہنچنے اطمینان بعض احباب قریب ۱۰ بعد نماز کر کے جن

۱۰۰ (بعد پرلین وایان دارالامان بن میران معراج الدین عمر بود بر افسر دینار و بیاض کے حکم سے جمعہ کو شائع ہوا۔)

(۲۳ جون ۱۹۱۱ء)

و نامہ میں آزادی کی ہوا جل رہی ہے۔ اکثر انگریزی اخبار
القدس قاسطے اور اس کے انبیاء بھی ضرورت میں کچھ مثال
میں اور کچھ ہنسی اور پند افانی جہالت یقین کرتے ہیں۔ پس
ایسے وقت نصیحت کرنا مشکل امر ہے تاہم درو مند دل والا
نیک کہے گا و دو قوت ہے گا اور جس کو کہنے کی دھت ہے۔ وہ
رنگ نہیں سکتا۔ کہے گا شاید کسی کا فائدہ پہنچے۔ پس تمہیں
فصیحیت کرتا ہوں کہ تقوے اختیار کرو۔ تقوے کی راہیں
پر چلتے چلتے اس حد تک پہنچ جاؤ گے کہ تمہاری موت
ایک فرمان برداروں کی موت ہو۔ اور یہ حالت اسی وقت
پیدا ہو سکتی ہے کہ انسان پہلے ہی تقویٰ کی راہوں کو اختیار
کرے۔

اس وقت کے بیمار مرض جواسلامین میں ہے۔ وہ
 باہمی تفرقہ ہے۔ ہماری آوازیں مختلف ہیں۔ لباس مختلف
 کام مختلف۔ کھانا۔ پینا مختلف۔ باوجود اس اختلاف کے
 ہم وحدت کی ایک بات ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ ہم سب ملکر

بن جائیں۔ سو لوگوں کا اس طرف تو کچھ خیال نہیں اور یہود
 بخین لے بیٹھے ہیں۔ جن سے سوائے اس کے کچھ فائدہ
 نہیں کہ تفرقہ پڑے۔

میں تمہیں نصیحت کرنا ہوں کہ نفرتہ ڈالنے اور نفرتہ
 بڑھانے والی باتیں چھوڑ دیں۔ ایسی لغو بحثوں سے جن
 سے مدین کا فائدہ نہ دیا۔ کچھ موڑو۔ اور سب ملکر
 واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً کے حبل اللہ۔ قرآن مجید
 کو حکم کی طرح۔ دیکھو۔ لڑکوں میں ایک رستے کا کھیل ہے
 اگر ایک طرف کے لڑکے اور تین میں لگ جاویں تو

بعض آدمی ایسی باتوں میں اپنا دقت ضائع کر رہے ہیں
کہ مثلاً بیچ کا باپ ٹھکانے والا ایسی شخصیت سے کوئی دینی ذمہ داری
فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ ایسا ہی بعض لوگ صدر انجمنِ علمائے
کے انتظامات پر اعتراض کرنے کے پیچھے پڑے رہتے ہیں۔ سو تم کو کہہ میرے دوست صدر انجمن کے تعلقات و
ادبی و علمی مریدی کے رنگ میں ہیں ان کا پرہیز اور
وہ میرے مرید ہیں۔ وہ محبت اور اخلاص کے ساتھ میرے
فرمانبردار ہیں ہم ان پر حکمران ہیں۔ جو چاہیں منوالیتے ہیں
جو لوگ، اس بارے میں کچھ بحث کرتے ہیں وہ اپنا دقت
ضائع کرتے ہیں انہیں چاہیے کہ ان باتوں کو کچھ بڑے دین
کیوں کہ یہ اداں کے والدین کا فائدہ مند نہیں بلکہ نقصان دینے
والی ہے کیا انجمن تمہاری مرید ہے اور کیا اسے تدبیر سے وہ
تمہارے فرمانبردار جو چاہیں گے۔

یہ زمین رکھو۔ دین اسلام میں بہت توسیع ہے صحابیہ
آئیں بالچرخ بھی کہہ لیتے۔ آئیں بالا خانہ بھی کہہ لیتے۔ دین
پر بھی ہاتھ باندھتے اور ان کے پیچھے بھی بسم اللہ جہز
کے پڑھتے اور سر اُٹھی اور بعض تابعین ہاتھ چھو کر کہ
بھی نماز پڑھتے رہے ایسے اختلافات پر بحث کرنے کی
ضرورت نہیں۔ صرف ان مباحث سے بے ہودہ تفرق
پیدا ہوتا ہے۔ دل امدت سے ڈرنے والا مانگو۔ بہت
بولنے کی عادت کم کر دو کہ بہت بولنے سے دل مر جاتا ہے
اور سب سب ملکر اتحاد و اتفاق سے کام نہ لے۔ خدا کا
شکر کہ وہ ایک امدت لائے کہ نہ آیا اور اس نے مختلف
مذاہب والوں کو اختلاف کی آگ سے نکال کر بھائی بھائی
بنادیا۔ نوٹ۔ یہ خط قبل از طبع حضرت امیر المؤمنین کو پہنچا گیا آپ نے
اس پر فرمایا۔

آسٹریلیا میں تبلیغ
آسٹریلیا میں سب سے پہلے انگریزی
ہمارے مکرم دوست صاحب کی
۲۴ جولائی ۱۹۱۱ء
واپسی ہوگی۔

خان صاحب ہرن - جرم سے دہان رہتے - اور
 کسی ملک میں انہوں نے شادی کی - اور اخبار دن وغیرہ کے
 دوسرے سے تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھا - دوسرے صاحب
 ملک محمد بخش میں جو کہ اصل میں لاہور کے رہنے والے
 ایک جوان ہیں - مگر مدت سے اس ملک میں تجارت کرنے
 میں انہوں نے محبت و اخلاص میں اور تقویٰ میں بہت
 ترقی کی ہے - قرآن شریف کو نہایت عمدت سے پڑھتے ہیں

بلکہ ساتھ ساتھ ایسے دروس بھی دے

بھی حق کو پہنچانے کی کوشش کرتے رہے

مفسطون سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ جو پہلے جہتیب، اور ان کے حضرت مرزا صاحب کے حق میں سخت کلامی کرتے تھے اب سلسلہ فقہ کے خارج ہیں اور ایک صاحب تیسران عبدالرحمن خان کو گویا احمدی بن گئے ہیں ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ان سب پر ہو۔ جو اس دور کے ملک میں الہی پیام پہنچانے میں کوشاں ہیں۔

8.1911

یہ اندھا لالہ کے حضور میں بعد نماز جمعہ یہ عاجز و ذلیل ڈاک
شمارہ ۱۱۱۱ کا ایک خط ہے، ایسا ظاہر تھا کہ کوئی صاحب کسی
جگہ ایک ایسے مسکن میں جس میں انہیں جماعت کے بعض دیگر
خدا سے اختلاف ہے، کوئی اشتہار شائع کرنا چاہے ہیں
اس پر حضور نے فرمایا کہ لوگوں کو اطلاع کر دو کہ جو شخص کوئی
ایسا اشتہار ہماری اجازت کے بغیر شائع کرے۔ وہ جماعت
میں نہ سمجھا جائے۔ اور جو اس کے لوگ اس کے اشتہار کی طرف
جی توجہ نہ کریں۔

چند عمارت کے واسطے خرچہ کیا۔
 کیلئے۔ بلکہ۔ امرتسر کے کپڑا خانا۔ حاجی پرہ جانا ہے۔ یوم شنبہ
 ۲۴ جون ۱۹۱۱ء کو روانگی ہے۔ اور ۳۰ جون بمکاشا راسد
 ایسی ہوگی۔

وہ کہیں

[illegible]

رضا

بیان مکمل کھلی ہوئی

ہے۔ کہ جو نال تم

اگر تمہارا کوئی آدمی

مابین مجھے ہو۔ تو انہیں سے

بڑا مجھیں بلکہ جان سے مار دیں کیونکہ

میں میں خیانت کی۔ اس پر جب یہ پوچھا کہ پھر تم کو

صحت سے کسے ہوئے ملے ہیں ناجائز تصرف کرتے ہو

توجہ رہ گئے۔

فرمایا۔ جس کی کوئی بات اللہ کے لئے سمجھائے اور وہ اس پر

بھٹکا کرے تو اس کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔

فرمایا۔ خدا کے ہر ان میں ہم پر لاکھوں کروڑوں انعام ہیں

اگر وہ ہر ان ہر لحظہ ہماری دستگیری نہ کرے تو وہ دنیا شکل ہو

جاوے۔

فرمایا۔ قرآن مجید سورہ رعد میں ظاہر من القول کے

دو وزن ملتے ہیں۔ مضبوط بات۔ باطل بات۔ جس کی ترمیم کوئی

حقیقت نہ ہو

فرمایا۔ مسلمانوں کے حال پر اندیشہ آتا ہے۔ اگر دیانت کیجا

کریں خلائق میں زیادہ کس قوم کے آدمی ہیں تو یہی جھگڑیں گے

ہمارے دیکھتے دیکھتے دس سلاطین ان کی ہلاک ہو جائیں۔

ذلت و ادبار ان پر سوار ہے جیسا کہ بود پر ہوا۔ ایک وقت

آتا کہ اسلامیوں کے مقابل پر جھگڑا ہوتا۔ وہ ہلاک ہوتا۔ یا

یہ وقت ہے کہ یہ خود ذلیل ہیں اپنی ہی شامت اعمال کی وجہ

فرمایا۔ قرآن مجید میں جنت کی نعمت کا جو ذکر ہے یہ بطور

مثال ہے۔ مثال حقیقت کے مقابل میں کیا چیز ہے کچھ

ایک ستارہ بھی اگر زمین پر گر پڑے۔ تو ہلاکت یقینی ہے لیکن

اس کا فتنہ نقصان پانی میں کیا بھلا معلوم ہوتا ہے۔

فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں شرک کا

بڑا زور تھا۔ آپ کی ہمت عالیہ و قہر مہربانہ کا اکثر معصدا ہی کے

روز میں خرچ ہوا۔ حضرت مرزا اسے ان زمانے میں مخلوق خدا

میں سب سے بڑا مرض یہ پایا کہ دنیا کو دین پر مقدم کرتے ہیں

بلکہ دین کی پرواہ ہی نہیں اس لئے اپنے بیعت میں یہ اقرار لانا

رکھا کہ دین دین کو دنیا پر مقدم کر دوں گا۔

فرمایا۔ قرآن مجید کا نام حکم عربی بھی ہے یعنی فیصلہ کرنے

والا۔ کھل کھل کر سنائے والا۔ عربی کے ہی معنی ہیں ایک

شخص نے مسلمان پر تعجب کیا تو میں نے اسے کہا کہ انبیاء اکرام

کے نزدیک اور کتب الہیہ میں اصل الاموال تمام نیکیوں کا
کیا ہے۔ اس نے کہا کہ اللہ پر ایمان لانا۔ میں نے کہا دنیا
کی کسی زبان میں اس رب العالمین۔ الرحمن۔ الرحیم۔ مالک
یوم الدین ہستی کے لئے ایسا لفظ بتا دو۔ جو غیر براستعمال
ہوتا۔ برصاف اس کے عربی میں ایک اللہ ہے۔ کبھی
غیر اللہ پر نہیں بولا جاتا۔ بیان کیا کہ تمام دوا دیں اور
لغت عرب کو دیکھو۔ کسی فاسق سے فاسق ممد۔ دہریت کے
کلام میں بھی یہ لفظ کسی غیر پر نہیں بولا جاوے گا۔ یہ نبوت
ہے اس بات کا کہ عربی ہی ایک فیصلہ اور کھل کھل کر بیان
کرنے والی زبان ہے۔

فرمایا۔ میں دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ قرآن پڑھنے پڑانے
اس پر عمل کرنے پھر اس میں محبت بڑھانے کی توفیق دے
یاد رکھو کہ سب بائیں بغیر عمل کے بیچ ہیں۔

۱۳۔ جون ۱۹۱۱ء۔ دنیا میں مخلوق کی مختلف طبقات
ہیں۔ بعض لوگ اقیوں۔ کچھ تنہا۔ کچھ تنہا۔ شراب۔ شرور۔ کینے
میں ناگوارت آرام سے کٹ جاتے ہیں (۴) بعض اپنے آرام اور
دل بہلانے کے لئے دنیا میں کچھ بھرتا اپنا بیٹہ بناتے ہیں

اور اس منہی محل سے اپنا دل غرض کرتے ہیں جو دین اکثر
ہوتا رہتا ہے (۵) بعض لوگ وظیفوں میں سارا دن رات گزار
دیتے ہیں اور غصے سے سخت مجاہد اس راہ میں کرتے

ہیں۔ کم خفتن۔ کم لغت۔ کم خوردن ان کا اصل ہوتا ہے۔
اور بڑی شکایت کے بعد وہ اپنی حالت ایسی بناتے ہیں۔ کہ جس سے
دل آرام میں رہتا ہے۔ (۶) بعض لوگ تعلیم و تہذیب اپنا بیٹہ

رکھتے ہیں۔ جس سے شام تک دس دندیں میں رہتے
ہیں۔ ایک استاد دیکھے ان کے شاگرد بڑے آسودہ حال
ان میں کیشن رہتا ہے۔ ہم استاد ہی کو ملو کھلائیں گے۔ دوسرا

کہتا ہے بلا کھلائیں گے اور وہ اللہ تعالیٰ رحم کرے ایسی بیٹ
کے لئے۔ کہ تنہائی میں غم کھائے اور پھر نئے کر کے جو بانی
ہوتا وہ بھی جٹ کر جاتے۔ پوچھنے پر فرماتے کیا کہوں بلاؤ

بڑا مزیدار تھا۔ چھوڑنے کو میں نہیں چاہتا۔ (۷) بعض لوگ
ایسے ہیں۔ کہ دل بہلانے کے لئے عمر بھر سرور و مسامت میں گزار
دیتے ہیں۔ آج امرتسر کے ہوٹل میں ہیں تو کل پشاور کی

سرانے میں۔
غرض لوگ کچھ نہ کچھ اپنا شغل مزدور رکھتے ہیں جن لوگوں کو
فقیری کا شوق ہے وہ بھی عجیب عجیب کام کرتے ہیں جن میں

لے ایک شخص کو دیکھا ہے کہ پاؤں میں اڑا ہی تین تین کی
نیزیر ہے اور وہ کھڑے سونہ کو دیکھ رہے ہیں ان لوگوں
کی کتابوں کو کبھی پڑھا ہے۔ ان میں ایسی ایسی کھیتیں بھی

دیکھیں۔ کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب معراج
کئے تو سترے میں ایک چادر آگیا۔ رشتہ مند و بھائی جبریل
کے مشورے سے بھنگو فقیروں کی امداد کی ضرورت پڑی
انھوں نے بھنگ گھڑت کر پہلو کر جو اس کا گنگا مارا اور وہ چھٹا مارا
کہا تو رشتہ کھل گیا۔

ایک بڑے امیر کبیر کو میں نے دیکھا کہ وہ ایک دوا کے
سائب کے آگے ناپاکا تھا۔ ایک دفعہ میں اس کو سے میں
جگا گیا اس سائب کو بھنگا آیا۔ بڑی آواز کھلی وہ دوڑا دوڑا
آیا اور رام رام کہنے لگا۔ اس کی حافت پر مجھے بڑا تعجب آیا
وہ کئی دوکانداروں کو دیکھتا ہوں کہ دن بھر بیٹھے کام کرتے ہیں
نہیں ملے۔ دوکاندار کے ساتھ ایک زنجیر باندھ رکھی ہے
اور اسے پکڑ کر کھڑے ہیں اور غرض میں کہ گاہک بہت آتے
ہیں۔

۱۴۔ جون ۱۹۱۱ء۔ دنیا میں مخلوق کی مختلف طبقات
ہیں۔ بعض لوگ اقیوں۔ کچھ تنہا۔ کچھ تنہا۔ شراب۔ شرور۔ کینے
میں ناگوارت آرام سے کٹ جاتے ہیں (۴) بعض اپنے آرام اور
دل بہلانے کے لئے دنیا میں کچھ بھرتا اپنا بیٹہ بناتے ہیں

اور اس منہی محل سے اپنا دل غرض کرتے ہیں جو دین اکثر
ہوتا رہتا ہے (۵) بعض لوگ وظیفوں میں سارا دن رات گزار
دیتے ہیں اور غصے سے سخت مجاہد اس راہ میں کرتے

ہیں۔ کم خفتن۔ کم لغت۔ کم خوردن ان کا اصل ہوتا ہے۔
اور بڑی شکایت کے بعد وہ اپنی حالت ایسی بناتے ہیں۔ کہ جس سے
دل آرام میں رہتا ہے۔ (۶) بعض لوگ تعلیم و تہذیب اپنا بیٹہ

رکھتے ہیں۔ جس سے شام تک دس دندیں میں رہتے
ہیں۔ ایک استاد دیکھے ان کے شاگرد بڑے آسودہ حال
ان میں کیشن رہتا ہے۔ ہم استاد ہی کو ملو کھلائیں گے۔ دوسرا

کہتا ہے بلا کھلائیں گے اور وہ اللہ تعالیٰ رحم کرے ایسی بیٹ
کے لئے۔ کہ تنہائی میں غم کھائے اور پھر نئے کر کے جو بانی
ہوتا وہ بھی جٹ کر جاتے۔ پوچھنے پر فرماتے کیا کہوں بلاؤ

بڑا مزیدار تھا۔ چھوڑنے کو میں نہیں چاہتا۔ (۷) بعض لوگ
ایسے ہیں۔ کہ دل بہلانے کے لئے عمر بھر سرور و مسامت میں گزار
دیتے ہیں۔ آج امرتسر کے ہوٹل میں ہیں تو کل پشاور کی

سرانے میں۔
غرض لوگ کچھ نہ کچھ اپنا شغل مزدور رکھتے ہیں جن لوگوں کو
فقیری کا شوق ہے وہ بھی عجیب عجیب کام کرتے ہیں جن میں

لے ایک شخص کو دیکھا ہے کہ پاؤں میں اڑا ہی تین تین کی
نیزیر ہے اور وہ کھڑے سونہ کو دیکھ رہے ہیں ان لوگوں
کی کتابوں کو کبھی پڑھا ہے۔ ان میں ایسی ایسی کھیتیں بھی

تہذیب کا روحانی حصہ

فرمایا۔ تو مجی تجارت کرنے میں مگر نہ کسی خبر پر کار سے
لیتے ہیں نہ حساب صاف رکھتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ پھر
مستعملان اٹھاتے ہیں۔

فرمایا۔ بیستی من ما و صید کا نظارہ آنکھ کے
 بیماروں میں دیکھا ہے جن کے گلوں میں زخم پہاڑ تھے۔

1000

م صاحب زادہ میرزا
نہایت عجلت و توجہ سے
پہنچے زمانہ کرم
ملنے کا ارشاد ہے
یعنی بہت شرم اور
اس فعل کے خلاف ہے
یہ ہے کہ دل و زبان ایک ہو
وہ خط سے بہت ڈرتے تھے تاکہ ایسا نہ ہو کہ
... عمل ہمارے فعل کے خلاف ہوا ان کے نزدیک بات
بہت ناپسندیدہ تھی کہ نصائح تو زیادہ ہوں اور عمل ان کے خلاف
اصولوں کی طرف سے ہر ایسے موقع پر اظہار و افاداری
ہمارا کہہ رہا ہے کہ اس گورنمنٹ کی محنت سے
بڑا سکھ ہم نے کونسا پایا۔ جو غیر مستحکم۔ مدد سے بہت
کی آزادی۔ ٹاک۔ مار۔ ریل۔ بہت بڑے مقام میں۔ مگر
سب سے پہلے میں۔ اگر مذہبی آزادی نہ ہو بلکہ مذہبی آزادی کے
مقابلہ میں ان کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی ہرے کے
چتر اور تریاق لے کر نہر ویدے۔ پس سب سے بڑی
غریبی جو اس زمانہ میں ہے وہ مذہب کے بارے میں کا ریل
آزادی ہے۔ مگر اس آزادی کے معنی نہیں کہ مسلمان
آریہ۔ عیسائی۔ برہمن۔ اور آریہ مسلمانوں پر اور عیسائی
آریہ پر اور اس طرح ملک میں فساد بھڑکے۔ آزادی نہیں
کہ ایک دوسرے کی چوڑی آواز سیکھ بلکہ آزادی یہ ہے کہ
ہم اپنی شریعت پر حکم کھلا کر بنیں۔ نمازین پڑھیں
دیکھیں۔ خدا تعالیٰ کی عبادت کریں۔ میں کوئی اس سے نہیں
روکتا۔ اب اس نعمت کا شکریہ کیا ہے کہ اس آزادی سے
فائدہ اٹھاؤں وہ فقوے وہ اخلاص وہ مروت وہ فرمانبرداری
وہ دینداری ہو۔ جو قرآن کریم میں چھائی چاہتا ہے۔
لیکن اگر قرآن و حدیث پر عمل نہیں وہ تقویٰ
وہ طہارت نہیں وہ خشیت اللہ نہیں جو مذہب ہم میں پیدا کرتی
چاہتا ہے۔ تو پھر یہ آزادی۔ بیٹری بازی کی طرح ایک تکمیل
ہو جائے گی جو بہت ہی محبوب امر ہے اس کی مثال یوں
ہے جیسے کوئی روٹی جھوک کی حالت میں اور بانی لباس
کی حالت میں دے اور ہم ہمارے کھانے پینے کے ضائع
کریں یہ احسان کی شکرگزاری نہیں بلکہ ناشکری ہے۔
پس گورنمنٹ برطانیہ کی دی ہوئی مذہبی آزادی (جو
سب سے بڑی نعمت اس حکومت کی ہے) کا شکریہ یہ ہے کہ کم
اپنے نفوس کا ترمیم کریں اور اپنی زندگی ایسی طرز میں گزاریں
جو غفلت کوئی کی جھڑی سے لبریز ہو۔

اور ہمارا نور و روش اس حکومت کے شکوے سے بھر رہا ہے
اور کیوں ضرورت ہو انسان کو سب سے بڑی امید تو اپنے بھائیوں
پر ہی ہوتی ہے۔ ہمارے بھائیوں نے جو مسلمان کہلاتے ہیں
سب سے پہلے ہم پر کفر کا فتوہ لگایا۔ ہمارے قتل کے
فتوے لکھے گئے۔ سو دن اور گنتوں کے لئے تو رہنے کی
اجازت ہے مگر ایک احمدی کا گاون میں رہنا پند نہیں
باہر کی اسلامی سلطنتوں کا یہ حال ہے کہ افغانستان میں اس
سلسلہ کے دو مخلص جو بڑے شفیق اور پرمیٹنگار تھے جو
ہم سے پیچھے آئے۔ پرانے نسل گئے۔ وہ لٹکا کر لئے گئے
گویا ان کو وہ سزا دی گئی جو نازکی ہے یعنی خدا کے مامور کو
ماندار دنا سے بھی ہٹا ہے۔

جو برہمن ٹوکی ہے۔ انہیں عیسائیت کے خلاف کہنا جرم
چنانچہ جو کہنا میں چھپتی ہیں۔ وہ بیروت۔ مصر۔ شام میں بھڑکے
جاتی ہیں ایک ہم میں کہ عیسائیت کی ترویج کھٹے بندوں کر
سکتے ہیں کس قدر احسان میں جن کا شکریہ یہ ہے کہ
اس آزادی سے فائدہ اٹھائیں اور اپنے اندر ایک خاص
تبدیلی پیدا کریں اور اس سلطنت کے لئے دعائیں کریں
ان کے پاس دنیا تھی انہوں نے میں دنیا دی۔ ہمارے
پاس مذہب ہے۔ اہل جزاء الاحسان والا احسان
کے مطابق ہی پیش کرتے ہیں اور میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ
جیسے اس شہنشاہ کے سر پر آج دنیا دی تاج رکھ لے وہ دن
بھی آوے کہ اسلام کا تاج بھی اس کے سر پر ہو۔ سونے
اور جواہرات کا تاج زمینی سے نکالے مگر وہ تاج آسمان
آتا ہے جیسے دنیاوی سلطنت کا دروازہ اس قوم کے لئے
کھلا گیا ہے ایسا ہی حقیقی سلطنت کا دروازہ بھی ان پر کھل
جائے جس چشمہ نور سے ہم نے پانی پیا ہے یہ بھی برابر
ہوں۔

یاد رکھو کہ گورنمنٹ کی ترقی ہماری اپنی ترقی ہے اسلئے
ہم جان و دل سے اس کی ترقی ملک کے خدائوں میں۔ وہ وقت
ضرورت آئے گا کہ یہ قوم خود بخود اسلام کی طرف متوجہ ہوں۔
جیسا کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض اہل انوار اور
کنوت ہیں۔

نمائندہ اویں

جناب آویں (صوفی تصور حسین) ایک خاص مذاق کے بزرگ ہیں
آپ کے یہ اشعار دلچسپی سے پڑھے جائیں گے
انسان سے کہنے کو تو کہا ہو نہیں سکتا
بے فضل خدا کچھ بھلا ہو نہیں سکتا

ہر روز گئے پامان ترے لاکھوں میں نہایا
ہم سے سر ہوش کر ادا ہو نہیں سکتا
ہے پاؤں خواہجہ تویر دل و جاں
بے مصعدہ آئین صفا ہو نہیں سکتا
اک عرصے میں بھی ہوں گرفتار محبت
اس فیض سے دم بھوک رہا ہو نہیں سکتا
کیا ناز و فخر یاد کرکھن میں ترے دہر
نہاں سے مرے شہر باہر ہو نہیں سکتا
الفت تری اس دیکھ، دل میں کرباگیر
اک آنکھ میں جہ سے جہاں ہو نہیں سکتا
مجھ سے ہوئی اک آن میں مری ہو نہائے
کیا تجھ سے یہ آئینہ خدا ہو نہیں سکتا
خدا کے تماشے تری ہم دیکھ رہے ہیں
وہ کیا ہے جو تجھ سے نہ ہوا ہو نہیں سکتا
دریش ہوں گے کتنے ہی دنیا کے بچھے
میں فیض سے شافل بھرا ہو نہیں سکتا
ان فضل کی امید ہے تجھ سے مجھے ہر دم
پاؤں تو میں تجھ سے خدا ہو نہیں سکتا
قدہ کہو تو چاہے تو خورشید نکلے
انسان کا کیا عقدہ کشا ہو نہیں سکتا
موت ہوئی تار کی غفلت میں پڑا ہوں
اک عہد سے بھی عہدہ بجا ہو نہیں سکتا
گوشہ سوا ہوں میں گنہگار آہی
فخار سے کیا خط بظاہر ہو نہیں سکتا
رحمان سے پاؤں آویں نہ ہوتو
یہ تیر دعا تیرا خطا ہو نہیں سکتا

مخزن الفاظ

سلسلہ انالین انگریزی کی پہلی جلد جو صاحب
آندو جانتے ہیں اور انگریزی پڑھنا چاہیں
ان کے واسطے نہایت مفید کتاب ہے۔ چنانچہ فقط وہ امداد و حوالہ
ضروری امور کو وضاحت اور تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے نہایت
صاف و سہل ہے۔ جس کا پڑھنے والا کو معین صاحب جعفری
پروردگار و فرزند انالین انگریزی۔ دہلی۔

ساجن مومنی

پانچویں نمبر مسند مسند احمد صاحب لکھنؤ
پڑھنے کے واسطے نہایت عمدہ کتاب ہے۔ یاد رکھو
مستقل مفید معلومات درج ہیں اور اخیر میں ایک ذریعہ کار
اس کتاب کی تصنیف پر بیخود توجہ دینا چاہیے۔ قیمت ۵۰

دستور خط انگریزی

وہ
انکشاف

یافت

رسول صلعم

اور سنی کہتے ہیں کہ جناب

اس مضمون میں یہ ثابت کرنا مقصد ہے کہ ترتیب خلافت جس طرح کہ در مقدمہ ہوئی جس کے رو سے جناب علیؑ

جو پہلی نمبر برخلیفہ ہوئے۔ یہی ترتیب منجانب اللہ اور حسب اقتضائے مشیت الہی تھی اور شیعوں کا اوجھڑا محض مفردہ

پر داری و افتراق عصائے امت پر مبنی ہے۔ اس کے ثبوت میں ہم قرآن ایک مسرکتہ الامارہ حدیث ہر ملاحظہ فرمائیں

کہتے ہیں جس سے یہ امر بڑی صفائی سے ثابت ہو چکا کہ بالآخر شیعوں کو بھی جناب مرتضیٰ کے رابع الخلفاء رہنے سے انکار نہیں کا ش کوئی سید الفطرت منصف مزاج شیخ

اس پر غور کرنے کی تکلیف گوارا کرے۔ جس حدیث علیؑ میں ہے بخوف طوالت اسکا خلاصہ ترجمہ اردو میں کیا جاتا ہے

یعنی بن سعید السجلی نے امام رضاؑ سے اور انہوں نے اپنے آباؤ کے کرام سے خواہ جناب علیؑ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک دفعہ رسول صلعم کے ساتھ مدینہ کے ایک رستے سے گزر رہے تھے کہ سامنے سے ایک سفید لڑکا

طویل گھنٹی داڑھی دے بڑگ دوچار چوکے اور رسول صلعم سے سلام عرض کیا۔ آنحضرت نے جواب فرمایا۔ پھر وہ بزرگ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا السلام علیک یا رابع الخلفاء ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ پھر کہا یا رسول اللہ کیا ایسا

نہیں۔ آنحضرت نے فرمایا۔ ہاں ایسا ہی ہے۔ پھر وہ تشریف لے گئے۔ میں دعائی گئے عرض کیا یا رسول اللہ اس بزرگ کے قول کا کیا مطلب ہے جس کی آپ نے بھی تصدیق فرمائی۔

آنحضرت نے فرمایا کہ آپ ایسے ہی ہیں۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی کتاب میں فرمایا ہے (خلفہ اول آدم علیہ السلام کے خدین، انی جاعل فی الامم خلیفہ اور خلیفہ دوم حضرت داؤد کے حق میں) یا داؤد انا جعلناک خلیفہ نے

الارض اور موسیٰ کی زبان میں داؤد کو کہا گیا جب انہوں نے قوم میں انکو خلیفہ بنایا تھا اور خود کو طور کوٹ لیا۔ یسے تھی

اخلفنی فی قومی ان اصل کو یہ تیرے خلیفہ تھے اور

جب خدا تعالیٰ نے فرمایا اذان من اللہ ورسولہ الی الناس یوم الحج الاکبر تو اس پیغام الہی کو پہنچا تو آپ ہی تھے اور آپ وہی ہیں اور آپ سے بمنزلہ ہارون من موسیٰ کے ہیں۔ اور کوئی بھی میرے بعد نہیں ہے پس آپ رابع الخلفاء ہیں جیسے کہ اس بزرگ نے فرمایا تھا۔ میں دعائی گئے عرض کیا۔ کہ بزرگ تھے کون۔ تو فرمایا یہ تیرے بہا کی خضر علیہ السلام تھے۔ پس جان لیں۔

آپ اس کو یعنی آدم و داؤد و ہارون و علیؑ یہ چاروں خلیفہ اللہ ہیں۔ بخوار کتاب ینایح المودہ دیکھو اخبار اثنا عشری مطبوعہ ۱۲۳۰ جنوری ۱۳۱۰

فٹ نوٹ فقیدہ عربی مولوی سید مقرب عینان صاحب رئیس جھنگراؤں مولف ذریعۃ النجات صفحہ ۱۵۱ و ۱۵۲ ناظرین میں بزرگ آپ کے انماں کرتا ہوں کہ شیخہ راولوں کی نکتہ آفرینوں کی داد دی جائے۔ انکی بلائے اگر جناب مرتضیٰ کی خلافت بافضل کا دعویٰ کمر در پیسے۔ انکی بلائے اگر سوائے حضرت آدم اور داؤد و ہارون علی نبینا وعلیہم السلام باقی ہزار پیغمبروں کی عظمت پر پانی پھیر جائے۔ مگر انکی جدت طرازی اور نکتہ آفرینی کا کوئی باہر حال مانا جائے نہ

آفرین داؤد حدیث مذکور سے جب دیکھ کر جناب علیؑ کی خلافت بافضل ثابت کرنا میری تمنا ہے۔ اور انکو خلافت تو چوتھوں میں ہی نصیب ہوئی ہے۔ اور اسکا انکار گویا امر واقعہ کا انکار ہے تو اسے اسکی کیفیت میں ایک حدت طرازی اور اختراع پر داری کا رنگ نہ دیا کہ اچھا جناب علیؑ جو پہلی خلیفہ ہی تھے۔ مگر اسکا یہ مطلب توڑا ہی ہے کہ وہ خلفا راشدین رسول صلعم میں سے چوتھوں میں ہیں۔ تو نبی خلیفوں میں سے چوتھوں میں ہیں۔ کیا خوب!

مگر حدت طرازی راوی اور اس کے ہم مشرب گروہ کو جو چاہا جیسے کہ خلافت بافضل کا عقدہ تو پہر ہی حل نہ ہو سکا۔ پھر نہ ہو سکا۔ بلکہ جناب علیؑ کا مطلق خلیفہ ہونا بھی ثابت نہ ہوا کیونکہ یہ اس صورت میں ثابت اور قابل تسلیم نہ ہوا کہ قرآن مجید میں سے جملہ آدم و داؤد و ہارون کے لیے خلیفہ کا لفظ متن آیت سے ہر دفعہ کہلایا گیا ہے

طرح جناب علیؑ کے حق میں بھی کسی آیت سے کسی نہ کسی حدیث سے مستنبط کیا جاتا۔ دوسری طرف اگر اصحاب ثلاثہ کے حق میں زیادہ خلافت کوئی نص نہ بھی ہو جب بھی کوئی قیاسات مایہ نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ خلیفہ اور اخلفنی کے الفاظ صرف تین نبیوں کے حق میں قرآن میں مذکور ہوئے ہیں اور اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ سوائے ان تین نبیوں کے

دوسرے ہزار نام اور العزم پیغمبر میں حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ اور خود رسول صلعم خاص قابل فور ہیں۔ خدا کے خلیفہ نہ تھے۔ حاشا وکلا۔

ہاں کوئی صاحب کہہ سکتے ہیں کہ خداوند کریم نے ان دو تین خلفا کا جو نبی تھے۔ خاص بلفظ خلیفہ قرآن میں ذکر فرمایا۔ تو اسکی بھی کوئی نہ کوئی وجہ ضرور ہوگی تو اس کا آسان جواب یہ ہے کہ خداوند کریم نے اہیت استخلاف میں کہا

استخلف الذین من قبلکم فرما کہ است محمدیہ کے لیے یہ وعدہ بحدیثی وعدہ کر دیا تھا۔ کہ جس طرح پہلے خلفاء ہو گزرے ہیں۔ انہی کے نقش قدم رسول کریم کے خلیفہ بھی بنائے جائیں گے۔ سو الحمد للہ کہ ایسا ہی ہوا۔

تمام صحابہ کرام باعث استفاضہ حضرت رسول کریم مکوتی صفات اور ملائیک کے منظر تھے۔ اور جن میں سے خداوند کریم نے جناب ابوبکر صدیق کو انکا سردار بنا دیا۔ اور اس طرح کہ وہ پہلے خلیفہ امہ آدم کے منظر بظہر ہے۔ دوسرے خلیفہ حضرت داؤد و صاحب شمشیر و صاحب جہا داؤد صاحب جہا تھے جو انکے منظر جناب عمر فاروق بظہر آئے گئے۔

باقی رہی حضرت ہارون والی خلافت سو قرآن سے علیؑ ہرے کہ وہ امن کی خلافت نہ تھی بلکہ الیٰی جہگڑے والی خلافت تھی۔ ہارون کے مصداق جناب مرتضیٰ کو شیعہ بناتے ہیں۔ تو بسم اللہ جیشم روشن دل استاد لیکن یاد رکھو کہ ہارون خاص وقت تک تھے۔ دیگر معلوم ہو کہ کوئی صاحب اگر حدیث مذکور کی مزید تائید چاہیں۔ تو وہ یہ ابوالقاسم مجتہد لاہوری و سید علی الحائری لاہوری کے رسالہ بران البیان مطبوعہ مطبع حسن المطابع ص ۱۵۷ سے اپنی تسلی کر لیں۔

جہاں اس فارسی عبارت یوں مرقوم ہے شیخ محمود بن سیر بہ علیؑ گفت السلام علیک یا رابع الخلفاء پس برآمد فیض شد پیغمبر فرمود این شخص خضر نبی بود۔ تقریر معروضہ بالاسے دفع ہو چکا ہے کہ داعی الخلفاء کا جو مفہوم حدیث مذکور میں ہے وہ باوجود تفصیل بہر بھی محمل ہی رہا۔ اور اس سے خلافت مرتضوی برعموماً اور خلافت بافضل کے تنازعہ برخصوصاً کوئی روشنی نہیں پڑتی۔ اس واسطے سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر اس قول کی تفسیر کس طرح کی جائے۔ آخر وہ حدیث ہے اور اس کے راوی بھی آئمہ معصومین میں۔ لیکن چونکہ تفسیر بالاسے فریقین شیعہ و سنی میں منوع ہے۔ البتہ تفسیر قابل قدر وہ ہے جسکو بقول شیخہ الراخون فی العلم بیان فرمایا اور پھر چونکہ یہ معاملہ اہلبیت کے عیش و چراغ جناب علیؑ کے متعلق ہے۔ اس واسطے میں نے بڑی محنت سے

اس قول کی تفسیر کے لیے ایک ایسے بزرگ کو تلاش کیا ہے جو جناب مرتضیٰ کا بارخوار احمد محرم بزاز جان نثار بھی ہے۔ اور علاوہ اس کے اہلیت بھی ہے اور بقول شیخ بہ نسبت باہر والوں کے گھر والے گھر کے معاملات سے بخوبی واقف ہوتے ہیں اہل اللہیت اور سی جافیہ یہ صاحب حضرت سلمان فارسی ہیں جس کے علم کی دست بخئی تعریف بھی کتب شیعہ میں مذکور ہے۔ کوئی جاہل ناخوادمہ عرب نہیں کہ ان کا بیان اور تفسیر قابلِ سماعت نہ ہو۔ اور اس فیہر کا ذکر بھی ہم خارجہ نصیر الدین مشہور برحق طوسی کی نہایت مشہور معروف کتب اخلاق نامہ صریح نامی سے ہیہ ناظرین کرتے ہیں۔ یہ کتاب کئی برسوں سے پنجاب یونیورسٹی میں خفیہ ناضل کی جماعت کا کورس بھی ہے محقق طوسی کے کلام کی جو عظمت و وقعت شیعوں میں سے اسکی تشریح کرنا تحصیل حاصل ہے۔ لہذا اب اس تفسیر کا ذکر ضروری ہے محقق طوسی فرماتے ہیں واصل المؤمنین رضی اللہ عنہ مزاج بوسے تاجد سے کہ مردمان اور جان عیب کروند و گفتہ لولا عابدہ فیہ و سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور اگت در مزاجے کہ باد بکروند اخر لک الی اللہ العلی

یعنی جناب علی بہت ظریف الطبع تھو۔ یہاں تک کہ لوگ انکو اس بارہ میں معیوب کرتے تھے۔ اور کہتے تھے۔ کہش آپ میں ظرافت کی عادت نہ ہوتی۔ اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ ظرافت کرتے ہوئے دیکھکر جناب علی کو عرض کیا تھا کہ اس عادت سے ہی آپ کو چوتھو دفعہ پر ہنچا یا۔ دیکھو اخلاق نامہ صریح مطبوعہ نول کثور ۱۳۲۵ھ کیوں معزز ناظرین اب تو آپ کو رابع الخلفاء کی حقیقت و تفسیر واضح ہوگئی یا نہ۔ میں تردید سے محقق طوسی کا شکوہ اور کرتا ہوں شیعوں نے ایسی دھندلکن رویت اپنی اخلاقی کتاب میں زبان حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے فرمائی۔ باعلی کلام فخر کا مطلب کوئی سمجھے تو کیا سمجھے بد کہ بے سہمائے حضرت کے نہ جب خود مرتضیٰ سمجھے حقیقت رابع الخلفاء کی یا مصطفیٰ سمجھے یا مسلمان نارس راز دار مرتضیٰ سمجھے۔ اور ان خلافت خلفائے راشدین میں ہمارے شیعوں احباب جو تھتہ جناب علی کا کھینچتے ہیں۔ اور جو بوسہ در شک و بغل طبعی کے خط و فعل اس میں دکھاتے ہیں۔ انکو اس رویت کے مطالبہ کرنے کے بعد شرم کرنا چاہیے۔ کیونکہ جناب مرتضیٰ جیسے خوش طبیعت شگفتہ مزاج اور شریف و نجیب بزرگین کی فطرت اور جبلت سے سب سے انکو واقفیت تھی

نہیں ہے۔ کیا اس روایت سے ہم یہ نتیجہ نکال نہیں سکتے کہ جو جو شکرت و تحسین کے واقعات برضاد اصحاب علیہ جناب علی کی ذات و اوصاف سے وہ منسوب کرتے ہیں۔ وہ یا تو سب سے غلط یا سب لفظ سے بھڑے ہوئے ہیں اور اگر واقعی واقعات درست بھی ہیں۔ تو وہ آج کی جلی ظرافت و خوش طبعی پر محمول کئے جائیں اور اگر سچ ہو جو تو مر حمانہ ہم الف بین قلوبہم اور لا تجعل فی قلوبنا غلا للذین امنوا کہ مصداق ای ایسا ہی ہوتا چاہیے اور اس کے خلاف جناب علی کی طرف سے مخالفت کے لواظہا ہرگز نایسے نزدیک تو سوراہ کا مرتکب ہونا ہے۔ والسلام علی من اتبع الهدی خاکباز کا میر المومنین غلام محمد خادم بھیر دی

نیک جوابی

ڈاکٹر عبدالغنی قیدی کاہل کے متعلق جو مضمون پر میں بیان فضل کریم صاحب نے چھپوایا تھا۔ اسے جواب میں ڈاکٹر نے ذکر کر کے بہائی غلام حیدر نام سے ایک گائیوں کا پھر انہو خط میاں فضل کریم کے نام بھیجا ہے اس کتاب میں عورتوں کی صحبت کے واسطے مفید باتیں اور زمانہ امراض کے علاج کیواسطے ضروری اور جناب ڈاکٹر شرح۔ س حسن صاحب ساکن امرتسر نے نہایت محنت سے لیا کر کے سلیس اردو عبارتوں میں مہند دستا کی بی بیوں کیواسطے ایک عمدہ تحفہ لیا کر کے رام حمل کے حالات کو نہایت ربط سے بیان کیا ہے اور نو ذرا پید کی خبر گیری کے حصص بھی مفید معومات درج کئے ہیں۔ یہ کتاب درسی کتاب کی قطع اور طرز کتابت پر عمدہ لیا کر گئی ہے جو بیسیاں بھی پڑھی ہیں انہیں چاہیے کہ منگو کر پڑھیں کتاب ڈاکٹر صاحب مرحوم سے بغیر ایک روپیہ ملکتی ہے۔

ڈاک ولایت

پر بسبب کی گئی پیش ڈاک ولایت عموماً اخبار میں درج نہیں ہوتی رہی لیکن بہت سے دوستوں کے اصرار پر اس مسئلہ کو جاری کیا جاتا ہے۔ (ڈاکٹر)

خلفائے باہل

امام تھائے رحم کسے روپ کی اس گفتہ بہ حالت پر جو بی بی مذہبے اس کی بنا کر ہے لیو عی دین کہ ایسا ہی اگر وہ تھو ہے کہ آدمی آنکھوں پر چڑی باندھے جوئے ایک ہاتھ سے پادی صاحب کی جیب میں اپنے پیسے ڈالتا جاکی اور دوسرے ہاتھ میں پادری صاحب کی لٹھی کو

میرزا محمد علی صاحب نے ایک کتاب میں ان لفظوں پر بتا کر آرزو ہے کہ اس آسمان پر چاہیے کہ کمانی

میرزا محمد علی صاحب نے ایک کتاب میں ان لفظوں پر بتا کر آرزو ہے کہ اس آسمان پر چاہیے کہ کمانی

میرزا محمد علی صاحب نے ایک کتاب میں ان لفظوں پر بتا کر آرزو ہے کہ اس آسمان پر چاہیے کہ کمانی

کچلے ہو۔ اور اس کے ساتھ انہیں یہ بتایا جاتا ہے کہ یہ الہامی کلام ہے تو سب سے اہم اور اہم کے الفاظ ان کے واسطے قابلِ غور ہو جاتے ہیں۔ اور ایک حد تک وہ معذور بھی ہیں کیونکہ اس کے سامنے جو اہم پیش کیا گیا ہے۔ وہ ہے نکلیا۔ یہ دعوت کے ان فیض زدہ لوگوں میں سے بعض نے ملکر کئی ایک نجین بنائی ہیں جن میں سے ایک کا نام انٹرنیشنل پازے فی ورث کا نگریں ہے۔ جیسا کہ اجلاس مشہور میں شہر نیلپور میں ہوا تھا اور وہاں کے ایک محقق بی۔ ایچ لیوی صاحب نے ایک لیکچر دیا ہے جس میں ان کے کتب و فرس لائبرس میں سے چاب کر لیا گیا ہے اس لیکچر میں یہ ثابت کر کے پیش کی گئی ہے کہ باہل جو خدا کا لفظ اور اسکا مفہوم ہے۔ یہ ان بت پرستوں کا لیا گیا ہے جو باہل کے نام سے اپنے یہ ان بت پرستوں سے لیا گیا ہے جو باہل کے نام سے اپنے اپنے قومی بزرگوں کو بدنامی کے واسطے جو گویا اس رسالہ میں شیخ باہل کی طرف راہنمائی کی گئی ہے اسلئے ہم اس کے جواب کے واسطے باہل کے پھول نور افشاں کو مشورہ کرتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کے پیچھے پڑے اور آئے دن آرزو کہ امت کے استعمال کرنے کی بجائے اپنے پیچھے ہٹ کر فریضہ کو مان لیا آگ لگ دی ہے اس میں شک نہیں کہ میرا کریم صاحب نے بیان کیا ہے باہل کے مجموعہ پر بہت سے بے اعتدالی کے زمانے گزرے ہیں۔ پہلے حرکات عروفا پر نہ ہوتی تھیں۔ پھر جو لوگ غاشیہ کہتے تھے وہ عداوتیں بھی اندر داخل ہو گئیں۔ یہ باتیں تو بہت سے محققین باہل سے پہلے ہی لکھی ہیں لیکن سچے عیب انکشاف چو لیوی صاحب نے کیا ہے وہ یہ ہے۔ کہ جو باہل کی تکمیل صدائال میں ہوئی تھی آخری تاریخ ۱۳۵۵ھ کی ہوئی ہے گویا صدائال میں باہل میں تحریف و تبدیل ہوئی رہی ہے۔

استاد انڈین کا اخبار نیو لٹ ۳۱۔ سنی سال کے پرچہ اتحاد اور اتفاق پرہ کر کے کی کو شش کئی چاہیے کہ یہ کیا جی ضرورتوں کے لحاظ سے یہی بات ہر دو اقوام کے واسطے مفید ہے

ماہی۔ کہ
سے جا میں
دوست دی اور

دن سلسلہ احمدیہ اپنے اپنے حالات
میں رہیں جس میں وہ بتائیں کہ بیعت سے پہلے
کس حالت میں تھو اور اس کے بعد کیا دینی اور
دنوی ترقی کی۔ آپ کے حالات کیا دلچسپ اور
وجہ انگیز ہیں۔ حضور مسیح موعود علیہ السلام کی وفات
کے بعد آپ نے ضحفا کی دستگیری اور اس پرانہ
سالی میں چندہ کی وصولی کی دسلے جوانہ ہمت
دکھائی۔ وہ بہت سے نوجوانوں کے لیے اسوہ

ماہر کپہ کر منصور مہو

پیدا ہوا۔ میرناہر میرے والد کا نام تھا۔ انکے والد کا نام
میرناشم علی صاحب اسکے بعد مجھ پر بھی طبع یا وہ نہیں۔ کیونکہ
خند میں کل کا خدات گم ہو گئے سنا ہے کہ خاندان خان
صاحب جو نادر شاہ کے مقابلہ میں شہید ہوئے تھے۔ وہ
ہمارے جد امجد کی کم از کم چوتھی پشت تھے۔ پرانے نسب تو
مشہور ہو۔ وہ سب تھے۔ لیکن شاہی خطاب خان تھا
میرے والد صاحب کے نانا صاحب محمد نصیر عرف حضرت
تھے۔ جن کے نانا حضرت خواجہ میر درد صاحب علیا رحمۃ

دلی کے غدر سے ایک سال پیشتر میرے والد صاحب
اپنی جائداد کے حصول کے لیے آ رہے ضلع شاہ آباد گئے
تھے۔ وہاں میونسپل کا انتقال ہو گیا۔ میں تیم رہ گیا
میرے مامو صاحب میرنا حسین صاحب میری اور میری
دالہ صاحبہ کے شغل ہوئی۔ اور اس سال کی عمر میں
عبدالکریم مرحوم کی لڑکی سے میرا بیاہ ہوا جو مرزا غلام
صاحب المعروف بکشان صاحب کی نورسی ہے۔ پھر
۱۲ سال کی عمر میں اپنے مامو صاحب مرحوم کی شاگردی
کے اور پیمائش دلیہ کا کام ان سے سیکھ کر میں محکمہ
۱۹۱۸ء میں سب اور میرا ہو گیا۔ اور وہاں تو میں پہلے
ہی تھے کہ علی بخش المعروف محمد علی صاحب مولوی خواجہ

بٹالوی کے بڑے بہائی ماہر پوچھیں فارسی کے میرے
استاد تھے۔ انکی صحبت میں میں موعود راہی ہو گیا تھا
اور میں نے مولوی عبد اللہ صاحب غزنی علیہ الرحمۃ
کے ماتہ پر بیعت توہ کی۔ پھر ششہ میں میں حضرت
مرزا غلام احمد سے ملا۔ مگر اس وقت نہ انکا کوئی دعویٰ تھا۔
نہ مجھ کو کچھ سمجھ تھی۔ مگر ہمیشہ کے لیے کا پیش خیمہ تھا۔
میں حضرت مسیح علیہ السلام سے میری پیشی نصرت جہان کی

کا کسح ہوا۔ اس کے بعد مولوی محمد حسین بٹالوی کے بچے
سے یہ عاجز حضرت مسیح و مہدی سے منکر ہوا۔ اور گنتنی
سے ہی پیش آتا رہا۔ پھر خدا تعالیٰ نے میری دستگیری کی
اور جیلہ اول جو ششہ میں ہوا۔ اس میں مجھ پر حق کہا
اور میں دوبارہ احمدی بنا۔ اور جب میں نے پیش لی۔ اور قادیان
میں آکر رہا تو زیادہ فائدہ پہنچا۔ میں نے خدا سے بہت
سی پیشگوییوں پوری ہوتی اپنی آنکھ سے دیکھیں۔ ہندت
دیکھ ام کی پیشگویی عبد اللہ آتم کی نسبت پیشگوئی یا تبارک
من کل فی حقیقت۔ یا توں من کل فی حقیقت وہاں پیشگوئی
دلیہ۔ میرے بیٹے محمد اسحاق کو حضرت صاحب کی دعا
سے دودھ طاعون سے رہائی ہوئی جس میں سے

ایک دفعہ سگھٹ میں باوجود ۲ گھنٹوں کے لڑکا دھننے
لگا۔ اور حضرت صاحب کی دعا فوراً قبول ہو گئی مولوی
محمد علی صاحب سکریٹری صدر انجمن کو جب یقین ہو گیا کہ
مجھے طاعون ہے اور میں اب رخصت ہو بیڑا ہوں اور
وصیت لکھوانے لگے۔ اس وقت انکو حضرت صاحب نے
یقین دلایا کہ تمہیں طاعون نہیں اور تم طاعون سے
نہیں مرے گے۔ ورنہ میں جو ہا ہوں یہ کہہ کر حضرت صاحب
نے انکا ماتہ پکڑا اور فرمایا تمہیں بخار کہاں سے خدا
ہا۔ اور جہ کا بخار کا فور ہو گیا۔ میں اگر اس خدا کے

مہدی اور مسیح سے تعلق پیدا نہ کرتا۔ تو کیا ہوتا۔ ایک
مولوی آدمی دلی میں جس کو کوئی پوچھتا نہیں تھا۔ ایک محرم
الانوال شخص جس کی کچھ قدر قیمت نہ ہوتی۔ اب میں
کئی لاکھ آدمیوں کا محبوب اور پیارا اور کرم و معطر ہوں
میری بیٹی ایک قوم کی ماں ہے جسکو وہ بڑی تعلیم سے
ام المؤمنین کہتے ہیں میرے بیٹے قوم میں بہت معزز و
کرم ہیں۔ میری بیوی قوم کی نانی صاحبہ ہیں۔ یہ دنیاوی
اعزاز ہیں۔ اور مجھ کو اس پیار کے قرب کے باعث پیدا
ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں جہاں میں فضل کر لیا کیونکہ
یہاں کا فضل وہاں کے فضل کا ثن ہے یہ میرا مختصر
حالی اس بابت سے ملکہ دنیا اور دین میں عزت حاصل ہوئی

اگر میں اسکا اقتدار نہ کر لیں۔ تو نہ ناشکی قابل مواخذہ ہوگی لہذا
میں اسکا شائع کرنا مناسب سمجھا۔ میرے دو عقائد ہم جہاں
پہلا اور پہلا حال سب مختصر لکھ دیا کہ میں اسے شائع
کر دوں اور چھت کے ملک اس سے فائدہ حاصل کریں
اور بہتیں اور مجھ کو ثواب ہو۔ اور قادیان کے ضحفا کو
کچھ پیسے بھاریں۔ چہ خوش ہو کہ برکد بیک کر شکر کار
ماہر میرناہر صاحب

نور دعوئی نہ رنج

نور دعوئی نہ رنج۔ ۱۰ مارچ ۱۹۲۹ء
میں کی شیعہ صاحب امر دی نے
حضرت ابو بکر صدیق سے حضرت فاطمہ کا ناراض ہو کر وفات
پاؤں وہ وغیرہ ثابت کرنا چاہتے۔ میں یرون ہوں کہ
معرض نے بلا دیکھنے کتب میرے کہتے ہیں ایسا
کیوں خیال کر لیا کہ ابو بکر صدیق سے دختر رسول خدا ناراض
ہو کر گئیں۔ کیونکہ ہو سکتے کہ پیغمبر کی دختر جنگجو ایک
نیلیم سے یہ یقین تھا کہ پیغمبر کا مال کسی کی میراث نہیں ہوتا
بلکہ وہ صدقہ ہوتا ہے جیسا کہ بخاری کی حدیث مالک بن
اوس حدیث انصاری سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ علیہ السلام
نے تمام صحابیوں کو حج کر کے اثبات مدعا کی شہرت کو
عام و خاص تک پہنچا دیا۔ کہ رسول کا مال صدقہ نہیں ہوتا
اس مجلس میں حضرت علی رضی عنہ اس چچ عبدالرحمن بن عوف
سعد بن ابی وقاص اور دوسرے عوام پہنچے اور بہائی بھی
موجود تھے ان سب صحابیوں نے خلیفہ اول کی درخواست
کو تسلیم کیا کہ ہر ایک۔ پراختیار کر دیا۔ کہ انبار کا مال
صدقہ ہوتا ہے۔ پس اس عظیم الشان شہادت میں ایک شہادت
حضرت فاطمہ کے لیے نہایت زبردستی علیہ السلام
کی بھی تھی۔ جو منہ زار قرآن کے جناب سیدہ کے لیے
بالسیرم تھی۔ اگر حضرات شیعہ بخاری کی حدیث مذکور کو اس
وجہ سے تسلیم کریں کہ اس میں اخیر راوی مضطرب ہیں اس
مضمون کو محمد بن یعقوب رازی نے کافی میں ابی النخعی
ابی عبد اللہ جعفر بن محمد صادق علیہ السلام سے نقل
کیا ہے۔ کہ بیک نبیوں کا مال کسی کی میراث نہیں۔ اس
ابیر شیعہوں کو ایمان بالیقین رکھنا چاہیے کہ فاطمہ
کو نہ دعویٰ رہا نہ ابو بکر صدیق سے رنج۔ بلکہ ان سب امور
کو یکجا ہی غور سے صحت معلوم ہوتا ہے کہ جب فاطمہ رضی
کو یہ معلوم ہو گیا کہ داتھی نبی کا مال صدقہ ہوتا ہے تو ان کو
ذکوئی دعوئی رہا۔ مذکور شدہ۔ بلکہ حضرت ابو بکر صدیق نے بغیر
ازدلیہ تقویٰ و صفائی کے خیال کیا کہ اسکا واسع مقصد

www.aail.org

مکمل رسالہ لکھیں
ماکسیت و علیہا

رہن؟

اگر کسی ماں کو سزا دی جائے کہ وہ اپنے بچہ بٹ لیں کرتی ہے یا کسی کو اس بات کی سزا دی جائے کہ کسی اپنے عزیز کی موت پر غمگین کیوں ہوتا ہے یا کسی پر نفع پہنچنے پر خوش کیوں ہوتا ہے۔ کیا انسان آنکھیں دیکھتا کیوں ہے۔ کان سے سنتا کیوں ہے۔ منہ سے کہتا کیوں ہے۔ زبان سے بولتا کیوں ہے۔ جاہل سے جاہل اس بات کو صریح ظلم سمجھتا ہے اگر ان باتوں پر سزا دی جائے وہ کیا ہوگی یہی کہ سب باتیں انسانی فطرت میں داخل ہیں۔ اس میں انسان مجبور ہے۔ اور لانا اس سے وہ باتیں ظہور میں آتی ہیں انسان تو وہیں تک متکلف ہے جہاں تک کہ اس کی قدرت اور وسعت میں فطری قوی خدا نے دے رکھے ہیں مثلاً آنکھ سے دیکھنا ایک فطری بات ہے مگر صرف اتنا انسان کی قدرت اور وسعت میں ہے کہ وہ اس سے محرم کو دیکھے اور غیر محرم کو نہ دیکھے۔ چنانچہ اسلامی شریعت نے انسان کو صرف اسی بات میں متکلف کیا اور محرم یا غیر محرم کو یا اور ایسی باتیں جن سے برا اثر پڑتا ہے ان کو نہ دیکھے اسی طرح کان کو صرف یہ حکم دیا کہ وہ جہاں باتیں سنے کیونکہ یہ اس کی قدرت میں ہی زبان سے سچ اور جہاں باتیں بولے۔ جہاں اور بری باتوں سے پرہیز کرے کیوں کہ یہ اس کی قدرت اور وسعت میں ہے۔ فرض کیا ہر معاملہ میں انسان کو وہیں تک متکلف کیا ہے جہاں تک کہ اسکی طاقت اور وسعت میں ہے چنانچہ اس فلسفہ کو کسی لطیف طرز میں فرمایا لا یتکلف اللہ نفساً الا وسعہا لہا ما کسبت و علیہا ما اکتسبت یعنی اللہ نہیں متکلف کرتا کسی نفس کو مگر جہاں تک اس کی وسعت ہے۔ اسی کے فائدے کے لیے ہے جو کچھ کہہ کر وہ نیک کام کرتا ہے اور اسی کے لیے نقصان دہ ہے جو کچھ کہہ کر وہ بے عمل کرتا ہے اس میں شریعت نے جہاں یہ ذریعہ پر حکمت قانون بتلایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو وہیں تک متکلف کیا ہے جہاں تک کہ اسکی وسعت اور قدرت ہے وہاں یہ بھی بتلایا کہ شریعت جو قائم کی گئی ہے۔ یہ انسان کے اپنے فائدے کیلئے ہے جیسا کہ اس کی طبع شریعت لعلت نہیں بلکہ رحمت

ہے۔ کیونکہ اس پر چل کر انسان فائدہ اٹھاتا ہے اور اگر خلاف کرے گا اپنا نقصان ہے اور اس میں یہ بھی سچائی ہے ہر اچھا حلقہ بنایا کہ نہ انسان خود کرتا ہے اسکی فطرت میں داخل نہیں۔ اور اس کا وبال ہی اسی پر پڑتا ہے یہ نہیں کہ گنہ کوئی کرے اور پکڑا کوئی جاوے۔ اب اس کے خلاف جیسا کہ اس نے ایک عجیب و غریب حکم بنا دیا ہے کہ انسان فطرتاً گنہگار ہے۔ یہ کہنا بڑا ظلم ہے جیسا کہ ادھر ثابت کیا گیا کہ جو چیز انسانی فطرت میں داخل ہے۔ اس پر انسان کو سزا دی جائے۔ کوئی انسان اسے نہیں مان سکتا کہ خدا سزا دے اتنا بڑا ظلم ہے کہ وہ خود ہی تو ایک بات انسانی فطرت میں داخل ہے اور ہر جہاں انسان اپنی فطرت کے موافق کام کرے۔ تو اسے سزا دے ایسا دین کبھی خدا کی طرف سے نہیں ہو سکتا۔ سچا دین وہی ہوتا ہے جو انسان کی فطرت کے مطابق ہو۔ بلکہ عین فطرت ہو کیونکہ فطرت خدا کا فعل ہے۔ اور خدا کی کتاب جو دین پیش کرتی ہے وہ خدا کا قول ہے تو قول اور فعل میں تطبیق نہایت ضروری ہے۔ سچا دین وہی ہے جو انسانی فطرت کا لحاظ رکھے چنانچہ قرآن مجید نے دین اسلام کی نسبت فرمایا کہ فاطمہ و جہاں للذین حنیفاً فطرت اللہ التي فطر الناس علیہا لا تبدل خلق اللہ ذلک الدین الذیقیم و لکن اکثر الناس لا یلمزوں۔ ترجمہ۔ پس قائم کرنا سچا دین کے لیے اعتدال پر اسکی فطرت میں پر اللہ نے انسان کی بناوٹ بنائی اسکی تجویز کردہ پیدائش میں تبدیلی نہیں ہوتی۔ یہی سید اور بکا دین ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے اب دیکھو یہاں صاف صاف بتا دیا کہ جو کچھ فطرت اللہ نے بنا دیا ہے۔ اس میں تبدیلی نہیں ہو سکتی (اسیے دین اسلام عین فطرت کے مطابق بنایا گیا ہے۔ اور جہاں اس کے سچے اور محکم ہونے کی دلیل ہے۔

اس میں جیسا کہ اس نے یہ دھوکا سلا اس لیے لکھا تھا کہ کسی طرح یہ ثابت ہو جائے۔ کہ ساری دنیا گنہگار ہے صرف ایک یسوع بیگناہ ہے کیونکہ وہ خدا کا بیٹا ہے۔ اور بوجہ بیگناہ ہونے کے وہ صلیب پر چڑھ کر کفارہ ہوا۔ اول تو کسی بیگناہ کا گنہگار کے بے پھانسی پانا ایسا بڑا ظلم ہے۔ کہ انسانی فطرت اور عقل برداشت ہی نہیں کہ سکتی اور بہرہ زور کی تعلیم کو دیکھ کر اگر اپنے سر کو پتھر سے پھونک کر مار دے تو زیہ کو کون فائدہ ہو سکتا ہے اور واقعات نے ہی ایسا ہی ثابت کیا کہ یسوع کے صلیب پر چڑھنے سے کچھ فائدہ نہ ہوا کیونکہ عیسائی قوموں میں گنہگار کے مدمدم ہونے کے

بجائے اگلے گنہگار کی تفتی ہوئی۔ اور آدم کے گنہگار کی سزا پھیل میں جو مقرر ہوئی تھی۔ کہ مرد و پشانی کے پسینے سے دہلی لپکا اور عورت درد نہ سے بچ چکی وہ اب تک خود میسایون میں بھی باقی ہے خیر صراحتاً یہاں کفارہ پر بحث کرنا نہیں ہے ہمارے مثنیٰ محمد صادق صاحب نے اپنے کفارہ کے رسالہ میں اسکی خوب زور سے تردید کر دی ہے اور اس باطل کا سر کھل دیا ہے اب اسے اب تو اس دھوکے سے کہ انسان فطرتاً گنہگار ہے۔ یسوع بھی گنہگار ہو کر بری نہیں ہوتا بن باپ پیدا ہونا کوئی خوبی میں داخل نہیں یہ بھی محمد رسول اللہ صلیب پر احسان سے کہ روڈی مسلمانوں کو سزا دیا ہے کہ بن باپ ہی ولادت ہوئی تھی ورنہ کوئی گنہگار کی کیسی ہی عقیقہ کیوں نہ ہو حاملہ ہو جائے تو کبھی کوئی عیسائی حج بڑے سے بڑا راسخ الاعتقاد داری بھی یہ فیصلہ نہ دیکھا کہ روح القدس سے حاملہ ہونے کے بعد و ہمد صدیقہ یعنی اسکی ماں صدیقہ تھی بلکہ ہمیشہ کے لیے گروڑا مسلمانوں کو تسلیم کر دیا کہ اسکی ولادت جائز تھی۔ مگر آہ اس ناقدر شناس قوم نے اسی پیارے خدا کے برگزیدہ کو جسے زیادہ گایاں دیں میں نے اور دنیا میں جس نے خدا سے خبر پار کر گویا دی کیا دنیا میں محمد رسول اللہ صلیب کے سوا کوئی انسان جو جس نے گواہی دی ہو کہ مسیح کی ولادت جائز تھی۔ کیونکہ مریم کی عصمت کا حال صرف خدا کو معلوم تھا اور خدا نے خبر پار دینا کے آگے گواہی دینے والے صرف آنحضرت صلیب ہی تھے مردوں کی گواہی کوئی وقعت نہیں کہ کبھی یسوع کے دامن سے اس داغ کا نشانہ والا وہی برگزیدہ تھا جس کے عیسائی سب سے بڑے دشمن ہیں کیا دنیا میں اس سے بڑھ کر کوئی ناقدر شناسی اور احسان فراوانی کی مثل ہے

فرض! یسوع کا بن باپ ہونا کوئی خوبی نہیں۔ بلکہ بچ پوچھ تو مریم کو یسوع کے لیے ایک انتہا تھا اور ہمارا سخت انتہا تھا۔ خدا نہ کرے کوئی اس قسم کے انتہا میں مبتلا ہو۔ جو یہ خیال باطل کہ اس طرح یسوع بیگناہ ثابت ہوتا ہے غلط ہے۔ بلکہ اس سے تو انسان فائدہ گنہگار ثابت ہوتا ہے۔ اول تو خود بائبل میں ہی کتاب اوب پنا آیت نہیں لکھا کہ جو عورت کے پیٹ سے پیدا ہوا وہ کیسے پاک ہو سکتا ہے پھر بائبل کے مطابق سب سے پہلے گنہگار وہ عورت ہے کیا کہ بائبل میں لکھا ہے کہ سب سے پہلے شیطان نے چوکھا

لہذا اسلام کی نسبت فرمایا

(۳) لایکھف اللہ نفساً الا وسعہا۔ اہل کسی شخص کو
شکست نہیں کرتا۔ گرجا بنگا اس کی وسعت ہو جو بات
اس کی وسعت سے باہر ہو اسکے لیے شکست نہیں کرتا۔
گناہ اگر فطرت میں مرکوز تھا۔ تو اس سے بچنا انسان کی قدرت
اور قدرت سے باہر تھا۔ پس گناہ سے بچنے کا حکم ہی مذہب
جائنا کو عیب گناہ سے بچنے کا حکم دیا گیا تو معلوم ہوا کہ گناہ
انسانی فطرت نہیں۔ چنانچہ اس کی زیادہ توضیح کے لیے
ساتھ ہی فرمایا کہ

۴) لہا ما کسبت وعلیہا ما اکتسبت اسی کے فائدہ کے لیے جو کچھ وہ دینی کھاتا ہے اور اسی کا نقصان ہے۔ جو کچھ وہ بی کھاتا ہے کسب اور اکتسب کے معنی ہیں کسی چیز کے حصول کی کوشش کرنا کما کی کرنا میں؟ بتلایا ہے کہ ان باتوں کا غل وہ شخص خود آپ ہے اور یہ سب خارجی چیزیں ہیں۔ ان میں سے خواہ کوئی بچی کھالے اور خواہ کوئی بڑی کھائے اور یہ سب کچھ اس کی وسعت اور قدرت کے اندر ہے ورنہ اس قدر کبھی مشکلات نہ کرتا۔ اب ان باتوں کی تائید میں ایک اور آیت ہی پیش کیجاتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان اپنی پیدائش میں ہی بنیں کہ گنہگار نہ بنیں جو تا بلکہ صبح ہو تا ہے اور ہر ایک قسم کی نیکیوں اور برائیوں کی صلاحیت اسکی روح میں جوئی سے پیدا فرماتا ہے۔

۹۔ فلما نقلت دعوا الله ربها لن ألقينها صالِحاً
لنكون من الشكرين ؕ فلما ألتهماعلماء جلاله
رض کا وہ فیما اثناء پر جب محنت عمل کر چو سے زیادہ
پہلو پہنچ رہا تھا کہ تودو درمیان بی بی، اللہ سے جو ان
دونوں کا رعبے دعائیں مانگنے لگتے ہیں کہ اگر ہمیں صالح
اولاد دے تو ہم شکر گزار ہونگے دشکار کرنے سے عربی میں
مقصود ہوتا ہے کہ جو چیز جس مقصد کے لیے پیدائی گئی ہے
اس میں اسے لگا نا چاہئے ورنہ کی اور نیکی کی تقسیم دینا
شکر گزار ہی کے ماتحت ہے ما خلقت الجن والانس
الا ليعبدون یعنی جن اور انس کی پیدائش کا مقصد
ہماري عبادت کرنا ہی، پر جب ہم نے انکو صالح ریجہ دیا
اور اس میں جو اللہ نے انکو دید تہا اللہ کے شریک بنانے
لگے یعنی دنیا کو مشرک بنا یا۔ اس آیت سے معلوم
ہوتا ہے اللہ تعالیٰ جو بحیثیت فرمائے وہ صالح ممتنا
ہے۔ اور اس کی سوغ میں ہر قسم کی صلاحیت نیکی اور برقی کی
ہوتی ہے چنانچہ اس کی تائید حضرت رسول مقبول سلمو کی
س حدیث سے بھی ہوتی ہے کل ما لوہ یولد علی

فطرۃ الاسلام فانیس ہمارا
 دینصرانہ یعنی ہر ایک بچہ
 ہوتا ہے پھر اس کے والد
 یا جیسوی لیسای بناتے ہیں
 بے اسی کا ذریعہ اختیار کر لے
 تو اسلام میں فطرت پر ہی جاتی ہے
 تعالیٰ کی کائنات پر خدائی کو ملی ہو

شخص۔ یعنی مسلمان وہ ہے جو اپنے منکر اللہ کے لیے دے اور ہر نیکی کو نیکو الّا جہۃ اور جہنم کو اس طرح سمجھے: گویا یہ بھی دیکھ رہا ہے زیادہ اُسے ویکہ رہا ہے پس اسلام زمین فطرت ہے یہ والدین کا اثر ہے جو انہیں فطرت انہوں پر ڈالتا ہے مگر کیا اس حد پر لندن جہنم سکتا ہے کہ یہ سب میرے والدین کا تقو سے ہرگز نہیں۔ چنانچہ فرمایا

۱) واذا اخذ ربك من بني آدم من ظهورهم ذرتهم
واشاهدهم على انفسهم السب بر كبر قالوا لبي سجد
ان تقولوا ايعاد القيامة انا كنا عن هذا غافلون
او تقولوا انا اشرك ابا وامن قبل وكنادرتك
من بعدهم فصل كيف افعال المبطون وكذلك
لفصل الايات ولعلمهم يرجعون ترجمہ - جب یہا
تیرے رب نے آدم کے پیٹوں سے انکی پیٹوں سے انکی نگوں
کو اور خود انکو گواہ ٹھہرایا اپنے نفسوں پر کہ میں تمہارا رب
نہیں۔ انہوں نے کہا ہاں تو ہمارا رب ہے ہم گواہ ہیں
اور یہ اس لیے کہ تم قیامت کے دن نہ کہنے لگو کہ تم اس
بات سے بے خبر رہے یا کہنے لگو کہ ہمارے بڑے پہلے
سے شرک کرتے تھے اور ہم اسکے بعد انکی اولاد ہے تو کیا میں
ان باطل پر چنے والوں کے کاموں کے بڑے میں جا کر کچھ
کے اور اسی طرح ہم نشانوں کو کہوں کہ وہ کہتے ہیں۔ اور
یاد یہ کہ رجسٹر کرین مطلب یہ کہ جب تیرا رب بنی آدم کے
اولاد کو کرتا ہے تو اس کو خود اپنے نفس پر گواہ ٹھہرا کر ہے
کہ وہ انبار آپ نہیں مخلوق ہے اور دوسرے کی زبانت
سے وہ موجودہ حالت پر پہنچا ہے۔ ہر ایک انسان اپنے نفس
کے اندر فوراً کر سکتا ہے اور وہ کہہ سکتا ہے کہ وہ انبار آپ
نہیں۔ صاحب عقل و فہم سے کہیں کہیں اس کو یہ علم نہیں ہوتا
کہ کیا ہوا اور جاسے اس کے اس طرح معلوم ہوتا اور جسم کی پرورش
کرتا ہے اور اس طرح وہ خود اس کے جسم میں ایک یاد ہم بناتا
اور ہر ایک کو ہر حال میں جانتے غرض اس کے اندر وہ ایک عقلمند
ہدایت کے نیچے وہ اور قائم ہے اور خود انکا اس میں اور اعلیٰ
میں۔ مگر عقلمند علی ہی نہیں۔

وہ اپنا رب آپ نہیں
 جو بیت کا پیران
 پر آپ گواہ ہے
 زما کے دن کوئی
 گھر پیدا ہوئے ہیں
 یں۔ یا باب داوود کو
 لے پایا۔ ہم ہی دی کرنے لگے فرمایا۔ جینے
 مدی تھا بے نفس پر گواہ رکھ دیا ہے۔ کہ خدا جو
 مردہ ایک ہے۔ پر ہمیں تک نہیں۔ بلکہ ہم اس کی نیکی ہے
 اور تباہی خدا کی طرف رجوع کر نیکی لے کر بے بے نشان
 تفصیل سے دکھایا کرتے ہیں۔ نشانہ سے مراد انبیاء و
 اور وہ خوارق اور معجزات ہیں جو ان کے ہاتھوں پڑا ہر
 سوتے ہیں۔ ان آیات میں یہ بھی صاف طور پر لکھا ہوا کہ خود
 اللہ تعالیٰ نے اس بات کو جائز نہیں رکھا۔ کہ باپ داوود
 کے گناہ کی وجہ سے اولاد کو پکڑی جائے دوسرے فرمایا کہ فرشتہ
 تو فقط اسلام پر ہوتا ہے یعنی اپنے رب کے حضور اظہار
 عبادت کرتا ہے نہ سرکش اور گنہگار ہوتا ہے۔ یہاں ساتھ
 ہی یہ بت بھی صاف ہو گئی۔ کہ اگر آدم کو عیسائیوں کے
 قول کے مطابق گنہگار ہی مان لیا جائے تب بھی اسلام
 کے مطابق آدم کے گناہ سے آدم کی اولاد نہیں پکڑی جاسکتی
 کیونکہ باپ داوود کے گناہ سے اولاد کو پکڑنا اللہ تعالیٰ نے
 جائز نہیں رکھا۔ پر قرآن مجید نے آدم کو گنہگار سے بھی بری
 ٹھہرا دیا ہے۔ چنانچہ وہ بھی وض کیا جاتا ہے۔
 قرآن کریم کہ وہی سزا کے متعلق ایک جگہ آتا ہے جزاؤ
 جاکسبت نکالنا من اللہ واللہ عنہ ورحمہ اللہ یعنی وہ
 اسکا جو ان دنوں نے کسی کی تعزیر و عقوبت کو، اللہ کی طرف سے
 اور اللہ عز و جل حکم ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے
 کہ اللہ تعالیٰ کی وصفتیں میں جن کے ماتحت انسان کو احکام
 ملے ہیں اور انہی کی صفوں کے ماتحت وہ عذاب یا تکلیف
 کا مورد ہوتا ہے۔ جو ان احکام کی خلاف ورزی کا نتیجہ ہوتا ہے
 وہ دو صفیں ہیں عزت و اور حیلہ عزت کے سنے میں جب
 عزت اور رب پر غالب ہو کہ اللہ تعالیٰ عزت ہے اس لیے
 جو شخص عزت کا حکم نہیں مانتا۔ تو ضرور ہے کہ وہ اسے سزا دے
 جس طرح کوئی اگر حاکم کا حکم نہ مانے تو وہ حاکم اپنے حکم کی خلاف
 ورزی کی وجہ سے اسے سزا دیا اسی طرح عزت کا تقاضا جو
 کہ اس حکم مانا جائے کہ وہ صاحب عزت و غلبہ ہے اس حکم
 نہ ماننے سے اس کی اس صفت کی توہین ہے اسلئے اسکی

ناراضگی اور غصہ اور سزا ادا ہوگی۔ اب دوسری صفت ہے حکیم
 حکیم کے سنے میں حکمت والا حکیم جو بات کہتا ہے۔ اس حکمت
 ہوتی ہے اور اگر کوئی اس کے خلاف کرے تو تکلیف ہوتی
 ہے۔ مثلاً کوئی طبیب اگر کسی کو کہے کہ نکلیا نہ کہنا ہلاک ہو
 چاؤ گے اگر کوئی شخص کہائے تو وہ ہلاک ہو جائیگا۔ اب اس
 شخص کے نکلیا کہ لینے سے طبیب کا کوئی حرج نہیں ہوتا اور
 نہ طبیب نے کوئی سزا دی مگر اس بات ماننے کا نتیجہ خود اپنی
 ہی ہلاکت رکھتا تھا۔ اس حالت میں طبیب ناراض نہیں۔ بلکہ
 متاسف ہوگا اور غالباً ہمدردی کرے گا۔ اسی طرح خدا کی حکیم صفت
 کا تقاضا ہے کہ جب کوئی اسکا کہنا نہ مانے تو وہ اس شخص
 فعل کے کرنے ہی میں نقصان اٹھائے۔ اس صفت کے
 ماتحت اس فعل کے کرنے پر خدا کی طرف سے سزا نہیں ملتی
 بلکہ خود اس فعل کا نتیجہ ہی تکلیف ہوتا ہے یہ بھی یاد رکھنا چاہیے
 کہ عزت صفت کے ماتحت سزا دینے کے لیے یہ ضروری ہے
 کہ حکم کی خلاف ورزی ارادائی گئی ہو۔ اس میں ارادہ ضروری
 ہے اگر سزا دیا جائے تو اللہ عز و جل کی خلاف ورزی ہو جائے۔ تو وہ قابل
 مراد نہیں ہوتا۔ مگر حکیم صفت کے ماتحت یہ ضروری نہیں
 کہ اس فعل میں ارادہ ہو۔ بلکہ اگر وہ ارادہ ہی کوئی شخص
 حکیم کے کہنے کے خلاف کر مچھے گا۔ تو تکلیف اٹھائیگا مثلاً
 دھوکے سے اگر کوئی نکلیا کہ جائے تو وہ ہلاک ہو جائیگا۔
 ایک اور بات بھی یاد رکھنا چاہیے۔ کہ گناہ کے ارتکاب میں
 ارادہ کا شامل ہونا ضروری ہے۔ اس کی مثال یوں ہے
 کہ فرض کر کہ ایک شخص نے شراب پی۔ اب اللہ تعالیٰ
 کی عزت و حکیم صفت کے ماتحت شراب ممنوع ہے تو اس
 شخص پر ایک تو حکیم صفت کے ماتحت خود شراب کا زہر پلا
 اثر پڑے گا۔ دوسرے عزت صفت کے ماتحت خدا کے حکم کی خلاف
 ورزی کی سزا ہی دیا جائیگی۔ اور خدا ناراض ہوگا۔ یہاں وہ فور
 صفات کے ماتحت وہ گرفتار عذاب ہوا اور اس طرح بالارادہ
 شراب پینے کا نام لگا ہوا۔ اب اگر کوئی شخص کسی انگریزی
 شربت کے دھوکے میں شراب پی جائے تو اب اسکا نام گناہ
 نہ ہوگا کیونکہ ارادہ نہ تھا۔ دوسرے عزت صفت کے ماتحت
 سزا نہ ملے گی اور خدا ناراض نہ ہوگا کیونکہ اس نے ارادائی فعل
 نہیں کیا جس میں حکم کی خلاف ورزی تھی مگر حکیم صفت کے
 ماتحت تکلیف اپنی ہی پڑے گی۔ کیونکہ شراب سے روکنے میں
 پر حکمت تھی۔ اس کے خلاف فعل سزا دیا جائے شراب کے
 زہریلے اثر سے وہ ضرورتاً مرے گا۔
 غرض اسی طرح اللہ تعالیٰ کے مبرا حکم میں دروں

صفیں عزت اور حکیم کی کام کرتی ہیں۔ اور جب کوئی ارادائی حکم
 کی خلاف ورزی کرتا ہے یعنی دوسرے تقاضوں میں گناہ کرتا
 ہے تو وہ فوج صفیں کے ماتحت سزا ملتی ہے اور خدا
 اس سے ناراض ہوتا ہے مگر یہ ہوا ارادہ حکم کی خلاف
 ورزی ہو جاتی ہے تو اس میں عزت صفت کی طرف سے سزا
 نہیں ملتی اور اللہ تعالیٰ ناراض نہیں ہوتا۔ مگر حکیم صفت کے
 ماتحت وہ اس فعل کے کرنے سے نتیجہ میں ضرور گرفتار ہوتا ہے
 جسکی وجہ سے وہ فعل منع کیا گیا تھا۔ تاہم یہ گناہ نہیں ہوتا
 جیسا کہ اوپر ثابت ہو چکا۔ اب حضرت آدم کا معاملہ لو۔ انکو اللہ
 نے فرمایا تھا کہ لا تقربا لهذا الشجر فکن من الظالمین
 تم دونوں اس درخت کے نزدیک نہ جانا۔ ورنہ نقصان
 اٹھائو۔ ان میں سے ہو جاؤ گے یہاں اس حکم کی حکمت بھی
 بتا دی تھی۔ کہ اسکا پہل نہیں تمہیں نقصان ہوگا۔ اس حکم
 کی آدم سے خلاف ورزی ہوئی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
 فصی آدم ربہ فغوی پس خلاف ورزی کی آدم نے اپنے
 رب کے حکم کی پس وہ تکلیف میں پڑ گیا۔ یہاں یہ معلوم ہوا
 کہ آدم سے حکم کی خلاف ورزی ہوئی۔ ابھی یہ نہیں معلوم
 کہ ارادائی ہو یا بالارادہ مگر حکیم صفت کے ماتحت وہ تکلیف
 میں پڑ گیا کیونکہ حکیم صفت نے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ خود اس
 فعل کا نتیجہ اسکا اپنا نقصان ہے اب اللہ تعالیٰ حضرت آدم
 کی نسبت اسی معاملہ کے متعلق فرماتا ہے ففسی و لہ
 نجد لہ عن مادہ پس وہ بول گیا آدم نے اس میں ارادہ
 نہیں پایا۔ اب معاملہ بالکل صاف ہو گیا کہ خلاف ورزی حکم
 کی بھولے سے ہوئی ارادہ سے نہیں ہوئی لہذا یہ گناہ بھی نہیں
 اور عزت صفت کے ماتحت خدا کی طرف سے اسکی سزا ہی کوئی
 نہیں اور ناراضگی ہی نہیں کیونکہ ارادہ شامل نہیں۔ بلکہ
 جب حضرت آدم جو تھے وعا کی کہ ربنا فلما انفسنا دان
 لم نغفر لنا ورحمنا لنکون من الخاسرین اسے ہمارا رب
 ہم نے اپنا نقصان کر لیا اور اگر تو نے اسے ہر سے معجزے ہادی
 حفاظت نہ کی اور ہر رحم نہ کیا۔ تو ہم ڈٹا پناہ والوں میں سے ہی
 جا بیٹے تو اس تکلیف سے نجات کی راہ بتلائی چنانچہ ارشاد ہوا
 ہو قلنا اھبطوا بعضکم لبعض عدو و لکم فی الارض
 مستقر و متاع الی حین دیم نے کہا کہ یہاں سے دوسری
 چلی جاؤ تم ایک دوسرے دشمن رہو یعنی تم شیطان کے دشمن اور
 شیطان تمہارا دشمن ہی اسلئے جو بیچارہ بنا اور شیطان کے دھوکے
 میں پڑ آئی اور تمہارے لیے اس زمین میں رہی اس کا کہ میں
 جہاں تم رہتے ہو رہنے کی جگہ اور زندگی کے سادہ سامان ہیں موت
 کے وقت تک غرض اسی طرح انکس نجات کی راہ بتلائی اور بتلائی

امشاج

حضرات اب ماجون نے امشاج سے کئی
ملاحظہ سے آتا تو مردہ تھیں کر لیا ہوگا۔ کہ
تائیں قدرت کے آگے ماہرین خبر کے پاس
آج تک کوئی خبر نہیں تھی نہیں ہے جس کی رو سے وہ
تائیں قدرت پر کئی محنت قائم کر سکیں بلکہ پھر پست تائیں
قدرت کے سامنے ہنوز اپنی ساری نہرست ہونے کے سبب
خود مسکت و لازم ہو کر شرمندہ ہیں۔ کیونکہ وہ روزانہ دیکھتے
ہیں کہ سائنس و حکمت کے اقدار و حرکات عقلی کے پیکر میں تبدیلی
ہو کر ہر زمانہ میں عجیب و غریب تائیں و کھیلے ہیں۔ اس وجہ سے طفلان
سائنس کے قواعد و ضوابط ہمیشہ متروک الافعال اور مختلف الممال
ہو کر آتے ہیں۔

سبب اس کا یہ ہے کہ سائنس کی نظر اکثر امور کثیر الوقوع اور
متواتر الظہور پر مرکوز کرتی ہے۔ اور وہ ان میں باقون کو جو کہ
کثیر الوقوع اور متواتر الظہور میں نہ پوچھا یا قائل قدرت مانے
ہوئے ہیں۔ لیکن عقل و ادب و دانش اس کے نزدیک یہ ایک
فرزاد خیال ہے کہ امور نادار الوقوع کو مقابل کثیر الوقوع کے مناسبت
شعبہ بلکہ باطل و دانش و سبب سے ہوتے ہیں۔ فرزند ان خبر کچھ نہیں
کھولیں بلکہ اپنے بزرگان کو دیکھیں کہ خود طفلان اور اسطو کو
ہریت سے خبروں کے بعد نادار الوقوع کے انکار سے ہر قدرت
کا قراقرظ کر لیا۔ اور ان کو بلا لفظ اس امر کو مانا پڑا کہ حادث
جزیروں کی سادہ آسمانوں کی حرکتیں اور ان کی مختلف گزشتیں
ہیں۔ اسی جہت سے علمی و عقلی پسندوں کے علم اور حال
تخلیف اور نراے ہوا کرتے ہیں لیکن حال کے سائنس کا خیال
ہے کہ وہ ان بزرگان کے بھی مخالفت ہو کر نادار الوقوع اور وجود
غیر حسی کا قطعی منکر و دشمن ہو گیا اور وہ اپنے مذہب کے موافق
انہیں جزیروں کو مانا ہے۔ جو اس کو اس شے سے محسوس ہوں اور
جو اس احساس سے خارج ہو وہ ان کے تسلیم کرنے سے عاجز
و درمان ہے۔ چنانچہ جب ہم طفلان سائنس کے اس اصول مجرب
کو شہرہ راز روشنی کی حقیقت دریافت کرتے ہیں۔ تو ان کو اپنے
مذہب کے بزرگ کے ایک وجود نادار و بدیہی کو عوامی غمناہی مانا پڑتا
ہے جس کا نام وہ اپنے بزرگ تائیں اب میں پوچھتا ہوں کہ اس بارہ
اغریہ (دائیمہ) کو اپنے خلاف اصول کیونکر تسلیم کر لیا۔ جبکہ نہ وہ
انکس سے دکھائی دیتا ہے نہ اپنے سے پوچھا جاتا ہے۔ گویا
ماہیکہ اسکوب اور اصطلاح دولان اس کے مشاہدہ اور معاینہ
سے عاجز و قاصر ہیں۔ اس سوال کا جواب بچہ ہٹ دھرمی کے
ادارہ کی تیز نظر نہیں آتا۔

اس طرح ان کے اصول کے موافق ہم دریافت کرنے میں
موت و حیات کیا چیز ہے تم اس کے وجود کے کیونکر قائل ہو۔

کیونکہ اس کا وجود بھی نفس مشترک سے محسوس نہیں ہوتا کسی
طرح بقاعدہ سائنس حال جب کہ غلبہ تمام جزیرین و اژدہا و فرس
ہوتی ہیں تو اس کا کیا جواب ہے کہ عقل ادن کو سید و کیونکہ کچھ نہیں
ہے صاحبان و کھیا آپ نے کہ سائنس کی عقل کبھی کتاہ اور طفلان
ثابت ہوئی۔ یہی تو عقل و علم کے نزدیک اس کی رائے
پھر دوسرے کتبائے و قونی بن داخل ہے۔

اب ہم پھر اپنے مدعا پر واپس آکر باج گذار ہیں کہ یہ مری
نادانی کی بات ہے کہ یہ دم کیا جادو کے کر مد و عورت و دونوں کا
لفظ حاجت میں مختلف المزاج ہے جس کیونکر ہو سکتی ہے
کسی ایک لفظ سے تعلق جن میں ہو سکے تو جواب اس کی بہت صاف ہے
یعنی یہ کہ بڑے ان تسلیم کر لیا گیا کہ ایک لفظ میں بجز تائیں امشاج
کے اندکی کام کا نہیں ہوتا اور اس سے مولد کے جسم کا کوئی
حصہ نہیں بنتا تو اودھانے کے نزدیک موت ایک ہی لفظ میں
تائیں اعتدال کا پیداکرنا کوئی امر عاقل نہیں سمجھتے ہیں کہ ہر کام کا
پانی اور پانی کی ہر بن جاتی ہے اب خود رائے کے ہر کام کا مزاج
گرم تر ہے یا کیونکر بن گیا جس کا مزاج سرد تر ہے پھر مری
خاصیت میں تبادلہ ہو گیا اسی طرح قوتوں میں خاموش ہو گیا
سے مٹی اور مٹی سے پانی کیونکر بن جاتا ہے مگر اگر اب کھار
اجڑے علیحدہ چند اودھانے کے ساتھ مخلوط کر کے پانی بنائیں
پس اس حیرت افزا امر پر بھی خود رائے کے مقام ہے کہ پانی بنائے
ہیں پس اس حیرت افزا امر پر بھی خود رائے کے مقام ہے کہ پانی سے
مٹی جس کا مزاج سرد و خشک ہو کیونکر بن گیا۔ صاحبو! جب تم اس
مذکور الذکر کے متعلق طور پر قائل ہو تو ان مری کی پیدائش میں تم کو
کیونکر اجنبی ہے۔ قرآن کریم کے صفات بیان فرماؤ کہ ہم نے تمام
اشیا و موجود کو موت پانی سے پیدا کیا ہے جس کا ایک حکم بطریق کبھی
اقبال ہے کہ تمام شے پانی سے بن گئی ہیں جس میں جیہی ہے۔ تو اب
کسی کو ان مری کی پیدائش پر حیرت و حیران نہ ہونے چاہیے بلکہ سائنس
کو خیال کرنا چاہیے کہ نفس و جسم اعتقاد و حیرت کے مختلف ہیں اور
ادن سے ذراتی ہیں کہ ان کے عالم ادن سے اطلاع ہوتی ہے اور
برسبب بعض عالم ادن کی اور عجیبہ کا استفادہ کرتے ہیں جیہا کہ انے
و سبب روح و عیالہ اسلام کھیر پڑ ہوئی اور بعض ادن سے کھار
مستلزم شہوات جسمانی ہوتے ہیں ادن کو عالم ادن کی کچھ خبر نہیں
ہوتی جیہا کہ قائل لیکھرام ہوا چنانچہ وہ زندہ تھا تو روح و عیالہ
رومانی پائش سے نہایت مستلزم ہو کر اپنی ہر ذراتی کی خزاہ میں
جیہا کہ عیالہ سنا یا کرتا تھا اور وہ نہیں جانتا کہ انبیاء علیہم السلام
پیشوائے خلق ہوا کرتے ہیں اور ان کو طرح طرح کے نفع و فساد ہوتا
ہے انھیں ان کی اقتدار کے بعد انھیں عیالہ ہی عطا ہوتے ہیں
جس سے تمام خلق بھی انکی اطاعت کے اہل سائنس و طفلانوں کے

ان کے نزدیک یقیناً غلبہ کا کا
بکھیا و کار گئے اور ہریت کو
دیسے ہی تھے کہ رستہ
رغ ہرمان محمد متل ہر مان
تسلیم کر لیتی ہر گز نہیں ہر گز
کوئی ہے ہر گز نہیں ہر
مصلحت نری ہی قدر میں پکھنے ہر
دولن پیدا کر دینا اس نادار کے نزدیک بے حد وصال
ہیں۔ لیکن ایک تعلق اولاد کے دو قوت ہر مذہب زنا ہر
ہوئے سبب خود زانی جو اپنے آپ کو ان عقل جاننے سے اطلاع
کے بغیر ایک پیدائش کے قائل ہے اور انھیں اس کی بعض حضرت
سبح کی طرح پیدائش کے بعد ہریت سے بکھیا پھر کمرین و شہرہ ہریت
خلافہ کا مطلع تھا وہ بھی اس بات کا مہین شامہ کے کو بغیر ایک لفظ
پیدا ہر امور تعیبات نہیں ہے مگر وہ ریاش اور شہرہ ہریت و غیر
کی پیدائش کو بغیر ہریت کے موت کو موت کی موت پیدائش ہریت
ہیں۔ اور مری ہریت سے موت ہریت سے موت مولد کا بغیر ایک لفظ
بکھیا ہے چنانچہ استغنی کے تین شے بغیر موت مری کے پیدائش ہو گئی
طرح مری کا ان صاف اپنی کتاب تاریخ میں تھیں کہ مری کا موت
سے تین چھ برس اس کے ایک موت شامہ و قاتل کے حاملہ مری اور
سفید بالوں والا لاکھوں میں کا نام لکھ لاری تھا ان میں اسکی پیدائش
اسی طرح پیدائش کو جسے عیالہ مری کی پیدائش کرتے ہیں۔ اسی طرح
جنیوان ارامی جولان ارامی کی پیدائش ہوتی لاکھ ہوا وہ قدرت کا مری
کی و حیرت تھی۔ و در ذلک سائنس کے اصل سے اس کے لاکھ ہریت
پھر روحانی ہے کہ مری کی پیدائش کے بعد وہ لاکھ ہریت پیدائش ہو گئی
ادن کے ایک لفظ میں لکھتے تھے اور ان کے لفظ میں پکھنے ہے ہر
حضرت لکھتے ہریت سے ہریت کے اور کیا کہا جاسکتا ہے چنانچہ انھیں
ہیں و در ذلک ان کے گمان میں ہریت ہے و شہرہ ہریت جنیوان لکھتے تھے
کہ پیدائش ہریت ہے۔ و در ذلک پکھنے کے ایک ہریت شامہ کی شہی
لفظ اندر کوئی ذراتی قوت مری سے حاملہ ہو گئی۔ اسی ہی جہت سے طفلان
میں پکھنے کے مری اور چند سال کے بعد انھیں کی بالکام مری اور
کیا ان کو حمل ہوا تھا اب ان تمام اعداد و گو کہ مری و اور باطل
خیال کے انھوں کو اعتبار و فکر کر دیا عقل و ادن کی عقل کا فضل نہیں
پھر کوئی کہ مری کے کل تمام ذہاب کی شہادتوں پر پانی پھر دیکھا
اور اپنی رائے عالی کو پیش کیا مگر مری کے مری کے مری کے مری کے
نادار الوقوع ہونے کے باعث تو در باطل نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ مری کی نظر
سے لکھی کتاب میں گذار ہے کہ کوئی فلاسفہ خود مری سے پانی کی ایک لکھ
دیکھ رہا تھا اس نے تیسرے بار وہ مری و ادن میں پانڈا و شہرہ شامہ لکھے
پانی کا حال قیاس ذکر کیا پھر وہ سنا خیال کر دے کہ مری کے گزرا

ملاحظہ فرمائیے۔

الہام پر نقل المؤمنین

مکہ پر فرض ٹھہرانا

واپسے قادیان میں

ایمان خاص ہے۔ جو کہ

لڑکی عورت پر بھی

مہینہ کرنے والے زمان

ماتھے۔ بیت المقدس کے حال میں کھانا

عمر فاروق جب بیت المقدس کے بعد حضرت

سیدنا علیہ السلام کی مسجد کی بنیادوں پر مسجد کی بنیاد رکھنے

گئے رکبوں کہ اس جگہ اس وقت مندراس کا ڈھیر لگا ہوا

تھا، تو دوکاندار عورتوں نے جو دروازا سلطنت کی وجہ سے

بجھڑت دوکان پر جلوہ آرا ہوئی تھیں۔ نئے خانہ اور اس کی

خروج کے لئے اپنی دوکانوں کو خوب آگاہ کیا۔ اور اپنا بناؤ

سنگر رکھا بھی بہت سخت سے کیا۔

امیر المؤمنین کے ساتھ ہزاروں مجاہدین شہر میں گئے

اور آئے تھے۔ لیکن جب اپنے کیمپ میں واپس آئے۔ تو ان

میں سے سینکڑوں ایسے تھے جو نہ جانتے تھے کہ شہر اہل بیت کا

بنا ہوا ہے یا پتھر کا۔ (دہلی)

اہل اسلام کی تعداد ایک کروڑ

۲۲ لاکھ۔ عملی طور پر ان کی

ری ہے۔ اور اب وہ آبادی کا

نصف حصہ سے زیادہ ہیں۔ ہندوؤں کی تعداد ۱۵ لاکھ کی تخمین

کے بعد ساڑھے ۸ لاکھ رہ گئی ہے اور سکھوں کی تعداد تقر

۲ لاکھ کے باوجود کہ قبل لاکھ کے قریب پہنچ گئی ہے۔ یہاں

کی تعداد سیکڑوں زیادہ ہو گئی ہے۔ اور مقابلہ دس سال گذشتہ

کے اب گنتی لینے پر لاکھ پائی جاتی ہے۔

ایک صاحب پرچہ سے اپنی سرگزشت

لکھتے ہیں کہ مولوی ابراہیم بابا کوئی

سے جب میں نے سنا کہ فرسے

زندہ کرنا۔ حضرت عیسیٰ سے خاص

ہے اور ان حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں قرآن

مجید سے ثابت نہیں ہوتا کہ انھوں نے کوئی مردہ زندہ کیا

ہو اور ساتھ یہ بھی سنا کہ آپ ایک زندہ آسمان میں موجود

ہیں۔ اور اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذات اپنے

میں اور ایک مہمانی سے مہمانہ میں ٹھکت کھائی تو میں مہمانی

ہو گیا۔

ایک گنوار نے مسلمان بنا دیا

ایک شہید بنا دیا۔ اس نے

مسیر اعمال پوچھا۔ سینے بتایا جب اس پر یہ کھلا کہ میں ان

وجہ سے گرد ہو چکا ہوں۔ تو اسے جوش آیا اور اس نے میر

سہجایا کہ جیسے علیہ السلام تو دفات پاسکے ہیں۔ اور کوئی

دوبارہ دنیا میں نہیں آتا۔ ان روحانی مژدے سے بڑھ کر

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زندہ کئے۔ تو مجھے جوش آیا

اور میں اٹھ ہی گیا۔ فالحمد للہ علی ذلک

میں نے کبھی کسی کاردار اہل بیت کے بعد

ہم اور بھائی پور

ان مولویوں نے سہاگل پور آکر بیت

ہی تصور مچایا۔ اور ہمارے اور ہمارے امام پر بے جا اتنا

وجہ سے الزامات لگا کر ہمارے خلاف عوام کو اوہمارے

میں ناخون تک زور دیا گیا۔ لیکن ان کو اس کی خبری نہ تھی کہ

سلیم طہتین بھی دنیا میں موجود ہیں۔ یہاں ہمارے قریبی

جناب اختر علی صاحب اسمعی کوٹ انکیش کے مکان پر

جہیز ہمارے عمارت کرام نے ان الزامات کا پورا پورا

کیا۔ جو ہم پر لگے گئے تھے۔ عوام کو اگرچہ ہمارے جہیزوں

کی شرکت سے روکا گیا لیکن جب بھی لوگ شرک ہو گئے اور

جنھوں نے شرکت کی۔ ان پر خوب سنگت ہو گئی کہ مولوی

صاحبان تاقی احمدیوں کے خلاف عوام کو اوہمارے

ہیں اور صرف دجل سے کام لے رہے ہیں۔ ابھی تک نہ

ہے کہ کئی نفیس ہیں گالیوں دیتے ہوئے آتے ہیں اور جب

آخر حق ظاہر ہو جاتا ہے۔ تو پھر ٹھٹھکے ہو جاتے ہیں

بلکہ بعض تو ان مولویوں کی شان میں برا بھلا کہنے لگتے ہیں

خدا کی ذات سے اُمید ہے کہ بہت جلد ان مولویوں کا اثر

عوام پر سے ہٹا دیا جائے گا۔ سہاگل پور کی مفصل کیفیت غریب

ایک رسالہ صورت میں شائع کی جائے گی۔ ہمارے جناب

حافظ سید محمد احمد صاحب از سہاگل پور محمد عرفان صاحب

شاہجہان پوری ابھی تک سہاگل پور میں موجود ہیں۔ جن کو ساراقت

دیوبندیوں کا برا کیا ہوا ہے۔ اس لئے حافظ صاحب موصوف

اور محترم قریبی میں رہ رہتے ہیں۔

مولانا کریم اپنے فضل عظیم سے

ایقیناً اللہ جل جلالہ

شیخ عبد الرحیم صاحب کو جنھوں نے یہ جہیز سننے کا رسالہ

لکھ کر مسلمانوں پر احسان اور اپنے لئے خوش آخرت مہیا کیا

آپ نے اس میں اقامت الصلوٰۃ کے متعلق اکیس باتوں کی طرف

توجہ دلائی ہے اور نماز و لاویہ طریق سے امانت محسوس

و آیات قرآنیہ سے استنباط کے وہ آداب صلوٰۃ بتائے ہیں

جن سے مومن اپنی نماز کو جہانی دروغی طور پر قائم کر سکتا

ہے۔

الہام کی تعینت اس پہلے مقبولیت کا

کارٹیکٹ حاصل کر چکی ہے۔ اب یہ اقرار صلوٰۃ اور اس کے

بعد غالباً آؤا لاکوۃ اپنی شان میں بے نمبر رسالے ہو گئے

رسالہ کے متعلق یہ شکات مجھے مزہ ہے کہ عبارت شکل ہے

جس سے مصنف علیہ الرحمۃ کے تھمر علی کا ثبوت منہ ہے اور

میں تسلیم کرنا ہوں کہ ہر سالیب شکہ و زاکب معضلہ ہو سکتی

تصنیع کے حوالی لڑکچہ کے روز افزوں مطالعہ کا نتیجہ ہیں۔ جن کا

ایک نوسلم کے قلم جو ہر قسم سے بخلا موجب سرور و متوجہ

جو رہے۔ مصنف نے اس بات کو خود بھی محسوس کیا ہے۔ اور

اکثر جگہ اپنے شکل الفاظ کے ساتھ لکھ دے ہیں ہمارے ملحق

برادران طریقت یہ رسالہ لکھ کر اپنے بچوں کو سبقا پڑھائیں

لکھائی سگری کتب کی طرز پر۔ کاغذ بچھا۔ چھوٹی ہر

سزاوارش و لائق وادار اور معنوں فصاحت سخن قابل

عقاد۔ بارک اللہ فی رب العباد۔ قیمت صرف ایک آنہ دادا

ملے کا پتہ۔ شیخ عبدالرحمان باکرت قادیان

عمر خطاب رہے کہ اسے میں۔

جنگ حضرت عمر فاروق باپانی بادشاہ ترک۔ مولوی محمد

نجم الدین صاحب ترقی ساکن شادی وال ضلع گوجرانگہ یہ

رسالے روشنی میں برقی منت سے قلم کئے ہیں۔ پانچ آئے

سے اسی پر برکتیں ہیں۔

لطیف الشار و فخر مولوی امام علی خان صاحب

مبارک شاہد

میان نیاز احمد صاحب دیس شرق پور راجدلی ضلع انارک پور

ہر بر قادیان میں حضرت امیر المؤمنین نے پڑا۔ اللہ تعالیٰ اس

جڑے کو مبارک کرے۔

مفضل ذیل اصحاب کے لئے درخواست

استدعاء و دعا کرتے ہیں۔ (۱) میان محمد رمضان احمدی

ساکن محمود پور (پشاور) (۲) عبد المجید خان کھنک صاحب (۳)

الاداد خان صاحب ساکن و شریک کارٹر از جنگ (۴)

فاطمہ بی بی امیر چوہری شہاب الدین کھٹا لپان۔


احباب پڑھ دین۔ (۱) شہاب الدین

جناب غائب

ابن سید نظام الدین اصناف بکریہ آباد

دکن۔ (۲) غلام قادر کھٹا لپان برادر ابوب خان (۳)

احمد الدین درزی۔ کوثرہ (گوجرات)



بدر - قادیان

CC LXX

دیان شعلہ گردا سپر - خرمیہ

میان محمد یحییٰ و محمد یعقوب صاحب دیکھان

ڈاکٹرانہ منسہرہ شعلہ ہزارہ

manshara

(Haryana)

بدر - قادیان

بدر - قادیان

بدر - قادیان

بدر - قادیان

بدر - قادیان

بدر - قادیان

Reg. No. 2

CC LXXV III

بدر - قادیان

بدر - قادیان

بدر - قادیان

بدر - قادیان

بدر - قادیان

بدر - قادیان

بدر - قادیان

بدر - قادیان

بدر - قادیان

بدر - قادیان

بدر - قادیان

بدر - قادیان

بدر - قادیان

بدر - قادیان

بدر - قادیان

بدر - قادیان

بدر - قادیان

بدر - قادیان

بدر - قادیان

بدر - قادیان

بدر - قادیان

بدر - قادیان

بدر - قادیان

بدر - قادیان

بدر - قادیان

بدر - قادیان

بدر - قادیان

بدر - قادیان

بدر - قادیان

بدر - قادیان

بدر - قادیان

بدر - قادیان

بدر - قادیان

بدر - قادیان

بدر - قادیان

سب شنائین اس قدوس بقیع قدیم رحمن رحیم کے
لئے من مرس کے قضا قدرت من ہر شے سے مستند

۲۴۴۔ جن سے علیؑ سے حج اور حضرت حلیقہ ایں ۴

سائیں۔ عاجز و ذلیل انسان ہیں۔

بٹالہ

بٹالہ میں شیخ فضل جی صاحب کے مکان پر ٹہرے۔
 یکم جمعہ اشرف صاحب کے مکان پر احباب بیٹھ گئے
 اور منہ جہا۔ رات وہاں بڑے مجمع امرت سر پہلے آئے۔ بٹالہ میں
 چند ایک غریب احمدی ہیں۔ دیگر انھوں نے انھوں کے ساتھ
 جو سکا وہ نقد دے دیا۔ شیخ صاحب اور دیگر احباب بٹالہ
 کی مہینہ فوری اور خاطر داری کے ہم شکر ہیں اللہ تعالیٰ انھیں
 جزائے خیر دے۔ یکم جمعہ اشرف صاحب نے کیا عجیب بات
 سنا کی کہ انہوں نے دت ہوئی۔ امرتسر میں ایک غریب کچھا
 کو چند سو داڑے ہیں اور بچے ایک مکان پر لگے ہیں چنانچہ
 ایک بزرگ کے ساتھ کھانا کھا یا دونوں سواروں نے تہہ پاک
 یہ ۱۱ مہدی ہے۔ اور چار سال کے بعد محمد مرگ اس خواجہ
 چار سال بعد رہا ہیں احمدیہ جیسے شروع ہوئی اور جب بیٹے مرزا
 صاحب کو دیکھا تو وہی صورت تھوڑے کم ہیں پہلے غریب ہیں دیکھ
 چکا تھا۔

عجیب واقعہ

علاقہ بٹالہ کے کسی شخص نے حضرت صاحب کے
 نام ایک خط لکھا تھا اس کا جواب بھی بھیجا گیا
 اس پر اس گاؤں کا نام سہوڑ نہ لکھا گیا۔ خط بٹالہ میں آیا اور
 اس شخص کے ایک ہنرمند صاحب کے یہاں ملا دن کو خط کا مطلب
 سمجھ میں نہ آیا اور انھیں معلوم ہوا کہ یہاں قادیان کے کچھ آدمی
 آئے ہوئے ہیں وہ صاحب خط کے کہہ رہے ہیں ہاں آئے
 بیٹے خط دیکھ کر اصلی واقعہ سے انہیں اطلاع ہوئی۔ پھر ہمارے
 دوستوں نے انہیں ہمارے دفتر کے مقصد سے باخبر کیا
 تو انھوں نے بھی چندہ میں حصہ لیا۔ گویا یہ غلطی اسی لئے
 ہوئی تھی کہ وہ چندہ کے نوٹ میں شامل ہو سکیں۔
 ۲۵ کی صبح کو ہم امرتسر آئے۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب
 اسٹیشن پر ہیں۔

احباب امرتسر کے ساتھ تقریر

۲۵ تاریخ کی شام کو یہاں حاضرین نے
 مسجد احمدیہ میں مفصل ذیل تقریر کی۔
 بحمد اللہ الرحمن الرحیم
 محمد و وصلی علی رسولہ الکریم
 الحمد للہ۔ عفوہ۔ و نستغفرہ و نعوذ بہ
 و نتوکل علیہ و نعوذ باللہ من شرور انفسنا و سیئات
 اعمالنا۔
 آباءہ۔ احباب ہیں! خدا کی رحمت ہو تم پر اور اس کی برکت
 کہ تم نے اس کے رسول کو اس زمانہ میں پہچانا۔ اور من
 انصاری الی اللہ کی آواز پر لبیک کہا اور کسی لاکھ کی
 طاقت کی پردہ نہ کی اور حق کو قبول کر لیا۔
 خداوند تعالیٰ کا شکر کرو اور اس کا احسان ملاحظہ کرو

اس نے ہمیں سالقین آدمیوں میں داخل کیا اور سچ ہو جو لوگ
 صحابہ میں شامل ہونے کا فیصلہ کر لیا آپ سلسلہ حق کے
 مسرین۔ واعظین۔ مبلغین اپنے مال اور اپنی جان سے
 نصرت کر کے دے گئے ہیں۔

اس وقت جس امداد دینی کی طرف آپکو متوجہ کرنے
 کے لئے میں کھڑا ہوا ہوں وہ مال کے ساتھ تعلق رکھتی ہے
 آپ صاحبان کو معلوم ہے کہ قادیان میں دوسرا اور بزرگ
 کی عمارت کے واسطے کس قدر روپے کی ضرورت ہے بزرگ
 کا جو شہزادہ طیار ہو گیا ہے وہ لڑکوں کے آرام اور متول
 کی راحت کو بڑا رہا ہے اور دشمنوں کے دلوں کو جلا رہا ہے
 مگر اس کی تکمیل اور آگے ہر سر کی تعمیر کے واسطے ہفت سو
 روپہ درکار ہے یہ ابتدائی عمارتیں ہیں جو آئندہ آنے والی
 شاد و سعادت کے واسطے بطور بنیادی پختہ کیے ہیں۔ مبارک
 ہیں جن کے اہتمام سے یہ بنیادی پختہ رکھے گئے۔ لیکن کراں کا
 قریب دیر با رہے اور آئندہ جو کچھ ہونے والا ہے اس سب
 میں ان کا حصہ ہے۔ میرے بھائیوں احمدیوں کی جماعت
 ایک غریب جماعت ہے مگر خداوند تعالیٰ کا ارادہ ہی بڑا
 ہے کہ وہ اس عالی شان محل کی بنیادی اینٹیں غریبوں کے
 اٹھتے ہوئے لگوائے تاکہ اس کے نبی کی رسالت کا کائنات
 ہو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بعض
 صحابہ کو ام بنی النضر کی ابتدائی خدمات کے شوق فرمایا
 کہ اگر انہیں سے کسی نے سٹھی کے برابر جو اللہ کے راہ میں
 دئے تھے تو بعد میں آئے دلوں کا صدقہ اگر سونے کے
 پیارے برابر جو آپ بھی ادھن کا درجہ نہیں پاسکتا۔

اللہ تعالیٰ کے راہ میں خرچ کرنے سے انسان کو کتنا
 سعادت ہونے میں اور دل میں ایک نور پیدا ہوتا ہے۔ میرے
 باپ کے کہ حضرت مرزا صاحب مرحوم و مغفور علیہ الصلوٰۃ والسلام
 کی زندگی میں جب کہ میر صاحب تبدیل زیادہ تر باغ کی درختی
 میں مصروف رہتے تھے۔ ایک شب انہیں الفار بھا۔
 کہاں تک کرے گا صفائی باغ

جلا میرے بندے نول میں چراغ
 اس شعر میں اس امر کی طرف اشارہ تھا کہ اب وہ وقت قریب ہے کہ
 آپ باغ کی صفائی کے کام کو چھوڑ کر جماعت احمدیہ کے دلوں
 کی صفائی کی طرف متوجہ ہوں اور انہیں فی سبیل اللہ خرچ کرنے
 کی طرف متوجہ کر کے ان کے دلوں کو نورانی کر دوں۔
 میر صاحب کی یہ بھی ایک قرآنی ہے کہ انھوں نے
 باغ کے کام کو زمین کی قدر ادھن کا ذاتی تعلق بھی تھا چھوڑ دیا
 اور بعض امداد مال کے کام میں لگ گئے۔ کیونکہ ہمارے

پڑ جو باغ میں ہم تو ادھن کو چھوڑ نہیں سکتے اور قادیان کے
 ہر ایک بھائی کو اپنے ذاتی منصوبے سے کوئی فرصت نہیں کہ اور کم
 کر سکیں۔ یہ تو کچھ خواہ مخواہ صاحب ہی کی ہمت ہے جو وہ اپنے بڑی
 کاروبار کے ساتھ ساتھ ان کے دلوں مختلف شہروں میں جا کر نیک
 دین اسلام کا کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں تمام دنیوی
 کد و رفت سے محفوظ رکھے اور ادھن کے لئے جی نعمتات میں

آسانی کے لئے تمام راہیں کھول دے۔
 بھائی خوش دار اور اسے خدا کے فیاض
 کدیر کار و بار و دھال او جنت نشو و پیدا
 میرے دوستوں و مبارک وقت میں جس میں اپنا مال اور جان اور
 عزت و الدین نے خرچ کیا اور کچھ قوم کا سردار بن گیا ہے وہ
 وقت تو گذر گیا اور اب واپس نہیں آسکتا۔ وہ رحمت کی کڑواں
 اب کہاں۔ جب کہ خدا کا کایح ہمارے درمیان تھا اور میں اس
 کے حضور بیٹھے اور اس سے حکام ہونے کا شرف حاصل تھا
 وہ دن گئے۔ لیکن دوستوں اب بھی وقت کی نعمت ملاحظہ فرمائیے
 کے نفاذ کی قدر کرو کہ ایسے دور کا مناسک ہے۔ اور ان بزرگوں
 کی قدر کرو جو نہایت امانت اور بات کے ساتھ تمہارے لئے
 ہونے روپے کو دینی راہ میں خرچ کر گئے ہیں۔ مصلحتاً کہ
 تمام کاموں کے خود حضرت خلیفۃ المسیح گرامی ہیں اگر کہ حضور
 سے پوچھ کر کہ جاتے ہیں۔ پھر حضرت حاضر اور صاحب سے
 باخدا انسان اس انجمن کے صدر ہیں۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب
 جیسے شفیق رات دن اس خدمت میں محو ہیں۔ حضرت خواجہ صاحب
 حضرت شیخ صاحب حضرت ڈاکٹر مرزا صاحب حضرت شاہ صاحب
 کس قدر نجف اور ہرج اٹھا کر اس انتظام کی خاطر ہر ایک میں
 شامل ہوتے ہیں۔ کیا خدا ان لوگوں کی انہی محنتوں کو ملاحظہ کرے گا۔
 ہرگز نہیں غرض اس وقت کی قدر کرو اور سے زیادہ نوالہ الدین
 کی قدر کرو۔ نور الدین اس زمانہ میں ایک انسان ہے
 کہ اس جیسا مقرب بارگاہ مہدائی اس وقت دنیا میں ایک ہیں
 اس کے حکم سے ہم تین آدمی قادیان سے اس وقت آئے ہیں
 آئے ہیں کہ ان کا کچھ ضرورت کی طرف متوجہ کریں۔ جو قادیان میں
 محسوس ہو رہی ہے لیکن بیشتر اس کے کہ میں اس کو ذکر کروں یہ
 ضروری بات نہیں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح کا گذشتہ جمعہ کا خط
 انکو ملا۔ لیکن کہ حضور علیہ السلام نے مجھے قادیان سے
 رہا گئی کے محل کو حکم دیا تھا کہ یہاں کہیں میں جاؤں اس خط
 کے معنی سے احباب کو آگاہ کروں وہ خط یہ ہے
 فرمایا۔ میری حالت یہ ہے کہ باوجود فکری کی تازگی
 پڑتا ہوں۔ سیدہ زمین پر گرا ٹھیک ہے۔ انہی باتیں
 ہوں کی حالت بر لائی پڑی ہے باوجود اس تسکین کے

چل کر دو منزل رکنا ہوں اس لئے نہیں کچھ سنا پتا ہوں۔

زمانہ میں آزادی کی ہوا چل رہی ہے۔ اکثر انگریزی دنیا اور مغلاں اور اس کے انباروں کی بھی ضرورت میں کچھ مثال ہیں اور کچھ مہی اور پرانی جہالت یقین کرتے ہیں اس لیے وقت نصیحت کرنا مشکل امر ہے تاہم دو منزل والا کیا کرے گا وہ تو کہے گا اور جس کر کے کی دھت ہے وہ ترک نہیں سکتا کہے گا شاید کسی فائدہ پہنچے جس سے جیت کر انہوں کو تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ کی راہوں پر چلتے چلتے اس حد تک پہنچ جاؤ گے کہ تمہاری موت ایک فرمان برداروں کی موت ہو اور یہ حالت اسی وقت پیدا ہو سکتی ہے کہ انسان پہلے تقویٰ کی راہوں کو اختیار کرے۔

اس وقت سب سے بڑا مرض جو مسلمانوں میں ہے۔ وہ ابھی تفرقہ ہے جاری اور تین مختلف میں۔ لباس مختلف، کھانا پینا مختلف، باوجود اس اختلاف کے ہم میں وحدت کی ایک بات ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم سب ملکر

خدا کی فادہ جماعت

ہیں جائیں۔ سر لوگوں کا اس طوط کچھ خیال نہیں اور یہ تو بھین لے بیٹھے ہیں جس سے سوئے اس کے کچھ نہ نہیں کو تفرقہ پڑے۔

میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ تفرقہ ڈالنے اور تفرقہ پڑانے والی باتیں چھوڑ دین، ایسی باتوں سے جن سے مذہب کا فائدہ نہ ہو یا کہ مروجہ موڈ اور سب سے ملکر داعی احمد راجل اللہ جیسا کہ حل امہ۔ زبان بیکہ حکم پر پڑو۔ لیکن میں ایک سے کاکھیل ہے۔ اگر ایک طرف کے لوگ اند باؤن میں لگ جائیں تو وہ دوسرے میں کس طرح جیت سکتے ہیں اسی طرح اگر تم اور مجھ میں لگ جاؤ گے تو قرآن مجید تمہارے دھڑلے سے ہمارے ہمارے بعض آدمی ایسی باتوں میں اپنا وقت ضائع کرتے ہیں

کوشا بیجا کا پتہ یا نہ تھا۔ ایسی باتوں سے کوئی فانی فوری فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا ایسا ہی بعض لوگ صد انجن احمد کے اختلافات پر اصرار کرتے کرتے کچھ جیسے کہ ہیں۔ سو تم کو کہ میرے اور صد انجن احمد کے تعلقات دو سالہ اوپر ہی مروجی کے رنگ میں ہیں میں انکا یہ جہن اور وہ میرے مروجہ ہیں۔ ہم ان چکران میں۔ جو باہر میں نہایت ہیں۔ جو لوگ انہیں میں

کرتے ہیں وہ اپنا وقت ضائع کرتے ہیں۔ انہیں چاہیے کہ ان باؤن کو چھوڑ دیں کیونکہ ان کے واسطے یہ بحث فائدہ مند نہیں بلکہ نقصان دینے والی ہے کیا انہیں تمہاری مروجہ سے اور کیا اس تہمید سے وہ تمہارے فرمان دہا ہو جائیں گے۔

نیز میں راہ کو کہ میں اسلام میں بہت قریب سے چھوٹا کم ایک باہر بھی کہہ لیتے۔ انہیں باخدا بھی کہہ لیتے ہیں یہ بات بھی اور ساری اور بعض باہرین ہاتھ جوڑ کر بھی نماز ادا کرتے رہتے ہیں یہ اختلافات بحث کرنے کی ضرورت نہیں صرف ان باتوں سے بے فائدہ تفرقہ پیدا ہوتا ہے کہ اللہ سے ڈرنے والا مانگو بہت بے لگت کی عادت کر دو کہ بہت بے لگت سے دل جو رہا ہے اور کچھ سب ملکر اتحاد و اتفاق سے کام کرنا کہ خدا کا شکر کرو کہ اس کا ساند تھامے گا نہ کیا اور اس نے مختلف ناموں میں ان کو اختلاف کی سے لکھ کر بھائی بھائی بنا دیا۔

اس کے بعد اب میں یہ اس مطلب کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ جس کے واسطے میں نے سفر اختیار کیا ہے۔ تھمہرے اور پڑو لگ کے واسطے ہمارے اجابے بہت سے جن سے لکھوئے ہیں لیکن وہ سب وصول نہیں ہوئے اور صدر انجن کے اراکین نے صوبہ الحکومت خلیفہ المسیح و جوتیک کی بھی کتب احمدی اجاب کہ ان کا ایک نام کی آمدنی اس خط میں دین اس کیلین ہنوز پوری پوری توجہ نہیں ہوئی۔ لیکن کام عورت کا پورے زور سے شروع ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ خدا کا صد انجن میں دوسرے بہت کم رہ گیا ہے۔ اور عورت کا زور کا بنا جانت ضروری ہو اور اس کے علاوہ فوجاری اخراجات کی ادائیگی کے لئے دوسرے کارہے۔ اس بات کو معلوم کہ اسے اجاب نادیاں میں چھوٹ کر مروجی کہ وصولی چندہ کے واسطے کوشش کی جاوے حضرت میرا سر ذاب صاحب قبا نے ایک سال اس خدمت کے واسطے سفر کرنا شروع فرمایا اور بے سفر سے قبل ہٹا۔ امرتسر۔ کپورتھلا کا سفر چندہ میں ہوا کرنے کا ارادہ ظاہر فرمایا اس ابتدائی سفر میں حضرت مولوی محمد علی صاحب جو اس سارے انتظام کے اعلیٰ کارکن ہیں میرا صوبہ کے ساتھ امرتسر لگ آئے ہیں اور اس عاجز کو حضرت خلیفہ صاحب کے حکم سے ان ہر وزیر گن کی ہر کامی کا فوٹو ہوا ہے۔ اس سفر کے شروع کرنے سے قبل اس چندہ کی ابتدا نادیاں سے ہی شروع کی گئی۔

میرے دوستو نادیاں میں جو مہاجر رہتے ہیں وہ اپنی ان آدمیوں کو جو باہر رہ کر وہ حاصل کر سکتے تھے۔ پہلے سے ہی چھوڑ

چھوٹے ہیں اور وہ نادیاں رہنے کی خاطر صرف لکھنے پر راضی ہو گئے ہیں۔ جس میں انکا گزارہ ہو۔ انہیں بڑے حضرت جی احمد علی صلی اللہ علیہ کے قدموں کے قرب میں رہنے کی خاطر وہ ان کے پاک خلیفہ حضرت ذکی دینی سے خود ہونے کے لیے اور ان میں سے جو بزرگ بزرگ احمد علی صلی اللہ علیہ کے صاحب ہوں ان میں علم لدنی سے لیکھنا فی اللہ کے مصداق ہیں ان بزرگوں کی عاشقانی سے فائدہ اٹھانے کے لیے بیرونی زندگی کے آداب میں ان کو کرک کر دیا ہے۔

نادیاں میں جو ٹیٹے ٹیٹے ہوتے ہیں وہ اگر باہر نہیں ملازمت یا تجارت کرتے۔ تو وہاں کی آمدنی کی نسبت دس گنا زیادہ کما سکتے۔ ایک مولوی محمد علی صاحب کو ہی دیکھو کہ اگر مشیروں کو کال کر اختیار کرتے۔ تو وہ دربار افسار سے بھی کیا کم حاصل کرتے بلکہ یہ تو ایسے فانی مدبروں کے وہ چار بھائی ملحق ہے سواں آمدنی کے مقابل میں جو کچھ اب دیتے ہیں۔ ایک قوت لاہور ہے اور یہی حال تمام مہاجرین کے لیے ہوگا اس ناچار کے جس نے اپنے پیسے مسیح کے قدموں کی خاک کی انش نصرت دین ہی پایا ہے بلکہ دنیا بھی حاصل کی ہے۔ جو کچھ اعلیٰ فنی کرنا دیاں میں مناسبت ہے۔ اگر یہ عاجز نادیاں سے باہر نکلے۔ تو نئے کے قابل نہیں۔

غرض ان مہاجرین نے بھی اپنی ایک ایک کی تفرقہ ہا کام کے واسطے دی ہے بعض صاحبان تو پوری تنخواہ دے چکے ہیں بعض بہ اقساط ادا کر دے ہیں اور بعض کچھ ہیں۔ ماسٹر محمد صاحب اپنی دو تنخواہیں دے چکے ہیں۔ عبد المجید خان صاحب ایک غریب آدمی ہیں انہیں نے اپنی ساری تنخواہ ایک ہی ماہ میں دے دیا ہے۔ مولوی صدیق صاحب پہلے ایک تنخواہ پوری دے چکے ہیں اب پھر ختم دینے کے ہیں۔ حالانکہ مدرسہ میں ان کی کتب جو کام کر رہی ہیں اور انکی مٹی سے مدرسے جو روٹی پکڑ رہی ہے اس کے لحاظ سے تو وہ اس قابل ہیں کہ اس چندہ میں سے سب کچھ لے لیں اور وہاں جاوے جیسے اس کے کہ ان سے کچھ لیا جاوے اسی طرح تمام مہاجرین نے اپنی تہمت سے بڑھ کر حصہ لیا ہے اور قریب ۱۶۰۰ کے کل مدد یہ نادیاں سے ہوا ہے حضرت خلیفہ المسیح نے علاوہ اس تھمہرے کے جو دے پہلے دے چکے ہیں اب پھر سب میں دے دیے اپنی بیٹی کے لیے ہیں اور ہمارے انکی سے قبل مبلغ عا ہمارے اس سفر کے قرب کے واسطے بھی آئے ہیں۔ بالکل ہم ایک شہر کے وہاں جو چھوٹا آدمی ہیں انہیں نے مبلغ عا دے نقد دے دیے ہیں اور پڑو سمجھانے کا وعدہ کیا ہے اور اسی مطلب کے واسطے اب ہم یہاں پہنچے ہیں

برادران! یہ خداوند تعالیٰ کا کام ہے جسکی نیا حضرت
رحمہم علیہ السلام سے روکی ہے وہ قبر حال ہو کر ہے گاہار
دوسلے وقت کا تو اب ہے۔

بخت این جو حضرت رادہ بنت اخی درہ
قفلے آسمان است میں ہر حال خود پدا

اللہ تعالیٰ کے راہ میں خیر کرنے سے انسان کو کبھی کوئی گناہ نہیں
ہوتا اس کے لئے دینے میں کوئی نقصان نہیں بیٹے ایک دفعہ تو
میں دیکھا کہ میری بہن کی پھل کے کچھ دانے بڑے میں حضرت
میرزا صاحب تشریف لائے اور انہوں نے ایک دانہ اٹھا
کر کھایا۔ فرمایا دیکھتے ہوں کہ کچھ اتنے ہی دانے میں جتنے بیٹے
تھے انہوں نے پھر ایک اور اٹھا کر کھایا تو پچھے پھر بھی اتنے
ہی تھے اس سے ظاہر ہے کہ حضرت میرزا صاحب جو کچھ اچا ہے
لیتے ہیں وہ سب اللہ کے راہ میں جاتا ہے اسلئے اس مل میں
مصل کوئی کمی نہیں ہوتی۔

نہ بل مال در را بش کے نفس لئے گند
خدا خوشے شود ناصر اگر بہت شود پدا

اس شعر میں لفظ ناصر شاید اسی طرف پہلے سے ہی اشارہ کر لے
کہ حضرت میرزا صاحب کو اللہ تعالیٰ اس بات کی بہت دجا
کہ جماعت کو بدل مال کی طرف ہرگز متوجہ نہ کرے کہ اس کام
کے واسطے جس قدر تحف اور صعوبت لیے سفروں کی سیر صاحب
موصوف نے اٹھائی ہے اور کسے نے نہیں اٹھائی اور پھر اس
ساری محنت کے چندے میں سے اپنے نفس کے لئے کچھ نہیں
لیا بلکہ سب دینی کاموں کے واسطے لیا ہے۔ میرزا صاحب کا جو
بھی اس سلسلہ کی صداقت کے واسطے ایک نشان ہے کہ اپنے
مخلص خداوند تعالیٰ نے اس سلسلہ کی خدمت کے واسطے ہمارے
ملے ہیں۔ جو مدت دن دن کی نصرت میں مصروف ہیں۔

کہ جہاد کرم کن کہے کہ ناصر دین است
بلائے او بگو ملن گر جھے آفت شود پدا

ہی میرزا صاحب آپ کے پاس آئے ہیں اور ان کے ہمراہ علی اور
صادق سے امید ہے کہ اب آپ صاحبان نصرت دین میں
اٹھ اہت دیکھا کہ اپنے صدق کا فائدہ کھائیں گے۔

امرت یہ میں سنے ڈیرہ سور و پے کے قریب قندہ چنچ
ہوا اور باقی احباب نے کیم جملائی کو رو پے۔ جیسے کا وعدہ فرمایا
اور سر کے نگر میں جناب بابو صفدر جنگ صاحب پیشہ اسکیٹ
پلیر کا خاص فیکر یہ ہے کہ جیوں نے ہمارے وفد کے
ساتھ جہاد کی۔ خود بھی چندہ دیا اور بیٹھ ایگر سے بھی ملایا
اللہ تعالیٰ بالوصحاب کو جتنا خیر فرمے اور ان کے نیک
ارادوں میں برکات کا نازل کرے۔

کپور قلعہ

امرتسر سے کپور قلعہ گئے۔ سلوم ہو کر
اکثر دست و پا میں ہیں ناہم کچھ چندہ
ہو گیا۔ وہاں سے حاجی پورہ جانے کا ارادہ تھا۔ مگر وہاں کے
رئیس بھی منشی صیب الرحمن صاحب دہم ہو چکے گئے۔ اور
ہمیں وہاں جانے سے اور اپنے آجکے مہانداری کی تکلیف
سے بچا لیا۔

احباب کپور قلعہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
کے قدیمی خدام میں سے ہیں۔ ان کی مجلس میں حضور علیہ السلام
کی انون کا کچھ کچھ ذکر آجی جاتا ہے۔ بھی سکری منشی لفظ
صاحب سے من ذکر رہا تھا کہ حضرت مسیح موعود کی پشت کی اہل
غرض یہی کہ ایک خدا پرست متقی جماعت تیار ہو جائے۔ ہمارا
غرض سب سے پہلا یہ ہے کہ ہم اپنی حالت کو درست کریں۔
منشی صاحب نے کہا کہ ایک دفعہ حضرت موصوف نے فرمایا تھا۔

”میں تم کو مسیح پرست نہیں بنانا
چاہتا۔ بلکہ مسیح بنانا چاہتا ہوں“

سبحان اللہ! خدا کے بارے کا ارادہ اپنی جماعت کے اراک
مستقل کیا اظہار ہے۔ اور کس عالی جہی کا منہ ہے۔

امرتسر اور کپور قلعہ کی جماعتیں اپنے صاحب ک
محاسب آپ ڈوٹ اور مختار کہنے میں کمزوری لگی ہیں
جو کچھ بھی وصول ہو یا جو حساب کا معاملہ ہر گز جیت صفائی
چاہتا ہے۔ جسٹروں میں کاٹ نہیں ہونی چاہیے۔ پسل کا
اندراج نامناسب ہے۔

کپور قلعہ سے واپس ہو کر کیم جملائی کو داخل دارالالمان ہو کر
فالحمد۔

ریویو

عاجی شامیان محمد شمس صاحب کے مختصر سوانح
ریزہ ذکر خیر کے عقیدہ مند سے تخریر کے ہیں۔ قیمت ابر

لے کا پتہ جناب شیخ محمد عظیم اللہ صاحب جنرل رجنٹ کمیشن
اکٹھ چوک بازارہ۔ کان پور
فرانچائز علی باب صاحب ڈی کلکٹر میں لکرا
انما قرآن (مصنف آداب اللہ۔ عمار۔ سفر نامہ جازا کی
تصنیف انما قرآن ہر حصہ اردو لکچر میں ایک قابل فہم راہنہ
ہے بالخصوص پروردہ دیا ہے۔ دو اور دین تہذیب کے
دلدادہ لوگوں کو ضرور مطالعہ کرنا چاہیے۔ حصہ اول میں دیا چا اور
تین ہندو دیویوں کا تذکرہ ہے۔ حصہ دوم میں اسلامی عین

کا ذکر ہے اور دوسرے سماں ہند کے سوانح تواریخ مستندہ
سے لے کر مذہب کو گئے۔ کھائی چھائی کا قدرت اسلئے ہے
قیمت ہر حصہ بیس بیس۔ جو نصف کی محنت اور کتب کی خوشنما
کے مقابلہ میں کچھ نہیں۔ لے کر پتہ جناب ڈی صاحب۔ علی بخت
شورش ہند پر ایک نظر

مختار ہندی صاحب نے عین غرض
کے وقت لیکچر ملٹون کے لئے تجویز کی۔ بھانیہ راج کے
برکات کو کھانا کھانے کوئے برادران وطن کو ایک مفید نصیحت کی
ہے۔ اس رسالہ کی قیمت بیس بیس۔ مگر لکھنؤ انٹرنیٹ
کی سفارش پر گوگورنٹ کی غرض راجی میں ایسا مفید رسالہ جو کچھ
گیا ہے۔ ملک میں مفت تقسیم کرنا چاہیے۔ شکار صاحب نے
اس تجویز کو منظور فرمایا ہے۔ عین کٹ ڈاک جیسے سے رعایت
کنندہ مل کر یہ رسالہ ابل کتا ہے۔ لے کر پتہ شکار مختار ہندی
صاحب۔ شیردل والا دروازہ۔ ریاست پٹنہ۔

تاری محمد صیب الرحمن صاحب تھلن ناخص
رسالہ خفیہ تخریر ترکی دروازہ علی گڑھ لے راز کی باتوں کو
ہندو سن میں لکھے کہ ایک طبقہ ایسا کہ ہے جس پر جل کر لے
سے وہ لوگ جا ہے ان سے کسی اور کو آگاہ نہیں کرنا چاہتے
فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ قیمت ۲۰ روپے اور قاری صاحب
موصوف سے مل سکتی ہے۔

یہ ایک انگریزی ناول کا ترجمہ ہے
اصل ناول میں جو کچھ غریبی ناقص ہے،
دو قورور دین مصنف کے ذمہ ہے اس کے ذکر کی ضرورت نہیں
لیکن پور دین خیالات کو جو اردو جاہد ہمارے انٹرنیشنل
اسٹریٹجیم جی میں صاحب نے پٹنا ہے۔ وہ ایسے ایساٹ
آپسے کہ اگر صاحب موصوف خود ہی نہ بتا دیتے۔ تو اسے
ضرور اردو کے ادب میں ناہل کی الماری میں جگہ دیکھائی فریت
اصل فی نسخہ عہ۔ آجکل دعائی قیمت صرف ۱۲ روپے۔

لے کا پتہ۔ باسٹ محمد غلام حسن صاحب آری کیم جملائی ویش
ابن عاجی معلوم نہوان۔ ملتان۔

طریقہ سہروردہ کیمین مقدس بزرگ
مذکرہ تجلیبیم

حضرت شیخ ابو النجب محمد الفاید سے حضرت موصوف علیا اوتہ
سہروردہ کے دستہ آئے تھے۔ ان کے سوانح متفقہ و رنگ
میں جناب جملائی شامیان میان صاحب ہلوا ری نے شائع
کے اردو و ان ملک برا حسان کیا ہے۔ فرمیں فیض اور
بلے مختار ہندی صاحب کے کتاب کو پا کر کیا ہے اور خوب کیا
خدا کے بارے میں دین کے اصلی اور مسیح واقعات کا

حضرت شیخ ابو النجب محمد الفاید سے حضرت موصوف علیا اوتہ
سہروردہ کے دستہ آئے تھے۔ ان کے سوانح متفقہ و رنگ
میں جناب جملائی شامیان میان صاحب ہلوا ری نے شائع
کے اردو و ان ملک برا حسان کیا ہے۔ فرمیں فیض اور
بلے مختار ہندی صاحب کے کتاب کو پا کر کیا ہے اور خوب کیا
خدا کے بارے میں دین کے اصلی اور مسیح واقعات کا

تذکرہ - طمان کی صفائی اور روضہ کی نازنگی کا موجب ہوتا ہے۔ صاحبانِ روضہ کے واسطے ضروری ہے کہ ایسی کن بن سے نازندہ اُتھائیں۔ شیخ بہرہ درویش علم ظاہری اور باطنی ہر دوسے مالامال تھے۔ اس کتاب میں حضرت خلیفہ صاحب کا کتب نامہ ایک اخلاق ایک مہربان - آپ کی کرامات - آپ کے معاصرین اور دیگر تمام ضروری باتیں درج کی گئی ہیں۔ نگاہی - چھاپی اور کاغذ سب اسطرح ہیں۔ قیمت فی نسخہ ایک روپیہ۔

خط کا پتہ - جناب مولوی شاہن شاہ میں صاحب تمام چھاپاری ضلع

پاک فیمین کتاب .. صفحہ کی تصنیف مولوی حافظ محمد ناصر ہے۔ چونکہ

جناب حافظ صاحب اپنے خدمت کئے ہیں کہ اس کتاب کی اشاعت سے کئی

غرض یہ ہے کہ ان علم اسے غیر مطالعہ کر کے اندر دیکھ لیں اس پرانی رات بچپن اساطیر ہم حافظ صاحب کے رسم کردہ اشتہار سروسٹ درج اخبار کیسے ہیں ایسے کہ کوئی لائق دوست اس کتاب کو پڑھ کر اس پر صاحب ربوہ درج اخبار کر کے واسطے بھیجے۔

”نفس الموفق“

تمام برادرانِ اسلام کی خدمت میں اہل نقد ہون یا اہل حق معروض ہے کہ میں نے رسالہ الفرقان فی زلۃ ام القرآن تألیف کیلئے محنت وادار اور یہ تصنیفات بروقت کر معتمد اصلی مذہب کے ذریعہ کے اخلاط و طہارت کا انوار اور حق نفس امری جو حق بلائیں ہوتا ہوا اور جس کے سب دہشت گردانہ جہل اللہ جہل سے متکبر ہیں۔ سو یہ بلا اس رسالہ کے دیکھنے والے نہیں ہو سکتے ہیں اسلئے ہر گز کے خیر خیر انکے ایسے کہ ایک دیکھیں اور ادراک لیں۔ مفتادوں سے ملو یہ لیرین اور جو کچھ رسالے بروقت اخلاط قائم ہو اسکو فریاد انبارت اسلامی کے عام ملک ظہر فوادین تاکہ قبل حق کی ایک تحریک کا ذہن متغافل نہ ہو والسلام۔ فقط۔ البکلت۔ ذہن ناچیز محمد طاہر نقشبندی صدر مدرس مدرسہ عربیہ چھاپاری ضلع ملتان

جو کتب شیعہ ہر ایک ایسی ماہی کو دیکھ

دفعہ سے کہ ایک کرنا اور دھان

کے پڑھتے اور ہمت دیکھ کر ہونی چاہیے۔ اسلئے طمانہ ایسی کتابیں ہر ایک ایسی روکشیں لگا جائیں۔ اور ایک سیر سے کم کی کتابیں ہوں۔ تب بھی ایک آن لیا جاگا۔

ڈاک وکالت

تاریکان گرجہ

رومی گرجا میں تو تاریکان کی کوئی مدینہ نہیں لیکن رسالہ چرخ اور ٹریل ربوہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کلیسائے انجمنستان میں بھی ایک تاریکان اور چرخ ہزارہا کر رہے ہیں۔ معلوم نہیں کہ تہہ او میں اتنے بڑے فرق کی کیا وجہ ہے۔ غالباً یہ کہ عورتیں انجیل کے متعلق نئی تحقیقات سے ہنوز نا آشنا ہوں اور پرانی ہوتا حال ان کے ہون میں بچکر رہا ہے۔

پرتگالی میں پادری

پرتگال میں پادری کے بارے میں پادری میں پرتگالی کا برا حال ہوتا ہے۔ چونکہ جلتے ہیں۔ دیکھتے جاتے ہیں۔ قید کئے جاتے ہیں۔ جلتے ہیں۔ جلاوطن کئے جاتے ہیں۔ مگر اس ہر آرد و است والا معاملہ ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ سلطنت پرتگال نے آئندہ کے واسطے پادریوں کو خزانہ سرکاری سے امداد دینی بند کر دی ہے اور دراصل پادریوں کا کوئی حق بھی نہ تھا مگر پادری صاحبان سے بے وقت بین کر لے کر کے رُخ کر نہیں دیکھتے اور خواہ مخواہ سلطنت کے برعکس لوگوں کو بھڑکانے ہیں اور نتیجہ یہ ہوتا ہے جو رہا ہے۔ آج دن بدن عیسائیت کو زوال ہے اور اسے صبر کے ساتھ انتظار برداشت کرنا چاہیے۔

نئی کتبیں

امریکن رسالہ لائف اینڈ ایکشن بابت مارچ اپریل کے ایک مضمون سے معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ میں لٹین اور لین نے فری میسنری کی خفیہ سرسایون کی مخالفت کی ہے جس پر ایک صاحب مضمون لکھا ہے کہ یسوع صاحب نے خود خفیہ سائون کی بنیاد قائم ہے۔ خدا کی سلطنت کو ایک راز بنایا ہے اور مشنوں میں گفتگو کی ہے تاکہ سب لوگ مسیحین۔ پڑوس نے بھی ایسی کی ناپید کی ہے۔ پہلے پادری بھی ہی کرتے چلے آئے خدا کے چلنے پادریوں سے قسم لی جاتی تھی کہ یہاں کے راز خفیہ کریں۔ مگر جب اسکی امدادی عیسائیت سے ہے اب عیسائیت کے ترک کے سوائے اس سے کچھ اور الگ ہو سکتے ہیں۔

پرتگالی میں پادری

پرتگال میں پادری کے بارے میں پادری میں پرتگالی کا برا حال ہوتا ہے۔ چونکہ جلتے ہیں۔ دیکھتے جاتے ہیں۔ قید کئے جاتے ہیں۔ جلتے ہیں۔ جلاوطن کئے جاتے ہیں۔ مگر اس ہر آرد و است والا معاملہ ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ سلطنت پرتگال نے آئندہ کے واسطے پادریوں کو خزانہ سرکاری سے امداد دینی بند کر دی ہے اور دراصل پادریوں کا کوئی حق بھی نہ تھا مگر پادری صاحبان سے بے وقت بین کر لے کر کے رُخ کر نہیں دیکھتے اور خواہ مخواہ سلطنت کے برعکس لوگوں کو بھڑکانے ہیں اور نتیجہ یہ ہوتا ہے جو رہا ہے۔ آج دن بدن عیسائیت کو زوال ہے اور اسے صبر کے ساتھ انتظار برداشت کرنا چاہیے۔

نئی کتبیں

امریکن رسالہ لائف اینڈ ایکشن بابت مارچ اپریل کے ایک مضمون سے معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ میں لٹین اور لین نے فری میسنری کی خفیہ سرسایون کی مخالفت کی ہے جس پر ایک صاحب مضمون لکھا ہے کہ یسوع صاحب نے خود خفیہ سائون کی بنیاد قائم ہے۔ خدا کی سلطنت کو ایک راز بنایا ہے اور مشنوں میں گفتگو کی ہے تاکہ سب لوگ مسیحین۔ پڑوس نے بھی ایسی کی ناپید کی ہے۔ پہلے پادری بھی ہی کرتے چلے آئے خدا کے چلنے پادریوں سے قسم لی جاتی تھی کہ یہاں کے راز خفیہ کریں۔ مگر جب اسکی امدادی عیسائیت سے ہے اب عیسائیت کے ترک کے سوائے اس سے کچھ اور الگ ہو سکتے ہیں۔

پرتگالی میں پادری

پرتگال میں پادری کے بارے میں پادری میں پرتگالی کا برا حال ہوتا ہے۔ چونکہ جلتے ہیں۔ دیکھتے جاتے ہیں۔ قید کئے جاتے ہیں۔ جلتے ہیں۔ جلاوطن کئے جاتے ہیں۔ مگر اس ہر آرد و است والا معاملہ ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ سلطنت پرتگال نے آئندہ کے واسطے پادریوں کو خزانہ سرکاری سے امداد دینی بند کر دی ہے اور دراصل پادریوں کا کوئی حق بھی نہ تھا مگر پادری صاحبان سے بے وقت بین کر لے کر کے رُخ کر نہیں دیکھتے اور خواہ مخواہ سلطنت کے برعکس لوگوں کو بھڑکانے ہیں اور نتیجہ یہ ہوتا ہے جو رہا ہے۔ آج دن بدن عیسائیت کو زوال ہے اور اسے صبر کے ساتھ انتظار برداشت کرنا چاہیے۔

نئی کتبیں

امریکن رسالہ لائف اینڈ ایکشن بابت مارچ اپریل کے ایک مضمون سے معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ میں لٹین اور لین نے فری میسنری کی خفیہ سرسایون کی مخالفت کی ہے جس پر ایک صاحب مضمون لکھا ہے کہ یسوع صاحب نے خود خفیہ سائون کی بنیاد قائم ہے۔ خدا کی سلطنت کو ایک راز بنایا ہے اور مشنوں میں گفتگو کی ہے تاکہ سب لوگ مسیحین۔ پڑوس نے بھی ایسی کی ناپید کی ہے۔ پہلے پادری بھی ہی کرتے چلے آئے خدا کے چلنے پادریوں سے قسم لی جاتی تھی کہ یہاں کے راز خفیہ کریں۔ مگر جب اسکی امدادی عیسائیت سے ہے اب عیسائیت کے ترک کے سوائے اس سے کچھ اور الگ ہو سکتے ہیں۔

تجربہ کر کے اہل ہند پر ایمان کیا ہے اس سلسلہ میں ایک بارہ تالیف چپکے کی تہذیبی نام ایک خوبصورت بھی ہو چکی ہے سی کاپیٹا۔ جو ملک مصر کے فاضل ڈاکٹر عبد العزیز لنگی صاحب

ساری اطفال کی کتاب صحتہ المولود کا سلسلہ اور دوسرے

وزاد شہر خوار کم عمر بچوں کی تہذیبی ان کے رکھ رکھاؤ اور پرورش کے طریقے آسان ہدایتیں اور دیگر موزوں باتیں

میں لکھا ہے۔ اس کتاب میں درج ہے۔ پڑی بھی خوانین کو چاہیے کہ اس کتاب کو ضرور مطالعہ فرمائیں۔ قیمت فی نسخہ ۱۰

لے کاپیٹا جناب محمد علیم انصاری صاحب ربوہ لکھنؤ

خشب منزل برکچہ اخبار - لاہور -

ادریش کا نوجوال شواہل پشاور میں

داروسے جس کے نمبر کے اندر

بڑا بیاری بائیسویں اور جس کے

ذریعہ سے تصویریں دکھائی جاتی

ہیں۔ علاوہ پروگرام کے ہر انوار کی رات کو یسوع مسیح کی زندگی کے حالات بھی۔ تباہی جلتے ہیں۔ خداوند یسوع مسیح کی زندگی کے حالات دیکھنے کی خاطر میں بھی گذشتہ انوار کو سرس میں گیا۔

سب سے پہلے جو تباہی دکھائی گئی وہ خداوند یسوع مسیح کا معلوم ہے جو تباہی صلب ہونے سے پہلے جس نے اپنے رفقاء کے

ہرہ شراب کا دھڑکا ہوا یا پانی و عسل یا یہودیوں نے جو کچھ

یسوع کے چھٹا کہتے مذہب کے برعکس تھے۔ ہر چند مسیح کا چھٹا

موجودہ بار نہ آیا۔ آخر کار یہود اسرائیلی کے ذریعہ سے

یسوع گرفتار کیا گیا۔ مگر قمار ہونے پر یہودیوں نے اس کے تھک

نات قلع سلوک کیا۔ کوئی اس کو گالیاں دینا کوئی کوشے

لگنا۔ کوئی بھٹکا ڈھونڈ وغیرہ۔ یسوع نے بہتری کوشش کی کہ

یہ موت کا پالہ اس سے مل جاوے۔ مگر انہیں انہ ٹھارے

کی گرفتاری پر یسوع کی مان رونی پٹنی تھی۔ مگر لاچار اور بے

پس تھی۔ آخر کار یہودی سپاہی حاکم کے فیصلہ کے بعد یسوع کو

صلب اٹھوا کر صلب ہونے کی جگہ پہنچ گئے۔ جہاں پہنچ کر

سپاہیوں نے سب کچھ اُتار دئے۔ فقط اس کے بدن پر

ایک لنگڑی بائی چھڑی۔ کپڑے اُتارنے کے بعد دو چروٹیں

اور میان مسیح کو صلب کیا گیا۔ صلب ہونے کے بعد مسیح کا

مردہ قبر میں لٹکا گیا جہاں سے وہ فریاد مگر آسمان پر جا گیا اور اپنے باپ (نعوذ باللہ منہ) کے دائیں گھٹنے پر جا بیٹھا

ناظرین کے واسطے مسیح کے جلال کا ایک کلمہ نہیں کیا جاتا

ہے خدای ہو تو ایسی مہ۔ جلال اور بادشاہت ہوں تو ایسی

کیا بھی اشاعت دن عید کی ذریعہ ہے مگر مسیح آسمان کو

اُڑ کر اب سرس میں آگیا ہے معلوم ہو گا کہ اسکی سرس کی

www.aail.org

بجھے تھے۔
 سب سے ہیں۔ تو گمان کرتے
 ہیں میں کوئی ذلیل یا سب سے ہیں۔ تو گمان کرتے
 خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمائی ہے۔ حق لکھ رہا فی
 السعرات و مانی الا مضی جیتا (۱۲) و یجھ لکھ الیل
 و النھاس و النفس و القھر و النھم مسخات باھن و
 جب یہ نعمت قرآن مجید میں پہلے ہی موجود ہے۔ تو سب سے
 گھبراہٹ کی کیا ضرورت ہے۔
 دو سرا مرض مسلمانوں میں ناشکری ہے۔ اور وہ
 حلال و حرام میں تیز نہیں کرتے۔ حلال ذوق سے اولاد
 نیک صالح پیدا ہوتی ہے۔ اور عاقبت میں لذت مٹی ہو
 فرمایا۔ پٹاڑوں کے فائدے ہیں۔ اور آج کل اندھ تعالیٰ
 فرماتے ہیں۔ ان تید کم جس کے چار سے ہیں دن تا کرم
 پاک نہ ہو جائے (۱۳) پٹاڑوں سے ساتھ جسکو کرتے
 میں ۳۰ کہا دیتے ہیں نہیں (۱۴) زمین ایک طرف
 خشک نہ جائے۔
 فرمایا۔ انسان کا ایک ایک بال بھی نعمت ہے
 و بھم ایک ایک جان پر ایک بال بھی سیدھا آجائے
 جب تک سوچتے سوچتے سوچتے۔ اسے قرار نہیں آتا۔
 فرمایا۔ بدیوں سے بچنے کے لئے اسی بات کا مطاو
 سخت فرمادی ہے۔ کہ اللہ بھیجی ہوئی باتوں کو جاننا ہو
 ۱۹۱۱ء جولائی ۱۱ء

کے نورانی شدہ یہ سنتے کہ عیسائیوں اور یہودیوں
 میں غلط ہیں۔ انکو کیا معلوم
 فرمایا۔ انسان حرا خوری کرتا ہے۔ اللہ کی نافرمانی کرتا ہے
 مگر یہ تیز نظر نہیں آتا۔ تو وہ دیر ہو جاتا ہے۔ مگر سب کا دل بڑھ
 ہوتا ہے۔ تو فوراً پکڑا جاتا ہے۔
 فرمایا۔ علی ہر سے باطن کی طرف جا مسلمانوں کا رسول پہلے
 رہا۔ بلکہ بعض تو یہاں تک کہتے ہیں۔ کہ دل صاف پہنچو
 اعمال خواہ کیسے ہوں۔ یہ انکی غلطی ہے۔
 فرمایا۔ اگر ریزوں کی صفائیاں (دیں) ہوائی جہاز سارا دیکھ
 دیکھ کر حیرت آتی ہے۔ مگر جو اس سے بڑھ کر عجیب آئے۔
 انکے اس عقیدہ پر کہ وہ عاجز و غریب انسان کو خدا یا خدا کا
 بیٹا سمجھتے ہیں۔
 فرمایا۔ اللہ کی کتاب اور نبی کریم کی ارشادات پر جو قوم
 ہنسکتے ہیں اس میں اختلاف کم ہے۔ پھر جن میں خشیت اللہ
 ہے ان میں اور بھی اختلاف کم ہے۔
 فرمایا۔ ہر روز اپنے کہاٹے کا مطالعہ کرو۔ پکڑے کا
 مطالعہ کرو۔ آمدنی کا مطالعہ کرو۔ کہ حرام تو نہیں مشتبہا
 ہرگز استعمال نہ کرو۔ کیونکہ اس سے دل سیاہ ہو جاتا ہے۔
 فرمایا۔ ہم سے سواد حاکمے کیا ہو سکتا ہے حکومت
 تہری نہیں کہ زبردستی منوا جاتا ہے۔
 ۱۹۱۱ء جولائی ۱۱ء
 فرمایا۔ دنیا و کرام ذات الہی کا بہت ادب کرتے ہیں۔
 ابو الانبیاء خلیل الرحمن حضرت ابراہیم فرماتے ہیں۔
 بطبعی و یسحقین فاذا مرضت فعدت یسحقین۔ کہا کہ کھانا
 اور پانی پانے کو تو خدا کی طرف منسوب کیا ہے۔ اور مرض
 کو اپنی طرف۔ ایسا ہی ہونہ کہبت میں ایک ولی اللہ لکھتی
 کا عجیب ناک کرنا اپنی طرف منسوب کیا ہے۔ فادوات
 ان اعیادہما غرض انبیاء کا مذہب یہ ہے کہ
 والشرف لیس ایک
 فرمایا۔ مجھے قرآن مجید سے محبت ہے اور بہت محبت ہے
 قرآن مجید میری غذا ہے۔ میں سخت کمزور ہوتا ہوں۔
 قرآن مجید پڑھتے پڑھتے مجھ کو طاقت آجاتی ہے۔
 فرمایا۔ جہن سے خدا سے مجھے اس دین پر جانا ہے
 جس پر میں اب ہوں۔ اور میں چاہتا ہوں۔ کہ اسی پر
 میرا خاتمہ ہو
 فرمایا۔ مجھ کو خدا ہمیشہ قرآن سے عقلی دلائل سمجھا رہا ہے
 یہ اس کا فضل ہے

فرمایا۔ قرآن مجید دنیا میں ہے اختلاف اور دگر گئی ہوئی
 انوس ہے کہ بعض بہت سب سے ہیں۔ مگر ان میں اختلاف ہے
 حالانکہ قرآن مجید اختلافی مسائل میں ایک فیصلہ بنا ہے
 پھر اختلاف ملتا ہے۔ مثلاً کہ اس ماہ پر جلا تیسے پھر پڑھتے ہیں۔ خدا
 راشی ہو۔ پھر اسکا نتیجہ ہوتا ہے۔ خدا کی نعمتوں سے انسان
 بالالان ہوتا ہے۔
 فرمایا۔ عربی میں چار سو نام خدا رکھے۔
 فرمایا۔ جیسے بارش ہو۔ تو زمین سے روئیدگی نکلتی ہے
 اسی طرح جب وحی آسمانی کا نزول ول پر ہو تو محبوب میں
 معارف و حقائق نکلتے ہیں۔
 فرمایا۔ کہ جب کبھی کبھی پٹ سے وحی آتی ہے کہ بیٹ نہ
 جیسی ناک چیز نکلتی ہے۔ تو پھر انیسویں صدی کے آدمی کے
 نزول سے کہ کیا تو خدا مخلوق الہی کو چھو رہا ہے۔
 فرمایا۔ جیسے ہونہ اور خون میں دودھ ہو جیسے مگر
 بسے سے الہی نہیں کے کوئی دھال نہیں سکتا۔ اسی طرح وحی
 میں صدائیں تو موجود ہیں۔ مگر وہ صرف وحی کے اندر ہے
 الگ ہو چکی ہیں۔
 ۱۹۱۱ء جولائی ۱۱ء
 فرمایا۔ فضیلت اگر کہا بسے ہو۔ تو پھر ابھی اور دینی الہی
 کی زیادہ قدر ہو۔
 فرمایا۔ کام کو خیر اور ذکر نیوا اور مرکز ہر نہیں ہو سکتے
 عرب میں امرافضا شرعاً موجود ہے۔ لیکن خود کرو۔
 کوئی ان میں سے خدا کے لیے بھی کام کرتا تھا۔ ہرگز نہیں
 برخلاف اسکے حضرت نبی کریم دن رات خدا کے کام میں
 مصروف رہتے۔ ہر کام میں اسے اس زمانہ میں بھی دیکھا
 حضرت صاحب کمال نہ تھا۔ کہ سرخیز چکر اور اسماں۔ مگر
 پھر بھی بڑا کام کرتے۔ اور اکثر تھے آپ کی زبان
 سے سنا کہ زندگی کا کچھ اچھا نہیں۔ اور کام (دینی کی تھی) اور
 ابھی اور جو بسے رہتے ہیں۔
 فرمایا۔ تم میں سے کوئی عبادت مند ہو جو ہوسکتا ہے
 کہ خدا نے کیا کیا عقیقین ہی ہیں اور ہر اس سے مخلوق
 کی بہتری اور خدا کی رضا مندی کے لیے کام کیا ہے
 میں ہاگوں کو تو کچھ ہے دیکھی کسی نے کہا ناگنا ہے وقت
 بجائے سنے کان میں نہیں ڈالا۔ کہ اللہ تعالیٰ کے
 لیے خوب دعا فرمائی ہے کام لیتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کی اس
 میں کوئی خوبی نہیں کہ وہ اپنے نفس کی خواہشوں کے
 پورا کرنے میں کہ شید ہو یا کہ نہ ہو کہ ہے کہ وہ وہ رہا ہے

عجب اور مکبر

یہ دونوں نفعاً گو ایک ہی معنوں میں استعمال کیے جاسکتے ہیں لیکن ان میں کسی قدر فرق ہے۔ کیونکہ عجب میں صرف اپنی کسی طاقت یا کسی چیز پر بھروسہ کرنا اور اترنا داخل ہے۔ اور متحجر میں اس کے ساتھ دوسروں کی تحقیر کرنا بھی شامل ہے۔ جب غور سے دیکھا جائے۔ تو صاف طور پر یہ بات پائیہ ثبوت کو پہنچتی ہے۔ کہ تمام گناہوں کی جڑ و مگر جو بائے کیونکہ گناہ احکام الہی کی نافرمانی سے ہوتے ہیں۔ اور نافرمانی کے لیے بڑا عظیم متحجر ہوتا ہے۔ یعنی کسی حکم کی نافرمانی کا خیال پیدا ہونے کے اسباب یا تو خود اس حکم کی تحقیر یا حکم کرینوے کی تحقیر یا اس حکم کو نیاوے کی تحقیر یا اس حکم پر چلنے والوں کی تحقیر کا ذہن میں سامنا ہونے میں۔ یہ ایک ایسی پہنچتی ہے۔ کہ جس کی وجہ سے انسان ان باتوں سے جو کسی حکم کے کرشمے پیدا ہوئیں اسے خود بھی یقین ہوتا ہے۔ محروم اچھا ہے۔ جس نافرمانی اپنی بڑائی کا خیال دہانگیر ہے۔ وہ کسی دوسرے کی بات کو سنا کر بھی لہجہ نہیں کر سکتا۔ متحجر کے لئے اپنی بڑائی کا فخر ہی ایک دنیا ہے جس سے باہر تمام عالم ٹھیک پڑا ہوا ہے۔

انسان کو امداد توفیق کے ذریعہ الطبع بنایا ہے اور اسکی قوتوں اور طاقتوں کے پورے فنود نما اور صحیح استعمال کے لیے اسکو دوسرے کئے ہوئے اور اقوال و افعال اور انکے نتائج کے مطالعہ کا محتاج کیا ہے۔ ان کی زبان عادت فصاحت حرکت و سکنت بعاشرت تحصیل وغیرہ سب اپنے اہل نواح سے انموذ ہوتی ہیں۔ جیسے رنگوں میں کسی شخص کو رہنے کا مودفہ ہے۔ انھیں کے سانچے میں اسکے حالات و حصے جاتے ہیں۔ جانور کا بچہ جہاں لجا پڑا اپنی زبان اور عادت کو نہیں بدل سکتا۔ لیکن انسان کا بچہ بدل سکتا ہے۔ اور یہ خاصیت انسان میں اسی لیے رکھی ہوئی ہے۔ کہ وہ ہمیشہ ترقیات کرنا جائے۔ اور اس اعلیٰ ترین پرمیج جائے۔ جس پر ہوتا جانے کے لیے انبیاء و علم الصلوٰۃ والسلام ہمیشہ تشریف لائے رہتے ہیں۔ اور اسی غرض کی تکمیل کے لیے امداد توفیق انھیں انبیاء اور مرسلین کو پہنچا رہا ہے۔ اور انکو وہ احکام تبلیغ کر نیے لیے تعین کر رہا ہے۔ ہر ایک طبقہ سے انھیں اعلیٰ راستہ ترقیات پر پہنچا سکے ہیں۔ اور اسکی ذات شریف ان احکام کی تعمیل کا ایک صحیح علمائزہ ہوتی ہے۔ جس سے غرض یہ ہوتی ہے کہ جو احکام وہ خدا

کی طرف سے لائیں۔ انھوں لوگوں میں پہلے
 انھوں نے کئے ان پر عمل کریں۔ تاثر
 پر پہنچ سکیں۔ اور انتہائی گول رخصت۔ اور
 سکیں اور ان احکام پر عمل نہ کریں گے ان انیا ر
 کی ذات میں بنو رہے ہیں۔ اور اس کے علاوہ اس بات
 کو دیکھ لیں کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے حکموں پر چلتا ہے
 اس کی خدا تعالیٰ کی کن راہوں سے نصرت کرتا ہے اور
 کس طرح ان کا کفیل اور وکیل موحا ہے۔ اور ان کی حمایت
 کے لئے کیسے کیسے اجاب ہتیا کر رہتا ہے۔

لیکن جس کسر میں یہ بات ہو کر جب میرے پاس ہے۔ وہ کسی کو بھی حاصل نہیں۔ میرا حسب و نسب سب کے اعلیٰ اور دیندے۔ میرا خاندان بڑا ہے۔ میرا علم بڑا ہے میری طاقت و قوت بڑی ہے۔ اور دوسرے میرا سامنے بالکل سچے ہیں۔ ایسا آدمی کسی کی بات کو سن سکتا ہے اور کب اپر عمل کر سکتا ہے۔ اور کب کسی بہتر بات کے فیض اور برکت سے بہرہ اُٹھوز ہو سکتے۔

شیطان کا قلعہ مذہبی نواریں کے صفات کی ابتدا کرتا ہے۔ یہ کوئی فرضی یا مسمیٰ اور بے بنیاد بات نہیں اس واقعہ کی تواتر سے شہادت مذہبی دواؤں میں نہایت مستند طور سے چلی آتی ہے آدم کو گیدہ کر کے جس حرکت اور افغانیات کا برسانا اہل تامل نے منظور کیا۔ ان سے محروم ہونے کے لیے شیطان نے سب کے بعد اہم تکبر کی کہتا ہے۔ اسی گھبرائے اس کو خدا کا حکم ماننے سے باز رکھا۔ اور یہی عذر پیش کر کے اس سے حسب و نسب میں افضل ہوں یہی سبب پیدائش آگ ہے۔ اور یہ خاک سے پیدا ہوا ہے۔ میں نے اپنے آپ کا حکم ہی نہیں مان سکتا۔ اس کے دماغ میں بظلمت سما گیا تھا۔ اگر گڑھ سے افضل ہوتی ہے۔

شیطان کا یہ قیصر تبار ماہ ہے کہ اسے اپنی ٹرائی کے بغیر اسے ان تمام انعامات سے محروم کر دیا۔ جو لاکھوں کے حکم ان کو حاصل کر لیے۔ لاکھ لاکھ لاکھ نے ہی ایک جہنگڑ کی تباہی و مذلالت کے لیے اپنے حقوق پیش کر کے کہا تھا کہ آدم نو دنیا میں فساد اور خونریزی کر گئی۔ اور ہم چوکھمیشہ تیرے حکم کے نتیجعات کرتے رہتے ہیں اس لیے ہمارا حق فاقہ ہے۔ لیکن اکیلا کہاں کیا کر سکتا ہے نہاد وہ الہی حکم بجا لا کر آدم کے حقوق کی تریح کو شیطان کے مقابلے میں مان لئے تھے۔ اور اس درخواست کے موافق یہی حب انکا نشان لہا گیا تو خود بول اٹھے تے علحدہ لانا الا ما ملکتناہ اور بنفید اللہ تعالیٰ نے کیا تھا۔ اس کو خوف

ہونگے۔
غرض تکبر بہت درد دے
میں ایک خطرناک روکتے۔ بتا کر کے دل میں جو باتیں
اچھا بڑائی کی سنا رہی ہوتی ہیں۔ انہی دہ زہل وہ حقیقت نہیں
ہوتی جو وہ سمجھ بیٹھا ہوتا ہے۔ اسکا اندازہ اپنے تعلق پر مشیر
غلط ہوتا ہے۔ اس میں شک نہیں۔ انسان بہت تکبر پر مشیر
کر سکتے۔ لیکن کوئی ترقی ایسی نہیں ہوتی کہ اس کو انسانی
حالت حاصل نہ کر سکتی ہو۔ ان لوگوں کے سوا جن کو خدا
نے خاص طور پر خرق عادت کے اظہار کا شرف بخشا ہے کوئی
انسان خارق عادت ترقی نہیں کر سکتا کہ جو حاصل کرنا
انسانی قوت سے باہر ہو ایک سے ایک بڑھا جا رہا ہے۔ پھر
کوئی گنجائش ہے کہ کوئی آدمی اپنی کسی بات پر تکبر کر کے
تکبر ایک جھوٹ پر اڑتا ہوتا ہے۔ یہ ایک غلط فہمی غلط اندازہ
اور اپنے آپ کو دیکھ کر اس کو ڈانڈتا ہے تکبر کی انجمنیں
اندھی ہوتی ہیں۔ اس کے کان پہرے ہوتے ہیں۔ کردہ
دوسروں کی خوبیوں کو نہ دیکھ سکتا ہے۔ اور نہ سن سکتا ہے
اسکی حالت ایک دیوانے کی سی ہوتی ہے۔ میں کے اندر
دوسروں کے جوہر دیکھنے قدر کی حالت سلب ہو چکی ہوتی
ہے۔ تکبر کی انتہا ای کا دعویٰ ہے۔ تکبر جاہل اور مخبر
رہتا ہے۔ اور دوسروں کے خاص سے لاعلم نہیں اٹھا سکتا
دیکھ چکے نہیں سکتا۔ اندر ہی ہلائی حاصل کر سکتا ہے۔ وہ
اپنے معلومات یا موجودات کے خزانہ کو ہمیشہ مستحق کرتا رہتا
ہے۔ ہر ایک گاہ کی ابتدا تکبر سے ہی ہوتی ہے۔

..... حکیم پریشہ محروم اور نامراد رہتا ہے۔ اور کبھی فتح و فخر کا سن نہیں آجیگا۔ کتنا بیکار اور زاریاں خاں ہی انسان کو محروم کر دیتا ہے انسان جس طاقت پر اثر آتا ہے وہی طاقت اسکی محرومی کا موجب ہوتی ہے۔ عجب ہی ایک ایسی ہی چیز ہے۔ اگر اس میں دوسری حکمت کا خیال شامل نہیں ہوتا تو کین

اسکا بیچو بیچ ہی ہوتا ہے۔ ہر انسان سے وہ محنت چھین لی جاتی ہے۔ انسان کے دوسرے حقوق ہی اس کے لیے سفا غرض نہیں کر سکتے۔ بلکہ حقوق باطل ہو جائے تو یہ سب

دعا کرو۔ (باقی آئینہ)
 پیر غلام غوث محمد تشریف لیکن گوئیے جو اس سال جمع
 کر کے آئے ہیں اس سال و مجار سے چار برس احباب کو دعا ہو سکے۔
 اور بھی محنت و عابد شفا کو کہہ دی دعا کیجائے نہ تیرا

(۷)

میں لوگوں نے مسلمانوں کی موجودہ حالت پر درود اور بھیجی ہے۔ اور اس کے ذوال اور نیکیت کے اسباب کو معلوم کر کے لیے کچھ وقت خیر کیا ہے۔ اور ان میں سے قومی بزمروگی کے آثار کو دور کرنے کے لیے قوت و تازگی کی نو فکرا جو ان میں نافذ کر سکے۔ ذرا ایسا کہ مسلمانوں کو اس بات کو اچھی طرح سمجھ سکے ہیں کہ ان مسعود اصول کی چٹانوں پر اسلام کی ترقی کا حاربے اور ان پاکیزہ چٹانوں کے پانی پر اس گھڑا شادابی اور سرسبزی کا انحصار ہے۔ وہ ذات خود ایسے مستقل اور دائمی ہیں کہ کوئی گردش انکو باطل نہیں کر سکتی۔ اس میں کلام نہیں کہ اسلام نے جس اورنگ طرف سے کام نہیں لیا اپنا ہوا یا پڑا جو کوئی ان اصول کو اپنا مسلک بنا کر کسی کی سیانی کا بدل کما لیا ہے۔ مسلمانوں نے یہ برسوں اسلام کو چھوڑ کر دیکھ دیا اور غلوں نے بعضی باتیں اسلام کی اختیار کر کے فائدہ اٹھا کر ہیں۔

اس بات کے تسلیم کر نہیں سکتے ہیں کہ اسلام کی خلاف ورزی کرنا حاکم کی حمایت اور پناہ کے لیے سے لکھی تے ہیں۔ مسلمان اپنے اندر غور کر کے دیکھیں اور اپنی ضمیر کو سمجھ کر کے اپنے سارے کائنات سے اور اپنی اور مرہ کی ڈائری اپنے سامنے رکھ کر اسے مطالعہ اور موازنہ کریں اور پھر اپنی متعلق آپ ہی فتویٰ دیں کہ کیا وہ احکام اسلام کی پابندی کرتے ہیں۔ ہر ایک انصاف پسند راست گو آدمی خواہ وہ کسی فرقہ اسلامی سے تعلق رکھتا ہو اسکا جواب نفی میں دے گا۔

صرف چوبی چوبی باتوں میں خلاف ورزی احکام اگر قابل معافی ہی ہو سکتی ہے اور اسکے نتائج اور سزا میں متا اور نظر انداز ہی ہو سکتے ہیں لیکن وہ اہم امور جو قومی تمدن کے شیرازہ کو درہم برہم کرنا موجب ہوتے ہیں اگر انکو توڑ دیا جائے۔ اور اس توڑنے پر ایسا امر کیا جائے کہ بڑے بڑے پرہیزگار جبر ہی تک جائے۔ تو پھر صاف طور پر سمجھ میں آسکتا ہے کہ وہ قوم برباد ہو کر رہی ہوگی۔

اب اسے آفرینش سے دینا بجز اس کے کہ اسے اپنی اتفاق خاندانوں اور قوموں کے تباہ کرنے میں سب سے موثر اور خطرناک ذریعہ ہوتے ہیں اسی کی طرف قرآن شریف نے

از عوا افتشلا و تداہب تکم اور دوری جس سے منشا الہی ہی ثابت ہوتا ہو۔ اسے کرنا ایک ایسی بری چیز ہے کہ جس سے برائی کی پہوٹ ایک قدر باخاندان میں بڑھاتی ہے۔ اور قومیت کی عزت سب کی سب دیا میٹ ہو جاتی ہے۔ یہ مرض مسلمانوں میں ایسا نا توہم و کوجھے پڑا ہوا ہے کہ اگرچہ وہ سب کچھ سمجھتے ہیں لیکن پھر بھی باز نہیں آتے پھر تمام نقص جو قومی عمل کی تعمیر میں مہکات کا کام کر رہے ہیں سب اسی کا نتیجہ ہیں۔

جب اسلامی قومیت اپنے پہل پہل پہل پہل پہل اور فردی کام بھی کیا تھا۔ کہ آپس کے جھگڑے فتنے متنازع بچوڑا دیے گئے تھے پس اسے تقویٰ کی تاریکی سے نکلنا نہ کہ محبت اور اخوت کا آفتاب ابر چڑھ آیا اور ان کے اقبال کا ستارہ چمک اٹھا۔ مگر یہاں تو دور کا گھر گھر میں بھوٹ پڑی ہے۔ اور یہ بھوٹ ان میں کچھ ایسا زبردست اثر کر رہی ہے کہ انکو اپنے پیچھے سے نکلنے نہیں دیتی یہ بھی مسلمانوں کی برائی ہے کہ اپنے لیے ہمیشہ پیچھے پیچھے رہتے ہوئے غور کرتے رہتے ہیں۔ انکو یہ سمجھ لینا چاہیے اسلام نے ترقی کے لیے ہمارے اور غفلت اور بے تکلف بنائے ہیں کہ ان پر غفلت نہیں نہ تو کوئی تکلیف ہوتی ہے۔ اور نہ کچھ بڑے بڑے چارے اٹھانا پڑتے ہیں۔ سکا۔ سیانی کا ایک حکم کر رہی ہے کہ مسلمان اپنے عقائد اور اعمال کے لحاظ سے پورے طور پر اور سچے مسلمان ہو جائیں۔ وہ فضول عقاید اور رسم پرستی اور خلاف حق گزینی کے طریقے چھوڑ دیں۔ اور اخلاص اور سچائی کی تہ سیدھے سادے مسلمان بن جائیں۔ اور قرآن شریف کے احکام کی تعمیل کریں اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نمونہ کو اپنا مسلک بنائیں۔ تو پھر ہر کسرا اور مقصد ان کے دروازے پر خود بخود آن گھٹکتا ہوگا۔

بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے یہ ماننا ضروری ہے کہ عادات اور مقاصد کا عطا کرنا اور اپنی امور میں فلاح اور کامیابی دینا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ اگر کوئی کسی کوشش پر بہرہ دہر کہتا ہے۔ تو وہ کوشش ہی خدا تعالیٰ کی طرف سے بغیر برومند نہیں ہو سکتی۔ ہر ایک کوشش اسکی توفیق عطا کرے ہو سکتی ہے۔ جس جیکہ حال ہے تو کیا وجہ ہے کہ ہم اس خدا کو راہی نہ کریں اور اسکی رضا جوئی کے بغیر کوئی اور راستہ اپنی بہتری کے بخیر کریں۔

بھی اصلاح ترقی اور کامیابی کا ذریعہ ہے۔ ایک بے سب سے پہلا کام یہ ہے کہ خیالات صحیح کے جائیں۔ باطل اور غلط اور فضول عقیدوں سے دماغ کا تنقیہ کیا جائے۔ اور اہم پرستی کے گرد و غبار سے اندرون دہو دیا جائے۔ اور دل کو اپنے قابو میں کر لیا جائے ہی ایک بڑا اہم اور فردی کام ہے ممبر اصلاح کے عمل کی دنیا در کچھ مہکتی ہے۔ اس نتیجہ کیلئے ضروری ہے کہ کسی حاذق طبیب کی خدمات سے فائدہ اٹھایا جائے۔ یہ لوگ جو مسلمانوں کے ترقی کے خیال میں مسرت و سرشار ہو کر مختلف پیرائوں اور راجوں سے کوشش کر رہے ہیں کاش اگر وہ اس حقیقت کی تہ تک پہنچیں۔ اور سطحی تبادلوں کو چھوڑ کر اس اندرونی اور حقیقی سرگرمیوں جو اسلامی اخوت اور قومیت کا اہم آرزو ہے۔ تو انکو ہدی منزل مقصود نصیب ہو سکتی۔ خود غرضی اور خود روی کے استقبال کے لیے اسلامی ترقیات دیا نہیں بلکہ اس اور انکا یہاں مقبول ہوتا ہو۔ دنیا میں تمام ماحسن اور فنون اور علوم خاص مہرین کے ذریعہ سے ترقی پاتے ہیں لیکن اسلام کی ترقی اور بہبودی کیلئے مسلمانوں کا حلیہ کا خاص طور پر اہم ہے۔ ان کے اپنے ناقصوں میں رکھا ہوا ہے۔ ایسے اہل کو خود طیار کر کے اللہ تعالیٰ دنیا میں بھیجتا رہتا ہے۔ انکو وہ سچا علم دیا جاتا ہے جس سے وہ مفرا کو خوب شناخت کر سکتے ہیں اور اپنی راہ کو سبکدوش کر کے اپنی چلنے کے راہ عیان کر سکتے ہیں یہ زمانہ ہی کمال منزل کا زمانہ تھا۔ خدا تعالیٰ نے اس میں ہی اس کے مطابق اپنا مستقر نازل کیا۔ اسکو اپنا لینا یا نہ مان لینا ایک جدا مسئلہ ہے لیکن ہی خدایان اور ایمان اسلام کا یہ فرض ضرور ہے کہ وہ ایک جماعت منتخب کیلئے ایک اصلاحی لیگ قائم کریں جو مسلمانوں کی اندرونی اصلاح کے اسباب پر غور کرے اور اس امور کی ترقی کو سنے اور غور کرے پھر اپنے فیصلہ کر کے جو کچھ وہ بہتر سمجھیں اسکو سبکدوش فائدہ کے لیے شائع کریں اور سبکدوش کو عمل کو اپنی ترقی میں مدد دیں تو لیگ اور انجمن بہت اغراض اور مقاصد کے لیے قائم ہوتی ہیں لیکن کیا کوئی ماحصل جماعت ایسا مجموعی اور مشترک لیگ قائم کر سکے جسے ملکہ نہیں ہو جو اس اعلیٰ غرض کو پورا کر سکے۔ اصل میں مسلمانوں کے نزدیک اپنی اعلیٰ اغراض کو حاصل کرنا ایک اہم مقصد ہے۔ اس بات میں مضائقہ نہیں ہونا چاہیے۔ کہ جو بات ہو جو حاصل کرنا ہے۔ وہ کس قسم کے آدمی سے حاصل ہوتی ہے۔ جو شخص اعلیٰ مقاصد پر نہیں چھا سکتا ہے وہی حمار کمر اور بھروسہ ہے۔

یہ فردی ہے کہ مسلمانوں کے مختلف فرقوں کی نیت سے ایک لیگ قائم کیا جاوے۔ اور اس لیگ میں سلسلہ احمدیہ کی نیت سے اسکے اصول اور غرض و مقاصد پر کافی غور کیا جائے۔ اور بعد کا مل توجہ اور غور جو نتیجہ حاصل ہو اسکو متفقہ طور پر اعلان کر دیا جائے۔ اور یہ ضروری ہے کہ لیگ میں کارکن غیر ایسے اصحاب ہوں۔ جو مختلف فرقہ اسلامی مسلم طور پر منتخب کریں اور غیر انکو اعتبار ہی ہو۔ میں انتہاء افسوس ہے کہ آئندہ بھی ایسا ہوگا۔ لیکن گزارش کرنا ہوں۔ کہ اگر ایسا ہی اس طرف توجہ کریں۔

ہندوستان میں برٹش حکومت کی برکات

حکومت برطانیہ کے لوگوں فیوض اور برکات سے ہندوستان متنع ہوتا ہے۔ تاریخی امر کہیں ریویو کے ذریعہ سے لا رہے کہ وہ صاحب اہل امر کو ان برکات سے مطلع کر سکے لیکن مختلف مضامین کہہ رہے ہیں چنانچہ انہوں نے پہلے مضمون میں لکھا ہے کہ ہندوستان کی تجارتی اور صنعتی ترقی پر سوا پانچ ارب روپیہ برٹش سرمایہ کا بیجہ ہو رہا ہے۔ ہندوستان کی حکومت برطانیہ کی ملٹی فلیٹ کیلئے ایک بڑی زبردست ادارہ ہے۔ اگرچہ فوجی فساد آبادی ملک کی نسبت سے بہت ہی کم ہے۔ لیکن بہر حال دولت برطانیہ کے لئے ایک مضبوط بازو کا کام کرتی ہے۔ چنانچہ گزشتہ مہم افغانیہ میں جب بوئروں سے مقابلہ کی مصیبت پیش آئی تو ۱۳۲۰۰۰ برٹش انفر اور برٹش فوج نو ہزار ویسی فوج ہندوستان سے بھیجی گئی۔ ایسا ہی ۱۳۰۰۰ برٹش اور بیس ہزار ویسی فوج اور ساڑھے ستر ہزار خدام جنگ بین میں ہندوستان سے بھیجے گئے اور ان سے برٹش قوتیں ملی۔

ہندوستان سے بہت سارے لوگ مختلف نوآبادیوں میں جاکر آباد ہوئے ہیں۔ چنانچہ جیسا ہی ہزار ہندوستانی ٹرینڈاویس دس ہزار میکسیکو ایک لاکھ پانچ ہزار برٹش کنسی میں اور دو لاکھ چھ ہزار مارٹینیک میں آباد ہو چکے ہیں اسکے علاوہ دوسری حکومتوں کو بھی ہندوستانی مزدوروں سے بہت امداد دی گئی ہے۔ چنانچہ فرانس اور ڈچ کو بہت مزدور دیے گئے۔ ہندوستانی لوگ بحر الکاہل کے دور حصص تک پہنچ گئے ہیں چنانچہ جزیرہ برنجی میں ستر ہزار لوگ موجود ہیں شمال میں ایک لاکھ پندرہ ہزار ہندوستانی روئی افروزمین یوگینڈا اور ایسے ہی میں ہزار ہندوستانی

نے بنائی تھی۔ ہر سال پندرہ بیس آبادیوں کو جاتے ہیں۔

ہندوستان نے برٹش قوم پر ہیں۔ وہ بھی قابل غور ہیں فوجی برٹش انفروں کے لئے ہندوستان سے بہت غور اندری کا مدرسہ ہے اور یہاں استعمال اسکے لئے سب سے بہتر موقع ملتا ہے۔ اسی طرح میران سر دس کیلئے بھی برٹش اضلاع کے بنائے گئے۔ ایک نہایت موزوں تعلیم گاہ ہے۔ اسکے انوکھ احسان برٹش حکومت اور برٹش قوم دونوں پر ہوتا ہے اسی طرح انفران حکمہ نہر۔ انجیر اور جھک جاتہ ڈاک ٹار جنگلات کے انفران اور شمل اور فٹا سیر تمام دنیا سے بہتر ملید ہوتے ہیں جو انفر ہندوستان ملید کرتے ہیں اور ملید ملک میں بہت مفید طور پر کام آسکتے ہیں یہاں تک کہ انجیر یا اوجین وغیرہ میں بھی لوگ مفید ثابت ہوتے ہیں یہ لوگ نظم و ضبط کے بند بونے ہیں ولایت میں محکمہ دہلی انفر ایسے کام اس محکمہ میں کیسے ہندوستان میں رہنے سے ان لوگوں کے دلوں میں انڈی فیشن نصیبی کی معرفت اور ان فیاض کے خصال پیدا ہو جاتے ہیں خاموشی سے کام کرنا اور فیشن نصیبی ادا کرنا اور شیخی نہ بگھانا اسبگیا بھائی ہے اور ملک و خاندان کے لئے برکت کا موجب ہوتا ہے۔

دلائی لامہ

بدھ مذہب کا سب سے بڑا پیشوا دلائی لامہ ہوا ہے۔ تبت میں ایک جاگیر ہے۔ اور سب سے مشہور بدھ مندر بھی انجا میں ہے جس سال کا عرصہ گزرا ہے کہ بعض پلینک چیمبرگین کو حل کر دینے کے لئے لاڈ کر کے دلائی لامہ کو دلائی لامہ لاڈالا۔ ابھی تک وہ اسی جگہ ہے اسکے متعلق چینی حکومت کوشش کرنا چاہتی ہے کہ وہ بہر تبت میں اپنی ملک اصلی پر قائم ہو جائے۔ اور انکی اپنی مذہبی ہی ایسی ہی جو لیکن حکومت برطانیہ اسکے اس خیال کے ساتھ متفق نہیں ہو سکتی برٹش الی الے دلائی لامہ کا انگریزی علاقہ میں رہنا اگر حکومت کے لئے بہت مفید بیان کرتے ہیں اور ان کی حکومت ہندوستان کو ہندوستان کی تمدنی اور تجارتی ترقی کے لئے ایک عجیب و غریب خیال کرتے ہیں انکا خیال ہے کہ چونکہ دلائی لامہ بدھ مذہب کا سب سے بڑا پیشوا ہے ایسا جس جگہ وہ حکومت پر ہوگا اسی جگہ بدھ لوگ اسکے پس کثرت سے آمد و رفت کریں گے۔ اور اس آمد و رفت سے

چند سوالوں کے جواب

۱۔ قرآن شریف کی تعلیم چھپن میں دی گئی ہے۔ وہ مضر گز نہیں۔ بلکہ اس میں ضروری اور مفید ہے آپ اس فلاسفی پر غور کریں جو نو مولود کے کان میں اذان دینے کے متعلق ہے۔

۲۔ چھپن میں کچھ کوس طرف ڈالا جائے۔ وہ مشہور ہو سکتا ہے۔ اور قرآن شریف کی طرف توجہ کرنا انکی نام زندگی پر پڑتا ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ قرآن مجید لامعنی پڑھانے سے کیا فائدہ۔ سو آپ بد واضح رہے کہ قرآن مجید کے الفاظ پڑھانا یہی اسی لامعنی پڑھانے کا ایک طریقہ ہے جب بچہ اذان پڑھ کر لگا تو بہتر ترجمہ پڑھ لینے پر ہی قادر ہوگا۔ دوم مطلقاً نا ہی اپنے اندر ایک برکت رکھنے میں اور یہ امر ثابت ہو چکا ہے۔

۳۔ اگر بچہ قرآن مجید کے پڑھنے سے ہزار ہوں میں تو یہ تصور ان کے پڑھانے والوں کا ہے خود حضرت امیر ملت میں آئی چھپن میں قرآن مجید پڑھا اور چھپن انک اس کی محبت و ن دونی رات چو گئی ہے۔ چنانچہ بچہ قرآن مجید پڑھے سنی سے پڑھتے ہیں بس یہ غلطو ہی ہے۔ اور صرف قرآن مجید کا قصور ہے۔ اگر قرآن مجید کو اول عمر میں پڑھایا جاوے جب کچھ طرح قابو میں ہوتا ہے تو یہی عمر میں اسکے پڑھنے کی کیا حایت ہو سکتی ہے۔ ہمارے سامنے ایسی نظریہ موجود ہیں۔ جن بچوں کو پہلے قرآن شریف نہیں پڑھایا گیا آخر وہ دین سے باہل کر کے رو گئے اور ہر قرآن مجید کی طرف متوجہ نہیں ہو گئے۔

۴۔ آپ نے بوجہ کہ چھپن مذہبی اندھنہ تہذیب دیکھیں میں تنزیک ہوئے کہ اور خاندان پڑھانے کے جواب میں واضح ہو کر خاندان کو جب تک تمام مسلمان پڑھتے ہیں دھنم ملتی ہوگی ہر نماز میں پڑھا جاتا ہے۔ خاندان کی ہی ایک دعا ہے جو میت کے لئے کی جاتی ہے شیعہ نمازیں پڑھتے اور اپنی امامت سے پڑھتے ہیں۔ سوال یہ کہ ایک نہیں اور چھپن دیکھیں کوئی ایسا امر نہیں جس میں مسلمان تنزیک ہوں جن کی کریم صبر کی وفات پر شہر ق کا م بھی ایک چھپن دیکھیں دوم آپ کے بعد انظام خلافت میں بڑا شیرازہ وحدت کا دار و مدار تھا۔ اگر کے لوگ جیسا کہ

www.aail.org

میں۔ مگر وہ بھی شب و روز اس کے
پرورش پائے ہیں۔ اور بہت سارے
میں موجود ہیں۔ مگر باوجود علم و ہنر
عذاب میں مبتلا ہو کر ان شہید کے لیے ہی
مگر یہ بھی جو کچھ صحت و عمر اور توجہ و محنت
جو۔ اسے قادر و قادر گار یہ بھی تیر ہی
ات انہی نہ کرتا۔ تو کوئی تنہا ہی اعتراض
بھی اس کے فضل و احسان و سخاوت کی
تنگی و ترشی اس کی اس کی ادب و غربت
ہو کسی غیر کو کسی شہید میں مشفق دخل
وہ چاہتا ہے۔ کرتا ہی کسی کو اس کے
اور حوصلہ نہیں ہو اور نہ کوئی فکر نہ
کہ ایسا ہین ہونا چاہیے تھا۔ بلکہ یوں
دانا تو ہمیشہ دیتا ہی رہتا ہے۔ مگر
اور اگت جائے ہیں کل جہاں ہمیشہ اس
پر کہا تا رہتا ہے۔ و ماں کوئی کی نہیں
یہ ان شہیدوں اور اشرافوں میں
خوار سے بدیہ ناظرین کو ہیں جن کو
مگر گردنا ملک رحمۃ اللہ علیہ اس امر کے
بغیر اعمال جنہم سابقہ کے کو نہ پر اس قدر
لوگ ہو کہ وہ شمار ہی نہ انعام ہا ہیں۔
یہ وہ ہی ہوتے ہیں مگر گردنا ملک صاحب
تجسسوں کو کوئی بھی گن نہیں سکے
یہ کسی کو گردنا ملک کسی کی روزی و
ولست مند اور بادشاہ بنا دینا اسی مالک
کی قبضہ قدرت میں ہیں اور کسی کو اس کی
نہ از ہی جائز نہیں کیونکہ وہ مالک ہو۔
ہر طرح چاہتا ہے اپنی حکمت اور علم کو
لوگوں پر نظر غایت کرتا اور انہیں اپنی
مالک کرنا رہتا ہی ہر فراتے ہیں کہ کتنا
خلق پر اس قدر ہو رہی۔ کہ وہ کہنے پر
آریوں اور ہندوؤں کے تباہی کے
ختم کے اعمال تو احاطہ تحیر میں آسکے
فرمانا کہ خدا کی رحمت میں اور عنایتیں
تحقیق یعنی بعد و حساب ہیں کہ انکا
ہے خارج نالہ و گناہت یا سو جو وہ ختم کے
ہی کہہ سکتے ہیں ہر فراتے ہیں کہ دنیا
پر لطف و کرم کر کے نے کہ کھائی ہی ہے۔

یہ ان شبہوں اور اشاروں میں کسویں طور پر نمودار
خوار و سار کے ہیں۔ ناظرین کو یہ ہیں جن کو صاف ثابت ہوا ہے
کہ گرو نانک رحمتہ اللہ علیہ اس امر کے قائل تھے کہ خدا بیوقوف
غیر اعمال ختم سابقہ کے لوگوں پر اس قدر انعام و اکرام کرنا چاہتا
ہے کہ جو کچھ وہ ساری انعام باہرین۔ لوگوں کے اعمال تو
خدا ہی خود ہی ہوتے ہیں۔ گرو نانک صاحب فرماتے ہیں کہ خدا
کے بخششوں کو کوئی بھی نہیں سکتا۔ کہ بند و خلاص
یعنی کسی کو گدا گریبان کسی کی روزی فراخ کر کے اسے
دست مند اور بادشاہ بنا دیا اسی مالک حقیقی اور قادر و توانا
کے بقصد قدرت میں ہیں اور کسی کو اسکی مشیت میں دخل
نہاں ہی جائز نہیں کہ وہ مالک ہی اسلوتہ کامل بھی ہے
میں طرح چاہتا ہے اپنی حکمت اور علم کامل کو نظر رکھ کر
لوگوں پر نظر غایت کرتا اور انہیں اپنی احسان بیکہ ان سے
افلاک کرتا رہتا ہے ہم فرماتے ہیں کہ قادر کرتار کی بخشش کی
خلق پر اس قدر ہو رہی۔ کہ وہ کچھ نہیں آہستہ سکتی۔
آریوں اور ہندوں کے تنازع کے سابقہ جنم یا جو جنم
ختم کے اعمال تو احاطہ تحریر میں آسکتے ہیں اسکی گرو صاحب
فرمانا کہ خدا کی رحمت میں اور عین اس قدر کا بعد
تختہ یعنی سچ و حساب میں کہ انکا شمار کہ انسانی مخلوق
خارج نال ہے۔ سابقہ یا جو جنم کے اعمال بلکہ عینا
ہی کہو چکا کہتے ہیں ہم فرماتے ہیں کہ وہ بیاضا کی مہربانیوں
پر لطف و کرم کو لے کر شک کی سی۔۔۔ گمراہ و راہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کمرت نامہ سو۔ جون ۱۹۱۸ء
 کلکتہ ہوا۔ آج ۱۵۔ جولائی ۱۹۱۸ء میرے سامنے ہے۔
 اس سے آپ قیاس کر سکتے ہیں کہ کتنے دلیل ہوں ۱۸۔ نوٹ
 کو گہری سے لگا۔ اور بیماری کا سلسلہ برابر چلتا ہے ایک
 زخم نامہ اور گہرے گہرے ہونے کا خاتمہ ہو چکا ہے۔
 ایک وزیر کے اور ہر وزیر اعظم کے آپ فرزند ہو
 عقل مند ہو۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ من الظالمین
 مع مساجد اللہ ان یدار کو فیہا اسمہ دسی فی حراہا
 اولہا ما کان للہ ان یدخلوها الا خائفین طاس
 آیت کریمہ پر آپ توجہ کریں۔ اس میں ارشاد ہے کہ سید
 میں خائف ہو کر حاضر ہونا چاہیے۔ مگر ان کے اسی
 حال سے کہ سجدہ کو ان لوگوں نے جنگ گاہ بنایا۔ اور ان
 فتویٰ کفر کے سوا ان کے پاس کیا رکب ہے مسلمان کو
 کا فر بناتے ہیں اور بس یہ ان کا ہمارے ساتھ نہیں علی اہل
 ان کے آپس میں ایسے ہی سوک ہیں جن دونوں میں پوچھ
 میں تھا۔ ان دونوں شہر میں نہیں
 آتے تو جو بھی رات کو باہر کوٹی پرے۔ اور ایک سوئی
 صاحب ہو جنکو پوچھ میں تین بہاؤں
 اور ایک کا نام یاد نہیں ان تینوں
 نے تگ کیا اسکی کتابیں لے لیں۔ آخر ایک بزرگ نے
 انکو مراؤں میں ملازم کر کے ایک
 پہاڑی جو کہ ریجیو بی۔ ایک نو مسلم غلام احمد بیچارہ پوچھ میں چلا
 گیا۔ انکو کسی انگلیف دی۔ ایک لڑکا وہاں کو

اولیں

برہنہ

ہاری دو مخلص
ای مہرزی جو من رہے۔ یہ بیگنہ کے سرکاری نواب
صاحب اس امر کو خوب جہاں اور احمدی لوگوں کے لینے
ایک کمرہ نماز کے واسطے الگ کر دیا۔ آپ ذرہ عاقبت اندیش
دل کو مشورہ لیں کہ ہم نے کیسا امن کا راہ اختیار کیا ہو
گورنمنٹ انگریزی کثرت کا لٹا کر کئی ہو اور ہم میں کم آپ
مفسر احطامہ مذکورہ فاضل یا بہنم العداوت والی بغض
پر رہی تو یہ فراوان کہ ہو دو نصاری کے ہم بغض کی
جڑ اس آیت کریمہ میں کیا ارشاد فرمائی ہو۔
آپ ہم کو وہ آیت وحدیث دریافت فرمائے میں بھی
بنا پر ہم لوگ انکے پیچھے نہ ہوں پڑھو۔ جو اس حدیث
پر خوشی ہوئی وجہ انہم ائمہ جلیلان ہمارا ملہ
دکا فو یا پناہ یوقن۔ انہم بنے کے لیے اس آیت
کریمہ میں ارشاد ہو کہ ائمہ وہ ہیں۔ جو ماری حکم کے مطابق
ہایت فرمائے ہیں۔ جب کہ وہ صبر کرتے ہیں۔ امد ماری با
پولین کرتے ہیں۔ آپ غور فرمائیں کہ ایک آیت کے
اندیش شہر میں یہ کیا آپ فرماتے ہیں کہ یہ غوی کر
قال کہ فرماتے دے فرماتے دے جو میں چھینے دے
ان شراط کے جاس میں یہ اضافہ آپ بہ اور حدیث
شریعت میں آیا ہو من قال لا حیم المسلم یا کافر
فقد ساء بھ احدا ہم یقیناً اللہ تعالیٰ کو وعدہ لاکھ
مانی ہیں۔ ملائکہ۔ انبیاء و رسل۔ کتب و کلام میں پڑھتے
زکوٰۃ دیوتج کرتے روزہ رکھتے ہیں اور یہ جانا یا جان ہو
پہر جو میں کافر کہتا ہو اور کافر جو میں ہم سے ساء
کہا ہو۔ وہ اس حدیث کے مطابق اپنی آپ کو کیا غوی
دیتا ہے۔ ہم فتوے نہیں دیتے۔ قرآن کریم نے دو شخص کو
بڑا ظالم ٹھہرایا ہو ایک وہ جو اللہ تعالیٰ پر افترا باندھو
دوسرا وہ جو راستہ کو اور اسکی حق تعالیٰ کا انکار کرے قرآن
مجید میں ومن الظلم من افتری علی اللہ کذباً بالحق
لما جادہ۔ اب ظالم تر امر راہیہ مکفرین۔ مرزا کو تو ہم
مفسر نہیں مان سکتے۔ اب انکی کہیں۔ یہ مفسر کسی قدر
مفضل سمجھنے کے قابل ہو۔ اور بیماری اجازت نہیں دیتی
اگر مفید نہ ہو۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ کر مرض کرونگا۔

(نور الدین) ۱۶ جولائی ۱۹۱۱ء

عالم میں جو سقوت میں کیا ان کی بنی دہری
ب نام جو اللہ کے پائے میں بیٹھ کر خوشی
بندی جو میں اللہ کے کچھ میں تاج و انہری
مان غار نادا کی ہو فی ہر مہتری و بہتری
انسان جو انسان کی رکبت ہو شان مہتری
اسکے جلال حسن کے عشق میں جو دہری
کیونکہ اللہ اپنے بہر خوبی و خوش منطری
اللہ نے بنائے اسے تاج شہی دہری
جو جو پیا پیا ہو گیا آنکھوں کا تار ہو گیا
مخلوق کی جانے بہا قرب خدا کی بڑی
اسکی زالی شان ہو وہ منظر رحمان ہے
وہ مصداق فیضان ہو ایشان بندہ پروری
سرور ہم تک اس میں جو شان خدا کی ہو
اسکے قدر کی خاک کی خوش تان آوری
عقل و خرد و فہم و ذکا ہو جو نہ جاسک رسا
پاد و تک اسکا مرتبہ انسان کی دانستری
وہ سرور گل اندام کی گرو کی گفام ہو
نخل تنہا کی سدا اسکی میں شیں ہری
جو اسکی خاک پہا ہوا مقصود کو وہ پا گیا
اکبر اس نے سول لی دے کو وہ خاکسری
جن رحمد اور ہم راں کیوں ہم راں ہو
وہ خوب روی و ہر رنگ ہو جو رنگ ہی
وہ نور ایمان و نورین ہو جو نور و نورین
مشکلی ہو کاشگری ہر روز روئے بہتری
احمد کہ منظور نظر محمد کو نور بصر
پایا محمد کا ہو وہ رکبت جو شان لہری
احمد کہ دشمن جو ہو غضب حق لاری ہے
دشمن جو نور الدین ہو ہے نور دین اس بوری
جو دشمن احمد ہو وہ موت لحت کی مرا
اسکو ہو گی تا ابہر خدایاں بری
دشمن جو اسکا آساں ہر اس میں
وہ گناہ میں زلزلے پیرل و دہری
طاعون و قحط زلزلے ساری کوشان تہری
مقودہ کے ختم ہیں ہو و متوختوختری

توہ کر دہ اللہ ہی آجاو راہ راست پد
جو جاو انکی خاک پا جو جاستی ہو بہتری
اسپر را ہو گئے وہ دل چوٹی ہو گئے مشکل
جوڑتے ہیں اللہ ہی رکبت میں دلین تہری
رہا ہو جب مرودا کر ہو جب آہ دیکا
آتے ہیں ہر سہ زلزلے پرتی ہو عالم ہی
تقویٰ کی راہ پر جو ہے اللہ سے ہر دم دہری
فران حق پر ہر دہری الزام کو ہو پری
شوقی شہرت جو دہر و اسلام کے اور ہو
اپنی بناو نیک تو کھل کر نزدیک انہری
قادر خدا کے بند زلال جواہ کے
ہمدرد ہو مخلوق کے باؤ گئے ہی ہو تہری
پندر اولیں کی مہر راں ہاں بنوید اذ کو حق راں
یہ راست کی سیل راں ہمدرد اسکو سرسری
(مونی نقور زمین)

میر اسید و مولیٰ جو بیچ ہو عود
کے نام سے

ہو کہ اس دہر را قیاب الیہ ہر قدرت ہم علم ہستی کو کسی نے دیکھا
ہو تو سہ الرسل فاعلم الایا حضرت محمد صمد را اصفیا علیہ السلام و انشا
میں دیکھو۔ اور اگر کسی کو اس خاتم فیض رسالت کی زیارت کر گیا
شوق ہو تو پیر جری اللہ فی صل اللہ علیہ وسلم ہو عود بہری سود
ہی کی ذات ستودہ صفات اسکے لیے آئینہ ہو سکتی ہے میر
مرشد کے دہر و باجو ذات والا صفات میں سہرچہ ذل دس
خصو صیتیں جن میں ہر کوہ آفران آتس سے ستار زار میں کشم
کی ذات سے ایک خاص خاص برگزیدگی کا تحقق رکھنے والا
ثابت ہوتا ہو۔
۱۔ آپ باہر اہانت کا علی روس الاشہاد و ہری تہدی
و دعویٰ کیا تہ اعلان کیا۔ کہ میری مقابہ میں کسی کی دعا قبول
نہو گی۔ یہاں تک کہ اگر مخالف دعا کرنا کرنا ہو ہی جائے۔ تو ہی اسکا
مقصود حاصل نہو گا۔ جو میری ذات کا خواہاں ہو گا۔ وہ خود ہی
ذلیل اللہ جو میری ناکامی کا جویاں ہو گا و خود ہی ناکام رہیگا
اور جو میری ہلاکت کا ملکہ ہو گا۔ وہ خود ہلاک ہو جائیگا۔ مثال
کے لیے دیکھو رام۔ غلام دیکھو کہ کے واسطے چراغین عمین
یہ چند نام ہی کافی ہیں۔
۲۔ آپ نے اس زور شور کی طوفان میں جب کہ خدا کے
غضب کی کچی ہوئی توار لوگوں کے سہرے اور جیلے سہاتے

www.aail.org

[illegible]

وس شرائط بیعت
 اول بیعت کنندہ چہے دل سے عہد اسات کا کرنے کو تیار ہو
 اس وقت تک کہ خبر میں داخل ہو جائے شریعت محتجب رہیگا
 دوم یہ کہ بہرٹ اور زمانہ اور بد نظری اور حق و غور اور ظلم و
 ضیانتہ فساد اور فسادات کے طریق سے بچتا رہیگا۔ اور
 فضائل جنوں کی وقت انکا مطلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کسی دہی
 جذبہ میں آوے۔ مہم کہ ملانا ضرورت نماز مہمانی حکم خدا
 اور رسول کے ادا کرنا رہیگا۔ اور حق افسانہ تہذیب کے بھٹنے
 اصل یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم و دودھ پیچنے اور ہر روز اپنے
 بدن پر جو کچھ سانی مانگے اور استغفار کرے پس راضی و اختیار
 کرے۔ بعد از بیعت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کی یاد کرے
 اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ و روزنامہ بیجاہم یہ کہ عام
 فقیہ اللہ کو گناہ مسلمانوں کو قصور مٹا اپنے فضائل جنوں
 سے کسی نوبت کی تا جائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ
 یا حق سے نہ کسی اور طریقے پیچہم کہ ہر سال حج و زیارت غیر
 اور تہذیب و تمدن اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری
 کرے گا۔ اور ہر حالت راضی و بقضاء ہوگا۔ اور ہر کوئی
 ذلت اور دہکتہ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں

طیار اور ہینگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اسے
 شہ نہ پھیرے گا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا شہنشاہ کو اپنا
 رسم اور مذاہب عہد پر اس سے باز آجائیگا۔ اور فسادات
 کی حکومت کو لبکی اپنے اور قبول کرے گا۔ اور افعال اللہ
 اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار
 دیگا۔ ہنتم یہ کہ کبر اور خودی کو لبکی چھوڑ دیگا۔ اور فتنہ اور
 عارضی اور خود خلقی اور علمی اور سبکی سے زندگی بسر کرے گا
 ہنتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور مہم دوی اسلام کو اپنی
 جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے
 ہر ایک عزیز سے زیادہ عزیز رکھے گا۔
 ہنتم یہ کہ عام خلق اللہ کی حمد میں محض شہ متحمل
 رہیگا۔ اور ہر ہر تنک میں چلے گا ہے اپنی خدا داد طاقتوں
 اور فخر جنوں سے جی نزع کو فائدہ پہنچائے گا۔
 دہم یہ کہ اس عاجز سے غذا و خوراک محض شہ نہ اقرار
 طاقت در موقوف باندہ کر اس پر تا وقت مرگ تا قہر اس
 گا۔ اس عقد اخوة میں ایسا اعلان درج کا ہر گناہ اس کی
 غیر دفعی و دفعی رشتوں اور ناطق اور تمام خدا داد طاقتوں
 میں نہ پائی جاتی ہو۔

مصلطہ نامہ امام شہید
 ہمیں ہر اذکار دنیا گذریم
 باد و رخسان ماندہ جام اوست
 دامن گشت بدعت اعدا
 جاں شہد با جان بدعت نہ
 ہر بہت و بار و خد اقسام
 زودہ مرابیلے کہست
 آں ز خدا ز چاں پاکو
 ہرچہ نوبت خود ایمان است
 ہر یک گفت آں مرسل با لہ
 مکران حق لعنت است
 مکران محمد لعن خداست
 آخہ در قرآن یافتن مائیں
 ہر کہ انکا دے کند از اشتیاق
 نزد کا فرست خیر ان کتاب

دستور العمل
 ہمیں ہر اذکار دنیا گذریم
 باد و رخسان ماندہ جام اوست
 دامن گشت بدعت اعدا
 جاں شہد با جان بدعت نہ
 ہر بہت و بار و خد اقسام
 زودہ مرابیلے کہست
 آں ز خدا ز چاں پاکو
 ہرچہ نوبت خود ایمان است
 ہر یک گفت آں مرسل با لہ
 مکران حق لعنت است
 مکران محمد لعن خداست
 آخہ در قرآن یافتن مائیں
 ہر کہ انکا دے کند از اشتیاق
 نزد کا فرست خیر ان کتاب

[illegible]

جلسہ سازی اور دوسرے کاموں سے مال جمع کرتا ہے۔ وہ بھی حرام خوردہ ہے۔ جو کسی لگانے میں مال شرکت کر رہتا ہو۔ اور اس کا کوئی حساب و کتاب نہ ہو۔ وہ بھی حرام فہم ہے۔

ترتیب خود کے لئے ہوتا ہے اور یہ بھی

[illegible]

باہار ہے تو جوان بہت کم - جو ادھر ادھر سے آئے ہوتے
 ہیں۔ یہ کہا کہ اپنے علماء کے لئے زیر دہاں فیج کھاتے
 ہیں۔ یہ کہنا کہ وہ زمرہ کی ہیں ہو گی - کیا نہیں وہ تو
 سڑوں سے تھے ہیں - اور وہ کہیں نہ دیں - اگر وہ اپنی
 نکال کر کہیں تو حیران کار لڑکا کار لڑوئے غارت کریں -
 وہ میر صاحب کی راہ وہ حاضر ہے - ان کے لئے مرفوع
 اگر کہتے ہیں کہ وہ جہاد کہاں سے لے گئے ہیں کہا
 تو لاہور سے لے جایا قشتہ کیا نہیں جوتے کہ کہہ دے۔
 فرض آج کل مسلمانوں کی حالت قابل رحم ہے۔
 بس نہ لیا کہ مرید مرفوع العیادت کے ہمارے اے لکھنؤ
 ہے ہمارے وہی یورپ کی قبروں کو بھی دیکھیں کہ العیادت کے
 رکبہ مسلمان ہیں کہ کچھ نہیں - ایک انسان کو خدا کا پیغام
 دے دے - وہ ہمارا جوان ہے شیخ وافر تھا مسلمان تھا

ہے اور علم الخیر برما خلق و عبادات پر بڑا اثر و تاثیر
رجب ربیع الاول کے سوا کسی اور کا نام لیا جائے وہ ایک عقیدہ
کے لئے جائز ثابت ہے۔ فرمایا بعض مدعا مالہ کہ جو

وہ دے رزق حلال و حرام لیا گیا۔ مسلمانوں کو بھی یہی سزا

فرمایا۔ میرا یہی دستور ہے کہ ایک حد تک ہستا ہوں پھر میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے قول پر عمل کرتا ہوں۔

دوسرا جواب البدقے اسی رنگ میں سزا دیتا ہے جس میں نافرمانی ہو۔

دیکھتے یا ظن اس میں بھی شکاف نہ ہو
 کسی دو حکیم تصدیق کریں اور آپ جو حکم فرمائیں
 وہ خدا کے قریبی پورا کرے۔ پھر آپ کو سال کے
 بعد وہاں سے حدیثوں کی تکمیل اور غرضیہ کی تکمیل کہیں
 جائے گا ارادہ کیسے ہیں۔ حکیم صاحب نے آپ کو
 ہدایت ہر مالی و دینی زبانی سے میرے ہادی کا شکا مشورہ
 دیا۔ اور کہا ہم آپ کو معقول فخر ان ہر دور میں بھیجے
 رو کر گئے۔ لیکن جن اساتذہ سے آپ نے تحصیل علم کا ارادہ
 کیا تھا۔ کچھ ایسے امور میں گرفتار تھے کہ جس کے سبب سے
 آپ کو ان سے فائدہ حاصل نہ کر سکا اس وقت بھی کوئی موقع
 نہ مل سکا اس کے بعد آپ صوبہ ہلال شریف کیسے لکھے انہیں
 ایام میں اپنے ہمنے کے لیے دو واسطیوں میں بھیج دی
 جن کو آپ حیدر آباد میں فرمایا کرتے تھے۔ اس میں
 ایک واسطی کسی پندرہ خاندانہ انصافی۔ آپ نے یہ
 خیال فرمایا کہ ہر ایک صاحب کو خدا تعالیٰ کے اعلا غم
 الہی حفا فرمایا ہے۔ دوسرے واسطی کو خدا کے
 لئے کسی کو دیدیا۔ اسے پورے ہی عرصہ کے بعد وہاں
 ہر ایک امیر و رئیس و جوان ایک خطرناک مرض میں مبتلا
 ہوا۔ اس نے اپنے ایک آدمی

علاج میں کامیابی

کو کہا کہ کسی ایسے طبیب کو لاؤ
 کہ جسکی ہاں کوئی نہ جائے اور
 وہ ایسی آسان دوا استعمال کرے
 کہ جسکے چھانے میں ہیں ایسے ملازموں کو اطلاع کرنی
 پڑے۔ اس پر اس شخص نے اس امیر و جوان سے کہا کہ
 ایک جوان صلیہ طالب علم طبیب ہے اگر آپ کہیں تاس کو
 بلا لاؤں اس نے کہا کہ ہاں ضرور لاؤں۔ اس پر وہ شخص
 اپنی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور آپ کو اپنے ساتھ لے گیا
 امیر و جوان اپنے مکان کے سامنے اپنے باپ کے پاس
 میں کرسی پر بیٹھا تھا۔ دیکھتے ہی آپ کے لئے خوراک
 کرسیوں منگوائی گئیں۔ آپ ان کو دوا بتلا کر سمجھائی
 کے بعد واپس چلے آئے۔ اور اس کو کہہ آئے کہ شام کو
 اس علاج کے بعد مجھے خبر کریں۔ شام تک اس کو بہت
 فائدہ ہو گیا۔ اور بہت ہی جلدی وہ تندرست ہو گیا
 تو اس نے آپ کو بتا دیا کہ یہ قدر رحمت دی کہ آپ کو
 حج زمین ہو گیا۔ اور آپ ان کو کہہ
 اس قدر کی جانب سے میرے ہادی کا شکا مشورہ

حج کی خبر

برہمنے اور خیال کیا کہ دراصل اس
 ماقول دفع ہی اس کے قبضہ قدرت کا نہیں تھا
 یہ مدائے لغائے کو بہتر سے بہتر کرنا منظور ہونا چاہیے
 یہ شخص کہتا اور عمل کرتا ہے۔ اس کے بعد حکیم صاحب ہو کر
 صاحب کو اپنے ہمراہ دیکر امپور ہو گئے۔ جس جگہ کے
 علاج کیلئے حکیم صاحب گئے اسکی صحت و شفا کے لئے
 آپ کے استاد حکیم صاحب نے آپ کو دعا کی فرمائش
 کی۔ لیکن آپ نے جواب میں مٹایا فرمایا کہ وہ نہیں سمجھے
 گا۔ کیونکہ میری طبیعت اس کے لئے دعا کی طرف متوجہ
 نہیں ہوتی۔ خدا کی قدرت کا کیا اندازہ ہے اس نے
 آپ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے ہر ایک لفظ کو عین
 پورا کیا۔ اور وہ شخص انتقال کر گیا۔ اب اور خصوصیت
 سنئے کہ ان کے استاد حکیم صاحب نے ان سے کہا کہ
 بہائی اس مرض کے مرنے کے ذاب صاحب کے دوسرے
 حکیم صاحب کو ہمیشہ سننے کا موقع مل گیا ہے۔ اس پر آپ نے
 فرمایا کہ آپ کیوں گہرا لے ہیں۔ لے کر تاتہ سے بھی
 کوئی ایسا شخص ہی مریض مر جائیگا۔ اب ناظرین قدرت
 الہی کا تماشا دیکھیں کہ وہ اپنے بندوں کی زبان سے
 نکلے ہوئے الفاظ کو کس طرح پورا کرتا ہے۔ چند ایام
 کے بعد ذاب صاحب کا دوسرا ملازم دیسا ہی دیر
 اسی مرض میں مبتلا ہو گیا۔ جس میں کہ شہر کا ایک
 شخص اس جہاں فتنے سے رعلت کر چکا تھا۔ اور اس
 کے معالج وہ دوسرے حکیم صاحب مقرر ہوئے۔ اتنا
 علاج میں اس مریض خون کی تھوٹی۔ جس پر وہ علاج
 حکیم صاحب بہت خوش ہوئے کہ اب میرا مریض بہت
 جلد شفا یاب ہو جائیگا۔ اور آپ کے استاد حکیم صاحب
 کو یہ یہ خبر پہنچی۔ انہوں نے حضرت مولوی صاحب
 موصوف و محدث سے اس امر کا ذکر کیا کہ اب وہ
 مریض بہت جلد تندرست ہو جائیگا۔ کیونکہ اس کو
 خون کی تھوٹی ہے جو کہ کامیابی کی بڑی بھاری
 علامت ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ کیا اس کو خون
 کی تھوٹی ہوئی ہے؟ حکیم صاحب نے جواب دیا۔ "ہاں"۔
 تو آپ نے فرمایا۔ آپ یقین فرمائیں کہ وہ مریض بالکل
 مرتجکا۔ اور آپ نے زبان مبارک کو حرکت دی۔
 اور اس مریض کے لئے تمام ازل نے اس کے
 رشتہ حیات منقطع فرما کر ملک الموت کو اس کی طلبی
 کے لئے تعینات کر دیا۔ اور وہ بھی اس سرے
 پر فاکو اوداع کہہ کر عالم لغائے کو سدھار گیا

اور ان
 کو یہ نام پھر دیا۔ اور میں کس لائق ہوں کہ جو یہ کام میرے
 خراب کرنا ہے۔ اس کے بعد آپ حکیم صاحب سے ملے کو گئے۔ اور
 اپنی اس تربیت دعا کا یہ اثر آپ نے دیکھا۔ کہ حکیم
 صاحب نے آپ کو کہا کہ آپ کل آئے اور پھر خود ہی
 بغیر اجازت چلے گئے۔ کیا یہ شاگردوں کا کام ہے؟
 اور کہ آپ ہمارے ہی ہاں رہا کریں۔ اور ہمیں
 کہا جاسی کہ یا کریں۔ پھر فرمایا کہ خیر رہے کیلئے تو میں
 آپ کو مجبور نہیں کرتا۔ خواہ آپ یہاں میں یا جہاں کی
 طبیعت چاہے۔ مگر کہا نہیں آپ کو کہا نا پڑے گا۔
 اس کے حکیم صاحب نے آپ سے دریافت کیا۔ کہ کیا
 پڑھنا چاہتے ہو آپ نے کہا "طب"۔ اس پر سوال ہوا
 کہ کیا تک۔ آپ نے کہا۔ کہ کم از کم افلاطون کے برابر تو
 ہو جاؤں۔ اس پر حکیم صاحب بہت خوش ہوئے۔ اور
 آپ کو پڑھنا شروع کر دیا۔ اس کے بعد آپ کا ارادہ
 ہوا کہ پورا پورا چاہیے۔ اور یہ خیال دیکھ لیا تھا
 اور اور ذاب صاحب کا تار حکیم صاحب
 کے نام اس لئے آتا ہے کہ ذاب صاحب کے ہاں ملاز
 اختیار کر لیں۔ اور ان کے ایک جیسے ملازم کا علاج
 کریں اب ادھر خدا کی قدرت کا تماشا دیکھیں کہ جو نبی
 مولوی صاحب اپنے استاد حکیم صاحب کی خدمت میں
 پہنچے۔ وہیں انہوں نے فوراً دریافت کیا۔ کہ بہلا
 اچھا یہ تو بتلائیں کہ میرے جیسے آدمی کے لئے نوکری
 بہتر ہے۔ یا آزادی سے طبابت کرنا ہے اس وقت
 بیٹھے بٹھائے چار یا پانچ سو روپیہ ماہانہ کی آمدنی ہے۔
 آپ نے کہا نوکری کرنا بہتر ہے۔ کیونکہ اگر کوئی شخص
 آپ کے پاس آکر اپنا سرس یا بیٹھا کھولنے لگے۔ تو
 صاحب کے دل میں خیال پیدا ہوگا۔ کہ مجھے کچھ بھڑ
 لگا ہے۔ جو کہ حکیم صاحب کے اس سوال سے بہتر آپ
 نے حکیم صاحب کو پورا پورا جلدی کی بابت بتلادیا تھا۔ اور
 حکیم صاحب نے ان کو یہ نہیں بتلایا کہ وہ کہاں نوکری
 کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے اب حکیم صاحب اس

آپ مکہ

کہ سب کے سب آگے چلیں
تہم امراء و رفقاء و رئیس

باگیں پھیریں اور بری تیز رفتار کیسا
ہوئے۔ اب وہ ہر طرف چہرہ نظروں سے با

ہو گیا۔ اور شب تاریک کے لشکر کے تمام دنیا پر پھیل
کہ ہر جگہ نصف حاصل کر کے ڈیرے جما دیے۔ اور ہر

ہمارے مسافر اندر سے میں ہو کر گئے گئے۔ چلتے
ایک جنگل میں جا پہنچے۔ جہیں صرف امراء و ذرا اور

بڑے بڑے علماء و حکماء اور نوابی حکمران تھے۔
گو چلے کہانے سینے کا سامان دیاں پر لکھ نہیں ہوتا۔

ان کو خود ہی سب کچھ بتا کرنا ہوتا ہے۔ رئیس نے
اس مکان میں بیٹھ کر چلے کر تپ و چرا میں سولے جنگل

کے اور کچھ نہ تھا۔ حضرت امیر المومنین سے کہا
کہ مولوی صاحب اب آپ بیٹے خدا کا وعدہ سنا کر کے

دکھلا دیں۔ اور بتلا دیں کہ آپ اس وقت بہر کے رہے
یا نہیں۔ آپ نے ہنسر فرمایا۔ نہیں نہیں میں تو پہلے کا کر

نہیں رہوں گا۔ کیونکہ میں تو بادشاہ کیساتھ رہنے لگا
ساتھ یہ کہہ کر آپ اپنے گھر میں تشریف لیگے۔ اور آرام

کر لے گئے۔ ناظرین اب آپ خدا کے قادر کی طاقت و قدرت
کا مطالعہ غور سے فرمادیں کہ وہ میں جو خود ہی ایک من

کا اس طرح امتحان لیتا تھا اس کو خدا نے کہا کہ.....
..... تو میری آزمائش کرنا ہے۔ دیکھیں.....

..... بات پوری کر اؤنگا۔ رئیس..... نے
سجھا۔ کہ کہیں نور الدین نے مجھے بادشاہ کہا ہے۔ اب

میری کیا بادشاہت رہے گی۔ اگر میں اسے اس کو کچ
کہانا نہ دکھلاؤں۔ اس پر رئیس..... نے سوائے مولوی

صاحب کے اپنے تمام مصاحبوں کو جمع کر کے کہا۔ کہ
خواہ ہم میں سے چار یا پانچ آدمی جان سے بھی جاتے

ہیں تو بلا سے۔ کوئی پرواہ نہیں۔ آج جھڑجھڑ
نور الدین کو کہانا دکھلاؤ خواہ ہمیں کہیں سے ہی کہانا لانا

پڑے۔ قہر درویش برجان درویش۔ ان سب
لوگوں میں سے خدا کا دیہات وغیرہ سے لانے کے

لئے چند آدمی روانہ ہوئے۔ اندھیری رات رات
میں پہاڑوں کے اتار چڑھاؤ کو طے کرتے ہو کر پہنچے

افغان و خیزاں ایک گاؤں میں پہنچے۔ اور بہت سی
چراغ کے کچھ آگے کچھ لگی۔ کچھ انڈے وغیرہ وغیرہ

ہر ملائیں قوم را حتی دادہ است
زیر آں کج کرم بہنا دہ است

اس کے بعد اپنے وطن میں طبابت کرنی شروع
کی جس میں آپ کو بہت کامیابی ہوئی۔ پھر آپ کے

پاس جو خطرناک مریض آتے شروع ہوئے۔ اور خدا
فعلی نے آپ کے دست مبارک سے سب کو شفا

بخشی تو آپ کی بہت شہرت ہو گئی۔ اس پر ایک شخص اہل
ہندو سے مدد فرما کر علاج کے لئے حضرت امیر المومنین

کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اسی کو
ہی خدا تعالیٰ نے بہت جلد شفا

عطا فرمائی۔ اب اس مریض کے
کے ماموں صاحب اور

وزیر اعظم راجہ نے رئیس سے حضور
کا تذکرہ کیا۔..... رئیس نے آپ کو اپنے پاس بڑے

عزت و احترام سے جگہ دی۔ اب آپ..... تشریف
لے گئے۔ وہاں ایک روز رئیس..... کے سامنے

پائش کر تے ہوئے آپ نے فرمایا۔ کہ خدا تعالیٰ کا
میرے ساتھ یہ وعدہ ہے کہ میں اگر کہیں جنگل میں

میں ہی ہوں۔ تب ہی خدا تعالیٰ مجھے رزق بیونہ لگا
اور میں کبھی بھوکا نہیں رہوں گا۔ اب بگوش ہوش

سننا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے دوست
کیساتھ کیسی دفا کرتا ہے۔ ایک عرصہ بعد اور مدت

مدید کے بعد حضور امیر المومنین رئیس..... کیساتھ
کہیں جا رہے تھے۔ جس پر آؤ پر رئیس.....

ختم کرنا تھا۔ اس نزدیک اس وقت پہنچے۔ جبکہ
آفتاب کے چہرہ پر شبنم کی

توکل علی اللہ فوج کی بڑائی سے جو کہ
تدرشور کیساتھ بڑی ہی آتی تھی۔ اور جس کی زندگی فوج

کے دل چلنے والوں کے دہریوں سے دنیا تارک و تار
ہوتی جاتی تھی۔ مولیٰ چٹائی ہوئی تھی۔ اور ہوائیاں اڑ

رہی تھیں۔ کہ اتنے میں رئیس..... نے صاف
الفاظ سے اپنے مشیروں اور ہمراہیوں کو حکم دیا

چند سوالوں کے جواب

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
وکی خطبے حضرت امیر المومنین
میں کیا۔
سوال اول ہے کہ

میں جو کمالیہ یون ترائی کے کتاب برادری کی لکھی ہوئی
براجع است برائی جو عجائبات قدرت میں نہ ہو سکے

میں بیان کر رہا ہوں۔ جلد علی عیسیٰ و عیسیٰ کی کیفیت
نہیں بتائی گئی وہاں انا من المشکلفین۔

اور نہ یہ عجائبات ضروریات دین میں داخل ہیں و
من حسن اسلام المرء ترکما لا یعدہ۔

سوال دوم:۔ علم حق در علم صوفی کم شود۔ کے
میں سے آپ دریافت کرتے ہیں۔ جو اب

یہ نہ تو قرآن ہے نہ حدیث۔ یعنی خدا کا کلام ہے نہ
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ ایک صوفیہ خیال ہے

آپ ایسا نہ سمجھیں کہ ہر بات مانگتا ہے۔ اس لئے کہ
خدا کا علم اس کی اپنی ذات پاک کے متعلق ہے اور

صوفی کا علم صرف کی ذات سے وابستہ ہے۔ ایک
دوسرے میں یہ علم حلول نہیں کرتے۔ صوفی کو وہی علم

ہو سکتا ہے جو صوفی کے تعلق پر۔ اور علم الہی اللہ کی
ذات میں ہے۔ وہ صوفی کے علم میں کم ہے یہی نہیں۔

یعنی صوفی کے علم سے صاف ابی کا علم نہیں مل سکتا۔
دوم یہ ہے کہ علم حق یعنی عیسیٰ علیہ السلام کے علم

میں کم رہتا ہے۔ یعنی تمام حق علم صوفیوں کے
علم میں آجاتے ہیں۔

سوال سوم:۔ طالب مطلب میں فانی ہونا
یا برعکس اور فنا و بقا و جود ہے یا شہود؟

جواب:۔ اس کے جواب میں عرض ہے کہ جہاں
وہ طالب بھی ہے۔ آپ نے سنا ہوگا۔

عشق و معشوق از عاقلی فریاد دارد
بس طالب و مطلب ایک لفظ پر اگر مہر ہوا ہے

شہد میں لیکچر

۱۔ وہ گوردے خوب چھائی۔
سرسوں پہلی آنکھوں میں
نگل گئی پرست کو رانی +

سرسوں پہلی آنکھوں میں

جواب گوردی کلام سے حیرت بڑھ جاتی ہے۔ اور وہ ہاتھیں جو بہت سی کتابیں پڑھنے سے سمجھ میں نہیں تھیں ایک دم کی صحبت سے حل ہو جاتی ہے۔ اس وقت پہاڑوں کے پہاڑ تل میں سما جاتے ہیں۔ ایک شخص نے پچھلے دنوں رویا دیکھا کہ پہاڑ اس کی آنکھ میں جذب ہو گیا۔ جسکی تصویر یہی گذر آن کے علوم اُسے آگئے۔ پس جب خدا کا فضل ہو اور مرد برحق مل جائے۔ اس کا دل وسیع ہو جاتا ہے اور جو باتیں پہاڑوں سے زیادہ عظمت اور عظیم ہوتی ہیں۔ وہ اس کے اندر آ جاتی ہیں۔

سوال ہشتم :- نزد بعض فقیر دوزخم - و نزد بعض سرفروزم - و نزد حضرت محمد و بہشت قدم - (جواب) دوزخ و صول اللہ تو یوں ہے کہ منافق ہو گیا۔ پھر فناء عن الخلق - اور اللہ کو مقدم کر دیا۔ شتم یوں کہ پھر عبادت اتباع کے رنگ میں نہ رہے۔ بلکہ لذت کا خیال ہی ہو۔ ہفت قدم یہ کہ پانچ لطائف سلطان الادکار مراقبہ محبت کے بعد جذب الہی پیدا ہو جاتا ہے۔ اخیر میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ اولہ یکم انما انزلنا علیک الکتاب بتی علیہم ان فی ذلک لرحمۃ ذکری لقوم یؤمنون - پس آپ ایسی باتوں میں نہ پڑیں جو انسان میں کوئی روحانی ترقی پیدا نہیں کر سکتیں۔ بات دہی حق اور بچتہ ہے جو یا خدا کا کلام ہے یا خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ باقی سب بیچ - والسلام -

ایک محقق (بد)

جواب میر تقی میر صاحب ہند آباد دکن سے کہتے ہیں۔ بدر صداق - اگر آفتاب نبوت و خلافت سے نور گزیر ہو کر فلک احمد بیت پر ایسی لطیف ٹھنڈک سے درخشاں ہو تا تو صولت ظلمت و عصیان کے بیٹھکے ہوئے کیسے راہ یاب و منور ہوتے۔ خداوند کریم نے اپنے فضل خاص سے دور افتادوں کے اقتباس انوار نبوت و خلافت کیلئے آپ جیسے کمالات کو ہمارا دیر اور مخدوم بنا دیا ہے لا الحمد للہ

معارف حدیثیہ ج ۱ ح ۱۰۰۰
نزرت ہے - قرآن مجید ہی ان السمع والبصر و الفؤاد کل اولئک کان عندہ مستوکلا - آیا ہے۔
سوال ہشتم :- سورہ واقع میں ایک جگہ ثلثہ من الاولین و ثلثہ من الاخرین اور پھر اسی سورہ میں قلیل من الاخرین بھی فرمایا۔
جواب :- آپ عزرے رکبیں مقتنون کے بارے میں ثلثہ من الاولین و قلیل من الاخرین فرمایا اور اصحاب الہدین کے لئے ثلثہ من الاولین و ثلثہ من الاخرین فرمایا
یعنی ثلثہ من الاخرین قلیل من الاخرین دو الگ الگ گروہوں کیلئے فرمایا۔

(د) کسی آیت سے سبقت حلقی مسمون اور کسی سے سبقت حلقی ارض ثابت ہوتی ہے۔
(جواب) یہ بھی صحیح نہیں واکہ میں بعد ذلک دھما آیا ہے جس سے صرنا تمام صولت ہو کر دھما ارض بعد میں ہوئی۔
(ج) ان المتقین فی ظلال عیون اور ظل حق بمقابل منور و شمس ہوتا ہے۔ اور قرآن مجید میں ہے۔ کل یرون فیہا شمساً و لا دھمیر یزا۔
(جواب) سایہ تو عرش کا بھی حدیث میں آیا ہے۔ خدا کا فضل کا سایہ بھی ہے صرف سورج سے ہی سایہ نکلتا نہیں ہے۔ اور دنیا میں پیشگوئی تو بصطرح پوری ہوئی اس کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔

سوال ششم :- صفا و قلندر سرور میں نمائی کہ دراز دور دیدم رہ و رسم پارائی
(جواب) ایک اور بزرگ نے کہا ہے کہ روح پدرم شاد کہے گفت بہ استاد فرزند مرا عشق بیاموز و گر هیچ انسان کو جب جناب الہی کا فضل جذب کر لیتا ہے تو پھر ضرورت عبادت نہیں رہتی۔ اسے رو قلندر سے صوفیاء نے تعبیر کیا ہے۔ مجاہدات سے پہر بچا ایک شکل راہ ہے۔ اور عشق الہی کا جذبہ دم کے دم میں کہیں

جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب چندلو کے واسطے اپنے ایک کام کے واسطے شہر تشریف لائے ہوئے تھے۔ جماعت شہر نے آپ سے درخواست کی کہ یہاں ٹون ہال میں آپ ایک لیکچر دیں۔ آپ نے اس تجویز کو پسند کیا۔ منشی درکت علی صاحب سکرٹری جماعت احمدیہ شہر کسٹنٹ سکرٹری صاحب میونسپل کمیٹی سے ٹون ہال کے واسطے لے۔ جنہوں نے اپنی فراخ دلی سے سورج ۲ جولائی ۱۹۷۷ء انارک کے دن کے واسطے ٹون ہال کا نوم مفت عطا کیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہتر سے بہتر جزا دے۔ آپ نے اپنی اس نیک دلی سے تمام جماعت احمدیہ کو اپنا ممنون احسان کیا۔ پہلے ہی آپ ایسے اس حسن سلوک کے نمونے دکھائے ہیں۔ گذشتہ سال آپ نے ٹون ہال مفت دیا تھا۔ اور اگست آئندہ ہی مفت دیا ہے۔ منشی درکت علی صاحب کا وجود خدا کے لئے بہت بابرکت ہے۔ ایسے موقعوں پر عہدہ سے عہدہ انتظام کرے کیواسطے اللہ تعالیٰ نے آپ کو کامیاب ہمت اور توفیق عطا فرمائی ہے۔ آپ کی یہی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ آپ نے اس موقع کیواسطے اور گذشتہ سال میں اور آئندہ اگست کے واسطے ٹون ہال کا ایسا عہدہ انتظام کیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کا وجود اسم باسمنی کرے آپ کی کوششوں کو بار آور کرے اور دین و دنیا کی نعمتوں سے متنع کرے۔

ٹون ہال کا انتظام ہو جائیکے بعد ایک اشتہار انگریزی میں تصدیق کیا گیا کہ ڈاکٹر صاحب موصوف الوار کے دن

روم ٹون ہال میں ۱۱ بجے دن کے اسلام کے امتیازی نشانات

بزرگ صدارت جناب میر محمد خاں صاحب پلیڈر چیف کورٹ اردو میں بکچر دیں گے۔ یہ اشتہار ۱۰۰ ہ کی تعداد میں جہاں کر عہدہ اور ہفتہ کے دن پبلک میں تقسیم کیا گیا۔ انارک کو ۱۱ بجے کے قریب لوگ جمع ہوئے شرفیہ ہو کر چلا آئے ڈاکٹر صاحب موصوف نے اپنا لکچر شروع کیا۔ جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے۔ جناب میر محمد خان صاحب پلیڈر صدر جلسہ ہوئے۔ آپ نے اپنی انتہائی پرہیزگار تقریریں پبلک کو بتایا کہ ڈاکٹر صاحب اسلام کے امتیازی نشانات

پر پور دیں گے۔ بعدہ ڈاکٹر صاحب نے اپنا کچھ شروع کیا جبکہ سے مقابلہ کے لئے گذرے

کواس بات کا علم ہو جائے تو تمن

حکمرے۔ یا شاید اگر کل ہی جی ہو۔ اور یہ

اور اس کے دوسری طرف اس شہر کا ایک شکار

نکلے شہر کبھی ایسے نکار پر حملہ نہ کرے گا۔ کیونکہ اس بات

عظمت کی طرف سے اس کی گھونٹاؤں کا دھوکا۔ غرضیکہ جو

کی چیز کی معرفت وہی تو اگر وہ موجب احسان ہے تو اس

کی محبت دل میں پیدا ہوتی۔ اور اگر وہ موجب خوف ہے

تو اس کی طرف سے دل میں خوف پیدا ہوتا۔ اس طرح جب

انسان کو اللہ تعالیٰ کی کامل معرفت ہو تو وہ ضرور گناہوں

سے بچے گا اور کبھی گناہ نہ کرے گا۔ اور اگر وہ

جو قدر معرفت کی کمی ہوگی۔ اس قدر گناہ میں دلیری ہوگی

اگر معرفت میں کوئی نقص ہو تو وہ دیرور ۱ فایرہ نہیں

سکتی۔ کیونکہ ناقص معرفت سے نہ تو پورا خوف اور نہ

ہی پوری محبت پیدا ہوگی جو کہ نہ بے نیابت ہے۔ اگر خدا

تعالیٰ کے احسانات کی انسان کو پوری معرفت ہو۔

تو اس انسان کو اللہ تعالیٰ کے سامنے کامل درجہ کی

محبت ہوگی۔ خلاصہ یہ کہ کامل محبت اور کامل خوف کیلئے

کامل معرفت کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کامل معرفت

سے انسان اس وقت بہرہ ور ہوتا ہے جب اپنے نفس

کی قربانی کر کے اپنے آپ کو کلیہ طور پر اللہ تعالیٰ

کے احکام اور رضا کے نیچے رکھ دے نہ اپنی خواہش

کو دخل دے نہ کسی حکم کے سامنے گریز اور دل کی تنگی

اسلام کے معنی ہیں فوج ہونے کے لئے اپنی گردن

کو رکھ دینا کامل درجہ کی فرمانبرداری کرنا اپنے خدا

اور مرضی کو خدا تعالیٰ کے درمیان اور مرضی کے

ماتحت کر دینا۔ اس لئے ضرورت ہے کامل محبت و عشق

کی اور اس کے لئے کامل معرفت کی۔

اسلام کی تعلیم ایسی ہے کہ اس پر عمل کرنے والے انسان

با خدا اور با اخلاق انسان بن سکتا ہے اسلام کی تعلیم

دو حصوں میں۔ ایک تو خدا تعالیٰ کے متعلق دوسرے اخلاق

کے متعلق۔ جو تعلیم خدا تعالیٰ کے متعلق ہے اس میں ہر

عمل کی طرف سے خدا تعالیٰ کو پناہ اور من بنا کر رکھا گیا

ہے کیونکہ حسن اور احسان ہی یہ ایسی چیزیں ہیں جنہیں

محبت پیدا ہوتی ہے۔ دیکھاں ڈاکٹر صاحب نے قرآن

مجید کی مختلف آیات جن میں اللہ تعالیٰ کے حسن و احسان

کا ذکر ہے بڑھ کر سنائیں، اللہ تعالیٰ کی صفات کو عجب

پورا نہ مانا جاوے۔ تو حیدر قائم نہیں رہ سکتی۔ اللہ

خلاصہ درج ہے۔

اول اپنے تشہد اخذ۔ اور الحمد للہ پھر فرمایا: کہ

ہیں چاہیے کہ ہم اپنی ایسی اصلاح کریں کہ ہر ایک کے دامن

میں نجات ہو۔ اچانک غافل کیوجہ مذہب کی واقفیت ہے

جس کے ذمہ دار ہمارے لیڈر ہیں۔ جو اپنے اندر کی اصلاح

نہیں کرتے اور دوسروں کی اصلاح کے لئے تیار ہو جاتے

ہیں۔ حالانکہ تمام انبیاء اور بزرگان دین پہلے اپنی اصلاح

کے بعد پھر خلق کی اصلاح کرتے۔ اسلام نے ایسی تعلیم کو

پیش کیا ہے جس پر انسان عمل کرنے با خدا اور با اخلاق انسان

بن سکتا ہے۔

مذہب کی وہی نفس بچے خدا کی پہچان اور اس کی محبت

میں محبت اور مخلوق سے ہمدردی ہے۔ گناہ کی کثرت

اس حالت میں ہوتی ہے جب خدا تعالیٰ کی معرفت میں

کمی ہو۔ مثلاً یہ نامکمل ہے کہ لوگوں کی موجودگی میں بازار

میں لوٹ لٹائی جاوے یا خلاف قانون کوئی کام کیا

جاوے۔ کیونکہ اس بات کا یقین ہوتا ہے کہ اگر یہاں الہی

کام کیا تو فوراً اس کا نتیجہ جگمگاتا ہو گا۔ پولیس کے ہاتھوں

میں پکڑ لیجائی نہ جانا ہو گا۔ پس اس وقت جو گناہوں میں

اس قدر دلیری پڑھ رہی ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ

دل میں خدا تعالیٰ کی معرفت نہیں۔ اگر دل میں معرفت

ہو تو یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ جب انسان دنیا کے

جبرائیم سے استفادہ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ سے نہ بچے۔

انسان کا مقصد اعظم یہی ہے کہ گناہوں سے بچے

اور خدا تعالیٰ کی محبت اور رضا میں محو ہو جاوے اپنا

ہر ایک کام اور اپنی ہر ایک حرکت و سکون کو اللہ تعالیٰ

کے ارادے کے ماتحت کر دے۔ دوسرے لفظوں میں یہی

بہشتی زندگی ہے۔ اس کے بالمقابل ان لوگوں کی زندگی

جو گناہوں میں گرے ہوئے ہیں۔ اور اپنی مشاوت نفسانی

پر چلتے ہیں۔ جہنمی زندگی ہے۔

نجات حاصل کرنے کے لئے کامل معرفت کی ضرورت ہے

جب معرفت ہوگی تب قدر والی خوف اور محبت پیدا

ہوں گے۔ جو کہ نہ بے نیابت ہیں۔ مثلاً جب اس بات کا

علم ہوتا ہے کہ فلان چیز زہر ہے تو کوئی اس کو نہیں کھاتا

کیونکہ جب اس زہر کی معرفت ہوگئی۔ تو اس سے خوف

پیدا ہو گیا۔ انسان تو انسان جہانات میں جب کسی چیز

کی معرفت ہو جاتی ہے جو موجب خوف ہو تو اس سے

بچ جاتا ہے۔ مثلاً اگر بکریوں کے ریوڑ میں پھیر پڑے

بغیر انہوں کی

ہے۔ اس کو علم حاصل کرنے کیلئے کسی استاد کی ضرورت

نہیں بلکہ اس کا علم اس کی ذاتی صفت ہے۔ جو مذہب

اللہ تعالیٰ کو جمیع صفات کا ملکہ ساتھ پیش نہیں کرتے

وہ اس کی صفت میں نقص روا رکھتے ہیں مثلاً یہ عقیدہ

کہ خدا تعالیٰ روح یا مادہ کو پیدا نہیں کر سکتا۔ گویا اس

کی صفت میں نقص رکھتا ہے۔ اس عقیدہ کو مان کر اللہ

تعالیٰ کی صفات کا بل نہیں رکھتے۔ کامل توحید دل

ایمان اور کامل معرفت کا ذریعہ ہے۔ اگر تو حید میں کوئی

نقص ہوگا تو ایمان اور معرفت میں بھی ضرور نقص ہو گا۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کے صفات کو نہایت اعلیٰ

بیان کیا گیا ہے۔ اس جگہ اگر صاحب اختیار آیات پر مگر

سنائیں۔ اعمال میں اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ محبت

صدق اور اخلاص سے ہوں ان میں کسی قسم کے شریک کی

طولی نہ ہو پوری محبت اور کوشش سے ہوں۔ کہیں اپنی

محنت اور کوشش کا ناز نہ ہو۔ بلکہ نتیجہ خدا تعالیٰ پر چھوڑ

جاوے۔ اسلام کی تعلیم کا دوسرا حصہ خلق کے متعلق

ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے اِنَّ اللہَ یَاْمُرُکَ

بِالْعَدْلِ وَ اَلْحَسَانِ وَ اِیْتَا ذِی الْقُرْبٰی۔ یعنی

عدل یا انصاف کرو کہ ہنسی کا عوض ہنسی ہے پھر اس کو

بڑھ کر احسان کرو کہ عیسیٰ بنی کرئی تھے کہ اس سے

بڑھ کر اس سے کرو۔ یا ایہذا انسان کیا قدر ہنسی کا سلوک کو

بجئے تھا۔ اسے ساتھ کوئی ہنسی کا ثبوت نہیں دیا۔ پھر

اس درجہ سے بڑھ کر یہ کہ خلق خدا کیا تہ طبعی ہر شے

کیساتھ سلوک کرو۔ جس میں نہ معاوضہ کا خیال ہو نہ

شکر کا جیسے ماں اپنے بچے سے محبت کرتی ہے۔ کہ

اس کی اور محبت میں کسی معاوضے اور شکر کا خیال نہیں

ہوتا۔ بلکہ یہ محبت طبعی جوش سے ہوتی ہے نہ اس کے

موجود قرآن کریم کی آیات ہے وَلِیُطْعَمَ الطَّعَامَ

عَلٰی حُبِّهِ مَسْکِیْنًا وَ یَتِیْمًا وَ اَسْرًا کہ حقیقی ہنسی کرنے

داؤں کی یہ فضیلت ہے کہ وہ محض خدا کی محبت کیلئے

کہلاتے جو آپ پسند کرتے ہیں۔ مسکینوں۔ یتیموں اور

قیدیوں کو کہلاتے ہیں۔ عفو کے متعلق قرآن مجید میں ارشاد

ب نہ لگتا دوسرے نام رکھو۔ ہر گناہ
میں بڑا کر دیکھو۔ ایک دوسرے کا
دوسری پہچان یا الزام نہ لگاتو۔
نہ مجید نے کوئی گناہ کیا ہے کہ ان کیلئے اس
اعمال و عبادت کے کیا نتیجے ہیں۔ دنیا پرستوں کے انجام
کو سورۃ التکاثر میں بیان کیا ہے جس میں بتا دیا ہے
کہ دنیا پرست انسان حرص کی غفلت میں بڑے بڑے
ہیں۔ لیکن وہ دنیا میں ہی دوزخ کو محسوس کرتے ہیں یعنی
ان کی زندگی دنیاوی لالیشوں اور کمزوروں کے سدھوں کی
زندگی ہوتی ہے۔ پھر مر کر اس کو آنکھوں سے دیکھیں گے
اور اس میں گر کر یقین کی حالت تک پہنچ جائیں گے
ان آیات میں تین حالتوں کا ذکر ہے۔ علم الیقین یقین
الیقین۔ حق الیقین۔ جسکی مثال آگ کی مثال سے مجھ
میں آجاتی ہے۔ کہ دور سے دھواں دیکھائی دیتا ہو۔ تو
یہ گمان ہوتا ہے کہ آگ ہوگی۔ یہ علم الیقین ہے۔ پھر اگر
نزدیک جا کر آگ کو دیکھیں تو یہ عین الیقین ہوگا۔ اور
اگر آگ میں ڈال دیا جائے گا تو اس کی گرمی کو محسوس کر کے یقین ہو جائے گا
کہ یہ آگ ہے۔ تو یہ حق الیقین ہے۔ اس طرح ان آیات
میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے علم الیقین
اس دنیا میں ہو سکتا ہے۔ عالم برزخ میں عین الیقین
حاصل ہوگا۔ اور عالم شہر اجساد علم حق الیقین کے
کامل درجہ تک پہنچا دیا جائے گا۔ حقیقی راحت اس دنیا میں ہی
اور آخرت میں ہی اس کو ملتی ہے۔ جس نے خدا تعالیٰ کے
ساتھ تعلق لگایا ہو۔ اور خدا پرست انسان ہو ایسے
لوگوں کے حق میں ارشاد ہے وللمن خاف مقام
ربہ جنتان یعنی خدا سے ڈرنے والے خلقی انسان کو
واسطے اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی جنت ہے۔
مومن اور کافر کے اعمال کے نتائج کو ان آیات میں بیان
فرمایا ہے۔ ان الا برار یثربون من کام کا من
من اجہا کا غور۔ و یثربون فیہا کاسکان من اجہا
لنا اعتدنا لکھن بن سلسلہ کو اعلیٰ و سعید و مومن
کان فی ہذا اعمی فہو فی الاخرۃ اعمی و احسن
سبیلہ۔ یعنی متقیوں کو جو خدا میں محو ہیں ان کو ایسا
شریت پلا یا جاتا ہے۔ جس سے ان کے دل پاک صاف
ہو جاتے ہیں۔ اس کی مٹی کا فوری ہے۔ یہ ہے دنیا
کی محنت ان کے دلوں میں سے ٹھنڈی ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ
کافور زہرے مادے کو دیا جاتا ہے۔ اس کا فوری میلے
کے بعد وہ میلے جیتے ہیں جسکی مٹی زنجبیل ہے۔

اور شہر یوں اور ظالموں و سزا نہ دیا دے۔ بلکہ یہ
تعلیم ہے کہ دیکھنا چاہیے کہ وہ محل اور موقع گناہ بخشے
کا ہے یا سزا دینے کا۔ پس مجرم کے حق میں اور سزا
ظالمی کے حق میں جو کچھ فی الواقعہ بہتر ہو وہی صورت
اختیار کی جائے۔ بعض وقت ایک مجرم گناہ بخشے
تو بڑا ہے اور بعض وقت ایک مجرم گناہ بخشے
اور بھی دلیر ہو جاتا ہے۔ تو رات میں عفو کی تعلیم کے بجائے
سختی کی تعلیم تھی۔ جیسا کہ اگر کوئی آنکھ نہ لکھائے تو آنکھ نہ لکھائے
دانت لکھائے تو دانت نہ لکھائے۔ یہ تعلیم صرف نبی کریم
کے حال کے مناسب تھی۔ کیونکہ ان کے خیالات اور
حوصلہ پست ہو چکے تھے۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام
بعوث ہوئے تو انہوں نے اس سختی کی تعلیم کو نہایت
زہری کیسا تھے تبدیل کر دیا۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ اگر
کوئی ایک گالی پر غصہ مارے تو دوسری گالی بھی اسکی
طرف پھیر دو۔ یہ تعلیم اس وقت کے مناسب حال تھی
لیکن یہ دونوں تعلیمیں وقتی تھیں مکمل نہ تھیں مکمل
تعلیم صرف قرآن شریف نے ہی پیش کی۔ جیسا کہ اوپر
بیان ہوا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود فرمایا کہ میں صرف
نبی اسرائیل کی ہوائی ہوئی پھیلوں کو اکٹھا کر کے ملے
آیا ہوں۔
قرآن مجید کی تعلیم تمام انسانوں کیلئے ہے۔ جیسا کہ اس
خود وعدہ کیا ہے۔ اس لئے اس کی تعلیم بھی جامع ہے
جیسا کہ عفو کی تعلیم کو مکمل کر کے پیش کیا ہے۔ اور ہر ایک
موقوف ناسی کو لپیٹے اندر سے لیا ہے۔ پھر قرآن شریف
میں ارشاد ہے اذقم بالنبی ہی احسن فاذا الذی ینیک
دینہ عداوۃ کا نہ دینی حمیمہ یعنی ہر شخص شہادت
سے کچھ یادہ گوئی کو تو تم نیک طریق سے صلح کاری کا
اس کو جواب دو تب اس مصلحت سے دشمن بھی مست
ہو جائیگا۔ عام سوسائٹی اور ایک دوسرے کیساتھ
سلوک اور عوام کیساتھ سلوک کے متعلق قرآن شریف میں
یہ تعلیم ہے وقولوا للناس حسنا ولا یبغض قوم
من قوم الا یبغضوا کو نیک بات کہو۔ ایک دوسرے

کے دوسرے ہیں۔ ایک تو بیکار پر بڑبڑا دوسرے سربلند
پہلے مسخوں کے لحاظ سے یہ مطلب ہو گا کہ دنیاوی حالت
کی پوری قوت باکر بڑی بڑی گناہوں پر بڑھ جاتے ہیں۔
اور پھر مشکل کام ان کے ذہنوں سے انکسار پذیر ہوتے
ہیں۔ اور خدا کی راہ میں ہر ترساک حالتیں نمایاں دیکھتے ہیں
دوسرے مسخوں کے لحاظ سے یہ مطلب ہو گا کہ ان
میں حرارت غریزی کی پیدا کر کے ان میں ہر قسم کی بھیجی کے
مقابلے کی طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ ان کے مقابلہ نہایت
پرست اس دنیا میں بھی دوزخ میں ہیں اور آخرت میں ہی
دوزخ میں ہوں گے۔ مطلب یہ کہ وہ دنیا کی گرفتاریوں
میں اس قدر سرگرداں رہتے ہیں کہ گویا بڑبڑا رہے ہیں۔ ان
کے دلوں میں ایک سوزش لگی رہتی ہے۔ کہ یہ کام ہو گا
یہ مال حاصل ہو جائے۔ فلاں کام دار ہاتھ لگ جائے
سو دنیا میں ہی ان چیزوں سے ان کی زندگی بچ ہو کر
دوزخ کا نمونہ بن جاتی ہے اور آخرت میں ہی اس کا
نتیجہ صیقلیت کو دوزخ میں جا چکے متقیوں کے بارے
میں جو کافوری اور زنجبیل شربت کا ذکر ہے۔ اس سے یہ
بھی مطلب ہے کہ بڑبڑا کر کرکے جاوے۔ اور اس
کے عوض میں بیکوں کو اختیار کیا جاوے۔ صرف ترک
بدی ہی بیک نہیں۔ انسان ایسا متقی کہ طرح بن سکے
اس کا علاج خود قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے۔
اسلام رہبانیت کی تعلیم نہیں دیتا۔ بلکہ دنیا کے
ساتھ ہی انسان کو متقی بنادیتا ہے۔ متقی کا ہر ایک
کام دینی کام بن جاتا ہے۔ کیونکہ وہ سب کچھ خدا تعالیٰ
کے لئے کرتا ہے۔ قرآن میں ارشاد ہے۔ قل اعلیٰ من
ذکھا یعنی متقی بننے کا گڑھی ہے۔ کہ تمزکیہ نفس کو۔
دوسرے یہ کہ انسان کی کوشش کیساتھ خدا تعالیٰ کے
فیض کی ضرورت بھی ہے۔ جسکے متعلق فرمایا۔ ادعونی
استجب لکم۔ و اذ املک عبادی یعنی فانی تریہ
والذین جاہدوا فیئنا للہدایہم سبیلنا۔ تیسری
شرط سکون و امح الصادقین یعنی اچھے لوگوں
کی صحبت میں رہو۔ ان کی کتابیں پڑھو۔ ان کے حالات
پڑھو یا سونو۔ یہ ذریعہ خدا تعالیٰ تک پہنچنے کے ہیں۔
خدا تعالیٰ کے ساتھ ذاتی محبت اس قدر ہو کہ اس کے
احکام کو ماننے سے کام ہو بہشت یا دوزخ کی خواہش
یا خوف نہ ہو۔ اس وقت انسان پر اللہ تعالیٰ کے فیض کی
بارش ہوتی ہے۔ اور اسے بہت کچھ دیا جاتا ہے۔ اس
زمین مٹی ہے کہ ہر ایک عنصر اور ہر ایک کام خدا تعالیٰ کے

باحت بہ کو کام کرے۔ خدا تعالیٰ کے حکم پر اپنی رضا و خواہش و نفسانیت نہیں رہتی۔ جب انسان خواہشات پر مروت وارد کر لیتا ہے تو اس وقت خدا تعالیٰ کی محبت

پھر کبھی واپس نہ ہوا۔ لشکرِ خائفانہ وغیرہ جن کا وعدہ
 تھا سب کچھ آپ کو ملا۔ آپ کے فیض سے صحابہ رضادور
 ہزار اہل دل متبع ہوئے جن کے وجود سے خدا تعالیٰ
 کی مدد کے آثار ظاہر ہوئے آج تک ایسے لوگ ہوتے
 رہے۔ اور ہمارا زمانہ بھی خالی نہیں رہا۔ ایسے ہی لوگوں
 ہستی باری تعالیٰ کا یقینی ثبوت ملتا ہے۔ قرآن پاک
 کا وعدہ ہے کہ انسان کو کمال الہیہ تک پہنچانا ہوا
 اور اس دنیا میں بہشتی زندگی مخصوص کر دیتا ہوں۔ اور
 اسلام میں ایسے لوگ ہوتے رہے ہیں۔ جن سے اس وعدہ
 کی تصدیق ہوئی۔ اس قسم کا وعدہ دوسری اہل کتب
 میں نہیں۔ اور نہ ہی ایسے لوگ دوسرے مذاہب میں آئے
 فقط ۴

کلام امیر

۱۔ جولائی ۱۹۱۱ء فرمایا:- سورہ نحل کے آخری کوع سے مطلع ہوتا ہے کہ مانجھ لے لیتے

اللہ کے تمام اسماء کا فرما بیئر دار ہو۔ راستباز ہو۔
شرک نہ کرے۔ اور خدا کی دی ہوئی نعمتوں پر شکر کرے۔
فرمایا۔ ایک بزرگ نے کہا ہے۔ اگر میں رات عفت
میں گزارا ہوں۔ تو صبح میرا گدھا بھی میرے کام سے غافل
رست ہوتا ہے۔

فرمایا :- انسان جب اپنی اصلاح کرے تو ضروری ہے کہ
دوسروں تک تمام حق پہنچائے۔ دوسری لکھ ماروں کی طرح
پہنیں بلکہ حکمت اور احسن طریق سے۔ بالقی بھی احسن
کا حصول موقوف ہے۔ اس پر کہ انسان مناظرات کی ضرورت
خواہش نہ کرے۔ دعوے بہت کام لے۔ اور خدا کے
حضور نہایت مشکور خواہواضع ہو۔ مناظرہ سے کسی انسان
پر برتری و برتری اور برتری مقصود نہ ہو۔ بلکہ محض لیلہ احقاق حق
مطلوب ہو۔

ہزار باقی ہے۔ ہم سو رہے ہیں۔ جرات میں خلیفہ
نے ایک کاغذ پر الحمد للہ لکھ دیا۔ محمود کو اللہ نے
عقل و فراست بخشی تھی۔ وہ سمجھ گیا کہ اشارہ ہے الحمد

[illegible]

اب مسلمانوں کے آگے ان باتوں کا ذکر تقریباً ایسا کر
جیسے کسی اندھ کے آگے کسی خوشحال بھول کی ترفیہ
کی جائے گا یوں ہمیں آسکتا ہے کہ کوئی نہیں ہی
گھر سے نکلا کہ بھیر دل پر گناہ لگا رہا ہے۔ یہ مصیبت کا
زمانہ مسلمانوں پر کیوں آیا۔ محض ایسی ہی علت و
سبب کی کاپی اور خدا کے احکام کی نافرمانی ہے۔

خدا تمہیں قرآن شریف کا سچا مبلغ بنائے۔ حضرت محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا مبلغ بنائے۔ دنیا
کی ہوا و ہوس تمہیں خدا سے غافل نہ کر دے۔ تمہارے
دل نرم ہوں اور اس غیظ و غضب سے بچو جو ایمان کو اند
کر کے جہنم میں لے جاتا ہے۔ تمہارے دل گندے نہ ہوں
تمہاری زبان پر گندے کلمات نہ آویں۔ تم ایسے نرم
کھجور کی پتی کی مشابہت میں مساب کتاب کی رواد نہ کر سکو۔
باسودہ۔ اللہ سے ڈرو۔

باجو لائی اس سے حاصل ہوتی ہے اس لئے اسے حدائے رکیح فرمایا ہے۔ مگر قرآن مجید رسول کریم کے لواک زہ قوم بن جاوے۔ ورنہ مردہ ہو۔

جولائی ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
جولائی ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
جولائی ۱۹۷۷ء - لکھنؤ

لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ

لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ

لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ

لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ

لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ

لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ

لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ

لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ

لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ

لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ

لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ

لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ

لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ

لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ

لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ

لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ

لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ

لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ

لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ

لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ

لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ

لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ

لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ

لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ

لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ

لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ

لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ

لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ

لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ

لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ

لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ

لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ

لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ

لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ

لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ

لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ

لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ

لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ

لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ
لکھنؤ ۱۹۷۷ء - لکھنؤ

ایک پیغام بٹلے والوں کے نام

(مستطرب جلیقہ جلیقہ)

صبا پر خروہ سناوے بٹلے والوں کو

کر زبیر کر لیا احمد لے گورے کالوں کو

جو فتویٰ کھر کے دیتے تھے سخت ناموس ہیں

لے قرار کہیں بھی نہ خستہ حالوں کو

ادھر کمال مرے میرزا کا یہ دیکھو!

کر جج کر لیا دنیا کے بالکالوں کو

ہمارے ماتھے سے اک جام یکے مست ہوئے

بٹلے والے پھر تھے وہاں جلیقہ جلیقہ

نظر نہ آتی ہو اسلام کی تصویر

تو کیا ہو جیسا بھی ہے بٹلے والوں کو

نجات کبھی عہد سے ہوئی نہیں حاصل

خدا نے روک لیا دشمنوں کی چالوں کو

کسی کلبہ سے یہ نقل دل نہیں کھلتے

خدا ہی کہوئے تواب کہوئے انکساروں کو

نہ تو شرارت دشمنی کی کام مذہب میں

کہہ رہے کمال پناہ سے یہ دہم بالوں کو

خدا کے پاک ماموں کو گالیں دینا

ذرا ہی نرم نہیں آتی بد خصلوں کو

جو کھلے لے کوئی دیکھیں کھل پویش!

ہنیں حیا میں لائے کسی کی شانوں کو

اسی مان کی بابت یہ نقل الحسنیہ

سینا و خوشی تو حدیث کے چھانوں کو

سچا رہنے تو تیار رہی جان بھی کر دی

تم اور کچھ نہیں قربان کر دو

مالوں کو

رولویو

ملیریا

یہ ایک چھڑا سا رسالہ ۶۴ صفحہ کا مصنفہ میجر بھولانا تھ صاحب اللہ بن میڈیکل سٹریٹس دکنگ آباد غنیہ معلومات کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ جو ہر صاحب نے غالباً مفت تقسیم کیا ہے اس رسالہ میں موسمی بیماریوں کے اقسام اسباب - علاج اور عوارض پر عقائد بحث کی گئی ہے۔ اور ساتھ ہی علاج بھی لکھا گیا ہے۔ قابل دید کتاب ہے۔

مفصلہ ذیل آئینہ کتابیں جناب حاجی حکیم مولوی ابوالمسور اور عبد الغفور صاحب سے بمقام رمضان ۱۳۸۰ء تک خانہ برکتہ ضلع سرگرمیہ علاقہ بنگال مل سکتی ہیں۔ (۱) تحفۃ الحاج - مصنفہ حکیم صاحب موصوفہ قیمت ۲۲ اس کتاب میں حج عمرہ وغیرہ کے متعلق تمام ضروری مسائل جنکی حایوں کو ضرورت پیش آتی ہے درج ہیں۔ حایوں کو چاہیئے کہ سفر حج سے پہلے اس کتاب کا ضرور مطالعہ کریں۔ سفر میں آسانی ہوگی اور کم غلطیوں سے بچیں۔ تمام شایر کی عظمت کے مطابق عبارتاً ادا کرنے میں بہت مدد ملے گی۔

(۲) ہدایۃ الحجاج - مصنفہ حکیم صاحب جو صرف ۱۴ قیمت پر حایوں کے واسطے عمدہ رہتی سفر ہے۔ گھر سے چل کر مدینہ تک کے سفر کے ضروریات کا اس میں ذکر ہے۔ یہی ہے کہ کچھ ساتھ لینا چاہیئے اور جہاز کی ضروریات کماؤں۔ قائلہ کطرح چلتے ہیں۔ تمام ضروری باتوں کا اس میں تذکرہ ہے۔

(۳) لتبیل المہتمم الی مسکالج - قیمت ۱۲ - چھڑا سا ۱۲ صفحہ کا عربی زبان میں محمد بن اسمعیل الایمر الحلیق الصفا کے رسالہ کی تفسیر ہے۔ اس میں حج کے مناسب بیان کئے گئے ہیں۔

مکسماح اللغات المصریہ - حصہ اول ۲۲ صفحہ قیمت ۳۰ - اس رسالہ میں ملک شام اور مصر کی وہ جدید لغات جمع کی گئی ہیں۔ جو پورا کی کتب سنت میں نہیں ملکتیں۔ جو لوگ اخبارات عربیہ پڑھنا چاہیں یا ان مالک کی سیر کرنا چاہیں۔ ان کو واسطے یہ کتاب بہت امداد دینے والی ہے۔ جدید لٹریچر کے عربی میں بہت سے نئے الفاظ داخل کر دیئے ہیں جو عام فہم نہیں ہیں۔ ان کے سمجھنے کی واسطے اس کتاب سے بہت مدد مل سکتی ہے۔

(۵) مصباح اللغا

۲۶ صفحہ قیمت ۲۰ اس میں بھی مذکور

سے الفاظ جمع ہیں۔ لیکن بیان

میں ہے۔ بہر حال یہ حصہ کیسا نفع مند ہے۔
مفید الاحناف مترجم - اردو - مصنفہ حکیم موصوفہ - اس کتاب میں بہت سے فقہی مسائل جو اہل

اور حنفیوں کے درمیان اختلافی ہیں۔ ان کے جواب مطابق مذہب علماء حنفیہ کے حوالہ دیئے گئے ہیں۔ قابل قدر کتاب ہے۔ قیمت کتاب ۲۰ درج ہے۔

(۶) نافع الاحناف مترجم - مذکورہ بالا کتاب کا دوسرا حصہ قیمت ۲۰ - اس کتاب میں علمائے حنفیہ کے حوالہ سے اختلافی مسائل کو حل کیا گیا ہے۔ کتاب درجہ ممتاز کے اکثر حوالے لئے گئے ہیں۔ اہل حدیث اور حنفی علماء ہر دو کے واسطے لازم ہے کہ اس کتاب سے فائدہ حاصل کریں۔

(۸) شفاء الممتلئ فی مسئلہ الطہر المتخلل مصنفہ حکیم صاحب موصوفہ - یہ ایک عربی رسالہ قیمت ۲۰ فی نسخہ ہے۔ جس میں طہر کے متعلق فقہاء کے مشہور اختلافی مسئلہ پر مفصل بحث کی گئی ہے۔ علماء کے دیکھنے کے لائق ہے۔

سالانہ رپورٹ

صدر انجمن احمدیہ کی

سالانہ رپورٹ

۱۹۰۹ء - سبب مشکلات مطبع غیر معمولی دیر میں

اب چھپ کر شائع ہوئی ہے۔ یہ رپورٹ گزشتہ

سالانہ جلسہ پر احباب کو سنائی گئی تھی۔ اس واسطے

اس میں سے کچھ اقتباس کر کے یا اس پر کچھ تیار کر

کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ انجمن کا مالی سال اب

قریب الاختتام ہے۔ اور اگلے سال کا بجٹ تقریباً

بیرونی انجمنوں کے پاس جانے والا ہے۔ اس

واسطے اس وقت اس رپورٹ کو دیکھنا رائے

دینے والوں کو اپنی رائے قائم کر نہیں مدد دیکھا

یہ ایک سالانہ رپورٹ
انجمن احمدیہ کی

انجمن احمدیہ کی سالانہ رپورٹ

بادجو دینی مشہور مسیحی - جیسی و لطیفہ سماج سے اس طرف توجہ نہیں فرمائی۔ جس پر میں سخت انوس ہے۔ اب انوس کیا ہے ہم اسے اپنے اخبار میں درج کر سکتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ اخبار عام اپنی رائے کو اپنی سیاست بانہیں؟

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار عام لاہور آپکا اخبار مطبوعہ ۵ - اپریل میری نظر سے گذر چکا ہے۔ آپ نے عنوان مذکورہ کے تحت احمدی فرقہ کی خصوصیات

وضع داری عقاید پر رائے لکھی ہے۔ یہ مبالغہ آپ نے خود اس آٹھیل میں ظاہر فرمایا ہے۔ اس خاص مضمون کا تحریر آپ کو میرا ایک اعلان ضروری ہوئے۔ جو میرے

۲۳ مارچ کے بد میں شائع ہوا تھا۔ اس مضمون میں بہت سے امور قابل تشریح ہیں لیکن چند امور کو خلاصہ بنائے لیکر یہاں پر درج کرنا ضروری جانتا ہوں۔

امراؤں - شروع میں آپ تحریر کرتے ہیں۔ کہ مضرط ہندو مسلمان اور عیسائی وجود باری قائلہ کے تائید میں اسی طرح تینوں مذاہب میں آئندہ زمانہ کے متعلق بھی

ایک خاص بات میں سادہ اتفاق ہے۔ یہ کہ ہندوؤں میں کلی اوتار کا انتظار ہے جو دھرم کا جھنڈا اس وقت لگا کر اٹھیں گے۔ جبکہ تمام زمین پر دھرم قریب قریب نابود ہوگا۔ اور اتحاد اور بیہوشی کی دنیا کا دور عالمگیر ہوگا۔ اس طرح مسلمانوں کو ہندی آخر الزمان کے تصور کی امید بخشنے

وہ تمام زمین پر زمین پھیلا دیں گے۔ اور گھٹا کو ترخ بیدار کر کے اللہ کی برکت کا جلوہ روشن کریں گے۔ بحسنہ ہی اعتقاد انہیں مقدس کے پیروں کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ہے کہ وہ زمین پر وارد ہو کر سچے دین کو از سر نو تازہ

اور تازہ کریں گے۔ جیسے عزم ہے کہ ان عظیم اور خاص باتوں میں ہندو مسلمان اور عیسائیوں کے متبادلی حایہ کیے سادی ہیں۔

امردو وہ۔ لیکن قادیانی فرقہ کے مسلمان حایوں کا عقیدہ ہے۔ کہ آخر اے ہندی آخر الزمان اور عیسیٰ علیہ السلام بخلافت سے انتظار تبادہ آچکے ہیں۔ وہ

لاشکرک دلائے ہیں۔ باقی رہا آئندہ زمانہ میں میں
مذاہب کے موعودوں کا ظہور۔ آپ کو تسلیم ہے کہ
انکا ظہور اس وقت مقدر ہے۔ جبکہ زمین پر ہر
قریب مآلود ہو جائیگا اور الحاد اور بیدہ کی دنیا کا
زور عالمگیر ہوگا۔ اب آپ سے دریافت طلب ہے کہ
موجودہ زمانہ سے بڑھ کر ہر م کی کمزوری اور الحاد اور
بیدہ کی ک زور کس زمانہ میں ہوگا یا آئندہ موعودوں میں
سکتا ہے۔ پس ان موعودوں کے منتظروں اور آئندہ دار
کے لئے کیا یہ زمانہ قابلِ عمل نہیں ہے۔ کیا بزرگوں
کے توشے غلط ہیں۔ یا کہ ان کے متعقدہ کو مروت
اور شناخت کی کمی ہو گئی ہے۔

جواب امر دویم۔ قادیانی فرقہ نے ایک طرف
ایسی بیدہ اور لامذہبی کا طوفان عالمگیر دیکھا اور
دوسری طرف عین ضرورت کے مطابق ایک بیکار
دالے کی آواز کو سن کر کمال شہرت کے قادیان
سرچشمہ ہدایت تسلیم کر لیا۔ ہدی اور مسیح موعود کے ایک
ہی وجود کے متعلق ایمن ماجیس جو حدیث کی کتاب پر
ایک حدیث سے تسلی ہو سکتی ہے۔ جسکے یہ سنے ہی۔ کہ
ہدی مسیح ہی ہدی ہوگا۔ خزاہن بصری صاحب کی
نسبت سیوطی نے تاریخ الغدائیں لکھتے کہ انہوں
خلیفہ عمر بن عبدالعزیز کی نسبت فرمایا تھا کہ اگر مسلمان
میں کوئی ہدی آتا تھا۔ تو وہ عمر بن عبدالعزیز ہی ہے۔
ورنہ سوائے مسیح موعود کے کوئی ہدی نہیں ہے پھر
دعوی ہدایت و سبقت کیا تھا مرزا صاحب نے جو
مذہبی ضلالت انجام دی ہیں۔ وہ خود اس کے صاف
ہونے کی کافی شہادت ہیں۔ یہ یاد ہے کہ عمر بن
عبدالعزیز خلیفہ اموی پہلی صدی ہجری میں ہو گئے تھے۔
ہیں۔ اور علامہ سیوطی ۷۵۱ھ میں۔ دیکھئے ہم
اجمعیوں نے کیسا جلدی ہدی کو شناخت کر لیا۔ کیا
دوسرے مسلمانوں کے لئے سخت مشکل کا سامنا ہے
سنیوں کا ہدی ایسی بیدہ ہیں ہر آئینہ شعلہ
مرحوم ہدی ایک ہزار برس سے پیدا ہو چکا ہے۔
پھر شیعوں میں ایک ہدی نہیں بلکہ بارہ ہدی ہیں۔
جواب امر سوم۔ مرزا صاحب کے ہم عمر من اللہ
ہوئے پر سیکڑوں شواہد موجود ہیں۔ صرف ایک
بہترین لیکچر دلی پیشگوئی ہی نہیں ہے۔ مگر اس میں
کیا شک ہے۔ کہ اس پیشگوئی نے بھی دو عظیم الشان
مذاہب حق و باطل کا فیصلہ کر دیا۔ آپ اس کو سنو

بناشوری یا جاوے۔ اور عملی طور
ساختار کیا ہوے۔ تو گورنمنٹ عالیہ
پرچ کی ہرگز مدد اور نہ ہوگی۔
مرحوم اخبار بدر میں یہ دکھلانے کی کوشش کی گئی
ہے۔ کہ علیہ کیسے نالائق ہیں۔ وہ کسی غلطی پر ہیں
یہاں تک مضائقہ نہیں لیکن اس سے بڑھ کر جو بات شدت
قابل اعتراض معلوم ہوتی ہے۔ ہماری رائے ناقص میں
یہ ہے کہ تمام بزرگانِ شیعہ کو بڑے بلیڈ کی اولاد سے
ہونے کا اعلان دھمکے کی چوٹ کیا گیا ہے۔ چودہ سو
سال کے بعد اس راز کا انکشاف قادیانی بہائیوں کے
لئے ہی مقرر تھا۔ کہ شیعہ گوں کا عمری ماتم محض ریاکاری
ہے کہ خود ہی امام حسین کو قتل کیا اور اب آپ ہی اس
کا ماتم کرنے میں یہ مضمون آپ نے بڑا پرچہ کالوں میں ختم
کیا ہے۔ اور جو امید ہے کہ مفصل جواب باصواب
واسطے آپ۔ اپنی قیمتی اخبار میں کافی نگاہیں لگا کر
مشکوٰۃ فراویں گے۔ لہذا میں کوشش کر رہا ہوں۔ کہ ہر ایک
امر کا جواب مختصر اور مدلل ہو۔

انداز تحریر سے ہر چند بعض مواقع پر گھٹنے سے
بے انصافی متاثر ہوئی ہے۔ مثلاً حضرت مرزا صاحب
رحمۃ اللہ علیہ کے وعدی کو چھوٹا منہ بڑی بات۔ فرمایا
ان کے کش کو تمام مذاہب کے عقاید کی ذہین و تحقیق
کر نیالا تمام اہل مذاہب میں شوش اور دل آزاری
پھیلانے والا اور اس عمل سے امن پسند گورنمنٹ
عالیہ برطانیہ کے مقاصد میں بھی خلل ڈالنے والا۔
اور سب سے بڑھ کر شیعوں کو قتلان حسین قرار دیکر
بنو بیت کامرکب بتلایا ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ اپنی
بنیک مبنی کا یقین دلائے کی کوشش بھی کی ہے۔ تاہم
چونکہ آپ نے حضرت مرزا صاحب کو حاجی مؤدبانہ الفاظ
سے ذکر فرمایا ہے۔ میں آپ کا سب سے پہلے شکریہ ادا
کردں گا اور پھر ہر ایک امر کا جواب نمبر وار عرض
کرتا ہوں۔

جواب امر اول۔ آپ ہندو مسلمانوں اور عیسائیوں
کا عقیدہ وجود باری تعالیٰ میں مساوی قرار دیتے
ہیں۔ لیکن ان کے عقاید کے لحاظ سے تو ہر م مختلف
ہے۔ ہندو گرسنا تمہوں تو رہا۔ شہودش اگر آتے
ہوں تو خدا۔ مادہ اور روح اور عیسائی باپ بیٹا۔
روح القدس تینوں کے مجموعہ کو خدا قرار دیتے ہیں۔
حالانکہ مسلمان بطاظرات اور صفات کے خدا کو

احرار زمان اور عیسے علیہ السلام کے اعتقاد عظیم کیسے اتنا
ہی کافی نہیں ہے۔ معمولی باتیں لوگ بھی ایک (سبب)
پیشین گو کیا کرتے ہیں۔ وہ ہر چند صحیح ہوتی ہیں۔ تو یہی
وہ ہندی آخرا زمان یا عیسے علیہ السلام ہونے کے دعویدار
نہیں ہیں۔

امر چہارم۔ عیسائی بزرگان کا عقیدہ ہے کہ حضرت
عیسیٰ علیہ السلام سو لی پر لٹکائے جائیں گے۔ خدا کا
بھرنہ کر کے ان کو آسمان پر بلایا۔ تمام غیر قادیانی
مسلمانوں کا بھی اردوئے قرآن شریف کے یہی عقیدہ
شروع سے چلا آتا ہے۔ کہ عیسے علیہ السلام ہلاک کئے
جانے کے بعد پھر زندہ کئے گئے۔ اور چھتے آسمان پر اب
تک موجود ہیں۔ لیکن مرزا صاحب کا عقیدہ اس کے
خلاف ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر پھر
”مریم عیسیٰ“ کے لٹکائے اچھے ہو کر روشنی راہ براہ
نخلی نشہ میں آگے گئے۔ اور سری نگر میں محلہ خاں
کے اندر جو عیسے صاحب کی قبر کہلاتی ہے وہیں ان کا اصل
مدفن ہے۔ اس موقع پر ویسی عام سیلئے ظاہر کر دینا
خانی از لطیف نہ ہوگا۔ کہ بیشک سری نگر کے محلہ خاں
میں ایک مقبرہ موجود ہے جسکو وہاں کے مسلمان عیسے
صاحب کی قبر بتلاتے ہیں۔ لیکن صرف عیسائی صاحب کی
قبر کہلانے سے مرزا صاحب کا دعویٰ مقبول نہیں سکتا
تا وقتیکہ دیگر تاریخی ثبوت مصدق نہ ہو۔ کیا عجیب کہ یہ مقبرہ
کسی خدا رسیدہ بزرگ کا ہو چکا نام بھی عیسیٰ ہو۔

امر پنجم۔ میرزا صاحب خدائیان خود فرماتے تھے۔
کہ برٹش گورنمنٹ کا اگر ارمان ساتھ نہ ہوتا۔ تو انکی زندگی
حال تھی۔ باوجود اس اعتراف کے میرزا صاحب نے عیسیٰ
مسیح کو مردہ کہا۔ انجیلی واقعات کی تردید و تضحیک میں
دقیقہ نہ چھوڑا۔ لیکن برٹش گورنمنٹ باوجود عیسائی
ہونے کے ان مذہبی حلوں کی پرواہ نہیں کرتی۔

امر ششم۔ برٹش گورنمنٹ کی پھر سے خیر خواہی ہماری
رائے ناقص میں یہ ہے۔ کہ کسی ہمایہ فرقہ پر ہادی نہ
کی جاوے۔ جو اس کی دل شکنی اور شہدش کا باعث ہو

پہلی کوشش ہے۔ اور خدا کا تبارک و تعالیٰ کہ میری نیت اس سے خبیثہ صاحبان کی دل آزاری ہرگز نہیں ہے بلکہ محض اظہار حق ہے۔ بغیر آپ کے عشرہ محرم میں جو تقدیس کا اظہار کیا جاتا ہے۔ وہ میرے اصول اسلام کے خلاف ہے۔ بلکہ جیسا کہ انگریز سربراہ علی صاحب نے اپنی مشہور کتاب سیرت آئمہ اسلام میں لکھا ہے عشرہ محرم کی یادگار غلیظہ طبع کے عہد میں میرا والد ابن بابویہ کی تمام کردہ بدعت ہے۔ نہ خدا کا حکم ہے نہ رسول کا نہ کسی امام کا۔ بلکہ ایک شخص کی فحش اعتقادی کارکنہ ہے۔ قطع نظر اس کے موجودہ زمانہ میں جس بیہودہ طریق پر اس یادگار کو دکھایا جاتا ہے۔ علاوہ ہزار ہا دہائی کے بیجا اسراف کے سیدنا حسین رضی اللہ عنہ جیسے محترم و مقدس رنگ کی شان کے سراسر خلاف ہے۔ جو کہ بعض معین بہت طول پر لگایا ہے۔ اس واسطے مناسب ہے کہ میں آپ سے اس حالت کی سعادت خواہی کے سیرت بیت فخر کو ختم لوں۔ اگر ضرورت ہوگی تو پھر حاضر ہو جاؤں گا۔ آپ کے ملاحظہ کے واسطے اصل ٹریٹ مسومہ میرے لیے حسین، ارسال خدمت ہے۔ آپ خود بھی ملاحظہ فرمائیں۔ اور لاہور کے کسی فاضل شیعہ عالم کو بھی دکھائیے۔ اگر کوئی امر اصل طلب ہوا تو میں اصل رسالہ تحقیق و اقامت کر بلا میں اس سے استفادہ کروں گا۔ (مفتی محمد امجد علی)

معیار الاذیان از علم الاذیان

حایت اسلام میں یہ عمدہ کتاب ہے (ایڈیٹر)

یعنی مذہبوں کی کسوٹی دلائل سے، دنیا میں بے شمار مذہب ہوتے ہوئے ہر ایک مذہب کے لیے جہان کی کسوٹی (جو تسلیم کردہ ہر مذہب ہو) دنیا میں موجود نہ ہو۔ چونکہ علم طب کے دلائل اصولی و فروعی ہر اہل مذہب کے تسلیم کردہ ہیں اس واسطے یہ کتاب علم طب کے دلائل سے مذہب و مذہب کے اشتراک ہونے کی جانچ و تہمت کے واسطے طیارہ بنی ہے۔ طب کے دلائل سے جیسے مذہب کے امرات و اعتقادی و اعمالی کو تصدیق و سچا کر کے دکھایا گیا ہے۔ اور منکر و باطل و باطل کے واسطے طب سے ہی ثبوت مذہبی کے دلائل پیدا کئے ہیں۔ مثلاً ائمہ قائلے کی ہستی اور وجود کو ثابت کرنے والے دلائل کے ثبوت کے دلائل اور رسولی کی ضرورت اور اس کی شناخت کے حلیات و دلائل اور مشاہدہ و شہادت و شہادت و شہادت

انہوں نے ہی اپنی مشہور تصنیف آیات بینات میں ٹکٹ کی چوٹ اعلان کیا ہے کہ قاتلان حسین رضی اللہ عنہ شیعان کو فہمی ہوتے ہیں۔ واقعہ کر بلا چونکہ ایک سچا اور تاریخی واقعہ ہے۔ اس واسطے ہر ایک محقق کا فرض ہے کہ وہ اول سے آخر تک سلسلہ واقعات اور ان کے اسباب کی چٹان بن کرے۔ اب جو میرے ہاتھ لکھے ہوئے اس بحث میں پڑنے کی ضرورت کو میں نے ہوئی سننے گذشتہ سال کے محرم میں اخبار دیکھ کر اس میں بدعات محرم پر کئی اشاعتوں میں مضمون لکھے تھے جس کے جواب میں شیعہ اخباروں میں اب تک شر و داؤد بیا چھا ہوا ہے۔ منجملہ ان کے رسالہ اصلاح میں جو ایک فاضل شیعہ کی ایڈیٹری سے کچھ ضلع سارن سے ماہوار بر شائع ہوتا ہے۔ نہایت تعجب سے یہ لکھا گیا کہ قاتلان حسین رضی اللہ عنہ ہا جین والضا کے نام لیا اور ان کی فدیہ تھی۔ بلکہ ایک متعصب شیعہ کی تصنیف میں ہے دیکھا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ قاتل حسین رضی اللہ عنہ کی شیعہ کا شرعی لکھا ہے۔

برعمر ادا کا آئین نجف از پیش دوست قبل مظلومان دشت کر بلا پیش دوست اسی طرح احمدیہ کے ایک شیعہ کی کتاب میں جبکا نام مرتع کر بلا ہے دیکھا کہ قاتلان حسین رضی اللہ عنہ کے شاکر و دل میں سے تھے اس کے ساتھ جیسا کہ آپ نے خود تحریر فرمایا ہے۔ لکنہو۔ بمبئی و دیگر شہروں میں کئی دفعہ محرم کے موقعہ پر انوسناک ہنگامے برپا ہوئے ہیں اور اتفاق فریقین کے لئے سرور و کوششیں کی گئی ہیں۔ سب بیفائدہ ثابت ہوئی ہیں۔ شیعہ بہاؤں کی حالت ان دنوں میں قابل رحم ہو چکی ہے۔ گو ضروریات زمانہ سے مجبور ہو کر یہ صاحبان دوسرے مسلمانوں کیساتھ شریک ہوتے رہتے ہیں۔ مگر پھر بھی اصل بات یہ ہے کہ چند تاریخی غلط فہمیوں کی وجہ سے ان کے دل شیعہ کی طرف سے ہمیشہ مختلف رہے ہیں۔ چونکہ اس وقت ہماری قوم کو اتفاق اور وحدت کی اشد ضرورت ہے۔ اس واسطے ہی خوانان قوم و ملت مختلف طور پر اپنی اپنی جگہ تجاویز سوچ رہے ہیں۔ مگر ابھی تک کسی بزرگ سے ان اندرونی کادشوں کی جو اعتقادی رنگدوش شیعہ سینوں میں غمی ہیں۔ دور کرنے کی کوشش نہیں فرمائی اور جب تک ان مستفادات کی کمزوری بیان نہ کی جائے دول میں خلوص اور ایمان کا جوش پیدا ہونا برائے نام کا حکم کرنا ہے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے میری

باری

ی اور مالوں اور مہذبوں اور سچ کے ذیلی ضرورت ہے۔ جن لوگوں کو امتیق سننے کی تاب نہیں۔ اور ایسے لوگوں کو جنوں اور غلی اس ظاہر کرتے ہیں۔ خدا کی وہ فحش جہادیوں کی وقت امن امان کی زندگی بسر کر سکیں۔ ایڈیٹر صاحب کیا یہ سب موجود آپ کے ذریعہ اصول مستحق اور سچ و داور میر پر عمل کریں گے۔ یا اس کے مخالف جھڑجھڑ ان کو خدا کا حکم ہوگا۔ اگر عمل کریں گے تو بھرکت و خون کی ندیاں بہانے کی کیا ضرورت اور عمل نہیں کریں گے تو وہ بھی غل اس ہوگا یا نہ؟

جواب امر مفتی داس مرقور تو اگر آپ نے اپنی نیک نیتی کا اظہار خوب فرمایا ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ اس سے فاضل جو کہ لکھا گیا تھا۔ وہ ہمیں غصہ تھی۔ اصل مطلب کی بات تو اب شروع ہوگی اب میری عرض سنئے وہ یہ ہے کہ ۲۳ مارچ کے بد میں فلکار قائم کی طرف سے شیعہ صاحبان کو غلطی کر کے ایک ضروری اعلان چھپا دیا گیا تھا۔ اصل رسالہ تحقیق و اقامت کر بلا کے ایک خلاصہ ذکر ہوا۔ اس میں ثابت کر لیا ہے کہ قاتلان حسین مظلوم خود شیعہ ہی ہیں۔ اس سے آپ نے یہ نتیجہ نکالا کہ میرا دعا اس اعلان سے یہ ہٹا کر نعوذ باللہ شیعہ لوگ بڑی اولاد سے ہیں۔ جیسا کہ فرمایا ہے۔ اگر میں یہ عرض کر دے کہ آپ نے یہ نتیجہ نکالنے میں غلطی سے کام لیا ہے۔ آپ کو اس مسئلہ کی تحقیق کا شرفی ہوتا۔ تو اصل ٹریٹ کو طلب کر کے اس کو اصل سے آخر تک مطالعہ کرتے پھر اس پر تنقید فرماتے۔ آپ کو اس بارہ میں سخت تعجب ہے کہ شیعہ کی طرح قاتلان حسین رضی اللہ عنہ مظلوم ہو سکتے ہیں؟ کہ جو دوسرے سال کے بعد اس راز کا انکشاف کیا قادیانی بہاؤں کیلئے ہی مقرر ہوا۔ آپ کو ادھر کے جواب سے واضح ہو گیا ہوگا کہ ہر ایک مسئلہ میں ہر ذاتی رائے اور اختراع کو ذرا دخل نہیں ہے۔ بلکہ ایک دعویٰ کی تائید ہر ایک مذہب کے مسلمات اور ان کی اپنی کتابوں سے کی گئی ہے۔ اس طرح اس خاص مسئلہ میں بھی ہمارے پاس کافی سے زیادہ دلائل موجود ہیں۔ اور ہمارے کئی ایک مشہور و معروف محققین بھی اس راز کو معلوم کر چکے ہیں۔ مثلاً مرحوم ذاب عیسیٰ الملک جس کی لیاقت علمی۔ سجدی کی مزاج خلوصیت میں کسی صاحب کو شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے

اور قیامت کے وجود۔ مرتے کے بعد آرام یا عذاب؟ سب مسلمانوں کے دلوں
اعمال ہونے کے دلائل وضوح کی طبیعتی اسرار اور تاثیر اور ناز و بریں
کا افریاد کی بے نظیر تعریف و تہنیت جتنا اسلام کی صداقت
بمقابلہ دیگر مذاہب کے تقدیر اور تدبیر کا حد اثر ہر آدمی کے
بدن میں خلیقہ اللہ ہونے کی قدرتی الہی مہر و نشان کے
شہوت کا اظہار۔ خستہ کرنا و داڑھی رکھنے کے طبیعتی بدنی
نواہد کے دلائل وغیرہ وغیرہ سب مذہبی امور استقامت و
داعمالی طبع کے دلائل سے ہی تصدیق کئے ہیں۔ علم طبع
کس کو گمان تھا کہ ایسے ایسے نکات اسرار پر آم کرے گی
کہ جو مذہب مخالفانہ اور کفر و بدعتی کے (ذات اللہ فضل
اللہ یوتب من تشاء) جو کہ یہ کتاب علم طبع سلسلہ ہر فرد
بشرے مصدق دین الہی ہے لہذا اس کا ملاحظہ ہر فرد
پر فرض عین ہے۔ بالخصوص علماء دین اور فرقہ اطہار کے
بنائیت و طبع اور عدلیت پر تائید کا باعث ہے۔ اطہار
کو دیکھیں گے کہ ان کی غریب خصلتیں کبھی کیسے غریب
اسرار کی نکات و دلائل موجود ہیں کہ جو آسمانی کتاب
کی صداقت کرنے تک باطلہ مارے ہیں۔ قیمت ایک روپیہ
طبعی مدد دی۔ در خواستیں موصول اخبار ہمدرد
بنام حکیم عنایت اللہ خان مقام بدو لکھنؤ چند کے لکھنؤ
منبع سیکلٹ

اخبار الحق کی ضمانت

پچھلے اخبار میں ناظرین بدو اس خبر کو بڑھ چکے ہیں
کہ گورنمنٹ نے پریس ایکٹ کے ماتحت اخبار الحق دہلی
سے ایک ہزار روپے کی ضمانت طلب کی ہے جو کہ
داخل کر دی گئی ہے!

ہم مسلمان ہیں اور ہمارا کام ہے اطاعت الہی و گورنمنٹ
کی فرمانبرداری کرنا۔ اور اس کے راتب اور قرابین کو ہر
درجہ قبول کرنا ہمارا مذہبی فرض ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے
دوست میر تقی میر صاحب نے فرائض و ضمانت داخل کر دی
اور اس پر کوئی دوا بلا نہیں چایا۔ ہندو اخبارات کی
طرح کوئی شرمندہ نہیں کیا۔ بلا قوم سے بھی کوئی چندہ
نہیں کیا۔ اور ہم نہیں جانتے کہ کس تکلیف سے ایک ہزار
روپے ہم پر پڑا کر فرائض و ضمانت داخل کر دی ہے۔ یہ
یکہ ہمارے ہمارے ہر طرح گورنمنٹ کی اطاعت کرنے
کو ظاہر ہیں۔ وہاں ہم کو یہ بھی یقین ہے کہ گورنمنٹ ہمارے
معتول عذرات کو ضرور سنیں گی۔ اور اس ضمانت کے

سب مسلمانوں کے دلوں
کی تلافی ضرور کرے گی۔ کہا گیا
مضامین سخت الفاظ میں لکھے۔

سے یہ ضمانت طلب کی گئی ہے۔ لیکن یہ

اضافی الفاظ ہیں۔ ہمیشہ مقابلہ سے دیکھنا چاہیے۔
کس کے الفاظ میں زیادہ دشمنی ہے۔ اور پھر دیکھنا
چاہیے کہ ابتدا کس کی طرف سے ہوئی ہے۔ اگر الحق
میں کوئی لفظ سخت ہے۔ تو وہ ضرور اندفاعی ہے الحق
نے کبھی افسوس پارت نہیں لیا۔ مان ناپاک لوگوں کی گندہ
دہن کا جواب دیا۔ اور وہ بہت عقیدہ ہوا۔ الحق کے
مضامین کبھی مقصدہ انگیز نہیں ہوئے۔ بلکہ وہ ہمیشہ
مقصدہ کو دبانے والے ہوئے

اصل بات یہ ہے کہ آریاؤں نے ہندو اخبار کے طریقہ
کے طرز کو بہت خراب زبان عطا کی ہے۔ اور بیک
کا مذاق دل بردن پڑتا ہے۔ ہندو اخبارات کی سخت
زبان اور دشنام دہی کو سن کر مسلمان سخت تنگ
لگتے ہیں۔ بلکہ خطرہ ہمارا کہ جب آج ملت مسلمانوں کے
موجودہ اخبار اپنی مناسبت کو چھوڑنا نہ چاہتے تھے۔

بلکہ کا مذاق چاہتا تھا کہ جیسے اخبارات ہندو
ہیں اسی رنگ میں مضامین اسلامی اخباروں میں
نکلیں۔ ناچار مسلمانوں کے ایک دو اخباروں نے
ایسا طرز اختیار کیا۔ جس سے اسلامی بیک کے جوش
ٹھنڈے ہو جائیں۔ اور مناسد کا خطرہ جاتا رہے۔

ان میں ایک الحق ہے۔ مگر باوجود اس پالیسی کے
الحق نے بڑی احتیاط سے کام لیا ہے۔ اس نے مخالفین
کے متعلق جب کبھی کچھ لکھا ہے۔ انہیں کے اپنے
الفاظ میں لکھا ہے۔ اپنی طرف سے کبھی کچھ نہیں لکھا
ان کے الفاظ کو گلے اس واسطے دہرا ہے۔ کہ انہیں
ان الفاظ کے متعلق احساس پیدا ہو کر اپنی زبان بدلنے
کی خواہش پیدا ہو۔

الحق ہمیشہ سے گورنمنٹ کا خیر خواہ ہے۔ سوشل کو
جڑ سے اکھاڑنے کے لئے اس نے ہمیشہ ہر روز قلم سے
مدد کی ہے۔ گورنمنٹ کو چاہیے کہ ایسے خیر خواہوں کی
ہمیشہ دلجوئی کرے۔ اور مخالفین کے شور و شر کو جو
اپنے ہی خواہوں کی گڑ خالی کے پیچھے نہ بڑ جائے۔

ہم اپنے معزز دوست میر تقی میر صاحب کو صلاح دیتے
ہیں کہ وہ اس حکم کے برخلاف صاحب لفظ گورنمنٹ
کے پاس لیں کریں۔ اور تمام واقعات کو صحیح طور پر

اعلان

تمام احمدی احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا
جاتا ہے کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے واسطے چندہ
جمع کرنے کے لئے اس وقت تک ذیل کے پانچ اصحاب
وصولی چندہ کی اجازت دی گئی ہے۔

صاحب واعظ۔ حکیم محمد صالح صاحب۔ جو ہری غلام
صاحب قادیان۔ صاحب قادیان۔ صاحب قادیان۔ صاحب قادیان۔
صاحب قادیان۔ صاحب قادیان۔ صاحب قادیان۔ صاحب قادیان۔
صاحب قادیان۔ صاحب قادیان۔ صاحب قادیان۔ صاحب قادیان۔
صاحب قادیان۔ صاحب قادیان۔ صاحب قادیان۔ صاحب قادیان۔

صاحب قادیان۔ صاحب قادیان۔ صاحب قادیان۔ صاحب قادیان۔
صاحب قادیان۔ صاحب قادیان۔ صاحب قادیان۔ صاحب قادیان۔
صاحب قادیان۔ صاحب قادیان۔ صاحب قادیان۔ صاحب قادیان۔
صاحب قادیان۔ صاحب قادیان۔ صاحب قادیان۔ صاحب قادیان۔

صاحب قادیان۔ صاحب قادیان۔ صاحب قادیان۔ صاحب قادیان۔
صاحب قادیان۔ صاحب قادیان۔ صاحب قادیان۔ صاحب قادیان۔
صاحب قادیان۔ صاحب قادیان۔ صاحب قادیان۔ صاحب قادیان۔
صاحب قادیان۔ صاحب قادیان۔ صاحب قادیان۔ صاحب قادیان۔

صاحب قادیان۔ صاحب قادیان۔ صاحب قادیان۔ صاحب قادیان۔
صاحب قادیان۔ صاحب قادیان۔ صاحب قادیان۔ صاحب قادیان۔
صاحب قادیان۔ صاحب قادیان۔ صاحب قادیان۔ صاحب قادیان۔
صاحب قادیان۔ صاحب قادیان۔ صاحب قادیان۔ صاحب قادیان۔

صاحب قادیان۔ صاحب قادیان۔ صاحب قادیان۔ صاحب قادیان۔

نور افشانی کمیٹی توجہ کرے

جب کبھی ہم یسوعی صاحبان کے متعلق کوئی چھوٹا سا نوٹ اخبار بکارس کے کسی حلقے کے جواب میں ہوتا ہے۔ تو نور افشانی کے ایڈیٹر برخلاف تعلیم یسوعی دوا دیا جانے شروع کرتے ہیں۔ کہ بدترنے مار لیا کھالیا۔ یکبارہ وہ کیا۔ اور اپنا یہ حال ہے کہ کوئی اخبار اس امر کو خالی نہیں جانتا کہ اسلام پر مسخر ہوا اور اناب مشناب اعتراض کے جائیں۔ ہم تو نور افشانی کے میسجوں کے میل پڑھ کر خاموش رہتے ہیں۔ مگر آخر کچھ کہنا ہی پڑتا ہے۔ ۲۸ جولائی کے پرچم میں نور افشانی نے اخبار اہل تقدس حضرت مرشد صاحب مرحوم علیہ الرحمۃ کے متعلق ایک لمبی عبارت نقل کر کے اپنے متن صفحہ سیاہ کئے ہیں۔ اور آخر میں نوٹ چڑھایا ہے کہ جو شخص بار بار اپنی باتوں کو دہرے دہ قابل اعتبار نہیں۔

اس نور افشانی جیل بازی کو دیکھ کر مجھے ہکا بکا لگی ایک یسوعی لیڈی یاد آئی ہیں۔ جس نے مذہبی گفتگو کے درمیان مجھے کہا کہ اسلام کا مذہب اس واسطے سچا نہیں ہے کہ اس کے مطابق عورتوں میں کوئی روح نہیں۔ اور عورتیں مرینکے بعد فنا ہو جاتی ہیں۔ نہ بہشت جائیں گی نہ دوزخ جب میں نے لیڈی صاحب سے اس قول کا حوالہ مانگا۔ تو وہ ایک یسوعی پادری کی ایک کتاب اٹھا لائیں۔ کہ اس میں لکھا ہے۔ میں نے کہا لیڈی صاحبہ ہمارے کتب خانوں میں بہت سی ایسی کتابیں ہیں جن کو یہودیوں نے تصنیف کیا ہے۔ امدان میں لکھا ہے کہ یسوعی کی ولادت نا جائز تھی۔ اور وہ مصریوں کا شاگرد تھا۔ ان سے کچھ جادو اور شعبہ بازیاں سیکھ کر لوگوں کو ہکا بکا تھا۔ اور یگانہ عورتیں ہکا بکا ساتھ لئے پھرتا تھا۔ کیا آپ پسند کریں گی کہ میں وہ کتابیں آپ کو دوں۔ اور آپ سکھائیں لیڈی صاحبہ بولیں۔ یہودی کی تصنیف عیسائیوں کو برا سمجھ سکتے ہیں ہو سکتی ہیں۔ میں نے عرض کی کہ اگر یہ قاعدہ درست ہے۔ تو پھر عیسائی کتاب اسلام کی واسطے کس طرح سند ہو سکتی ہے۔ یہ جواب سنکر لیڈی صاحبہ کی آنکھیں کھلیں اور انہوں نے وہ کتاب رکھ دی۔ تب بیٹے انہیں قرآن شریف کی وہ آیتیں نکال کر دکھائیں جہاں جملے بدرمدوں کی طرح عورتیں ہی اپنے نیک اعمال کا ثمرہ جنت میں پائیں گی۔ نور افشانی جانتا ہے کہ اہل نقد احمدیوں کا دشمن ہے اس کی بات ہمارے حق میں سند پڑنا کن اصول کے

ماخت جائز ہو سکتا ہے۔
پس مان لیں۔ اور نور افشانی۔
یقین کریں کہ جو شخص بار بار اپنی باتوں اعتبار نہیں۔ تو سچائی نور افشانی یہ ردنا تو پورا نہ ہے۔ خداوند یسوع پہلے تو بادشاہ بننے کی اور جب کرنے کی تیاریاں کرتے رہے۔ حواریوں کو تاکید کی کہ پوشاک بیکر بھی تلواریں خریدیں۔ (لوقا ۱۲: ۸۱) لیکن جب دیکھا کہ یہ بات سچی نہیں نظر آتی۔ تو صلح کے شاہزادے بن بیٹھے۔ اور حکم نازل کیا کہ جو دابیں گال پر طمانچہ مارے اس کے آگے بائیں پھیر دو (متی ۲۳: ۸) پھر پہلے تو فرماتے تھے کہ ان سے مت در جو جسم کو مار دالے ہیں (لوقا ۱۲: ۴۷) لیکن جب اپنی باری آئی۔ تو یہ قانون بدل دیا۔ اور یہودیوں سے کہہ دیا کہ جگہ کے پھرے۔ (یوحنا ۸: ۱۷) پہلے تو یسوع نے ایک جگہ یہ عقیدہ قائم کیا کہ میرا باپ مجھ سے بڑا ہے (یوحنا ۸: ۱۹) پھر دوسری جگہ آپ باپ کے ساتھ ایک ہو بیٹھے۔ (یوحنا ۱۴: ۲۰) ایک جگہ فرمایا کرتے تھے کہ میں کسی پر سزا کا حکم نہیں کرتا (یوحنا ۸: ۱۲) دوسری جگہ خود ہی عدالت کے مالک بن بیٹھے (یوحنا ۸: ۱۲) پہلے یہ کہتے رہے کہ میں شریعت کو سنو جو کوئی نہیں آیا۔ پھر ساری شریعت پرانی پھر دیا کہ تانک شاکر کیا جائے۔ بلکہ یہ اول بدل تو یسوعیوں کے خداوند کا اس وقت کے بعد بھی رہا۔ جبکہ وہ بقول ان کے باپ کے داہنے طرف تخت پر جلوہ گر ہوا۔ کیونکہ اپنی زندگی کے میسوں سال بعد جب اُسے خیال ہوا۔ کہ اپنے زمینی سوانح سے لوگوں کو باخبر کرے۔ تو مٹی کو الہام کیا۔ کہ یوسف یعقوب کا بیٹا تھا (متی ۱۳: ۵۵) اور لوقا کو اتفاقاً کیا کہ نہیں یوسف ہی کا بیٹا تھا۔ لوقا ۳: ۳۶ مٹی کو کہا میں یہیں میں سھر گیا تھا۔ (متی ۲۳: ۳۶) اور لوقا کو کہا کہ میں پیدا الیش کے بعد روٹھ لایا گیا تھا۔ پھر واپس ناہرت کو۔ اور پھر ہر سال یروشلم کو آتے رہے۔ (دیکھو لوقا باب ۲-۲ آیت ۲۲-۲۳) مرض کو بتلا کہ کہ ہتھما پانے کے بعد میں فی الفور جنگی چلا گیا۔ اور چالیس دن وناں رہا (مرقس ۱۶: ۷) اور یوحنا کے کان میں جا کر نکال دیا ہتھما پانے کے تیس دن ایک شادی کی دعوت میں شامل ہوا تھا (یوحنا ۴: ۴۶)

مدینۃ المسیح

حضرت امیر ماثار اللہ بن محمد حافیت ہیں آپ نے ایک دن فرمایا کہ جو کلام اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وہ اللہ بن ابیہم بھشان۔ اس نے میں جانتا ہوں الطیفون الاذون من المہاجرین والافعیاء کے فتادی حج کر جائیں۔ اگر خدا تعالیٰ کسی کو تو فیہ دے۔ اہلیت بجا بہ ہجرت ہے۔ صاحبزادہ محمد احمد صاحب نے ۴-۵-۱۰۰۰ اگست میں دن نماز استسقاء پڑھائی اللہ تعالیٰ اپنے عاجز بندوں کی دعائیں سن لے۔ ۱۵-اگست تعلیم الاسلام مائی سکول قادیان ڈیڑھ ماہ کے طے مرسے تعطیل ہیں ہوں گی اسدو رمضان المبارک کی خاطر تعطیل نہیں ہو سکتی۔ بورڈنگ ہوس کے برآمدوں پر رحمت پڑی ہے۔ اور امید ہے کہ تعطیل کے درمیان انشاء اللہ مکمل ہو جائیگا۔ عمارت فنڈ کے لئے چندوں کے متعلق خاص طور سے یاد دہانی کی جاتی ہے۔ حضرت میرزا مرقاب اسی کام کی واسطے سفر میں ہیں۔ حضرت صاحبزادہ محمد احمد صاحب بھت بھت دوسرے دیگر احباب ۱۹-۲۰-اگست کو خلا میں لیکر دے کر واسطے تفریق بھیجیں گے۔ حضرت خواجہ صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ اس ماہ میں ان کے لیکچر دن کا پود گرام یہ ہے۔ ۲۰-دسمبر آدھ۔ اگست۔ ہوشیار پور ۶-اگست۔ امرتسر ۲۲-۱۲-اگست اور کھنور مسلم یونی ورسٹی کا سیشن کمیٹی ۱۹-۲۰-اگست لاہور

عینک کی شناخت چشمہ ہے کہہ کر لکھ لکھ نکال لیا جائے (اور پھر اس کو جس طرح سے کوہنے کو آدمی لکھ کر بجا کر کر لیا جائے) جس میں ہی حالت بھروسہ کی جاتی ہے۔ یعنی اگر چشمہ کو صف آواز آئی اور نہ بیٹھے ہوئے سے خواہ کر لے ہی کیوں نہ ہو بعد ہی آواز آئی اور معلوم ہوگا کہ صواب رو ہے دوسرے میں بھروسہ نہیں ہوگا کی کا نہیں ہوگا۔ صاف صاف لکھ کر قسطہ خطیہ کے حصہ استقبول میں تباہ کن آئینہ کی صورت میں برقیہ کے اندر کی ہزار مسکانات خاک ساہ ہو گئے ایک آئینہ وہ مکان ایک مسٹر کے لئے در درجہ کے صحت صواب آئی بھلا میں ہی جو یہودیوں کی آبادی ہے ایک لکھ میں ہزار مسکانات خاکسار ہو گئے ایک کے ایک ساتھ ہی کئی مسکانات ہزار ہار ہوئے مگر

ایک مرتبہ ایک خوبصورت عورت برہنہ سر ہاتھ منہ کھولے
 غصہ میں بھری ہوئی اپنے شراب کی شکایت لئے فریادوں سے

طریقہ کا زید۔ حدیث الفطر کس پر
آیات و حدیث۔ قیمت صرف

دفتر اخبار بدستو طلب کرو

نمبر درجین اردو فارسی جلد ۹

۲۳	معمار الصداقین	۲۳	سہ ماہی احمدیہ
۲۲	الاختلاف	۲۲	شہادۃ القرآن
۲۱	مجموعہ فتاویٰ احمدیہ	۲۱	چمکے گزائیک صبا
۲۰	فردت زمانہ	۲۰	ظہر السبح
۱۹	کشف الاسرار	۱۹	تنہائی پیکر
۱۸	مباحثہ رامپوری	۱۸	حمیتہ احمیدیہ
۱۷	شرائط بیت ۱۲۵-۱۳۰	۱۷	البرہان القوی
۱۶	قرآن شریف جلد ۱	۱۶	شرعی تہ کلک دین
۱۵	چری پر شاہ رفیع الدین	۱۵	احسن القصص
۱۴	صاحب	۱۴	سہ ماہی الصوف
۱۳	روایہ صالحہ	۱۳	مکتوبات احمدیہ
۱۲	فرزندی	۱۲	خدا پر احمدیہ

ہفت

ہفتے اپنا پیکر کا قلم سرکاری کتابوں کی طرز خط اور تفصیل
پر ایک ہزار جید ایسے۔ تاکہ عیسائی صاحبان کے درمیان
ہفتہ تقسیم کیا جاوے۔ عیسائی صاحبان کے بہت سے
فیڈرل ہاؤس کے پاس محفوظ ہیں۔ جنکو ہم یہاں سے براہ راست
روانہ کر دیں گے اور دیگر جلیں مختلف شہروں کے احمدی
احباب کو روانہ کی گئی ہیں۔ کوہاں کے دیسی عیسائیوں
میں تقسیم کریں۔ ان کے علاوہ جو صاحب منگوانا چاہیں۔
عیسائی یا غیر عیسائی کی طرف سے صرف کارڈ آئے پر بذریعہ
پریسٹ پیکٹ روانہ کیا جاوے گا۔

دعوتِ خداوندی عنایتِ پروردگار دایان خلیفہ گزرا سیکو

کتاب الصيام

رمضان مستحق قاضی اہل صاحب۔ دوسرے تیر رمضان۔ روزہ
رکھنے کا مقصد۔ دوسرے فرائد۔ ماہ رمضان کے تفرک
حکمت۔ روزہ کب رکھنا چاہیے۔ رمضان کیسا مبارک
ماہ ہے۔ روزہ رکھنے والے کا درجہ۔ روزہ کے ثبوت ضروری
روزہ کی حالت میں کن باتوں کا لحاظ ضروری ہے۔ روزہ کب
کا وقت۔ کن حالتوں میں روزہ نہیں رکھنا چاہیے۔ روزہ
کے فرائض۔ ان باتوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ کس وقت
روزہ کھانا چاہیے۔ روزہ کب کھانے وقت کیا دعا پڑھیں
مقام رمضان اعتکاف۔ عید الفطر امام کے متعلق۔

ضرورت نکاح

ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۲۱ سال قوم زمیندار
ساکن لاہور میں گزرا ت جہانیت ہی صالحہ خلیفہ اور شریف
آدمی ہیں اور جبکی علاوہ زمینداری آگے انیس اور بیس ہزار
تختہ ہے کسی احمدی زمیندار خاندان سے نکاح کرنا
چاہتے ہیں۔ جو صاحب پسند فرمائیں دفتر بدستو طلب
(۲) ہمارے ایک موز شریف اسودہ حال نوجوان
دوست شری ضروریات کے سبب دوسرا نکاح کرنا
چاہتے ہیں۔ خط و کتابت صرف ایڈیٹر اخبار مدد ہوگی
(۳) ایک احمدی نوجوان غریب الطبع قوم کلاڑاشی
ضلع گوجرات کا پانچواں سال ۲۰ سال تمام شترہ
روپیہ ماہوار پر وعدہ ایک روپیہ سالانہ ترقی مستقل
سرکاری ملازم نکاح کا خواہاں ہے۔ اہل حاجت
سید غلام حسین صاحب دہشتی سسٹنٹ حصہ
خط و کتابت کریں۔

(۴) ہمارا ایک بھائی جو خدا کے فضل سے نیک شکر اللہ
دیندار احمدی حالی عمر ۱۸ سال خواندہ۔ اصل وطن
یکوال ضلع جہلم۔ اس کے لئے ایک رشتہ کی ضرورت
ہے مصلحتاً دل پڑنے پر خط و کتابت ہو۔
(محمد امین فضل کریہ کالج سٹریٹ کلکتہ ۷۵۶)

احسن القصص

ایسٹوہ یوسف کا ترجمہ اور اس کی تفسیر
ہے جو کاہلی اہل صاحب نے لکھی ہے ترجمہ تحت اللفظ
بڑی توجہ تحت کیساتھ بطور نمونہ کیا گیا ہے جس پر لفظ و آیت کی
تشریح نہایت سہل ہے کیونکہ یہ حقدیر شریٹ کا دہریہ کر دیا گیا ہے
اور ان تمام الامور کو اٹھا دیا گیا جو حضرت یوسف کی ذات پر لگا
گئے تھے اور اس بیان کو سہل و آسان بنایا گیا ہے کہ حالات کی نسبت
بطور چمکائی بنا گیا ہے اس کے علاوہ حقدیر غلامی تلخ لکھ سکتے
تھے وہ لکھ گئے ہیں آخر میں ہی نقد کے تصرف کے رنگ میں بخیر وجود
پر دانہ کے دکھایا گیا ہے۔ لکھائی حقدیر کی کا خدا جل جلالہ جنت جہ
۲۰ رکھی گئی ہے نام احمدی دوست اس کو منگو کر لیں اور ہمارے
تقسیم کریں یہ کتاب ہر جگہ پائی جاسکتی ہے احسن القصص
حضرت امیر المؤمنین نے بڑے بڑے فرمایا سورۃ یوسف میں چند
مقاماتیں انکو آپ نے خوب عمل کر دیا جو انکے جیسے بہت پسند ہے

دیگر گزرا ت کا مسمو آیا۔ یہاں تہاں بیٹھہ کا نام بھی ممکن ہے
اس سے بچنے کا آسان طریقہ نگاہ لائیں کے برس کا اصلی
عق کا نو ہے۔ یہ دو ۱۹ برس سے تمام ہندوستان میں
مشہور ہے۔ یہ عرق گزرا ت کے دیت بیٹ دادہ اور منلی
کے لئے کسی کا اثر کرتی ہے۔ ہمیشہ ایک شیشی اپنے
پاس رکھو قیمت فی شیشی ۲۰ روپیہ ایک ہنگ ۵

عرق بودینہ

دلالتی بودینہ کی ہری پینل سے عرق بنا ہے۔ اس کا
رنگ پنی کے رنگ کا سا ہے۔ اور خوشبو میٹاڑہ پینل کی سی
آتی ہے۔ یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ملائکہ کا نامی دوا
فروشن نے بنا یا ہے۔ رواج کے لئے یہ نہایت مفید دوا
بیٹ کا پھرنا دکار کا پنا بیٹ کا در دہریہ پینل پختہ کام
ہندو دوا کی علامت جلد دہریہ جاتی ہے قیمت فی
شیشی ۲۰ روپیہ ایک ہنگ ۵

ملا کر لیں کے برس تارا چندت بڑہ دہریہ پینل کلکتہ

مفتح یا قوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب دستم کار خانہ جم جم عیسائی لہور
مصدقہ حضرت امیر المؤمنین صاحب کے دیکھ کر طاقت دینی
ہے سبھی مفرج اور مقوی ہے۔ ہر قسم کے ضعف اور
سستی اور نا طاقتی کو دور کرتی ہے۔ دفتر اخبار بدستو
اداس قیمت ۱۰ روپیہ یا نقد یا نقدیہ قیمت طلب باورسل
سکتی ہے

النصار بدستو فرماویں

دیگر یہ معلوم کر سکتے ہیں کہ حقدیر غلامی دھماکے کا خزانہ کے نو
جمع کر کے مذکور کیا جاتا ہے کیا یہ کا آنا حق نہیں کیا ہنگ ایک
بروز دل لکھ اس کے خیر داری کے کی طرف توجہ فرمائیں یہ
خیر داریوں کے ناچال دوا دوا کا جیدہ سالانہ نہیں کیا۔ جیر
خیر داری لے نہیں چینی کا میدی جاسکتی ہے۔ اس کے سب خیر داری
بدستو فرماویں ۱۰ روپیہ

کہ خبر بدستو پیدا کریں

(بہر پررس قادیان)



<p>بسم اللہ الرحمن الرحیم</p> <p>میں نے اس کتاب کو لکھ کر اپنے دل سے یہ دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمائے اور اس کو اپنے بندوں کے لیے نفع دے۔ آمین</p> <p>میں نے اس کتاب کو لکھ کر اپنے دل سے یہ دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمائے اور اس کو اپنے بندوں کے لیے نفع دے۔ آمین</p>	<p>بسم اللہ الرحمن الرحیم</p> <p>میں نے اس کتاب کو لکھ کر اپنے دل سے یہ دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمائے اور اس کو اپنے بندوں کے لیے نفع دے۔ آمین</p> <p>میں نے اس کتاب کو لکھ کر اپنے دل سے یہ دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمائے اور اس کو اپنے بندوں کے لیے نفع دے۔ آمین</p>	<p>بسم اللہ الرحمن الرحیم</p> <p>میں نے اس کتاب کو لکھ کر اپنے دل سے یہ دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمائے اور اس کو اپنے بندوں کے لیے نفع دے۔ آمین</p> <p>میں نے اس کتاب کو لکھ کر اپنے دل سے یہ دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمائے اور اس کو اپنے بندوں کے لیے نفع دے۔ آمین</p>	<p>بسم اللہ الرحمن الرحیم</p> <p>میں نے اس کتاب کو لکھ کر اپنے دل سے یہ دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمائے اور اس کو اپنے بندوں کے لیے نفع دے۔ آمین</p> <p>میں نے اس کتاب کو لکھ کر اپنے دل سے یہ دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمائے اور اس کو اپنے بندوں کے لیے نفع دے۔ آمین</p>
---	---	---	---

رمضان المبارک کی سحری و افطار کا وقت

وقت افطار	انتہائی وقت سحر	رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ	تمبر ۱۱ ۱۹۰۶ء	وقت افطار	انتہائی وقت سحر	رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ	اگست ۱۹۱۱ء
گھنٹہ - منٹ	گھنٹہ - منٹ			گھنٹہ - منٹ	گھنٹہ - منٹ		
۴۳	۵۷	۱۶	۱۰	۵۸	۴۲	۱	۲۶
۴۲	۵۷	۱۷	۱۱	۵۷	۴۳	۲	۲۷
۴۱	۵۸	۱۸	۱۲	۵۶	۴۴	۳	۲۸
۴۰	۵۹	۱۹	۱۳	۵۵	۴۵	۴	۲۹
۳۹	۵۹	۲۰	۱۴	۵۴	۴۶	۵	۳۰
۳۸	۵۸	۲۱	۱۵	۵۳	۴۷	۶	۳۱
۳۷	۵۷	۲۲	۱۶	۵۲	۴۸	۷	۳۲
۳۶	۵۷	۲۳	۱۷	۵۱	۴۹	۸	۳۳
۳۵	۵۷	۲۴	۱۸	۵۰	۵۰	۹	۳۴
۳۴	۵۷	۲۵	۱۹	۴۹	۵۱	۱۰	۳۵
۳۳	۵۷	۲۶	۲۰	۴۸	۵۲	۱۱	۳۶
۳۲	۵۷	۲۷	۲۱	۴۷	۵۳	۱۲	۳۷
۳۱	۵۷	۲۸	۲۲	۴۶	۵۴	۱۳	۳۸
۳۰	۵۷	۲۹	۲۳	۴۵	۵۵	۱۴	۳۹
	۵۷	۳۰	۲۴	۴۴	۵۶	۱۵	۴۰

عام قاعدہ یہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ سورج طلوع سے ایک گنٹھ میں منٹ پہلے صبح صادق شروع ہوتی ہے :-

بدرویس قادیان میں مہینوں کے بعد عمر پرور پڑا پڑا مرد و بچہ شریعت کے حکم سے چھپکے شعل بن گیا۔

حقہ نوشی

کی بے ہودہ اور مضرت رساں رسم کے خلاف مولوی محمد اسماعیل صاحب کتب نے لکری غلطی کو جو الزام لگایا ہے۔ ایک رسالہ تصنیف کیا ہے۔ اور وہ چاہتے ہیں کہ اگر کسی درست کے پاس کوئی اور رسالہ اس مضمون پر تکرار نوشی کی تائید میں یا اس کے خلاف ہو وہ مولوی صاحب کو مذکورہ بالا پتہ پر بھیج دے۔ بعد ملاحظہ رسالہ واپس کرینا وعدہ کرتے۔

کتاب خانہ احمدیہ سیالکوٹ

یہ رسالہ حاجات کی فروخت کا موقع نکل آیا شیخ حق علی صاحب ساکن محلہ حاجی پور سے جو پہلے امرتسر میں پھرتا اور سیالکوٹ شاپ کے ذریعہ خدمت مملوک لہی کرتے رہے ہیں۔ اب انہوں نے سیالکوٹ میں ایک دوکان اسی خدمت کیلئے کھولی ہے۔ ان کا منشا یہ ہے کہ اس خدمت میں احباب سلسلہ احمدیہ کے بھی خادم بنیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ دارالافتاء جو بزرگ اصحاب فروخت کتب کا خیال بیرونجات میں رکھتے ہیں۔ یا ان کو ضرورت احباب سلسلہ میں یا عام طور پر اشاعت فروخت کتب کی ہے۔ تو وہ شیخ صاحب سے خط و کتابت کریں اور ان سے کیشن کا باہمی فیصلہ کر کے ہر ایک قسم کی کتابیں فروخت کے واسطے ان کے پاس ارسال کریں۔ وہ خوشی سے اس خدمت کے بجالانے پر تیار ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی لئے رسالہ

تاریخ اسلام پر

تاریخ اسلام محنت کیساتھ لکھی گئی ہے اور مصنف نے عمدگی کیساتھ کوشش کی ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے اندرونی تعلقات کی خوبی اور پختگی پر روشنی ڈالیں۔ اہد آپ نے ثابت کیا ہے کہ خلفاء و دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کی نسبت اختلاف رائے صرف نقطہ خیال کے اختلاف کی وجہ سے پیدا ہوا ہے باوجود دلچسپ ہونے کے کتاب کاغذ مضمون تاریخ کی حسہ باہر نہیں نکلا۔ جو کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی ہر زمانہ کے مسلمانوں کے لئے رہنما ہے۔ اس لئے امید ہے کہ تاریخ اسلام کا سلسلہ سنت مفید ہوگا (الذوالین)

نوٹ:- ہر ایک رسالہ ۴۴ صفحہ پر چھپنیں دو بار نام

ہوتا ہے۔ قیمت سالانہ چار حضرت خلیفۃ المسیح نے خود اس رسالہ پر بخشا ہے۔ صلے کا پتہ:- غلام قادر فصیح ایڈیٹر تاریخ اسلام

ریو لو

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت رکھنے کے لئے آپ کے اخلاقی

مغرب لقلوب

حسنہ اور دشرین کے ثواب کا ذکر ہے حجم ۷۶ صفحہ قیمت ۲۰۰ روپے

مغرب لقلوب

شیخ محمد شمس الدین صاحب تبریزی اندس سرہ العزیز کے کلمات طیبہ جو تصوف سکھاتے ہیں قیمت ۴۴ روپے ۴۴ صفحہ

مغرب لقلوب

عشر و مبشرہ دس جلدیں القدر صحابہ کے تحفہ جلالہ زندگی حجم ۴۴ صفحہ قیمت ۲۰۰ روپے

مغرب لقلوب

جنہیں اہل تشیع معصوم و امام جانتے ہیں حجم ۴۴ صفحہ قیمت ۲۰۰ روپے

مغرب لقلوب

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جناب فاطمہ زہراء جناب علی جناب حسین رضی اللہ عنہم حالات زندگی حجم ۱۰۰ صفحہ قیمت ۲۰۰ روپے

مغرب لقلوب

مفصلہ ذیل پانچوں رسالے خوش طبع سرکاری کتب کی نقلیں و طرز نگارائی و تصویاتی کے لحاظ سے قابل قدر ہیں۔ اور ایسی کتب کا مطالعہ ایک مومن کیلئے مفید ہے۔ وہ دین و دنیا میں مصطفیٰ ایسی نگہدی ہیں جسکا ذکر اگر نہ ہوتا تو بہتر نہاد احمدی احباب منگو کر پڑیں

مغرب لقلوب

نامہ نگار فند نامہ نگاروں کے مضامین کی طرف میں پہلے ہی ناظرین کو توجہ دلا چکا ہوں۔ اکثر نامہ نگاروں کے مضامین ایسے عمدہ ہوتے ہیں کہ درج اخبار کرے سے احمدیہ برادران کو بہت فائدہ ہو سکتا ہے۔ مگر بہ سبب کمی گنجائش وہ مضامین پڑے پڑے پورے ہو جاتے ہیں۔ اور ان کے چھپنے کی باری نہیں آتی۔ حالانکہ ڈیڑھ سو صفحات پر ہی اکثر نامہ نگاروں کے واسطے وقف کر دیئے جاتے ہیں۔ لہذا آئندہ کے واسطے یہ تجویز کی گئی ہے کہ نامہ نگاروں کے مضامین کے واسطے زیادہ اوراق لکائے جائیں۔ اور اس کے واسطے علیحدہ فند کھولا جاوے۔

مسندیں۔ اس سے پہلے مسندیں کے نام دی گئی تھیں جن کی قیمت اخبار رسالہ رسالہ تا حال وصول نہیں ہوئی۔ واضح ہو کہ اخبار کا سال ۳۰۔ اکتوبر کو ختم ہو کر تانبہ۔ اور یکم نومبر سے نیا سال شروع ہوتا ہے۔ جن صاحبان کا حساب سال کے کسی دوسرے ماہ سے شروع ہوتا ہے۔ مثلاً جولائی یا اگست۔ ان کی طرف سال آئندہ کی پیشگی کی قیمت وصول کیواسطے دی گئی تھیں۔ اخبار کے جاری رکھنے کے واسطے روپیہ کی محنت ضرورت ہے۔

خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ یا جوابی نقاد آنا چاہیے۔ اور ہر صاحب کو چاہیے کہ ہر خط میں اپنا پورا پتہ لکھا کریں۔ اور نیز اپنا غیر خریداری دیا کریں۔

جلسہ احمدیہ جو ہدی غلام احمد صاحب کرام کو اطلاع دیتے ہیں کہ وہ ان انجمن احمدیہ کا جلسہ بڑی کامیابی کے ساتھ ہوا۔ ایک شخص دوکان جلسہ میں سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوا۔

نماز جنازہ (۱) ملک عادل شاہ صاحب اپنے فرزند محمد و احمد مرحوم کیلئے احباب درخواست دعائے جنازہ کرتے ہیں۔ (۲) ڈاکٹر محمد عظیم مرحوم کسٹومینٹ ہسپتال ریلوی عارضہ بخاریاں یوم بارہ کر اس دار فانی کو ملک بقا کو کوچ کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

کون حج کو جائیوالا ہر انبالہ شہر جوہر مانا جاتے ہیں اور کئی احمدی رفیق راہ کی تلاش میں ہیں اگر کوئی صاحب جائیوالے ہوں تو شیخ صاحب موصوف کیساتھ خط و کتابت کریں۔

ضرورت کیونڈر ہمارے ایک مسلمان دیتے ہیں کہ ایک جگہ ایک کیونڈر کی ضرورت ہے درخواستیں معرفت دفتر برداروں۔ ہر درخواست کو ساتھ دواؤں کے ٹکٹ ہونے چاہئیں۔ درخواستیں انگریزی میں۔ بقول سندت ساتھ ہو۔

حضرت میر ناصر صاحب اضلاع حیدر کا دور کرتے ہوئے اور بہت سارے تفریقہ کیلئے جمع کرتے ہوئے براہ ایٹ آباد کثیر کو جاتے ہیں۔

کون حج کو جائیوالا ہر انبالہ شہر جوہر مانا جاتے ہیں اور کئی احمدی رفیق راہ کی تلاش میں ہیں اگر کوئی صاحب جائیوالے ہوں تو شیخ صاحب موصوف کیساتھ خط و کتابت کریں۔

ضرورت کیونڈر ہمارے ایک مسلمان دیتے ہیں کہ ایک جگہ ایک کیونڈر کی ضرورت ہے درخواستیں معرفت دفتر برداروں۔ ہر درخواست کو ساتھ دواؤں کے ٹکٹ ہونے چاہئیں۔ درخواستیں انگریزی میں۔ بقول سندت ساتھ ہو۔

حضرت میر ناصر صاحب اضلاع حیدر کا دور کرتے ہوئے اور بہت سارے تفریقہ کیلئے جمع کرتے ہوئے براہ ایٹ آباد کثیر کو جاتے ہیں۔

کون حج کو جائیوالا ہر انبالہ شہر جوہر مانا جاتے ہیں اور کئی احمدی رفیق راہ کی تلاش میں ہیں اگر کوئی صاحب جائیوالے ہوں تو شیخ صاحب موصوف کیساتھ خط و کتابت کریں۔

ضرورت کیونڈر ہمارے ایک مسلمان دیتے ہیں کہ ایک جگہ ایک کیونڈر کی ضرورت ہے درخواستیں معرفت دفتر برداروں۔ ہر درخواست کو ساتھ دواؤں کے ٹکٹ ہونے چاہئیں۔ درخواستیں انگریزی میں۔ بقول سندت ساتھ ہو۔

حضرت میر ناصر صاحب اضلاع حیدر کا دور کرتے ہوئے اور بہت سارے تفریقہ کیلئے جمع کرتے ہوئے براہ ایٹ آباد کثیر کو جاتے ہیں۔

کون حج کو جائیوالا ہر انبالہ شہر جوہر مانا جاتے ہیں اور کئی احمدی رفیق راہ کی تلاش میں ہیں اگر کوئی صاحب جائیوالے ہوں تو شیخ صاحب موصوف کیساتھ خط و کتابت کریں۔

ضرورت کیونڈر ہمارے ایک مسلمان دیتے ہیں کہ ایک جگہ ایک کیونڈر کی ضرورت ہے درخواستیں معرفت دفتر برداروں۔ ہر درخواست کو ساتھ دواؤں کے ٹکٹ ہونے چاہئیں۔ درخواستیں انگریزی میں۔ بقول سندت ساتھ ہو۔

حضرت میر ناصر صاحب اضلاع حیدر کا دور کرتے ہوئے اور بہت سارے تفریقہ کیلئے جمع کرتے ہوئے براہ ایٹ آباد کثیر کو جاتے ہیں۔

کون حج کو جائیوالا ہر انبالہ شہر جوہر مانا جاتے ہیں اور کئی احمدی رفیق راہ کی تلاش میں ہیں اگر کوئی صاحب جائیوالے ہوں تو شیخ صاحب موصوف کیساتھ خط و کتابت کریں۔

ضرورت کیونڈر ہمارے ایک مسلمان دیتے ہیں کہ ایک جگہ ایک کیونڈر کی ضرورت ہے درخواستیں معرفت دفتر برداروں۔ ہر درخواست کو ساتھ دواؤں کے ٹکٹ ہونے چاہئیں۔ درخواستیں انگریزی میں۔ بقول سندت ساتھ ہو۔

حضرت میر ناصر صاحب اضلاع حیدر کا دور کرتے ہوئے اور بہت سارے تفریقہ کیلئے جمع کرتے ہوئے براہ ایٹ آباد کثیر کو جاتے ہیں۔

کی مجلس میں ہرگز نہیں۔
 فرمایا: "اصحاب! کہہ دو میں کون کا نام ہے۔ ایک
 ان کا نشان ہے کہ جو میرے کچھ نہ کچھ کہتا ہوتا ہے۔
 دوم وہ پہلے ایسے ملک میں ہجرت کر گئے۔ جو ایک
 کتا رہا ہے۔ اور سورتج اس سے ہمیشہ دکن کی طرف
 رہتا ہے۔"

فرمایا: "میرا دل چاہتا ہے کہ ہمارے معاملات
 دینی بالکل صاف ہوں۔ اور تم میرے حکم کی تعمیل
 میں جو لے لے جو ہمارا معاملہ بھی ہو گیا ہے کہہ دو۔
 تاکہ وہ صاف اور کبیرا۔"

ایک سفر میں چند بھائی میرے ساتھ تھے۔ وہ خرچ
 کرتے تھے میں نے کہا کہ وہ تو انہوں نے میری تحریک
 کی اور کہا ہم بھائی بھائی ہیں۔ تم ہم میں فرقہ وارانہ
 ہو۔ آخر ایک موقع پر جا کر وہ مست رہے۔ تب میری
 بات کی قدر معلوم ہوئی۔

فرمایا: "جو لوگ یہاں رہتے ہو۔ وہ دوسرے کے
 لئے فرقہ وارانہ ہیں۔ تمہارا یہاں رہنا بڑا خطرناک ہے۔
 شہر میں کر رہو۔ اور اپنے نہیں قرآن مجید کے کچھ منہج
 بناؤ۔ اور اللہ تم کو قرآن پر عمل کی توفیق دے گا۔"

فرمایا: "دکھو! اور
 مصیبتوں کے وقت میں علاج حضرت جی سیدنا
 نے فرماتے ہیں۔ (۱) اللہ کا ذکر کرتے رہنا۔ (۲) اللہ کی
 اہل ماوراء النہر میں کتب کرنا۔ قرآن شریف
 اکثر پڑھتے رہنا۔ (۳) ایک دو گونہ کی محنت کرنا۔
 جو مستغفار ہے۔ (۴) اصرار ہے کہ اللہ کے
 بند خوں کے لئے جس کے ساتھ یہ بھی ہر دوری
 کہ قافلوں کی محبت و وفائی کے لئے کتا رہنا۔

فرمایا: "وہ ہے بڑا دانا۔ اور اگر کسی کو
 خواہش ہے کہ میرے لئے ہو۔ (۱) اللہ کا ذکر کرتے رہنا۔ (۲) اللہ کی
 اہل ماوراء النہر میں کتب کرنا۔ قرآن شریف
 اکثر پڑھتے رہنا۔ (۳) ایک دو گونہ کی محنت کرنا۔
 جو مستغفار ہے۔ (۴) اصرار ہے کہ اللہ کے
 بند خوں کے لئے جس کے ساتھ یہ بھی ہر دوری
 کہ قافلوں کی محبت و وفائی کے لئے کتا رہنا۔

فرمایا: "وہ ہے بڑا دانا۔ اور اگر کسی کو
 خواہش ہے کہ میرے لئے ہو۔ (۱) اللہ کا ذکر کرتے رہنا۔ (۲) اللہ کی
 اہل ماوراء النہر میں کتب کرنا۔ قرآن شریف
 اکثر پڑھتے رہنا۔ (۳) ایک دو گونہ کی محنت کرنا۔
 جو مستغفار ہے۔ (۴) اصرار ہے کہ اللہ کے
 بند خوں کے لئے جس کے ساتھ یہ بھی ہر دوری
 کہ قافلوں کی محبت و وفائی کے لئے کتا رہنا۔

فرمایا: "وہ ہے بڑا دانا۔ اور اگر کسی کو
 خواہش ہے کہ میرے لئے ہو۔ (۱) اللہ کا ذکر کرتے رہنا۔ (۲) اللہ کی
 اہل ماوراء النہر میں کتب کرنا۔ قرآن شریف
 اکثر پڑھتے رہنا۔ (۳) ایک دو گونہ کی محنت کرنا۔
 جو مستغفار ہے۔ (۴) اصرار ہے کہ اللہ کے
 بند خوں کے لئے جس کے ساتھ یہ بھی ہر دوری
 کہ قافلوں کی محبت و وفائی کے لئے کتا رہنا۔

فرمایا: "وہ ہے بڑا دانا۔ اور اگر کسی کو
 خواہش ہے کہ میرے لئے ہو۔ (۱) اللہ کا ذکر کرتے رہنا۔ (۲) اللہ کی
 اہل ماوراء النہر میں کتب کرنا۔ قرآن شریف
 اکثر پڑھتے رہنا۔ (۳) ایک دو گونہ کی محنت کرنا۔
 جو مستغفار ہے۔ (۴) اصرار ہے کہ اللہ کے
 بند خوں کے لئے جس کے ساتھ یہ بھی ہر دوری
 کہ قافلوں کی محبت و وفائی کے لئے کتا رہنا۔

فرمایا: "وہ ہے بڑا دانا۔ اور اگر کسی کو
 خواہش ہے کہ میرے لئے ہو۔ (۱) اللہ کا ذکر کرتے رہنا۔ (۲) اللہ کی
 اہل ماوراء النہر میں کتب کرنا۔ قرآن شریف
 اکثر پڑھتے رہنا۔ (۳) ایک دو گونہ کی محنت کرنا۔
 جو مستغفار ہے۔ (۴) اصرار ہے کہ اللہ کے
 بند خوں کے لئے جس کے ساتھ یہ بھی ہر دوری
 کہ قافلوں کی محبت و وفائی کے لئے کتا رہنا۔

فرمایا: "وہ ہے بڑا دانا۔ اور اگر کسی کو
 خواہش ہے کہ میرے لئے ہو۔ (۱) اللہ کا ذکر کرتے رہنا۔ (۲) اللہ کی
 اہل ماوراء النہر میں کتب کرنا۔ قرآن شریف
 اکثر پڑھتے رہنا۔ (۳) ایک دو گونہ کی محنت کرنا۔
 جو مستغفار ہے۔ (۴) اصرار ہے کہ اللہ کے
 بند خوں کے لئے جس کے ساتھ یہ بھی ہر دوری
 کہ قافلوں کی محبت و وفائی کے لئے کتا رہنا۔

فرمایا: "وہ ہے بڑا دانا۔ اور اگر کسی کو
 خواہش ہے کہ میرے لئے ہو۔ (۱) اللہ کا ذکر کرتے رہنا۔ (۲) اللہ کی
 اہل ماوراء النہر میں کتب کرنا۔ قرآن شریف
 اکثر پڑھتے رہنا۔ (۳) ایک دو گونہ کی محنت کرنا۔
 جو مستغفار ہے۔ (۴) اصرار ہے کہ اللہ کے
 بند خوں کے لئے جس کے ساتھ یہ بھی ہر دوری
 کہ قافلوں کی محبت و وفائی کے لئے کتا رہنا۔

فرمایا: "وہ ہے بڑا دانا۔ اور اگر کسی کو
 خواہش ہے کہ میرے لئے ہو۔ (۱) اللہ کا ذکر کرتے رہنا۔ (۲) اللہ کی
 اہل ماوراء النہر میں کتب کرنا۔ قرآن شریف
 اکثر پڑھتے رہنا۔ (۳) ایک دو گونہ کی محنت کرنا۔
 جو مستغفار ہے۔ (۴) اصرار ہے کہ اللہ کے
 بند خوں کے لئے جس کے ساتھ یہ بھی ہر دوری
 کہ قافلوں کی محبت و وفائی کے لئے کتا رہنا۔

فرمایا: "وہ ہے بڑا دانا۔ اور اگر کسی کو
 خواہش ہے کہ میرے لئے ہو۔ (۱) اللہ کا ذکر کرتے رہنا۔ (۲) اللہ کی
 اہل ماوراء النہر میں کتب کرنا۔ قرآن شریف
 اکثر پڑھتے رہنا۔ (۳) ایک دو گونہ کی محنت کرنا۔
 جو مستغفار ہے۔ (۴) اصرار ہے کہ اللہ کے
 بند خوں کے لئے جس کے ساتھ یہ بھی ہر دوری
 کہ قافلوں کی محبت و وفائی کے لئے کتا رہنا۔

فرمایا: "وہ ہے بڑا دانا۔ اور اگر کسی کو
 خواہش ہے کہ میرے لئے ہو۔ (۱) اللہ کا ذکر کرتے رہنا۔ (۲) اللہ کی
 اہل ماوراء النہر میں کتب کرنا۔ قرآن شریف
 اکثر پڑھتے رہنا۔ (۳) ایک دو گونہ کی محنت کرنا۔
 جو مستغفار ہے۔ (۴) اصرار ہے کہ اللہ کے
 بند خوں کے لئے جس کے ساتھ یہ بھی ہر دوری
 کہ قافلوں کی محبت و وفائی کے لئے کتا رہنا۔

فرمایا: "وہ ہے بڑا دانا۔ اور اگر کسی کو
 خواہش ہے کہ میرے لئے ہو۔ (۱) اللہ کا ذکر کرتے رہنا۔ (۲) اللہ کی
 اہل ماوراء النہر میں کتب کرنا۔ قرآن شریف
 اکثر پڑھتے رہنا۔ (۳) ایک دو گونہ کی محنت کرنا۔
 جو مستغفار ہے۔ (۴) اصرار ہے کہ اللہ کے
 بند خوں کے لئے جس کے ساتھ یہ بھی ہر دوری
 کہ قافلوں کی محبت و وفائی کے لئے کتا رہنا۔

فرمایا: "وہ ہے بڑا دانا۔ اور اگر کسی کو
 خواہش ہے کہ میرے لئے ہو۔ (۱) اللہ کا ذکر کرتے رہنا۔ (۲) اللہ کی
 اہل ماوراء النہر میں کتب کرنا۔ قرآن شریف
 اکثر پڑھتے رہنا۔ (۳) ایک دو گونہ کی محنت کرنا۔
 جو مستغفار ہے۔ (۴) اصرار ہے کہ اللہ کے
 بند خوں کے لئے جس کے ساتھ یہ بھی ہر دوری
 کہ قافلوں کی محبت و وفائی کے لئے کتا رہنا۔

فرمایا: "وہ ہے بڑا دانا۔ اور اگر کسی کو
 خواہش ہے کہ میرے لئے ہو۔ (۱) اللہ کا ذکر کرتے رہنا۔ (۲) اللہ کی
 اہل ماوراء النہر میں کتب کرنا۔ قرآن شریف
 اکثر پڑھتے رہنا۔ (۳) ایک دو گونہ کی محنت کرنا۔
 جو مستغفار ہے۔ (۴) اصرار ہے کہ اللہ کے
 بند خوں کے لئے جس کے ساتھ یہ بھی ہر دوری
 کہ قافلوں کی محبت و وفائی کے لئے کتا رہنا۔

فرمایا: "وہ ہے بڑا دانا۔ اور اگر کسی کو
 خواہش ہے کہ میرے لئے ہو۔ (۱) اللہ کا ذکر کرتے رہنا۔ (۲) اللہ کی
 اہل ماوراء النہر میں کتب کرنا۔ قرآن شریف
 اکثر پڑھتے رہنا۔ (۳) ایک دو گونہ کی محنت کرنا۔
 جو مستغفار ہے۔ (۴) اصرار ہے کہ اللہ کے
 بند خوں کے لئے جس کے ساتھ یہ بھی ہر دوری
 کہ قافلوں کی محبت و وفائی کے لئے کتا رہنا۔

فرمایا: "وہ ہے بڑا دانا۔ اور اگر کسی کو
 خواہش ہے کہ میرے لئے ہو۔ (۱) اللہ کا ذکر کرتے رہنا۔ (۲) اللہ کی
 اہل ماوراء النہر میں کتب کرنا۔ قرآن شریف
 اکثر پڑھتے رہنا۔ (۳) ایک دو گونہ کی محنت کرنا۔
 جو مستغفار ہے۔ (۴) اصرار ہے کہ اللہ کے
 بند خوں کے لئے جس کے ساتھ یہ بھی ہر دوری
 کہ قافلوں کی محبت و وفائی کے لئے کتا رہنا۔

۲۲ جولائی ۱۹۴۷ء

حضرت صاحب کے سامنے ایک دفعہ ایک
 واقعہ عرض کیا۔ کہ ایک شخص نے ایک رئیس
 کو نصیحت کی کہ شراب نہ پیا کرے۔ رئیس نے
 کہا جو شراب پیتا ہے اسی کے دروازے پر
 شراب نہ پینے والے بھیک مانگتے آتے ہیں۔
 جس سے وہ نادم ہوا۔

اس وقت حضرت صاحب نے فرمایا کہ میں نے
 اپنے اخلاص سے نہ کہا ہوگا۔ ورنہ ایسا جواب سننا
 اتفاق سے ایک دفعہ مجھے اس شہر میں جانا پڑا۔
 مجھے حضرت صاحب کی بات یاد تھی۔ میں نے چاہا
 کہ عرض اللہ کے لئے اس رئیس کو کچھ کہوں۔ چنانچہ
 میں گیا۔ اور بڑی جرات سے درستی کے ساتھ میں
 نے حق کہا۔ اور وہ مجھے کچھ بھی نہ کہہ سکا۔ بلکہ بڑی
 عورت کی۔

فرمایا: "قرآن مجید میں آیا ہے دحضہم
 القیمۃ علیٰ وجہہم عیاد بکاد صبا
 اور دوسرے مقام پر یوں بھی فرمایا کہ: "وہا الذین
 انما یومون بکلام الہام (۱) سمعوا لہا
 شہیداً دہی تفسیر۔ اس کا شور مینگے (۲) دعوا
 ہنالک ثبوت۔ موت کو دیکھیں گے۔"

ان تین آیات سے ثابت ہے کہ دوزخوں کے
 کان۔ اگلے۔ زبان کام دیں گے۔ ہیں ان میں توفیق
 ہے کہ اس پہلی آیت میں جو فرمایا کہ وہ ہرے
 گئے۔ اندھے۔ ہوں گے۔ تو اس سے مراد یہ ہے
 کہ وہ کوئی حجت تو یہاں ہی نجات کے لئے پیش نہ کر سکیں گے
 اور وہ ایسا نظارہ دیکھیں گے جو خوش کن ہو۔ اور
 ایسی بات نہ سنیں گے جو خوشی پہنچائے۔

۲۳ جولائی ۱۹۴۷ء

ہماری طرف بھی ایک موسیٰ دحضرت پیرنا
 محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام، اس آیات کے ساتھ بھیجا
 پس جو ان کے خلاف کرتا ہے۔ وہ بھی فسق و فجور کی
 طرح مشورہ سے رسومات اور عادات میں جو وسوس
 ہے۔ حرکت مت کر۔ ناجائز روپیہ نہ کھاؤ نہ ناجائز

اور فرمایا ہر چیز کا روزہ ہے اور عبادت کا روزہ ازلہ روزہ ہے۔ اور فرمایا روزہ دار کا سونا عبادت ہے۔ اور حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رمضان کا مہینہ داخل ہوتا ہے تو جنت کے دروازے کھلے جاتے ہیں۔ اور دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ اور شیطان باندھ دیے جاتے ہیں۔ اور ایک پکار دینا الایکا تہا ہے کہ اے طالب آگے بڑھ اور اے طالب شریک کر اور وکیل رہ اس آیت کی تفسیر میں کَلُوا وَشَرُّوا فَاَهْلِكْتُمْ اَنْفُسَكُمْ فَاِنَّكُمْ لَا تَكُمُ الْمَلَائِكَةُ فَرَلْتُمْ ہیں کہ وہ دن روزے کے ہیں۔ اس لئے کہ ان میں کھانا اور پینا چھوڑ رکھا ہوتا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے زہ اور روزہ کو مہمانت میں بکھا فرمایا ہے۔ اور ارشاد کرتا ہے کہ لے جو ان میرے لئے اپنی خواہش چھوڑ دینا لے اور میری رضا میں اپنی جان خرچ کر دینا لے تو میرے نزدیک ایسا ہے جیسا کہ کوئی میرا فرشتہ ہو اور روزہ دار کے باب میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اے فرشتہ میرے بندے کو دیکھو کہ اپنی شہوت اور لذت اور کھانا اور پینا میرے سبب سے چھوڑ دیا ہے اور بعضوں نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے حَلَّ قَلْبِكَ فَهَسَّ مَا اخْفَى كَهْمُ مِنْ قُلُوبٍ غَائِبِيٍّ جَزَاءً يَسَا كَاؤًا يَسْمَلُونَ کہ ان کا عمل روزہ تھا پس لئے کہ صابروں کے حق میں فرمایا ہے اِشْرَافِي الْعَابِدُونَ اَجْرُهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صابر کے لئے تو اب اونٹیل کر ڈھیر لگا دیئے جائیں گے کہ وہم و افازہ میں نہ آ سکیں۔ اور ایسا ہی ہونا شایاں ہے۔ اس لئے کہ روزہ خدائے قائلے کے لئے ہے۔ اور ایسی طرف منسوب ہونے سے اس کو شرف ہے۔ ہر چند ساری عبادتیں اسی کھلے ہیں۔ مگر روزہ کو ایسا شرف ہے۔ جیسا خانہ کعبہ کو ہے۔ گو زمین بالکل خدائے قائلے کی ہے۔ اور یہ شرف دو وجہ سے ہے۔ اول یہ کہ روزہ رکھنا۔ جند چیزوں سے باز رہنا اور جو کرنا بعض افعال کا ہے۔ اور یہ امر باطنی ہے اس میں کوئی عمل

ہر مضاف الذی انزل فیہ القرآن

القرآن

مومنوں کو مقررہ ہو کہ وہ مبارک مہینہ آگیا جس کے برکات کا انتظار گھبارہ مہینے سے لگ رہا تھا۔ اس موقع پر مفصل ذیل تحریر ناظرین بدر کی رو عانت ہر گز کا موجب ہوگی۔

واضح ہو کہ روزہ ایمان کا چہارم ہے۔ اس لئے کہ ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اَلصَّوْمُ رُفْعُ الصَّبْرِ اور دوسری میں فرمایا الصَّبْرُ رُفْعُ الْاِيْمَانِ اس سے معلوم ہوتا کہ روزہ ایمان کے نصف کا نصف ہے۔ یعنی جو صحابی ہے۔ اور جو کہ روزہ کو نسبت خدائے تعالیٰ کی طرف اور رب ارکان اسلام میں سے ہے۔ تو اس خاصیت کے سبب اس کو اوروں پر فوقیت ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا قول اس باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث قدسی میں ارشاد فرمایا ہے کہ سب بنیاں دس گنے تو اب سے سات گنے تک ہوں گی۔ مگر روزہ رکھنا کہ وہ خاص میرے واسطے ہے۔ اور میں ہی اس کی بڑا دو نکا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اِنَّمَا بُوِّیَ الصَّابِرُونَ اَجْرُهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ یعنی صبر والوں کو تو اب ان کا بے حساب ملیگا۔ اور روزہ صبر کا دھار ہے تو اس صورت میں اس کا ثواب بھی قانون حساب سے باہر ہو گیا۔ اور اس کی فضیلت میں بھی ماننا کافی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وَالَّذِي يَتَّبِعِي بَيْدَةَ الْحَقِّ يَمْلِكُ الصَّلَاةَ اَلْطَّيِّبَةَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رُحْمَةِ الْمَلِكِ يَوْمَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّكَ اِنْ رَضِيتَ مِنْهُ وَطَعَامَهُ وَتَرَابَهُ لَا يَجْزِيكَ تَا الصَّوْمِ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهِ اور فرمایا اللہ تعالیٰ بَارِكْ فَقَالَ كَلَّا اَوْ اَيَّ كَيْفَ خَلَقَ الْاَلْبَابَ الْمُتَوَدِّعِينَ وَهُوَ يَخْلُقُ لِقَاءَ اللّٰهِ تَعَالٰی فَاِنْ خَرَجَ مَسْرُومًا اور فرمایا الصَّابِرُونَ كَرَمًا

روزہ خدائے قائلے کے دشمن پر دباؤ اور غالب ہونا ہے۔ کیونکہ شیطان ملعون کا وسیلہ شہوات ہیں۔ جو کھانے پینے سے قوی ہوتی ہیں۔ اور اسی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شیطان آدمی میں خون کے چھنے کی جگہوں میں بھرتا ہے۔ پس اس کی راہوں کو بہک سے تنگ کر دے۔ اور یہیں لحاظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا کہ جنت کے دروازے کھلے گا اگر تم روزے رکھو۔ انہوں نے عرض کیا کہ کس چیز سے آپ نے فرمایا کہ جنت سے۔ پس چونکہ روزہ خاصہ شیطان کا بیچن اور اس کی راہوں کو بند کرنا والا اور اس کے راستوں کا تنگ کرنا والا ہے۔ اس وجہ سے مستحق اسکا ہوا کہ خاص خدائے قائلے کی طرف منسوب ہو کہ وہ دشمن خدا کی بیگنی میں ہونا خدائے قائلے کی عظمت سے ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا بندے کو مدد کرنا اس بات پر موقوف ہے کہ بندہ اس کی نصرت کرے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنْ تَتُوبَا لِلّٰهِ يُصْفِرْ لَكُمْ ذَهَبًا اَقْدَامُكُمْ غرض کہ مشروع کرنا شرف کا بندے کی جانب سے ہے۔ اور ہدایت کا عوض دینا اللہ تعالیٰ کی طرف سے چنانچہ فرماتا ہے وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فَاُنْزِلْنَاهُمْ مِنْكُمْ سَكَنًا اور فرمایا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغْنِيْ عَنْكُمْ عَنْ يَدِ رَاٰسَا بِاَنْفُسِهِمْ اور شہادت کے بغیر ان کو قتل کرنے سے کرتی۔ اسی لئے کہ غزوات شیطانوں کی چراگاہ ہیں پس جب تک یہ ہر ہی ہری زمین کی ان کی آمد و رفت موقوف نہ ہوگی۔ اور جب تک آتے جلتے رہیں گے تب تک بندے کو اللہ تعالیٰ کا جلال ظاہر ہوگا۔ اور اس کی تقاضا سے محبوب رہے گا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر بنی آدم کے دلوں پر شیا کین دورہ نہ کرتے رہتے تو وہ آسمان کے ملکوت کو دیکھنے لگتے۔ غرض کہ اس جنت سے روزہ عبادت کا دروازہ اور میر ہوا اب جتنا چاہئے کہ روزے کے تین درجے ہیں۔

شہدہ بیگم بعد از

وہ جاسے دانگتہ اور متروک رہے

معلوم نہیں کہ اس کا روزہ مقبول ہو کر نہ

نصرہ میں اس کا شمار ہوا یا روزہ نامنظور ہوا

ننگی کے مستحقوں میں منظور ہوا۔ اور ہر عبادت

کے فارغ ہونے پر اسی طرح کا حال ہونا چاہیے

چنانچہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ

عید کے روز ان کا گذر کسی قوم پر ہوا۔ جو ہنس رہی تھی

آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے رمضان کے چھینے کو

اپنی غلظت کے لئے دوڑنے کا میدان مقرر فرمایا

کہ سب آدمی اس کی اطاعت کیلئے اس کے اندر دوڑیں

تو کچھ لوگ تو آگے بڑھ کر اپنے مطلب کو پہنچ گئے

اور کچھ پیچھے رہ کر ناامید ہوئے۔ پس جس روز میں

کہ جلدی کرنے والے اپنے مطلب کو پہنچے اور

باطل والے محروم رہے۔ اس روز میں ہنسی

اور کھسپیل کرنے والے سے بڑا فوج ہے۔

سجدہ اگر حقیقت حال واضح کر دیا جائے۔ تو مقبول

کو اتنا سرور ہو کہ اس کو کھسپیل سے باز رکھے۔ اور

نامنظور کو اتنا غم ہو کہ اس کو ہنسی سے روک دے۔

اور احف بن قیس سے کسی نے کہا کہ تم پورے بزرگ

شخص ہو اور روزہ تمکو ضعیف کرتا ہے بہتر ہے کہ

اس کے لئے کوئی اور سبیل کرو۔ فرمایا کہ میں روزہ

کو ایک بڑے لمبے سفر کے لئے تیار کرتا ہوں۔ اور

خدا تعالیٰ کی طاعت پر صبر کرنا اس کے عذاب پر

صبر کرنے کی نسبت کم بہت آسان ہے۔ بالکل روزہ میں

جو باطنی یہ محسوس ہو کہ ذکر و عبادت۔ اب اگر یہ کہو

جو شخص شکر اور شرم نگاہ کی شہوت سے باز

رہے پر کھایت کرتا ہے۔ اور ان باتوں کو بجا نہیں لاتا

تو فقہاء یہ کہتے ہیں کہ اس کا روزہ درست ہے جس

اس کے کیا سے ہیں کہ فقہاء تو درست بتادیں۔ اور صحیح

نہیں بتائے۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ ظاہر

کے فقہاء ظاہر کی مشروطوں کا اثبات ایسی

دلیلوں سے کرتے ہیں۔ جو باطنی مشروطوں میں

ہماری بیان کی ہوئی دلیلوں سے نہایت ضعیف

ہیں خصوصاً غیبت و غم کے باب میں گرچہ کہ فقہاء

ظاہری حکم ایسی ہی چیز پر لگا ہے جس میں غافل

اور دنیا کے متوجہ لوگ بھی داخل ہو سکیں

ایسے ان کو مشروط ظاہری کے بموجب صحیح کہنا

کیسٹ تن جاوے کیونکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک کوئی نذر

اتنا بڑا نہیں جتنا شکم حال سے پہلے اور ایک وجہ یہ ہے

کہ روزے سے آدمی شہوان کو کھرج دیا دیکھا اور شہوت

کو کچھ توڑے گا جس صورت میں کہ تمام دنیا کی بیوگ و

پچاس کا تذکرہ افطار کو وقت کریگا۔ اور اکثر اہل ہوتا

ہے کہ کھانے کے اقسام روزہ میں زیادہ ہی ہوتے ہیں

چنانچہ عادت ٹھہر گئی ہے کہ سب کھاناں کو رمضان کے

لئے رکھ چوڑے ہیں۔ اور رمضان میں اتنا کھاتے

ہیں کہ اندازوں میں کئی چھینے میں ہی نہ کہناویں۔ اور ظاہر

ہے کہ روزہ سے مقصود سب کا خالی رکھنا اور خواہش کا

توڑنا ہے۔ ایسی عرض کہ نفس تقویٰ پر قوی ہو جاوے

اور جس صورت میں کہ صبح سے شام تک تو مہل کو تھلا تھک

کہ اس کی خواہش جوش میں آتی۔ اور رغبت قوی ہوئی

پھر فدیہ چیزیں کھائیں۔ اور خوب بیکر دیا تو صاف بات

کہ اس کی لذت اور لذت دہلا لہو اگر وہ خواہشیں بھریں

گی کہ اگر بالفرض یہ روزہ رہنا۔ تو نہ ابھریں۔ غرض کہ روزہ

کی روح اور اصل یہ ہے کہ جو قوتیں کہ ایمان کی طرف

کھینچنے کے وسیلے اور شیطان کے داؤ میں وہ ضعیف

ہو جاویں۔ اور یہ بات بدوں کہ کھانے کی میسر نہیں ہوتی

یعنی اتنی ہی غذا کھاوے جتنی بدوں روزہ رکھنے

کے ہر شب میں متحمل تھا۔ اور جس صورت میں کہ

اگر یہی غذا اور شب کی غذا کو ایک ساتھ کھالیا۔ تو

روزہ سے فائدہ نہ ہوا۔ بلکہ مستحب یہ ہے کہ دن کو

بہت کھائے تاکہ ہرک اور پیاس کو معلوم کرے اور

راہوں کے ضعیف ہوئے پر آگاہ ہو۔ اور کچھ ایک ضعیف

راہ کو بھی بتا رہے تاکہ تھک اور دھاریت پر آسانی ہو

اور کیا عجیب ہے کہ اس صورت میں شیطان اس کے

دل کے گرد نہ چھلکے اور وہ آسمان کے ملکوت دیکھ

لے۔ اور شب قدر اسی رات کا نام ہے جس میں کہ

ملکوت آدمی پر شکست ہوں۔ اور خدا تعالیٰ کے

قول سے بھی یہی مراد ہے کہ فرمایا اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ

فِیْ سَاعَةِ الْقَدْرِ اور جو شخص اپنے دل اور سینے

کے درمیان غذا کی آڑ کرے گا۔ وہ اس سیر

ملکوت سے محجوب رہیگا اور جو آدمی اپنا سجدہ

خالی رکھیگا اس کو بھی حجاب دور ہونے کے لئے ہی

تسکین کافی نہیں۔ جب تک کہ اپنی ہمت کو غیر اللہ سے

تلاش نہ کرے کہ تمام باتیں یہی ہے۔ اور اس سب کی

مدد الہی کی ہے

میں جو یہ حق ہے۔ جسے جوت اور پیاس

دھیرہ کا نہ ہونا اس کو اپنی عادت کریں۔ اور

شہوات سے رکھنے میں سے الوبح فرشتوں

کی اقتدا کریں۔ کہ وہ شہوات سے پاک ہیں اور

انسان کا مرتبہ جو پاؤں کے مرتبہ سے تو اوپر

اس لئے کہ نور عقل سے اپنی شہوات کے

توڑنے پر قوت در ہے اور فرشتوں کے مرتبہ

سے نیچے ہے۔ ہاں وجہ کہ اس پر شہوات

غالب ہیں اور ان کے دہانے میں مبتلا کیا گیا

ہے۔ اسی لئے جب کبھی یہ شہوات میں

دوبت ہے تو افضل السالفین میں ترجع جاتا ہے

اور یہاں تک کہ زمرہ میں لاحق ہو جاتا ہے۔ اور

جس وقت کہ شہوات کو ادھار تاسے تو اعلیٰ

علیہین کی طرف اوپر کر فرشتوں کے کنارے

جاگت ہے۔ اور فرشتے اللہ تعالیٰ کے نزدیک

ہیں اور جو کوئی انکا اقتدا کرتا ہے۔ اور ان کی

سی عادتیں اختیار کرتا ہے۔ وہ بھی ان کی طرح

خدا سے تقابل سے قریب ہو جاتا ہے۔ کہ

قریب کا مشکل بھی قریب ہی ہو جاتا ہے۔ اور

یہ قریب مکان اور فاصلہ کے اعتبار سے

نہیں بلکہ صفات کے لحاظ سے ہے۔ پس جبکہ

روزہ کی اصل اسباب عقل اور اہل دل کے

نزدیک ہے پھر یہ تو ایک عبادت کے دیر کر سکتے

اور شام کو دو باتوں کو ایک ساتھ کھا لیتے۔ اور

دن بھر اور شہوات میں دوڑتے رہتے ہیں

فائدہ ہے اور اگر اس جیسے روزہ سے بھی فائدہ ہوتا

تو اس حدیث شریف کے کیا سے ہیں کہ کہ

مَنْ جَاءَ بِشَيْءٍ لِّكَ مِنْ صَوْمٍ لَكَ لَمْ يَكُنْ

الْحُجُّ وَالْعَطْوُ۔ اور اسی وجہ سے حضرت

ابو داؤد روایت فرمایا ہے کہ دانا آدمیوں کا سنا

اور افطار کو کیا خوب ہے یہ تو دل کے روزہ

اور سرداری کو کیا لڑ جاتے ہیں۔ اہل یقین

تقریب کا ایک روزہ مناظرہ والوں کی باتوں کے

برابر عبادت سے افضل اور غالب ہے اور اسی

اور محفل بھی ہے۔ اور ہم اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے
ایسے دائمی رہتے ہیں۔ کہ پولوس سافتنے پر دار کوئی ہم
میں نہ ہوگا۔ ہاں خدا تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق خدا
تعالیٰ کے نبی اور رسول آیا کریں گے۔ جو ضرورت زمانہ

کے مطابق خدا تعالیٰ کے احکام سننا ہی ہے۔ (ادیم
 نہیں سمجھ سکتے کہ کیا یہ شان ہوگی۔ اس ہی اللہ کی جسکے
 متعلق وحی الہی نے فرمادی ہے کہ کَانَ اللّٰهُ نَزَلَ
 مِنَ السَّمَاءِ رُوحًا خَدَّ السَّمَاءِ سے اترا ہے۔ الہامی
 پیغمبروں کی صحیح حقیقت اپنے وقت پر ہی جاکر لکھتی ہے
 پہلے سے انسان کیا قیاس کر سکتا ہے۔

پہلے سے انسان کیا ہے کہ اس کے لئے جو خدا کا عہد و رسول کا لقب دیا گیا تھا غرض ہر دوس نے جو خدا کا عہد و رسول کا لقب دیا گیا تھا شریعت کی بالکل مخالفت کر دی تھی اور اعتقادی اور عملی زندگی میں سبھی جو دنیا کی شریعت کی پابند نہیں تھے۔ تاہم دس احکام موسیٰ جو الواح ہوا کرتے تھے۔ ان کو اب تک یسوعی لوگ اپنی کتابوں میں لکھتے اور عبادت کرتے چلے آتے ہیں۔ لیکن اب جبیکہ کہ سالہا کہیں بابت ماہ جولائی ۱۹۱۷ء میں مطبوعہ مشہور نوڈ اطلاع دیتا ہے۔ کہ پادریوں کی ایک انجمن میں پادری صاحب نے دس احکام کی ترجمہ کا ایک رزلزیوٹن پیش کیا ہے۔ جسکے جواب میں ایک دینی پادری کا رد میں گنیں جواب نے سختی سے جواب دیا ہے کہ کفر ہے کہ خدا کے کلام میں ہم کچھ تبدیلی کریں۔ رسالہ کہیں کا ڈیپٹرس برڈڈ جرنل پاتا جو کہ گنیں صاحب خطا کیوں کرتے ہیں۔ دس احکام موسیٰ کے غرض میں تو خداوندی روح نے خود ترمیم کے کسے صرف وہ احکام مقرر کر دیئے ہوئے ہیں کہ خدا سے محبت کر اور پرہیزی۔

سے اور بس۔ بائبل تو فرہادی اپنی حالت پر قائم نہیں رہی۔
اور اس میں بہت کچھ نئی چیز گھٹی ہے۔ لیکن اب یہی عیالین
کی ترجمہ تحریف یسوعی عقیدہ کرنے لگیں۔ خدا ہی چکر کے
زمانہ مذکور کا ایڈیٹر اس پر لکھتا ہے۔ کہ خداوند یسوع مر گیا
ہے۔ اگر وہ زندہ ہے تو کیوں نہ براہ راست اس سے
دریافت کیا جائے کہ ان حکام میں کہاں تک تبدیلی جائز ہے
اس زمانہ میں یسوع کی زندگی کا ثبوت دینے کیواسطے ایک
بیچارے ڈوئی صاحب آٹھ تھے۔ اور دلی ہو چکے تھے۔ کہ
یسوع زندہ ہے اور مجھ سے یہ حکام ہوتا ہے سو وہ اسلامی
بنی کے مقابلہ میں نہ صرف خود ہی ہلاک ہو گئے۔ بلکہ اپنے اہل
کنندہ کی وفات کا بھی ثبوت دے گئے۔

نماز جنازہ : میرا دروان السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
 میری والدہ محترمہ گذشتہ پنجشنبہ کو رحلت فرمائی۔ ماما جرم احمد
 تیس سب پہلوں کو دعا کرتے، کہ جرم کا جنازہ ہے کہ کچھ غمناک

بلائیٹ

اس شریعت کو بدلو

اولوں پر نظر کرتے ہوئے کہ بائبل کے درجہ ہیں۔ ایک پورا نام نہ لکھا گیا ہے۔ اور دوسرا نیا احمد نامہ لکھا گیا ہے جس میں حضرت موسیٰ پر انگریزی اور دیگر انبیاء کے صحف اور پروردگار کے نام نہ لکھا گیا ہے۔

تاریخی کتب شامل ہیں۔ یہاں نہایت اہم کے ہاں جانے

جن میں سورج کے حالات چند آدمیوں کے کہے ہوئے

اور سورج کے خواہشوں اور غیر خواہشوں کے چند خطوط

درج ہیں۔ اس قابل قدر معجزہ میں سب سے زیادہ قابل

توجہ انکشافِ شمس ہے۔ اور سب سے اول شمار ہوتا

اور عجز و خوار ی پولوس کے نام کے خطوط میں جو سب
آخر کہنے چاہئیں۔ موسیٰ خدا کا نبی شریعت کا لالا
ہے۔ اور پولوس جو نبی چودھواری بھی نہ تھا۔ بلکہ یہ
کی زندگی بھر عیساکو موعودہ اناجیل سے ظاہر ہے
کا جانی دشمن رہا۔ اس شریعت کو منسوخ کر بیٹھنا۔

میں جب کہیں سلطان احمدیہ کے اکیدہ پر غور کرنا ہوں
 پہلے ملاحظہ مالت مسیحیت پر لوانی تاج کو آنے والے زمانہ
 صفحات میں پڑھنا چاہتا ہوں۔ تو پوروس کا خیال
 دل میں زلزلہ ڈال دیتا ہے۔ کہنا ایک کے کہ اس
 میں یہی شخص پیدا ہو جو شریف محمدی کو غیر ضرور

دے۔ اور حرف مزاح صاحب پر ایمان لانے میں
کی بنیاد رکھے۔ ہاں حضرت مرحوم مغفور علیہ الصلا
کے جین اخبارات و رشتہ فیشی دیتے ہیں۔ کہ وہ متن جو ہم
اس کی جماعت پر پڑے تھے۔ اُن سے خواہم کہ کوئی کلام

عجی کیا جانے کہ دلیر سے ہمیں کیا جوڑ ہے
وہ ہمارا ہو گیا اس کے ہوئے ہم تہاں نشانہ

میں کہی آدم کہی موسیٰ کہی یعقوب
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری

اک شجر بہن جبکہ دوی صفت کرم چیل گئے
میں ہوا ڈر اور چالوت ہے میرا شکار

پر سچا بن کے میں بھی دیکھتا رہوں۔
گر نہ ہوتا نام احمد مجھے یہ

ہمارا مسیح صرف مسیح ہی نہیں بلکہ وہ احمد

لکھائے پیسے ہیں۔ اور روزہ دار۔ رکھے۔ سے دو
لوگ ہیں کہ ہر کو کے پیسے تو رہتے ہیں۔ مگر اپنے اعضا
کو مفید نہیں رکھتے۔ اور روزہ کے معنی اور اس کی اصل
کے سمجھنے سے یہ معلوم ہو گیا۔ کہ جو کوئی کہاٹے اور صحت
تو بچار اور گناہوں کے اور نکلا ہے روزہ کو افکار کرے
اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی وضو میں اپنے کسی
عضو پر تین بار سراج کرے کہ ظاہر میں تو تین بار ہو گیا۔ مگر
اصل مقصود جو پہنا تھا۔ وہ چھوڑ دیا۔ تو اس کی تازہ جہالت
اس کی جہالت کے اسی بارہاں کی جا دے گی۔ اور جو شخص
کہ کہاٹے افکار کرے اور اپنے اعضا کو بارہاں سے باز
رکھے۔ تو اس کی مثال ایسی ہے کہ وضو میں کوئی اپنے اعضا
کو ایک ایک بار دھو دے تو اس کی تازہ جہالت مقبول ہو گیا
اس نے اصل فرض کو ادا کیا گو فضیلت کا تارک ہو گیا
اور جو شخص کہاٹے اپنے سے روزہ رکھے اور اعضا سے
روزہ رکھے۔ جیسے ان کو سرائیوں سے رکھے۔ اس کی مثال
ایسی ہے۔ کہ اپنے ہر ایک عضو کو تین بار دھو دے تو
شخص اصل اور فضیلت دونوں کا جاج ہو گیا۔ جو مرتبہ نہ
ہے۔ اور اس حضرت رحمۃ اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِنْ الصَّوْمَ اَمَانَةً لِّيَحْفَظَ احَدٌ كَلِمَاتِي
 اور جب کہ آپ نے یہ آیت پڑھی اِنْ اللّٰهَ يَاصْرُو
 اَنْ تُوَدَّوْا الْاَمَانَاتَ اِلٰى اَهْلِهَا تو اپنے دست
 کو اپنے کان اور آنکھ پر رکھ کر ارشاد فرمایا۔ کہ کان
 سنا اور آنکھ سے دیکھنا امانت ہے اور اگر سنا
 روزہ کی امانتوں میں سے نہ ہوتا۔ تو آپ یہ ارشاد
 فرماتے کہ اگر کوئی اٹھائی کرے تو کھدو کیں روزہ
 ہوں۔ یعنی میں نے اپنی زبان کو امانت رکھ لیا ہے
 اس کی حفاظت کرتا ہوں۔ تیرے جواب دینے پر
 کے چھڑ دوں۔

اور جبکہ معلوم ہوا کہ ہر ایک عبادت کیلئے ایک اور ایک باطن اور ایک پوست ہے اور ایک منزہ کے پوست کے بہت سے درجے ہیں اور ہر درجہ بہت سے طبقات ہیں۔ کہ اب تم کو اختیار ہے مفسر نہ کہ ہرگز پوست پر قناعت کرو یا نہرہ یا میں داخل ہونا پسند کرو۔

پیٹ کا درد - بلغم سی سی - الشہناک ہم ہوتا وغیرہ پلح
کی علامت جلد دور ہو جاتی ہے - قیمت فی شیٹی ۸ ر

(ڈاکٹر ایس کے برمن مارا چند دت نمبر ۵۶ سٹریٹ کلکتہ)

مُفَرِّحُ يَاقُوتِي

نیکار کردہ عظیم محمد حسین صاحب جہنم کارخانہ مریم علییہ السلام
مصدق حضرت المؤمنین افضلہ کریمہ کو طاعت دینی
ہے۔ مہی مضر اور مقوی ہے جہنم کے صنف
اکرمی اور باطنی کو دور کرتی ہے دفتر اجازت سے
بہ اداس قیمت لہم نقد یا بذر لہم غیت طلب پارسل بسکتی ہے۔

—

۴۔ جون شہزادہ

محمد شریف صاحب ۲۵۵۱ غوث محمد صاحب ۲۵۱۰ عصر
رئیس الدین احمد ۱۳۵۲ محمد یوسف صاحب ۲۷۵۹ عصر
۱۰-۱۲ جون ۱۳۵۲

علی احمد صاحب ۱۵۹۱ ع۔ عمر الدین صاحب ۱۶۳۰ ع۔
 میرزا د علی صاحب ۱۵۵۵ھ۔ عبدالرحمن صاحب ۱۶۳۳ھ
 مورخہ ۱۳ جون سنہ ۱۹۰۷ء

۱۶-۱۷- جون ۱۳۰۶ء

عمر الدین صاحب ۶۳۵ عی لعل شاہ برق ۷۷۶ عی
عبد الرحمن صاحب ۵۹۳ عی شمس الدین صاحب ۲۰۹۳ عی
۱۷-۱۸- جون ۱۸۷۶

نیچر بمبر صاحب ۱۲۰۱ سے من محمد صاحب ۲۱۹۸

محمد عمر صاحب ۱۲۹۷ لله برکت علی صاحب ۱۴۰۰ لله
۲۳-۲۴ جون ۱۳۸۸

عبد الريم صاحب ٢٤٣ هـ
الله واما صاحب ٢٤٣ هـ

کیم جو اسے سنے

فصل احمد صاحب ۱۰۹۲ ع

روزہ کو لٹا چاہیے۔ روزہ کو لٹے وقت کیا دعا پڑھیں۔
مقام رمضان - اعتکاف عید الفطر - امام کے مشعل
طریقہ نازیدہ - صدق الفطر کس پر ہے اور کتنا۔ دلیل آیات
و حدیث قیمت صرف

ضرورت نکاح

ایک تجزی دوست نوجوان عمر ۲۲ سال قوم زمیندار اور ایک
ساکن راہیگی ضلع گوجران جو نہایت ہی صالح غلیظی اور
شرف آویز ہیں۔ اور دیگر علاوہ زمینداری اس کے نہیں
روپیہ باہور تھا ہے کہ احمدی زمیندار خاندان سے نکاح
فرما چاہتے ہیں۔ جو صاحب پسند فرامیں دفتر بد میں اطلاع
دیں ۲ ہمارے ایک موز شرف آسودہ حال نوجوان
دوست شرعی ضروریات کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتا
ہے خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہوگی۔

۳۳۔ ایک اجڑی فوج ان غریب البیع قوم کا اراکین فیما
فوجرات کا باشندہ ہے عمر ۲۰ سال تھا سترہ دیر یا پندرہ
بوعہ ایک پیر سالانہ ترقی مستقل سرکاری ملازم نکاح
کا خانا ہے۔ اہل عاجت سید غلام حسین صاحب
وٹرنری اسٹیشن حصار سے خط و کتابت کریں
۳۴۔ ہمارا ایک بھائی جو خدا کے فضل سے نیک و شجاع
بہنادر احمدی حاجی عمر ۶۰ سال۔ خواندہ اصل وطن کجیل
ضلع بہار اس کے لئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے یہ مسئلہ
اہل بیت پر خط و کتابت ہو۔ ۶۵
محمد بن فضل کلاں سسٹریٹ کلکتہ

ڈاکٹر ایس کے برین کی بنائی ہوئی مشہور دوا

اصلی عرق کافور

یہ کہو گئی کا موسم آیا۔ یہاں تہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر اس کے رسن کا اصلی حق

خود ہے۔ یہ دوا جو جلیں برس سے تمام ہندوستان میں شہور ہے یہ عرق گرمی کے دست بیٹھ کا درد اور منتی

کے لئے اکبر کا اثر رکھتی ہے۔ ہمیشہ ایک شیشی اپنے

س رکھو قیمت فی شیشی ہم معمول ایک آن تک ہر

عرق یودینه

ملائی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بننا ہے اس کا
لنگ پتی کے رنگ کا سا ہے۔ اور خوشبو بھی تازہ پتیوں

شیخ غلام احمد صاحب
 لکھے ہیں۔ دواں سے کوہِ خضراں۔ مسہر کمال۔ جہلم ہوئے
 ہوئے ہوئے ۱۲ مئی ۱۹۳۳ء۔ اگست تک قادیان
 پہنچ جائیں گے

کنجاہ { شیخ نور الدین صاحب کنجاہی کی درخواست ہے کہ ان کے فرزند احمد بن عزیز القدر رحمہ اللہ

آداب الدین پاس یافتہ مدرسہ تعلیم الاسلام فاؤنڈاں کی تقریب پرچہ آدمی بیاں سے بیچے جائیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے عاجز راقم (محمد صادق الیٹیر بدر) اور مولوی غلام رسول صاحب راجکی کو حکم دیا ہے کہ سمجھنا جائیں۔ تاریخ شادی اس ماہ کے آخر میں ہے۔ راستہ میں یہی بعض ضروری کاموں کیلئے عجز کو چند روز ٹھہرنا پڑے گا۔

حضرت امیر المومنین کی صحت بفضل

بشیر الدین محمد احمد صاحب شہدہ لکھ دیئے کیلئے التشریف لے جانے والے ہیں مگر یہ حیثیت پر بھی ہے خدا کی رحمت کے نزول کا انتظار ہے۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول ودرجہ اولیہ ۱۵۔ اگست ۱۹۰۷ء سے یہ تقریب تعطیلات موسم گرما ۲۰ ستمبر تک بند ہو گئے ہیں طلباء ۱۶۔ اگست کی صبح کو یہاں سے اپنے اپنے وطنوں کو چلے گئے ہیں وہاں کہہ کہ اللہ تعالیٰ انہیں بخیر عافیت رکھے اور سلامتی کیلئے واپس لائے۔ ایام رخصت میں اپنے والدین اور اقارب کو اسلئے انکسوں کی طرف سے کاموج ہوں اور یہاں کی تربیت کا نیک نمونہ اپنے وطن کے سامنے پیش کریں۔

اطلاع { لیکر کفارہ ایک ہزار مفت تقسیم ہو چکا
اب ۶ قیمت پر جو صاحب چاہیں

مستطابین
کتاب العیام مفصل ذیل جنسائیں کا جامع
 رسالہ مصنف قاضی اکبر صاحب - تحریر تہ - رمضان ۱۲۸۵
 وکینے کا مقصد - دوسرے فوائد - ماہ رمضان کے تقاریر
 کی حکمت - روزہ رکھنا چاہیے - رمضان کیا مبارک
 مہینہ - روزہ رکھنے والی کا درجہ - روزہ کے لئے نیت ضوفا
 روزہ کی حالت میں کن باتوں کا لحاظ ضروری ہے - روزہ رکھنے
 کا وقت - کن حالتوں میں روزہ نہیں رکھنا چاہیے - روزہ
 کے فرائض - ان باتوں سے روزہ نہیں طہا - کن وقت



جلد ۱

حضرت خلیفۃ المسیح
 فرماتے ہیں۔ اگر توبہ نہ ہو سبب ضعف تحریر اور مطاوعا کا
 بہت کم کر سکتے ہیں۔
 یہ ہے ہر صبح قرآن شریف کا
 کی صحت بفضل تعالیٰ روز بروز ترقی
 ہو رہی ہے۔
 اخبار نہیں نکلیگا
 سب سیکھا۔ اگلا پرچہ التوبہ لاء کی انشاء اللہ شائع
 ہوگا۔
 بسم ربی
 اخبار کی صورت ضرورت نہیں
 بسم ربی
 بسم ربی

صفت جمعہ

گمراہ کام ال ایڈیا مسلم لیگ کرے گی۔

انجمنین اور اخبارات ناٹیکہ کر رہے

کے سیمپوریل کے متعلق ہر جگہ کی اسلام

اگر سرس جناب خواجہ صاحب کے دو پیکر

بالوہ وغیرہ چلوں کی مخالفت کے بہت

پالی کے ساتھ ہوئے۔ افسوس ہے کہ ہمیں خوشن طے

فی نالمان دشمن میں۔ خواجہ صاحب کے کئی پیکر ش

میں۔ اور دیکھ چکے ہیں کہ اسلام کی ناٹیکہ میں آن سحر

رہنے والے دلائل میں کوئی نہیں۔ پیران کے پیکر ناٹیکہ

میں م حارج ہوئے ہیں۔ اور دعوے کرتے ہیں

اہل اسلام ہیں۔ انصاف !!!

جیسا کہ پہلے اطلاع دیا جی ہے۔ مفتی

محمد صادق صاحب سفر نکاح میں ہیں۔

خط جو صاحب چاہتے ہیں۔ وہ اسی کا

عزیز قاری

کلام امینہ

۳۰ جولائی ۱۹۱۹ء

فسرما:۔ ماخوڑت لھم

مقل اللہ الذی کمل الخلق یہ نصاریٰ

کا ذکر ہے۔

ایک بزرگ نے کسی کے ہاتھ میں خلاف شرع کوئی چیز

دیکھ کر کہہ دیا کہ تو توڑی۔ وہ کسی شخص کا مصداق تھا

اس کے آگے ذکر کیا۔ اس نے اس بزرگ کو بلایا۔ اور ویسی

چیز اپنے ہاتھ میں لے کر دیکھ کر کہہ دیا کہ ابھی ہی بزرگ نے

کسی اور کے ہاتھ میں دیکھی تھی۔ کہا ناں۔ پوچھا چھوڑا۔ اس

سے میں تو یہی نہیں توڑی۔ اب آپ کے مقابلہ کی جہر

میں طاقت نہیں۔ اس نے دل سے مڑا مڑا ہوا ہوش

نے کہا بھرا رکھا علاج پر کیا ایک شخص نے قرآن مجید میں

وہی لکھا تھا عن الجبال قل یسفھا ری صفا غرض

یہ ساز و سامان دنیوی یہ شان و شوکت ایک دن فنا

ہوئے والا ہے اس پر گھبراہٹ نہیں چاہیے۔ فرمایا شفق

کے بعد میں ڈھیر بالا وہ ڈھیر لائے ہندوستان میں اور بچھنے لگے

جس میں۔

۲۔ اگست ۱۹۱۹ء

فسرما:۔ خیر مذاہب کے

مقال میں تم بڑی جرأت و صفائی سے کہہ دو کہ اسلام

خدا کی مخلوق کے امتداد کا کوئی زائد مقرر نہیں کیا۔

کوئی حد بندی نہیں فرمائی۔

وہ اصل سے خالص ہے۔

فسرما:۔ آگ کو لڑائی سے عجیب تھلن ہے۔ پہلے

لاٹتی ہے مشورہ کے لئے دعوت ہوتی تھی تو یہی آگ ہی جلائی

جاتی تھی۔ پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر

تو اس کو درست کر کے لئے بھی آگ ہی چاہیے۔ پھر پھر

تو یہ ب آگ ہی ہیں۔

فسرما:۔ خود رائی خود پسندی مسلمانوں میں بہت بڑھ

گئی ہے وہ کسی سے مشورہ ہی نہیں کرتے۔ اور اپنے

مخالف رائے سے کسی تاہم بھی نہیں رکھتے۔ کبھی

باہمی بحثیں مسودہ ہوتی ہیں کہ انا اللہ انا اللہ

فسرما:۔ جیسا ہے ایک اور ایک نہ رہیں ہے۔ اسی

طرح ہے اس بات پر یقین ہے کہ یہ جو حقائق

وہ تو ہیں ہی جو کہیں ایران۔ بنگالہ کے شمال میں ہیں۔

پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر

کی دیوار ان قوموں کے حملوں کے محکمہ کیلئے بنائی

گئی۔

فرمایا:۔ خداتبع سبب میں سب کے تین ستم ہیں

(۱) علم (۲) پہاڑ کے رستے (۳) مناظرہ۔

۳۔ اگست ۱۹۱۹ء

فسرما:۔ کبھی بعض میں اسامی

کی طرف اشارہ ہے۔ کہیہ للعلل کافی۔ مادی۔ مجرور

علیہ۔ علم عزیز صادق۔ اگر مگر ہم وہ تابعین ان کے

سے نہ کہے تو میں کبھی نہ کرتا۔ وصالنا من المکتفین

فسرما:۔ اولاد کی خواہش بھی کئی وجوہ سے بڑھتی ہے۔ بعض

عورتیں ہاتھ بٹھکانا نہیں دیکھ کر (۲) شریکوں کا مال

تھپتھپ میں آجائے۔ (۳) ہمارے مال و اسباب کا کوئی وارث

ہو (۴) ہمارا نام رکھنے والا کوئی ہو۔ انبیاء کو بھی اس باریکی

خواہش ہوتی ہے۔ مگر اس لئے کوئی سچے علوم اور نیکیوں

کا وارث ہو۔

فسرما:۔ جو کوئی خدا قائل ہے اسی عمر میں اولاد دی ہے

کہ جبکہ وہن العظم منی واستعمل اللہ من غیبی کا زمانہ

اور میں خدا کے فضل پر امید رکھتا ہوں کہ میری اولاد اچھی

ہوگی۔

فسرما:۔ یہ لہجہ بہت عرب ہے اور اب بھی نشان ہے

کلام نہ کہے اور ذکر الہی میں شاغل رہنے سے قوت بڑھ

جاتی ہے۔

شیعوں میں تسبیح خاصہ مشہور ہے۔ اور یہی ہی سوسوں پھر پھر

خاتون خیرت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور عرض

کیا کہ مجھے دو تکلیفیں ہیں۔ ایک یہ کہ میں بڑی بڑی ہے دم

بانی کا منکر یہ بھی خود ہی لانا پڑتا ہے۔ اور اپنے ہاتھ

دکھائے۔ اور نوٹ کی انتہائی۔ آپ سے فرمایا کہ میں تجھے

اس سے بہتر سے تھلا تا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ ہر نماز کے بعد

سبحان اللہ ۳۳ بار بحسب اللہ ۳۳ بار۔ اللہ اکبر

۳۳ بار اور اس کے بعد لا الہ الا اللہ پڑھ لیا جاوے۔

اور سونے کے وقت بھی۔ جن لوگوں کا میں معتقد ہوں۔ ان

میں سے ایک بے لکھا ہے کہ اس میں سترہ تھا کہ ذکر اللہ

سے ضعف گھٹ جائیگا اور پھر یہ تکلیف میدان ہوگی۔

فسرما:۔ مومن کی خلوت کا وہ شیطان سے لڑائی کرنا

دریغ ہے اس لئے اسے عذاب کہتے ہیں۔

۵۔ اگست ۱۹۱۹ء

سہ مرم رکوع کا دوسرا

دیتے ہوئے فرمایا۔ پہلے حضرت ذکر باکی دعاوں کا ذکر

کیا۔ پھر مرم کا۔ کہ کبھی

نے انہیں اسامی میں۔ اسی

ہے۔ کہ دین اسلام ان مشکلات سے نکل

چاہیے۔ اور ہی امیدیں رکھ

کے لئے ہیں۔ میں وہ بڑے

نام بھی کرنا خط بات ہے۔

فسرما:۔ وقت قبل چھڑا۔ موت کی دعا ہے۔ اس کے

سے ہیں۔ میں بے ہوش ہو گئی تھی۔ فرمایا۔ مختلف ہیں

یہ بڑے بڑے ایک سرور ہے۔

فرمایا۔ قرآن مجید کوئی تاریخ کی کتاب نہیں کہ مسلسل اوقات

کا ذکر کرے جیسے انا بشرک بظن امینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

بعد یا بھی خدا الکعب بقول فرماد اور درمیان وقتات

کا ذکر نہیں فرمایا۔ ایسا ہی یہاں ثابت ہے۔ خود صاف فرماد۔

اور یہ مصرعے۔ وایں آیت کا ذکر ہے پھر پھر

ہیں کہ گو میں آجائے لائی۔ بلکہ سوار کر کے لائی۔ دوسرے

مقام پر عمارت قرآن مجید کا زمانہ انزل تھلا تھلا تھلا

ماحکم علیہ اب اس کے۔ میں تو نہیں کہ ان لوگوں نے

درخواست کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ہی کو دین دیا

بلکہ سوا ہی نہیں کیا کہنے کے لئے ہیں۔

فرمایا جنت شیعہ فرمایا۔ مراد عیبت امر لائی ہو۔ اور

کیوں ایسا نہ ہو (وہ کہتے ہیں) بڑی ناں بھی تنگ بار

تھی۔ بڑا اب بھی اچھا لڑی تھا وہاں چوں کہ لپٹے ہوئے

ہیں۔ اخت فیرون میں ہے فرمایا کہ ہمدون کی قوم

میں سے نہیں رہیں۔ اور جہت ب۔

فسرما:۔ من کان فی الہد صلیا۔ حارث ہے ان لوگوں کا

بے لکھا کہ یہ لوگ کا زمانہ ہے اس سے کیا بات کریں

کے وہ دم کے دانت ہیں۔

اتالی الکعب وعلی نبیائیں بات پر فرمے کہ

آپ اس وقت کے تھے۔

۱۔ اختلاف کیوں

فاختلاف کا حوالہ میں نہیں دیتا۔ مگر میں اس

قسم کی بحثیں نہیں کرتا۔ اور علان کے مباحثات میں

درجہ اس پر عمل کرنے تک جاؤ تو مجھے سخت رنج ہو

ہے۔ تم مجھے حلیف الیچ کہتے ہو۔ میں تو اس خطاب پر بھی

بہلا لائیں۔ بلکہ بی بیلم سے بھی لکھا بھی نہیں تھا اللہ

کی قسم کہ اگر کہتا ہوں تو تم میں اس پر ہر دو بحثیں کرنا ہے

لوگوں کو اپنی جماعت میں نہیں جہتا میں تمام جماعت کے

مگر
کارنگہ
اگر میری مدد کے بغیر

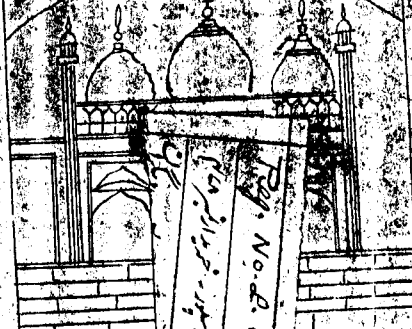
میں ان کی مدد پر تھوکتا ہی نہیں۔ امری اللہ
ہیں تو وہ خدا سے جا کر کہیں جسے مجھے غیب نبایا۔ میرا
میرا صدف الکر کی نسبت ہی عقیدہ ہے۔ کہ سفید بنی
ساحر نے غیب نہیں بنایا۔ نہ اس وقت جب جبریل کو
لے بیعت کی نہ اجازت لے ان کو غیب بنایا۔ بلکہ خدا
بنایا۔ خدا نے جاہل قرآن میں خلافت کا ذکر کیا ہے
اصحاب بارہ اپنی طرف اس کی نسبت کی ہے۔ حضرت
آدم کے بارے میں فرمایا انا جاعل فی الارض
خليفة، پھر حضرت داؤد کی نسبت ارشاد کیا یا داؤد
انا جعلناک خليفة فی الارض۔ پھر صواب کرام کے
لے فرمایا یتخلفون فی الارض کما استخلف اللہ
من قبلہم۔ اور پھر سب کے لئے فرمایا یتخلفون خلفک
فی الارض۔ پس میں ہی غیب ہوا۔ تو جسے خدا نے
بنایا۔ اور اللہ کے فضل ہی سے ہوا۔ جو کہ ہوا اور
اسکی طاقت بغیر انسان کی نہیں کر سکتا۔ دیکھو
میرا یہ زخم ناسور کی صورت اختیار کر گیا ہے۔ دس
ڈاکٹروں نے اس پر زور مارا مگر کچھ بھی نہ کر سکے ہیں
خود خطرناک سے خطرناک ناسوروں کا علاج صرف
دوائی ہلکا کر گیا ہے۔ اور مجھے پورا یقین تھا۔ کہ ناسور
ایچھا ہو سکتا ہے۔ ناں وہ ناسور وقت طلب ہے
جو مقلد کے قریب ہو۔ یہ سب کچھ اس لئے ہوا۔
تاکہ جانو کہ اللہ کے اختیار میں ہے۔ نہیں چاہئے
دینا کہلے۔ آپ کھاتے۔ بیوی بچوں کو کھلاتے
اس سے بچتا تو دوسرے کے لئے اور مخلوق کی شفقت
پر فرج کرتے۔ پھر اس سے وقت بھیجے تو الحمد للہ
لا حول لہ۔ استغفار کرو۔ درود پڑھو۔ لا الہ الا اللہ کا
تکرار کرو۔ تمہارا سہ پاس ان لوگوں اور باتوں کے
لے وقت کہاں سے آگیا۔ اپنے اخلاق کی کمزوریوں
کی اصلاح کرو۔ گندی گالیاں تمہارے منہ سے نہ
نکلن۔ تم میں طمع و حرص نہ ہو۔ تجارت میں حساب
و کتاب رکھو۔ ملازمت میں فرض منصبی کو ایمان داری
سے ادا کرو۔
ایک اودھت بھی ہے۔ کہ مسیح بے باپ تھا۔

میں ہزار
ہے ہمیں اس بات
پر بدول کے مابلول اور
ن صیق کرتے پھریں۔ یہ باتیں
روحانیت میں داخل نہیں۔ ہم نے آج جو
بہا یا نہ درود مل سے سمجھا ہے۔ اللہ تعالیٰ
ہی سجدے۔ اسی کے قبضہ میں سب کے دل ہیں۔
تم شکر کرو۔ کہ ایک شخص کے ذریعہ تمہاری جماعت کا
نیرازہ قائم ہے۔ اتفاق بڑی نعمت ہے۔ اور یہ
مشکل سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ خدا کا فضل ہے کہ
تم کو ایسا شخص دیدیا۔ جو شیرازہ وحدت قائم رکھے
جاتا ہے وہ نہ تو جان ہے اور نہ اس کے علوم میں
اتنی وسعت جتنی اس زمانہ میں چاہئے۔ لیکن خدا
نے تو موسیٰ کے عصا سے جو بجان کڑی تھی اسکا بڑا کام
لے لیا تھا۔ کہ فرعیت کا قطع جمع ہو گیا۔ اور میں تو
اللہ کے فضل سے انسان ہوں۔ پس کیا عجب ہے کہ
خدا مجھ سے یہ کام لے لے۔ تم اختلافات اور فرقہ
اندازی سے بچو۔ کتہ چین میں سے حد سے بڑھ جانا
برا خطرناک ہے۔ اللہ سے ڈرو۔ اللہ کی توفیق سے
سب کچھ ہو گا۔

۶۔ اگست ۱۹۱۷ء

فرمایا: حضرت ابراہیم
خدا کے بڑے پیارے
ہندو میں تھے۔ اور اپنی ذات میں کمالات کے جام
تھے۔ ہمیں تو ان کے والد کا نام ہی کسی صحیح روایت
سے معلوم نہیں۔ پھر بھی ان کی مقبولیت کا یہ حال
ہے کہ تمام یورپ۔ تمام امریکہ۔ تمام ممالک تمام
عرب یورجوسی ان کی عظمت کے قابل ہیں۔ کوئی
بڑا ہی بدبخت ہو جو منکر ہو۔
بعض اولیاء و اقبیاء کو عجیب مقبولیت ہے۔ یہ
بھی خدا کی ایک شان ہے۔
سید عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ کہنے والے بہت
کم ہیں۔ ناں رافضی ہوں تو ہوں۔
فرمایا: سچ بولنا پڑا وصف ہے۔ یہ بڑا ہی حق
رسمہ ہے۔ آہستہ پھر اس کی طرف ہی حور کرو
کہ تھے کھانک سچ بولا ہے۔ میں ایمان رکھتا ہوں
کہ جس نے زبان پر قابو پایا اس نے بہت سے
عیوب پر قابو پایا۔
فرمایا: بنی کے سے خدا سے خبر باکر اطلاع دینا

اور بہت ہی بڑی دلا۔
فرمایا: جعفر روگ ایسے آدمی کی فکر کرتے ہیں۔ مگر
کچھ دیر اس بات میں ہی لگائیں کہ میں کیا کرنا چاہئے
فرمایا: حضرت ابراہیم کے اپنے بڑے باپ ہیں۔
فرامیں (۱) لا رحمتک (۲) و ارحمتی لیا میں ہے۔
ست کہوں گا۔ اور جبر سے اللہ ہو گا۔ جو کہ ایک
خدا کے ایسا کیا۔ اس نے اللہ نے اس کے عوض
میں رحمت لیا یعنی دھوب فرمایا۔ جسے رحمت
اسی رحمت یعقوب ایسے برگزیدہ ہے۔ اور جسے
زبان کے مقابل پر جملنا لہم لسان صدف علیہ
فرمایا۔ جسے انکا ذکر جیل دہنا میں کر دیا۔
فرمایا: سرمن میں یہ تین وصف تو ضرور ہوں۔
اھم بالمعرفت ہر نبی عن الفکر۔ راستہ جو
فرمایا دہنا میں سے نیک کام کرنے کا حکم ہے اس
کے تین نام ہیں۔ سیدنا تھ۔ راست۔ یمن۔ اسکی
مطلب یہ ہے کہ راستی سے اور راستی سے دو۔
سیدہ طہر کام کرو۔ سیدہ طہر یرو۔ یمن و
برکت کے طریق یرو۔ اور یمن و برکت کے طریق دو۔
فرمایا: انسان کے لئے تمہاری کبھی یمن و برکت کا مرتبہ
نہیں ہوتی۔
فرمایا خلف بڑے سنوں میں آتا ہے۔ اور خلف
کا اطلاق اچھے پر ہوتا ہے۔
فرمایا حضرت جبرائیل سے ایک دفعہ حضرت بنی کریم نے
(صلی اللہ علیہ وسلم) نے جو جامع ہر روز کیوں نہیں آتے
تو انہوں نے حسب حال یہ آیت پڑھ دی۔
تنزل الکا من امر ربک۔ اس میں فرشتے اس کو
یہ سمجھ کر کہ یہ خاص جبرائیل کے لئے ہی ہے۔ مشکلات
میں بڑے ہیں۔ یہ طریق نصیر ٹیک نہیں۔ اسکی
میں تو جنتوں کا ذکر ہے۔ وہی کہتے ہیں کہ بہت
میں اللہ کے حکم سے ہی ہو چکے ہیں۔
۷۔ اگست ۱۹۱۷ء
فرمایا: سیدنا نبی کریم
صوت ہو۔ اس کے پاس مال ہو۔ چھاپ ہو۔ من جو کلام
ہو۔ تو وہ خدا اور آخرت سے بے پرواہ ہو جاتا ہے۔
فرمایا: کام تعلیمات خدا کا جو محمد قرآن مجید ہے۔ اسکی
ان تمام کی دلائل ہی اس میں موجود ہیں۔
فرمایا: حجاب و تائید۔ تیج دہن لے جو لقمہ
پانی وہ سب قرآن مجید کے اتباع سے ہائے۔



عام قیمت پیشی
پیشہ ورانہ درس و تدریس

MANSAH
300.11

1

12



ساتھ وفاداری کر لیا اور ہر حالت راضی برتھنا ہو گا۔
اور ہر ایک دولت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس

اول یہ کہ جمعیت کنندہ: مجھے دل سے عہد ادا ہوتا ہے
 کے کہ آئندہ اس وقت تک کہ پیش داخل ہو جاوے
 سے مختب بہ یک روز دوم کہ مجھ کو اور زائد باطل
 نفس کو غلظ و حیات: خدا اور باطن کے طریقوں
 سے یکساں اور نفسانی خوشی کے وقت ان کا مخلوق
 کا۔ اگر یہ کیسا ہی نہ بہ پیش آوے جو ہم کہ باطن
 منت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرنا ہو گا
 روح نماز تہجد کے کرنے اور اپنے ہی کہ ہم صلے
 اور دل پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کو
 مانگنے اور استغفار کرنے میں ملامت و احتیاج
 اور دلی جھکت اور غلطی کے احساں کے یاد کر کے
 کی حمد اور تہذیب کو اپنا ہر روزہ و روزنیا کا چہار
 عظمیٰ اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے
 دل و جوش کی کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دینا
 سے نہ ہاتھ سے کسی اور طرح سے بچ کر یہ حال
 حشر اور راز و نعمت و ملامت میں اللہ تعالیٰ کے

وعلیہ الصلوٰۃ والسلام
 عمت کا مذہب
 مصطفیٰ از انام و بشیر
 ہم بریں ازوار دنیا گذریم
 بادہ و خان ملاز جامت
 دامن پاکش دست عالم
 جاں شدہ جا بدخواہان
 ہر بنوت را بدو شد ختام
 دوشہ و یارب سیر کجاست
 آن از خود از ماں ملے
 ہر چند و ثابت خود ایمان
 ہر چه گفتش کسراں علیا
 مشکلاں سختی سخت است
 مشکلاں سود و ہنر خداست
 آنچه و ذوق با بین اہلین
 ہر کہ آگاہی کند از اشقیات
 نزد پاکش خوار آید تاب

دستور العمل
 عام قیمت شکی سلاخ ہر جیسے جا
 مستقیمہ دین ذرا بے قیمت کی لقمہ
 بغیر وصولی قیمت شکی کسی صاحب
 کے تمام اجراء جاری نہیں ہر
 خط و کتابت کو پہلے جانی کا
 آنا چاہیے ورنہ جوابت رسید
 رسید رر اخبار میں جیانی جاوگی
 ہر خط رسید نہ لکھا و جانی البتہ
 صاحب کا جانیان میں دسی قیمت
 ادا کرے ان کو ہر حال رسید
 حاصل کرنی چاہیے اگر جاوگی
 کہ رسید نہ چھے تو خط لکھ کر
 دریافت کرنا چاہیے تمام پہل
 تمام میں مسرج العین
 پرور لکھنا و دیا بے خط کو

الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا
 أن هدانا الله والحمد لله الذي هدانا لهذا الذي
 كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله والحمد لله الذي
 هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

مبارک

۲۷ ستمبر ۱۹۹۷ء کو حضرت
نواب محمد علی خاں صاحب ہیں

مالیہ کوئلہ کے مشکوے محلے میں دختر نیک اختر پیدا ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ حضرت خلیفۃ المسیح فرمایا کرتے ہیں کہ لڑکی کا ہونا خدا تعالیٰ کی ایسی نعمت ہے کہ قرآن شریف میں پہلے اس کا ذکر کیا گیا ہے پیچھے لڑکے کا +

مبارک

ہمیں اس بات کے معلوم ہوئے سے بہت خوشی ہوئی کہ ہمارے دوست سردار محمد ایوب خاں صاحب سالگرہ کیلک کو رنگریسی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے چوتھا فرزند زینہ عطاء فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مولود مسعود کی صحت و عافیت کے ساتھ نیک دراز زندگی عطا فرمائے +

دعا مدد

بندہ کے لئے اخباریں مندرجہ ذیل شائع کر دیں مہمون و مشکور ہو گا کہ سب احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کچھ گناہ معاف کرے اور آئندہ صراط مستقیم پر چلائے اور اعمال صالحہ کی طاقت عطا فرمائے +

سفر کنجاہ

خاکسار عبدالغنی از کنجاہ ضلع گجرات عاجز رمضان شریف سے چند روز قبل حضرت کے حکم سے پہری مووی غلام رسول صاحب وزیر آبادی و عرب عبدالحی صاحب ایک نکاح کی تقریب پر کنجاہ گیا تھا۔ اس کی تفصیل انشاء اللہ کسی اگلے اخبار میں ہدیہ ناظرین کیجائے گی +

مفت

از منظر گڑھ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ میرے پاس مفید ذیل کتب موجود ہیں اگر کسی انجن میں یا کسی اور شخص کو خاص ضرورت ہو تو میں بھیج سکتا ہوں۔ مگر درخواست کنندہ کو محصول ڈاک ادا کرنا ہوگا۔

رسالہ تشبیہ الاذنان ۹۹ء و ۱۰۰ء
رسالہ ربوہ و آفت ربوہ ۹۹ء
جلد ہائے اخبار بدر ۹۹ء
و تفسیر القرآن ۹۹ء
خاکسار
عنایت اللہ کورٹ انسپکٹر پولیس
از منظر گڑھ

تبلیغ عجیب

دوستی بہ بندہ رس

عبدالحکیم مرتد دادہ فرمود کہ در ترویج دال ہرچہ آید معروض دار بندہ بعد از مطالعہ اس پسند سطور پر رسالہ تحریر نموده واپس کر دو۔ نیز رسالہ طیبہ حضرت سید محمد حسن صاحب امر وہی موسوم بہ حیات الانبیاء فی وفات الانبیاء و ایضاً تحریر حضرت امیر المومنینؑ ایڈیٹر ربوہ آفت ربوہ کے فاضل محمد علی صاحب اندر لئے مطابقت و نشان امید کہ مفید خواہد افتاد و مشکوک اور غلط خواہد شد و تحریر بندہ اینست کہ بار دیگر مشغول میگردد۔

هوالمستعان +
مخفی مبارک کہ در عیال المات مسترد در حیات جناب مستطاب امام برحق و صادق مصدق حضرت اقدس علیہ السلام دو شخص بودند کہ دشمنیہ تکفیر و تکذیب برجیح کفران و تکذیب ملکہ کو سیقت برزد بودند +
چنانچہ الی الہی بخش صاحب عصا دوم عبدالحکیم خاں بل ہونخواستن میباشند۔ و طرفہ ماجرا یکہ موجب از دیادایان و چنگلی انجان مومنان و برق بنیاد بر باد و ماندان خالغان طایفہ مبارکہ احمدی است۔ آنت کہ عدد دوم عبدالحکیم مطابق با عدد سیمہ سے بر آید +

و ایضاً عدد رسالہ مضاف الیہ الی بخش صاحب عصا موافق با عدد اسود عسفی سے نماید۔ التذکرہ۔ التذکرہ۔ التذکرہ۔ خربت خیاب۔ فندبر +
و گذارش آ کہ طریق تطبیق عدد اسود عسفی با عدد صاحب عصا چنین است کہ یاے مشدود عسفی را باید کہ یا زودہ عدد گرفتہ شود۔ چرا کہ حرف مشدود در اصل دو حرف اند پس یاے مشدود را نیز دو حرف مشدود مجموعہ حقی و دہیز قرار باید داد کہ بدل یاے آدہ است در این صورت جل اسود عسفی (۲۴۲) میشود کہ ہمیں جل صاحب عصا میباشند +

دوم طریقش آنکہ عدد یاے مشدود عسفی کہ در اصل دو یا میباشند۔ بیت گرفتہ شود کہ باں طویل اسود عسفی دو صد و ہفتاد و یک میگردد و در مقابل آن صاحب عصا صاحبی باید نوشت کہ از دو سے معنی ہمیں صورت مناز حال عصیان آل او دم دال بر اسم رسالہ تکفیر و تکذیب اشتغال اوست و دریں صورت کہ الف عصا بنا کردی او بہ حرف یا اگر آئندہ مصور عسفی میشود جل صاحب عصا نیز دو صد و ہفتاد و یک می آید نزد بندہ این طریق صاف تر +

نسی غیر باب میں جا آتا ہوتا ہے۔ نو د۔ ب۔ ہا پر لئے وطن کی محبت فطرتاً جوئی مارتی ہوئی کئی طرز سے اپنا اظہار کرتی ہے جن میں سے ایک یہ ہے کہ نو آبادی کی بستیوں کے نام پر لئے وطن کے شہروں کے ناموں پر رکھے جاتے ہیں۔ دور جاہلی ضرورت نہیں۔ لایں پور کی نو آبادی میں جتنے نام نئے گاؤں کے رکھے گئے ہیں وہ اکثر آباد کاروں کے پہلے وطن کے نام پر ہیں۔ ایسا ہی کشمیر کے بہت سے شہر اور گاؤں اس امر کی شہادت دیتے ہیں کہ یہاں کے رہنے والے بیت المقدس کے گرد و نواح سے ہیں آئے تھے اور انہیں کھوئی ہوئی بھٹیوں کو تبلیغ کی خاطر حضرت عیسیٰ کو اتنا مبارک اختیار کرنا چاہا حضرت عیسیٰ کو ابتدائی عمر میں ملک مصر کا مبارک اختیار کرنا پڑا اور آخری عمر میں کشمیر آنا پڑا۔ غالباً انہیں جسے سفوف کے طے کرنے کے بہت اور اس سبب سے بھی وہ اپنے ملک میں نہ جاتے تھے بلکہ ہمیشہ سیاحت میں رہتے تھے۔ ان کا نام مسیح ہو گیا کیونکہ مسیح کے معنی سیاحت کرنے والے کے ہیں جب انگریزوں کا ایک حصہ انگلستان چھوڑ کر امریکہ میں جا آباد ہوا تو وہاں بھی یہی حال ہوا۔ اور آج ملک امریکہ میں بہت سے شہروں کے نام لندن اور یورپول اور یارک وغیرہ ہیں جو بتلا رہے ہیں کہ یہ باشندے کس کس کے آئے ہیں لیکن ایک ہی نام کے بہت شہر ہو جائے کے سبب ڈاک والوں کو خطوط رسائی میں مشکلات پڑتے ہیں۔ اور ماہواری رسالہ فری کامریٹ نام جو کہ شہر ویسٹ فیلڈ سے شائع ہوتا ہے۔ ماہ جون کے پرچہ میں تو یہ بھی لکھا تھا کہ ڈاک خانوں کی انجمنیں بین الاقوام کوئی ایسا معاہدہ منظور کر آئے جس کے رو سے ایک شہر کا نام دوسری جگہ نہ رکھا جائے +

خط و کتابت

خط و کتابت کے واسطے
جوانی کارڈیا جوانی لغاف
آنا چاہئے۔ اور ہر صاحب کو چاہئے کہ ہر خط میں اپنا پتہ لکھا کریں۔ اور نیز اپنا تحریر جاری دیا کریں۔ (ایڈیٹر)

ایک اور وقت جو ایسے خط نویسوں کو اس وقت اٹھانی پڑی یہ ہوتی کہ مجھے اچانک کسی کام کے سبب یہاں سے لاہور اور وہاں سے ریاست خیرپور حیدر آباد سندھ اور کراچی جانا پڑا اور اس سفر کراچی پر تیس دنوں تک گئے۔ میرے پیچھے تمام ڈاک بند رہی اور کسی دوست کو کسی خط کا جواب نہ جاسکا۔ پہلے جب کبھی میں کسی سفر پر جاتا تو میرے بعد قاضی محمد عبداللہ الدین اکمل صاحب آف گوپی خطوط کا جواب دیتے تھے اور تمام کاروبار بدر کاٹتے تھے۔ مگر اب کے وہ بھی بدر میں نہ تھے کیونکہ وہ یکم ستمبر سے دفتر تحفہ الاذنان میں چلے گئے ہیں دفتر تحفہ میں ایک ایسے آدمی کی ضرورت تھی جیسے کہ قاضی صاحب ہیں۔ اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی خواہش کو پورا کرنے کی خاطر پروپرائٹر صاحب بدر نے اس تکلیف کو گوارا کیا کہ قاضی صاحب کو وہاں جاسکی اجازت دیں +

قاضی صاحب موصوف کا ذکر درمیان میں آگیا ہے تو اس امر کا اظہار فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ قاضی صاحب جتنا عرصہ بدر میں رہے۔ ان سے مجھے بہت آرام حاصل ہوا جس کے واسطے میں ان کا مشکور ہوں اللہ تعالیٰ انہیں جہنم خیر دے۔ علاوہ معمولی سفروں کے میں یہاں سے ایک دفعہ تین ماہ برابر غیر حاضر رہا مگر قاضی صاحب کے یہاں ہونے کے سبب مجھے پیچھے کا کوئی فائدہ نہ تھا۔ وہ ایک لائق ایڈیٹر اور موشیاری بنی ہوئے ہیں۔ رز دو نویں اور تینم شش اور چھریں تصنیف و تالیف کے وقت ایک قابل فخر عالم شامل ہیں۔ ادیب ہیں۔ شاعر ہیں۔ کتنا کام ہو اُسے محنت کے ساتھ پورا کر دکھانے والے ہیں۔ اخبار بدر کی مینجری اور ایڈیٹری کا ہر ایک کام وہ خود اس توجہ سے پورا کرتے تھے کہ سوائے نگرانی کے میرے لئے کچھ باقی نہ رہتا تھا۔ اور ایسے مختار اسٹنٹ کے ہوتے ہوئے نگرانی کی بھی چنداں احتیاج نہ تھی۔ یہ صرف حضرت میاں صاحب کا حکم تھا جسکی عزت ہم پر فرض ہے کہ میں نے ان کو یہاں سے جانے کی اجازت دی۔ ان پر مجھے اتنا اعتماد تھا۔ کہ میں نے اپنی پرائیویٹ چھٹیوں کے کھولنے اور پڑھنے کی بھی ان کو اجازت دے رکھی تھی مجھے اس

ایک مصیبت کا سنا۔ بیانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک روحانی غذا سلسلہ تحفہ کی خدمت بجالا رہا ہے۔ اور احباب کو اس کی قدر دانی کا احساس ہے۔ مشکل تو یہ ہے کہ خریداروں کی تعداد بہت مختصر ہے۔ اگر تعداد معقول ہو تو چند لوگوں کی نادمہنگی کسی وقت میں نہ ڈالے۔ اس واسطے جن امور کو مد نظر رکھ کر میں یہ مضمون لکھ رہا ہوں۔ ان میں سے پہلی بات یہ ہے کہ نہ صرف خریدار بلکہ ناظرین یا ناگین بھی بدر کے خریداروں کے بڑھانے میں ساعی ہوں۔ اور خریدار بھی وہ جو پیشگی قیمت عطا فرما دیں اور پہلا۔ دوسرا۔ تیسرا یا چوتھا پرچہ وی پی کرینی اجازت دیں۔ ورنہ مابعد کے وعدے کے خریدار تو بہت مل سکتے ہیں جسے تجربے نے یقین دلایا ہے کہ ایسے وعدے عموماً پورے نہیں ہوا کرتے امید ہے کہ تمام ناظرین اس کی طرف توجہ کیجئے اور اس مضمون کو بے پرواہی سے بھلا نہ دینگے +

دوسرا امر جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ احباب کو مناسب ہے کہ اخبار کو ایک دفعہ ضرور پڑھ لیا کریں۔ کیونکہ اخبار کی خریداری کا اصل مطلب یہ ہے کہ اُسے پڑھا جائے۔ اور اس سے فائدہ اٹھایا جائے۔ مگر اس عرصہ میں ہم پر یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ بعض دوست اخبار کا مطالعہ تو نہیں کرتے۔ ہاں ہر جگہ کو اس کی آمد کا انتظار ہے شوق سے ضرور کرتے ہیں۔ رمضان شریف سے قبل جو اخبار شائع ہوا تھا۔ اُس میں صاف لفظوں میں چھاپ دیا گیا تھا کہ ماہ رمضان میں اخبار شائع نہ ہوگا باوجود اس اطلاع کے بعض احباب کی طرف سے برابر شکایتی خطوط آرہے ہیں کہ ”۲۸۔ اگست کے بعد کوئی پرچہ نہیں آیا“ ”کیا سبب ہے“ ”اخبار بند تو نہیں ہو گیا“ ”ہمارے نام کا پرچہ کیوں نہیں آیا“ ”کہیں وی پی کی واپسی سے مارا ض تو نہیں ہو گئے“ ”جہاں تک ہو سکتا ہے ہم بدر کا کوئی پرچہ ناغہ نہیں کرتے جب تک کہ پہلے سے اطلاع نہ کریں۔ احباب کو مناسب ہے کہ اخبار کو ضرور اول سے آخر تک مطالعہ کر لیا کریں۔ تاکہ بے فائدہ خطوط کتابت کی تکلیف انہیں نہ اٹھانی پڑے +

مجھے بدر کے

کے بعد بدر ناظرین اور خریداروں کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے۔ خریداروں کے ساتھ ناظرین کا لفظ نہ ضرور بڑھایا گیا ہے بلکہ پہلے رکھا گیا ہے۔ کیونکہ اہل وطن اور بالخصوص مسلمانوں کے طرز و طریق کے مطابق آج کل کے بڑے خیر خواہوں کی فرست میں ان لوگوں کی تعداد بہت بڑھی ہوئی ہے جو اگرچہ اخبار کو خرید تو نہیں کرتے مگر کسی نہ کسی ذریعہ سے اُسے پڑھ ضرور لیتے ہیں۔ ایسے ہی دوستوں کی تعداد ماشاء اللہ ہمارے پاس بہت سی ہے اور گو ہمیں یہ دعوے کرنے کا کبھی موقع نہیں ملا کہ ہمارے خریدار دستس ہزار ہیں۔ تاہم یہ تو ہمیں بلا سبالغہ کہنے کا فخر حاصل ہے کہ بدر کے پڑھنے والے کم از کم دس ہزار اشخاص ضرور ہیں۔ جو نہایت شوق کے ساتھ بدر کا مطالعہ کرتے ہیں۔ اور میری رائے میں ایسے ناظرین بعض خریداروں سے اچھے ہیں۔ اس جگہ میرا اشارہ ان خریداروں کی طرف ہے جو سال بھر اخبار لے لیتے نام منگواتے ہیں۔ اور قیمت کا وی پی سال میں تین دفعہ واپس کرتے ہیں۔ ایک اول۔ دوسرا درمیان تیسرے اخیر سال میں۔ اور اس طرح نہ صرف سال بھر اخبار پڑھتے ہیں۔ بلکہ اس پڑھنے کی تکلیف اٹھانے کے عوض میں کارخانہ کو وی پی کے ٹکٹوں کا زیادہ جرمہ کرتے ہیں مجھے نہایت افسوس کے ساتھ یہ ظاہر کرنا پڑا ہے کہ ایسی ہی مشکلات کا سامنا بدر فنڈ کو بھی بھگتنا پڑا ہے۔ اور جن وجوہات سے اخبار رمضان شریف میں بند رہا۔ ان میں منجملہ بعض دیگر امور کے یہ نادمہندگان کی مہربانی بھی شامل ہے۔ بدر کا بنایا جو بعض خریداروں کے نام چلا آتا ہے۔ اُس کی مقدار سینکڑوں سے بڑھ کر ہزاروں میں قدم رکھتی ہے۔ بدر کے ان ایام میں بند رہنے کا جہاں ہم کو دلی رنج ہے وہاں ہمیں اس ناخوشگوار تجربہ نے ایک خوشی بھی دی ہے اور وہ خوشی ان احباب کے خطوط سے حاصل ہوتی ہے جو کہ بدر کے نپانے سے بے تاب ہو کر عاشقانہ خطوط لکھتے

بات کی خوشی ہے کہ تشہید کے سلسلے میں جسکی ترقی کا میں ہمیشہ سے خواہاں ہوں ایک ایسے لائق اور تجربہ کار آدمی کی خدمات کو محفوظ کر لیا ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ تشہید کی ناظم کمیٹی انکی خدمات کی قدر کرے گی +

اجاب کو یہ اطلاع دیکر کہ سردست میں بدر میں کام کرنے کے واسطے آگیا ہوں معمولی مخرجو ہے وہ بھی نیا ہے اور سارا کام مجھے خود دیکھنا پڑتا ہے۔ میں یہ عرض بھی کر دینا چاہتا ہوں کہ موجودہ صورت میں مجھے لیکچروں وغیرہ میں شمولیت کے واسطے باہر جانا مشکل ہوگا۔ اگرچہ میرا جانا ہمیشہ حضرت کے حکم کے ماتحت ہوا کرتا ہے۔ اور اگر حضرت کا حکم ہوگا۔ تو آئندہ بھی بہر حال بسر و چشم انکی تعمیل ہوگی۔ لیکن بعض دفعہ اسباب، بیرون جات سے خود تحریک کر دیتے ہیں اور میرا نام لکھ دیتے ہیں کہ اُس کو بھیجا جائے۔ ایسے دو سنتوں کی اطلاع کے واسطے میں نے یہ چند طور لکھی ہیں +

مسلمانوں کی ترقی کا راز

میں صبح و شام شور و بکار ہو رہی ہے کہ یہ قوموں کی بیداری کا زمانہ ہے۔ ہر طرف قوم قوم کی صدا بلند ہو رہی ہے۔ جو سارا اٹھاؤ اس میں بھی مضمون ہے اور جو اخبار کو لکھو اس میں یہی قصہ ہے یو پ امریکا تو پہلے سے ہی بیدار مانا گیا ہے۔ مگر بیداری کا تازہ نمونہ پرتگال کی ری پبلک نے بنا دکھایا ہے اور ایسا کہ سپانیہ کے سیٹ میں بھی کھلی سی صبح گئی ہے۔ اور جاپان نے اپنی بیداری کے ثبوت میں روس کو ایسا قہر لگایا ہے۔ کہ اُس کی آواز سے یورپ امریکا کے بھی کان کھڑے ہو گئے ہیں۔ چین میں بھی بل چل چل گئی ہے۔ یہ تو غیر اسلامی مملکتیں ہیں اور ان کے ساتھ ہمیں اس مضمون میں چند اس سروکار نہیں۔ مگر کہتے ہیں کہ ترکی بھی، انگلڈائی لیکر سیدھا ہو گیا ہے کیونکہ باسٹیا اور سرویا کے صوبوں کے نکلنے سے ترکی بابا کی توند بھکی ہو گئی ہے۔ اور ہمسایوں کی آواز سنکر ایران بھی گھبرا کر اٹھ بیٹھا ہے۔ لیکن ادھر ادھر ہاتھ پاؤں مار رہا ہے اور ہونڈ اُسے کچھ سوجھائی نہیں دینا کہ کیا کرے۔ مصر کے مسلمان بھی سیلف گورنمنٹ کے خواہاں ظاہر ہوئے ہیں

اور افغانستان۔

نئی تعلیم کے کلچر بنے

منصوبے بھی سر کھیلانے لگ گئے

سلسلہ اللہ کو چاہ صلاحیت کا مزا چاہے

ہی ہو۔ یہ تو ہندوستان کے باہر کی باتیں ہیں

مگر ہمیں ان کے ذکر کو طول دینے کی کیا ضرورت

ہے۔ جبکہ خود ہمارے ملک اور ہمارے وطن میں

بیداری کی ہائے دہائی دن رات بجائی جا رہی

ہے۔ فوجان آ رہے بھائی۔ بلکہ آ رہیں نہیں بھی

پبلک اسٹیج پر نکل کھڑی ہوئی ہیں۔ اور جاگو جاگو

آریو نیند نہ کرو پیار کا گیت سریلے باجے کے ساتھ

بازاروں میں گایا جا رہا ہے۔ مسلمان بھائی بھی قوم

قوم کا نعرہ بلند کرنے لگ گئے ہیں۔ ہر امر میں اتفاق

و استخا و کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ آل انڈیا مسلم

لیگ بنگلہ ہے جس نے سب مسلمانوں کو بلایا

قوم کے ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔ اُس میں کتنی

شبیہ۔ اہم حدیث۔ احمدی سب ایک جگہ بیٹھیں

گو یا آل انڈیا مسلم ایک قوم کا نام ہے۔ جس میں

مسلم کی غالب یہ تعریف ہے کہ جو شخص کہے کہ میں

مسلم ہوں وہ مسلم ہے۔ اور بس۔ سب مسلمانوں کے

واسطے متحدہ کوشش کے ساتھ ایک ہی تعلیمی مرکز

مسلم یونیورسٹی بننے لگا ہے۔ مسلمان اخباروں نے

بھی ملکر ایک انجمن اپنے لئے بنا ڈالی ہے۔ جا بجا

واعظ اور لیکچر پھر رہے ہیں جو قومی اتحاد کی خاطر

اپنے ذاتی عقائد کے اظہار کو قربان کر دینا ضروری

جانتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں۔ خدا بخل

سب کی نیک نیت میں برکت دے +

پولٹیکل امور پر بحث کرنا بڑے بڑے مدبرین

کا کام ہے۔ ہمارے لئے اس میں تداخل شاید

جائز نہ سمجھا جائے۔ ہم نہیں جانتے کہ لفظ

بیداری سے اُن لوگوں کی کیا مراد ہے۔ اور

وہ کیسے اعلیٰ مطالب اس لفظ کے استعمال سے

حل کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن اتنا تو ظاہر ہے کہ اب

ایک جن ملکوں میں بیچارے مسلمانوں نے یہ

پولٹیکل دوس طلق انداز کی ہے ان کی انٹرپرائز

آرام میں نہیں ہیں۔ ہمارے ملک کے پرانے

بڑھوں کا خیال ہے کہ فرنگی دوائی دسیوں کے

مزاج کے موافق نہیں۔ یہ غلط ہو یا صحیح مگر اس

الاشرا دوائی ہے جسے

اندرا جاتے ہی۔ میں پھیلا دی ہے۔ یہ تو موجودہ

حال ہے۔ آئندہ معلوم نہیں کہ کیا ہوا اور کیسی

گذرے +

یہ سب کچھ جو ہم نے اوپر بیان کیا ہے موجودہ

حالت زمانہ کا ایک نقشہ ہے اس پر ہم یہاں اپنی

کسی رائے کا اظہار کرنا نہیں چاہتے۔ بلکہ ہمارا اشارہ

اس مضمون سے صرف یہ ہے کہ چونکہ اس قدر زلزل

جو خیالات اور حالات میں آ رہے ہیں۔ انہیں قومی

ترقی کا ذریعہ بنایا جاتا ہے۔ اس واسطے ہم بھی ایک

دفعہ پھر حقیقی ترقی کے اُس راز سے پبلک کو آگاہ

کر دیں جو ہم پر کھولا گیا ہے۔ کس بشنو دیا شنود

من گفتگوئے میکم +

پولٹیکل بیداریوں کے ذکر کو چھوڑ کر ہم اُس

بیداری کی طرف اہل وطن و ملت کو متوجہ کرنا چاہتے

ہیں جس کی صدا ایک ربانی انسان نے چار دواگ

عالم میں بلند کی ہے۔ وہ کتنا ہے

سو نوالو جلد جاگو یہ نہ وقت خواب ہے

جو خبر دی وحی حق نے اُس سے دل تپا ہے

یہ اُس بشیر و نذیر کی آواز ہے جو خدا سے خبر پا کر

ہمیں ہماری نقصان کی راہوں سے ڈراتا اور ہماری

نجات حقیقی کی راہ ہمیں دکھاتا ہے۔ فی زمانہ قومی

ترقی کے واسطے جس قدر کوششیں کی جا رہی ہیں

وہ سب فروعی امور کے متعلق ہیں۔ تعلیم۔ تجارت

حرف۔ صنعت۔ پریس۔ یہ سب فروعی امور ہیں۔ اور

ان کے لئے متفرق و انکوششیں بیشک مفید ہیں مگر

اسی صورت میں جبکہ اصل اپنی جگہ پر مضبوط اور محکم

ہو۔ وہ اصل کیا ہے؟ وہ اصل ایمان ہے

ایک دفعہ حضرت سید موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

مجلس مبارک میں ایک شخص حاضر ہوا جس نے

ڈاڑھی صاف چٹ کرائی ہوئی تھی۔ اُس نے بیعت

کی درخواست کی حضور نے اُس کی درخواست

قبول فرمائی جب وہ بیعت کر کے ایک طرف ہوا

تو کسی حاضر وقت نے عرض کی کہ حضور شیخ رش

پینتالیس سال کی چھوٹی سی عمر میں یہاں سے چلے گئے تھے۔ صحیفہ آصفیہ میں نہایت تامل سے لکھا ہے کہ اس زمانہ کے عظیم الشان مجدد اور مصلح کی ضرورت اور صداقت کو ثابت کیا گیا تھا۔ منجملہ دیگر عذاب الہی کے جو اس زمانہ میں وارد ہوئے ہیں مولیٰ ندی کی طغیانی کی تفصیل کرتے ہوئے حضور شاہ دکن کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس الہامی شری کی طرف توجہ دلائی گئی تھی۔

دبدبہ خسروی ام شد بلند
زلزلہ در گور نظامی گنبد

اور نیز اس الامام الہی کی طرف توجہ کیا گیا تھا۔ دیکھیں اس آسمان سے تیرے لئے برساؤں کا اور زمین سے نکالوں کا پرہ جو تیری مخالفت کرتے ہیں بکڑے جائیں گے۔ صحن میں ندیاں چلیں گی۔ سخت زلزلے آئیں گے۔ میں تجھے ایک عجیب طور پر عزت و ننگاروں سے آس کے ساتھ دنیا پر بڑا رعب ڈالوں گا۔ ہم نہیں جانتے کہ یہ وحی الہی اپنے اندر کیا کچھ پیش گوئیاں ہنوز مخفی رکھتی ہے اور جہاں ہم موجود نظام نواب میر عثمان علی خان صاحب بہادر بالقابہ گوان کی سند نشینی پر مبارک بادکتے ہیں وہاں ہم اس عرض کے پیش کردیے کو ضروری سمجھتے ہیں کہ حضور اُس تبلیغ کو ایک دفعہ توجہ کے ساتھ پڑھ یا سن لیں جو دو سال گزرے حضور کے والد ماجد کی خدمت میں پہنچائی گئی تھی۔ اُس پر توجہ کرنا حضور کے واسطے موجب برکات ہوگا۔ کاش کہ کوئی سلطنت کا حقیقی خیر خواہ ہمارے ان کلمات کو جو درد دل کا نتیجہ ہیں۔ والے دکن تک پہنچا دے۔ اُس نیاز نامہ کا لکھنے والا حضور نظام سے نہ دولت کا خواہاں تھا اور نہ جاہ کا طالب نہ کسی عزت و رتبہ کا خواہشمند۔ بلکہ اُس نے صرف اس شوق میں اس قدر تکلیف اٹھائی تھی اور ایک رسالہ لکھ کر اور نہایت خوشخط چھپوا کر اور شاہی تخت کے لائق جلد کر کے حضور میں بھیجا تھا کہ ہند کا سب سے بڑا والے ریاست اس مقدس پیغام سے بے خبر نہ رہے۔ تبلیغ کا اجر خدا کے ذمہ ہے۔ اور تبلیغ سے فائدہ حاصل کرنے والا اپنے نفس کا اور اپنے اہل عیال اور لواحقین کا بھلا کرتا ہے۔ ہم تو ہر بہانہ سے خدا کا پیام مخلوق خدا کو پہنچانا چاہتے ہیں۔

ساند
ما زمانہ نماند
نواب میر محبوب علی خان صاحب بہادر بالقابہ
مرث
اس واسطے ریاست حیدر آباد دکن کی وفات کی خبریں اور مشینے اور آپ کے حامد و ستاف اخبارات میں چھپ چکے ہیں۔ اور ناظرین اسے مطلع ہو چکے ہیں۔ حضور نظام صرف تین روز بیمار رہ کر ۲۰ ماہ رمضان کو اس عالم فانی کو چھوڑ گئے۔ حضور نظام کی سخاوت۔ شہ زوری۔ انصاف پروری۔ خوش نظمی۔ رحمہ اور ثنات کے سبب متذبح ہیں۔ ایسے خوبوں سے بھرے ہوئے بادشاہ کی وفات کا رنج اہل ہند کو عموماً اور اہل اسلام کو خصوصاً جھنڈا ہو سکتا ہے وہ ظاہر ہے۔ دنیا رفتی اور گذشتنی ہے۔ کون ہے جو اس میں رہا اور کون ہے جو رہے گا۔ اس دنیا میں ہوشیار رہو ہے۔ آئندہ کے واسطے اپنا سامان متیار کر لے۔ اور ہر وقت سفر آخرت کی تیاری میں مصروف رہے۔ حضرت مرشد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں :-

براست آنگہ بر موت وارد نگاه
بریدہ ز دنیا دو دیدہ براہ
سفر کردہ پیش از سفر سوئے یار
کشیدہ ز دنیا ہمہ زخت دبار

انسان جو نیک اعمال کرتا ہے وہ اُس کے ساتھ جاتے ہیں۔ اور اُس کے لئے توشہ عاقبت بنتے ہیں اور پیچھے بھی اُس کے لئے نیکی کی یادگار چھوڑ جاتے ہیں +

حضور نظام کی عدل گستری کی مداح ان کی تمام رعایا سے مگر ہم اس لحاظ سے خصوصیت کے ساتھ ان کے شکر گزار اور احسانمند ہیں کہ سلسلہ حقہ حیدر کے ممبروں کی ایک بڑی تعداد ریاست حیدر آباد کے مختلف شہروں میں حضور نظام کے زیر سایہ بڑے امن کے ساتھ اپنے دن گزار رہی ہے۔ ہاں اب تک یہ نہیں معلوم ہوا کہ جو خاص پیغام بنام صحیفہ آصفیہ (مستفہ حضرت خواجہ کمال الدین صاحب) حضرت امیر المؤمنین خلیفہ المسیح کے مراسلہ کے ساتھ حضور نظام بھیجا گیا تھا۔ اُس پر انہوں نے کچھ توجہ بھی فرمائی تھی۔ یادہ یونہی پڑا رہ گیا اور آپ

میں پانی دیا جاتا ہے۔
ہیں۔ خالی شاخوں پر پرے ہو۔ باند
خوشنما رہیں گی۔ غرض اصل ایمان ہے۔ ایمان کی فکر چاہیے۔ اگر ایمان حاصل ہو گیا۔ تو سارے بیڑے پار ہیں۔ ورنہ دو چار قدم چلے اور منہدم ہاں میں ڈبکیوں ڈوں۔ پچھلا حال پہلے سے بدتر ہوگا۔ ایمان ہی تھا جس نے عرب کے باور نشینوں کو چین سے سپین تک کا بادشاہ بنا دیا اور علوم و فلسفہ میں یورپ کا استاد بنا دیا +

اسی ایمان کو دوبارہ دنیا میں قائم کرنے کے واسطے اور اُس کو دلوں میں جانشین کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے اپنا ایک مامور اس زمانہ میں بھیجا۔ اور اپنے مکالمہ و مخاطب سے اُسے مشرت کیا۔ اس کو ہمارے واسطے ایک دردناک دل عطا کیا کہ وہ رات دن ہمارے لئے دعاؤں میں مصروف ہوا۔ اُس نے ہماری خبر خواہی کے لئے اپنی آواز آسمان تک پہنچائی۔ مگر افسوس کہ دنیا کے مسلمانوں نے اُس کی قدر نہ کی اور اُسے خیر نہ جانا۔

يَعْسَرَ عَلَى الْعِبَادِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ مِنْ رَسُولٍ اَكَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَعْجِلُونَ۔ اگرچہ وہ رسول ہمارے درمیان اب نہیں۔ مگر اُس کی روحانی قوت اپنا کام کر رہی ہے اور اُس کے خلیفہ اول صدیق ثانی حضرت نور کے پاک انفاس سے فائدہ حاصل کرنے کا ایک عظیم الشان موقع موجود ہے۔ مبارک ہیں وہ جنہوں نے خدا کی آواز کو سنا اور اُسے قبول کیا۔ ورنہ یاد رکھو کہ پہلے مسیح کی عداوت کا جو پھیل پہلے یہود نے پایا۔ وہی تلخ پیالہ تمہارے لئے تیار ہے۔ خدا کے غضب سے ڈرو اور توبہ کرو۔ اپنی حالت کی اصلاح کرو۔ اور اعمال صالحہ میں کوشاں ہو۔ یہی تمہاری ترقی کا راز ہے۔ تم مالویانہ مانو تمہارا اختیار ہے۔

من از ہمدردی ات گفتم تو خود ہم فکر کن باے
خود از ہر ایں روز است اسے دانا و ہشیارے

خود از ہمدردی ات گفتم تو خود ہم فکر کن باے
خود از ہر ایں روز است اسے دانا و ہشیارے

آگے رہی اپنی اپنی قسمت۔ حضرت مرشد مرحوم فرماتے ہیں۔

دریغ و دُرد قوم من ندائے من نئے شنود
نہر در سید ہم پندش گر عبت شود پیدا

حضرت خلیفۃ المسیح کے پر دُرد کلمات

جماعتِ توحید سے سُنے اور عمل کرے

عید کی نماز حضرت صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب نے پڑھائی اور انہوں نے ہی نماز کے بعد عید کا خطبہ پڑھا جو اسی اخبار میں ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ خطبہ عید کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے لائٹ کے سمارے سے کھڑے ہو کر ایک وعظ کیا جو درج ذیل ہے۔ آپ کی آواز بہ سبب ضعفِ علالت ان دنوں بہت دھیمی ہو رہی ہے۔ مگر اس وقت خاص خدا و اطاعت سے آپ نے بہت بلند آواز میں اپنی جماعت کو یہ دُرد ناک نصیحت سنائی جس سے سامعین پر رقت طاری ہوئی اور سب طرف سے استغفار اور رونے کی آواز آنے لگی۔ احباب کو لازم ہے کہ اس نصیحت کو توجہ کے ساتھ کئی بار مطالعہ کریں اور سب چھوٹے بڑے اس پر عمل کریں۔ خدا نے اپنے فضل سے ہم کو یہ نور عطا کیا ہے جس کے ذریعہ سے ہماری قوم کا شیرازہ بندھا ہوا ہے اور ہم دن رات حق و حکمت کی باتیں سنتے اور ہدایت کی راہ پاتے ہیں ایسا نہ ہو کہ ہم اس کی بے قدری کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور میں ملزمِ تضریر بنوینا کی لعن تو ہم سبنا سُن چکے ہیں۔ براگر خدا کو بھی ہم نے ناراض کیا تو پھر ہم سے بڑھ کر بد نصیب کوئی نہ ہوگا۔ میرے دوستو! دُعاؤں میں لگ جاؤ۔ اپنے گناہوں کی بخشش چاہو۔ ضد کو چھوڑ دو۔ صبر کی عادت ڈالو۔ اور کسی اختلاف میں نہ پڑو۔ یہ خیال نہ کرو کہ میرے بھائی نے اختلاف کی بات کی ہے میں بھی اس سے اختلاف کروں گا۔ بلکہ اختلافات کو مٹا

دو میرے دو

نہیں جسکے سبب۔

پڑی ہے۔ پس ہوشیار ہو جاؤ۔ حضرت

جو ”ان تنازعات کو نہ چھوڑے گا میں“

ہرگز اپنی جماعت میں نہ بھجھوگا۔ میں نے

ذیل کا مسودہ کاپی نویں کو دینے سے پہلے

حضرت صاحب کو دکھلایا۔ تب آپ نے اسکو

درست کر کے چھاپنے کے واسطے پاس کیا اور

فرمایا۔ ”جو ان تنازعات کو نہ

چھوڑے گا۔ میں اُسے کم از کم

اپنی جماعت میں ہرگز نہ بھجھوں

گا“

(ایڈیٹر)

میاں صاحب نے آج عید کا خطبہ پڑھا ہے اور گزشتہ جمعہ کے دن بھی انہوں نے لطیف و عظیم منہیں سنایا تھا۔ اور اگر تم لوگ نور کرتے تو وہ بہت ہی لطیف بات ہوتی۔ میں نے اُس خطبہ کی بہت قدر کی ہے اور اب بھی کرتا ہوں۔ وہ اپنے اندر نکاتِ معرفت رکھتا تھا۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ بہت سے شریف الطبع لوگوں نے اس سے فائدہ اٹھایا ہوگا۔ مگر بعض بلبلیہ الطبع۔ گندے۔ نابالگ اور بلبلیہ طبع لوگ ہوتے ہیں۔ میں ہنوز اُس خطبہ کی لذت میں تھا۔ اور اس سے مجھے فرصت حاصل نہیں ہوئی تھی۔ مگر میرے سامنے ایک خبیث طبع شخص نے ایک لمبا شکایتی نوکری کی غیبت میں مِش کر دیا۔ آہ۔ اُن معرفت کے نمکتنوں نے اُسے کوئی فائدہ نہ دیا۔ خدا کے کلام کی عجیب و در عجیب باتوں سے بھی ایسے لوگ کچھ حاصل نہیں کرتے تو ہم نہیں کیا کہیں۔ یہ گندے بیار ہیں۔ لطیف خدا بھی لٹکے مُنہ میں جا کر گندی ہو جاتی ہے +

میں نے تم سے معاہدہ لیا ہے کہ شرک نہ کرو۔ شرک کی باریک در باریک ساریں ہیں۔ بعض لوگ دُعا کے واسطے مجھے اس طرح سے کہتے ہیں کہ گویا میں خدا کا ایجنٹ ہوں اور ہر حال اُن کا کام کرادوں گا۔ خوب یاد رکھو۔ میں ایجنٹ نہیں ہوں۔ میں اللہ کا ایک عاجز بندہ ہوں۔ میری دانِ توان قوم کی ایک عورت تھی۔ خدا کے فضل نے اُسے علم

جیسے۔ ایسے۔ دُعاؤں میں نظر بٹا اور تم قسم قسم کے احاطہ میں دُعا کرنا مجھے بتایا گیا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے یہ تعلیم دی ہے۔ میں ان دُعاؤں میں کبھی بھی قبولیت کے اثر بھی دیکھتا ہوں۔ مگر جماعت کے بعض لوگ دُعا کرانے کی درخواست میں بھی شرک کی حد تک پہنچ جاتے ہیں۔ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کے سوائے کوئی تمہارا معبود نہیں۔ کوئی تمہارا کارِ مَن نہیں۔ میں علم غیب نہیں جانتا۔ نہ میں فرشتہ ہوں اور نہ میرے اندر فرشتہ ہوتا ہے۔ اللہ ہی تمہارا معبود ہے۔ اسی کے تم اہم سب محتاج ہیں۔ کیا تھنی اور کیا ظاہر رنگ میں اُس کی طاقت بہت وسیع ہے۔ اور اُس کا تصرف بہت بڑا ہے۔ وہ جو چاہتا ہے۔ کر دیتا ہے۔ اس کا ایک نظارہ اس امر میں دیکھو کہ تم بھی مرزا کے مرید ہو۔ اور میں بھی مرزا کا مرید ہوں۔ مگر اُس نے تمہیں پیکرِ کریم سے آگے جھکا دیا اس میں نہ میری خواہش تھی اور نہ مجھے پکری انسان کا احسان ہے۔ میرے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہ تھی۔ اور نہ یہ تمہاری کوششوں کا نتیجہ ہے۔ دیکھو میں بیمار ہوا۔ ڈاکٹروں نے کہا کہ اس کے بچنے کی اُمید نہیں۔ مگر میں زندہ ہوتا موجود ہوں۔ خدا ہی کا علم کامل ہے۔ اُس کا تصرف کامل ہے۔ اُسی کے آگے سجدہ کرو۔ اُسی سے دُعا مانگو۔ روزہ۔ نماز۔ دُعا و خلیفہ۔ طواف۔ سجدہ۔ قربانی۔ اللہ کے سوائے دُعا کے لئے جائز نہیں ہے ایمان شریوں نے لوگوں کے اندر شرک کی بائیں گھسا دی ہیں۔ کہتے ہیں قبروں پر جاؤ۔ اور قبر والے سے کہو کہ تو ہمارے لئے خدا کے آگے عرض کر۔ اسلام نے ہم کو اس طرح کی دُعا نہیں سکھائی +

سو تم شرک کو چھوڑ دو۔ اور چوری نہ کرو۔ جو شخص لو کر ہے اور اپنے فرائض منصبی کو ادا نہیں کرتا وہ چور ہے۔ جو شخص تجارت کرتا ہے اور اپنے لین دین کا حساب صاف نہیں رکھتا اور اُس کا معاملہ صاف نہیں۔ وہ چور ہے۔ اُس کے مال میں چوری

مراسلات

توضیح مزید

ادل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تہذیب و تمدن و جنازہ میں حضرت شیخین کی عدم شرکت کے متعلق گزارش ہے کہ یہ اعتراض بھی شیعہ صاحبان سے مخصوص ہے۔ اور اکثر جہلا کیا کرتے ہیں انبیاء و شیخین شیعہ علماء پر کہ وہ اپنے مومنین کو اس واقعہ کی کیفیت سے آگاہ نہیں کرنا چاہتے۔ ورنہ ان کی کتابوں اور کتب تواتر میں نہایت مفصل طور پر جو مذکور ہے وہ کافی ہے ہر دفعہ ہر اعتراض کی تشریح کیلئے ہفتہ و ماہ اخباروں کے کالم کماں کفایت کر سکتے ہیں مختصر کیفیت یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عائدہ مدینہ میں فوت ہوئے اور وہیں مطابق سنت انبیاء دفن ہونا تھا۔ حجرہ کی وسعت اسی قدر تھی کہ ایک وقت میں صرف دس آدمی جنازہ پڑھ سکیں۔ جنازہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی میدان میں نہیں رکھا گیا تھا۔ کہ ایک ہی وقت میں مسلمان جمع ہو کر جنازہ پڑھتے۔ بلکہ اسی خانہ حجروں جنازہ پڑھا گیا۔ اور تین دن تک مدینہ منورہ و مصافحہ کے پیر و جوان و خود سال اہل اسلام نے جنازہ پڑھا اور کوئی شخص بھی باقی نہ رہا جسے جنازہ نہ پڑھا ہو۔ دیکھو روضۃ الصفا و جلیۃ القلوب مجلسی جلد دوم و کافی و اکوئی شیعہ صاحب اس تصریح بیان کے بعد کہ کو تمام جنازہ پڑھنے والوں کی فرست دکھائے ورنہ یہ تصریح غلط ہوگی۔ اور پھر اس میں حضرات شیخین کا نام نہ لکھ تو ہم ذمہ دار۔ اعتراض کا دوسرا حصہ غالباً یہ ہوتا ہے کہ عین تہذیب و تمدن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت شیخین بغرض جب ریاست سقیفہ بنی ساعدی میں چلے گئے۔ وغیرہ وغیرہ +

لیکن دیکھنا یہ ہے کہ انکے جانیکا اصل سبب ہوت کو نسا پیدا ہوا۔ کیا انکے جاننے سے انصار دہاں جمع نہیں ہوئے تھے۔ اور ان میں خلافت کے سوال پر بحث نہیں ہو رہی تھی۔ جو الزام حب ریاست کا شیخین پر عائد کیا گیا ہے اس کے پہلے مستحق و مورد از روئے انصاف انصار ہیں۔ اور شیخین کے فضائل کتب شیعہ میں بالفرض نہ سہی لیکن انصار کے فضائل تو بکثرت ہیں۔ پھر ایسے بزرگوں سے ایسا فعل کیوں

و در خود بلا اجازت
در خوش بھری کلمات
ہیں۔ ان سے میرا دل بہت بخیرہ
انہوں نے مجھے بہت دکھ دیا ہے۔

عمر آپس میں لڑائیاں چھوڑ دو۔ کیسے چھوڑ دو
اگر دوسرا کوئی تمہیں کچھ کہے تو اس کی باتوں پر
صبر کرو۔ ایسا نہ کرو کہ وہ تمہیں ایک ورق لکھے
تو تم اس کے جواب میں چار ورق لکھو۔ صبر کے
سوائے کبھی لڑائی ختم نہیں ہوتی۔ میں نہیں جانتا
کہ میرا مدد کون ہے۔ میرا مدد وہی ہے۔ جو ان
معابدات پر عمل کرتا ہے جو اس نے میرے ساتھ
کئے ہیں۔ میرا مدد وہی ہے جو ان باتوں پر عمل
کرے جو حضرت صاحب نے حکم دینے کئے بعض
لوگ صرف تماشائے طور پر باتیں سنتے ہیں۔ وہ
بڑھکتے ہیں +

مجھے کوئی غیب کا علم نہیں۔ میرا زخم باجرے
کے دانہ کے برابر ہے۔ میرے گیارہ دوست
ڈاکٹروں نے بڑے بڑے زور سے علاج کیا ہے
مگر وہ اب تک اچھا نہیں ہوا۔ میں بچپن سے
شرک سے بیمار۔ لا الہ الا اللہ کا بدل مقصد۔
اور زبان سے قائل ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس خاندان
پر رحم کرے جس سے میں نے یہ پاک تعلیم پائی۔
محمد رسول اللہ کا اعتقاد لا الہ الا اللہ کا لہجہ خرو
ہے اس کو بھی میں نے ابتدا سے پایا ہے والکحل
للہ رب العالمین +

کوئی میری باتوں کو پسندیدگی سے لے یا
نا پسندیدگی سے۔ مجھے نہ اس کی پروا ہے نہ کسی
میرا کام اس وقت تبلیغ ہے۔ ہاں میرے دل
میں ایک جوش ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تمہارے
درمیان جو تنازعات ہیں وہ دور ہو جائیں۔ تم ان
جھگڑوں کو چھوڑ دو۔ ورنہ یاد رکھو کہ تم دنیا سے
نہیں جاؤ گے جب تک کہ وہ نہ پاؤ۔ لڑائی تلخ
نہ کرو۔ تو بہ کرو۔ جو حاضر ہے وہ سن لے۔ جو نہیں
اس کو حاضرین متناویں۔ جو تم میں ان باتوں پر
عمل کرنے والا ہے۔ اس کا بھلا ہوگا۔ اور جو نہیں
مانتا۔ اس کو میں اللہ کے حوالہ کرتا ہوں +

والسلام علیکم

ہے۔ جمل ساز۔ ٹھا
اکل بالباطل کرتے ہیں۔
تم شرک نہ کرو۔ چوری نہ کرو۔ بدکاری نہ کرو۔
بدکاری آنکھ کی بھی ہوتی ہے۔ بدکاری کان کی
بھی ہوتی ہے اور بدکاری زبان کی بھی ہوتی ہے
کسی بدکاری کے بھی نزدیک نہ جاؤ۔ کسی پرہیزگار
نہ باندھو +

ابوداؤد میں ایک حدیث آئی ہے حضرت
رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے فرمایا۔
کہ تمہاری طبائع خواہشات۔ چالی چلن۔ لباس۔
خوراک۔ تربیت۔ پرورش سب ایک دوسرے
سے مختلف ہیں۔ اس لئے تم لوگوں میں اختلافات
ہوتے ہیں۔ تم ایسے اختلافات کو مجھ تک نہ پہنچایا
کرو۔ ان سے میرا دل دکھی ہوتا ہے۔ میں تم کو میں
بھی اسی طرح کہتا ہوں۔ کہ ایسی باتیں مجھ تک نہ
پہنچاؤ۔ مگر تم پہنچاتے ہو۔ اور میرا دل دکھاتے ہو۔
تم میں بعض شریر۔ گندے اور ناپاک لوگ ہیں۔ وہ
تمہیں آپس میں لڑانا چاہتے ہیں۔ ان میں بغض
اور کینہ کا مرض ہے۔ وہ بڑھکتے ہیں وہ بہت بد
قسمت ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ تو بہ کریں اور جلد تو بہ
کریں۔ تم لوگ تفرقہ کو چھوڑ دو۔ اور جھگڑے سے منہ
موڑ لو۔ کوئی تمہارا اختلافی مسئلہ نہیں جس کا اللہ تعالیٰ
کے محض فضل و کرم اور اس کی تعلیم سے میں فیصلہ
نہیں کر سکتا۔ تم اکثر جاہل ہو۔ اور میں پھر
خدا نے مجھے علم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے نیکی
کی راہ پر آگاہی دی ہے۔ تم میں گندے باہم لڑالے
والے بھی ہیں۔ اور وہ سخت گندے ہیں۔ وہ اس
علم الہی سے غافل ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَا
تَنَازَعُوا۔ اور آپس میں جھگڑا نہ کرو۔ فَتَضْحَكُوا
پس ہوسے ہو جاؤ گے۔ وَكَذَٰلِكَ هَبَّ رِيحُكُمْ۔ اور
تمہاری ہوا جاتی رہے گی۔ تم نے مجھے دکھ دیا ہے
تمہاری تحریریں میں نے پڑھی ہیں اور ان سے مجھے
سخت رنج پہنچا ہے۔ تم میں سے بعض چھوٹے چھوٹے
لڑکے مجھ بڑھے کو سکھانے کی کوشش کرتے ہیں۔

انصار کے اجتماع اور سوال خلافت کے جھپٹنے کی خرابی پر ہمارے شیخ صاحبان توجہ ہی نہیں کرتے۔ کافی میں اتفاق سے مجھ کو ایک ایسی حدیث مل گئی جس سے اس خرابی کا انارہ ناظرین کر سکیں گے اس حدیث کا مضمون یہ ہے کہ ایت ظہر الفساد فی الہد والنجس کی تائید اس وقت معلوم ہوئی جبکہ انصار نے کہا منا امیر ومنکم امیر اب اس فساد کو روکنا لازم تھا یا نہ ؟ اور جنہوں نے بروقت روکا۔ انکا ہلکا شکوہ ہونا چاہیے یا نہ ؟ وفات رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک طرف تجنیز و تکفین کا کام تھا دوسری طرف دین کی حمایت اور ملت اسلام کی حفاظت۔ ان دونوں میں سے دیکھنا چاہیے کہ کونسا ضروری و مقدم ہے ہمارا خیال میں اس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پر فتوح کو روکنے کو بالاکام جکا کرنا جتنا مذکے واسطے تھا۔ (عجبا می و عجبائی للہ سرت العالمین) وہ کام مقدم تھا۔ خود خداوند کریم فرماتا ہے اَفَاَنْ مَاتَ اَوْ قُتِلَ اَلْقَلْبُتُمْ عَلٰی اَعْقَابِکُمْ۔ ان سب کو الین نظر ڈالنے سے منصف مزاج معترض خود غور کر کے کہ اعتراض کس قدر رکیم اور بیجا ہے +

کے کسی گھر کو جلا رہے۔
دوسرے کو پابہ زنجیر گھر
بریت لی گئی، لیکن جس شخص کا ایہ
ہے۔ وہ لا محالہ قرآن کی خبر کو ترجیح دے۔

روایت کو محض خیال کر کے دیوار پر پھینک دے۔
شیدہ مختار مبین اپنے ایمان بالفرائض کو پہلے ذرا جان
لیں تو بہتر ہوگا۔ پھر فرض محال اگر حضرت عمرؓ نے
ایسا فرمایا بھی تو اس کا جواب آیات فریقین وہی ہے کہ خلا
کا قیامت خیز مسئلہ جھڑا ہوا تھا۔ انصار اپنی جگہ کو تاش
تختے، بنی ہاشم حضرت رضیؓ کو مجبور کر رہے تھے عبداللہؓ
بن زبیر ہاشمی کے علاوہ بابا ابوسفیانؓ بھی بایں ضعف
پیری مصروف کا تختے۔ اس شورشِ مشرمانہ کا اندازہ
ائمہ کرام کی اس حدیث سے کر لینا چاہیے جس کا پور
ذکر کیا گیا ہے۔ یعنی **فَظَهَرَ الْعَسَاوُ فِي الْبَرْدِ وَالْحَرِّ** جس
حضرت عمرؓ نے دیکھا ہوگا کہ مجمع سے نکل کر اس فساد
کی تحریک جناب رضویؓ کے گھر میں بھی ہو رہی ہے
اور نہ صرف بنی ہاشم بلکہ دوسرے لوگ بھی سازش
کو مضبوط کر رہے ہیں۔ تو ممکن ہے انہوں نے ایسا
فرمادیا ہو۔ لیکن یہ فرمانِ محض تنبیہ کے لئے تھا۔ نہ
کسی عداوت کے لئے۔ اگر عداوت کے لئے ہوتا تو بعد میں
برادرانہ تعلقات مابین جناب رضویؓ کے اور حضرت
عمرؓ کے ہوئے۔ وہ ممکن نہ تھے بخلاف ان کے یہ ہے
جناب علیؓ نے اپنی صاحبزادی ام کلثومؓ کا نکاح حضرت
عمرؓ سے کر دیا تھا جس کا ذکر کتاب فروع کا فی کتاب البطلان
باب اللتونی عنہما زوجا صلا مطبوعہ کھٹھو میں بدیر
الفاظ ہے **اِنَّ عَلِيًّا تَوَفَّى عُمَرَ ابْنِي امِ الْكَلثُومِ**
فاطلاق بھالی بیتہ اور یہ تعلق مصاہرت کا کہ
آیہ یا ہما الذین امنوا لا تتخذوا عداوی
عدو لکم اولیاء کے صریح مخالفت ہے جو شام
رضویؓ سے بالکل بعید ہے کہ اس کے نزدیک ہٹ
ہوں۔ لفظ **وَلِئَلَّ** کے معنی کتب لغت میں فریق
دوست کے علاوہ مصاہرت یعنی خرد وادمانے
بھی ہیں اور عدوؓ کی ضد ہی میں ولی ایسا
فتہ روا الحج ۴

پس اگر شیخین برحق خلیفہ نہ ہوتے تو بحیثیت
جامعہ خلیفہ الرسول ہونے کے جناب علی کا فرض
تھا کہ وہ بھی حفاظت دین کی خاطر برضات شیخین
کے ایسی ہی سختی فرمائے۔ لیکن انہوں نے حفاظت

۱۔
تے تلوار سے اپنے دشمنوں
کو سیدھا کیا۔ اور سر درد و تامل نہیں فرمایا پھر حضرت
عمرؓ نے تو بطور فہمائش صرف زبان سے غائبہ بتول کو
جلائے کی دھکی دی ہوگی۔ اور وہ موردِ عذاب شدہ ہو
گئے۔ لیکن ان شیعہ قدیم پر کبھی غور نہیں کیا۔ جنہوں
نے کہا میں اہل بیت کے جیوں کو جلا کر رکھ کر دیا
سوم اغزوات میں جنابِ یحییٰ کا بھانگنا۔ اس
بارہ میں ہم کو علامہ شبلی کی تحقیق کا شکریہ ادا کرنا پڑتا
ہے۔ جنہوں نے الفاروق میں ہر ایک غزوہ کے
متعلق جنابِ عمرؓ کی موجودگی و شجاعت کو خاص طور
پر دکھلانے کا التزامِ نظر رکھا ہے۔ اس کثرت
کے ساتھ کوئی شیعہ کسی منافق کے بارہ میں بھی شول
غزواتِ نبویؐ و غنائیم میں ہزارندوز ہونے کو ثابت
نہیں کر سکتا +

شیعہ کی بے انصافی اور نادان دوست الہیہ
نبوی ہونے کا اسی سے اندازہ کر لینا چاہیئے۔ کہ
غزوات نبویؐ میں تو سب فتوحات کا سہرا جناب
مرضوی کے سرمبارک پر باندھتے ہیں۔ اور جناب
شیخین کو سب سے زیادہ بزدل اور بھگڑے بتاتے
ہیں۔ لیکن بعد وفات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسی
شاہ مردانہ کو انہی بھگڑوں اور بزدلوں کا دست
بستہ غلام اور دنیا جہان کا ڈر پوک بنا دیتے ہیں۔ اگر
غزوات نبویؐ میں سب فتوحات جناب مرضوی
کے دم قدم سے حاصل ہوئیں جس سے اہل سنت
چشم پوشی کرتے ہیں۔ تو اس چشم پوشی کا سب سے پہلے
الام خود خداوند کریم پر عاید ہونا ہے جس نے اس
امروافہ کے بیان کرنے سے انغاض کیا۔ کیا اچھا
ہونا اگر قرآن میں کسی جگہ لا فتی الا علی کا سیف
الا ذوالفقار کی آیت نازل کر دیتا۔ ہم اس موقع پر
حیران ہیں کہ قرآن کو مقدم رکھیں۔ یا محال روایات
ضعیفہ کو۔ قرآن میں جہاں تک غور کیا جاتا ہے۔ بلکہ
حتین وغیرہ جیسے نازک اوقات جنگ میں جو
فتوحات حاصل ہوئیں۔ نہ باوہ تران کا باعث اپنی
آسمانی تائید اور نزول ہزار ملائکہ جلتا ہے۔ نہ کہ بد

سیح موعود

القول الطیب

پُرانی نوٹ بک سے کچھ

سے مجھے اللہ تعالیٰ یہ توفیق دی کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوں (اور میری پہلی حاضری ۱۹۰۰ء کے موسم سرما میں تھی اور اسی میں عاجز داخل بیعت ہوا تھا) تب سے میری عادت رہی ہے کہ حضرت کے اقوال کو یاد رکھتا اور دوسرے احباب کو جا کر سناتا اور اکثر اپنی نوٹ بک میں لکھ لیتا۔ ان پرانی نوٹ بکوں میں سے کچھ ہدیہ ناظرین ہر اخبار میں آئندہ کیا جائے گا۔ انشاء اللہ

نوٹ بک میں عموماً مختصر نوٹ ہوتے ہیں جن سے اصل بات پر آجائے۔ لیکن بعض جگہ پورے الفاظ بھی محفوظ ہوتے ہیں (صادق)

۱۸۹۹ء کا ذکر ہے۔ عاجزان دونوں لاہور میں ملازم تھا کسی رخصت کی تقریب پر حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ فرمایا: قرآن شریف میں آیا ہے۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهُ۔ اُس نے نجات پائی جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا۔ تزکیہ نفس کے واسطے صحبت صالحین اور نیکوں کے ساتھ تعلق پیدا کرنا بہت مفید ہے۔ جھوٹ وغیرہ اخلاقِ مذمومہ دور کرنے چاہئیں۔ اور جو راہ پر چل رہا ہے۔ اُس سے راستہ پوچھنا چاہیے۔ اپنی غلطیوں کو ساتھ ساتھ درست کرنا چاہیے۔ جیسا کہ غلطیاں نکالنے کے بغیر اُٹلا درست نہیں ہوتا۔ ویسا ہی غلطیاں نکالنے کے بغیر اخلاق بھی درست نہیں ہوتے۔ آدمی ایسا جانوے کہ اُس کا تزکیہ ساتھ ساتھ ہوتا رہے تو سیدھی راہ پر چلتا ہے۔ ورنہ بہک جاتا ہے۔

دو دوست جن کے نام تھے ابو جریہ اور ابو جریہ اللہ تعالیٰ ان کے لئے دعا فرمائے۔

کلامِ اسیر

۳۔ اگست ۱۹۷۷ء ایک غیر احمدی کا

خط پیش ہوا۔ کہ ”مجھے آپ کے سیمویل جمعہ کے ساتھ اتفاق ہے۔ میں اپنے خیال کے مطابق کسی مسیح کی آمد کا منتظر نہیں ہوں۔ اور نہ کسی کی ضرورت ہے۔ اور نہ خلیفۃ المسیح کی ضرورت ہے۔ البتہ نیکوکار خدا پرست رہبروں کی ہر زمانے میں ضرورت ہے اور مرزا صاحب مرحوم اور جناب کی مثال جتنے بزرگ دنیا میں پیدا ہوں کم ہیں +

فرمایا۔ یہ مسئلہ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ایسے فقرات بولنے والے لوگ کیا مطلب اپنے الفاظ کا رکھتے ہیں۔ مرزا صاحب کا دعوے تھا کہ میں مسیح ہوں۔ احمدی ہوں۔ خدا مجھے ہمہ کلام ہوتا ہے وہ برابر اپنے امام سُناتے رہے۔ اب یا تو ایسا شخص اپنے دعوے میں سچا ہے اور اس قابل ہے کہ اُسے مسیح مان لیا جائے اور یا وہ خدا پر افراء کرتا ہے اور قرآن شریف میں لکھا ہے کہ مسیحی سے بڑھ کر کوئی ظالم نہیں۔ راہیں تو وہی ہیں۔ معلوم نہیں یہ تیسری راہ کہاں سے لوگوں نے فرض کر لی ہے +

۴۔ اگست ۱۹۷۷ء

روپے کی حرص کو چھوڑو فرمایا۔ انسان میں روپیہ کی خواہش کم نہیں ہوتی۔ ہر وقت روپیہ چاہتا ہے۔ میں نے ایک رئیس کو دیکھا کہ اسے کمبیا گری کا شوق تھا۔ چاہتا تھا کہ سونا چاندی بنالے۔ جب میں نے اُسے بہت بھجایا کہ یہ لغو بات ہے اور بدلائل اسے قائل کر کے اس نامعقول حرکت سے باز رکھنے کی کوشش کی اور اُسے کوئی جواب نہ آیا تو کہنے لگا۔ اچھا مولوی صاحب میں اس خیال پر پچانوے ہزار روپیہ خرچ کر چکا ہوں۔ اب تو میں بہت تجربہ کار ہو گیا ہوں اور سخن کی حقیقت سمجھنے لگا ہوں۔ آپ مجھے پانچ ہزار روپیہ اور خرچ کر دین۔ لاکھ تو پورا ہو جائے۔ پھر دیکھا جائے گا۔ جن لوگوں کے دلوں میں روپے کی حرص ہے۔ وہ حرص کبھی کم نہیں ہوتی +

منض جناب علی

پھر وہی خدا جو بن رہے غیور کے موقعوں پر مقابلہ شکنیں و کفار کو رومومنین کی کمریں بند کرنا۔ اور جنگ پر آمادہ کرتا ہے۔ خلافت کے موقع پر قبول شیعہ سب سے زیادہ دشمنانِ خدا اور رسول کے مقابلہ میں خلیفہ برحق کی نصرت و تائید سے کیوں ہاتھ اٹھا لیتا ہے؟ بلکہ اس خلیفہ برحق کے منی خوں کی تائید کرتا اور ان کی کامیابی کے سبب تازہ تازہ متباہر کرتا جاتا ہے جس سے لامحالہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ وہ خلیفہ برحق اس وقت نہ تھا۔ بلکہ کوئی دوسرا اور تھا۔ یا اس کی خلافت اس سنت قدیم سے دوسرے درجہ پر تھی جس کی نسبت اس کا نسبی وعدہ ہے کتب اللہ کا غلبہ انا و رسولی اور انا للنصر رسلنا والذین امنوا فی الحبوة الدنیا + والسلام علی من اتبع الهدی

حاکمائے الملوئین خادم حسین خادم۔ بھیرڑی

اعلان

انجمن احمدیہ ضلع سیالکوٹ کے ماتحت مولوی ابو محمد عبداللہ صاحب ساکن کھیو اخصیل پیر درکن ضلع سیالکوٹ میں صدر انجمن احمدی قادیان کے لئے ذابھی چندہ کی اجازت دیجاتی ہے احباب ہر طرح سے ان کی مدد کریں۔ انکے پاس انجمن احمدی سیالکوٹ کی طرف سے رسیدیں ہونگی۔ ایک رسید انکے پاس رہے گی اور ایک رقم دینے والے کو کاکٹ کر دیگے۔ (محمد علی سکڑی)

ضرورتِ ملازم

ہمارے ایک محرز احمدی دوست کو جو پنجاب میں فوجی رسالدار ہیں۔ ایک دیندار ملازم کی ضرورت ہے جسکے سپرد گھوڑے کی خدمت کے علاوہ گھر کے معمولی کاروبار ہونگے۔ تنخواہ مبلغ دس سٹش روپیہ ماہوار خشک یا اس کے قریب مفصل حالات مجھ سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ (لاٹیر)

ضرورتِ استاد

جامعہ احمدیہ میرٹھ کو ایک استاد کی ضرورت ہے جو چھوٹے بچوں کو قرآن شریف پڑھائے اور بڑوں کو ترجمہ قرآن شریف پڑھائے۔ خط و کتابت کے واسطے پتہ۔ منشی حامد حسین نانکھڑا احمدی دروازہ خیر محلہ میرٹھ +

مسلمان محنتی نہیں

فرمایا۔ آج کل کے مسلمان تو یہ چاہتے ہیں کہ کام کاج کچھ نہ کریں محنت مشقت کوئی نہ اٹھائیں۔ اور پھر کھانا پینا بھی اچھا ہو۔ اور کپڑا بھی عمدہ پہننے کو مل جائے۔ یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ بغیر وقت اور تکلیف کے دنیا میں کچھ میسر نہیں آتا۔ بالمقابل ہندو قوم محنت کرتی ہے۔ ہر ایک مشکل میں سے جس طرح بن پڑتا ہے گذر جاتی ہے۔ اس واسطے مسلمانوں کے بالمقابل کامیاب ہوتی ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ سستی کو چھوڑ دیں ہر بات کو مشکل اور تکلیف دہ کہہ کر گھر میں نہ بیٹھ رہیں بلکہ کام کریں۔ مومن بہادر ہوتا ہے وہ کسی کی بات سے خائف نہیں ہوتا +

مباحثہ تحریری ہونا چاہیے

مولوی صاحب نے احمدی برادران سے مباحثہ کرنا چاہا تھا۔ برادران میرٹھ نے یہاں خط لکھا۔ او یہاں سے شرائط مباحثہ لکھ کر روانہ کی گئیں جنہیں سے ایک یہ شرط تھی کہ مباحثہ تحریری ہوگا۔ اس شرط کو مولوی صاحب غیر احمدی نے منظور نہ کیا۔ اور جواب میں لکھا کہ ہم یہی لوگ خائف ہو۔ اس واسطے ایسی شرائط لگاتے ہو۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ عجیب بات ہے کہ وہ ہمیں خائف بتلاتا ہے کیا وہ شخص خائف ہے جو اپنے ہاتھ کی تحریر دشمن کے قبضہ میں دینا چاہتا ہے۔ یا وہ وہ شخص خائف ہے جو اپنی تحریر فریق مخالف کو دینا پسند نہیں کرتا۔ ہم تو کہتے ہیں کہ ہماری تحریر لے لو۔ اور اپنی بھی تحریر دو +

فرمایا۔ زبانی بحث میں آوازیں ہوا میں اڑ جاتی ہیں۔ ہر فریق پیچھے سے کہہ سکتا ہے کہ میں نے یہ بات کسی بھی یا نہیں کہی تھی۔ ہوا کے پرندوں کو کون پکڑے جو اس امر کا ثبوت ہو سکتے ہیں کہ آیا فی الواقع اس نے کیا کہا تھا۔ تحریر میں جو بات آ جاتی ہے وہ مضبوط ہو جاتی ہے۔ اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ اس واسطے ہم ہمیشہ تحریری مباحثات کو پسند کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں تحریر کا یہ فائدہ ہوتا ہے کہ ان لوگوں کے علاوہ جو حاضر ہوں۔ دوسرے لوگ بھی بعد میں ان تحریروں کو

پڑھ کر فائدہ اٹھائے۔ اپنی تعلیم کو کتاب کے فرمایا ہے۔ ذلالت الکتاب +

شرائط مباحثہ

اس ضمن میں ار ذکر کردینا ضروری معلوم

ہوتا ہے کہ جہاں کہیں احمدی احباب کو کسی مفت فریق سے مباحثہ کی ضرورت پیش آوے۔ وہاں مفصلہ ذیل باتوں کو ضرور مدنظر رکھنا چاہیے (ایڈیٹر)

(۱) شرائط مباحثہ وہاں کی جماعت کو خود بخود طے نہیں کر لینی چاہئیں۔ کیونکہ ہماری جماعت کے لوگ عموماً سیدھے سادھے ہیں۔ اور مولوی کی کارروائیوں سے واقف نہیں ہیں۔ انہیں چاہیے کہ شرائط مباحثہ جو ان کے نزدیک ضروری ہوں بعد وہاں کے مفصل حالات کے لکھ کر یہاں حضرت خلیفۃ المسیح کے پاس بھیج دیں۔ اور یہاں سے پھر شرائط مباحثہ جو لکھ کر بھیجی جائیں ان کے مطابق فریق مخالف سے فیصلہ کر لیں +

(۲) تاریخ مباحثہ خود بخود کبھی مقرر نہ کریں۔ کیونکہ بعض دفعہ یہاں سے کوئی صاحب جو اس مباحثہ میں پیش کرنے کے لائق ہوں۔ عین اُن تاریخوں پر روانہ نہیں ہو سکتے۔ اس واسطے یہاں سے دریافت کر لینا چاہیے۔ کہ کوئی تاریخیں مباحثہ کے واسطے موزوں ہوں گی +

(۳) مباحثہ ہمیشہ تحریری منظور کرنا چاہیے اس سے مخالفین کو بیہودہ باتیں بنانے اور گالیاں دینے اور بکواس کرنے کا موقع نہیں رہتا۔ نیز وہ بعد میں اپنے کہے ہوئے سے انکاری نہیں ہو سکتے۔ مگر تحریر نہ ہوتی تو آج کل کے مولویوں کا کوئی اعتبار نہیں۔ ابھی ایک بات کہتے ہیں۔ پھر ایک منٹ کے بعد منکر ہو جاتے ہیں +

(۴) بعض دفعہ مخالفین یہ شرطیں پیش کرتے ہیں کہ کسی کو حکمہ اور فیصلہ کنندہ مباحثہ میں مقرر کیا جائے۔ یہ بالکل بیہودہ بات ہے۔ ہمارے اور غیر احمدیوں کے درمیان مباحثہ کے وقت کسی ثالث یا فیصلہ کنندہ یا حکمہ مقرر کرنے کی ضرورت نہیں۔ موقع پر سننے والے لوگ خود اپنے واسطے فیصلہ کر سکتے ہیں کہ کس کے دلائل زبردست

اس کو قبول نہ کرے۔ غیر مذہب لے آدمی۔ سلامی عقاید کے فیصلہ کے واسطے مقرر کرنا کسی غیرت مند مسلمان کا کام نہیں ہو سکتا۔ اگر اس طرح مذاہب کا فیصلہ ہو سکتا تو آج تک جعفر مذاہب ہیں۔ ان میں کوئی اختلاف نہ ہو سکتا۔ غرض کسی خاص شخص کو کبھی حکمہ یا فیصلہ کنندہ نہیں بنانا چاہیے +

(۵) جس شہر میں مباحثہ ہو اس شہر کے چند معزز رؤس کو حفظ امن کا ذمہ دار بنالینا چاہیے۔ اور نیز گورنمنٹ سے اجازت حاصل کر لینی چاہیے اور چونکہ فریق غیر احمدی کی تعداد ہمیشہ زیادہ ہوتی ہے۔ اس واسطے یہ دونوں کام اُن کے سپرد کرنے چاہئیں۔ اور جب تک وہ گورنمنٹ کی اجازت حاصل نہ کر لیں۔ اور کسی رئیس کو حفظ امن کا ذمہ نہ بنالیں۔ اور ان ہر دو امور کے واسطے تحریری کاغذ نہ لادیں تب تک مباحثہ منظور نہیں کرنا چاہیے اور نہ دوسری شرائط طے کرنی چاہئیں +

۲۶۔ ستمبر ۱۹۱۶ء

نوقسم کے مفسد

فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ ایک جماعت بنانے کا

ارادہ کرتا ہے۔ اور کوئی مصلح دنیا میں بھیجتا ہے تو انہیں لوگوں میں سے جنگی وہ اصلاح کرنا چاہتا ہے ایک مفسد گروہ پیدا ہو جاتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم جیسے شاندار نبی کے زمانہ میں بھی ایسے مفسد کھڑے ہوئے۔ اور وہ نوطرہ کے آدمی تھے اور عموماً نوقسم کے ہی ہوتے ہیں۔ سورہ شعراء میں ان کی تفصیل ہے۔ یہ لوگ آپ کے کاموں میں بڑے ہارج اور مفسد ہوئے۔ وہ کوئی معمولی آدمی نہ تھے۔ بلکہ بڑے درجہ کے لوگ تھے۔ اس واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی شرارتوں کے سبب اور ان کے ہدایت کی طرف رجوع نہ کرنے کے سبب بہت غم اور حزن تھا۔ کہ یہ لوگ ہمارے کام میں رکاوٹیں ڈالتے ہیں۔ ایسے وقت میں خدا تعالیٰ اپنے

کرنے سے روکے اور پھر یہ فعل لغو ہے کیونکہ جعلت
کی اکا درص مسجد کا حکم ہے تو پھر تمام زمین سے
کوئی کسی کو نکال بھی نہیں سکتا مسجد شدہ ہوئے زمین +
فرمایا۔ اما ان تلقی۔ یہ ایک ادب تھا۔ جو
ساحران موئے کے کام میں آیا۔ اور اس برکت میں
ان کو ہدایت نصیب ہوئی +
فرمایا۔ فاوحس فی نفسہ خیفۃ موسیٰ
سے یہ نہ سمجھو کہ حضرت موسیٰ ساحر ہوں سے ڈر گئے
کیونکہ پیغمبران الہی کی شان میں آیا ہے۔ لاپیشہ
احد الا اللہ۔ پس ان کو خوف تھا۔ کہ لوگ
مرتد نہ ہو جائیں +

فرمایا۔ سرپ فرعون اس دوائی کو کہتے ہیں
جس کو آگ پر رکھنے سے ساپ بجاتا ہے مفرین
نے لکھا ہے کہ رسیوں میں پارہ تھا۔ آگ پر رکھنے
سے پلنے لگے۔ دونوں کا علاج عصا ہے جو حضرت
موسے کے ہاتھ میں تھا +

فرمایا۔ اس زمانے کے علماء فالفی الصیۃ
مسجد اسے سبق لیں کہ جب حق ظاہر ہو جائے تو
مان لیں۔ مگر سینے تو ناقص العلم طالعوں کو بھی
دیکھا ہے کہ وہ اپنی بات پر اڑے رہتے ہیں اور
نہیں مانتے +

جب میں رامپور تحصیل علم کے لئے گیا تو میرے
دل پر ہندوستانیوں کے علم کا بہت رعب تھا۔
ایک دفعہ شرح جامی کے ایک فقرہ پر بحث ہو رہی
تھی۔ میری سمجھ میں ایک جواب آیا۔ تو میں نے پہلے
سوال کی تقریر کی پھر اس کا جواب دیا۔ اس پر
لوگ کھلکھلا کر منہ پڑے۔ مجھے اس بات کی نشان
تھی کہ کسی سبب سے بڑے عالم کا پتہ لگ جائے۔

اس واسطے بیٹھے کہ جو آپ کا بڑا عالم ہے اسکے پاس
محاکمہ کراؤ۔ چنانچہ وہ ایک عالم کے پاس گئے وہاں
جا کر میں نے تمام معاملہ عرض کیا۔ تو انہوں نے میری
تصدیق کی اور کہا کہ مولوی صاحب آپ کا جواب
بالکل صحیح ہے۔ پس اس دن صرف مجھے مولوی
کھلانے کی خوشی ہوئی۔ کہ بچپلا پڑھا ہوا صحیح ہو گیا +
فرمایا۔ مسلمانوں کے علماء کا مذاق ایسا خراب ہو
رہا ہے کہ وہ کسی کی بات کو ماننا اپنی کسران سمجھتے
ہیں۔ انکی کتابیں دیکھ جاؤ۔ ان قلت فاقول اعتراض
علیہ۔ رد علیہ۔ فیہ سے پڑیں۔ میں نہیں نصیحت کرتا

رمایا کہ پانچ سال

میں

بائے کما کہ حزب البحر کے ذہن سے

بے شرطیکہ چلتے ہوئے دریا میں شیخ سے

سنا چاہئے۔ اور خود بھی پڑیں۔ بیٹھے یہ بھی تجربہ کیا

دریا میں حزب البحر کو سنا۔ خدا تعالیٰ نے مجھے جس

طرح اس دریا میں غرق ہونے سے بچایا اسی طرح

غلط پیر چہنہ سے بھی بچایا۔ اور اپنے ملنے کی حقیقی

راہ دکھائی +

ایک صاحب نے فرمایا قصیدہ غوثیہ کے پڑھنے

سے خدا ملتا ہے ایک اور کہنے لگے کہ درود مستغاث

پڑھو +

زمانہ طالب علمی میں ایک صاحب مجھے ملے تو

انہوں نے فرمایا۔ گناہوں سے بچنے کا علاج موت

کا یاد رکھنا ہے۔ یہ بات البتہ معقول ہے حدیث

میں بھی آیا ہے کہ موت لذتوں کو دور کرتی ہے اور

انسان کو خدا کی طرف متوجہ کرنا ہے +

بعض لوگ اپنے مریدوں سے غیر شرع کام

کراتے ہیں۔ ایک پیر کے پاس ایک مولوی مرید

ہونے کو گیا۔ انہوں نے اسے کہا کہ مولوی تیرے

سر میں علم کا کیڑا ہے۔ وہ اس طرح نکل سکتا ہے کہ

جس مسجد میں تم نماز پڑھاتے تھے اس کے محراب

میں کتبیا پاؤ۔ وہیں نیچے دے +

غرض بہت سے لوگ ہیں جنہوں نے خلقت

کو جناب الہی کی راہ سے روک دیا ہے +

میں نے بہت دنیا دہی ہے اور بہت گناہیں

پڑھی ہیں۔ مگر کوئی کتاب میں نے دنیا میں ایسی

نہ دیکھی نہ پڑھی نہ سنی ہے جو قرآن شریف کے برابر

ہدایت نامہ ہو +

فرمایا۔ پولیس کا محکمہ ایسا ہے جیسی بدلتی

ایک حد تک سودمند ہو سکتی ہے +

فرمایا۔ دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ایک یہی

ایک دنیا دار۔ بربید ان بخیر جا کہ من ارضکم

بسحرا ویدھا بطریقکم المثلہ کہہ کر دونوں

کو بھڑکا یا ہے +

فرمایا۔ میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ کسی کو

اپنی مسجدوں میں غماز پڑھنے۔ روٹی۔ پانی سٹخ

نہ کر۔ بہت ظالم ہے جو خدا کی مسجد میں اللہ کا ذکر

قاضی مفتی کے سامنے۔

نے شراب پی ہے۔ تو وہ گواہ طلب کرینگے۔ لازم

سے جواب طلب کرینگے۔ ممکن ہے وہ انکار کرے

یا بیماری کا عذر کرے کہ ڈاکٹر نے پلا دی۔ یا کہ

کسی نے جبراً پلا دی۔ سب باتوں کو شک قاضی فیصلہ

دیگا۔ اور اسے بری کرے گا یا سزا دیگا۔ لیکن یہ اس

کا کام نہیں کہ وہ نصیحت شروع کرے۔ برخلاف

اس کے ناصح کا یہ کام نہیں کہ وہ تحقیقات کرے کہ

آیا جو شخص اس کے سامنے ہے اس نے فی الحقیقت

کوئی برا کام کیا ہے یا نہیں۔ بلکہ اس کا کام نصیحت

ہے وہ شہکی کی خوبیاں ظاہر کرتا ہے اور بُرائی کی

بدیاں بتا دیتا ہے +

فرمایا۔ مجھے قاضی مفتی بننے کا شوق نہیں

میں جو کچھ کتنا ہوں۔ یہ ناصحانہ باتیں ہیں بعض لوگوں کو

غلطی لگتی ہے وہ خیال کرتے ہیں کہ انہوں نے پیر

معاملہ میں کوئی تحقیقات نہیں کی اور نصیحت کرتے

ہیں۔ لیکن نصیحت کے لئے تحقیقات کی ضرورت

نہیں +

فرمایا۔ میں بہت

خدا کے ملنے کی راہ | بزرگوں سے جو بزرگ

اور عالم اور صوفی مشہور ہیں۔ ہمیشہ دریافت کرتا رہا

ہوں کہ خدا کے ملنے کی کوئی راہ ہے +

ایک صاحب نے فرمایا کہ عشق مجازی سے عشق

حقیقی حاصل ہوتا ہے۔ پہلے کسی خوبصورت عورت

کے عاشق بنو۔ پھر اس عشق سے خدا کا عشق پیدا

ہوگا۔ کس قدر لوگ اس طریق سے زنا اور بد نظری

میں گرفتار ہوئے ہیں۔ اور اسی طرح چرس کا سجا۔

ایفون۔ بھنگ کی عادتیں ایسی بد صحبتوں میں پڑ کر

لوگوں کے شامل حال ہو گئی ہیں +

بعض لوگ اس گند میں اور بھی آگے بڑھے

ہیں وہ کہتے ہیں کہ خوبصورت لڑکوں کا عشق کماؤ +

ایک اور سے ہم نے پوچھا تو وہ فرمائے لگے

کہ راگ سے بڑھ کر کوئی شے خدا سے ملائی والی نہیں

میں نے کہا۔ اچھا اب میں بھی وہ راگ سنوایے۔ جس سے

ہوں کہ جب حق بات ہو۔ تو اسے فوراً مان لو۔ اور اس پر مباحثہ مت کرو +

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تم کو پاک کرے۔ تم گالیاں زبان پر نہ لاؤ۔ نہ غضب میں آؤ۔ نہ حرص کرو۔ ناعاقبت اندیشی سے ڈرو۔ میں دعا کرتا ہوں۔ تمہیں ایمان نصیب ہو۔ عمل صالح کرو۔ جنت عدن میں داخل اور خدا کے حضور مومن بن کے جاؤ +

۱۱۔ اگست ۱۹۰۷ء

فرمایا۔ جب ظلم حد سے بڑھ جاتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ پکڑ لیتا ہے۔ اس میں کسی فرعون کی خصوصیت نہیں۔ بلکہ اگر مرزا بھی ایسا ہوگا تو وہ بھی پکڑا جائے گا +
ابن ابی لیلیٰ کے پاس ایک مجرم پکڑا آیا۔ آپ نے اسے سزا دی۔ مگر نرم۔ اس نے عرض کیا کہ پہلی دفعہ کا جرم ہے تخفیف فرمائیے۔ آپ نے دُعا سن کر دی اور فرمایا کہ تم نے جھوٹ بول کر عدالت کی توہین کی +

ایک شخص نے پوچھا کہ حضرت وہ تو رحم کے قابل تھا۔ آپ نے سزا بڑھا دی۔ فرمایا خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ویفوعن کثیر۔ جس سے معلوم ہوا کہ وہ پہلی دفعہ نہیں پکڑتا۔ پس اس کی گرفتاری اس کو ثابت کرتی ہے کہ یہ جرم کئی دفعہ اس سے ہو چکا ہے۔ آخر دوستوں نے اس مجرم سے منوالیا کہ واقعہ میں یہ جرم کئی دفعہ کر چکا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ سزا فرماتا رہا +

فرمایا۔ علم تو جہ کا یہ مسئلہ ہے جب انسان کسی امر پر پورا بھروسہ کر لیتا ہے تو پھر خطرہ نہیں رہتا فرمایا۔ جب کسی حاکم سے تکلیف پہنچے تو سچا اس کے کہ اس حاکم کا مقابلہ ہو۔ اپنے اعمال کی اطلاع کرو۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کذلک لونی بعض الظالمین بعضنا۔ پس جب تک تم خود ظالم نہیں تم پر ظالم کوئی نہر کرے گا +

فرمایا۔ امام ابوحنیفہ کے بارے میں لکھا ہے ہے۔ آپ نے بارش میں ایک لڑکے کو دوڑتے دیکھا فرمایا علیٰ رسلک یا صبتی منزلتہ وذلقتہ لڑکے نے کہا میں گروں گا تو میرا ہی پاؤں ٹوٹے گا آپ نسیل کر چلے کہ آپ کے پھسلنے سے جان بھسلیگا امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر کوئی نصیحت

مجھے مؤثر سمیر

میں بھی قرآن مجید برس۔

کے ساتھ سناتا ہوں۔ بہت۔

اپنے ذوق کے ہیں۔ انکو علیٰ العموم ظاہر ہے۔ بھی دعا چاہیے۔ کیونکہ اگر میں غلطی کروں تو اس کا اثر بہت وسوسہ ہے +

فرمایا۔ لوگ کہتے ہیں فلاں زبان محدود ہے محدود کیا ہونی ہے عقل و فصاحت و قوم خود ہی زبان کو وسعت دے لیتے ہیں۔ طغیان کہتے ہیں مذہبی حد سے باہر نکل جانے کو۔ انبیاء بھی جب آتے ہیں تو حدود اللہ مقرر کرتے ہیں۔ جو قوم ان سے گزرے اسے طاعیہ کہتے ہیں +

فرمایا یث فجلت الیاب للزخی سے استنباط ہوا کہ نماز میں اول وقت جانا چاہیے +
فرمایا۔ الناس علیٰ دین ملوکھم حاکم قوم کا اثر محکوم پر ضرور ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر بال ہی لو سکھوں کے عہد میں لوگ بڑے بڑے بال رکھتے تھے۔ مگر اب قینچی سے ایسے کتراتے ہیں کہ گویا میں ہی نہیں۔ پھر بھی بعض برداشت نہیں کر سکتے +

اسی طرح فرعون اور اس کی قوم گائے پرست تھے اسی لئے اس کا تاج گو کہی تھا۔ بنی اسرائیل پر بھی اس کا اثر ہوا۔ اور اس عظمت کو نکالنے کے لئے حضرت موسیٰ کی معرفت حکم آیا ہوا کہ وہ درشی گائے ذبح کر دو۔ ان اللہ یا مہر کھانڈ تذبحوا بقرة اور اللہ حکم دیتا ہے کہ گائے ذبح کر دو +
لوگ رسوم کے بہت تاج ہیں جتنی دولت مند قوم ہے ان کے نزدیک گینو ہتیا۔ حرام ہے ہزاروں لاکھوں بکرے ذبح ہوتے ہیں۔ اور زور نہیں مچاتے۔ برضات اسکے گائے پر شور مچاتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ گائے ذبح کرنے کا رواج عام نہیں کیا گیا +

فرمایا۔ چار باتیں ہوں تو اللہ معاف کر دیتا، (۱) آدمی اپنی اصلاح کرے + (۲) ایمان لائے + (۳) عمل صلح کرے + (۴) جو بڑی بات چھوڑ دی ہے۔ اسکے بالمقابل اچھی بات اختیار کرے +

ن سے بچو۔ حدس لی نقد
ہمارا پکڑو +

فہرست مباحث

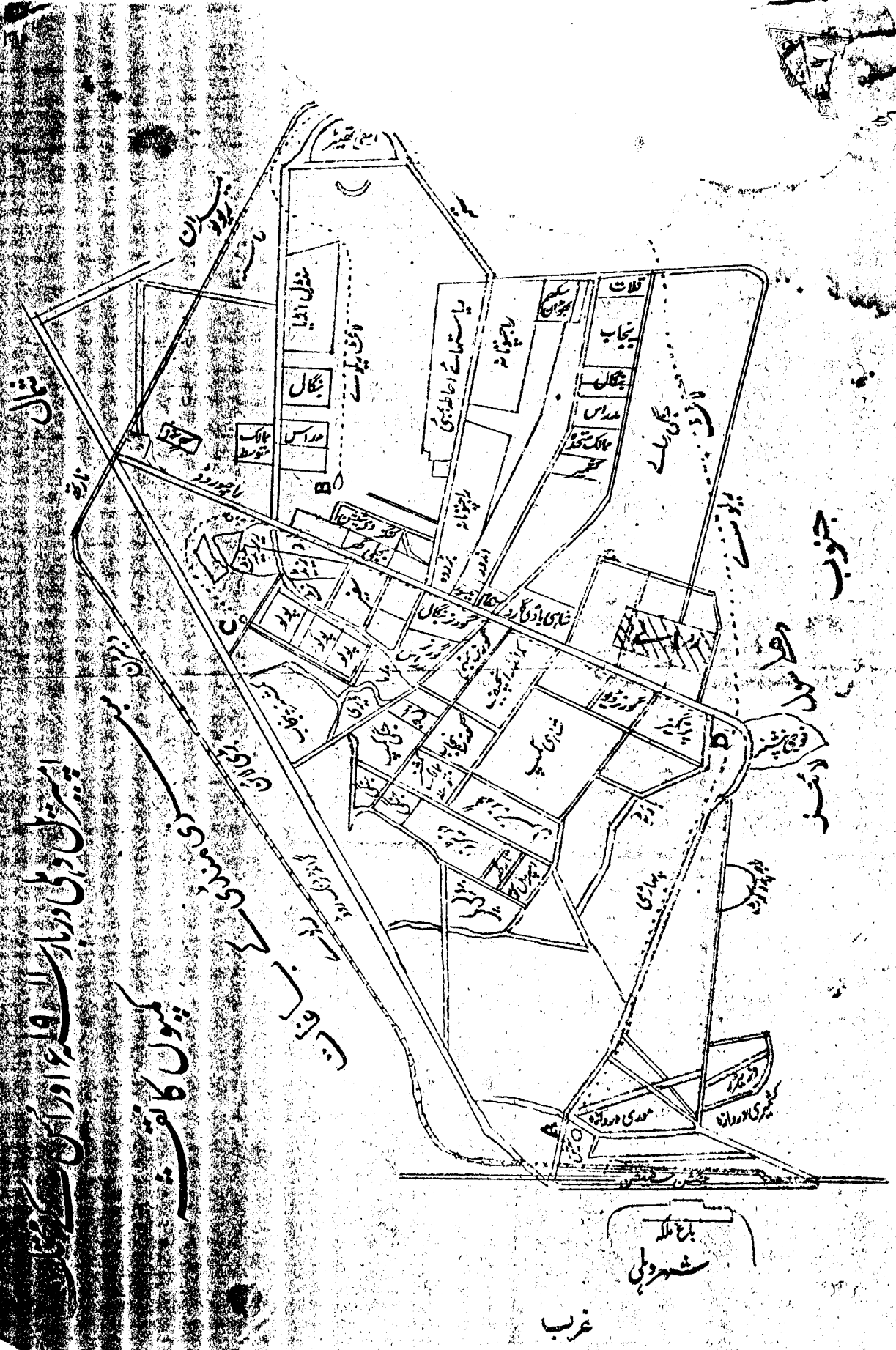
پہلے اخبار بدر میں نے بیعت کنندوں کے نام چھپا کرتے تھے۔ مگر افسوس ہے کہ بربد عدم گنجائش ایک عرصہ سے یہ سلسلہ بند ہے۔ اب پھر اس سلسلہ کو شروع کیا جاتا ہے اور بیعت کنندوں کے نام ہر ہفتہ انشاء اللہ لکھے جایا کریں گے۔ پہلے ان کے نام لکھے جاتے ہیں جنکے اس عرصہ میں لکھے جانے سے رہ گئے ہیں +

۵۴۶۳
سمات محبوب بی بی صاحبہ ہمشیر و میر شادی حیدر آباد کو حافظ محمد عبد المجید۔ ڈاکٹر کارخانہ میاں کشی کریم بخش ایڈیٹر تاجران کوہ منصوری

میاں محمد دین صاحب۔ معرفت خدا داد رانیہارست کورز کراچی
ملاں احمد جی صاحب عطار۔ بازار چڑو اکو بان شہر شاہ پور
چوہدری دیوان خان صاحب۔ موضع دیولی تحصیل فٹوال
میاں نور الدین صاحب موضع سید۔ ڈاکٹر بزرگوال ضلع
منشی محبوب الدین صاحب ملازم دسٹریکٹ کشر آبی سی

برکش ایٹ اولیہ
سمات ربیعہ صاحب۔ بنوں معرفت عبدالستار صاحب ہاجر
میاں محمد حسن صاحب ملازم بانکاٹری سرائے ملل بابا
دروازہ چرسیاں کوہاٹ
منشی محمد سیف الدین صاحب صدر قانون گو۔ نور اللہ بیچپٹا
میاں نور الدین صاحب ہریالی ضلع بلہاری معرفت عبدالغفور
میاں جان خاں۔ مسکوٹ۔ توپخانہ۔۔۔۔۔ میرٹھ
شہد شیر علی۔۔۔۔۔

بابو عبدالغنی
بابو احمد جی صاحب اسٹینٹ اسٹیشن ماسٹر۔ کوہاٹ
چوہدری شیر محمد صاحب۔ کنگرا نوالی۔ ضلع میاں کوٹ
سمات رسول بی بی صاحبہ اہلیہ رحیم بخش۔ ڈاکٹر راجہ ناتھ
سمات سیدی بی بی صاحبہ اہلیہ فیض احمد صاحب
موضع طالب پور۔ ضلع گورداسپور



جنگ بدر سے یکجنگ یرموک تک ۲۸

دعوت اور غیرت انگیز واقعات تاریخ اسلام کے رسالوں میں شائع ہوئے ہیں۔ جن سے تمام دنیا جنگ حیران اور شہد پر جلی آتی ہے۔ اور جن کے مطالعہ سے عجیب فرائی اثر دل پر پڑتا ہے اور دین و دنیا کی فلاح حاصل ہوتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی رائے ہے کہ یہ سلسلہ اہل اسلام کے لئے نہایت مفید ہے۔ جمعہ ۲۸ صفر قیمت ۱۰۰ محمول صاف + المشاہدہ علامہ فاضل صوفی ایڈیٹر تاریخ اسلام شہر سیالکوٹ

پیغام شرفا - یا دواء نور

امراض کے دغیبہ کے لئے سفر و حضر میں نعمت الہی ہے فی شیشی پیچ - حکیم محمد محمد اعظم - بھیرہ - پنجاب +

بیعت نامہ

ریلوے ساکن موضع نواز گڑھ ضلع سلطان پور کا ہوں بیل اقرار کرتا ہوں کہ میں نے غلام احمد صاحب علیہ السلام سے بیعت کی ہے اور آپ کی آواز اللہ کی آواز تھی اور چہرہ یقین رکھتا ہوں کہ قرآن شریف خاتم کتب ہادی ہے اور اب اس وقت سے اس وقت تک کہ قریش داخل ہو جاؤں شرک سے منتخب رہوں گا اور جو وقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے آؤں کرتا رہوں گا۔ لہذا بحضور حضرت خدا بین نور الدین خلیفۃ المسیح کی خدمت میں عرض ہے کہ مجھ کو تین عجیب اللہ کی بیعت قبول فرما کر نام میرا صوفیہ اخبار بدر فرمایا جائے تاکہ ہر خاص و عام کو ظاہر ہو ویدا ہو جاوے۔ والسلام جیسا اللہ طالب علم درس جامع العلوم کانپور +

جلسہ سیالکوٹ

احمدیہ قرار دیا تھا۔ جو نہایت کامیابی سے ہوا۔ قصہ ذیل صاحبان نے تقریریں کیں۔ مولوی سرور شاہ صاحب۔ خواجہ کمال الدین صاحب۔ مولوی محمد ساجد صاحب۔ مولوی غلام رسول صاحب۔ راجہ ساجد صاحب۔ مولوی فتح محمد صاحب۔ مولوی صدر الدین صاحب۔ چوہدری نصر اللہ صاحب۔ حاضرین و مساجدین کی تعداد چوبیس تین بہت بڑی ہوتی تھی۔ انتظام قابل تعریف تھا +

عاجزہ رقم کو بھی اس جلسہ میں شامل ہونیکا حکم ہوا تھا۔ اور میری بھی ایک تقریر ہوئی۔ لہذا جمعہ سے یک

تبدیلی

میں خواہشمند ہوں کہ میرا بیان رہنما جامعہ مطلع کیا جاوے تاکہ میں کسی بھائی کی جو سفارشیں طے آئے خدمت کر سکوں۔ اور انکی صحبت سے مستفیض ہو سکوں کیونکہ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ باعث ناواقفیت اور بے علمی کے ایک اچھے بھائی کی صحبت سے محروم رہ جاتا ہے۔ اس واسطے عرض ہے کہ بندہ اخبار بدر شائع کیا جاوے کہ میں چھوٹا کٹ اسٹیشن ضلع مظفر گڑھ پراستیشن ہوں۔ اور اگر کسی بھائی کا اس طرف آئیکا اتفاق ہو تو وہ میرا کر کے مجھے ملے اور اگر کچھ فرصت ہو تو میرے پاس پھر کر اپنی صحبت سے فیض مندرکے اراقم قائم علی اسٹیشن ماسٹر محمود کوٹ ضلع مظفر گڑھ (۱) حاجی ابی میں صاحب درخواست جنازہ

نام نامی سے اکثر احباب واقف ہیں کہ ہم خیر خواہ افسوس کے ساتھ شائع کرتے ہیں کہ حاجی صاحب لاہور میں مرض بھیسہ گرفتار ہو کر وفات پا گئے براداران احمدیہ لاہور نے ہر طرح سے بلا در مرحوم کی عیاد کی اور تجزیہ و تحقیق و تدفین میں اس مسافر کی امداد کی۔ برادر مرحوم ایک مخلص جو شیعہ احمدی تھے۔ یابی ہمت اور کچھ کے مطابق سلسلہ کی خدمت میں حضرت رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت نصیب کرے۔ ان کے فرزند ارجمند مولوی خیر محمد صاحب کو اور ان کے دیگر پس ماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور احباب گجرات کو ان کا تم البذل عطا کرے + احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ مرحوم کا جنازہ پڑھیں۔ مرحوم کی وصیت تھی کہ انہیں مقبرہ بہشتی میں دفن کیا جائے۔ اس واسطے ان کی لاش طور امانت سرور لاہور میں دفن کی گئی ہے + (۴) ہمارے مکرم دوست سردار محمد ایوب صاحب رسالہ مراد آباد سے اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے والد بزرگوار بجا رضہ من اسہال منتقل ہو کر اس عالم فانی سے رحلت کر گئے ہیں۔ اور احباب سے درخواست دعاے مغفرت کرتے ہیں +

ذکر الہی

بلد پورس قادیان



Reg. No. 2. CC

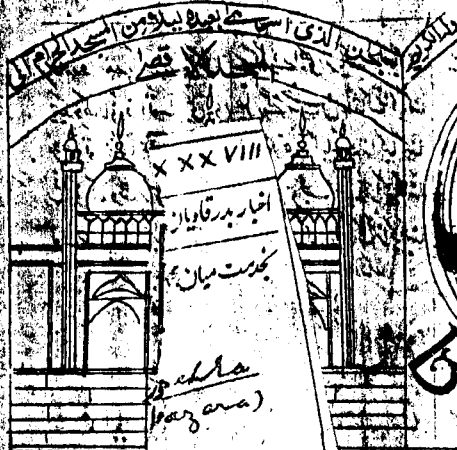
شماره ۲۷۸

پیشانی محمد یعقوب صاحب دیکر

پیشانی ہائیر مینسٹری

man

(H)



Reg. No. 2. CC

CC LXXXVIII

بیت شریعت کا بیعت مزار غلام احمد

مورخہ ۸ اشوال ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۲ اکتوبر ۱۹۱۱ء مطابق ۱۲ اکتوبر ۱۹۱۱ء

بجائیو اگر تادیاں و گے تم

ایڈیٹر محمد رفیع صاحب مدنی

نور دین مصطفیٰ پاؤ گے تم

بیت شریعت

بیت شریعت

بیت شریعت

بیت شریعت

بیت شریعت

بیت شریعت

بیت شریعت

بیت شریعت

بیت شریعت

بیت شریعت

بیت شریعت

قلوہ متدر پاک نرا کیا گستا
سم کو کرے ابھی تریک تریا کیا گستا
جیکو دکھائی ذرا تو نے بجلی اپنی
جل کے جسے خستہ خستہ کیا گیا گستا
نوع کو تو نے کیا جسم بشر میں اصل
عاک کو خوب کیا یک تریا کیا گستا
سار کی آمد و شر پر فقط نوشت
یہ بھائی پر عجب ڈاک تریا کیا گستا
تو نے سب پر لکے بہتری انسان
اک ہڈی کا ہوا ناک تریا کیا گستا
(اشک)

کلام سچ موعود

۱۸۹۹ء کی نوٹ بک سے کچھ
فرمایا۔ رات کے وقت جب سب طرف خاموشی ہوتی
ہے اور ہم اکیلے ہوتے ہیں۔ اس وقت بھی خدا کی یاد میں دل
ڈرتا رہتا ہے کہ وہ یہ نیاز ہے۔

فرمایا جب انسان کو کامیابی حاصل ہو جاتی ہے اور عموماً
اصیبت کلمات نہیں رہتی۔ تو شخص اس وقت افسوس کو اختیار
کرتے اور خدا کو یاد رکھتے وہ کامل ہے۔

چوں بدولت بری مست نگردی مروی
عاجز نے اپنا ایک خواب حضرت کے حضور میں عرض کیا تھا
جرات کو دیکھا تھا اور صبح پورا ہوا۔ فرمایا جس چیز کا جو نہیں
اور وہ چیز موجود نہیں۔ اللہ تعالیٰ پہلے سے اس کی خبر دیتا ہے
دہریہ لوگ کیوں اس پر غور نہیں کرتے؟

فرمایا مجھے الہام ہوا ہے۔ گورنر جنرل کی دعاؤں کی
قبولیت کا وقت آگیا۔

فرمایا۔ گورنر جنرل سے مراد روحانی عمدہ ہے +

مبارک - مبارک - مبارک

درس مسجد
قصے میں
اللہ تعالیٰ کا ہزار ہا شکر ہے کہ گذشتہ
سیرہ ۱ اکتوبر ۱۹۱۹ء حضرت خلیفۃ المسیح
نے پھر درس قرآن شریف مسجد اقصیٰ میں

شروع کر دیا ہے۔ فالج اللہ تعالیٰ جن دونوں حضور کی طبیعت
علیل تھی۔ اور شیطان اپنے دوستوں کے کانوں میں بد خبریں
حضور کے متعلق پھونکتا پھرتا تھا۔ ان دنوں جماعت احمدیہ کے
بہت سے مقدس مبروں نے خواب میں یہ دیکھا تھا کہ حضور صلی علیہ
کی طرح مسجد اقصیٰ میں درس دے رہے ہیں اگرچہ مسجد اقصیٰ میں
آپ کی وفات ہو چکی ہے۔ مگر باقاعدہ درس کے شروع کرنے
کا یہ پہلا دن ہے حضور کو درس کی واسطے مسجد میں دیکھ کر بہت
احباب اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو یاد کر کے خیر پراب ہوئے تھے اور
دل خدا تعالیٰ کے شکر میں سجدہ میں تھے۔ درس قرآن شریف

میں بھی سجدہ کا موصوفہ... یہ بات ہے کہ جہاں سے
درس شروع ہوا وہ آیت بھی خدا تعالیٰ کے فضل کا ذکر کرتی
ہے۔ پارہ ۱۹-۱۶۔ رکوع ۱۶۔ ولقد اتقنا داؤد وسليمان علما
ذکرا الحمد لله الذي فضلنا على كثير من عباده المؤمنين
حضور والا کو بھی اللہ تعالیٰ نے اپنا خاص علم عطا فرمایا
اور مومنوں پر اتنی بڑی فضیلت دی ہے کہ انہیں مومنوں
امام بنا دیا ہے۔ اور صیحا کو سلیمان کے قابو میں جن آتش اور
طیر تھے۔ ایسا ہی حضور کے قابو اللہ تعالیٰ نے سخت اور
مستند اور زم مزاج لوگوں کی ایک جماعت ایسی طرح
کردی ہے جس سے اس کے خاص فضل کا اظہار ہوتا ہے۔
(خالق اللہ شتم اللہ الحمد)

ضمیمہ کے درس کے متعلق مشورہ

اب جیسا کہ احباب کو معلوم ہو
چکا ہے حضور نے درس انہیں
پارہ سے شروع کیا ہے لیکن

اخبار کے ساتھ درس ۲۸ پارہ تک چھپ چکا ہے۔ احباب
کا کیا مشورہ ہے۔ آیا بیچھلے دو پارے پورے کئے جائیں یا
یہیں سے دوبارہ شروع کر دیا جائے۔ جلد مطلع فرادیں +
۳۔ گذشتہ آیام میں انجمنائے احمدیہ کے
انجمنہما اجماعاً
جلے شد اور سیالکوٹ میں ہوئے۔

نادون جرائی ہے کہ تمام احمدی اور غیر احمدیوں نے عبد کی
نمازوں میں شامت خاصا صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ کے پیچھے
آدا کی۔ مونگیر اور بیجا پور میں مخالفین سیرے بہت شور
مچا رکھا ہے۔ اور احمدی برادران کو ہر طرح سے ایذا دیتے ہیں
بلکہ ایسا ظلم روا رکھا گیا ہے کہ ایک احمدی کو اس کے گھر میں
آکر بیٹایا گیا کہ نوٹس نوٹ نہ کرگی۔ اور ان ظالموں کا قرار
واقعی اس قدر کرگی۔ علاوہ سرگود کے بعض مولویوں نے
ہماری جماعت کے علماء کو جیلنگ دیکر خواہ مخواہ ان کی تکلیف دی
جب ہم اسے احباب واپس بھیجے۔ تو کوئی غیر احمدی مولوی
المقابل نہ آیا۔ سوائے ایک کے جسے کچھ نظر نہ آتا تھا۔ اس
نے بھی مباحثہ اڑا کر کیا۔ اور ہم اسے علماء لاچار واپس لے گئے

۸۔ اکتوبر کو صدر انجمن احمدیہ قادیان کا اجلاس ہوا۔ برتا
کی انجمن کے لائق کارکن سکرٹری ڈاکٹر غلام دستگیر صاحب
اپنی حساب کی کتاب میں ساتھ لائے تھے۔ محاسب نے ملاحظہ کیا
قابل توثیق پایا۔ دیگر انجمنوں کو بھی اس کا نمونہ اختیار
کرنا چاہیے +

انتخاب قادیان
حضرت خلیفۃ المسیح بفضلہ تعالیٰ ہجرت

۲۵۳
میں زخم کے معنی... میں ڈاکروں کی رلے ہے کہ ہر
اسکے اندر کوئی کٹا ہڈی کا پانی ہے۔ میرا بھی یہی خیال ہے
زخم اسور کی طرح نہایت باریک سوراخ ہے +
حضرت مسیح موعود کے اہل بیت میں خیریت ہے حضرت
صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب خیر و غایت ہیں +
موتگیر سے سید وزارت حسین صاحب بعد اہل بیت
اور بیجا پور سے ابوالخیر علیہما انیکم لو میں بعد اہل بیت
تشریف لائے ہیں سید شادیت احمد صاحب اپنے وطن میں آباد
کو وہاں تشریف لیگئے۔ مگر جو لطف حضرت کی صحبت کا انہیں
نے میاں رکھا اٹھا یا ہے۔ اس نے ان کے دل کا دل کو لایا +
بہشت کے واسطے قادیان بنا دیا ہے۔ باوجود زندہ صاحب آیام
تعلیمات دسہرہ میں تشریف لائے دور در قیام فرمایا +
مدت تعلیم الاسلام اور مدرسہ احمدیہ کے طلباء و تلامذہ اس
آگے ہیں۔ مدرسہ اپنے قابل فخر صدر اور اس کے اساتذہ

۵۵
کے تحت ترقی کر رہا ہے +
گذشتہ جمعہ کے دن حضرت صاحبزادہ صاحب خلیفہ
میں نعمت و دعا کے عیارات بیان کرتے ہوئے فرمایا۔
کو دنیا میں کسی مطلب کے حصول کی واسطے جتنی کوشش و محنت
عقل و اندام ایک انسان خرچ کر سکتا ہے اسی قدر وہ شریعت کی
سکتا ہے اور ممکن ہے کہ ایک فاضل بھی دنیا کی بات کو کوئی شخص
باد و تہی نہ دے کہ اپنی تداریک سے فائدہ نہ اٹھا لائے اور
اپنے بالمقابل فرق کو نقصان پہنچا سکے لیکن جو شخص ظاہری سلامتی
کی بجائے خدا کی طرف جھکتا ہے اور اس سے استقلال سے دعا
مانتا ہے اسے کوئی شے ضرر نہیں پہنچا سکتی جس سے اس کا کام
دعا کے ذریعہ سے حل جاتے ہیں۔ جسے مسلمانوں نے اس
عظیم الشان تنبیہ کے استقلال سے غفلت کی اور اپنی دولت
میں گرے +

۵۵
خطبہ جمعہ کے بعد حضرت
خلیفۃ المسیح نے تقویٰ کی

۵۵
خطبہ جمعہ کے بعد حضرت
خلیفۃ المسیح نے تقویٰ کی

۵۵
خطبہ جمعہ کے بعد حضرت
خلیفۃ المسیح نے تقویٰ کی

۵۵
خطبہ جمعہ کے بعد حضرت
خلیفۃ المسیح نے تقویٰ کی

د تجارت جھور

کلام

۱۳۔ اگست ۱۹۱۶ء

کُر اُسے خدا کا خوف ہو۔ اور موت یاد ہو +
فرمایا۔ قرآن مجید تمہیں مومن بنانا چاہتا ہے۔ تمہارے
دلوں کی عقلت دُور کرنے کے لئے تمہیں اخلاق
فاضلہ سکھانے کے لئے تم میں خشیتہ اللہ پیدا کر دینے
لئے زیادہ آیا ہے۔ دیکھ لو حج۔ زکوٰۃ۔ روزہ وغیرہ
کے ایک سو پچاس حکموں سے زیادہ نہیں۔ رکوع بہ
رکوع اخلاق کی سنوارا چاہتا ہے۔ پس یہ کتنا غلطی
ہے کہ بچکانہ ناز پڑھتے ہیں اور کیا پڑھیے۔ افسوس
مسلمانوں نے قرآن کے اُس حصہ کو جو اخلاق کے
متعلق ہے بیہوش رکھا ہے +

پھر رفتہ رفتہ دورِ زمانہ سے یہ ذلت کی بات عورت کی بھی سمجھنے لگے۔ ہندو مسلمانوں کو حقارت سے دیکھتے ہیں۔ اور لامہاس کتے ہوئے چلتے ہیں۔ حالانکہ ذلت ان کی ہے۔

فرمایا۔ قبر طواف۔ سجدہ کسی بزرگ سے التجا۔
کسی کو اللہ کہنے کے یہی معنی ہیں +

فرمایا۔ خدا تمہیں حُسنِ ظن دے۔ اعمالِ بد کی اصلاح کر کے خدا کے ہو جاؤ +

۱۵- اگست ۱۹۱۱ء

کوئی ایسا بادشاہ نہیں کرا۔ جس کا قبضہ سب پر ہوا ہو۔
پسِ مخدوری کسی حکومت پر انسان آتشاغہ کیا کریں +
فرمایا۔ قرآن مجید ایسی پاک کتاب مسلمانوں کے
گھروں میں ہو۔ اور پھر حایم پیشہ بھی انہی میں سے
نہادہ ہوں۔ تو کیسے افسوس اور تعلق کی بات ہے +

۱۶- اگست ۱۹۷۷ء فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اقترب

النَّاسِ حَسْبًا لَهُمْ جَنَّاتُ يَدْخُلُونَهَا مِنْ ثَمَرِهِمْ يُسَلُّونَ فِيهَا مِنْ ثَمَرِهِمْ وَسُيَّرَ لَهُمْ فِيهَا زُجْجٌ كَاسَاتُ الْكَوْكَبِ يُسَلُّونَ فِيهَا مِنْ ثَمَرِهِمْ وَمِنْ ثَمَرِهِمْ قُرُفٌ هُمْضَاتٌ فَاكِهَةٌ وَفِيهَا نَخْلٌ يُسَلُّونَ فِيهَا مِنْ ثَمَرِهِمْ وَمِنْ ثَمَرِهِمْ دُرٌّ وَزُكُودٌ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لِكَافِرِينَ شَرَّ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ

فرمایا۔ تفسیروں میں جہاں طی عنون کا ذکر ہے
 شتر نزار مومنیں بڑی سمجھی جاتی ہیں۔ لیکن اب تو ہر سال
 لاکھوں آدمی اس سے مرستے ہیں۔ مگر سب ذرا افتادہ
 ہوتا ہے۔ لوگ اپنے میں کوئی تبدیلی نہیں کرتے جو
 مشرک ہیں وہ شرک پرچے ہیں۔ جو پور ہیں وہ پوری
 سے تئیں ڈرتے۔ جو دعا باز ہیں وہ دعا بازی سرقاظم

ردیف	نام	اصل	در اول	در اول	در اول	در اول	در اول
۱	تفصیل	۱۱۳۱۳	۵۸۴۷	۱۷۸۰۰	۳۰۷۹		
۲	در احادیث	۱۱۵۷	۷۹۱	۵۹۰۰	۵۳۰۰		
۳	و شاعت اسلام	۹۳۱۷	۳۳۳۸	۱۳۰۰۰	۲۱۰۰۰		
۴	مقبوضه	۱۵۳۷۹	۱۲۷۴۰	۱۵۱۰۰	۹۷۰۰		
۵	چاندو	۱۵۳۹۷	۱۳۰۷۳	۹۸۵۰۰	۳۱۷۹۳		
۶	ساکین	-	۱۷۵۲	۲۵۰۰	۲۵۰۰		
۷	زکوة	۱۳۳۵	۸۲۷	۱۵۰۰	۱۵۰۰		
۸	بیمه	۸۱۰	۲۳۲	۱۵۰۰	۱۵۰۰		
۹	بیمه	۱۱۸۱۵	۷۸۴۹	۱۷۰۰۰	۱۸۵۰۰		
۱۰	مقبوضات مقبوضات	۱۵۱	۲۷۹	۱۳۷۰	۷۵۷۰		
۱۱	بوردر	۰	۰	۲۱۰۰۰	۳۲۵۰۰		
۱۲	امانت	۰	۰	۰	۵۰۰۰		
۱۳	مستقبل	۱۳۱۰	۷۷۳	۳۰۰۰	۳۰۰۰		
	کلیات	۷۸۱۹۳	۳۷۴۳۰	۱۲۷۲۷۰	۱۷۱۷۳۳		

و بعد منہائی رقوم منتقل شدہ اصل آمد ۱۵۷۲۴۴

خسرو

مبلغ	۱۹۱۰ء	۱۹۱۱ء	۱۹۱۲ء	۱۹۱۳ء	۱۹۱۴ء	۱۹۱۵ء	۱۹۱۶ء	۱۹۱۷ء	۱۹۱۸ء	۱۹۱۹ء	۱۹۲۰ء	۱۹۲۱ء	۱۹۲۲ء	۱۹۲۳ء	۱۹۲۴ء	۱۹۲۵ء	۱۹۲۶ء	۱۹۲۷ء	۱۹۲۸ء	۱۹۲۹ء	۱۹۳۰ء	۱۹۳۱ء	۱۹۳۲ء	۱۹۳۳ء	۱۹۳۴ء	۱۹۳۵ء	۱۹۳۶ء	۱۹۳۷ء	۱۹۳۸ء	۱۹۳۹ء	۱۹۴۰ء	۱۹۴۱ء	۱۹۴۲ء	۱۹۴۳ء	۱۹۴۴ء	۱۹۴۵ء	۱۹۴۶ء	۱۹۴۷ء	۱۹۴۸ء	۱۹۴۹ء	۱۹۵۰ء	۱۹۵۱ء	۱۹۵۲ء	۱۹۵۳ء	۱۹۵۴ء	۱۹۵۵ء	۱۹۵۶ء	۱۹۵۷ء	۱۹۵۸ء	۱۹۵۹ء	۱۹۶۰ء	۱۹۶۱ء	۱۹۶۲ء	۱۹۶۳ء	۱۹۶۴ء	۱۹۶۵ء	۱۹۶۶ء	۱۹۶۷ء	۱۹۶۸ء	۱۹۶۹ء	۱۹۷۰ء	۱۹۷۱ء	۱۹۷۲ء	۱۹۷۳ء	۱۹۷۴ء	۱۹۷۵ء	۱۹۷۶ء	۱۹۷۷ء	۱۹۷۸ء	۱۹۷۹ء	۱۹۸۰ء	۱۹۸۱ء	۱۹۸۲ء	۱۹۸۳ء	۱۹۸۴ء	۱۹۸۵ء	۱۹۸۶ء	۱۹۸۷ء	۱۹۸۸ء	۱۹۸۹ء	۱۹۹۰ء	۱۹۹۱ء	۱۹۹۲ء	۱۹۹۳ء	۱۹۹۴ء	۱۹۹۵ء	۱۹۹۶ء	۱۹۹۷ء	۱۹۹۸ء	۱۹۹۹ء	۲۰۰۰ء	۲۰۰۱ء	۲۰۰۲ء	۲۰۰۳ء	۲۰۰۴ء	۲۰۰۵ء	۲۰۰۶ء	۲۰۰۷ء	۲۰۰۸ء	۲۰۰۹ء	۲۰۱۰ء	۲۰۱۱ء	۲۰۱۲ء	۲۰۱۳ء	۲۰۱۴ء	۲۰۱۵ء	۲۰۱۶ء	۲۰۱۷ء	۲۰۱۸ء	۲۰۱۹ء	۲۰۲۰ء	۲۰۲۱ء	۲۰۲۲ء	۲۰۲۳ء	۲۰۲۴ء	۲۰۲۵ء	۲۰۲۶ء	۲۰۲۷ء	۲۰۲۸ء	۲۰۲۹ء	۲۰۳۰ء	۲۰۳۱ء	۲۰۳۲ء	۲۰۳۳ء	۲۰۳۴ء	۲۰۳۵ء	۲۰۳۶ء	۲۰۳۷ء	۲۰۳۸ء	۲۰۳۹ء	۲۰۴۰ء	۲۰۴۱ء	۲۰۴۲ء	۲۰۴۳ء	۲۰۴۴ء	۲۰۴۵ء	۲۰۴۶ء	۲۰۴۷ء	۲۰۴۸ء	۲۰۴۹ء	۲۰۵۰ء	۲۰۵۱ء	۲۰۵۲ء	۲۰۵۳ء	۲۰۵۴ء	۲۰۵۵ء	۲۰۵۶ء	۲۰۵۷ء	۲۰۵۸ء	۲۰۵۹ء	۲۰۶۰ء	۲۰۶۱ء	۲۰۶۲ء	۲۰۶۳ء	۲۰۶۴ء	۲۰۶۵ء	۲۰۶۶ء	۲۰۶۷ء	۲۰۶۸ء	۲۰۶۹ء	۲۰۷۰ء	۲۰۷۱ء	۲۰۷۲ء	۲۰۷۳ء	۲۰۷۴ء	۲۰۷۵ء	۲۰۷۶ء	۲۰۷۷ء	۲۰۷۸ء	۲۰۷۹ء	۲۰۸۰ء	۲۰۸۱ء	۲۰۸۲ء	۲۰۸۳ء	۲۰۸۴ء	۲۰۸۵ء	۲۰۸۶ء	۲۰۸۷ء	۲۰۸۸ء	۲۰۸۹ء	۲۰۹۰ء	۲۰۹۱ء	۲۰۹۲ء	۲۰۹۳ء	۲۰۹۴ء	۲۰۹۵ء	۲۰۹۶ء	۲۰۹۷ء	۲۰۹۸ء	۲۰۹۹ء	۲۰۱۰ء	۲۰۱۱ء	۲۰۱۲ء	۲۰۱۳ء	۲۰۱۴ء	۲۰۱۵ء	۲۰۱۶ء	۲۰۱۷ء	۲۰۱۸ء	۲۰۱۹ء	۲۰۲۰ء	۲۰۲۱ء	۲۰۲۲ء	۲۰۲۳ء	۲۰۲۴ء	۲۰۲۵ء	۲۰۲۶ء	۲۰۲۷ء	۲۰۲۸ء	۲۰۲۹ء	۲۰۳۰ء	۲۰۳۱ء	۲۰۳۲ء	۲۰۳۳ء	۲۰۳۴ء	۲۰۳۵ء	۲۰۳۶ء	۲۰۳۷ء	۲۰۳۸ء	۲۰۳۹ء	۲۰۴۰ء	۲۰۴۱ء	۲۰۴۲ء	۲۰۴۳ء	۲۰۴۴ء	۲۰۴۵ء	۲۰۴۶ء	۲۰۴۷ء	۲۰۴۸ء	۲۰۴۹ء	۲۰۵۰ء	۲۰۵۱ء	۲۰۵۲ء	۲۰۵۳ء	۲۰۵۴ء	۲۰۵۵ء	۲۰۵۶ء	۲۰۵۷ء	۲۰۵۸ء	۲۰۵۹ء	۲۰۶۰ء	۲۰۶۱ء	۲۰۶۲ء	۲۰۶۳ء	۲۰۶۴ء	۲۰۶۵ء	۲۰۶۶ء	۲۰۶۷ء	۲۰۶۸ء	۲۰۶۹ء	۲۰۷۰ء	۲۰۷۱ء	۲۰۷۲ء	۲۰۷۳ء	۲۰۷۴ء	۲۰۷۵ء	۲۰۷۶ء	۲۰۷۷ء	۲۰۷۸ء	۲۰۷۹ء	۲۰۸۰ء	۲۰۸۱ء	۲۰۸۲ء	۲۰۸۳ء	۲۰۸۴ء	۲۰۸۵ء	۲۰۸۶ء	۲۰۸۷ء	۲۰۸۸ء	۲۰۸۹ء	۲۰۹۰ء	۲۰۹۱ء
------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------

فرمایا۔ میری یہ حالت ہے کہ پیٹھ کمر ناز پر رخصتا ہوں۔ سجدہ کرنا مشکل۔ ایک دن خطبہ لیا پڑھا تو اب تک پچھتے میں وزر دے آرام نہیں آیا۔ اور پوچھ بھی اب عمر کا تقاضا ہے موت کا وقت فریب ہے تزیب کیا فتوے لگ چکا ہے۔ میں نہیں کھول کھول کر احکام الہی سننا نہ ہوتا ہوں۔ اب بھی یہ کہہ سکتا ہوں کہ تم چالاکیوں سے مستند لو سے جھوٹوں سے فریبوں سے۔ بدکاریوں سے جھوٹی ترکیبوں سے بڑے آدمی نہیں بن سکتے۔ بلکہ بڑا بیشعور کا ایک ہی طریق ہے اور وہ ہے۔

قرآن مجید پر عمل !

خدا تعالیٰ فرماتا ہے انہ لکنہ لقومک یرقرون
 تیرے اور تیری قوم کے شریت کا موجب ہے۔ پس
 بناوٹی چیزوں سے بڑائی ڈھونڈ کر اپنا نقصان نہ
 کرو۔

فرمایا۔ رمضان شریف تو اس واسطے ہوتا
 کہ لوگ بیوقوف پیاس کی برداشت کریں۔ اور صبا
 بننے کی مشق کریں۔ مگر ہمارے مسلمانوں کا یہ حال
 کہ رمضان میں اُلٹے ان کے صیوم پہلے سے دُکے
 ہو گئے ٹھٹھ جاتے ہیں ❀

ایڈیٹوریل

مرحبا ٹھہر نہیں آگے بڑھو | جلسہ اللہ نالے

کے فضل سے بخیر و خوبی سرانجام کو پہنچا۔ اور اس کی مختصر رپورٹ دوسری جگہ درج ہے۔ اسکے مختلف اجلاسوں کے پریزیڈنٹ مختلف اصحاب تھے اور سب سے آخری پریزیڈنٹ جناب چودھری محمد امین صاحب کھیل سیالکوٹ تھے۔ چودھری صاحب موصوف اگرچہ جیسے وقت میں صدر جلسہ نہ تھے تاہم میری تقریر نے ان کی طبیعت پر ایک ایسا اثر کیا ہوا تھا کہ وہ میرے مضامین پر ریا کس کرنے کے بغیر رہ سکے اور میں خوش ہوں کہ انہوں نے ایسا کر کے اپنے عزیز کو ظاہر کیا اور اپنی پوزیشن کو صاف کرنے کی کوشش کی۔ یوں بھی احمدیوں کے ایک جلسہ کی صدارت کو قبول کرنے کے بعد ضروری تھا کہ وہ اپنے غیر احمدی اصحاب کے شن یا بدظن سے بچنے کے واسطے یہ جملہ دیتے کہ وہ احمدی نہیں ہیں۔ لیکن مولوی سرور شاہ صاحب کے بیانات پر ریا کس کا حق جو صدارت کی کرسی نے انہیں عطا کیا اس سے انہوں نے کما حقہ فائدہ اٹھایا۔ اور ضرور تھا کہ وہ ایسا کرتے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اپنے وقت کے لیکچرار کی تقریر پر کچھ کھانا اگر پریزیڈنٹ کے فرائض میں داخل ہے تو اس سارے جلسہ میں یہ حق صرف انہوں نے ہی ادا کیا۔ یا منشی فرزند علی صاحب نے پہلے اجلاس میں کیا تھا۔ ورنہ باقی پریزیڈنٹ صاحبان نے اپنے احمدی لیکچراروں کی عزت و تعظیم میں اس قدر غلبہ گساری کو اختیار کیا کہ ان کے اول یا آخر میں کوئی کلمہ بھی بولنا گویا ان کے نزدیک خلاف ادب تھا +

میرے وقت کے پریزیڈنٹ میرے مکرم اور قدیمی مہربان جناب شیخ عبدالرحمن صاحب نے لے تھے جو سیالکوٹ میں سب جہی کے معزز عمدہ پر ممتاز اور حضرت مسیح موعود کے قدیمی خدام میں سے ہیں۔ گہوارے ہیر دنی احباب کے درمیان وہ غالباً اس طرح جلد شناخت کئے جاسکتے کہ وہ ہمارے مکرم معظم و درست حضرت شیخ رحمت اللہ صاحب سوداگر گجراتی کے بھائی ہیں اور سلسلہ حق کی محنت و محنت

میں

انہوں نے ضرور مدد کی کہ مجھے پبلک کے سامنے لفظ و لہجہ میں کیونکہ ایڈیٹر خود ہی انٹرویو شدہ ہوتے ہیں۔ اور ریا لیکچر ایسے تنگ وقت میں ختم ہوا کہ وہ اگر کچھ ریا کس کرنا بھی چاہتے تو شاید سامعین کو بیٹھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ بہر حال انکی صدارت خاموشی سے گزر گئی۔ لیکن چودھری محمد امین صاحب نے میرے مضمون پر ریا کس کئے میں چودھری صاحب کا شک گذار ہوں کہ انہوں نے اپنے بیان میں جتنی دفعہ میرا نام لیا۔ مجھے اپنا دوست کر کے پکارا۔ اور میں نہیں جانتا کہ میں ان کے اس لطف و کرم حق کہ انہوں نے میرا نام اپنے دوستوں کی فرست میں کیا کھل کس طرح ادا کروں۔ سوائے اسکے کہ ان کے حق میں دعا خیر کروں۔ جو سینے کئی بار کی ہے اور پھر بھی کروں گا۔ و ما فیہ کمالا میرا لیکچر اس مضمون پر تھا کہ احمدیوں کا اسلام اور غیر احمدیوں کا۔ اس لیکچر میں غیر احمدیوں کے اسلام کی جو تصویریں نے کھینچی تھیں۔ وہ چودھری صاحب موصوف کو بہت مسہب معلوم ہوئی۔ اور انہوں نے یہ شکوہ کیا کہ احمدیوں کے اسلام کے بالمقابل جس اسلام کی تصویر کھینچی گئی ہے وہ تو ایسی ہے کہ اب میں ڈرتا ہوں کہ اپنے لئے غیر احمدی کا لفظ استعمال کروں۔ حالانکہ پہلے میرا خیال تھا کہ غیر احمدیوں کے دو اقسام ہیں ایک وہ جو مخالفین سلسلہ احمدیہ ہیں اور مرزا صاحب کے حق میں کھڑا کھڑے فتوے دیتے ہیں اور دوسرے وہ جو مثلاً وفات مسیح کے قائل ہیں۔ حضرت مرزا صاحب اور ان کی جماعت کے مدافع ہیں۔ گاہے سلسلہ احمدیہ کے چندوں میں بھی شامل ہوتے ہیں۔ اور اس کو اپنے لئے کارثواب پاستے ہیں۔ بعض احمدی اصحاب کے ساتھ ان کے تعلقات دوستانہ ہیں۔ اور ہر طرح ان کی مدد کرنے کو تیار ہیں۔ لیکن بیعت مرزا صاحب میں داخل نہیں اور انہیں لوگوں میں سے ہیں۔ ہٹ ہم چودھری صاحب موصوف کے مشکور ہیں انکی اس ہمدردی اور خیر خواہی کے لئے جو وہ ہمارے احباب کے ساتھ رکھتے ہیں۔ خدا نالے انہیں جزا خیر دے کہ انہوں نے سلسلہ کے ساتھ عنا و نہیں کیا اور حق کے مخالفین میں سے نہیں بنے۔ ان کی یہ بات قابل تعریف ہے کہ بہت سے مسائل میں وہ

ہیں +

کے نہیں ہیں۔ وہ

ان لوگوں کی طرح بیس۔ ع کو آسمان پر زندہ قرار دیکر ختم نبوت کے منکر نہیں تھے۔ وہ خونی ہمدی کے منتظر ہو کر صاحب بہادر کے سامنے متاقف بننے کی حاجت نہیں رکھتے۔ اور ان نیکیوں کے عوض میں خدائے غفور الرحیم سے ان کو کریڈٹ نہ دینا چاہیگا۔ وہ لوگ اس لہجہ کو جو آسمان سے نازل ہوا۔ بہانا۔ چاہتے ہیں۔ پر انپ انکے ساتھ شامل نہیں۔ بلکہ آپ اس لہجہ کو اچھا سمجھتے ہیں +

پر خدا نے جو کہا ہے کہ دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا۔ سو چودھری صاحب اس قبول نہ کرنے والی دنیا میں شامل ہیں۔ اور اس معاملہ میں وہ ان کے بھائی بند ہیں۔ نہ کہ ہٹکار خدا نے اپنے مسیح کو کہا۔ اصنع الفلک۔ ایک کشتی بنا اور لوگوں کو چڑھا۔ سو چودھری صاحب اس کشتی میں سوار نہیں ہوئے۔ وہ اہل کشتی کے ساتھی نہیں۔ خدا نے اپنے بندے کو کہا۔ قل عندی شہادۃ من اللہ فہل انتم مسلمون۔ قل عندی شہادۃ من اللہ فہل انتم مومنون۔ لوگوں کو کہہ دے کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے۔ پس کیا قبول کرو گے۔ یا نہیں۔ پھر ان کو کہہ دے کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے پس کیا تم ایمان لاؤ گے یا نہیں۔ سو چودھری صاحب اس شہادت کو منکر ہو کر قبول کرنے والوں اور اسنے والوں میں شامل نہیں +

مرزا صاحب نے آپ کو کہا انی اہمیت موت الرحمن قاتونی۔ میں خدا کی طرف سے طیفہ مقرر کیا گیا ہوں۔ پس تم میری طرف آ جاؤ۔ چودھری صاحب نے اس آواز کو سنا۔ اُسے اچھا جانا پر قبول کیا۔ پس ان امور کے لحاظ سے وہ اس جماعت میں شامل ہیں۔ نہ کہ اس میں +

خدا عالم الغیب ہے اور وہ سب دلوں کو جانتا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ وہ آپ کے ساتھ کیا معاملہ کریگا۔ وہ غفور الرحیم ہے اور شدید العقاب بھی ہے۔ پھر اس کی رحمت اس کے غضب پر سبقت لے گئی ہے۔ میرے لیکچر میں میرے بیان کا مخاطب کوئی خاص شخص نہ تھا۔ میں نے غیر احمدیوں کے اسلام کا نوٹ لکھی ہے۔ اور نوٹ بھی صرف اختلافی امور کا۔ میرے لیکچر میں آپ کو وہ ایک مسہب اور بد شکل دیوانہ لگا رہا ہے لیکن

لہ اسے خدا ہم کو ان میں سے نہ بنا جو دائرہ سے
باہر رہ گئے۔ پھر کیا وہ باہر والے کو اس واسطے اپنا
امام بنائے کہ نازکے اندر وہ خدا کے سامنے اُن
لوگوں کا ایک نمونہ پیش کر سکے جن میں سے وہ بننا
نہیں چاہتا۔ فتنہ بر +

جلسہ احمدیہ سیالکوٹ

انبار میں اطلاع دی جا چکی ہے سیالکوٹ کا جلسہ
دو روز بہت کامیابی کے ساتھ ہوا +

احمدی برادران مصلحت سیالکوٹ کے علاوہ
اضلاع گجرات و سیالکوٹ کے مصلحت سے بھی تشریف
لائے تھے۔ ایک وسیع پنڈال عقب مسجد بوزان والی طیار
کیا گیا تھا۔ اگرچہ انہیں آباد میں سیالکوٹ میں
عیسائیوں اور ہندوؤں کے جلسے بھی تھے اور ملتانوں
نے بھی ہمارے جلسہ کا اشتراک کر رکھا کہ ایک جلسہ اپنا ہونا
کی کوشش کر لی تھی۔ تاہم غیر احمدی کثرت کے ساتھ

ہر اجلاس میں شامل ہوتے رہے۔ اور تمام اجلاس
بڑی رونق کے ساتھ ہوئے۔ پنڈال باوجود بہت
وسیع ہونے کے بالکل بھر جاتا تھا +

انتظام جلسہ ایسا اعلیٰ تھا جیسا کہ سیالکوٹ
کے مدبرین سے امید تھی۔ ایک خاص خوبی کی
بات جو کہ سینے سیالکوٹ کے ناظرین جلسہ میں دیکھی ہے
وہ ہر جگہ کے ناظرین کے واسطے قابل تقلید ہے اور وہ

یہ ہے کہ ہر ایک شخص جس کام پر مقرر کیا گیا ہے اُس نے
اپنی ذمہ داری کی سرانجام دہی پر لیکچروں کے سنے اور
جلسوں کی رونق دیکھنے کی لذت کو قربان کر دیا۔ مثلاً
ماسٹر غلام محمد صاحب بی۔ اے۔ اور چوہدری مولانا بڑ

صاحب کی ذمہ داری کھانا طیار کرانے اور احباب کو
کھانا پینے پر تھی۔ یہ ہر دو صاحبان صبح سے عشاء تک
اسی کام میں مصروف رہے اور نہایت خوش السلوبی
سے ہماؤں کی ان ضروریات کو پورا کیا۔ اور کبھی یہ

خواہش نہ کی کہ لیکچر کے سنے کے واسطے پنڈال میں
جائیں۔ قیام فیما اقام اللہ کے نمونہ پر ان لوگوں
نے عمل کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزا عظیم دے۔ اگر
لیکچروں کا مستنا صرف لذت سمی کے واسطے ہے تو

وہ کچھ شے نہیں۔ اور اگر حصول ثواب کے واسطے
ہے تو میں امید کرتا ہوں کہ ان ہر دو صاحبان نے

احمدیہ کا ذکر آنے کی ضرورت نہ ہو۔ اور ایسے موقع
پر کوئی غیر احمدی صدر جلسہ ہو جائے تو چندان حج
نہیں۔ لیکن جہاں اول سے آخر تک لیکچر ارکا اور
لیکچر کا انتظام کرنے والوں کا مشناویہ ہو کہ احمدیت

کی صداقت کے دلائل بیان کئے جائیں۔ وہاں
سوائے ایک مخلص احمدی کے دوسرے کا کام نہیں
کہ صدارت کے فرائض کو نبھاسکے۔ میں امید کرتا

ہوں کہ آئندہ جہاں کہیں جلسے ہوں گے۔ احباب اس
امر کو مد نظر رکھیں گے۔ غیر احمدیوں میں بڑے بڑے
لائق آدمی موجود ہیں۔ جو اپنے اپنے موقع پر صدارت

کی کرسی کو بڑی عمدگی سے زیب دے سکتے ہیں
اور دیتے ہیں۔ لیکن غفایہ مذہبی کا معاملہ بالکل
جد گاہ ہے +

ہمارے امام کون ہو سکتے ہیں

پریسڈنٹ کا معاملہ ایک حد تک امامت کے ساتھ
تعلق رکھتا ہے۔ مگر امامت اور پھر امامت نماز
ایک ایسی اعلیٰ خصوصیت اپنے اندر رکھتی ہے کہ

حضرت مرزا صاحب اللہ دے دعوے کے ایام
میں ایک مدت غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پورانی
طرز کے مطابق پڑھتے رہے لیکن بالآخر اللہ تعالیٰ

کی وحی کے ماتحت انہیں یہ حکم دینا پڑا کہ احمدیوں
کے واسطے قطعاً حرام ہے کہ کسی غیر احمدی کے پیچھے
نماز پڑھیں۔ خواہ وہ مکلف ہو یا مکذب یا مشرک ہو۔

وہ لوگ جو ہماری تکبیر تکبیر نہیں کرتے مگر بیعت
میں بھی داخل نہیں ہوتے۔ وہ مشرک وین میں ہیں
اور بیعت تو یہی ہے کہ جس نے بیعت نہیں کی وہ

نہ مانتے والا ہے۔ کوئی زیادہ مانتے والا ہو۔
کوئی جو مانہ مانتے والا ہو۔ بحیثیت نہ ماننے والا
ہونے کے سبب اس دائرہ سے باہر ہیں

تو خدا نے حفظ و امن کی زمین کے گرد کھینچا ہے
گو کوئی بہت دور ہے۔ اور اُس دائرہ کے وجود
سے ہی آگاہ نہیں۔ اور کچھ نزدیک ہیں جو محیط

دائرہ کے قریب ہیں۔ اور اُن سے امید ہو سکتی
ہے کہ رینگتے رینگتے اندر داخل ہو جائیں۔ مگر یہ کیونکر
ہو سکتا ہے کہ جو لوگ دائرہ سے باہر ہیں وہ اندر
والوں کے امام نہ بنیں۔ اندر والا تو دعائے

ناک کار و کند سے کاٹ چکے ہر۔ ہر سے زخمی
اور پڑمردہ کر چکے ہوں۔ لیکن جب تک کہ آپ اُسے
قطعاً ہلاک نہ کر دیں آپ خطر سے خالی نہیں +

میں جانتا ہوں کہ چوہدری صاحب موصوف کی
ہمزگ ایک جماعت اس زمانہ میں پیدا ہو چکی ہے
اور میں خوش ہوں۔ کہ ان لوگوں نے ایک قدم بلکہ

کئی قدم آگے کو اٹھائے ہیں۔ اور وہ ترقی کی طرف
بڑھے ہیں۔ لیکن انہیں اتنے پر غور نہیں ہونا
چاہیے اور آپ وہیں ایک کراس کے عوض میں

میں پیچھے ہٹا لینے کی امید نہیں رکھنی چاہیے کیونکہ
ہم جس جاؤ مستقیم پر غلے البصیرت کھڑے ہیں اس سے
ایک قدم بھی ہمارے لئے ادھر ادھر جانا گناہ ہے۔

جانتا ہوں نے قدیم مارا ہے وہ اُن کے لئے
موجب ثواب ہے۔ ہر ہم ادھر کو جھلکیں تو ہمارے
لئے گناہ ہوگا۔ سو میں عرض کرتا ہوں۔ کہ جو ان مردو

ہمت کرو۔ اور آگے قدم بڑھاؤ۔ اور عزت کے
گھر میں داخل ہو جاؤ۔ اگر تشراری اس ترقی پر ہمتا کر
ہدایت کے کسی حریف نے ہمارے لئے آفرین

وہم جہاں کافر بلند کیا ہے تو وہ اس واسطے نہیں کہ
تم وہیں کھڑے ہو کر اس آفرین و دریا کی لذت
میں سرشار ہو جاؤ۔ اور دست ہو کر وہیں گر جاؤ۔ اگر

تمہیں پھر بے حرکت، پا کر ہمارے کسی اوالو العزم نے
تمہیں اطلاع کی ہے کہ ہمارے قدموں کے نیچے کی
زمین ہنوز کھوکھلی ہے۔ ہمارے خطو پر نہیں آگاہ

کیا ہے اور ہمارے غفلت پر تمہیں ملامت کی ہے
تو اُسے بُرا نہ مناد۔ وہ ہمارے خیر خواہی کی بات کہتا
ہے۔ بڑھو۔ ہاں بڑھے چلو۔ یہاں تک کہ اس کے

مقام پر پہنچ جاؤ۔ ہماری توبہی دے گا ہے کہ اللہ تعالیٰ
امنت محمدیہ کی اصلاح کرے۔ آمین +

ہمارے پریسڈنٹ کون ہوں

اس سوانہ سے فائدہ اٹھا کر میں یہ بات بھی کہہ دیتا
ضروری جانتا ہوں۔ کہ ہر ایک انسان پر اسکی طاقت
کے مطابق بوجھ ڈالنا چاہیے۔ وہ شخص جو ہمارے

عقائد کے ساتھ پورے طور سے متفق نہیں۔ اُس کو
اپنے لیکچر کا پریسڈنٹ بنانا اس کی طبیعت پر ایک
آسیا بوجھ ڈالنا ہوگا۔ جو اس کے مناسب حال نہیں

لو اجازت دیتی ہے کہ

دعوے دار سے بھی قبل اپنے گواہوں کو پیش کر دے +

مصلحتیں دو قسم کے ہوتی ہیں

(۳) حضرت خواجہ صاحب

ہیں۔ زمانی اور ربانی۔ زمانی وہ جنگو ایو لیوشن دنیوی امور کی اصلاح کے واسطے پیدا کر لے رہے ہیں اور خلقت ان کا ہم خیال ہونے کو طیار ہوتی ہے اور ربانی وہ ہیں جنکو خدا ایسے وقت میں لانا ہے کہ الہام کا زمانہ میں انکار ہو چکا ہوتا ہے وہ خلقت کو خدا کے قرب میں لانا چاہتے ہیں۔ زمانی صلح اس زمانہ کے دیا نند ہمارے لئے اور ربانی حضرت بڑا صاحب +

ختم نبوت کے تین ہی معنی ہو سکتے ہیں۔ آنحضرت آخری نبی

(۵) صادق

تھے۔ اگر عیسٰی پہلے زندہ موجود تھا۔ آنحضرت کی زندگی میں زندہ موجود رہا۔ اور آپ کے بعد زندہ موجود ہے تو پھر آخری نبی عیسیٰ ہوا۔ آنحضرت پر تمام نبوتوں کا خاتمہ تھا۔ ہر امر پر آپ کو سب سے بڑھ کر کمال حاصل تھا۔ مگر غیر احمدیوں کا اسلام بعض دیگر انبیاء میں ایسی خوبیاں بیان کرتا ہے جو آنحضرت میں ہیں۔ آنحضرت نبیوں کی مہر تھے۔ مہر وہ ہے جو کسی پرانے کی تصدیق کرے +

احمدی مانتے ہیں کہ اُس مہر کی تصدیق نے بنی بنائے اور آئندہ بنائیں گی۔ مگر غیر احمدی کہتے ہیں وہ مہر سب سے بنی ہے۔ بیکار پڑی ہے۔ ہر سہ معنوں کے لحاظ سے احمدیوں کا اسلام ختم نبوت کا قائل ہے اور غیر احمدیوں کا ختم نبوت کا منکر ہے +

حضرت مرزا صاحب

(۶) شیخ تیمور صاحب

کو باوجود اس قدر مشکلات کے جو الفین اُن پر ڈالنے کی کوشش کرتے تھے۔ اور باوجود اس قدر عظیم الشان ذمہ داری کے ہر وقت محنت آہنی اور خدا کی تسبیح میں مصروف رہتے ہوئے ایک ذہن اور خوشی کی حالت حاصل تھی جس سے ثابت ہوتا ہے کہ الجنت حق +

قرآن

(۷) مولوی سرور شاہ صاحب

میں ہستی باری کی جو سب زیادہ تر درست دلیل تھی

ب عبدالحی صاحب قرآن شریف پڑھا۔ اور یہ نوجوان نے دشمن کے اشعار پڑھے +

ان اجلاس میں پریزیڈنٹ منصف ذیل صاحبان تھے۔ منشی فرزند علی صاحب بی۔ اے۔ چوہدری نصر اللہ صاحب وکیل۔ شیخ عبدالرحمن صاحب بی۔ اے۔ چوہدری محمد امین صاحب وکیل۔ جو صاحبان صدر جلسہ ہوا کرتے ہوں۔ انکے واسطے فنکس کے دوٹ جلسہ ہی میں پاس ہوا کرتے ہیں۔ مگر یہاں سیدھے ساوے مسلمانوں کا جلسہ تھا وہ ایسی رسومات کو بھجوا کر کماں جانیں۔ لہذا انکے عوض میں میں اخبار میں صدر صاحبان کے لئے جزا کمال اللہ الحیدر کا دوٹ پاس کرتا ہوں۔ احباب کہیں۔ آمین +

احباب یا لکھوٹ نے تجویز کی ہے کہ ان تمام لکچروں کو ایک کتاب کی صورت میں چھاپ کر شائع کریں اور اگر ایسا کیا گیا تو ہمیں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ایک نہایت ہی لطیف مجموعہ ہو گا۔ اسوقت ہر ایک لکچر میں سے چند سطر کا اقتباس ہیں بطور نمونہ درج ذیل کرتا ہوں +

اللہ تعالیٰ نے

(۱) چوہدری نصر اللہ صاحب

حضرت عیسیٰ کے متعلق مآقن لکھا کہ وہ ہر ایک صلیب کو کو نہیں دہرایا۔ اس کے راز کی طرف توجہ کرو +

(۲) حضرت مولوی صدر الدین صاحب

ضرورت زمانہ آج سے تیس سال پہلے خود ہند کے مشہور شاعر حالی صاحب بیان کر چکے ہیں اور انکی سند کی صداقت اور لطافت کو عام مسلمان قبول قبول کر چکے ہیں۔ ملاحظہ ہوں انکے اشعار

نبوت نہ گزشتہ ہوتی عرب پر کوئی ہم پر مبعوث ہوتا پیغمبر تو ہے جیسے مذکور قرآن کے اندر ضلالت یہود اور نصاریٰ کی اکثر یونہی جو کتاب اُس پیغمبر پر آتی وہ گرا ہیاں سب ہماری جناتی

سج اور

(۳) مولوی غلام رسول صاحب

ہمدی کے آنے کی جو علامات بطور گواہ تھیں وہ تو پوری ہو گئیں۔ اور مسیح و ہمدی کوئی نہیں آیا۔ بھلا

سامعین سے بہت بڑھ کر ثواب کما لیا ہے + لکچروں کے مضامین کی ترتیب بہت اعلیٰ تھی۔ اور ہر ایک لکچر نے اپنے مضمون کو نہایت عمدگی سے نبایا۔ مخدومی چوہدری نصر اللہ صاحب کی بحث وفات مسیح پر ایک سیر کن بحث تھی۔ مولوی صدر الدین صاحب نے ضرورت زمانہ میں جس فصاحت اور بلاغت سے پرستی تفریر کی اور جس دُرُود سے حالت زمانہ کا نقشہ کھینچا۔ اس نے سامعین پر رفت طاری کر دی حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجہ کی اپنے مضمون اور وقت کے راجہ تھے۔ اپنے صوفیانہ متون کا ذخیرہ جب انہوں نے پبلک کے سامنے پیش کرنا شروع کیا اور ایک سے ایک بڑھ کر معرفت کا کلمہ آگے رکھا تو سامعین پر عجب حالت طاری ہوئی۔ مولوی مبارک علی صاحب نے عربی قصیدہ کے ساتھ اپنے مضمون کو شروع کیا اور سلسلہ عالیہ کے بانی پر سے اعتراضات کو ایسی عمدگی سے دور کر دیا کہ انرا ادا ہم کا مجموعہ سامعین کے سامنے پیش کر دیا۔ حضرت خواجہ صاحب نے اپنی روانی تفریر میں بجائے دو کے تین گھنٹہ تک سامعین کو محو حیرت بنا رکھا۔ جو مقبولیت خدا نے انکے لکچروں کو عطا کی ہے وہ اُن کے شامل حال تھی۔ اور علوم کے دروازے جو اُن پر کھلے ہوئے تھے انہوں نے پبلک پر کھول دینے میں کوئی بخل نہ کیا۔ ان کے بعد صادق نے احمدیوں اور غیر احمدیوں کے اسلام کا وہ مقابلہ کیا کہ احمدیوں کے واسطے موجب از یاد ایمان رہا اور غیر احمدیوں کو اپنے ایمان کی فکس پڑ گئی۔ پھر ہمارے نوجوان شیخ تیمور ایم۔ اے نے مسدود مسیح موعود پر ایک ایسی جامع اور لطیف تقریر کی کہ بائبل و شاہدہ شیخ صاحب غالباً پہلی دفعہ شیخ پر آئے تھے۔ پر میرے محبوب کا بیان انہوں نے ایسے دلکش پیرایہ میں کیا کہ وہ خود بھی محبوب بن گئے۔ پھر حضرت سید سرور شاہ صاحب نے احمدیت کے نواید بیان کرتے ہوئے غیر احمدیوں پر اُن کا تنگ و عار کھول دیا۔ سب سے آخر ہمارے نوجوان دوست چوہدری فتح محمد صاحب نے گورنمنٹ برطانیہ کی برکات کو اس عمدگی سے بیان کیا کہ لوگوں کے دل بول اُٹھے کہ خدا گورنمنٹ کی فتح ہی رکھے۔ اسکے بعد دعا کرتے ہوئے سید نادر شاہ صاحب نے جلسہ ختم

اس کو بھی غیر احمدی علماء نے منہ می دلیل قرار دیا ہے۔ پھر باقی کیا رہا؟

(۸) سید حامد شاہ صاحب کی رباعی بقیت

ایک آنہ فی جلد۔ انجمن احمدیہ سلوٹ سے مل سکتی ہیں ایک آخری رباعی درج ذیل ہے +

نہج بات بھی کم دی ہے حالِ بندہ ہو
ہم کو تو یہی رنج ہے کہ ہم سے جدا ہو
کافر نہیں کہتا کوئی کافر نہ بنو تم
ہم خوش ہیں مسلمان ہمیں بننے دکھاؤ

خطبہ عید

(بروز عید الفطر - ۲۵ - ستمبر ۱۹۷۷ء)

حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب کا وعظ بعد نماز عید۔ درج ذیل ہے

اعوذ باللہ السميع العليم من الشيطان الرجيم
اذ قال الحواريون ليعيسى ابن مريم هل سينظم ربك ان ياتزل علينا ماؤدة من السماء قال اتقوا الله انكم تم ومنين قالوا انزلنا ناكل منها وتطعين قلوبنا وتعلم ان قد صدقتنا وتكون عليهم امير المؤمنين قال عيسى بن مريم اللهم ربنا انزل علينا ماؤدة من السماء تكون لنا عيدا لا ذلنا ولا حزننا ولا اية منك ولزنا وادانت خير التواريخ قال الله اني منزلها عليكم فمن يكف بعد منكم فاني اعد به عذابا لا اعد به احدا من العالمين انسان اپنے نفس کی خوشی کے لئے بہت سی مختلف خواہشات اپنے اندر رکھتا ہے۔ وہ چاہتا ہے۔ اُسے آرام ملے۔ سکون حاصل ہو۔ عزت ہو۔ خوشی ہو۔ راحت ہو۔ فرحت ہو۔ ان خواہشات کو پورا کرنے کے واسطے وہ مختلف طرز کی کوششیں کرتا ہے۔ اور ہر قسم کے سامان متیار کرتا ہے۔ دانا لوگوں نے جب فطرت انسانی کا مطالعہ کیا اور دیکھا کہ ان خواہشات کا پورا کرنا انسان کی فطرت میں داخل ہے تو انہوں نے ایسی تدابیر سوچیں جن سے یہ فطری تقاضا بھی پورا ہوا اور کوئی مفید مطلب نتیجہ بھی نکل آئے۔ اس کوشش کی سب سے چھوٹی سی مثال گڑبوکے

کھیل میں پائی جاتی ہے جب دیکھا گیا کہ لڑکیوں میں قدرتنا کھیل کی طرف میلان ہے۔ تو ان کے واسطے ایک ایسا کھیل ایجاد کیا گیا جو نہ صرف تفریح کا کام دے اور قوسے کی نشوونما میں مدد دے۔ بلکہ ان کی تعلیم و تربیت کا موجب ہو جائے۔ لڑکیوں کا کھیل ایسا ہے کہ اُس میں لڑکیاں سینا۔ پرونا۔ کھانا۔ پکانا۔ اور کھانا زندگی کے تمام ضروری حالات سے واقف ہو جاتی ہیں کبھی گڑیا کا باجامر سیا جا رہا ہے۔ کبھی اُس کا کڑنہ بن رہا ہے۔ کبھی گڑیا کا بیاہ ہوتا ہے۔ اس طرح کھیل میں ہی اُن کا تمام چال چلن سنوارا جاتا ہے۔ ان کے خیالات میں ترقی ہوتی ہے۔ ان کے نشوونما میں مدد ملتی ہے +

یہ تو انسانی تدابیر کا نتیجہ ہے۔ مگر انسان کیا اُس کے ذہنی قوسے کیا۔ جب اللہ تعالیٰ اس طرح انسان کے فطری تقاضا کو پورا کرنے کے واسطے کوئی مفید حکمت بناتا ہے تو وہ بہت ہی اعلیٰ بات ہوتی ہے۔ اور اُس میں بڑے بڑے فوائد نظر آتے ہیں لہذا تعالیٰ چونکہ خود خالق ہے وہ خوب جانتا ہے کہ انسان کی فطرت میں بھی یہ بات رکھی گئی ہے کہ وہ خوشی کی خواہشمند ہو۔ اس واسطے اللہ تعالیٰ نے اس کی خوشی کے لئے عید کا دن مقرر کیا ہے۔ اور اس میں بہت سی باریک حکمتیں رکھ دی ہیں اور انسان کے لئے بڑے بڑے منافع کی باتیں اس میں شامل کر دی ہیں۔

عید یا خوشی کا دن چونکہ فطرت انسانی میں داخل ہے اس واسطے تمام قوموں میں عید منائی جاتی ہے عیسائیوں کی عید عنقریب دسمبر کے آخر میں ہونے والی ہے۔ جسکو کرسمس کہتے ہیں۔ ایک اور عید عیسائیوں کی ایٹر میں ہوتی ہے۔ ہندو بھی دسمبر اور ہولی مناتے ہیں۔ سکھ بھی عید کرتے ہیں۔ یہودیوں میں بھی فرعون کی غلامی سے بچنے کے دن سال بسال عید ہوا کرتی ہے اور اس کے سوائے اور بھی ان کے درمیان عیدیں ہیں۔ غرض کل قوموں میں عید منانے کا دستور چلا آتا ہے۔ یہی انسانی فطرت کا تقاضا ہے۔ اس سے قوسے میں نشوونما ہوتا ہے۔ لیکن حقیقتاً عید دل کی خوشی سے ہوتی ہے۔ اگر کسی کے گھر میں رات چوری ہو گئی ہو اور اُس کا تمام مال لوٹا گیا ہو تو وہ صبح کیا عید

منائے گا۔ یا کسی کے ہاں ماتم ہو گیا تو وہ کیا عید کرے گا جتنا کہ دل میں راحت نہ ہو۔ کوئی عید نہیں۔ صرف کپڑوں کی طہاری اور کھانے پینے کا نام عید نہیں ہے مگر عید دل کی خوشی سے بنتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے واسطے دو عیدیں مقرر کی ہیں۔ اور ہر دو میں بڑی حکمتیں رکھ دی ہیں۔ ہر دو میں اس امر کی طرف اشارہ کیا ہے۔ کہ دل کی بچی راحت جس کو تم تلاش کرتے ہو وہ ہم بتلاتے ہیں کہ کس طرح مل سکتی ہے۔ پہلی عید کے قبل ایک ماہ کا روزہ مقرر کیا ہے۔ کہ حب انسان اپنی خواہشات کو اللہ تعالیٰ کے لئے چھوڑ دیتا ہے۔ اور اُس کے لئے بھوک پیاس برداشت کرتا ہے۔ تو یہ اُس کے واسطے ایک خوشی کا مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اس عبادت کے بعد وہ ایک عید مناتا ہے +

دوسری عید میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کی طرف اشارہ کر کے ہر مسلمان کو جسے استطاعت ہو قربانی دینے کا حکم ہے۔ اس میں یہ ستر ہے کہ تم حضرت اسماعیل کی طرح اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دو۔ حقیقی عید یہی ہے۔ مگر میاں کسی شکل ہے کہ برصا اُسے آجکل کے مسلمان عید کے دن گندے افعال کرتے ہیں۔ عیش و عشرت میں دن گزارتے ہیں۔ سبھا اسکے کہ دل کی خواہشوں کو قربان کریں۔ زنا اور فسق و فجور میں مبتلا ہوتے ہیں +

حضرت سچ کے حواریوں نے خواہش کی کہ ہیں ماہد ملے تاکہ ہمارے لئے عید ہو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ماہد تو اُسے گا سگرمال و دولت پا کر انسان گمراہ ہو جاتا ہے۔ اور فرعون بن جاتا ہے۔ اللہ کے پیاروں پر حملے کرنے لگتا ہے۔ یاد رکھو کہ اگر ماہد پا کر تم میری مرضی کے خلاف چلو گے۔ تو میں ایسی سزا دوں گا جو کبھی کسی کو نہ ملی ہو جب خدا کی نعمت ملتی ہے تو اُس کے ساتھ ذمہ داریاں بھی بڑھ جاتی ہیں خدا کے عذاب سے ہر وقت ڈرتے رہنا چاہیے۔ خدا اندھا کر دے۔ برہ کر دے۔ جذام ہو جائے۔ مرگی پڑ جائے۔ پاگل بن جائے۔ تنگ و ناموس جاتا رہے۔ عذاب الہی لوگوں برداشت کر سکتا ہے۔ عیسائیوں کو دیکھو۔ انہوں نے خدا ہی بنایا ہے +

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یہ ایسا سخت گناہ ہے۔ کہ

* پچھلے اخبار میں اس خطبہ کے چھاپنے کا وعدہ کیا گیا تھا۔ مگر اس میں جھپٹ نہ سکا۔ اس واسطے اس اخبار میں ہر بہ ناظرین کیا جاتا ہے +

مطالعہ لکھی کا
کیا ہے مخائیں

تصدیق کلام ربانی

کے اعتراضات کے جوابات کے واسطے کوئی توبہ خانہ ہے۔ آئے دن دشمن اسلام بالخصوص آریوں کے مقابلہ کے واسطے ایک نہ ایک آراستہ پیرائے قواعد و اسرار و دباؤ سے نکلتا رہتا ہے۔ اس وقت جو نیا رسالہ ہمارے سامنے ہے وہ ۱۹۶۶ء صفحہ ۱۴۶ ہے۔ اور ہمارے مکرم دوست جناب مولوی سید صادق حسین صاحب مختار عدالت قوصاری و سکریٹری انجمن احمدیہ اٹاوا و ممبر دیانند مت کھنڈن سہما دہلی کی تازہ تصدیق ہے۔ میر صاحب موصوف کے اکثر مضامین ہمارے احباب دیکھ چکے ہوتے ہیں۔ اس واسطے وہ اندازہ کر سکتے ہیں کہ کن پر زور دلائل سے انہوں نے آریوں کی کتابیں مسلمانوں کے گمانی کی گمانی کا جواب اس کتاب میں دیا ہے۔ اس کتاب میں ان کتابوں کی قسمت بھی شامل کی گئی ہے۔ جو رد آریہ میں علمائے اسلام نے طیار کیا ہے۔ ویدک ایٹور کا حلیہ اور قدیم آریوں کی تہذیب اور ہر طرح کے تحقیقی اور انلامی جواب بہت دلچسپ ہیں یہ کتاب یقیناً ۸۰ رنی جلد دفتر اخبار لکھی دہلی سے مل سکتی ہے۔

آج کل کے مثبت مزاجوں کے واسطے یورپے جو جو سامان متیا کئے ہیں انہیں ایک ناول خوانی ہے۔ انگریزی میں تو کوئی ناولوں کا شمار نہیں۔ پر اردو میں بھی اس قدر ناول پھیلے ہیں۔ اور ملک میں اس کثرت سے پڑھے گئے ہیں کہ بہت فوجاں کیا پڑھے بھی ناول خوانی کے سوائے اور لکچر کو ہاتھ بھی نہیں لگاتے۔ ایسے گئے گزروں ملک بھی تھوڑی دینی باتیں پہنچانے کے واسطے بعض محبان قوم نے مذہبی اور اخلاقی ناول لکھنے شروع کئے ہیں۔ جن کا ایک تازہ نمونہ اس وقت ہماری میز پر ہماری بکر مقررہ سرگرم النبی کی تصنیف بنام عبت ہے۔ ایک اسم ہاسمی قصہ ہے اس میں منجملہ دیگر مفید باتوں کے فوائد پر وہ پر بھی بحث ہے اور تعلیم نسوان کی خوبیوں کو عمدہ سیرا میں جھلایا گیا ہے۔ جا بجا صداقت اسلام کا ثبوت دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مصنفہ کو جزاء خیر دے اور انہیں اس سے بہتر شغل دہی میں لگنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

یہ کتاب دفتر لکھی دہلی سے قیمت ۸۰ روپیہ مل سکتی ہے۔

ریویو

جناب بدر سے لے کر جناب برکوک تک ۲۸ دلچسپ اور حیرت انگیز واقعات تاریخ اسلام کے ۱۴ رسالوں میں شائع ہوئے ہیں جسے تمام دنیا ان تک جیران اور شہر چلی آتی ہے۔ اور جس کے مطالعہ سے عجیب نورانی اثر دل پر پڑتا ہے اور دین دُنیا کی فلاح حاصل ہوتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی رائے ہے کہ یہ سب اہل اسلام کیلئے نہایت مفید ہے۔ حجم ۲۸۸ صفحے قیمت ۸۰ روپیہ محصول معاف۔ المشرق پبلشرز غلام قادر صاحب ایڈیٹر تاریخ اسلام پبلیکیشن

مرتبہ جناب مولوی حکیم حاجی محمد عبدالغفور صاحب ساکن موضع رمضان پور پرگنہ بہار ضلع موگیا ضلع ڈاک خانہ بریگڈ۔ یہ کتاب حاجی صاحب کی ڈائری (روزنامہ) ہے جو کہ انہوں نے اپنے سفر حج میں لکھی تھی۔ گھر سے چلنے سے لیکر واپس گھر پہنچنے تک کے تمام حالات روزمرہ ورج ہیں۔ غاز مان حج کے واسطے مفید معلومات کا ذخیرہ ہے۔ اور دوسروں کے واسطے اس کے پڑھنے سے ایک حاجی کے تمام دلچسپ حالات معلوم ہو جاتے ہیں۔ گویا ایک حاجی صاحب اپنے سفر سے واپس آکر اپنے تمام حالات ہمارے سامنے ذکر کر دیتے ہیں۔ یہ کتاب مذکورہ بالا پتہ پر حاجی صاحب معصوم سے مل سکتی ہے۔ قیمت کتاب پر درج نہیں ہے۔

کے چند پرچوں کے دیکھنے کا ہمیں اتفاق ہوا ہے یہ اخبار سات آٹھ ماہ سے ایسٹ آباد ضلع ہزارہ سے شائع ہوتا ہے اسکے ایڈیٹر قومی خیر خواہی میں ایک پر جوش فوجاں نشی قلندر خالصا ہیں۔ جو برادران وطن کی ظاہری اور باطنی چوٹوں کے سامنے مینہ سپر کئے ہوئے اپنی قوم اور اپنی گورنمنٹ کی خیر خواہی میں بڑی ہمت و جوش کے ساتھ مصروف ہیں۔ قوم کو چاہیے کہ ان کی حوصلہ افزائی کرے۔ قیمت اخبار ہر مقررہ عمدہ داروں سے مبلغ چھ روپے سالانہ۔ اور عوام سے صرف دو روپیہ سالانہ ہے۔

الرحلۃ الحجازیہ سفرنامہ حج

قرب ہے اس سے آسمان وزمین بھٹ جائیں۔ پیشگوئیوں سے ظاہر ہے کہ کوئی ایسا سخت وقت آئے والا ہے۔ ابتلا سے بچنے کے واسطے اللہ تعالیٰ نے عہد کے دن جو خوشی کا دن ہے بجائے پانی کے چھ نمازیں مقرر کر دی ہیں۔ اس میں اشارہ ہے کہ جب مال و دولت آرام و راحت حاصل ہو تو عبادت زیادہ کر۔ جب انکی خواہشات بڑھیں تو نماز بھی ایک اور بڑھا دی۔ جب چھ نمازیں پڑھینگے تو ان کی توجہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں اور بھی بڑھ جائیگی۔ مسلمانوں نے جب اس کے برخلاف کیا تو ان پر ہر طرف سے دکھ کی مار پڑی۔ ملک چھینے جا رہے ہیں۔ عزت و مال جلتے رہے۔ سب سے زیادہ ذلیل ہو گئے ہیں۔ دیکھو مراکش مسلمانوں کی سلطنت ہے۔ مگر جرمن اور فرانس اس پر قبضہ کرنے کے واسطے علانیہ آپس میں جھگڑا کر رہے ہیں۔ گویا اسلامی بادشاہ کی کوئی ہستی ہی نہیں۔ اور اس کے ملک کو اپنا حق جانتے ہیں۔ اور اس کی کوئی عزت انکے دلوں میں نہیں۔ ہمارے بادشاہ بھی ذلیل ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ابتلاؤں سے بچنے کا یہ علاج مقرر کیا ہے کہ پہلے سے بڑھ کر عبادت کر۔ صبر و دوام کے لئے سفر اقصیا کرو۔ قربانیاں دو۔ افسوس ہے کہ مسلمان خیال کرتے ہیں کہ عید ایک میلہ ہے۔ اور دینیوی راحت کیلئے ہے۔ اصل راحت تو اللہ تعالیٰ کی رضا سے حاصل ہوتی ہے۔ خدا انالے ہم سب کو توفیق دے کہ ہم حقیقی راحت کو سمجھیں اور پائیں۔

پیام اصلاح

انجمن اتحاد و ترقی مسلمانان پنجاب لاہور نے ایک دو طرفہ نصیحت کا چھاپ کر مسلمانوں میں تقسیم کیا ہے جس میں مسلمانوں کو تجارت کی طرف متوجہ ہونے کا طے زور سے مشورہ دیا گیا ہے۔ کہتے ہیں:-

بند و بھائیوں کے علاوہ ہمارے ملک میں ایک نہایت قبل التعداد قوم پارسیوں کی بھی آباد ہے جو تجارت جیسے گنج بخش پیشہ کے ہاتھ میں رکھنے کے معزز ترین اقوام میں شمار ہوتی ہے۔

پہلے سے مسلمان بھائیو! اپنے جدی پیشہ

۷۷ جواب معقول

تذہبی ناولوں کا نمبرم

میاں محمد کلن سہارنپوری

تبلیغی کارڈ

شائع کئے ہیں۔ جبریتہ کبر و حضرت صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظم ابن مریم مرگیا حق کی قسم کے ۱۳ شعر درج کئے ہیں + فی سیکوہ ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴،

نبی اللہ کے ظہور کا پہلا حصہ

محمد ظہیر الدین صاحب احمدی اروپائی مصنف راجکھڑا لکھی
ووبد کے طور میں فتور۔ یہ کتاب یہ قیمت ۵ روپیہ نسخہ
حاجی الی بخش رحیم بخش احمدیاں تاجران کتب گجرات
پنجاہ سے مل سکتی ہے +

ایسے مشیر و نئے خدا کی پناہ بنا رہے ہیں
کوئی آنجناب

مشرقی مسلمان ہیں۔ اُس نے ہمارے بنارس جانشینی کا روٹی کو اچھ ہاہ کے بعد چھاپا ہے۔ چھ ماہ شاید اس واسطے لگائے ہیں کہ بدر میں جو رپورٹ لکھی گئی تھی ۔ وہ لوگوں کو قبول جائے تو یہ غلط بیانی آسان ہو جائے۔ اللہ رحم کرے مسلمانوں کے حال پر۔ بڑے فخر کے ساتھ جو کارروائی اس مشن نے سان کا ہے وہ ہے کہ غیر مسلموں کے سامنے

جلسہ مذاہب میں خواجہ صاحب نے اسلام کی تائید میں جو لکچر دیا تھا۔ اُس لکچر کی تردید کر کے اِس مشیر نے چھاپ دی ہے۔ سبحانِ تیری قدرت۔ اسلام کیوں نہ ترقی کرے۔ کہ اُس کو گھر میں ہی ایسے مشیر مل گئے۔ اور سب کو مفت۔ یہ مشیر مسلمانوں کو علم کرتا ہے کہ جو شخص مذہب کو کم کا فائدہ جانے وغیرہ کا فوہ ممتد ہے۔ اس

ہم اپنے اُن دوستوں کو جو سلسلہ حقہ اور اُس کے بانی کو
اچھا جانتے ہیں مگر ہنوز داخل بیعت نہیں ہوئے۔
صلح دیتے ہیں کہ برادرانِ کافرو تم بن چکے اب اُنک
رہنے کا کیا فائدہ۔ آؤ۔ ایک سو ہو جاؤ۔ زندگی کا اعتبار
نہیں۔ وہ نہ ہو کہ نہ ادھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے +

مصنف: ابو محمد حسین صاحب احمدی
کلرک لاہور حصہ اولی - جسکے زور قلم بدر کا مل

سے اخباری دنیا بخوبی واقف ہے۔ ایک آریہ کے تئیں سوالات کے جواب میں یہ کتاب لکھی گئی ہے۔ اور مذہب کو ناول کی طرز میں پیش کریگا جو اضطراری طریق بعض لوگوں نے اختیار کیا ہے۔ اس کا ایک نمونہ ہے اور

گوشت خوری

بقیمت ۳ روپے نقد برائے یہ کتاب مل سکتی ہے +

مباحثہ مونگیر حصہ اول | احباب کو معلوم ہے کہ علمائے مونگیر و

بنگال کے چیلنج پر یہاں سے چند علماء مباحثہ کے واسطے گئے تھے۔ جو کہ وہاں کے علماء کے فارکے سبب جیل نہ سکا۔ اس مباحثہ کے تفصیلی حالات مرتبہ کجنگم میں مندرجہ ذیل ہے۔

سکرٹری انجمن احمدیہ نے چھپوائے ہیں جو کہ تقسیم ہر دفتر اخبار الرافقہ دہلی سے مل سکتا ہے۔ اس میں دیگر حالات علماء و عربی عبارت بھی مبعوث ترجمہ درج کی گئی ہے جو مطابق شرائط مباحثہ ہمارے علماء نے مخالفین کے سامنے پیش کی تھی۔ اور جس کے درجہ وہ بھاگ کھڑے ہوئے۔

آریوں کے مشہور کرکٹر
دشمنِ ہند کے اعترافِ اصل
کے جواب جناب آغا
رفیق بلند شہری نے ہند
عہدگی سے دیئے ہیں۔ قابلِ دید کتاب ہے اور قابلِ
انجمن نور علی نور حامی اسلام کتب میرٹھ نے اس کتاب
کو شائع کیا ہے *

چشمہ اربعہ

تصنیف ہے۔ اس میں دکھایا گیا ہے کہ سوجودہ اور مذہب کہاں سے نکلا ہے۔ اور عجیب و غریب انکشاف اوریں اور انکے زرگوں کے مذہب کے مشفق اس کتاب میں درج ہیں۔ جنکا لطف کتاب کے پڑھنے سے ہی جانتا ہو سکتا ہے۔

آئیں۔ ایکم۔ پی صاحب۔ منصف مزاج آدمی محفل
ہوتے ہیں۔ انہوں نے اپنی کتاب میں صفائی سے اقرار
کے لیے کہ جو توحید اسلام میں ہے وہ عیسائی مذہب

”خدا کی وحدانیت میں کسی دوسرے اور تیسرے کا شریک ہونا اسلام ایک لمحہ کے واسطے روا نہیں سمجھتا خواہ وہ کسی قسم کا کیوں نہ ہو۔ آریوں کا یہ قول کہ تین وجود ذاتی ہیں ایک طور سے تخلیق کی حایت ہے۔“ یہ کتاب قیمت ۳۰ روپے جلد پادری میگزینری لال صاحب پاشا ایم۔ آے۔ جرج ۱۹۰۹ء سول لین کاتپور سے مل سکتی ہے۔

مطبع بدین ایکسپریس
اور دوکل کشوں کی ضرورت

دُعائے دعا قاضی غلام حسن صاحب حصار سے
اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی پہلی بیوی
بیمار ہیں۔ گھر میں بہت بے چینی اور تکلیف ہے احباب
سے التجا و دعا ہے +

روزوں کی فلاحی اس میں
خفیہ ہے

کے مطابق روزوں کے متعلق تمام مسائل ہیں۔
کتاب نمک وائیدیرس الضیاء الاسلام مراد آباد سے
مل سکتی ہیں +

الخطبة

(۱) ہمارے ایک احمدی بھائی عمر چالیس سال ملازمت سرکار میں ہر مبلغ ایک سو تیس روپے ماہوار کی پینل پر بی فخر ہو گئی ہے اور دوسرے نکاح کے خواہشمند ہیں۔ مزید حالات ایڈیٹر بدر سے معلوم ہو سکتے ہیں۔

(۴) ایک شریف خاندان آدمی غیر احمدی اپنی ایک دختر بانیہ کنواری عمر ۷ سال کا احمدی جامعیت میں نکاح کرنا چاہتا ہے اگر کوئی صاحب خواہشمند ہوں تو اس بدر سے خط و کتابت فرمادیں۔ باشندگان میرٹھ و

منظر گرہ۔ سہارنپور وغیرہ کو ترجیح ہوگی +
(۴) ایک غیر احمدی احمدیوں کے اتفاقاً پابند صومہ
صلوۃ۔ ہمدردی وغیرہ کے منظر ہو کر اپنی لڑکی کا بچہ

عمر ۲۲ سال - گندم رنگ - جسم اوفدو سیاہ - ظاہری
ایک عیب سے پاک قرآن شریف اور اُردو خواندہ
فرمانبردار پخت پز قطع برید - دوختے واقف ہے

www.aail.org

لگو ادیا کریں تو خوب ہو ✽

ہوئی شہر ہو وائیں
ڈاکٹر ایس کے یمن کی بنائی

اصلی عرق کا فوراً

ہر پھندہ کا آواز بھی ممکن ہے اس لیے کہے کہ انسان ہر فہمیدہ
 ڈاکٹر اس کے بہن کا اہلی حق کا بہن ہے یہ وہاں ہے
 برس کے نام ہندوستان میں مشہور ہے یہ عربی لری
 کے دست کے کار و ادو سلی کے لئے اس کا عربی لری
 ہے ہر پھندہ کی جی اپنے باہن کے
 قیمت کی جی ہر پھندہ کے ہر پھندہ کے ہر پھندہ کے

عرق پودینہ

ہے اور خوشی بھی تازہ ہڈیوں کی سی آئی ہے۔ میری
 ڈاکٹر برین کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش
 نے بنایا ہے۔ رباح کے لئے یہ بہت مفید دوا ہے
 بیٹ کا پھولنا۔ ڈاکٹر آنا پیٹ کا درد دیر میں
 کام ہوتا دیر رباح کی علامت جلد دور ہو جائی ہے
 قیمت ٹی بی ۸، محمد لڑاک ۲، ملک ۵

مفتح یا قوتی

مصدق حضرت امیر المومنین اعظم علیؑ کے ہونے کا ثبوت
وہی ہے جسے شیعی تفسیر اور فقہی اسکے اس کے
سنہنی اور زانیہ کی دودر کر کے ہے کہ اس کا ہر
برا اے بہت ہے نقدیہ ہر قیس علیہ السلام اس کے
درخواست جنانہ

یہ ہے برادرِ جاویدانی حضرت ذوالکلیب
 ہندو اور ست میں عرض بردارِ سدا
 ہندو احمدی صاحب کے واسطے حضرت ذوالکلیب
 ہندو احمدی صاحب کے واسطے حضرت ذوالکلیب

ان آیتوں و نتائج کے ہوتے ہوئے کچھ عمر خلیل اگر
 پیادریوں کا یہ خیال ہو کہ وہ دینِ قریبیٰ جس مقام
 نامشیر یا مسلمان ہو جائیگا لیکن سوال یہ ہے کہ کیا اس
 کے پورا کرنے والے بھی وہی مسلمان ہونے کی جگہ اصولاً
 ”عہد خندہ کفر امت مسلمانی“ کی مصداق بنی ہوئی
 ہیں + (ار. وکیل)

ضرورت نکاح ایک صلح نوجوان حافظ قاری سید اور دستکار کو

عمر ۲۲ سال کنوارے کے لئے جن کی اہلی دیر ہو۔
روپیہ ہوا رہے۔ ایک اہدی خواندہ خوبصورت پند
سورسال کنواری کی ضرورت ہے یہ ہرگز ضروری نہیں
کہ سیدیہ امیرزادی ضروری ہو۔ بلکہ خواندہ ضرور ہو۔
خط و کتابت معرفت ائمہ اخبار الاسلام لاہور ہو۔

ضرورت ایک سب اسٹنٹ سرچین
مسلمان کی شہابی لینڈ سول ٹیک

ڈیپارٹمنٹ میں ضرورت ہے۔ خواہ مخواہ ایسے نہیں
 ماہوار مکان و پانی سرکاری ملے گا۔ درخواستیں بہت
 جلد ایجنٹ جنرل صاحب مہجی کے نام پر بھیجیں۔ پہلے
 تین سال کا اقرار نامہ دینا پڑے گا۔ اس کے بعد اس کو دیکھتے
 The agent general for
 The Colonies Africa
 Rough boy buildings
 appro street
 Bambaray

۹- جون ۱۱۹۱ء

سید

محمد شریف صاحب ۲۵۵۱
 غوث محمد صاحب ۲۵۱۰
 ۱۰ جون ۱۹۱۱ء

علی احمد رضا ۱۵۹۱
 ۱۲- جون ۱۹۱۱ء
 میرزا علی حسا ۱۰۵۵
 ۱۳- جون ۱۹۱۱ء
 عطا محمد صاحب ۲۱۷۷

عیسائی مشنری

خبر خواں پبلک کا یاد ہوگا کہ اعلیٰ حضرت امیر

عبدالرحمن خان مرحوم فرما رہے تھے کہ دولت خدا داد افغانستان کے حضور میں عیسائی پادریوں کی طرف سے ایک فہرہ در خوا

پیش ہوئی تھی کہ سبھی مشنریوں کو افغانستان میں داخلہ کرنے اور تہذیب پھیلانے کی اجازت مرحمت فرمائی جائے بیدار مغز

امیر کجاب سے اس کا یہ جواب ملا تھا کہ ”جو تہذیب آپ نے چین میں پھیلانی ہے اس کا نتیجہ یورپ کی تمام مملکتوں کا شقاق

محلہ ہوا ہے یہی تہذیب آپ پر اس بھی پھیلانے کے لئے افغان عموما

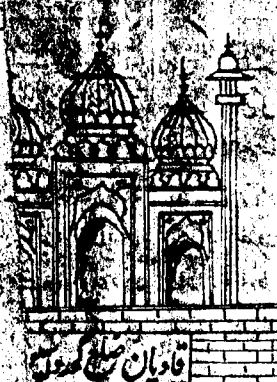
جاہل ہیں اگر کسی سے عقیدہ میں اگر کسی پادری کو مار دالا تو ہم دلا

نہیں گے“ اس جواب کا یہ نتیجہ ہوا کہ آج تک پادریوں کا تہذیب

طرف سے کچھ کرنا ارادہ بھی نہیں کیا +

[illegible]

وَالصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمُ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاغِبُونَ



خبرت بیان کنی و کتب و کتاب زیاده
 در کتابخانه است
Mianookla
 (Hagera)
 ۱۱/۱۱/۱۱

Reg. No. ٤٤٦٧٧
١- بزرگان این شهر - خیریه انجمن ١٣٤٣

[illegible]

دانش شریط طبیعت

اول۔ یہ کہ بیت کفہ پہلے دل سے جس اہل بات کا کہلے
 کو نیکوہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شریک سے جنت
 رہے گا۔ دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور فسق و
 فجور اور ظلم و بیعت۔ فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچنا سیکھ
 اور نفسانی جو شہوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیا سہی
 جذبہ پریش آوے۔ سوم یہ کہ جانا غریب و محتاج نماز و مواقیح حکم خدا
 رسول کے ادا کرنا سیکھے گا اور سنیے الواسع نماز تہجد کے پڑھنے
 اور اپنے نبی کریم ﷺ علیہ وآلہ وسلم پر ورد و نیکیجے اور ہر
 روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرتے ہی معاف رہے
 اختیار کر لیا گا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو
 یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنالیا گا۔
 چہارم یہ کہ عاہل خلق اللہ کو عوام اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے
 نفسانی جو شہوں سے کسی ذوق کی ناجائز تکلیف نہ دے گا نہ
 کربان سے نہ تھکے دیکسی اور طرح سے پیغم۔ یہ کہ ہر مال
 ربح و فراحت۔ عسر۔ اور بستر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ
 کے ساتھ وفاداری کرے گا اور ہر حالت میں راضی و قضا ہوگا

اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی نصیحت کے لئے ہر لمحہ تیار رہے گا۔
موتھ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھے گا۔ شہنشاہ یہ کہ
اتباع رسم اور ملت بعت ہو اور ہوس سے باز آجائے گا۔
اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا اور
قال السدا اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک ماہ میں دستور العمل
قرار دے گا۔ شہنشاہ یہ کہ شہزادہ اور خوتہ کو یہ بکلی چھوڑ دے گا
اور فریادی اور عاجزی اور خوش خلقی اور طبیعت اور سیکھنے سے
زندگی بسر کرے گا۔ شہنشاہ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور
ہجرت دینی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت
اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ عزیز
سمجھے گا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں مصروف
مشغول رہے گا اور جہان تک جس جہل سے ملتا ہے اپنی
خدا واد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچا کر
دہم۔ یہ کہ اس عاجز و عقد اخوت بعض منہ و اقار
طاعت و مدح و ثناء کے ساتھ کہ اس پر تاقوت و مرگ قائم ہے گا
اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ اور برکات ہو گا کہ اس کی نظیر
وینیری رشتوں اور باطنوں اور تمام خاندانہ حالتوں میں ملتی
نہ جاتی ہو گا

حضرت سید محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام
اور آپ کی جماعت کا مذہب

اسمائیم از تفصیل خدا
 آمد پس دین با ما و انما یوم
 ان کتاب حق کقول نام دوست
 آن رسوے کنش محض نیست نام
 همراه با شمشیر شکر انبیا
 هست او خیر الرسل غیبا
 اندوختیم بر این که هست
 آنچه دارد دجی و با ما هست
 اقتداشے قل او در جان هست
 از طایف و از خمر با هست
 آں سراز حضرت لغز است
 بجز او در حق اعدا است
 معجزات انبیاء ما بین
 بر همه از جان و دل با هست
 یک قدم دوری از حق با هست
 مصطفی ما را نام دوست
 هم برین از دار دنیا کیم
 با و هر کان از جام دوست
 و این ناکش بدست با جام
 مان شد با جان بدو با دست
 هر زوت را بدو شد اختتام
 خود را بر سر این که هست
 آن از خود از جان طبع بود
 هر زوت با دست شکر با هست
 هر گرفت آن مرسل و معاد
 بیکان حق نیست است
 سلوک بر سر حق خدا است
 آن در حق با حق با حق
 هر که از خود کرد انشا است
 نه از خود است معان با هست

بد پرئس قادیان مین میان مسراج الدین عمر پرویا شطہ ریٹیر دپشتر کے حکم سے حبس کر نشانی ہوا۔

اخبار احمدیہ

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بجزیت ہیں۔
معدنہ درس قرآن شریف ہوتا ہے، حضرت ام المومنین عابدہ
بیوی صاحبہ بعد از وفات حضرت صاحبزادہ صاحب ویر
محمد اسی صاحب دوالہ میر صاحب موصوفہ لہ صیانہ
میں ہیں سنا گیا ہے کہ وہاں حضرت صاحبزادہ صاحب
کا ایک بیکر ہوگا۔ احباب لہ صیانہ کو چاہیے کہ ضرور اس موقع
سے فائدہ اٹھائیں۔ گلاشتہ جمعہ کی صبح کو ارشاد انگریزی
کا جلسہ لائبریری ہالی میں ہوا، بابو محمد عثمان آجپت قبائل
کے ہمراہ یہاں آئے ہوئے ہیں، اس ہفتہ میں حکیم غلام
محمد الدین صاحب کوٹ رحیم بارخان سے اور دیگر کئی ایک
دوست متفرق مقامات سے تشریف لائے، حکیم محمد عمر
صاحب فیروز پور سے دایین قادیان آگئے ہیں، ڈاکٹر
الہی بخش صاحب چند روز کے واسطے سیالوالی تشریف
لے گئے ہیں، مگر مشہور جمہور کا خطیب حضرت خلیفۃ المسیح
نے خود ہی لکھا۔ خود ہی پیش امام تازہ ہوئے، مفتی محمد
اشرف صاحب میڈیکلک دفتر محاسب اپنی رخصت
پوری کر کے واپس آگئے ہیں، ماسٹر عبدالرحمن صاحب
نوسلم سابق مدرسہ سنگھ پور عافیت بہاں موجود ہیں اور
اپنی خدمات میں مصروف ہیں مگر ان کی نسبت کوئی صاحب
ننگار کے سلسلے سے کہتے ہیں کہ وہ پھر سکھ ہو کر اپنے
وطن کو چلے گئے ہیں۔ ایسی خبریں اڑانے والے
صاحبان کو سن رکھنا چاہیے کہ ماسٹر صاحب تو گرونامک
صاحب کے بچے اور اسی صلی شکر وہ ہیں۔ ان کو کیا ضرورت
ہے کہ گرو صاحب کے احکام کو چھوڑ کر کسی اور کے
پیشے لگیں۔

غلطی صفحات

پچھلے اخبار ۹۰ نمبر کے پرے کے
آخری دو صفحات پر غلطی ہے
۱۹-۲۰ نمبر صفحہ لکھا گیا۔ چاہیے تھا۔ ۱۵-۱۶ نمبر کے
صفحات الگ میں مناظرین درست کریں۔

ضرورت نکاح

ایک لکھ نئی شریف ڈکی عمر
سورال کے واسطے جو قادیان
کے قریب ہے ایک شریف خواندہ نوجوان احمدی کی خدمت
ہے خط و کتابت موزن ایڈیٹر ہر دو خط کے ساتھ
ہم کے ٹکٹ آئے چاہیے۔

لکھنؤ میں حضرت مولوی محمد آسن صاحب کی تحریک
سے احمدیوں کی ناز جمعہ برادر کبیر الدین کے مکان پر ہونے
لگی۔ ایک جمعہ حضرت مولوی صاحب موصوفہ نے پڑھایا
دوسرے میں مولوی رفیق علی صاحب نے زکوٰۃ و خیرات
کے باطل مصرف کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بتلایا کہ
زمانہ صحابہ کی طرح اب بھی تحصیل صدقات کا حکم
ایک مذکر میں قائم ہوا ہے جو قادیان ہے، منصوبہ
سے بابو فخر الدین احمدی لکھنؤ میں کہ عیسائیوں کو
کا اتفاق ہوتا ہے مگر ان کا عجیب حال ہے غفل سے
کوسوں بھاگتے ہیں۔ ہماری انجیل اور بائبل میں یہ
لکھا ہے اور وہ لکھا ہے۔ نبوت مانگا۔ تو خداوند فرمادے
کو مانو۔ مروج القدس لے گا۔ اس کا ثبوت پوچھو۔ تو اب
ثقیں کا وقت ہے۔ پھر بیٹھ لکھا گلبور سے نرائی
ہے کہ عید گاہ کا مقصد احمدیوں کے حق میں فیصلہ ہونا۔
احمدیوں اور غیر احمدیوں کے واسطے عید کا وقت متقرر
ہوا۔ ہر دو وہاں نماز پڑھیں گے، ڈبر و گلدہ کا سامان
میں بھی مسجد کا جھنڈا لٹکا۔ جو احمدیوں کے حق میں فیصلہ
ہوا۔ فالحمد للہ۔ وہاں کے غیر احمدیوں نے احمدی برادران
کی بہت تنک عزت کی تھی۔ اور احمدی برادران کا
اب حق تھا کہ ان پر مالش کرتے۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح
نے فرمایا کہ اس کو جانے دیں اور جو اللہ بخیر کرے جو
(۱) محمد فیروز الدین صاحب تدریسی
خواستہ تھارہم کہ احباب انکے پیار والد
حکیم جبار علی صاحب کے واسطے دعا کریں۔

دعا مالدو

(۲) برادر عبدالرحمن صاحب مدرس احمدی ڈونا لیبیا میں
اور احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔
حکیم محمد سعید الرحمن صاحب دہلوی ساکن کو پیٹ
منصّل جٹیلی کنواں کر شیشان والی گلی جلی

ریو بوبو

نے ایک رسالہ نام مراجع ترقی چھاپ کر شائع کیا ہے
جس میں مسلمانوں کو بدلائل عقلی و نقلی اپنی تجارت کو بیس
اتھ میں رکھنے کے عظیم الشان فوائد بتلائے ہیں حکیم صاحب
کی خواست ہے کہ یہ رسالہ معمول مسلمانوں کی امداد سے
ایک لاکھ صفت دربار دہلی کے موقع پر تقسیم ہو۔ تمام خط و
کتابت مذکورہ بالا پتہ پر ہونی چاہیے۔

خطبہ جمعہ

گورنمنٹ جمہور کے خطبہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ
بجہ قرآن شریف اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جس میں قرآن شریف
کی کوئی حد وسط نہیں۔ اسی طرح اس کے کلام بھی کوئی حد
وسط نہیں۔ لہذا کلام الہی کی تفسیر کو ہم کسی خاص مبنی میں
مجموعہ نہیں کر سکتے۔ قرآن شریف اللہ تعالیٰ کا کلام ہے
بظاہر چاہیے تھا کہ خدا ہی اس کی کوئی تفسیر کر دیتا۔
تفسیر لائے آئی کتاب کی کوئی تفسیر قابل نہیں قرآنی تفسیر
نئی کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی قرآن شریف
کی کوئی تفسیر نہیں کی۔ ان کے بعد خلفائے راشدین کا
حق تھا۔ انہوں نے بھی کوئی تفسیر نہیں کی۔ پھر فقہ کے
آئمہ اربعہ گزرتے ہیں۔ حضرت امام حنفیہ رحمہم فیہم
بہت قریب وقت میں تھے صحابہ کو دیکھا مگر کوئی تفسیر
قرآن شریف کی نہ کہی پھر امام شافعی ہوئے امام مالک
امام احمد صلی ہوئے مگر کسی نے قرآن شریف کی تفسیر نہیں
پھر محدثین بخاری ترمذی ابوداؤد و تیسرے شاہداروں
گزرے ہیں پھر انہوں نے بھی کوئی تفسیر نہیں کی۔ محدثین
میں نوامہ بین الدین، شہاب الدین سہروردی، حضرت محمد صاحب
شاہ نقشبند، حضرت عبدالغفار دہلوی، شیخ علیہ السلام لوگ ہیں
علم ظاہر کے ساتھ علم باطن بھی رکھتے تھے مگر کسی نے کوئی تفسیر نہیں
لکھی حضرت شیخ شہاب الدین کی ایک تفسیر ہے مگر اس میں انہوں نے
اپنی کوئی تحقیقات نہیں کہیں تفسیر بھی ایک تفسیر نہیں تھی
سنے اصل کیا کہ احمدیہ ہوا کہ تیسرے عالم کی تفسیر دیکھ کر
میں انہوں نے لوگ ان معنوں میں سمجھ کر کے کہیں کے کہیں
سنے ہیں اور دین دہلا کر اس طرح قرآن شریف کے حق میں
کا دروازہ دھارت کیلئے کھولتے اور دیکھتے کہ جو لوگ اس کو
ہر زمانہ کے ریاضات کا اس میں برکت الودع ہوتا ہے کہ
لہذا انصار و دہلی۔ اسکو محدود نہیں کرنا چاہیے۔ اس پر
چاہیے کہ تفسیر کے وقت میں ہر زبان میں تفسیر خدائی کے انصار
قرآن شریف میں ہیں۔ اسے ہمہ جہت میں سمجھنا ضروری ہے
میں تفسیر شہادت نماز، موزنہ و غیرہ کے ساتھ اس کے ساتھ
عقل انکس۔ یہ بات ہوئے۔ ایسا ہی بات ہے کہ ہم ان کے
ایمان و فرشتوں کی خدمت میں برادران احمدیہ کو دیکھ کر
جس جنت و شہاں ہیں۔ اس کو وہاں اس کو تمام ایمان
میں مشہور کہیں ان کے ایمان کا شکر اسلام سے اسے ہر روز ملتا ہے

القول الطیب

(*)

(پُرانی نوٹ بک سے کچھ)

میری فروری ۱۹۷۱ء کی نوٹ بک کے ایک صفحہ پر ذیل کا نوٹ لکھا ہے۔ اس وقت میں لاہور میں تھا +

الماہات حضرت (مرزا) صاحب (منقول از)

خط مولوی عبدالکیم صاحب (مروم) یکم فروری ۱۹۷۱ء

(۱) ان الله لا يغير ما بقوم حتى يغيروا ما بانفسهم +

(۲) انه ادى القرية +

(۳) انى مع الرحمن اتيك بفتنة +

(۴) ان الله موهن كبد الكافرين +

فرمایا۔ لوگ میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر یہ نوکھ جاتے ہیں کہ دین کو دنیا پر ترجیح دوں گا۔ لیکن یہاں سے جا کر اس بات کو بھول جاتے ہیں۔ وہ کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اگر وہ یہاں نہ آویں گے۔ دینا نے ان کو پکڑ رکھا ہے۔ اگر دین کو دنیا پر ترجیح ہوتی تو وہ دنیا کو فرصت پا کر یہاں آتے۔ (منقول از) خط خواجہ کمال الدین صاحب یکم فروری ۱۹۷۱ء

کلام مسیبر

(*)

مسلمان مومن ایک شخص نے عرض کی کہ مسلمان اور مومن میں کیا فرق ہے۔ فرمایا۔ قرآن شریف میں اسلام کو ایمان بھی کہا گیا ہے +

انشورنس ایک شخص نے عرض کی کہ کیا یہ جائز ہے کہ میں اپنی زندگی کو انشور کر لوں تاکہ میرے بال بچے کے واسطے بعد میں روپیہ جمع ہو۔ فرمایا۔ کیا تم اپنے بچوں کے رازق ہو۔ خدا کے پاس ان کے لئے چندہ جمع کراؤ +

نعمت کی قدر کرو فرمایا۔ انسان تندرستی کی حالت میں بیمار کو خفارت

کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اسی طرح حسین جیل۔ شکل کو خفارت سے دیکھتا ہے۔ امراء غر باکو خفارت سے دیکھتے ہیں۔ بعض آسودہ حال لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو خشیت اللہ بہت ہوتی ہے اور اس غرض کو کہ ہماری راحت قائم رہے۔ ضرورت مندوں کی دستگیری کرتے ہیں۔ جس طرح دنیا کے مفلس ہوتے ہیں۔ اسی طرح دین کے بھی مفلس ہوتے ہیں۔ ان کی بھی دستگیری ضروری ہے +

فرمایا۔ آدمی جب مصیبت میں پڑتا ہے تو پھر سچے لگتا ہے۔ لیکن مبارک ہیں وہ لوگ جو پہلے ہی سے کچھ سوچ کر کام کرتے ہیں اور مخلوق کی ہمدردی میں مصروف رہتے ہیں۔ تاریخ پر لوگ غور نہیں کرتے اور صحابہ کرام کے حالات پر تہتر نہیں کرتے۔ یہود کے حالات کو دیکھو اور اپنے ہندوستان کے بادشاہوں کے حالات کی طرف توجہ کرو۔ انسان جب حد سے بڑھ جاتا ہے اور طغیانی کرنے لگتا ہے تو اس کا نتیجہ اچھا نہیں ہوتا +

عمل کرو فرمایا۔ مرزا جی بننے یا احمدی کھلانے سے نجات نہیں حاصل ہوتی ہے کام کرنا چاہیے +

تکبر نہ کرو فرمایا۔ انسان مٹی سے بنا ہے مٹی کے بھی ایک کپڑے سے۔ کپڑے کو پھر چرے اور حرکت کرنے کی طاقت ہے اور آگے چلو تو انسان صرف مٹی سے بنایا گیا ہے جس میں حرکت بھی نہیں۔ وہ تڑابی حالت بھی اس پر آچکی ہے پھر جب یہ جوان ہوتا ہے۔ کیسی کسی چٹتیاں دکھاتا ہے کبھی قطب جنوبی کو جاتا ہے۔ کبھی قطب شمالی کو۔ پھر جوانی کے دن بھی گزر جاتے ہیں۔ انسان کتنا ہے چٹا پٹ گزر گئے۔ حالانکہ چٹا پٹ کہاں گزرے۔ سالہا سال لگتے ہیں۔ تب جوانی کے دن گزرتے ہیں صحت اور طاقت کے دنوں کی قدر نہیں کی جاتی۔ کھیل کے وقت اس کے خیال کرتے ہیں۔ کہ دین دنیا کیا چیز ہے۔ فوری کھیل کا میدان آدرا ہوا ان کا مقصد ہوتا ہے +

سلطان محمود کی غلطی فرمایا۔ سلطان محمود پر اللہ تعالیٰ رحم کرے۔ اس نے عربی کی بجائے فارسی دفتر جاری کئے۔ اس نے مسلمانوں کا عربی کے ساتھ تعلق کم ہو گیا۔ فارسی کے لئے بہت

کو خشیت کی کمی تھی۔ اب اس نے بھی ہندوستان سے ڈرہ ڈنڈا اٹھا لیا ہے۔ عربی زبان سے تعلق گیا۔ تو اہل عرب اور قرآن شریف سے دلچسپی گئی۔ دین میں ضعف آ گیا۔ قرآن شریف کا شغل دن بدن گھٹتا چلا گیا +

سادگی اختیار کرو فرمایا۔ آج کل مسلمان سادگی کو نہیں جانتے

خواہ مخواہ اپنے اخراجات بڑھا لیتے ہیں جس مسلمان کو دیکھو۔ ہزاروں کا مقروض ہے۔ محنت کے وقت عذر کر دیتے ہیں کہ ہم سے محنت نہیں ہو سکتی اور چاہتے ہیں کہ کھانا پینا اچھا لگائے۔ دیکھو میں باوجود اس پیرانہ سالی اور ضعف کے اپنی دوکان چلاتا ہوں۔ بہت کم بیماروں کو روز دیکھتا ہوں۔ گو یہ رزق کے لئے ایک پردہ ہی ہے +

یہ آیت حدیث نہیں ہے فرمایا۔ بعض فقرات اس طرح شہود ہو جاتے ہیں کہ ناواقف نہیں قرآن شریف کی آیت یا کوئی حدیث خیال کرنے لگ جاتے ہیں۔ حالانکہ وہ کلمہ قرآن شریف میں ہوتا ہے نہ کسی حدیث میں۔ انہی قسم کے کلمات میں سے ایک ہے۔ لا عفو فی الکبائر۔ اور ایسا ہی ایک اور کلمہ کسی اور کا بنایا ہوا ہے۔ لا تحرق ذرۃ الا باذن اللہ +

مذہب محدثین فرمایا۔ نیک الاوطار علی بن یزید فتوحات کتبہ۔ ان کتابوں کے دیکھنے سے محدثین کے مذہب کا حال معلوم ہو سکتا ہے۔ یہی اعلیٰ درجہ کی کتابیں ہیں۔ جو محدثین کے مذہب کو ظاہر کرتی ہیں +

حادث فرمایا۔ کل موجودات محسوسات جن کا ہم کو علم ہے۔ وہ قوسب حادث ہیں۔

بقی وہ چیزیں جو ہمارے مشاہدہ سے باہر ہیں۔ انہی نسبت بحث کرنے کی ہم کو ضرورت نہیں۔ جو ایمان و عارف ہم نے دیکھے ہیں وہ سب حادث ہیں +

خدا تعالیٰ کی ذات غنی ہے فرمایا۔ مولوی محمد اسماعیل شہید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا لکھنؤ میں ایک علمی سے مباحثہ ہوا۔ مولوی نصیب

نے اُسے کہا کہ ہم تمہارے فلسفہ کے اصول کے مطابق بحث نہیں کرتے۔ ہم تو اس طرح سے فیصلہ کرنے کو دیتا۔

ہیں کہ تو اور ہم ایک کو ٹھہری میں بند ہو کر بیٹھ جائیں۔ اور پھر دیکھیں کہ خدا تعالیٰ خود ہی اصل بات کو کس طرح ظاہر کر دیتا ہے۔ اس بات کو سنکر حضرت (مزارعہ) مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اگر یہ اس طریق سے فیصلہ کرنے کے لئے کوئی شخص مولوی محمد اسماعیل صاحب کے مقابلہ پر نہیں آیا۔ تاہم یہ ایک خطرناک بات ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی ذات تو غنی ہے +

کربلا کیوں متبرک فرمایا۔ تعجب ہے کہ متبرک سمجھتے ہیں۔ اور وہاں اپنے مردوں کی لاشیں لے جاتے ہیں۔ اور اُسی جگہ دفن کرتے ہیں۔ حالانکہ کربلا تو وہ مقام ہے۔ جہاں حضرت امام حسین پر ایسی سخت مصیبت اور تکلیف وارد ہوئی تھی +

عناصر میں تمیز فرمایا۔ تنہا میں لکھا ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ عناصر میں تمیز اور ادراک نہیں ہوتا۔ مگر دیکھو پانی نے فوج کو اور ان کے دشمنوں کو پہچان لیا۔ اور اسی طرح پانی نے موسے اور فرعون کو پہچان لیا۔ اور ہر ایک کے ساتھ اس کے مناسب حال سلوک کیا۔ اور آگ نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو پہچان لیا۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ کلمہ زمین میں گنا بہت ہوتے ہیں۔ اور بلع دلی زمین نیکیاں بہت ہوتی ہیں۔ کیونکہ سبز زار کے درخت بھی تسبیح کرتے ہیں +

بیڑا غرق کرنے والے وظیفے ایک شخص نے عرض کی کہ مجھے ایک صاحب نے یہ وظیفہ بتایا ہے کہ تم ہر روز یا خضر یا خضر چٹھے راکر دو روزانہ تین روپے تم کو ملجایا کریں گے۔ فرمایا۔ جب سے کہ مسلمانوں نے یہ وظیفہ شروع کئے ہیں تب ہی سو ان کا بیڑا غرق ہونے لگا ہے +

اذان پر کیوں ناراض ہوتے ہیں فرمایا۔ تعجب ہے کہ بندو اور سکھ آپس میں ایک دوسرے کو گندی گالیاں بلند اور زور دیتے ہوئے سنتے ہیں! اور برا نہیں مناتے۔ لیکن جب اذان سنتے ہیں تو سخت راض ہوتے ہیں۔ حالانکہ اذان میں خدا تعالیٰ کی تعریف اور

اجتہاد بتائیں ہیں۔ اور کیا ہی پیارے کلمات ہیں خلائق ہائے قوم کا یعقلون +

شہید فرمایا۔ شہید پانچ قسم کے ہوتے ہیں۔ مطعون۔ جو طاعون سے مرے۔ مبطون۔ جو دستوں کی بیماری سے مرے۔ جس پر دیوار گرے اور وہ مر جائے۔ جو پانی میں ڈوب کر مر جائے۔ شہید فی سبیل اللہ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑ کر مر جائے۔ شہادت کے لئے یہ ضروری ہے کہ ایمان بھی ہو۔ ورنہ ابو جہل بھی تلوار سے مارا گیا تھا +

قیامت میں سایہ کس کو ملے گا فرمایا۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے عرش کے سوائے کسی چیز کا سایہ نہ ہوگا۔ اور وہ سایہ سات شخصوں کو ملے گا۔ (۱) امام عادل بنصف بادشاہ۔ (۲) جوان جو اپنی جوانی میں خدا تعالیٰ کی عبادت میں لگا رہا ہے۔ (۳) وہ آدمی جس کا دل مسجد میں ہی لگا رہتا ہے۔ ہر وقت اس خیال اور انتظار میں ہے کہ کب نماز کا وقت ہوتا ہے کہ مسجد کو جائے۔ (۴) وہ آدمی جو اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے دوستی کرنے میں۔ (۵) وہ شخص جسے کوئی بڑے رتبہ والی خوبصورت عورت بلائے مگر وہ اللہ تعالیٰ کے ڈر کے سبب نہ جائے۔ (۶) وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس طرح خرچ کرے کہ ایک ہفتہ سے دس تو دوسرے کو خبر نہ ہو۔ (۷) وہ جو اللہ تعالیٰ کی شانشاہی کے خوف سے ڈر کر علیحدگی میں بیٹھ کر روئے +

بدعت فرمایا۔ باوجود حاجت کے جو کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں نہ تھا ہو۔ اس کو بدعت کہتے ہیں +

خدا تعالیٰ کی ناراضگی کی ایک علامت فرمایا۔ جب خدا تعالیٰ کسی پر ناراض ہوتا ہو تو اسے جھوٹ بولنے کی عادت بہت ہو جاتی ہے +

یہ تفریق کیوں فرمایا۔ اس ملک میں عورتوں کے لئے نماز کے وقت سینے پر ہاتھ باندھتی ہیں۔ اور مرد سینے پر معلوم نہیں یہ فرق کس

طرح پیدا ہوا۔ قرآن شریف اور حدیث میں اس کا کوئی پتہ نہیں چلتا +

قرض سے بچو فرمایا۔ قرضدار آدمی جھوٹا ہو جاتا ہے۔ وعدہ کرتا ہے تو پورا نہیں کرتا۔ اور بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے +

عبودیت فرمایا۔ ہر حال میں اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو عبودیت سکھاتا ہے مثلاً زبان کو حکم ہے کہ جھوٹ نہ بولے۔ یہ بھی عبودیت ہے پھر سچ بولنے کے متعلق فرمایا کہ غیبت نہ کرو۔ گو بات سچی ہی ہو۔ پھر فرمایا کہ لنگڑے کو لنگڑا نہ کہو۔ گو وہ ہے اور سچ ہے۔ مگر ایسا کہنے سے بھی منع فرمایا۔ ایسا ہی بعض مجاز کے بولنے سے بھی منع فرمایا ہے +

نزاوت کج فرمایا۔ رمضان شریف میں نزاوت کج کا پڑھنا ضروری ہے اور باجماعت پڑھنی چاہئیں کیونکہ اب فرضیت کا ڈر نہیں رہا۔ تاریخ میں محدثین اور فقہاء کا بڑا اختلاف ہے۔ مالکیوں کے ہاں ۳۴ رکعت ہیں۔ اور حنفیوں میں بیس رکعت ہیں۔ محدثین میں گیارہ رکعت سے زیادہ ثابت نہیں ہیں خود بھی گیارہ رکعت کو پسند کرتا ہوں۔ لیکن مخالفت کسی کا نہیں ہوں +

تجارت سے بہتر فرمایا۔ میں نے ایک فقہ سورۃ جعہ پر خطبہ پڑھا اور ارادہ یہ کیا کہ اس کو (سورۃ جعہ کی تفسیر کو) طبع کر کے ایک آن فی کاپی کے حساب سے فروخت کرینگے۔ اس زمانہ میں کلچر بنانے کا خیال تھا۔ اور چندہ کی ضرورت تھی خیال ہوا کہ اس کا روپیہ اس چندہ میں لگا دینگے جو وقت نماز میں بخیر میں گیا تو اللہ ہم کو اقل ما عند اللہ خیر الرحمن اللہو ومن التجارۃ واللہ خیر الرازقین +

پہلے ہی میدان صاف ہوا فرمایا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے پیشتر عرب میں ایک عظیم الشان جنگ ہوئی تھی۔ جس میں بڑے بڑے سرداراں قوم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بظاہر برگزما مننے والے نہ تھے۔ آپس میں لڑکر قتل ہو گئے تھے۔ بڑے بڑے سردار اس میں مارے گئے تھے +

نغمہ اکمل ۲۰۰۲ + مجربات نور الدین حضرت امام

حج

ایک شخص نے حجاج شاہ اسلام پر کچھ اعتراض کئے تھے جنکے جواب حضرت امیر کے حکم سے مولانا مولوی فضل دین صاحب مختار نے لکھے ہیں۔ جو فائدہ عام کے واسطے درج اخبار رکھتے جاتے ہیں۔

(ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم + محمد و نعلی علی رسول اللہ اکرم محمد منور جناب حکیم صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مجھے حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا ہے کہ آپ کے سوال کا جواب آپ کو تحریر کر کے ارسال کروں۔

(۱) حجاج کے دل میں بہت الحرام کی کیسی عظمت اور حرمت تھی۔ اس کا پتہ اس سے لگ سکتا ہے کہ اس نے خود حج بیت لکھا۔ عقد الفریہ کی دوسری جلد میں جہاں حجاج کے خطبات نقل کئے گئے ہیں، اسکے حج کا تذکرہ لکھا ہوا موجود ہے +

(۲) پھر خانہ کعبہ کے حلقہ کا تذکرہ جو آپ نے کیا ہے اس کی بابت یہ عرض ہے کہ حجاج عبد الملک کا نوکر تھا۔ اس لئے اس کی ذات اس میں کہاں تک ملازم اور قصور وار ٹھہرائی جاسکتی ہے۔ آپ خود غور فرما سکتے ہیں +

(۳) اگر حجاج نے از روئے مذہب و دین و فتنہ کو ایک وقت میں ہونے کو اسلامی تعلیم کے لحاظ سے جو حد ہونی چاہیے۔ اس کے معانی سمجھا اور عبد اللہ بن زبیر کا دعویٰ اس کے خلاف سمجھا اس کو باغی تصور کیا۔ تو وہ کہاں تک شہم ہو سکتا ہے حکیم صاحب! کسی شخص پر کوئی الزام لگائے اور اس کے کوئی گئی کی زبان کو بند نہیں کر سکتا مگر مسلمان کو کسی کے شہم کرنے میں احتیاط چاہیے اور خدا سے خوف۔ حجاج مرگیا اور اس کا معاملہ خدا کے سپرد ہو گیا۔ اس کی عیب تمہاری سے کیا فائدہ +

(۴) جہاں تک واقعات کا تعلق ہے۔ اس سے یہ بھی ثابت ہے کہ اکثر مؤرخین ہوا میہ کے دشمن گزرتے ہیں اور بعض دوسرے خود کی دجسے اپنا مافی الضمیر

پورے طور پر ظاہر نہیں کر سکے +

(۵) حجاج کے جو کچھ اپنے کلمات منقول ہیں اور تاریخوں میں موجود ہیں، ان سے تو ظاہر ہے۔ کردہ اپنے اعمال کے نتائج سے غافل نہ تھا۔ فکر معاد اور اللہ تعالیٰ کے ذکر اور خوف کا جو بیان اس کے کلام میں پایا جاتا ہے۔ ان کو پڑھ کر دل جرات نہیں کرتا کہ اسکی زندگی کو ایک ظالمانہ زندگی اور اس کے افعال کو ظلم پر مبنی قرار دیا جاوے۔ جو شخص محاسبہ کا خوف رکھتا ہو اور دنیا کو ایک گذشتہ چیز سمجھتا ہو۔ اور اتباع شریعت کو خجالت کا ایک وسیلہ یقین کرتا ہو۔ اس سے انحراف اللہ تعالیٰ کی نافرمانی۔ اس کی نسبت یہ خیال کرنا کہ وہ بہت مہیا تھا۔ اور اپنے اعمال میں اتنا جری تھا جیسا کہ بعض لوگ کہتے ہیں۔ ایک قسم کا اعتداء معلوم ہوتا ہے +

(۶) حجاج کیا حیثیت رکھتا تھا اور کس وضع کا انسان تھا بہتر معلوم ہوتا ہے کہ اس کے چند خطبات اس غرض کے لئے آپ کے پیش کروں۔ ان میں آپ غور فرمادیں +

(۷) حجاج کو ضرورت نہ تھی اگر وہ واقع میں برائے کلام اور گفتگو میں خنیت الہی کے امور بیان کرتا جو کچھ وہ کرنا تھا اس کو اس سے کوئی مانع نہ تھا کہ وہ اتفاق اختیار کرتا۔ اگر اس کے دل میں یہ امور نہ تھے اور نہ وہ ان کا عامل تھا۔ تو معام نہیں ہوتا کہ اس قسم کے لاجل بیانیوں سے اس کو کیا فائدہ تھا۔ اور اس قسم کی باتوں کے بیان کرنے کی اس کو کیا ضرورت تھی۔ حجاج نے محمد قاسم کے نام جبکہ اس کو ہند کی ہمہ پرستی میں کیا گیا تھا بہت سے مکتوب لکھے تھے۔ ان میں سے ایک خط میں جو حجاج نے لکھا تھا یہ مضمون ہے۔ محمد قاسم کو لکھا ہے۔ ہمیشہ تلاوت قرآن میں مصروف رہا کرو۔ دعائیں پڑھتے رہا کرو خدا تعالیٰ کا ذکر ہر وقت زبان پر ہو۔ توفیق الہی سے نصرت کے خواہاں رہو۔ خدا عز و جل تم کو نصرت دیگا۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کو اپنا مددگار بناؤ۔ اور ایک خط میں محمد قاسم کو حجاج لکھتا ہے۔ پانچ وقت کی نماز پڑھا کرو۔ اور تکیہ و قرأت و قیام و رکوع و سجود۔ و نحو ذہیں تضرع و زاری خدا کے روبرو کیا کرو۔ ہر وقت، زبان پر ذکر الہی جاری رکھو تاکہ کام کا انجام بخوبی ہو کسی کو قوت و شوکت بے عنایت الہی کے میسر نہیں

ہوتی۔ اگر خدا تعالیٰ کے فضل و کرم پر بھروسہ رکھو گے تو امید قوی ہے کہ فتح و نصرت قرین و معین ہوگی + حکیم صاحب! جس شخص کے ایسے خیالات پاکیزہ ہوں اس کی نسبت بے دھڑک یہ کہنا کہ وہ مہیا تھا مومن کی شان سے بعید معلوم ہوتا ہے کیا اس کو۔ ان باتوں کا جو اس کے خطبات اور مکتوبات میں منقول ہیں کچھ بھی پاس نہ تھا۔ اگر حجاج مسلمان تھا تو ضرور اس کو کچھ خوف خدا بھی دل میں ہوگا۔ اور ان امور کا پاس بھی کرتا ہوگا +

(۸) موعودہ خطبات ذیل میں مندرج ہیں :-

پہلا خطبہ

اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی۔ پھر کہا کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کے گذارہ کا آپ ذمہ لیا ہے اور آخرت کے طلب کرنا حکم دیا ہے اگر آخرت کا آپ ذمہ لے لیتا۔ اور اس کی مشقتوں سے ہم کو سبکدوش کرنا اور دنیا کی طلب کا ہم کو حکم دینا کیسے ہم خوش قسمت ہوتے۔ تمہارے علماء تو مرتے جاتے ہیں اور جاہل لوگ علم سیکھتے نہیں۔ تمہارے شررا انسان تو یہ نہیں کرتے تین مہینے بہت حریمیں پاتا ہوں اس چیز میں جس میں اللہ تعالیٰ کا نام ہے اور جس چیز کا تمہیں حکم ہوا ہے اس کو ضائع کر رہے ہو۔ تریب ہے کہ علم اٹھا لیا جاوے۔ اور علم کا اٹھنا علماء کے چلا جائیسے ہوگا۔ خبردار میں تمہیں ایسا پہچانتا ہوں کہ بیطار کا علم گھوڑے کے بارے میں ممکن ہے کہ ناقص رہے مگر میرا علم تمہارے بارے میں خطا کرا ہی نہیں سمجھا۔ قرآن نہیں پڑھتے مگر کبواس کے لئے۔ نازیں آخر وقت میں پڑھتے ہیں۔ دنیا نقد اسباب ہے جس سے نیک و بد برزخ نفع اٹھاتے ہیں اور آخرت ایک مقررہ وقت میں آئے گی جس میں قادر مقتدر مالک مکر کے گا۔ خبردار اللہ کے بچے رہو۔ اسکی فراموشی داری میں لگے رہو اور جان رکھو کہ تم اس سے ملنے والے ہو تو کہ نیک اپنی نیکی کا بدلہ پائیں۔ اور بدکار اپنی بدی کی سزا اٹھائیں۔ خبردار نیکی تمام کی تمام جنت کا سامان ہے اور برائی سب کی سب دوزخ کا سامان ہے جو ذرہ بھر نیکی کرے گا۔ اس کا بدلہ پائیگا۔ اور جو برائی ذرہ بھر ہوگی۔ اس کا بھی بدلہ ملے گا میں تمہارے لئے اور اپنے لئے گناہوں کی سزا کا اللہ تعالیٰ سے بچا چاہتا ہوں +

دوسرا خطبہ | اے اللہ تعالیٰ! مگر ایسی میری نظر

المفتی

۳۳۸

ایک شخص کا سوال پیش ہوا
بعض آدمی ایسا کرتے

ما جائز تجارت

ہیں کہ کوئی سرسریا دوائی یا کوئی اور ایسی کارآمد چیز مثلاً
جرابوں کے جوڑے۔ یا گھڑیوں کے زنجیر وغیرہ کوئی
ایسی چیز لے کر فضا جرابوں کے ۵۰۰ جوڑے لے کر ہر
ایک جوڑہ کو ایک ایک کاغذ میں باندھ کر ۵۰۰ پکیٹیں
تیار کرتے ہیں۔ اور ان پانچسویں پکیٹوں میں سے ایک پکیٹ
میں دس روپیہ کا نوٹ۔ اور دو پکیٹوں میں پانچ پانچ
روپیہ کے دو نوٹ ڈال دیتے ہیں۔ اور سب پکیٹوں کو
خوب ملا دیتے ہیں۔ یعنی اپنے آپ کو بھی یہ خبر نہیں ہوتی
کہ نوٹ کس کس پکیٹ میں ہیں پھر ہر ایک پکیٹ کی کچھ
قیمت رکھ دیتے ہیں۔ مثلاً ہر ایک پکیٹ کی قیمت ۴۰۰
رکھ دی۔ اب جو آدمی ان کو خریدنا چاہتے ہیں وہ ۴۰۰
آنے مالک کو دیدے۔ تو اس کا نام رجسٹر میں درج کر لیا
جاتا ہے۔ پھر ایک تاریخ مقررہ کو (جو کہ پہلے سے مقرر کر
لی جاتی ہے) سب پکیٹیں خریداروں کو تقسیم کر دی جاتی ہیں
اور انہی میں وہ نوٹ والی پکیٹیں بھی تقسیم ہو جاتی ہیں۔ یہ
ایک مال کو جلدی فروخت کرنے کا ڈھنگ ہے۔ وہ جو
جسکی قیمت ۴۰۰ روپیہ گئی ہے۔ وہ قریباً بازار سے بھی پرچون
استہی کو ملتی ہے۔ کوئی دو چار پیسے کا فرق ہو تو ہو سکتا
ہے۔ اب یہ خاکسار بڑے ادب سے آپ سے دریافت
کرتا ہے کہ یہ ڈھنگ شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

فرمایا۔ یہ جوابازی ہے اور شرعاً جائز نہیں ہے۔
فرمایا۔ یہ جائز ہے کہ نماز کو
اندک کی پہلی رکعت میں کوئی آٹھویں
سورہ پڑھی جائے۔ اور دوسری
رکعت میں اس سے قبل کی سورہ
پڑھی جائے۔

دو نوٹ رکعتوں
میں ایک سورہ

فرمایا۔ جائز ہے کہ دونوں
رکعتوں میں ایک سورہ پڑھی
جائے۔ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ
کی نماز میں ہر دو رکعت میں سورہ اذنازلت پڑھی تھی۔

دیا اور اللہ کی نافرمانی سے روکے رکھا کیونکہ میں نے
دیکھا ہے کہ جو صبر اللہ تعالیٰ کے محلات سے رکھنے
میں ہوتا ہے وہ بہت آسان ہے۔ بہ نسبت اس صبر
کے جو اللہ کے عذاب پر انسان کرتا ہے۔
حاج محمد رضا کہ جس انسان پر ایسا وقت بھی آتا
ہے جو اس وقت میں نہ تو اللہ کو یاد کرتا ہے اور نہ اس
وقت میں اپنے گناہوں کی معافی چاہتا ہے اور نہ اپنی
آخرت کا فکر کرتا ہے۔ ایسا انسان بہت سختی ہے اس
بات کا قیامت میں اس کا افسوس لمبا ہوا اور اس کا
پچھتا نا غیر منتہی ہو۔

مفصلہ ذیل کتب کا خانہ بدلتا دین
منزل گورداسپور کے
تہ سے مل سکتی
ہیں۔:-

سنّت احمدیہ
نماز و ذکر کے
مستقل تمام تقبی
سائیں آیات و
احادیث سے دلائل
دئے گئے ہیں۔ ۳۲

(۲) معیار الصادقین۔ رشتہ دار
کی پہچان کے اصول۔ مسیح موعود کے دعویٰ کے ثبوت
(۳) شہادۃ القرآن۔ ابراہیم سیالکوٹی کی شہادۃ القرآن
حصہ اول کا جواب۔ ۲۰۲ + (۴) ظہور المسیح وفات
مسیح کا ثبوت۔ تمام مخالفت کتابوں کے جواب ہیں۔ آیت
استخلاف کی عجیب غریب تفسیر ۴ (۵) عقاید احمدیہ
وہ عقاید ہیں جن میں ہم احمدی دوسرے غیر احمدی مسلمانوں
سے ممتاز ہیں۔ مدلل آیات و احادیث ۳۳ + (۶)
حسن القصص سورہ یوسف کا ترجمہ و تفسیر قابل دیدہ
بطور نمونہ ۲۰۲ + (۷) الاستخلاف آیات قرآنی کو
سے مشید کے تمام اعتراضوں کا دندان شکن جواب
ہے ۳۳ + (۸) مجموعہ فتاویٰ احمدیہ حضرت اقدس
نے اپنی زندگی میں جن مسائل پر فتوے دئے وہ تمام یکجا جمع کر
کئے ہر مسئلہ پر

میں گمراہی کی شکل میں کر کے دکھا۔ تو کہیں اس کو بچوں
اور ہدایت بھی ہدایت کے رنگ میں میرے پیش کرتا کہ
اسکی میں ابتداء کروں۔ اور مجھے میری اپنی جان کے سپر
نہ کر کیونکہ اس طرح تو میں گمراہ ہو جاؤنگا۔ اللہ کی قسم میں
نہیں پسند کرتا کہ جھوٹا دنیا گندرجی ہے میں اس کو اپنی
پگڑی کے ساتھ خریدوں۔ اور جو باقی رہا۔ دنیا سے فانی
ہے۔

تیسرا خطبہ
مالک بن دینار نے کہا کہ میں جب
پڑھنے کو نکلا اور منبر کے قریب بیٹھا
تو حجاج منبر پر چڑھا اور کہا۔ ایک انسان ہے کہ اپنی
جان کا ہر وقت حساب کرتا رہتا ہے اور ایک ایسا آدمی
ہے جو اپنے رب کا ہر وقت خیال رکھتا ہے اور ایک
ایسا آدمی ہے جو اپنے اعمال میں
وغیر رکھتا ہے اور ایک

ایسا انسان ہے جو
اپنے اس کاغذ
میں جو اپنی میر
میں بیٹھ کر
پچھے پکار پڑھے
گاہر وقت
نکلیں لگا رہتا
ہے اور ایک
ایسا انسان ہے جو
اپنی ہمت کے ساتھ امر
بالمعروف میں لگا رہتا ہے۔ اور

اپنی خواہش کے وقت بری بات سے ڈانٹ دیتا ہے
اور ایک ایسا انسان ہوتا ہے جو اپنے دل کی لگام پیسے
ہی اپنے ہاتھ میں رکھتا ہے جیسے کہ اپنے اونٹ کی
مار ہاتھ میں رکھتا ہے۔ پھر اگر غری کی طرف بلایا تو انکی
انتباہ کی اور اگر باطل کی طرف گھینچا تو اسے روک لیا۔
حجاج بن یوسف منبر پر کھڑا ہوا کہ رہا تھا اسے
لوگو اپنے نفوس کو روکو کیونکہ جب ان کو ہر ایک چیز
دیتے رہیں۔ جو ان کی خواہش ہو تو ہر ایک چیز کے لئے
کی عادت ہو جائے گی۔ اور اگر نفوس سے کوئی چیز مانگی جائے
تو نفوس دینے سے انکار کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ ایسے
انسان پر رحم فرماوے کہ جس نے اپنے نفس کے ایک
مار وٹا لہی جب کسی کا موقع پایا تو اس کو اس میں لگا

ایڈیٹوریل ریماکس

یہاڑی وعظ

محمود احمد صاحب کی جو گفتگو دہلیوزی کے پہاڑ پر ایک پادری صاحب کے ساتھ ہوئی تھی۔ اور اب رسالہ شہید میں چھپتی ہے۔ اس کا نام صاحبزادہ صاحب موصوف نے پہاڑی وعظ رکھا ہے۔ اور فرماتے ہیں کہ پہاڑی وعظ کے مقابل دنیا کی کوئی تحریر اور نوشتہ نہیں ٹھیکر سکتا اور یہی ۱۹ سوسال سے اب تک اسے چھپتے ہیں۔ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ یہی گوگ ۱۹ سوسال سے اسے چھپتے ہیں۔ بلکہ ہم یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ یہودی لوگ حضرت مسیح سے بھی کئی سوسال قبل اسے چھپتے تھے۔ کیونکہ یہ وعظ انہیں الفاظ میں یہودیوں کی کتب مذہبی میں موجود ہے۔ اور حضرت عیسیٰ نے وہیں سے یاد کر کے اسے اپنے شاگردوں تک پہنچایا۔ اور بہت اچھا کیا۔ لیکن کیا اس سے یہ لغو آئے گا کہ اور کسی تعلیم کا نام پہاڑی وعظ نہیں ہو سکتا۔ ہرگز نہیں۔ انجیل کا پہاڑی وعظ ایک اخلاقی تعلیم کا نمونہ ہے۔ کمزور یا طاقتور۔ ناقص یا کامل۔ اوسے یا اسے۔ اس بحث میں پڑنے کی سرسرت ضرورت نہیں۔ اگر سفر ہمعصر نے خواہش کی ہر کسی کو اس پر کچھ لکھا جائے گا۔ لیکن جو تیسرے صاحبزادہ صاحب اور پادری صاحب کی گفتگو سے پیدا ہوتا ہے وہ ہر حال اس سے بہت اعلیٰ درجہ رکھتا ہے۔ کیونکہ اس سے ہم ثابت ہوتا ہے کہ اخلاقی ایک باطل مسئلہ ہے جس کے واسطے کوئی دلیل عقلی یا نقلی یسوعی صاحبان کے پاس نہیں ہے۔ پس جو شخص اس گفتگو سے فائدہ حاصل کر کے کفار سے کہہ دے کہ چھوڑ کر اپنے ایمان کی درستگی کی طرف مائل ہو گا اور خدا کے فضل کو تلاش کرے گا وہ یقیناً ان اعلیٰ اخلاق تک پہنچے گا جو اس کے واسطے نجات کا موجب ہوں۔ انطا کفارہ کا خیال انسان کو ایسے عمدہ اخلاق پر پہنچاتا ہے کہ اگر صاحبزادہ صاحب اپنے مضمون کا نام آسمانی وعظ رکھتے تو زیادہ موزوں ہوتا۔ کیونکہ اس کو انسان میں علو جہتی پیدا ہو کر آسمانی لوگوں سے ایک

تعلق پیدا ہوتا ہے اور اسی طرح خدا کی محبت میں ترقی کرتا ہوا وہ روح القدس کے نزول کا مستحق بنتا ہے۔ خدا تعالیٰ ہمارے عیسائی بھائیوں کی آنکھیں کھولے اور ان کو ہدایت کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین +

الحکم بندہ نو

الحکم سید صفحہ کا سب سے پہلا اور پرانا اخبار ہے۔ وہ ایسے وقت میں جاری ہوا تھا۔ جبکہ قوم کو اسکی سخت ضرورت تھی۔ مگر ایک اخبار کے جاری کرنے کا کام بدترین زمانہ کی نگاہ میں قاری بازی سے بڑھ کر نہ تھا۔ کیونکہ جماعت قلیل تھی۔ اور اخبار خوانی کا مذاق کم تھا۔ ایسے وقت میں ایک اخبار جاری ہوا اور اب تک وہ قوم کی خدمت میں مصروف ہے۔ ہر ایک چیز کی خوبیاں اور نقائص اس کے شامل حال ہیں۔ دنیا میں کوئی شے قدوس۔ سمجھ ہوئے کا دعویٰ نہیں کر سکتی۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ الحکم کی خدمات قابل قدر ہیں اور قوم کا فرض ہے کہ اسے بندہ ہونے دے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ **الحکم** اور **بدیس** ہمارے دو بازو ہیں ان کے ذریعہ ہمارے الہامات فوراً تمام ملک میں شائع ہو جاتے ہیں۔ بعض مالی مشکلات کے سبب جن کی تفصیل اخبار الحکم میں کیا جاتی رہی ہے۔ کارخانہ الحکم سخت مقررہ وضع ہے۔ اسی کے سبب ہے اخبار مشکلات میں ہے۔ اور اس کی اشاعت میں بے تشریب واقعہ ہو رہی ہے۔ پھر بھی اس کے مالک کی ہمت نہ ہرگز۔ وہ اب تک اسے نکالنے چلے جاتے ہیں اور بالکل بند نہیں ہونے دیا۔ اب تازہ اخبار میں انہوں نے ایک اپیل قوم کے آگے رکھی ہے کہ اس قرضہ کی ادائیگی کا انتظام کیا جائے۔ جو تجویز انہوں نے پیش کی ہے۔ میرے خیال میں قوم کے متمول احباب کے آگے کوئی بڑی بات نہیں۔ بلحاظ الحکم کا ایک پُرانا خریدار ہونے کے سینے خود بھی اس امداد میں حصہ لیا ہے۔ اور ہر کی طرف سے بھی اس مالی امداد میں شمولیت ہوئی۔ گو موجودہ حالات کے لحاظ سے وہ بہت ہی قلیل ہے۔ میں اس تحریک کا اقتباس درج ذیل کرتا ہوں :-

”میں پھر تینوں آگاہ کرتا ہوں کہ اپنے اس خادم کی خبر لو میں یہ تحریک بھی نہ کرتا۔ مگر اس تحریک کا محرک دراصل وہ مبارک وجود ہے جس کو خدا تعالیٰ نے اپنی پاک جی میں اولوالعزم کہا جسکو فضل عمر کہا اور اس کے عجیب عجیب نام رکھے جو ہمارے لئے برکت اور فضل ہے۔ یعنی صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ملکہ اللہ اللہ انہوں نے الحکم کی ضرورتوں اور مشکلات سے متاثر ہو کر دس روپیہ مجھے بھیجے ہیں

اور تحریک کی ہے کہ میں تحریک کروں۔ میں اس دس روپیہ کی رقم کو دس روپے بھی زیادہ نہیں سمجھتا ہوں اس لئے کہ میرا اس ہاتھ سے ملے ہیں جو آیتہ اللہ ہے۔ یہ اس دل سے نکلی ہوئی تحریک ہے جو منظر افکار سادہ ہے خدا کے فضل سے یہ ضرور بابرکت ہوگی اور نتیجہ خیز۔ پس میں احباب اور سرپرستان الحکم میں سے چار سو ایسے احباب کو بلاتا ہوں جو حضرت صاحبزادہ صاحب کی اس مبارک سنت کی تقلید کریں اور الحکم کی مشکلات میں اس کے ناصر ہوں۔ بعض ایسے احباب ہیں جو اکیلے سو سو روپیہ دے سکتے ہیں۔ الحکم کے خریداروں میں سے چار سو ایسے آدمیوں کا نکلنا کچھ بھی مشکل نہیں اور یہہ رقوم کم از کم دسمبر ۱۹۷۷ء تک آجانی چاہئیں تاکہ جن کو اللہ عزوجل خدا تعالیٰ چاہے تو الحکم پہلی ہی شان سے نکل سکے“ +

اسجکل کے صوفی

پر جماعت علیشاہ صاحب کی تیز بینی بلکہ بدبانی تو مشہور ہی ہے۔ کئی جگہ انہوں نے خواہ مخواہ اپنے خالص خیال کے لوگوں کو مارا پٹیا۔ دنگر شاہ ہوا۔ اور عدالت تک نوبت نہ بنی۔ یہ صاحب کے متعلق ایسی ہی خبروں کا ایک مجموعہ اخبار برقی سن میگزین بن چکا ہے۔ نے شائع کیا ہے جس میں یہ صاحب کی بعض حرکات بیجا سے شتعل ہو کر مضمون نویس نے نفرو ظم میں بہت سی گالیاں یہ صاحب موصوف کے حق میں رسالہ لکھی ہیں۔ ان کو چھوڑ کر کیوں کر ان سے ہمیں سروکار نہیں۔ واقعات کا خلاصہ درج کرتے ہیں۔ گو میر صاحب ہمیں اور ہمارے شاگرد کو گالیاں دینے میں مشاق ہیں۔ مگر میر صاحب موصوف کے پیر نہیں ہیں۔ الغرض اخبار مذکور رکھنا ہے :-

تین چار سال کے پیشتر جماعت علیشاہ صاحب بنگلور
مئے تھے اور چند ہی امورات میں ان سے بیجا شرکا
وقوع میں آئے تو علمائے کرام بنگلور نے ان سے
استفتاء کیا اور خوب ارسے لٹھوں لیا۔ . . . جملہ
اور عوام الناس شاہ صاحب کی تائید کرنے لگے . . .
بڑی فتاحت یہ ہوئی کہ ان جملہ اور عوام الناس کی عیون
اور ہوا۔ بیٹیاں۔ شاہ صاحب کے حلقہ مریدی میں کئی نہیں
گئیں۔ یہ حلقہ ایسا تھا کہ اس میں شرعی پردہ کی بھی کچھ
ضرورت نہیں تھی۔ صد ہا خوب رو مرد عورتیں اور جوان
لڑکیاں بناؤ سنگار کے ساتھ شاہ صاحب کے فروگاہ
پر رات دن موجود رہتی تھیں . . . ان عورت کے
پردہ و پردہ و شوہروں کو دیکھو تو باہر دروازہ پر تمام رات
انتظار میں اور گھٹتے بیٹھے ہوتے ہیں۔ یہ تمام حالات
اُس وقت لوگوں نے پوچوں میں چھپو کر شائع کر دیا۔
. . . تین چار سال کے بعد شاہ صاحب کے مرید و
مریدوں کو اپنے پیر کا اشتیاق و شوق پیدا ہو گیا ہوگا
تو انہوں نے تجویز کر کے شاہ صاحب کو علی پور سے بلا لائے
کے لئے ایک دو عورتوں کو روانہ کر دیا۔ جب ہم نے یہ
کیفیت سنی تو اُسی وقت پیشگوئی کی تھی کہ ”اب کے بار
جماعت علیشاہ صاحب کی کچھ وقعت بنگلور میں نہ ہوگی“
یہ ہماری پیشگوئی ٹھیک نکلی . . . ہمیں یہ کیفیت پہنچی
کہ عید الفطر سے پہلے جمعہ کو شاہ صاحب نے اپنے وعظ
میں جناب سرقاضی صاحب کی شان میں اپنی زبان سے
بہت کچھ کھنٹی جباری توان کی اس سخت کلامی پسرکار
نے ان سے دو ہزار روپیہ کی ضمانت لی تاکہ بار دیگر زبان
سے کھنٹی نہ بھڑاؤں۔ ہم نے بھی ہر کس و ناکس کی زبان
سے یہی کیفیت سنی۔ معلوم نہیں کہ یہ واقعہ کتنا تک
ہے . . . ہمیں متنبہ لوگوں کی زبانی معلوم ہوا کہ ۵
شوال المکرم بروز جمعہ بکر قضاہوں کی مسجد میں شاہ صاحب
نے کھڑے ہو کر کہا۔ صابو! اتنے روز میں نے وعظ
کیا۔ مگر آج کا روز میں نفسانیت کا بیان کرتا ہوں میرا
دل جلتا ہے۔ میرا دل بہر کہ ہے۔ میرے دل کا بخار نکال
کر بعد اللہ رسول کی باتیں بولونگا۔ میں تمام انڈیا پھرا۔
ہر ایک قریہ دیکھا۔ مگر بنگلور کے مرد و آدمیوں کے مانند
کہیں نہیں دیکھا۔ دوسرے مکہ کے مسلمان لوگ گافروں
کو مسلمان بناتے ہیں۔ مگر بنگلور کا مرد و قاضی غفارت ملانوں
کو کافر بنانا ہے۔ . . . صابو! اس مرد و لعنتی غفار

پر لعنت بھیجی۔ جو اریوں نے لعنت بھیجی تو سید محمود
صاحب نے اٹھ کر کہا۔ شاہ صاحب! احاطہ خدا میں قاضی
صاحب کی غیر خاضری پرکس لئے لعنت و ملامت کرتے
ہو۔ . . . سید محمود صاحب اتنا کہتے ہی شاہ صاحب نے
نہایت غصہ ہو کر کہا۔ مارو اس کا ذریعہ کو شاہ صاحب
کی زبان سے یہ الفاظ نکلتے ہی . . . سید محمود صاحب
کی کمر میں اٹھ دیکر زمین پر ٹپک مارا۔ . . غرض ان
تینوں کی زد و کوب سے سید محمود صاحب بیہوش ہو
گئے۔ . . اور سید محمود صاحب نے غالی غلاب و سرکٹ
محسٹریٹ صاحب بہادر کی عدالت میں فوجداری نالش
مندرجہ ذیل لوگوں پر درآ کر دی ہے۔ . . . نالش کی
کیفیت جماعت علیشاہ کو معلوم ہوئی تو یکایک انہوں
نے کتبۃ التذکار کے کی افواہ اڑادی اور فوراً بنگلور سے
فرار ہو گئے۔ . . افسوس ہے ان مولویوں پر جن کو ہم
مادی۔ رہبر و رشتہ الانبیاء سمجھتے ہیں۔ ان میں نفاس نہ

سکھ معذور ہیں

جناب باوانانک صاحب
کے جنم دن سکھوں
نے ہر جگہ پنجاب میں جلسے کئے ہیں اور باوا صاحب
موصوف کی سوانح اور تعلیم پر تقریریں کی ہیں۔ اور لیکچر
دیئے ہیں۔ جس کے ضمن میں بعض جگہ سکھوں نے آریوں
کے حق میں سخت کلامی کا رتنا ڈکیا ہے۔ اس پر اگر ہم
اخبارات شوریہ چاہتے ہیں۔ مگر ہماری رائے میں جناب
دیاندگی سستیاریتہ پر کاش دنیا میں موجود ہے۔ سکھوں
کو اس سخت کلامی کے لئے ایک حد تک معذور سمجھنا
چاہیے کس کا دل گروہ ہے کہ اپنے پیشوا مذہبی کے

جنگ بدلیکرن جنگ تک

۲۸۔ دلچسپ اور حیرت انگیز واقعات تاریخ اسلام کے
۴ رسالوں میں شائع ہوئے ہیں جسے تمام دنیا جنگ حیران
اور کشش دہلی آتی ہے اور جس کے مطالعہ سے عجیب نورانی
اثر دل پر پڑتا ہے اور دین و دنیا کی فلاح حاصل ہوتی ہے
حضرت خلیفۃ المسیح کی رائے ہے کہ یہ سلسلہ اہل اسلام کے
لئے نہایت مفید ہے جم ۲۸ صفحہ قیمت ۵۰ روپے
معاف + المشرق
غلام قادر تصنیف۔ ایڈیٹر تاریخ اسلام۔ شہر سیالکوٹ

حق میں ایسے ناپاک الفاظ سنئے جو دینا منہ ماراج نے
بادا نانک اور حضرت علیہ اور حضرت کے حق میں
استعمال کئے ہیں اور خاموش رہے۔ ہماری رائے میں
اگر یہ صاحبان کے واسطے لازم ہے کہ بجائے سکھ
پر ناراض ہونے کے دستانہ پتھر پر کاش کی اصلاح کر
لیں۔ آخر ان کے نزدیک بھی دینا منہ معصوم نہ تھا۔
غلطی سے پاک نہ تھا۔ سستیاریتہ پر کاش پہلے بھی اصلاح
کے کئی ایک چولے پہن چکی ہے۔ ایک اور بھی سی یہ نیا
جسم و محض نیک نیتی پر مبنی ہے آریوں کی کتاب کے
واسطے مبارک ہوگا۔ کوئی حرج کی بات نہیں۔

مانا کو بچاؤ

آجکل ہمارے ہندو اہل وطن اس
بات پر بڑا زور دے رہے ہیں کہ
کائے کاف کا حق کرنا اور کھانا ہندوستان میں سے ہندو
جائے۔ کیونکہ ہندو اس کی پرستش کرتے ہیں اور وہ انکی مانا
ہے۔ اگر صرف کسی جانور کا دودھ پیئے وہ ہماری ماں
بن سکتی ہے تو ہمیں مانا۔ بکری مانا۔ اونٹنی مانا۔ غرض بت
سے مانا کی نکل آئیگی اور تمام انسان چار پائیوں کی اہل
بن جائینگے ہمارے اہل وطن کا یہ غلط خیال ہے کہ انکے
ہاں گلے کی عظمت سوائے اسکے کہ وہ فودہ دیتی ہے
کسی اور وجہ سے بھی ہے۔ کوئی ہندو گلے کو ایثار
کا اقرار نہیں مانا۔ بلکہ انکی عزت صرف ایک مفید
دودھ دینے والا جانور ہونے کی وجہ سے ہے۔ اور
اُس کے اس فائدہ کو قائم رکھنے کے واسطے یہ ضروری
ہے کہ عمدہ اور سوچ پیمانہ پر کیشل فارم یا گوشالے بنائے
یہ لفظ صحیح ہو۔ بنائے جائیں۔ اور عمدہ گایوں کی نسل برک
کی تجویز کی جائے۔ نہ کہ مسلمان یا عیسائی اپنے مذہب
کے کسی جانور کو ناجائز قرار دیں۔ ماں اگر ہندو صاحبان
اُس تجویز کو قبول کریں۔ جو اس زمانہ کے اقدار نے انکے
سامنے پیش کی ہے۔ تو ممکن ہے کہ مسلمانوں کی ایک ٹہنی
تعداد اس معاملہ میں انکے ساتھ ہم زبان ہو جائے۔ ہم
اُس تجویز کو پھر ایک دفعہ بیک تک پہنچانے کے لئے
پیغام صلح سے اس جگہ نقل کر دیتے ہیں:-
اگر اس قسم کی صلح کے لئے ہندو صاحبان اور آریہ
صاحبان طیار ہوں کہ وہ ہمارے شی صلی اللہ علیہ وسلم
کو خدا کا بچاؤ مانیں۔ اور آئندہ توہین اور تمکذیب جھوڑ
دیں۔ تو ہمیں سب سے پہلے اسی اقدار نامہ پر دستخط کرنے پر مجبور
ہوں کہ ہم احمدی سلسلہ کے لوگ ہمیشہ دیک کے مہدی حق بننے

لے تین سال کی باتیں ہر اس سے خواہ مخواہ بدلتی کرنا درست نہیں۔ ایڈیٹر

اسبذ

۳۰- اگست ۱۹۱۹ء

میاں محمد بخش صاحب ۲۰۸۴ء باوجود بخش صاحب ۲۵۵۲ء
عزیز الدین صاحب ۱۷۷۴ء مولوی غلام رسول صاحب ۱۳۱۳ء

۳- ستمبر ۱۹۱۹ء

جی کے فیض مالک کوٹ سے شاعران صاحب ۲۲۹۵ء
منشی عبدالرحیم صاحب ۲۴۴۴ء ملاں کوٹی صاحب ۲۷۹۲ء
بابو محمد علی صاحب ۱۵۴۱ء میاں محمد بخش صاحب ۱۷۷۴ء

رحمت الدین صاحب ۲۱۹۲ء بدر الدین صاحب ۲۵۵۹ء
مولانا بخش صاحب ۱۸۸۷ء کلیم محمد حسین صاحب ۲۵۵۵ء
کرم الہی صاحب ۱۲۵۲ء حاکم بیگ صاحب ۲۷۷۰ء

غلام احمد صاحب ۳۷۷۰ء انجمن صاحب ۲۷۷۰ء
صاحبین صاحب ۳۷۷۰ء شفیق احمد صاحب ۲۱۲۳ء
پرانند صاحب ۲۱۷۷ء شیخ جعفر صاحب ۲۵۵۵ء

فیروز علی صاحب ۲۹۹۷ء ضیاء الدین صاحب ۲۷۷۰ء
محمد دین صاحب ۲۷۷۰ء غلام نبی صاحب ۳۷۷۰ء
۳۱- اگست ۱۹۱۹ء

شیخ نیاز محمد صاحب ۲۱۷۷ء شیخ غلام محمد صاحب ۲۱۷۷ء
حافظ محمد یوسف صاحب ۲۱۷۷ء جان محمد صاحب ۱۷۷۸ء
امام الدین صاحب ۲۱۷۷ء محمد حسن صاحب ۱۳۷۷ء

الند رکھا صاحب ۲۵۵۲ء محمد شریف صاحب ۲۵۵۲ء
فضل الرحمن صاحب ۱۵۷۷ء نادر علی صاحب ۱۷۷۸ء
میرزا طور علی بیگ صاحب ۲۷۷۰ء انجمن صاحب ۲۷۷۰ء

۲۷۷۰ء تاج الدین شاہ صاحب ۱۷۷۸ء عمر الدین صاحب ۲۷۷۰ء
حافظ غلام رسول صاحب ۱۷۷۸ء غلام جبار صاحب ۲۷۷۰ء
غلام قادر صاحب ۲۷۷۰ء ۲۵۷۷ء

۱۹- ستمبر ۱۹۱۹ء

چوہدری تقی صاحب ۲۷۷۰ء مرزا علی صاحب ۲۷۷۰ء
میاں حبیب الرحمن صاحب ۲۷۷۰ء مولوی محمد علی صاحب ۲۷۷۰ء
منشی عطاء محمد صاحب ۲۷۷۰ء شیراز صاحب ۲۷۷۰ء

منشی عبدالغنی صاحب ۲۷۷۰ء غلام رسول صاحب ۲۷۷۰ء
خانزادہ عبدالنور صاحب ۲۷۷۰ء غنیات علی صاحب ۲۷۷۰ء
۲۷۷۰ء عبدالحق صاحب ۲۷۷۰ء

۸- ستمبر ۱۹۱۹ء

میاں محمد بخش صاحب ۲۷۷۰ء فضل کریم صاحب ۲۷۷۰ء
نظام الدین صاحب ۲۷۷۰ء عمر الدین صاحب ۱۷۷۸ء
محمد نبیل صاحب ۲۷۷۰ء سردار خاں صاحب ۲۷۷۰ء

قائم علی صاحب ۲۷۷۰ء مولوی عبداللہ صاحب ۲۷۷۰ء
شیخ جان محمد صاحب ۲۷۷۰ء غلام حسین صاحب ۲۷۷۰ء
غلام محمد صاحب ۲۷۷۰ء سلطان احمد صاحب ۱۷۷۸ء

اور وید اور اسکے شیعوں کا تعظیم اور محبت سے تمام لینگے
اور اگر ایسا نہ کیے تو ایک بڑی رقم نادان کی جوتین لاکھ
روپیہ سے کم نہیں ہوگی۔ ہندو صاحبان کی خدمت میں ادا
کرینگے۔ اور اگر ہندو صاحبان دل سے ہمارے ساتھ صفائی
کرنا چاہتے ہیں تو وہ بھی ایسا ہی اقرار لکھ کر اس پر دستخط
کریں۔ اور اس کا مضمون بھی یہ ہوگا کہ ہم حضرت محمد مصطفیٰ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور نبوت پر ایمان
لائے ہیں۔ اور آپ کو سچا نبی اور رسول سمجھتے ہیں۔ اور اپنے
آپ کو ادب و تعظیم کے ساتھ یاد کرینگے جیسا کہ ایک نائن
والے کے صاحب حال ہے اور اگر ہم ایسا نہ کریں تو ایک
بڑی رقم نادان کی جوتین لاکھ روپیہ سے کم نہیں ہوگی۔
احمدی سلسلہ کے پیشرو کی خدمت میں پیش کرینگے +
پس اگر ہندو صاحبان اپنے صدق دل سے ہمارے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا نبی مان لیں۔ اور ان پر ایمان
لاویں تو یہ تفرقہ کر جو گائے کے دوسرے ہے۔ اس کو بھی
دور بین سے اٹھادیا جائے جس چیز کو ہم حلال جانتے
ہیں ہم پر واجب نہیں کہ ضرور اس کو استعمال بھی کریں +

پچھلے اخبار میں ناظرین نے پڑھا ہوگا کہ صدر
انجمن کا ماہواری جلسہ ہوا۔۔۔ عاجز راہ کو
عمدہ محاسبیت سے سبکدوش کرنے کا حکم ہوا
ان فقرات میں لفظ حکم ہمارے ایک مکرم معظم بزرگ شاکل
تجربہ کر۔ یہ انتقال لفظ حکم کا صحیح نہیں۔ ان کا خیال ہے
کہ اس سے تشریح ہوتا ہے کہ انجمن نے میری مرضی کے
تحتیات مجھے اس عہدہ سے سبکدوش کیا ہے۔ حالانکہ
واقعہ یوں نہیں ہے۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ سبب
کہ مرضی کے تحت سے میں خود خواہشمند تھا۔ اور انجمن
نے میری درخواست پر یہ فیصلہ فرمایا ہے۔ یہ درست ہے
لیکن بہر حال صدر انجمن کے حکم کے سوائے کوئی ایسی
تجربہ ہی ہو سکتی تھی اور اگر صدر انجمن جیسے سوز و محنت
و تسلیت و تشن کے رزولوشن ہمارے واسطے احکام و رشا
ہیں کما سکتے تو پھر کوئی مجلس دنیا میں ہوگی جس کے
واسطے یہ الفاظ زیبا ہو سکیں گے +

دیکھیں کہ ان کے نام میں کیسی
تسلیم و تہمت کی گئی ہے

نظم اکمل

احباب کو اطلاع ہے کہ اکمل صاحب اپنے قدیمی وطن گولیک میں ہیں۔ وہاں سے انہوں نے ایک نظم بھیجی ہے جسکی برقی انہوں نے رکھی ہے ”ہوا سے باتیں“ اور درس تہذیب کے سنتے والوں سے دعا کی درخواست کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اکمل صاحب کو اور جانی ترقی عطا کرے تاکہ وہ ”خدا سے باتیں کرنے لگیں“ بہر حال نظم بدیناظرین ہے (ایڈیٹر)

ہوا سے باتیں

گولیک سے اکمل کا پیام + درس سنتے والوں کے نام
اس میں شک نہیں کہ ہوا سے باتیں دیوانوں کا کام ہے۔ مگر جب سے اپنے محبوب کا
مشرطہ چاہے اس جہاں کو چھوڑنا ہے تیرے دیوانوں کا کام
نقد پالیتے ہیں وہ اور دوسرے امیدوار + ہیں تو دیوانگی
ہی کو فزائیگی سمجھتا ہوں کیا ہے گوہر عقل و ذکا ندرتہ خواہ۔ میری فزائیگی ہے
پہ کو دیوانوں میں رہتا ہے۔ خیریں دیوانہ ہی ہی۔ مگر مثل مشہور ہے۔ دیوانہ بکار خویش
ہشیار۔ اپنا کام نکال ہی لیتا ہوں۔ اور جو کچھ کہنا ہو کہہ جاتا ہوں +

پیام میرا انہیں ہے جو درس سنتے ہیں
وقتِ مختصر میں بزمِ امام میں شامل
غرب کے خست کے کابل کے آبا کے لوگ
ہر ایک ملک کے ہر صوبے ہر دہاکے لوگ
سیالکوٹ کے گجرات، شاپور کے ہیں
ہزاروں چاند کے ٹکڑے بشکل نورانی
ہزاروں عاشق صادق ہزاروں شیدیائی
ہزاروں کشتہ تیغ اداء دلبر ہیں
لگا و یار کے زخمی شامو لے ہیں
یہ بھانت بھانت کی بولی کے بولنے والے
کوئی ہے تیم اسے تو کوئی ہے مولوی فاضل
حکیم منشی حاجی و مفتی وقت ضعی
عدو کے واسطے میکس کی توپ ہیں گویا
نہیں ہے اور کوئی کے ٹوپ کی کچھ قدر
ہزاروں حاکم اسطے بنے ہوئے محکوم
ہزاروں ایسے کہ محمود سے ایاز ہوئے
کسی کے نور کا ایسا ظہور ہے ہر وقت
امیر ایسا کہ یتلوا علیہم آیا تہ
ترلے بیل باغ حجاز کے سن لو
ہزار تھے سنائیں گے گو طہور یہاں
پلا رہا ہے جو ساتی اسے چڑھا جاؤ

یہ مومنوں کی شہر آب منور ہے واللہ
یہ وقت پھر نہ لے گا ضرورت در کرو
تمہارے سینے منور ہوں نور کو ایکے
تمام کشن احمد کے آبیاری کرو
دلوں پر سکے تمہارا سینہ جہاں جاؤ
جو کچھ زبان سے بولو وہی عمل ہووے
غلام احمد مختار بن کے پھیلو تم
دکھاؤ اللہ کے زمانے کو تم کمال اپنا
مگر خیال تمہارا ذرا ادھر بھی ہے +
تراب رہا ہے کسی کے فراق میں کوئی
کسی کی یاد میں بنے تاب ہوتا جاتا ہے
ہوئی بکاشتہ چشم و گوش کیوں ایسی
غرض یہ بھول نہ جانا ضرور یاد رہے
گو تم سوار ہو۔ پارسی تو لے بھی ہے
چپے ہیں باؤں میں کاشہ وہ چل نہیں سکتا
اکیس نہ پیچھے سر ہنگزارہ جاوے
غریب بھائی ہے اللہ کچھ مدد کرنا
حضور باری میں اس کے لئے دعا کرنا
جو اس سے میل کرے داصل الہی ہوا

ایک عورت کی بہادری

ایک گدس میں روانہ ہوئی اور اس کا گڑاؤ کے اندر سے ہوا جہاں عموماً ڈاکو مخفی رہتے ہیں اور
اکثر راتیں کرتے رہتے ہیں اور ایسے ظالم ہوتے ہیں کہ یہاں سے کسی شخص کا بھی اجیر کرے
حوالہ کے سلامت نکل جاتا ہوتا ہے۔ غرض یہ کہ اس عورت کو ایک مخفی ڈاکو نے آ
تھیرا جبکہ اللہ میں آگے تلوار نکالی ڈاکو نے حکم دیا کہ کل زیور اپنا آدھے ڈرنے دیکھ لے یہ
تلوار عورت ہر چند دیر بھی۔ مگر چپتی ہوئی تلوار نے اس کے گوش بابت کر دئے اپنے سب
زیور اتار رکھ دیئے۔ پھر ڈاکو نے اسے کانوں کو دیکھا کہ ان میں بھی کچھ ہے ڈاکو نے کہا کہ بھی
اتار دے۔ ورنہ کان کاٹ لوگا۔ بیجاری عورت نے ڈنڈیاں بھی اتار دیں۔ مگر آپس بھی ڈاکو کی
ہوس نہ بچی اور پھر ڈاکو نے حکم دیا کہ بدن کے کل کپڑے اتار دے۔ اس عورت نے اپنی
بہ عزتی سمجھی اور جان دینے پر تیار ہو گئی عورت نہایت غفلت نہ تھی کہ ایسے نازک وقت میں
اس کو آؤ سوچ گیا۔ عورت نے ماتھے جوڑے اور ڈاکو کے قدموں پر سر رکھ کر کہہ لیا کہ تو
صرف اپنا کرتہ مجھے اتار دے تاکہ اسے ہین کر اپنے گھر چلی جاؤں اور سب کپڑے
تجھے دیدوں۔ ڈاکو کو اسکی التجا پر رحم آگیا۔ اس نے تلوار ماتھے سے رکھی اور کرتہ اتارنے
لگا۔ جیسے ہی کرتہ اٹکے گلے میں پہنچا۔ اور نہ کرتہ کے اندر ہوا عورت نے تلوار اٹھا کر
اٹک گردن پر ایسی ضرب لگائی کہ اس کا سر تن کو جدا ہو گیا۔ عورت تمام زیور اور سر کو نکل
میں دو چکر پولیس کی چوکی میں پہنچی اور وہ تھوٹھ تھا تھوٹھ لگا کر اندر گیا اور تمام اچھا نکھار

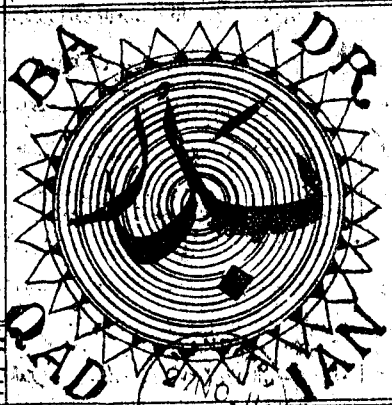
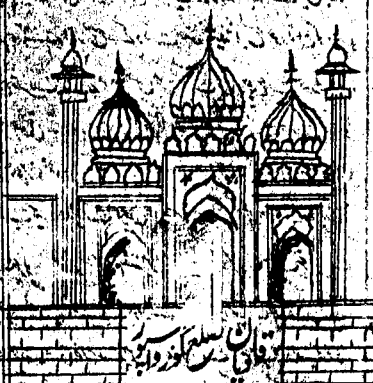
نشے میں اس کے ابد کا سرور و اندلہ
ہلال الفت قرآن کو دل میں تدبر کرو
اندھیرے میں جو ہوشیطان کوئی دھبے
جہاں میں چشمہ کو شری نہیں جاری کرو
ہونو نیک ہونو۔ دشمنوں کو شہر ماؤ
تمہاری زندگی عالم میں بے دخل ہووے
فرنگیوں سے بھی کون لائے ”ھیلو“ تم
ہر اک دوکان میں پہنچا کے چھوڑ مال اپنا
بلا کشان محبت کی کچھ خبر بھی ہے +
ہے بے قرار کسی اشتیاق میں کوئی
تراب تراب کے وہ یہاں ہوتا جاتا ہے
نہ دیکھتا ہونو تنہا تو زندگی کسی
”میں جو یاد رکھے یا الٹی شاد در ہے“
تمہارے ساتھ میں اکمل رہ رہتا ہے
مہیب دیو سے آگے نکل نہیں سکتا
کسی شکاری کا ہونک شکار رہ جائے
کہ سارے بھولوں میں ہی بھول ٹوٹا کرنا
مراد اپنی وہ پائے یہ انتخاب کرنا
اور انکشاف حقائق اسے کہا ہی ہو

بہمصر تفریح لکھنا ہے کہ بگدیش سوانہ
(رسلطان پور کی ایک جوان عورت تنہا
ایک گدس میں روانہ ہوئی اور اس کا گڑاؤ کے اندر سے ہوا جہاں عموماً ڈاکو مخفی رہتے ہیں اور
اکثر راتیں کرتے رہتے ہیں اور ایسے ظالم ہوتے ہیں کہ یہاں سے کسی شخص کا بھی اجیر کرے
حوالہ کے سلامت نکل جاتا ہوتا ہے۔ غرض یہ کہ اس عورت کو ایک مخفی ڈاکو نے آ
تھیرا جبکہ اللہ میں آگے تلوار نکالی ڈاکو نے حکم دیا کہ کل زیور اپنا آدھے ڈرنے دیکھ لے یہ
تلوار عورت ہر چند دیر بھی۔ مگر چپتی ہوئی تلوار نے اس کے گوش بابت کر دئے اپنے سب
زیور اتار رکھ دیئے۔ پھر ڈاکو نے اسے کانوں کو دیکھا کہ ان میں بھی کچھ ہے ڈاکو نے کہا کہ بھی
اتار دے۔ ورنہ کان کاٹ لوگا۔ بیجاری عورت نے ڈنڈیاں بھی اتار دیں۔ مگر آپس بھی ڈاکو کی
ہوس نہ بچی اور پھر ڈاکو نے حکم دیا کہ بدن کے کل کپڑے اتار دے۔ اس عورت نے اپنی
بہ عزتی سمجھی اور جان دینے پر تیار ہو گئی عورت نہایت غفلت نہ تھی کہ ایسے نازک وقت میں
اس کو آؤ سوچ گیا۔ عورت نے ماتھے جوڑے اور ڈاکو کے قدموں پر سر رکھ کر کہہ لیا کہ تو
صرف اپنا کرتہ مجھے اتار دے تاکہ اسے ہین کر اپنے گھر چلی جاؤں اور سب کپڑے
تجھے دیدوں۔ ڈاکو کو اسکی التجا پر رحم آگیا۔ اس نے تلوار ماتھے سے رکھی اور کرتہ اتارنے
لگا۔ جیسے ہی کرتہ اٹکے گلے میں پہنچا۔ اور نہ کرتہ کے اندر ہوا عورت نے تلوار اٹھا کر
اٹک گردن پر ایسی ضرب لگائی کہ اس کا سر تن کو جدا ہو گیا۔ عورت تمام زیور اور سر کو نکل
میں دو چکر پولیس کی چوکی میں پہنچی اور وہ تھوٹھ تھا تھوٹھ لگا کر اندر گیا اور تمام اچھا نکھار

وَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ فَإِنَّهُمْ قَوْمٌ يَشْكُرُونَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مُحَمَّدٌ نَبِيُّ اللَّهِ عَلَى رُسُلِهِ كَلِمٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مُحَمَّدٌ نَبِيُّ اللَّهِ عَلَى رُسُلِهِ كَلِمٌ



در زمان محمد
در زمان محمد

در زمان محمد
در زمان محمد

در زمان محمد
در زمان محمد

حضرت کا بی بی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
حضرت کا بی بی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت کا بی بی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
حضرت کا بی بی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت کا بی بی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
حضرت کا بی بی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(بمدر پرنس قادیان میں میاں محمد راج الدین عمر پرنس پرنس کا بی بی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

حضرت خلیفۃ المسیح بمعزل بیت
اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے

تو پھر اس کو اس کی اصلی حالت پر لانے کے لئے ایک
مخلصہ ارشاد مجتہد کثرت کیا گیا ہے جس نے وہ مخموی
کو زندہ کر دیا اور اسلام کے قالب میں ایک نئی روح پنہا
دی۔ اس مامورین اللہ کو ان حضرت مصلی علیہ وآلہ وسلم
کے ساتھ نسبت بجز اس کی پیش ایسی ہے۔ جیسے بائری
بجائے والے کے یوں سے اتصال کر رہی ہے۔ اور
بجائے والا اپنے نعمت کو بذریعہ بائری کے لوگوں کے کاؤ
میں پہنچاتا ہے اور بظاہر وہ آواز بائری کی آواز بھی جاتی
ہے مگر فی الحقیقت بجائے والے کی آواز ہوتی ہے۔
اسی طرح اس مامورین اللہ کو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی مقدس روح کے ساتھ ایسا کامل اتصال ہے۔ کہ گویا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی روح و قدس اس مامورین
کے ذریعے سے سب کام کرتی ہے۔ اور اس مامورین اللہ کو آواز
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز ہے۔ اس لئے اس مامورین اللہ کو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روز کہا جاتا ہے۔

جس بھائی کو کاغانی لوسیان یا ممیرانی تو لے کر
یا ممیر کے کاسہ میں فی قولہ مطلوب ہوا
۱۔ راقم محمد بن اسلمی از مقام دائرہ کافہ
نہارہ۔

گورنمنٹ نے جنگ طرابلس کے متعلق جو اعلان غیر جانبداری
کا نشانہ کیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ کسی رشتے والی سلطنت
کی فوج میں بھرتی نہ ہونہ ان کے لئے کوئی جہاز بنائیں جو جہتی
میں سخت زلزلہ ۱۷- نومبر کو محسوس ہوا۔
طرابلس میں بائسخت ہمدی ہے اس سے بھی اعلیٰ کا خلاصہ
ہے۔ آج ایک خبر آئی ہے کہ اعلیٰ دواخان نے طرابلس کی ایک
خالی کردی ہے۔ خبر مزید تعین طلب ہے،
چین میں بغاوت جاری ہے۔ یورپین فوجیں بھی دواخان اپنے
جہازوں میں چلی گئی

اس بڑے بکرہ خود غرضی
امریکہ کا اخبار نثر تھیکر مورخہ و متبرکات

لئے کہ اس نے کوئی اخلاقی تعلیم دی؟ ہرگز نہیں۔
 کیا اس نے کس نے کوئی نیک کام کیا؟ ہرگز نہیں۔
 کیا اس نے کوئی نیک کام کیا؟ ہرگز نہیں۔
 اور اس پر اس کا کیا؟ ہرگز نہیں۔ کیا اس نے عیسائیوں کے ساتھ سلوک
 سے نفرت کی؟ اور ولایت مندوں سے نفرت کی؟
 ہرگز نہیں۔ ہرگز اس واسطے عیسائی لوگ یسوع کہتے
 ہیں۔ صرف اس واسطے کہ وہ حلیب پر گیا اور ان کے
 مخالف بن کر کفارہ چلا۔ (میں ان کے) کیا مخالف بن کر
 کی کوئی مثال اس سے بڑھ کر دنیا میں ہو سکتی ہے؟
 کہ، صاحب جبرائیل بارٹن نام مذکورہ

اخبار کے پرے مورخہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۷۷ء

پوپ اپنے پہلے پوپوں کی طرح ہم کو جرم
کے رابیس پر مقررانا چاہئے کہ صرف اس
دینا ہے کہ اس طرح میں کے کام میں
جو گئی۔ اس لئے پوپ نے حکم دیا ہے
ہم کے واسطے جو عین مانگی جادو میں قوت
میں ایک واحد و یکتا واروں کی شکل
ہے۔

عیسائی سیاحوں کے
 معلومات کا نمونہ
 ایک عیسائی سیاح بن روداس
 والیس نام بیت المقدس کی سر
 کر کے واپس اپنے وطن کو گئے
 میں جو ملک امریکا میں ہے۔ اور
 انھوں نے وہاں کے ایک رسالہ نام نانی س میں اپنا
 سفر نامہ شائع کیا ہے۔ رسالہ مذکور کے ماہ نومبر ۱۹۷۷ء
 کے پیرچہ میں ان کے سفر نامے کا دو سرائر شائع ہوا
 ہے۔ اس میں من جملہ اپنے دلچسپ معلومات کے وہ
 مذہب بانی اور جمعی کے متعلق بھی اپنی تحقیقات
 لکھتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اس فرسے کے بانی
 کا نام عبد الہا تھا۔ عدیل کے سنے میں فضلہ
 اور ہوا کے سنے میں طاہر

خط و کتابت

کلام مسیح موعود

(پورانی نوٹ بک سے کچھ)

فرمایا حضرت مسیح کی آمد کے واسطے جو لفظ ایسا ہے وہ نزول ہے اور رجوع نہیں ہے۔ اول تو واپس آنے والے کی نسبت جو لفظ آتا ہے وہ رجوع ہے اور رجوع کا لفظ حضرت عیسیٰ کی نسبت کہیں نہیں بولا گیا۔ دوم۔ نزول کے معنی آسمان سے آنے کے نہیں ہیں۔ نزول مسافر کو کہتے ہیں۔ فرمایا ہم نے جو مخالفین پر بعض جگہ سختی کی ہے۔ وہ ان کے تکبر کو دور کرنے کے واسطے ہے۔ وہ سخت باتوں کا جواب نہیں۔ بلکہ علاج کے طور پر کڑی دوائی ہے۔ الحق مٹے۔ لیکن ہر شخص کے واسطے جائز نہیں کہ وہ ایسی تحریر کو استعمال کرے۔ جامع کو اختیار ایک شخص اپنے دل کو پہلے ٹھول کر دیکھ لے کہ صرف صد اور دشمنی کے طور پر ایسے لفظ لکھ رہا ہے یا کسی نیک نیت پر یہ کام نہیں ہے۔ فرمایا مخالفین کے ساتھ دشمنی سے پیش نہیں آنا چاہیے۔ بلکہ زیادہ تر دعائے کام لینا چاہیے۔ اور دیگر وسائل سے کوشش کرنی چاہیے۔

کلام امیر

مجی مری سید نبیارت احمد صاحب جو چند روز قادیان میں رہے۔ تو وہ ایک عاشق صادق کی طرح حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں ہر وقت حاضر رہتے اور حضور کی باتوں کو اکثر قلمبند کرتے رہتے۔ انہوں نے ازراہ عنایت ایک ڈائری بھیجی ہے۔ اس اخبار میں سب آدل اسی کو مد نظر بنایا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خبرہ ونصلہ علی رسولہ الائم

فرمایا۔ کہ ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ مکان میں نہ بٹا پیچے ورنہ بڑے بڑے نقصانات ہوتے ہیں۔ اور ہم نے خود دیکھا ہے کہ انسانی شرم حیا جاتی رہتی ہے۔ فرمایا۔ دین اکملہ الیوم۔ لفظ کن نہت دراز کے

لئے نہیں کہا جاتا ہے اور لفظ کا جو کہ اونچا جاتا ہے یہ دوام کے لئے آسکتا ہے۔ جو لوگ کہ شرار ناروت کے قائل نہیں ان کا اس سے رد ہو سکتا ہے کہ وہاں کن فرمایا ہے نہ کہ کا۔

فرمایا۔ میں ابتدا سے غور کرتا آیا اور اب بھی غور کرتا ہوں۔ اگر یہ کہ بڑھا ہو گیا ہوں۔ مگر اب بھی فرصت کے اوقات میں سوچتا رہتا ہوں لیکن ابھی اتنا تک میری سمجھ میں نہیں آیا کہ یہ کیا بات ہو جاتی ہے کہ جس قدر علم زیادہ ہوتا جاتا ہے اسی قدر لوگوں کی سیاسی بڑھتی جاتی ہے۔

فرمایا۔ کہ اسلام علیکم کو رواج دین۔ انکی بیانتک تاکید ہے کہ اگر خالی مکان میں بھی کبھی جانا ہو تو السلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصالحین کہیں۔ فرمایا۔ امر کا فرق اباحی ہوتا ہے الہاماشاعر اللہ۔

فرمایا۔ ہندو۔ چینی۔ جاپانی۔ ایرانی مذہب کی ہی گویا شاخ ہیں۔

فرمایا۔ عیسائیوں کی دیکھا دیکھی سکھوں نے بھی گرو صاحب کی نسبت یہ معجزہ مشہور کر رکھا ہے کہ انہوں نے مرا ہوا ہاتھی زندہ کیا تھا۔ غالباً انہوں نے خیال کیا کہ انسان تو چھوٹی چیز ہے البتہ ہاتھی عظیم الشان چیز ہے اس میں معجزہ کی اور بھی شان ہے۔

فرمایا۔ مسیح کے دوکاندھوں والے فرشتوں کے جواب میں فرمایا کہ ہر ایک شخص کے دونوں بازوؤں پر بی کرانا کاتین رہتے ہیں۔ اور اس بات کو سب مانتے ہیں اور پھر یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ محمد کی نما میں جو

جنگ بدر لیکر جنگ بے موت نک

۲۸۔ دلچسپ اور حیرت انگیز واقعات تاریخ اسلام کے ۱۴ رسالوں میں شائع ہوئے ہیں جس سے تمام دنیا جنگ جبران اور شہید پر علی آتی ہے اور جن کے مطالعے عجیب نورانی اثر دل پر کرتا ہے اور دین و دنیا کی فلاح حاصل ہوتی ہے حضرت خلیفۃ المسیح کی رائے ہے کہ یہ سلسلہ اہل اسلام کے لئے نہایت مفید ہے۔ حجم ۲۸۸ صفحے قیمت ۱۰ محمولہ ایک معاف۔

المشتہر غلام غلام فیض۔ ایڈیٹر تاریخ اسلام۔ شہر سیالکوٹ۔

لوگ۔ آتے ہیں تو مسجد کے دروازہ پر بھی دوفرشتے ہر ایک کا نام لکھنے کھڑے ہوتے ہیں۔ لیکن آجنگ ان ہر دو کو بھی کسی نے نہ دیکھا تو پھر مسیح کے کاندھوں والے فرشتے کیوں دکھائی دیں۔

فرمایا۔ حقیقت و مجاز کا تفرق تیسری صدی میں ہوا ہے ورنہ اس کے پہلے حقیقت و مجاز تھا ہی نہیں۔ فرمایا۔ دُجی قر کے کتبہ کہتے ہیں اور وحی بھی اس ہی لئے کہتے ہیں کہ وہ بھی انسان کے دل میں مثل پیچھے کے کندہ کے گزرتی ہے۔

فرمایا۔ ایک بزرگ محی الدین ابن عربی کے شیخ تھے وہ اپنا گذارہ اس قسم سے کیا کرتے اور کچھ ایسے تکلف سے رہتے جیسے کوئی بادشاہ کا مہمان ہو۔ تو تکلف کرتا ہے۔ ایک مولوی نے پوچھا کہ حضرت نہ تو آپ لکھتے ہیں اور نہ کوئی کار و بار معیشت مہیا کرتے ہیں۔ پھر آپ کیونکر اس طرح گزارہ کرتے ہیں۔ تو فرمایا خبردار خاموش رہو کیونکہ تم کو خبر نہیں کہ اگر کوئی شخص کسی کے گھر مہمان ہو تو وہ خود ہی اپنی ضروریات کے لئے کوشش نہیں کرتا۔ بلکہ میزبان تمام ضروریات کا کفیل ہوتا ہے تو پھر میں جبکہ خدا کا مہمان ہوں کہ جس کا گھر تمام جہان ہے تو پھر مجھ کو اپنے ضروریات کے لئے کیسے اپنی فکر کرنی چاہیے۔ چونکہ مولوی ہوتے ہیں ہشیار۔ وہ ایک کتاب اٹھا لائے اور سامنے پیش کر دی کہ دیکھئے حضرت حدیث میں تو لکھا ہے کہ انسان کسی کے گھر جاوے تو تین دن سے زائد مہمان نہ رہے محی الدین ابن عربی کہتے ہیں کہ یہاں تو میں بھی حیران ہو گیا۔ اور سمجھ گیا کہ اس سوال کو تو شیخ بھی لا جواب ہو گئے۔ لیکن تھوڑی دیر کے سکوت کے بعد شیخ نے مجھے فرمایا کہ دیکھو جی ان کی حدیث کی

قرآن سے مطابقت کر کر جواب دیدو۔ قرآن میں چونکہ لکھا ہے کہ (یٰٰنعمان ربکا لھ سنتن تو پس اس لحاظ سے ہم تین ہزار سال تک بھی مہمان رہ سکتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ ابائی حالت ہے اور سب اوقات ہم نے بھی اس کا تجربہ کیا ہے۔

فرمایا۔ کن پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ خطاب کی جانب ہے۔ اگر کوئی مخلوقات و امتیاز کے جانب تو یہ اعتراض ہوگا کہ پھر کن کے کہنے کے پہلے جب یہ موجود تھے تو کن کے بعد کیا پیدا ہوا۔ فرمایا جواب یہ ہے کہ کن کا اطلاق علم الہی پر ہے۔ چونکہ اس کا مخاطب علم الہی

ہم غور کریں کہ مومن پر کیسے ہی مصائب آجائیں۔ اور
بظاہر ہر ملک نظر آوے۔ اور بڑے مشکلات دکھلائی
ویں۔ اور نفس کمزوری دکھلائے کہ کوتاہ ہو جائے گا
توفیق کو جواب دینا چاہیے کہ توجہ جو یہ کتاب ہے، اس
سے بڑھ کر سخت ابتلاء انبیاء پر آئے۔ مگر وہ تباہ نہ ہوئے
پر سب اپنے ایمان کے اور راسخ تباری کے وہ ہمیشہ
کامیاب ہوتے رہے۔ اس طرح ہم بھی انشاء اللہ کامیاب

کے لئے اس نے ایسی آسان راہیں پیدا کر دی ہیں۔
ورنہ ہمارے دماغ سے پہلے کس قدر صوبتیں اٹھا کر لوگ سفر
کیا کرتے تھے۔ کامیابی اور ترقی کی یہ علامت ہے کہ ہر
ایک مشکل کے وقت قوم کی بہت اور بھی بڑھے۔ اور ایک
عظیم الشان عرض اور مقصد کے بالمقابل مشکلات

ایسی ہی معلوم ہوں جیسے ایک بیمار کی باندی پر چڑھنے
کے لئے رستہ کے چھوٹے چھوٹے پتھر یا چھوٹی چھوٹی
خار دار جھاڑیاں ہیں۔ اس سالانہ اجلاس میں شمولیت کے
لئے میں اپنے دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ بلند
ہمتی سے کام لیں اور اگر کوئی مشکل نظر آئے تو اس پر غالب
آننے کے لئے اور بھی ہمت کو بلند کریں۔ بہت سے دوست
میں جو چھوٹے چھوٹے عذروں کی وجہ سے اس بابرکت
اجلاس میں شمولیت سے محروم رہ جاتے ہیں جیسے کہ دو تہا
چھوٹی اغراض کو بڑے مقاصد کے سامنے قربان کرنا یا کچھ
جب تک اس گروہ کا مقصد میں ملکہ کام نہ کرو گے کامیابی
کا منہ دیکھنا مشکل ہے۔ یاد رکھو کہ دنیا کی ہر ایک فرض
دین کے مقاصد کے سامنے ایک حقیر چیز ہے۔ کیا ایک
سال میں پانچ سات یا دس دنوں کے لئے تم اپنے وطنوں
کو چھوڑ نہیں سکتے اور ایک نہایت ضعیف حصہ اپنے مال
کا اللہ کی راہ میں سفر کرنے کے لئے خرچ نہیں کر سکتے؟
جب تم ان باتوں کو مانتے ہو تو عملی طور پر ان کو کر کے
دیکھاؤ۔ ورنہ غالی مان لینے سے کوئی فائدہ نہیں۔ موت
ہر وقت سامنے کھڑی ہے۔ کون جانتا ہے کہ جب وہ
ایک نیکی کے موقع کو ہاتھ سے دیدیگا تو اس کے کفارہ
کے لئے پھر اسے دوسرا موقع بھی مل جائے گا پس جو
موقع ملتا ہے اسے غنیمت سمجھ کر اس سے فائدہ اٹھاؤ۔
اور اللہ تعالیٰ نے دعا کر دے کہ کسی مشکل کو تمہاری راہ
میں روک نہ ہونے دے۔

سالانہ جلسہ کی اطلاع کے ساتھ میں ایک دوسرے
اہم امر کی طرف اپنے احباب کو متوجہ کرنا ضروری سمجھتا
ہوں اور وہ جلسہ سالانہ کے اخراجات کا سوال ہے۔ یہ
بات احباب سے پوشیدہ نہیں۔ کہ لنگر خانہ خود اس وقت
دو ہزار روپے کا مقروض ہے۔ اور مزید بڑیاں بھانجنا
کی توسیع کے لئے روپے کی اشد ضرورت ہے۔ ان
ضرورتوں پر اب تیسری ضرورت اس ہے کہ جلسہ سالانہ
کے اخراجات ہیں۔ میں نے گزشتہ ماہ میں احباب کو
ان تینوں ضرورتوں کی طرف توجہ دلائی تھی۔ اور میں امید

اللہ خبراً و نصلاً علی رسولہ الکریم سالانہ جلسہ

سال گزشتہ میں بعض احباب کی تحریک پر یہ
سوال کر آیا سالانہ جلسہ آیا تم تعطیلات کر سمس ماہ دسمبر
میں ہو کرے یا آیام تعطیلات ایڑ ماہ اپریل میں انجمن
احدیہ کے سامنے رکھا گیا تھا۔ اس وقت اس تفصیل
کی ضرورت نہیں کہ کن انجمنوں نے ایک کو ترجیح دی
اور کن نے دوسرے کو اور کیا وجوہات ترجیح کی تھیں۔
اس سوال کا آخری فیصلہ ۵ نومبر کے جلسہ مستغنیہ میں
ہو گیا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیحؑ سے بھی استصواب
کر کے آئندہ سالانہ جلسہ کی تاریخیں ۲۴-۲۸-۲۹ دسمبر
قرار دی گئی ہیں۔ سال گزشتہ میں ۲۵ دسمبر سے جلسہ
شروع کیا گیا تھا۔ مگر بہت سے احباب جنہوں نے دور
سے آنا تھا پہلے اجلاسوں میں شامل نہ ہو سکے۔ اسلئے
تعطیلات کی درمیان تاریخیں تجویز کی گئی ہیں تاکہ دور
نزدیک سے احباب کم از کم پورے تین یوم کے لئے
جلسہ میں شامل ہو سکیں۔ یہ خیال کہ ملک معظم کی تاجپوشی
کے متعلق جو جلسہ دہلی میں ہونے والا ہے وہ ہمارے
احباب کے اپنے سالانہ جلسہ میں شامل ہونے میں مانع
ہوگا۔ صبح نہیں ہے۔ جلسہ تاجپوشی ۱۲ دسمبر کو ختم ہو جاوے
گا۔ اور پورے دو ہفتہ بعد ہمارا سالانہ جلسہ شروع ہوگا
اور یہ وقت ان احباب کے لئے جنہیں جلسہ دہلی میں
حصہ لینے کی ضرورت پڑی ہے۔ وہاں سے فراغت
پاکر اپنے جلسہ میں شامل ہونے کے لئے کافی ہے۔
سالانہ جلسہ کے موقع پر گزشتہ دو تین سال میں
جو رعایت تخفیف کرایہ کی مل جاتی تھی وہ اس سال
حاصل نہیں ہو سکی۔ اور محکمہ ریلوے نے ان رعایتوں کے
علاوہ جو معمولی طور پر تعطیلات کر سمس کے موقع پر ہو گئی
ہیں کسی مزید رعایت کے دینے سے انکار کیا ہے۔ اس
لئے کسی درخواست کے کانشن سرٹیفکیٹوں کے لئے
بھیجنے کی ضرورت نہیں۔ میں اپنے دوستوں پر یہ جن
ظن رکھتا ہوں کہ ریل کے کرایہ میں ایک خفیہ سیڑھا
کا نہ ملنا خدا کی راہ میں قدم اٹھانے میں ان کے لئے
روک نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا یہ کس قدر احسان ہے کہ سفر

ہونگے۔ خدا تعالیٰ ہماری نصرت کرے گا۔
فرمایا۔ تکالیف مصائب کا آنا ضروری ہے۔ مقدماً
ہوتے ہیں۔ عداوتیں کی جاتی ہیں۔ لیکن یہ سب تھوڑے
وقت کے واسطے ہے۔ آخر فتح مومن کی ہے۔

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو
کتاب دی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ
والہ وسلم کو کتاب دی۔ ہاں۔ مجھے
بھی کتاب دی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا انعام سب مومنین پر ہے۔

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے بہادر سپاہی
ہو۔ بنی اسرائیل کے معنی ہیں۔
بہادر سپاہی کے بیٹے۔ بنی اسرائیل کو مخاطب کر کے جو
احکام ہیں۔ وہ تمہارے لئے بھی ہیں۔

فرمایا۔ کسی شخص نے
میری بیوی کو ام المومنین
لکھا ہے۔ مجھے یہ ناگوار
ہے۔ ہمارے دوستوں

کو سوچ سمجھ کر لفظ بولنا چاہیے۔ میری بیوی تمہاری ماں
نہیں۔ ہاں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی کو اللہ تعالیٰ
نے مومنوں کی ماں فرمایا ہے۔ دوسروں کو ماں نہیں کہا۔
ہاں ان معنوں میں ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمارے بچوں
کو ایماندار بنائے۔ اور ان کی ماں ان مومنین کی ام ہے۔

المفتی

ایک شخص کا تحریری سوال پیش ہوا کہ
محاسن طعام میں دیکھا جاتا ہے کہ
بعض لوگ کھانے سے پہلے ہاتھ دھو
تولید یا روال کو صاف نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ یہ شریعت کا
حکم ہے۔ آپ براہ بندہ نواری اطلاع فرماویں کہ کوئی صحیح حکم اس
بارہ میں موجود ہے یا نہیں۔

حضرت نے جواب میں تحریر فرمایا۔ السلام علیکم۔ ہرگز قرآن
کریم اور حدیث نبوی رؤف رحیم میں ہاتھ دھو کر کھانے کی طاعت
نہیں۔ ہاں ایک بار سورہ کائنات فخر موجودات خاتم النبیین
والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غسل فرمایا۔ تو کسی نے رومال یا
توپانے اس وقت رومال لیا نہیں جس پر معلوم ہوتا کہ رومال جلالت
دیگیا۔ اور اس وقت نہیں لیا۔ مگر مخالفت لگانا غلط ہے۔ ورنہ نوادین

۳۲۱
ہاتھ دھو کر
کھانا
۳۲۲
عید میں نوافل

کے بلوں میں نظر نہیں آتا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ عموماً پانچ یوم سالانہ جلسہ کے رکھ کر باقی خرچ لنگھنا میں ڈال دیا جاتا ہے اور ان مہینوں میں لنگھ خانہ کا خرچ اس وجہ سے بڑھا رہتا ہے۔ بہر حال جلسہ ضروری ہے۔ تو اس کے اخراجات کے لئے تین ہزار روپے کی ضرورت بھی ہے۔ اور یہ اہل ضرورت ہے اور اسے پورا بھی احمدی جماعت نے ہی کرنا ہے۔ اس شک نہیں کہ جو لوگ ان ضرورتوں کو پورا کرتے ہیں۔ ان کے نام خدا کے دفتر میں ہی لکھے جاتے ہیں۔ اور نام بنام ان کا شکریہ ہم لوگ ادا نہیں کر سکتے مگر ایسا کرنا ممکن بھی نہیں ہے + اور یہی یاد رکھنا ضروری ہے کہ یہ امور و افایض میں داخل ہیں۔ جو شخص دیتا ہے وہ اپنے فرض کو ادا کرتا ہے۔ اور یہی دینے والے ہونے کے لئے زیادہ برکت کا بھی موجب ہے کیونکہ دینے سے قربانی کی روح نشوونما

وصول کیا جاوے۔ اور جو احباب زیادہ وسعت رکھتے ہیں وہ زیادہ سے کہ عند اللہ باجوہوں۔ مگر ساری جماعت میں چار سو آدمی پانچ پانچ روپے دینے والے کھڑے ہو جاویں اور ایک ہزار آدمی ایک ایک روپہ۔ تو یہ رقم آسانی سے پوری ہو سکتی ہے۔ اگر مخلص احباب تو جو فراویں قوم تہذیب اور پر لکھی ہے کچھ زیادہ نہیں ہے۔ کافر نفسوں وغیرہ جلوں میں شمولیت کے لئے پانچ پانچ روپے صرف ٹکٹ داخلہ کے بھی لوگ خوش سے دے دیتے ہیں۔

انجمنیائے احمدیہ کے مسکڑی صاحبانِ فیضیت میں التماس ہے کہ وہ اپنی اپنی انجمنوں کے اجلاس اس تحریک کے پیچھے برقی الغور کریں۔ اور فی الغور فیرتیں مرتب کر کے اور روپہ وصول کر کے اطلاع دیں۔ سو نومبر تک جہدِ رحمدے وصول ہونے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

ایڈیٹوریل

✽

اصلاح شدہ انجیل | مسٹر منتھو مل صاحب نوراشاں میں لکھتے ہیں

ہیں "ہمارا دین محنت کا دین ہے اور محنت کی بنیاد پر سب کچھ بناتا ہے۔" اور پھر کلام کا حوالہ دے کر فرماتے ہیں "پر محنت نہ رکھوں تو میں کچھ نہیں" وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب کچھ ٹھیک ہے اور عمدہ ہے۔ مگر میں پوچھتا ہوں کہ کیا یہ سب بائبل کے وراثت نہیں۔ جو صرف دکھانے کے ہیں۔ اور جو کھانے کے ہیں وہ اگر تعداد میں بتیں تو ہوں گے مگر مسٹر منتھو کا دھڑلہ ہے کہ میں ان میں سے چالیس گالیان نکالوں گا پس کیوں کیا نہیں کیا جاتا کہ ایک کاغذ پر کر کے مسٹر منتھو انجیل میں یہ اصلاح پیش کریں کہ ہمارا دین گالیوں کا دین ہے۔ میں گالیان۔ چالیس گالیان۔ سو گالیان؟ انجیل میں کتنے دن اصلاح تو ہوتی ہی رہتی ہے پہلے جو بائبل ہند میں شائع کی گئی تھی اس میں اور آج وہی میں بہت جگہ الفاظ کا فرق ہے۔ ولادت میں بھی صفا شدہ بائبل شائع ہوئی ہے اگر ایک اصلاح ہمارے خوشامی مہربان کی بھی مان لی جائے گی تو پوری صاحبان کا کیا حرج ہے وارث دین بیوجی صاحب نے اپنی اکھوتی کی اکھوتی دعا کے ذریعہ سے ہمارے ہمارے اچھا کرنے کی چوٹی کتاب شائع کی ہے ان کا دعوئے ہے کہ بیاد کے لئے دعا کرتا ہوں اور وہ اچھا ہو جاتا ہے اس کتاب میں صرف تصدیق کے ہیں اور کچھ نہیں بات تو اچھی ہے کہ کسی کو فائدہ ہو لیکن ایک سال ہزار پیدا ہو سکے کہ یسوع کی اپنی دعا تو قبول مؤمنین ہی مقرر وغیرہ قبول نہ ہوتی حالانکہ جہاز نیک تاریخ فریون سے پتہ لگتا ہے اس غریبے ساری عمر میں ایک ہی دعا مانگی تھی کہ صلیبی موت کا پیرا لائل جائے اور دعا مانگا مانگت زمین پر گر گیا اپنے دوستوں سے بھی التجا کی کہ دعا کرو۔ اسی میں ساری رات گز گئی مگر دعا قبول نہ ہوئی۔ بیمار دن کو جو اس نے اچھا کیا وہ ان اُس نے کوئی دعا نہیں کی بلکہ صرف حکم کرتا تھا میں طرح طرح کے نماز میں لاہور میں لوگوں نے دیکھا کہ وہ کہ جس کو حکم دیتا وہ سوچتا۔ جس کو حکم دیتا جاگ وہ جاگتا بعض ایسے کام سمجھتا اور ہنوتا تھا اس زمانہ میں بہت دکھا رہے ہیں۔ اور اگر اس کا نیک استعمال کیا جاوے تو یہ عمدہ کام ہے اور

اگر اسی وقت کسی کے دل میں کوئی کڑواہٹ نہ ہو تو وہ چتا نہیں بہر حال قبولیت دعا کے متعلق ہم سننا چاہتے ہیں کہ کیا یہ یسوع کی کوئی دعا بھی قبول ہوئی تھی؟ کیوں کہ خداوند کے اکھوتی کی اکھوتی دعا جو ہم معام ہے وہ اس کے برضات گواہی دیتی ہے۔

لاٹل گرٹ ۱۲ - نومبر کے پرچم میں راکھ ویکسٹ کی توجید زن ہے کہ مسلمان مت ویدک دھرم کو ہی آہستہ آہستہ نکل رہا ہے "ہمارے خیال میں معزز ہم عصر نے اپنے مطلب کے انہماک کے واسطے جو ہر یا اختیار کیا ہے وہ درست نہیں۔ میں بات یہ ہے کہ اسلام کی کوشش سے ویدک دھرم کے نکلنے والے رشتہ رشتہ اپنے اصلی مذہب پر قائم ہوتے چلے جاتے ہیں جناب گورو نانک مہاراج جب ج سے مشرت ہو کر دھرم میں تشریف لائے تو انہوں نے ہزاروں ہندوؤں کو بت پرستی سے چھوڑ کر توحید اسلامی پر قائم کر دیا۔ ایسا ہی دیا نہجی مہاراج نے اپنی قوم کو جہلا دیا کہ وید توحید کا مذہب رکھتے ہیں۔ جن کو چھوڑ دو اور خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ ویدک مت پر چلنے کے مدعوین کی ایک بڑی جماعت توحید کی طرف قدم بڑانے لگی ہے اور ہم میں میں رکھتے ہیں کہ ویدوں کا اصلی مذہب توحید ہی ہے اور امید کرتے ہیں کہ رشتہ رشتہ سب توحید اسلامی پر پورے طور سے کار بند ہو جائیں گے

معزز ہم عصر لاٹل گرٹ تھوڑے سے کچھ دن بدلتے جاتے ہیں "مٹھا کر دو اور سے بہت خائے ان سے نہیں چھوٹے شرادھ وہ کرتے ہیں چھوٹ چھوٹے جھانکے بدھنوں میں وہ بندھو ہوئے ہیں اور ان دنوں کو وہ مانتے ہیں بلکہ اپنے ست گروں سے بھی وہ کئی دیوی دیوتاؤں کو بڑھ کر بڑھ کر رتہ دیتے ہیں۔ جنہوہ وقت وہ زیب تن رکھتے ہیں رخصتہ کہ وہ ہوتی کے کتے نگہ کے نگہاٹ کے ہو رہے ہیں؟ اور ہندو ازم کہا جاتا ہے۔ ہم عصر مذکور اس کا یہ علاج بتاتا ہے کہ کچھ صاحبان اپنی ہندو مذہب جدا گانہ قائم کریں ان کے رسم و رواج بالکل علیحدہ ہوں اور اپنے ہوں۔ ممکن ہے کہ یہ علاج کسی حد تک مفید ہو لیکن ہماری رائے میں کچھ صاحبان کو یہ ادب صرف اس واسطے حاصل ہو رہا ہے کہ وہ اپنے بزرگ پیشوا باوا نانک صاحب مہاراج کے سوت بچپن پر حال نہیں رہے۔ اور بعض پولیٹر غلط فہمیان اور پیچیدگیان جو مسلمانوں اور سکھوں کے دیمان واقع ہوئیں۔ ان کو انھوں نے اپنے مذہب کی بناء سمجھ کر کہا ہے حالانکہ سچ یہ ہے کہ ان کے مذہب کی بناء ان اقوال پر

جو باوا نانک صاحب نے فرمائے اور کھائے خود اپنے عامل ہے سکھوں کو چاہیے کہ اب جب کہ اسلام کے ساتھ ان سکھوں کیسے جھگڑان کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ وہ مسلمانوں کے ساتھ ان تعلقات کو قائم کریں جو باوا صاحب نے کہے ہوئے ہیں۔ اسلامی فقرا کہ میں ان کی روحانیت سے فیضان حاصل کریں اسلامی متبرک مقامات پر جایا کریں اور حقیقت اسلام سے آگاہی حاصل کر کے حقیقی نجات کے وارث بن جائیں۔

جلد کے متعلق ایک اعلان صدر انجمن جسد کی لیاری کے سکریٹری صاحب نے شائع کیا ہے جو اسی اخبار میں ہو یہ ناظرین ہوتا ہے جس فراخ دلی کے ساتھ سکریٹری صاحب نے اصحاب احمدیہ کی گذشتہ دینی خدمات کا اعتراف کیا ہے اور جس درود دل کے ساتھ انہوں نے موجودہ مالی ضروریات کی امداد کی طرف انہیں توجہ دلائی ہے ماسپر کچھ زیادہ کرنے کی مجھے ضرورت نہیں۔ قادیان میں آنا ہر موسم اور ہر وقت میں مفید ہے اور جو آستہ میں ادب یہاں رہتے ہیں وہ اس فائدے کو محسوس کرتے ہیں لیکن مجلسی برکات ایک جدا گانہ رنگ رکھتی ہیں۔ بہت سے مقدس انفس کا اجتماع اور ان پر حضرت امیر ایدہ اللہ کی دعائیں جلسہ میں شامل ہونے والوں پر ایک خاص رنگ چڑھتی ہیں جس سے ان کے منازل سلوک باسانی طے ہو جاتے ہیں۔ مگر چنانچہ یہ رنگ خاص ہے وہ ان اس کی لیاری کے واسطے اخراجات ہی خاص ہیں اور جگہ تو دیکھا گیا ہے کہ اکثر گدی نشین اور چادہ نشین سالانہ جلسہ یا باظاظ و مجر عرس شریف صرف اس واسطے کرتے ہیں یا کم از کم اس کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ ان کے تمام قسم کے سال بھر کے اخراجات کیلئے کافی رستم ان کے پاس جمع ہو جاتی ہے یہاں کا جلسہ اس غرض کے لئے ہے کہ روپیہ جمع ہو اور نہ اور کوئی دنیوی ملوثی اس میں ملانا مقصود ہے لیکن اس میں شک نہیں کہ ان خاص اخراجات کا بوجھ آخر قوم کے ہی سر پر ہے اور اس کے نبھانے کی سب سے عمدہ صورت یہی ہے کہ جلسہ سے قبل اخراجات جلسہ کے واسطے خاص طور پر چنہ کیا جائے یہی وہی امایکے نام سکریٹری صاحب نے یہ اعلان ہو ا دیا، امید ہے کہ اصحاب قادیان ہی اس میں اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لیں گے۔ اگر کوئی اور شخص ان سے مانگتے بیٹائے تو اپنے ثواب کو اس طرح زیادہ کر سکتے ہیں کہ خود ہی صدر انجمن کے دفتر محاسب میں جا کر اپنا چندہ جمع کر آویں۔ دفتر محاسب

سید مبارک دھوٹی محمد کے بیٹے ہیں۔

الصنعہ عید قرب آتی جاتی ہے۔ چند عید، فدا اور بہان کے سالین کے واسطے رقم کمال قربانی کے بیچتے ہیں اصحاب مسند میں ان حادثات سے ہر سال خزانہ صدر انجمن احمدیہ کو خاص امداد حاصل ہوتی ہے۔ اسید ہے کہ پچھلے سالوں کی طرح اس سال بھی اصحاب کی نظر توجہ خصوصیت سے اس طرف رہے گی اور عید کے موقع پر جہد ہو گا وہ جلد بہان روانہ کروا جاوے گا۔

علماء کی ضرورت اس زمانہ میں جب کہ ہر طرف یورپین تعلیم، یورپین لباس اور یورپین خیالات کا سیلاب قدیمی علوم کو بہاٹے لے جا رہا ہے وہاں اہل اسلام میں ایسے علماء کو بھی قحط ہو جاتا ہے۔ جو دینی علوم کے اس کی تمام شاخوں میں دوسرے طور سے ماہر ہوں اور نہ ہی ضروریات میں قوم کی راہنمائی کر سکیں۔ احمدیہ قوم کو خاص ضرورت ہے کہ اس طرف توجہ رکھیں مسلمانوں کی تعلیم پارتی کی نگاہ اس معاملہ میں اسی زندگی کی طرف اپنی امیدیں لگائے ہوئے ہیں اور ایسے علماء کے طیارہ کرنے میں حضرت خلیفۃ المسیح خصوصیت سے متوجہ ہیں اور بہت سادہ سی کا فریب میں گرفتار ہے اس کے بعد مدرسہ احمدیہ میں ہمارے معزز علماء کے زیر تعلیم ایسے علماء کی جماعت طیارہ چوری ہے۔ قوم کو چاہیے کہ اپنے مسند بچوں کو بھیج کر اس اصلی اور ضروری کام میں مدد دیں اس کے علاوہ اس امر کی بھی ضرورت ہے کہ جہان کی مختار

اس امر کو برداشت کر سکیں کہ ان کی ایک ایک عالم نوگون کے دین سکھانے کے واسطے متعین کیا جاوے۔ جو اصحاب کے قرآن و حدیث پڑھنے اور غیر دن کیوں اسے مبلغ ہو۔

سرحد کی علیحدگی تقسیم بنگالہ کا ذکر کرتے ہوئے اخبارات نے رائے دی ہے کہ صوبہ سرحد کی جناب علیحدگی کا ضرر بڑا ہوا ہے کیونکہ تباہ سے ذلک بہت پڑتے ہیں۔ ہماری رائیں معزز محکمہ کا یہ خیال درست نہیں ڈاکوں کے اسباب اور بین اور موجودہ سرحدی قانون ان کے روکنے کی بہترین ترکیب ہو۔

آج کل کے مسلمان مسلمانوں کی موجودہ حالت کا نقشہ ایدھر صاحب وکیل ان الفاظ میں کھینچتے ہیں۔

”ہم ہیں کہ روز بروز تفرقہ تفرقہ میں گرتے جاتے ہیں تعلیم کی ہم میں کمی ہے۔ جاہلانہ زندگی سے ہم کو عار نہیں خدا کے احکام

ہم جھوٹے ہیں۔ نے ہیں قرآن کریم کی مقدس تعلیمات کو ہم نے پس پشت ڈال رکھا ہے۔ اخلاق ہمارے تباہ ہو رہے ہیں معاشرت ہماری باہری ہوتی ہے سو سادھی کو ہم نے اخلاقی کمزوریوں کا مخزن بنا رکھا ہے۔ جاہل ادین ہماری رہن و بیع ہوتی جاتی ہیں فسق و فجور میں ہم مستعد ہیں بزرگوں کا اندوختہ ہماری دیر سے تباہ ہو رہا ہے عزت کا احساس ہم کو نہیں ہے۔ خود غرضی کی بلا میں ہم پر مسلط ہیں۔ قومی کارن میں ہم دلچسپی نہیں لیتے ذہنیات کا ہم میں زور ہے تباہ کا پڑ سے ہم کو الفت ہے۔ قوم کی عظمت و سر بلندی کا ہم کو خیال تک نہیں آتا انسانیت و شرافت ہمارے نزدیک کسی معنی لفظ میں۔ برتری و بزرگی کے جذبات ہم سے سلب ہو رہے ہیں۔ فلاح و بہبود کو کوئی کام ہی کرتے ہیں تو اس کا کارہ محض کی صورت میں چھوڑ دیتے ہیں۔ مسلم یونیورسٹی بناتے ہیں قومی آزادی اور قومیت کے پاک جذبات کو بالائے طاق رکھ دیتے ہیں چند سے کے وعدے کرتے ہیں۔ تو فو کو ہیشہ کے لئے بول جاتے ہیں۔ الی غیر ذلک من الخزیات ... کیا ایسے شرماں گ تنزل کی زندگی کے ہوتے ہوئے ہم مسلمان کہے جاسکتے ہیں؟

یہ نقشہ بالکل درست ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس پیش گوئی کے مطابق ہے جو آخری زمانہ مسیح موعود کے وقت اہل اسلام کی حالت کے تشریف کی جا چکی ہے۔ نقد بروا۔

درست کر لیں اس اخبار کے صفحہ ۱۲ و ۱۳ پر تاریخ سچا ۲۳ - نومبر کے ۲۶ - نومبر غلطی سے چھپ گئی ہے۔ ناظرین درست کر لیں۔

دی پی جیسا کہ ۹ - نومبر سے اطلاع کی جا رہی ہے۔ یکم سال ۱۹۱۲ء دی پی پو پوچیکا اسید ہے کہ سب صاحبان وصول کر کے رشکو فرمادیں۔ کچھ کچھ کا جو صاحب لے سکتے ہوں وہ ۲۵ - نومبر سے قبل اطلاع دیں در زبیدی دی پی واپس کر کے نقصان نہ پہنچائیں۔ اسید اسطے اخبار ایک دن پہلے روانہ کیا جاتا ہے۔ بجا کے جوہر کے جھوٹ کے دن پو پوچیکا۔ جن صاحبان کے خط ممانعت کے آگئے ہیں۔ یا جن کے نام تک پہنچ جائیں گے ان کے نام اخبار دی پی نہ کیا جاوے گا۔

دندان سازی کی تلاش ہمارے ایک احمدی دوست دندان سازی کا کام کیسنا

جاسکتے ہیں کیا کوئی صاحب احمدی دندان سازی میں کسی احمدی بھائی کے کوئی ایسے شہساز دندان سازی جو غیر غریبی اوریت کے ساتھ دوسرے کو کام سکھائے میں بخل نہ کریں۔

النصار بدر اصحاب بدر کے واسطے خریدار بنانے میں سادھی ہوں اور مالی امداد سے شکوہ فرمادیں۔ کیونکہ بیکہ کی مالی حالت ایسی نہیں ہے اس وقت قیمت کی ادائیگی بھی ایک نصف ہے۔ منشی قدرت اللہ صاحب بیات پناہ سے عزت فرما رہے ہیں دی پی اخبار بدر موصول ہوا۔ وصول کر لیا گیا۔ عاشقان بدر میرے خیال میں دی پی کو داس کرنا درست نہیں سمجھتے۔

رخصت جمیعاً رخصت جمیع کے شریف حضرت خلیفۃ المسیح نے جو سید بل لکھا تھا اس کی تائید ہر طرف سے ہو رہی ہے۔ اس نہتہ میں انجمن اسلامیہ ہوشیار پور سے اس کی تائید میں ایک ریزولوشن پاس کیا ہے۔

(۲۳)

رئیس

- ۸ - اکتوبر ۱۹۹۱ء محمد شعیب صاحب ۲۳۷۷۷۷
- ۹ - فہماد صاحب کوک ۲۸۰۰۰۰
- ۱۰ - اکتوبر ۱۹۹۱ء غلام محمد صاحب احمدی از اذقیہ بات
- نیت رخ داد و فتح محمد - غلام محمد
- ۱۳ - اکتوبر ۱۹۹۱ء

- عبد المجید خان صاحب کپٹن محمد کرم پریش صاحب عام
- ۱۰ - اکتوبر ۱۹۹۱ء - رخ کل صاحب احمدی ۲۸۲۲
- ۱۸ - امیرن صاحب گمر ۱۳۳۳
- ۲۴ - شیخ عبدالرشید خان صاحب ۹۵۵۳
- ۲۶ - اکتوبر ۱۹۹۱ء
- جہانگیر خان صاحب گنبد علی - میان احمد صاحب ۳۵۱
- ۳۱ - اکتوبر ۱۹۹۱ء

- خلیفہ محمد عبداللہ صاحب - جنگور شک
- ابو عبداللہ مولوی حافظ غلام رسول صاحب زبیر آباد
- یکم نومبر ۱۹۹۱ء - منشی غلام رسول صاحب ۲۱۸۲
- ۲ - نومبر ۱۹۹۱ء

- سیان میران بخش صاحب ۱۱۱۱
- شیخ غلام نبی صاحب ۳۱۱۱
- منشی عبدالرحمان صاحب ۶۸۱۱
- منشی گلزار خان صاحب ۸۱۱۱
- شیخ محمد جان صاحب ۱۲۶۱
- شیخ محمد اعلیٰ صاحب ۲۲۲۲

بدر خواتین

بائیں ابدال کے ناظرین سر اسکل با باغ فوگرا ایک اکل کے نام سے
 بڑی آگاہ ہیں کہ اس سوز خاتون کے متعدد مضامین اخبار بدین
 چھپ چکے ہیں۔ اکل کی بی بی صاحبہ ان متعدد چند خواتین میں
 ہیں جو اصحاب جماعت میں دشت خواتن کی اپنی قابلیت حاصل کئے
 ہوئے ہیں وہ اپنی استعداد اور ایات کے سبب ایک ممتاز بی بی ہیں
 اور شامتا اعمال سے مسلمانوں کے درمیان عورتوں کا نام لینا
 ہر تک بجا جاتا ہے۔ ورنہ ایسی لائق عورتوں کو اسطے دراصل ضروری
 نہیں کہ وہ شائستگی واسطے انگریزی طرز کے موافق اپنے خاوند کے
 نام کے ساتھ ستر کا لفظ بھیجے یا اردو میں اس کا ترجمہ ایسے لفظ
 سے کریں۔ اسلام نے عیسائیت کی طرح عورتوں کو شائستگی
 کو نہ ان کا نام ہو نہ ان کا در نہ جو نہ ان کا کوئی مال ہو بلکہ اسلامی عورت
 بہت سے حقوق رکھتی ہے جن کے ذکر کا یہ وقت نہیں بہر حال ستر
 کے نام خاص کی ضرورت نہیں اور اس واسطے بھی نہیں کہ وہ اکل ستر
 اکل میں خوش قسمتی یا بر قسمتی سے ہر ملک میں خود وارد و اج کا پند
 دستور میں کوئی گڑبڑ ہو جائے کہ اندیشہ ہو اور اگر دستور ہو یا
 تو بار اکل میری طرح ایسے گڑبڑ جن کے جن کے شائستگی سے اسطے
 شرعی جائز نہ ہو کہ ایک زیادہ کا خیال کریں غرض کہ ان کا نام تو
 میں بھیج سکتا اور اگر لکھنا چاہوں تو مجھے بھیک یا دبی نہیں کہ
 ان کا نام کیا ہے ان میری ستر میں عورتوں کو اسطے جائز ہے کہ
 اپنا نام ظاہر کریں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویوں کے
 نام کتابوں میں لکھے جاتے حدیثوں میں پڑھ جاتے اور اخبار و نہیں
 چھپ جاتے جن کو ہر ملک وہ بیعتی کے لئے ہیں یا ان کی عورت
 بڑا نے کے لئے ہیں میری ایسا ہے خاندان کے بورانے
 دستور کے مطابق لکھنا پڑتا نہیں جانتی سوئے اس کے کہ وہ
 قرآن شریف اور چند فقہی پنجابی کتب کو پڑھنا پڑنا جانتی ہے یا
 مثلاً وہ جو بی بی کو پڑھنے کے وقت کہڑوں کے نام لکھ لیتی ہے
 مگر اس میں شک نہیں کہ حضرت سح موعود اور حضرت خلیفۃ المسیح
 کے ساتھ اسے بہت اخلاص اور اسلحد احمدیہ کے واسطے وہ
 غیور اور پرورش ہے حضرت سح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت
 ام المؤمنین کے حضور میں حاضر ہوئے اور حضور کے مقدس کلام
 سے مستفیض ہوئے بہت مودت ملا ہے اور قدرت خداوندی
 سے پہلے ہی اس کے والدین نے اس کا نام امام بی بی رکھا تھا
 کیونکہ اسے امام زمان کی بیعت سے شرف ہونے کی توقع ملنے والی
 تھی لیکن ایسے انہی طاقت نہیں کہ وہ مضمون لکھ سکے اور جو فیض

اسے حاصل ہوا ہے اسے وہ علمند کر سکے اور جو حقین علمند کر سکی
 ہیں وہ بھی اس طرف کم متوجہ ہوتی ہیں کہ اپنی اس استعداد سے دیگر
 فائدہ پہنچائیں حضرت خلیفۃ المسیح کے گھر سے والدہ عزیزہ علیہ السلام
 ایک اور بارضانہ نے جن میں اردو نہایت ہی لطیف مضامین تھے
 مگر کسی کے ہاتھ پر اعتراض سے دور کہ ہم خوشی کے سبب انھوں نے
 پھر کبھی بدر کے محل پر وہ ہرانی نہیں فراموشی اللہ تعالیٰ انھوں
 خوش و غم کہ ان کا نام صفیری بی بی ہے اور جو کہ میں جانتا
 ہوں کہ اس نام کے اظہار کو وہ براہ منانین کی اس واسطے نہ کہہ
 ہے میری ایک بی بی ہیں اور اس کا نام ہی صفیری بی بی ہے
 نیز انھوں نے انھیں ایک بحث بطور جملہ مترضہ ہے اسل طلب ہے
 کہ انھیں صاحبہ اکل اپنی بیرونی بیہوشی کے ساتھ خط و کتابت کر کے
 انھیں بیان کے مفید حالات سے مطلع کرتی رہتی ہیں اور یہ ایک ہی
 خوبی کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ انھیں جزائے عیش سے دیکر کام بدر
 کے ذریعہ سے لیا جائے اور ستر کا مفید طلب معلومات جو حضرت
 خلیفۃ المسیح فرادین۔ برکے ذریعہ سے شائع کئے جاتے ہیں جو میری
 ستر خاتون کی محنت کم ہو جائے اور وہ اپنے یاد ہو) قاعدہ ہے
 کہ خط و کتابت سے جو غائبانہ ملاقات ہوتی ہے وہ ظاہری ملاقات کا
 طریقہ کو شائق بنادیتی ہے اس واسطے ہاں سے آنکھوں خواتین
 انہیں تلاش کرتی رہتی ہیں اور اب انھوں نے ان خواتین کو ایک
 نصیحت آمیز خط لکھا ہے جسکی اشاعت انشاء اللہ بہت مفید ہوگی
 جو خواتین پڑھ نہ سکتی ہوں ان کے اقراء انہیں نادین ہر بی بی کو
 سے اسے منوج ذیل کرتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

قادیان میں اگر میری

قریباً دو سال ہو رہے ہیں یہاں
 قادیان شریف میں آئے ہو کہ خدا کا
 کے ایک بی بی کا سکھ ہے اور
 کی خادہ ارجہا ثانیان اہل بصیرت
 خوشا بھولوں سے زیادہ معطر و کھلائی دینی میں جس کی خاک نے
 خاک پاک کا مغز نام پایا جس کے اجڑا کھڑا بندوں سے تا دوں
 و بزرگ شرفاؤں نے کہیں کا فقر و سائیں کی کچی سی ہے
 طریقہ المسیح سا بائست اور پیش قیامت نام حاصل کیا جس کے بظاہر
 تنگ لباسوں نے مہذب ممالک کے لباسوں کو تار و پاز میں
 شاہ کھلائے والے گدا کی کرتے کو فرج پیستہ میں کٹی تیرتوم اور سچے
 ولی اللہ جہاڑو دینا اپنا افتخار جانتے میری بیوی میں مجھ سے تعاضد
 کرتی ہیں کہ تم کچھ کھینچیں کہ تم نے قادیان میں کیا دیکھا۔ وہ نہیں
 کوئی احمدی ہی نہیں بلکہ بعض غیر احمدی۔ نئے کو سخت مخالفین میں
 رہنے والی ہیں یہی ہیں جو اس عاجز و سچے نطن کھیتی میں اور
 میری بات کو جان لیتی ہیں سو میں غصے کرتی ہوں میں جو کچھ کوئی

یا کل سچ اوصاف بات کہوں گی ان چند نقول میں میں ذرا بحر میں
 رنگ آمیزی یا فاضل نہیں کرتی بلکہ بیض بیض شوق سے مجھ
 چھوڑ کر دیکھو کہ کچھ بیہوش میں حضور مس علیہ السلام کے وقتوں کی بوقت
 اور جو بات کے خزانے جو روزانہ ملتے ہیں انھیں کچھ کھینچ کر
 علیہ السلام کی پاک محفل میں اپنی دیر ہنایا میری مسرت میں دھماکا
 میں حضور خلیفۃ المسیح کے زمانہ کی باتیں کہتی ہوں سو میری بیہوش
 اس میری تحریر میں غلطی کچھ کہ چشم پشی فرادین کہ انسان اور میر
 نہایت خاص اور مجھ غلط ہے۔

آہ اکیسا کہ وقت نہا کہ میں اپنی بیماری والدہ مغفورہ سے
 اجازت کے بیان کی کسی کامیر سے دل میں آرزو و شوق اس
 بڑا ہوا تھا کہ اسی فکر میں شبانہ روز کرتا اور دور کر دیا میں ابھی
 کہ با با بھی کب تیرے بارون کا کلام پاک سنو گی اور کب پر آرزو
 کر دگی کہ میرا انجام خیر ہو مگر اسی صورت جاردن کے لئے ہی مگر
 حضرت امدادی دوشہ دولا خلیفۃ المسیح کی شمس قیمت صاحبہ اور
 جاری مل میں ان کے دینے والی قانون نے خدا کی قسم مجھے میں
 کا کر دیا۔ اہم میری والدہ مغفورہ کو میری بیماری کا کہہ
 صدمہ پہنچا۔ جو مرتے دم تک ان کی زبان پر جاری رہا۔ مگر
 میں نے دین کو دنیا پر مقدم کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اگر کبھی
 ملاکھنے سے میری اور ہر ملک ان کے ایک شاہدہ پرانی خاتون
 کو تیار ہیں۔ مگر سنے ان کی مزاج میں دو چار باتیں خاص طور
 سے دیکھی ہیں اور بالکل سچی ہیں چاہے کوئی پوشیدہ طور سے
 دریافت کرے۔

غریبوں کی بھلائی ان کی خاص عادت ہے غریبوں کا لباس
 سادگی کو ہی غریب عورت دیکھیں گے ضرور اس کا حال یافت
 فرادین گئے۔ امداد کریں گے۔ نیامی سائیں سادہ بنی خاص
 دھم کی نظر ہے اور مذکورہ بالا عاجزوں کی خبر گیری اپنا خاص
 فرض جانتے ہیں۔
 نعمی امداد غشی اللہ کی طرف سے جانتے ہیں جسے دھم سے بہت
 حال کر سنے ہیں پر میری باتوں کو دور کر کے میں خوب ظاہر و باطن
 کوشش فرماتے ہیں۔ چون پر دم و حقو کی وہ مثال دیکھی جو کہہ
 نظر نہ آتی اور حضور کا ایک ہی برا اثر اور بیویوں کے نوئے قابل قہل
 ہے۔ جو کہ بیویوں کی نسبت فرمایا کرتے ہیں کہ میں میں تمہاری
 جتنی عقل نہیں تم سے تو مجھ سے۔ پائیں پچاس ساٹھ سال میں
 اپنی عقل کبھی کہ فلاں جیسے بھارتی چاہیے۔ تو میں میں ایک
 دو سال یا پچاس سات سال میں کہاں سے اتنی عقل پیدا ہو۔ تو
 سناشرت میں حضور ایسی مثال ہے نسل فرمایا کرتے ہیں کہ عورت
 کی پیدائش ہی بڑی ہی سہلی سے ہے تو میں میں ان کی قدرتی

عادت کی اسلئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث ہے۔ کہ عورت کو رحم سے آہستہ آہستہ چشم پوشیوں سے سیدھا کرنا چاہئے اگر اسے سختی سے چھو یا سیدھا کیا جاوے تو جس طرح میٹھی ہڈی سختی سے ٹوٹ جاتی ہے یہی ٹوٹ جاوے گی۔ غرض کہ عورت بات یہ کہ ان کے قول فعل اسلئے بیٹھے مسوئے کھلنے پھینے سے شاکر بول یاد آتی ہے۔ عادات حضور کی صحابہ کرام سے ملتی ہیں۔ اگر واقعہ حدیث انسان حضور کی طرز زندگی دیکھے تو عجیب لطف و سرور کو بھیجے ہو جاوے۔

ادھو! میں کہان مانگی۔ حضور پروردگار صفتین کو کہیں تک کر قیامی جاؤں غم نہیں ہونے لگیں اب اسلئے شادان انسان کا گھر دیکھنا چاہئے۔ میں نے حضور کے گھر میں کوئی ناشی بات اسلئے قسم کے دیا دی عیش و عشرت کے سامان نہیں دیکھے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے گھر میں کوئی عیش و عشرت کے سامان نہیں دیکھا۔ بیٹے سنا سنا تھا کہ حضرت صاحب کی بیوی کی سوسے کی بازیچہ دار و دروہ پر اس کی دوا کٹ بیٹھی ہیں مگر غلط دوسال میں بیٹے ایک من ہی حفرۃ المؤمنین کو ایسے زور پیٹتے نہیں دیکھا۔ ناشی کھڑا پیسے نہیں دیکھا وہ بیت سادگی پسند ہیں ان کے مزاج میں بہت کچھ رنگ مسیح علیہ السلام کا ہے۔ وہ غریبوں کی امداد کو ذوق خیرات دیتے ہیں قابل رشک ہیں۔ میں نے کئی دفعہ دیکھ کر بے اختیار کہا پڑا کر دور دور سے فقیر نیاں مشاکی لٹان کی میدانی زمینیں گلے میں ڈالے باکر کی زیارت آجائے والی آئی۔ حضرت الملوک نے آسے چپ چاپ پو پو پری دے کر نصرت کیا یہ بھی نہیں کہا کہ بے چپ چاپ اس کی بیوی میں دیدار خود وہاں سے آگے پیچھے ہو گئیں اس کی خوشامدنا دعاؤں کو سنا نہیں اور وہ غریبوں کی امداد ایسے استقلال سے کرتی ہیں کہ بیٹے ایسی شامیں خاکسار عورتوں میں کم دیکھی ہیں۔ ہمارے ہی مکان کے بچے ایک خوب اندھا بڑھاد ہوتا ہے کہ کچھ نہیں ہوں۔ بارش پڑا آندھی دھن وقت برابر اسے روٹی خد پہنچانے کا انتظام کرتی ہیں۔ اسی طرح کئی غریبوں کی پرورش کرتی ہیں۔ عورتوں کو مردوں کی تاجدار کر کے کی ایسی نصرت کرتی ہیں کہ نظیر ملتی شکل ہے۔ میں نے انکو گھر میں کوئی جائداد جو مناش اور دنیاوی زندگی کی فضول ہو نہیں دیکھی۔ مگر سوائے ہزار ہا زندگی کے۔ وہ نماز کو ایسی سزا کر پڑھتی ہیں کہ قابل رشک۔ اور ان کی خویں شریفانہ اور نوسانہ میں ان کا اپنی بیویوں سے ایسا عہدہ اور قابل تقلید و پیروی سلوک ہے کہ بیٹیوں سے ایسا دیکھنے میں کم آیا ہے اور سب سے ایسا ہی ہے۔ رہی باقی مہاجرین کی حالت۔ یہ وہی جو لوگ ہجرت کر کے آئے ہوئے ہیں۔ ان کی حالتیں اللہ تعالیٰ

بہتر جانتا ہے وہ کوئی دنیاوی ملے کے لئے نہیں آئے وہ اپنے وطن میں اپنے عالی شان مکان چھوڑ کر بہان صرف اللہ کا نام سننے آئے۔ وہ بڑی بڑی خواتین رکھتے تھے۔ مل و دین ذات۔ کتبہ۔ برادران چھوڑ کر آئے اور یہاں کے لوگوں کے کہنو اور ذلیل لوگ کہلایا۔ مگر کہیں! اس لئے کہ انھوں نے جان مال دین بے زبان کر دیا۔ چنانچہ مسکین مکان کے پاس ایک ذلیل قوم کی عورت رہتی ہے وہ اکثر کہا کرتی ہے۔ کہ کھانا کس کس ملک کے گنوار اگر یہاں مسکین بن بیٹھے ہیں کہ تمام مکان ان کے ہو گئے۔ یہاں بعض آئے والی بہنیں بھائی جانتے ہوں گے یا شاید بعض نے اصل معاشرت مہاجرین کی طرت توہمہ کی جو کہ کیسے کیسے گندے اور خراب مکان میں کیسے کیسے مادی اور کفر مزاج لوگ دوڑ دوڑ۔ تین تین سو پے ہا ہوا کر ایسے کر پڑے ہیں مگر یہ کس لئے۔ صرف دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے لئے۔ میری بہنو! اگر آپ قادیان میں آؤ تو دل میں یہ خیال نہیں چاہئے کہ ادھر روٹی خراب ملتی ہے وہاں مکان ٹھکانہ نہیں ملتا وہاں کی بیبیان چھوڑ کر دار لاس نہیں بہنیں۔ وہاں عیش و عشرت کی زندگی کے سامان نہیں وہاں بچے ہوئے کرے نہیں بستر اعلیٰ نہیں بلکہ آپ کے دونوں میں یہ ہونا چاہئے۔ کہ جائیں اللہ کے لوگوں کی زیارت کریں۔ و دنیاوی کے اصول یکہین میں رسول اللہ کا اصل نقشہ دیکھیں اور خاص کر صحابہ کرام کے زاد کو دیکھیں۔ اچھے ان میری ایک معزز نوادش فرما نے مجھ کو فرمایا تھا جو مہاجرین میں آتی ہے۔ وہ تہنیں پوچھتی ہے کہ تم نے اسے لیا ہے۔ اصل میں تم خط و کتابت کھیتی ہو اسلئے خانوان احمدی تم کو ملتی ہیں۔ یہاں کی شادان دعوت نہ ہو یا تمہارے بچے ہوئے کرے نہ دیکھیں یا تمہارا پڑا کر دار لاس دیکھیں تو پھر شاید وہ تمہاری ان کے دل میں نہ رہے۔ سو میری پیاری بہنو! میں آپ کو نہایت زور سے عرض کرتی ہوں کہ اگر آپ ہمارے عہدہ کبر سے عہدہ زور دیکھنا چاہتی ہو اگر ہمارے شادان کر کہ دیکھنا چاہتی ہو اگر ہماری مناشی خوش کہاں چاہتی ہو تو خدا کی قسم ہم اس سے معذور ہیں۔ ہم یہاں لباس دکھانے مکافون کی عبادت دکھانے نہیں آئے بلکہ محض اللہ کے لئے آئے ہیں اور محض گودری پوش فقیر ہو کر بیٹھے ہیں جو خواتین مناشی ہم ہر گز نہیں کرتے آئے۔ صحابہ کرام رضہ جامع ہذا کی عادت تھی کہ کوئی جہان آتا۔ محض سوکھی روٹی بعض وقت نمک مرچ اس کے آگے رکھ دیتے جو بڑی خوشی اور دلی مسرت سے قبول کی جاتی۔ سو میری بہنو! دلی آرزو ہے کہ ہم بھی دنیا کے تکلفات چھوڑ کر سادہ زندگی

بسر کریں اور فقرانہ زندگی سیکھ کریں۔ ہم اپنی ناشیں تمام دیکھے چھوڑ آئے ہیں۔ اس پر گودریوں میں رہنا بڑا خرا اور بہت بڑی عورت جانتے ہیں یہ تو وہ بات ہوئی کہ حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک دفعہ معمول طر پر جوڑیں بیٹھے سیدنا روم ہجرت زور ہو گئے تھے کہ یہ فقرانہ طرز کا انسان ایسا نہیں ہے اس حالت میں وہاں سے وہ مناش ہو کر مسلمان ہو گئے لیکن اللہ کیا شان کبرائی ہے کہ جلال الدین اکبر اعظم شاہ شاہ کے لئے شاہ سلیم شہنشاہ فیضیہ و عاکر و آنا ہے۔ اور پھر کیم اسکے گھر میں ولادت ہوئے کہ بیٹا ہے تو پھر چاہیے کہ شہزادہ کا نام شاہ صاحب کے نام پر سلیم رکھا جائے تو پیاری بہنو! اگر آپ غریبوں کی طر سے فقیر ہو تو خدا کی قسم بہن کوئی پرواہ نہیں ہونی چاہئے بس اپنے بولی کیم کی رضامندی کا خیال نہ کرنا زبردست بھگتوں والا جہن جہ سے ایسا ہو جائے کہ پھر کبھی ناراض نہ ہو اور بہن! انہیں گودریوں اور پچھلے کھیلوں و شائے کا مزہ نصیب ہو اور وہ مبارک نہ مانے آئے کہ ہم گودریوں کے صل کہلایں۔ آمین۔ و السلام خاکسار عاجزہ الہیہ اکمل از قادیان ۱۲ نومبر ۱۹۱۸ء

روافع الافراہ
یافع افیتہ لو ایک چھ سات و قد رسالہ پوری ہنس اول شیعہ خان خیرت کیا ہے میں اس نے ہمارے سلسلہ امام علیہ الصلوۃ والسلام اور ان کے بعد ہم احمدیوں پر الزام لگایا ہے کہ ہم کیم یسوع پرافترادہ ہیں جتنا ہے چنانچہ وہ سمجھتے ہیں کہ میں عورت تھے مسیح کی نسبت احمدی جماعت اور ان کے نام کہیں اور بازاری عورت کو کچھ ایک افترادہ ہے۔ اس کے زمین ایک سال حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم پر چاہئے کہ ہے۔ جس میں محقق پادریوں اور فاضل مفسران المذہب کی مندرجہ ثابت کیا گیا ہے کہ وہ عورت کسی تہی اس کے علاوہ کفارہ یسوع کا مردوں میں سے زندہ ہٹنا۔ مسیح کی آخری دعا اور اس قبول ہونے پر طبع بحث کی گئی ہے۔ یہ رسالہ صفت تقیم کر لیا ہے۔ ددیسے کے کٹ بیٹھ لو کہ ہر صفت مسکن ہے۔ البتہ صفت کی خواہش ہے کہ اگر بعض بھائی کچھ کٹ بیٹھیں تو عیسائی قوم میں اس کی اشاعت ہو جاوے۔
عاجز وراحمہ۔ بیٹھ خواجہ کمال الدین صاحب کیل جیکوٹ ڈاک دربار دہلی میں آنپولے احمدی الحساب
مطلب بہن کدلی میں تو نہ ملتی ہے کہ کوئی جہاننا ہے نہ موجودہ دلیل اللہ و احمدیوں کے پاس کی ایسی

مراسلات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
خالد فضل علی السوالکری

چھوڑ دو وہ راگ جسکو آسمان گاتا نہیں
اب تو میں نے دیکھ لکھ دھوئیں کے گن گانے کے دن

موسیقی پر ایک نظر

ہمارے کم دوست ڈاکٹر شانت احمد صاحب
نے موسیقی پر ایک محققانہ - عالمانہ - مورخانہ بحث
کی ہے جسے ہم فائدہ عام کے واسطے درج اخبار
کرتے ہیں +
(ایڈیٹر)

جہاں تک مجھے یاد ہے۔ ہمارے حضرت خلیفۃ
المسیح فرمایا کرتے ہیں کہ آٹھ قوموں نے موسیقی کو لیا ہے
مگر یہ سب بات ہے کہ نفع کسی کو نہیں پہنچا۔ آٹھ قوموں میں
سے چار تو نہایت اپنے دیر پر ہیں اور چار کچھ اچھے طبقہ
میں ہیں۔ مگر نفع کسی کو بھی نہیں پہنچا۔ اگلے درجہ میں
(۱) پہلا گروہ جو اڑل تریں ہے وہ راہیں داریوں - نانگ
کپنی والوں کتھک کا وغیرہ +
(۲) دوسرا گروہ ہے کنپنیوں اور کئی قسم کی اور ناچنے
والی عورتوں کا۔ وغیرہ - وغیرہ +
(۳) تیسرا گروہ بھانڈوں - نقالوں کا۔ وغیرہ وغیرہ +
(۴) چوتھا گروہ - مراسیوں - ڈوموں کا ہے وغیرہ +
اس طبقہ میں راگ کا جو اثر ہے وہ اظہارِ شمس
ہے۔ پرے درجہ کی بدکاریوں اور سیاہ کاریوں کا منہج
و منہج ہے۔ یہ تو میں ہیں۔ زیادہ تفصیل کی ضرورت نہیں
ہر ایک شخص خود واقف ہے +
دوسرا طبقہ جو اس سے بہتر ہے۔ ان میں (۱) پہلا گروہ
ریا بیوں کا ہے۔ (۲) دوسرا قوالوں کا۔ (۳) تیسرا گروہ
مرثیہ خوانوں اور شاعروں کا جنہوں نے اپنا پیشہ شاعری بنا
چھوڑا ہے (۴) چوتھا گروہ قاریوں کا +
ریا بیوں کو دیکھو کہ صبح اٹھ کر دو گھنٹے تک بازار میں
چارپائی بچھا کر گھلا بھاڑتے ہیں۔ تو لالچی ایک پیسہ عنایت دیا
ہیں۔ قوالوں کا یہ حال ہے کہ کسی ہی معرفت اور فنائیت

دنیا کی غزل گاتے رہیں۔ گروہ ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا
آپ اسی طرح گندگیوں میں گرفتار رہتے ہیں مرثیہ خوان
اور شاعر پیشہ لوگ سوائے اسکے کہ امیروں کے دروازے
کی خاک اڑایا کریں۔ اور جھوٹ بیچ ان کی خوشامد میں
کیا کریں۔ اسکے سوائے انہیں کیا حاصل ہے۔ قاری
بھی اکثر محروم رہا کرتے ہیں۔ کوئی بزرگ کیسے ہی قرآن مجید
کے معارف اور حقائق بیان کرے ان کی نظر ہمیشہ حرفوں
کے مخارج ہی پر مرکوز رہتی ہے۔ وہ یہی کہے جاتے ہیں کہ
اُس نے تو قرآن کی آیت ہی صحیح قرأت سے نہیں پڑھی۔
یہ کیا معارف بیان کرے گا۔ چنانچہ ایک قاری کا حال لکھا
ہے۔ وہ ایک بہت بڑے ولی اللہ سے ملنے چلا جب
اُن کے مکان پر پہنچا۔ تو اس وقت وہ صبح کے فرض کو
جماعت کر رہے تھے۔ اس نے بھی نماز پڑھتی تھی پیچھے جا
کھڑا ہوا۔ وہ بیچارے سیدھے سادھے طور پر قرآن کریم
پڑھ رہے تھے۔ قاری صاحب نے جوتا - تونیت توڑ کر
چلتے بنے کہنے لگے کہ اسے تو قرآن بھی صحیح پڑھنا نہیں آتا
یہ کس طرح ولی اللہ ہو سکتا ہے۔ وہاں چلا گیا۔ تو روایا میں آئے
بتایا گیا کہ اگر وہ درگت اُس شخص کے پیچھے پڑھ لیتا تو
نجات پاتا۔ مگر تو اپنے ہاتھ سے خود ہی محروم رہ گیا غرض
موسیقی نے نقصان ہی پہنچایا۔ نفع نہیں دیا۔ اسی لئے
اسلام نے جو خدا کی طرف سے تپا اور حکیمانہ مذہب تھا
اس کو پسند نہیں کیا۔ ہم نے بھی نہیں دیکھا کہ کوئی گاہک
خدا کا مقرب بن گیا ہو۔ ایک دفعہ ایک بزرگ سے جو بھیرو
میں رہتے تھے۔ ایک مولوی بحث کرنے لگا کہ حضرت
سبحان اللہ راگ تو بس انسان کو پانی کی طرح بہا کر خدا تک
پہنچا دیتا ہے۔ اور راگ کی بہت سی فضیلتیں سنائیں
اور اس کو کارِ ثواب بتلایا۔ وہ بزرگ اُس مولوی کو لیکر
چل کھڑے ہوئے۔ شہر میں ایک نامی گراں طوائف رہتی
تھی۔ اُس کے مکان پر جا پہنچے۔ وہاں وہ کچنی اپنے مولوی
استادوں سے تعلیم لے رہی تھی۔ یہ بزرگ ہمہ اُس مولوی
صاحب کے اُس کچنی کے سامنے جا کھڑے ہوئے۔ وہاں
جاتی تھی کہ بڑے خدارسیدہ ہیں۔ حیران ہو گئی یہ اُس
کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو گئے۔ اور کہنے لگے کہ آپ
بڑے بزرگ ہیں۔ خدارسیدہ ہیں۔ سولی میں۔ وہ کچنی تو یہ
توہ کرنے لگی۔ کہتے لگی آج مجھ سے کیا خطا ہوئی جو مجھ کو
اس طرح خطاب ہے۔ فرمایا۔ نہیں۔ آپ بڑی ولی ہو۔ ایک
پیری درخواست ہے۔ وہ شرمائی کہنے لگی حضور فرماؤ۔

انہوں نے کیا یہ ہمارے مولوی صاحب ہیں۔ ہم جانتے ہیں
کہ ان کی بیوی اور بچے ہیں کو بھی تم گانے بجانے کی تعلیم
دو تاکہ وہ بھی گتھاری طرح اس کی برکت سے خدارسیدہ
ہو جائیں۔ غرض مولوی صاحب بڑے نادم ہوئے اور بہت
رہ گئے +
بعض دفعہ اس عاجز سے بھی بعض شخصوں نے یہ
سوال کیا کہ اگر راگ سے کچھ بھی نفع نہیں تو بعض صوفیا
نے جنگی بزرگی سیکھ کر کیوں راگ سنا ہے۔ اس کے
جواب میں کچھ گزارش کرتا ہوں +
اصل میں بات یہ ہے کہ موسیقی کا اور دل کے
جذبات اور دلوں کا آپس میں ایک خاص تعلق ہو۔ مثلاً
مشہور ہے کہ گانا اور رونا یکے نہیں آتا۔ جیسے یوں ایک
ولی جذبہ کا اظہار ہے۔ اسی طرح گانا بھی دلی جذبات کا اظہار
ہے۔ اسی لئے دیکھو جنگی سے جنگی وحشی سے وحشی افواہ
میں بھی گانا موجود ہے۔ اور اس قوم کے خیالات ان اظہار
میں جو گانے جاتے ہیں صاف جھلکتے ہیں پھر جو جس
طرح جوانی کی سستی سر پر چھتی ہے اسی طرح گانے بجانے
کا جو شہر بھی ترقی کرنا چاہتا ہے۔ اس میں طرح دلی جذبات
بے گنا پیدا ہوتا ہے۔ اسی طرح گانے کا اثر دلی جذبات
پر کرتا ہے۔ اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ گانے کا
اثر دل پر ضرور پڑتا ہے اور یہ دل کے دلوں اور
جذبات میں جوش اور پیمان پیدا کر دیتا ہے امدان کو
اچھا کرتا ہے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ جو بھی جذبات دل میں
موجود ہوں۔ وہی جوش میں آتے ہیں۔ یہ دل کو صاف
نہیں کرتا۔ بلکہ صرف دل کے موجودہ جذبات کو جوش میں
لاتا ہے۔ اگر محض رزم میں شہوت کے جذبات کو اچھا
ہے اور بدست کر دیتا ہے تو میدان رزم میں غضب
کے جذبات کو اسیا تیز کرتا ہے کہ انسان کشت و خون
کے لئے دیوانہ ہو جاتا ہے۔ اسی لئے فوجوں میں بھی گان
کل جا کر بھاگ گیا ہے۔ اسلام نے اسی لئے اسے اچھا
نہیں سمجھا۔ کیونکہ دنیا میں ایسے انسان بہت ہی کم ہیں
جو نفسِ امارہ کے ماتھے لگی آزاد ہو گئے ہوں۔ اچھا
ان کے دل ہر ایک قسم کے نفسانی جذبات سے لگی ایک
ہو گئے ہوں کشت کے ساتھ حالت یہی ہے کہ دل جذبات
نفسانی سے لبر ہو رہا ہے۔ بعض دفعہ ایک شخص خود اپنی
قلب کی حالت کو سمجھ نہیں سکتا۔ اس کے قلب میں بعض
کروڑاں بعض جذبات کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ وہ خود

اپنی ذات میں بری چیز نہیں جس طرح خدا نے صن اور
تناسب اعضا ایک نعمت بخشی ہے اسی طرح خوش
آوازی اور اس کی ترتیب ایک نعمت ہے۔ مگر جو
کا اثر قلب پر جا کر پڑتا ہے وہ سوائے خاص حالات کو
بہت خطرناک ہوتا ہے۔ اس لئے جن کے برے اثر
سے بچنے کے لئے جہاں پر وہ اور ظرفی رکھتے کا
چشم دیا۔ وہاں خوش آوازی کے برے اثر سے بچنے کے
لئے گانے بجانے سے روک دیا۔ اسلام تو پاکیزگی کھاتا
ہے اور پاکیزگی کے لئے ضروری ہے کہ ایک سالک
راہ طریقت اپنے نفسانی جذبات کو دبائے نہ کہ ان
کو ابھارے۔ لہذا یہ بات غلط ہے کہ گانا طریقت کی
راہ پر چلنے میں مدد دیتا ہے۔ وہ لوگ جو فنایت کے
رہبر پہنچ گئے اور ان کے کل نفسانی جذبات پر موت
حاری ہو چکی اُس حالت میں اگر ان میں سے بعض نے
گانا سن لیا۔ تو ایک وجدانی کیفیت پیدا کرنے کے لئے
تھا۔ نہ کہ طریقت کی راہ کو طے کرنے کے لئے۔ پھر ایک
شخصی حالت تھی۔ انبیاء و دُنیاء کے لئے نمونہ ہوتے۔
ہیں اور سب سے بڑھ کر ہمارے حضرت نبی کریم صلیم جن
کو خدا نے اپنے کلام پاک میں اسوۂ حسنہ فرمایا۔ انہوں
نے یہ طریقہ نہیں اختیار کیا۔ بلکہ وہاں تو وجدانی کیفیت
بھی پیدا کرنے کے لئے خدا کے کلام سے ہی کام لیا گیا۔
اِذَا ذَكَرَ اللَّهُ وَجَلَّتْ قُلُوبُهُمْ جَبَّ اللَّهُ ذَكَرَ كَمَا نَجَّى
دل تڑپ اُٹھے۔ راگ کا تکلف یہاں کوئی نہیں
رکھا۔ محبت کا انتہائی مرتبہ تو یہی ہے کہ یاد کر کے نام
سے ہی دل گرا جائے کسی تکلف کی حاجت نہ ہو۔
راستہ

مفصلہ وقت و شرح و تفسیر
 ویکٹریس طلب
 مدرسہ
 ۱۔ حضرت نورین صفادول ۱۰ خطبات کیمیا
 ۲۔ حضرت جیام ۳۔ حضرت نورین صفادول ۱۰ خطبات کیمیا
 ۳۔ حضرت نورین صفادول ۱۰ خطبات کیمیا
 ۴۔ حضرت نورین صفادول ۱۰ خطبات کیمیا
 ۵۔ حضرت نورین صفادول ۱۰ خطبات کیمیا
 ۶۔ حضرت نورین صفادول ۱۰ خطبات کیمیا
 ۷۔ حضرت نورین صفادول ۱۰ خطبات کیمیا
 ۸۔ حضرت نورین صفادول ۱۰ خطبات کیمیا
 ۹۔ حضرت نورین صفادول ۱۰ خطبات کیمیا
 ۱۰۔ حضرت نورین صفادول ۱۰ خطبات کیمیا

www.aail.org

تھکنی ہو جاتی۔ اور مدت سے نابود ہوا ہوتا کہ اس کا نام و نشان بھی ڈھونڈھنے سے نہ ملتا۔ غرض بد زبانی۔ بیہودہ گوئی وغیرہ جو کچھ اُن کے منہ میں آتا ہے بے تحاشا بکواس کرتا ہے +

(۲) اور چونکہ پہلے ہم کبھی کسی کو کسی قسم کی چھیڑ چھاڑ کرنی مناسب نہیں سمجھتے۔ نہ کبھی ہمارے خیال میں ہی آتا ہے کہ چھیڑ چھاڑ کریں۔ پر جب مخالفت جبراً سبب زوری سے مجبور کرتے ہیں۔ تو لاچار مقابلہ کرنا بھی ضرور پڑتا ہے۔ لیکن اگر مخالفوں کی روک اور تدارک کی تجویز کی جاتی ہو + مخالفت مولوی خواجہ محمد اسرار سے شرط پر آمادہ ہوا کہ میں دو ہزار روپیہ رکھتا ہوں۔ احمدی بھی کسی دوسرے کے پاس کبھی اور مقابلہ کریں جو فریق غالب آئے اسکو پتہ بھی دیا جاوے۔ اور شکست خوردہ سب اس کی بیعت میں داخل ہو جائیں +

ہم نے اس شرط کو قبول کیا۔ اور عرض کی کہ ہمارے جناب سید موعود علیہ السلام کی تصنیف شدہ انعامی کتابوں میں سے آپ کی کتاب کا بلحاظ اُن شرائط تحریر شدہ کے جو آپ نے کی ہیں رد کر دیں۔ تو وہ ہزار کیا۔ بلکہ دس ہزار کے مستحق ہو جاوے۔ مگر قلم اٹھانے سے پہلے آپ جملہ اخباروں میں شائع کر دیں کہ ہم جناب مرزا صاحب کی فلاں کتاب انعامی کا رد کرنے پر آج سے قلم اٹھاتے ہیں۔ اور ہر سے ہم احمدی بھی شائع کرتے ہیں کہ فلاں شخص رد کرنے کو تیار ہوا ہے اور ہم اس کو دس ہزار روپیہ انعام دینے کے ذمہ دار ہیں۔ بشرطیکہ ہر مذہب کے انصاف پسند عالم فاضلوں میں تیار کر دہ ہمارے میں حضرت صاحب کی تقریر سے غالب ہو +

مولوی صاحب نے گپ ماری کہ ایک کتاب کیا ہم توجہ دے رہے ہیں حضرت مرزا صاحب کی ہیں۔ دو مندرجہ میں سب کا رد تیار کر دیتے ہیں۔ پر ہمارا پختہ اور مستمراہ اب یہی ہے کہ یہاں کی بحث فائدہ نہیں دیتی۔ عید الفطر پڑھ کر قادیان ہی میں چل پھریں۔ وہاں خلیفہ کے ساتھ مقابلہ اور اُس کے پس و پیش کرنے کے بعد میں ایک نکتہ جملہ کتابوں کا رد کرنے فوراً چلا آؤں۔ ہم احمدیوں نے منظور کیا۔ عید پڑھ کر مولوی صاحب کی انتظاری میں ہمراہ لیجئے کو تیار ہوئے۔ مگر دیر تک انتظاری کی۔ پھر مولوی صاحب تو انکار کر گئے کہ ہم نہیں جانتے۔ لوگوں کا خیال ہے کہ مقابلہ فریقین میں ایسی جگہ ہوتا کہ سب لوگ سچ کا چوٹ

ہوتا دیکھیں۔ احمدیوں کو واضح ہو کہ قادیان سے مولوی منگالیں۔ ہم سب کے سوالات کا جواب یک آن دینگے انجاء۔ ہم احمدیوں نے یہ بھی منظور کر لیا۔ اور مولوی سے چوہدری عبداللہ خاں نمبر دار کو بلا بھیجا۔ تاکہ وہ آکر نمبر داروں اور باشندگان جند انوار سے حفظ امن کا وعدہ لیں۔ اور باقی شرط اشراط بھی جو لائق تفرقہ کرنے کے ہوں اُن سے کر لیں +

چوہدری عبداللہ خاں صاحب مع چند اشخاص احمدیوں کے وقت صبح سات بجے سے اول اول جند انوار میں پہنچ گئے۔ آتے ہی جند انوار کے ہر نمبر دار پر۔ ہیرا نمبر دار { قاضی نمبر دار۔ عمر نمبر دار محمد بخش سرچنگ } اور دو ایک اور بھی بلالئے۔ اور اُن سے مقابلہ کی نسبت ذکر اذکار شروع کیا۔ اور اجازت طلب کی کہ اگر آپ سب کا ارادہ حق دریافت کرنے کا ہو۔ اور نیت نیک حق طلبی اور خدا جوئی کی ہو۔ تو نیک مندر کر لو۔ ہم بھی حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں وہ تاریخ مقررہ پر مٹا سیکھ کر جس جس کو چاہیں گے مقابلہ کے لئے بھیج دیں گے۔ مگر شرط یہ ہے کہ بغض و عناد اور تعصب کی دل میں نہ ہو۔ دونو طرف سے حق طلبی کی خواہش ہو نہ جھگڑے فساد کی۔ دونو طرف سے آپس میں مولوی لوگ ہی گفتگو کلام کریں کوئی دوسرا نہ بولے اور نہ کوئی شرط رو بیہ رکھنے کی بحث پر ہو تو ہم لوگ احمدی عالموں کا منگنا اور مقابلہ کرنا منظور کرتے ہیں کہ علاوہ اشراط مذکورہ کے آپ حفظ امن کے بھی ذمہ دار ہوں۔ ورنہ نہیں۔ کیونکہ ہم احکام اللہ کو محض اللہ ہی سنانا چاہتے ہیں جس دل کو اللہ چاہے گا۔ ہدایت دے گا۔ دل ہی دل منصف رہے فریقین میں کوئی دوسرے منصف مقرر کئے نہیں چاہیں گے اس طرح پر اگر آپ سب کو منظور ہو تو ہم بھی تیار ہیں۔ یہ بات قرار پا کر چوہدری عبداللہ خاں صاحب نے ہمچہ چاہے اشخاص احمدیوں کے فریق مخالفت میں جگہ مولوی صاحب کی خدمت میں اذکار مذکورہ بالا کی منظور کرنے کی التجا کی۔ مولوی صاحب نے جواب میں کہا کہ ہم تو خدا کے واسطے سنے سنانے کی کچھ خواہش نہیں رکھتے۔ جاؤ۔ ہمارے پاس بیجا درخواست مت کرو۔ تم تو کافی ہوتا ہمارا مال اسباب لوٹ لینا فرض ہے۔ چوہدری عبداللہ خاں صاحب اٹھ کھڑے ہوئے کہ چراگ اللہ ہم تم کو کافر

نہیں کہتے اور پہلے آئے + (۳) دس مہینے کے بعد مولوی صاحب نے دو پختہ رسالوں کے ساتھ کلا بھیجا۔ کہ اگر منظور ہو تو مبادا اس قسم کا ہم کرنے پر تیار ہیں کہ چار آدمی احمدیوں کے اور چار ہمارے الگ الگ کوٹھڑیوں میں دروازے بند کر کے دیئے جائیں تین دن کے بعد جسکی صورت شکل بدل جائے۔ وہ جھوٹے سمجھے جائیں۔ اس پر احمدیوں کی طرف سے جواب دیا گیا۔ کہ ہم ملا اجازت حضرت خلیفۃ المسیح کے کچھ کہ نہیں کہتے اگر وہ اجازت بخشیں تو ہم مطابق قرآن کریم کے مبادا منظور کر لینگے۔ مولوی صاحب کی قرآن کریم کے مطابق مبادا کرنے کی مرضی ہو تو ہم اپنے ہونا خلیفۃ المسیح کی خدمت میں گزارش کرتے ہیں۔ جو ایسے پرسہ ہلا کیا جاوے گا۔ مولوی صاحب کو چاہیے کہ اپنے اہل و عیال کو بھی میدان مبادا میں کھڑے ہوئے کہ لئے بلالیں۔ اہل و عیال کا نام نہ لیتے ہی مولوی صاحب بدل گئے کہ ہم نہیں کرنا چاہتے۔ ہمارے پر وہ ہے کہنا ہے تو ہم اکیلے ہی کرینگے جس طرح ہم نے پہلے ذکر کیا ہے قرآن کریم کے مطابق مبادا کرنے کو ہم نہیں جانتے +

(۴) مولوی صاحب موصوف نے پھر کلا بھیجا کہ ہم حضرت صاحب سید موعود علیہ السلام کی انعامی کتاب کا رد کرنے کو تیار ہیں بشرطیکہ احمدی دس ہزار روپیہ نقد پہلے جمع کر دیں + چوہدری عبداللہ خاں صاحب نے تین کتابیں حضرت صاحب کی تصنیف میں سے انعامی پیش کیں (۱) اہل حق و ایمان احمدی وغیرہ اور دوسریں ہزار روپیہ ہر گروہ سے دینے کا افراد نامہ تحریر کرنا کہ جملہ اخباروں میں قلم بٹھانے سے پہلے شائع کر دو کہ ہم بھی تیار ہیں حضرت صاحب کی فلاں کتاب کا رد کرنے کے لئے قلم اٹھاتے ہیں۔ اور فلاں شخص دس ہزار روپیہ رد تیار ہونے پر ادائے کرنے کا ذمہ دار ہے۔ ہم بھی ادھر سے جملہ اخباروں میں شائع کر آتے ہیں کہ مولوی صاحب ایمنا آبادی حضرت صاحب کی فلاں کتاب انعامی کا رد تیار کرنے پر تیار ہوئے ہیں۔ اور ہم دس ہزار روپیہ ادا کرینگے بشرطیکہ تمام مذاہب کے عالموں میں بلحاظ ان شرائط کے جو خود حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر

کردی ہوئی ہیں۔ اگر رد ہر امیں افضل ہو۔ اور کوئی نہ بھی نہ ٹوٹے۔ تقریر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اعلیٰ ہو۔ تو دس ہزار روپیہ دیا جاوے گا۔ ورنہ رد کنندہ سے کسی قدر لیا جاوے گا۔ مولوی صاحبیاں سے بھی فرٹ ہوئے۔ اور کسی بات پر قائم نہ ہوئے۔ آخر بھدری عبداللہ خاں صاحب چار بجے کی گاڑی پر چلے گئے۔ اور شام کو مولوی صاحب نے ہمدردان کی معرفت جو کیداروں سے گاؤں میں منادی کرادی کہ احمدی کافر ہیں۔ حقہ بانی بنی۔ ان سے کوئی لین دین نہ کرے نہ پاس بیٹھے۔ ورنہ اس پر تفریر لازم آئے گی۔ مولوی صاحب نے مشہور کر رکھا ہے کہ ہم کو چھ ماہ قید کر دینے کا سرکار سے اختیار حاصل ہے۔ اور ہم کو ماہوار تین سو روپیہ تنخواہ ملتی ہے۔ ہم حایت اسلامیہ لاہور کے اعلیٰ میونسپلٹی ہیں۔ مولوی صاحب یہ بھی گپ چھڑپ مارتے ہیں کہ ہمارا دس ہزار مرید ہے۔ ایسی ایسی باتیں مولوی صاحب ہر جگہ کہتے ہیں۔ اور احمدیوں کے تنگ کرنے میں اپنے گزارے کی صورت نکالتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دے اور راہ حق پر لاوے۔

بیکے از احادیث
چک ۱۹۵۷ء جنڈاوالہ۔ رکھ برنج

انجم کا ستارہ بنارس میں کیوں ٹوٹا

ہمیں تعجب ہے کہ ہمارے لائق ہم عصر انجم کمال بنارس کے بخشوں کے قابو میں آگئے ہیں۔ ایک نے تو انہیں مکان پر رکھ کر اپنا مطہج بنایا۔ اور دوسرے انہیں کے قزاق دار اب ان کی حقیقت کھولتے ہیں۔ جو درج ذیل ہے۔

(ایڈیٹر)
مجی مری قید مفتی صاحب دام ظلکم
اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مولوی اندر پل ولے اور
اے مہینہ مددگار حاجی قادر بخش کیمالت تو آپ لوگوں پر بخوبی
روشن ہے ان سے جہاں تک ہو سکا ہمارے سلسلہ کی مخالفت
نہیں انہوں نے کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔ اب جب ہر طرح سے
عاجز ہو گئے تو دوسرا پہلو اختیار کیا۔ یعنی غریب لوگوں ساووں

اور فوارہ دیکھنے بھانے اور دھوکے دینے کی ڈیوٹی اپنے سر پر طرہ
لی۔ چنانچہ جب کوئی مسافر بنارس میں آجاتا ہے تو اول سے
شیشہ میں اٹار جاتا ہے بعد اس بات پر مادہ کیا جاتا ہے کہ وہ
جا کر ہم سے اس غرض سے بحث مباحثہ کرے تاکہ کسی قسم کا جھگڑا
فساد ہو۔ لیکن وہ نہیں جانتے کہ ع من نوے شام پراں پاردا
یابی کی دوسری عرض یہ ہوتی ہے کہ اپنی امت میں مشور کریں۔
کہ ہم نے فلاں مولوی بھیجا تھا جسے امید ہو کہ وہ جواب کر دیا۔ مختصر
عرصہ قریب ڈیڑھ ماہ کا ہوتا ہے کہ ایک شخص عبدالشکور نامی بنارس
میں وارد ہوا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ یہ مولوی کے خطاب کی مشور
ہے اور اخبار الجہم کا ادیب بھی ہے کسی طریق سے انہوں نے
جناب قید مولوی الہی بخش صاحب کا نام سنا اس لئے آپ سے
ملاقات کیلئے شہر سے چل پڑے۔ راستہ میں عبدالحمد صاحب
احمدی ولد حاجی قادر بخش مذکور سے ملاقات ہوئی۔ بنارس کے
ایک دیوبند بھی عبدالشکور کے ہمراہ تھے انہوں نے کہا کہ مولوی
عبدالشکور صاحب کو جناب مولوی الہی بخش صاحب سونے کا
اشتیاق ہے ان سے ملاقات کیا چاہتے ہیں۔ اس پر عبدالحمد صاحب
نے وعدہ کیا کہ بعد مرقب آپ کو ملے گا۔ اس وقت تک کہ ہم
کیلئے جاتا ہوں۔ یہ کہہ کر عبدالحمد توجہ گئے اور وہ وکیل اور
مولوی عبدالشکور حاجی قادر بخش کے مکان پر نازل ہوئے پھر
کہا تھا۔ ہمارا مددگار کلین بھی بانگ ہزار آئیڈے ہمارے مخالف
پہلو انوں کی جھپٹیں کھل گئیں اور اس موقع کو تو سید سے بڑھ کر
سمجھا۔ انقصہ مولوی عبدالشکور کو اپنی بی بی بھائی لگی کہ ”ہر کرد
کان تک رفت نمک شکر صانع پیر صادق آگیا۔ اور ان کا چند
منٹوں کا اشتیاق ملاقات تقصیر نبض سے بدل گیا۔ لیکن جو کہ
وہ اس سلسلہ عالیہ کی عداوت پیٹل سے رکھتے ہوں۔ مگر اس وقت
تو سونے میں سو اگ لگیا۔ متفرق رہی یہ بھی معلوم ہوا کہ ان حضرت
مولوی صاحب کے یہ کہا گیا کہ اگر مباحثہ کی نوبت پہنچ جائے تو جہاں
مسیح پر گفتگو نہ کیجیے گا۔ شاید یہ خوف تھا کہ حیات ثابت کرنے میں
انہیں کی وفات ہو جائے۔ انقضہ مولوی عبدالشکور بعد مرقب پہلے
یہاں پہنچے آسٹن آجمن کارور تھا کل احمدی احباب جمع تھے پہلے
انہوں نے ادھر ادھر کی باتیں کیں چلنے وقت حضرت مولانا
صاحب دو ایک سوالات کی تکنیکی اجازت مانگی۔ انکو اجازت دی گئی
مگر انہوں نے ان جوابوں کے لکھنے میں دیر اندازی دیکھا اندازی
سے کام نہیں لیا۔ اپنی ایسی بہت کچھ کہ گئے اور جو کاری چوٹا پیر
بیٹھی اسکو بڑے محل سرور داشت کر لیا اور درج اخبار نہیں کیا
جناب والا ذیل میں چند ضروری نوٹس اس مضمون کے متعلق جو انجم
میں چھپا ہے درج کئے جاتے ہیں۔

تین بیٹے لگتے قادیانی ہو گئے ہیں کیا خوب اگر مولوی عبدالشکور
صاحب ایڈیٹری چھوڑ کر محکمہ پولیس وغیرہ میں بامور موبائل تو آئی
خدا نہیں نہایت کارآمد قادیانی قدر نہیں کیونکہ یہ اپنی تحقیقات
میں ایک نمبر زیادہ ہی رکھنے حاجی مولوی صاحب اگر آپ تاجر ہی
سے پوچھتے تو وہ جلد تو کر میر کے بیٹے احمدی ہو گئی اور اس
طرح آپ غلط تحقیقات کے الزام کو فرج جاتے معلوم ہوتا ہے کہ
سوال کو ذرا غور کریں جواب آپ بالکل گھبرائے مگر حاجی قادر بخش کے
بیٹے احمدی ہیں) بیٹے باپ کے مافی دین انہوں نے مولوی صاحب اگر آپ
دیر اندازی اور اندازی کو کام لیتے تو چھوٹے الزام لگانے کے گناہ
سویج جاتے۔ آپ اس بات کا ثبوت دیں کہ باپ نہیں سونے کی شہر میں
گئی کیلئے احمدی ہو گئے بلکہ یہ دعویٰ ہے کہ آپ ہرگز ہرگز نہ دے کیلئے
رجل واقعہ اتفاق یہ کہ حاجی قادر بخش نے اپنی کل جائیداد اپنی زوجہ
نہایت اور انکی اولاد کے نام کر دی ہے۔ دوسرے جو احمدی ہیں وہ
پہلی ہی آئی ہیں۔ جائیداد کا جھگڑا اسلئے سوچے کہ لوگ احمدی چارہ
سے ہو گئے ہیں) چند قادیانی اصحاب ان کے اپنے بالکل انصر سے کام لیا
ہے کہ چند احمدی آپ کے پاس بعض اذکار لکھوا کر لے لیں کہ آپ ایک ایک نام
نہیں تھلا کیلئے۔ مولوی صاحب اگر کیا جان ہوتا تو کوئی نام نہ شمار
گفتگو میں یہ نہیں کہا تھا کہ میں مباحثہ کرنے نہیں آیا ہوں بلکہ میرے
چند شکوک ہیں انکو فرج کر دوں گا پھر اخبار میں لکھتے ہو کہ میں مباحثہ
کرنے گیا تھا مگر مولوی الہی بخش صاحب راضی نہیں ہوئے۔ ۱۱۱۔
ایک صاحب انہیں کی جماعت بصرف کرد و دو
عبدالحمد صاحب احمدی کے ہمراہ مولوی عبدالشکور اور وکیل دونوں آئے
اور انہیں یہ کہا گیا کہ جناب مولوی الہی بخش صاحب سے ملاقات کرونگا بحث
مباحثہ کا بالکل ذکر نہیں تھا۔ مولوی صاحب یہ آگے بالکل نہ گھڑت
ہے شاید احمدیوں کے خلاف جھوٹ بولنا آپ نے جائز رکھا ہے۔ متوسل
صاحب نے حکم یہ معلوم تھا ملتوی رکھئے۔ ہرگز انہوں نے نہ لیا
نہیں کہا بلکہ یہ کہا کہ کل آپ میرے یہاں دعوت لکھا کر تشریف لیا ہے
آپنے قطعی انکار کیا۔ پہلا سوال جو وقت یہ سوال پیش ہوا حضرت
مولانا صاحب نے فرمایا کہ احمدی کا ماننا ضروری ہے کہ وہ حضرت مسیح
پیشگوئی حدیثیں اور خدا کی کتاب بھی ثابت ہے مولوی عبدالشکور صاحب
نے کہا کہ حدیث نہیں بلکہ قرآن شریف کی ثبوت دیکھئے۔ اس پر خراب مولانا
صاحب آیت و خدا اللہ الذین امنوا الذین علیہم السلام لکھنے کا منکر
سرمزدہی لوگ ہیں جو حضرت مسیح علیہ السلام کے وقت میں تھے
حضرت مولوی صاحب آیت اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول الیٰ طریقی اس نے
جواب دیا کہ یہاں منکر کا لفظ عام ہے اور یہی آیت میں خاص۔ اس پر ایک
دوسرے شخص نے کہا کہ منکر کے معنی آپ دونوں جگہ عام لکھے یا دونوں جگہ
خاص۔ اگر خاص لیتے ہیں تو آپ لوگ تو ہم دقتوں پر ہی جائیں گے اور کلام شریف

جدید پروگرام دربار دہلی

دہرادوئی کا ایک جدید پروگرام
سکاری طر پر شای کیا گیا ہے
جن کی تقسیم قبول ہے۔

جمہور - ۲۶ دسمبر ۱۹۱۱ء - ۱۰ بجے دن کے دو دو مسعود ہشتا
مقتول منظر ۲ بجے سے چھ بجے تک ہر ملک ملاقات ہمارا جگان و
لابان۔

۱۱۔ دسمبر ۱۹۱۱ء - ۱۰ بجے دن کے دو دو مسعود ہشتا
مقتول منظر ۲ بجے سے چھ بجے تک ہر ملک ملاقات ہمارا جگان و
لابان۔

۱۲۔ دسمبر ۱۹۱۱ء - ۱۰ بجے دن کے دو دو مسعود ہشتا
مقتول منظر ۲ بجے سے چھ بجے تک ہر ملک ملاقات ہمارا جگان و
لابان۔

۱۳۔ دسمبر ۱۹۱۱ء - ۱۰ بجے دن کے دو دو مسعود ہشتا
مقتول منظر ۲ بجے سے چھ بجے تک ہر ملک ملاقات ہمارا جگان و
لابان۔

سٹرکٹ کرنے کی صحیح ترکیب

دواغ کے دھرجوں نے ایک کر کے قرار دیا کہ دھلائی کی شرح
بڑھادی جاوے۔ آئندہ دہلی کی دھلائی دو آنے کھین کی لفظ
استری شدہ پڑا دے جس کو کپڑا ایک پسہ لیا جاوے۔ اور اگر
کسی دھرجی سے کوئی کپڑا کم ہو جائے تو اس کا فیصد دواغ نہ ہو گا۔
لیکن شہر والوں کو بھی سوچی اور غور سے لے کر اتفاق
رہے سے یہ قرار دیا کہ ہر دھرجی کو کم از کم دواغ دو آنے اور
بنا کر سٹے پینے کی چوبیس سو روپے سے بڑھ کر دواغ نہ دیں۔ اور
جوش آگئی اور چوبیس سو روپے سے بڑھ کر دواغ نہ دیں۔ اور

۱۴۔ دسمبر ۱۹۱۱ء - ۱۰ بجے دن کے دو دو مسعود ہشتا
مقتول منظر ۲ بجے سے چھ بجے تک ہر ملک ملاقات ہمارا جگان و
لابان۔

۱۵۔ دسمبر ۱۹۱۱ء - ۱۰ بجے دن کے دو دو مسعود ہشتا
مقتول منظر ۲ بجے سے چھ بجے تک ہر ملک ملاقات ہمارا جگان و
لابان۔

اخبار عالم پر ایک نظر

۱۶۔ دسمبر ۱۹۱۱ء - ۱۰ بجے دن کے دو دو مسعود ہشتا
مقتول منظر ۲ بجے سے چھ بجے تک ہر ملک ملاقات ہمارا جگان و
لابان۔

۱۷۔ دسمبر ۱۹۱۱ء - ۱۰ بجے دن کے دو دو مسعود ہشتا
مقتول منظر ۲ بجے سے چھ بجے تک ہر ملک ملاقات ہمارا جگان و
لابان۔

۱۸۔ دسمبر ۱۹۱۱ء - ۱۰ بجے دن کے دو دو مسعود ہشتا
مقتول منظر ۲ بجے سے چھ بجے تک ہر ملک ملاقات ہمارا جگان و
لابان۔

۱۹۔ دسمبر ۱۹۱۱ء - ۱۰ بجے دن کے دو دو مسعود ہشتا
مقتول منظر ۲ بجے سے چھ بجے تک ہر ملک ملاقات ہمارا جگان و
لابان۔

۲۰۔ دسمبر ۱۹۱۱ء - ۱۰ بجے دن کے دو دو مسعود ہشتا
مقتول منظر ۲ بجے سے چھ بجے تک ہر ملک ملاقات ہمارا جگان و
لابان۔

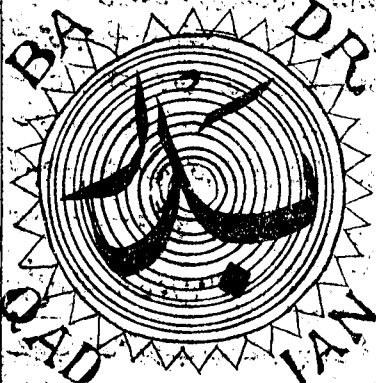
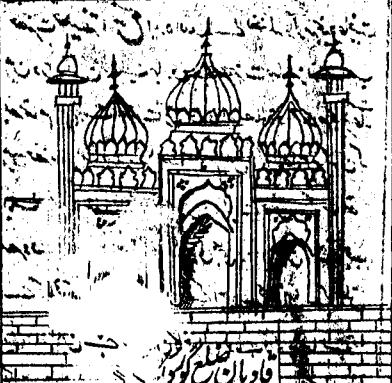
۲۱۔ دسمبر ۱۹۱۱ء - ۱۰ بجے دن کے دو دو مسعود ہشتا
مقتول منظر ۲ بجے سے چھ بجے تک ہر ملک ملاقات ہمارا جگان و
لابان۔

۲۲۔ دسمبر ۱۹۱۱ء - ۱۰ بجے دن کے دو دو مسعود ہشتا
مقتول منظر ۲ بجے سے چھ بجے تک ہر ملک ملاقات ہمارا جگان و
لابان۔

۲۳۔ دسمبر ۱۹۱۱ء - ۱۰ بجے دن کے دو دو مسعود ہشتا
مقتول منظر ۲ بجے سے چھ بجے تک ہر ملک ملاقات ہمارا جگان و
لابان۔

۲۴۔ دسمبر ۱۹۱۱ء - ۱۰ بجے دن کے دو دو مسعود ہشتا
مقتول منظر ۲ بجے سے چھ بجے تک ہر ملک ملاقات ہمارا جگان و
لابان۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم + محمد و خلی علیہ السلام علیہم السلام + بسم اللہ الرحمن الرحیم



Reg No. 2
CCL XXXVIII

الحمد لله الذي جعلنا من عباده الصالحين
الذين هم خير خلق الله اجمعين
الذين هم خير خلق الله اجمعين

دین شریعت الہیہ

اول بیت کفہ کعبہ کے دل سے عہد اس بات کا کہ اسے
آئندہ اس وقت تک کہ قیوم اور اعلیٰ ہو جائے نہ شک و شبہ
رہے گا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور فسق و
فجور اور ظلم اور فساد اور فحاشی اور فساد کے طریقوں
سے بچنا کہ گناہ اور فساد کی جو شوش کے وقت ان کا
مخلوع نہ ہوگا۔ اگرچہ کسی ایسی جذبہ پیش آوے کہ سوچے کہ
بلا تاویز جو وقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرنا
رہے گا اور کسی اوسع نماز تہیہ کے لئے اور اپنے نبی کریم صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی
معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا
اور ولی محبت سے ابتدا کرے لے کے احسانوں کو یاد کرے اکی حد
اور نصیحت کو ایسا ہر روزہ درود نہائے گا چارم یہ کہ عاقلین
اللہ کو عوام اور سلفاء کو خصوصاً اپنے نفسانی خوشیوں
سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ
سے نہ لہجہ اور طبع سے نہ پیچھے کہ ہر حال میں وراثت و غیر
وراثت اور محبت و ملامت میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا

اور ہر حالت میں فیض اللہ ہوگا اور ہر ایک ذلت اور کم
کے قبول کرنے کے لئے دہیں کی راہ میں طیارہ تھے کا ہر
کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے بچنے اور بھرنے
بلکہ قدم آگے بڑھانے کا ہر قسم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت
ہو اور ہوس سے باز آجائے گا۔ اور قرآن شریف کی تلاوت کو
اپنے اور قبول کرے گا۔ اور قابل اللہ اور قابل الرسول کو اپنی
ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔ ہر قسم یہ کہ کتب
اور تحفہ کو لکھی چھوڑ دے گا۔ اور فریضی اور عاریزی اور
خوش خلقی اور عیبی اور کینہی سے زندگی بسر کرے گا۔ تم
یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان
اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر
ایک عزیز سے زیادہ عزیز کرے گا۔ ہر قسم یہ کہ عام خلق اللہ
کی ہمدردی میں محض اللہ مشغول رہے گا۔ اور جانتے کہ
چل سکتا ہے اپنی خدا واد طاقوت اور نصرتوں سے نبی
نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔ ہر قسم یہ کہ اس عاجز سے عقدا
محض اللہ پر اور اطاعت و معرفت باندھ کر اس پر نوا
مرگ قائم رہے گا۔ اور اس عقدا حقہ میں ایسا اعلیٰ درجہ
کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رستوں اور باطنی دور
تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

(مدرسہ قدوسیہ میں میاں مسیح الدین عمر پرور پڑھ رہے ہیں کہ علم سے چھٹپ کر شائع ہوا)

کلام مسیح موعودؑ

(پرائی فٹ بک سے)

فرمایا۔ یہ آسمانی کام ہے۔ اور آسمانی کام رک نہیں سکتا۔ اس معاملہ میں ہمارا قدم ایک ذرہ بھی درمیان میں نہیں +

فرمایا۔ لوگوں کی گالیوں سے ہمارا نفس جوش میں نہیں آتا +

فرمایا۔ دولت مندوں میں نخت ہے۔ مگر آجکل کے علماء میں اس سے بڑھ کر ہے۔ ان کا کلمہ ایک دیوار کی طرح ان کی راہ میں رکاوٹ ہے۔ میں اس دیوار کو توڑنا چاہتا ہوں۔ جب یہ دیوار ٹوٹ جائے گی تو وہ انہماک کے ساتھ آویں گے +

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ انتہی کو پیار کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی عظمت کو یاد کر کے سب ترساں رہو۔ اور یاد رکھو کہ سب اللہ کے بندے ہیں کسی پر ظلم نہ کرو۔ نہ تیزی کرو۔ نہ کسی کو حقارت سے دیکھو۔ جماعت میں اگر ایک آدمی گنہگار ہو تو وہ سب کو گنہگار دیتا ہے۔ اگر حرارت کی طرح تمہاری طبیعت کا سیلاب ہو۔ تو پھر اپنے دل کو ٹٹو لو کہ یہ حرارت کس چشمہ سے نکلی ہے۔ یہ مقام بہت نازک ہے +

کلام امیر

ہر حال میں خدا کو یاد رکھو

فرمایا۔ نوکری پر جاؤ۔ بازار جاؤ۔ اٹھتے بیٹھتے۔ کروٹ لیتے سفر میں۔ حضر میں۔ صحت میں بیماری میں۔ غرض ہر حال میں اپنے رب کو یاد رکھو +

قرب کی علامت دکھاؤ

فرمایا۔ ایک جگہ نہ بیا۔ دوسری جگہ چلے گئے۔ اگر ان مخالفین کو خدا تعالیٰ کے حضور میں احمدیوں سے بڑھ کر اپنے قرب کا فخر ہے تو خدا سے دعا کرو کہ احمدیوں کے گلے بند کر دیں کہ کوئی پانی بھی ان کے اندر نہ چاسکے +

خدا پر توکل

ایک شخص کی تجویز پیش ہوئی کہ آئے

دن کے مشکلات کو رونے کرنے کے واسطے حضور تمام جماعت پر اٹھانے کی کس چندہ لگا دیں +

فرمایا۔ میں خدا پر بھروسہ کرتا ہوں۔ اس طرح چندہ مقرر کرنا میرا کام نہیں۔ یہ مامور کی شان ہے +

ایک حدیث ایک

پتے کے منہ سے

فرمایا۔ مجھے وہ لذت اب تک نہیں بھوتی جبکہ بہت مدت کی بات ہے ایک دفعہ

دہلی گیا۔ میں نے ایک دوست کے پاس جانا تھا۔ اس کا مکان تلاش کرتے ہوئے میں ایک محل میں گیا۔ وہاں ایک چھوٹا سا بیچہ سات آٹھ سال کی عمر کا بیٹہ دیکھا۔ مجھے اُس کے ساتھ اُن محسوس ہوا۔ قلب قلب کو پہنچاتا ہے۔ بیٹے اُسے اُس مکان کے متعلق پوچھا۔ اُس نے بتلایا۔ پھر بیٹے اُس سے دریافت کیا کہ کچھ پڑھے ہوئے ہو۔ اُس نے کہا

ہاں۔ قرآن پڑھے ہیں۔ حدیث پڑھے ہیں۔ کما اچھا کوئی حدیث سناؤ۔ اُس نے نہایت تیزی سے اور فصاحت سے

کہا۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المسلم مرآۃ المسلم۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لئے آئینہ ہوتا ہے۔ سامنے تو اُس کا عیب بتا دے پھر پیچھے دل صاف رکھے۔ اس بچے کے منہ سے اس حدیث کو شکر مجھے وجد آ گیا +

غیب

فرمایا۔ جو بندے کو معلوم نہ ہو۔ وہ غیب ہے۔ جو موجود نہیں وہ بھی غیب ہے جو

معلوم ہو چکا ہے وہ بھی غیب ہے +

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کو بھی غیب کہتے ہیں +

فرمایا۔ ایمان بالغیب کے یہ سننے بھی ہیں۔ کہ انسان

اسلامی تلوار کے کارنامے!

جس نے تمام دنیا کو عاجز۔ جبران اور مہموت کر کے کر دیا

بزرگانِ خدا کو ظالم حکمرانوں کے پیچھے سے نجات دی اور اس طرح اپنے آپ کو رحمت الہی کا نشان اور اسلام کا ایک

زبردست اور زندہ معجزہ ثابت کیا۔ مطالعہ کرنے کا شوق ہو۔ اور کس مسلمان کو تنوگ۔ تو تاریخ اسلام کے ہر سالے منگالو

جن میں جنگ بدر سے لیکر جنگ یرموک تک واقعات درج ہیں۔ جم ۲۸۸ صفحہ قیمت ۷۰ روپے +

مطلعہ کا پتہ

نشی غلام نادر فصیح۔ ڈیڑھ۔ تاریخ اسلام۔ شہر سیالکوٹ +

جب بالکل علیحدہ ہو۔ کوئی اس کو نہ بھٹکتا ہو۔ اُس وقت بھی خدا تعالیٰ سے ڈرنے +

سوچ گراہن

فرمایا۔ سوچ گراہن کو دیکھ کر فائدہ اٹھانا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے

سے سبق

رسولوں کو سورج بھی کہا ہے۔ اور

قریبی کہا ہے۔ آدمی کو چاہیے کہ ظاہر سے باطن کی طرف

جائے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب دیکھا

کہ سورج کی روشنی جو دنیا کو پہنچتی ہے وہ رک گئی تو آپ

گھبرا اٹھے کہ کیوں ہماری روشنی اور ہمارا فیضان اس طرح

کم نہ ہو جائے۔ اور رک نہ جائے۔ گھبرا ہٹ کے وقت دعا

اور نضر اور خیرات و صدقہ سے کام لینا چاہیے۔ لہذا آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا نضر اور خیرات اور صدقہ

سے کام لیا۔ اور دعا میں کہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی دعاؤں

کو قبول فرمایا۔ اور آپ کی روشنی بلا انقطاع قیامت تک

دنیا میں رہنے والی ہے۔ اور آپ کے خلفاء کے ذریعہ

سے اُس کی تجدید ہمیشہ ہوتی رہتی ہے +

فرمایا۔ کسوف خفوف خدا تعالیٰ کے نشانات میں سے

ہے۔ جو نبیوں کو دکھایا جاتا ہے اور دکھایا جاتا ہے کہ بڑی

بڑی روشن چیزیں جو ہیں۔ ان کو بھی خدا تعالیٰ تاہیک کر

سکتا ہے +

علم حدیث کے

پڑھنے کے فوائد

فرمایا۔ احادیث کے پڑھنے کے بہت سے

فوائد ہیں۔ منجملہ ان کے

ایک یہ ہے کہ درود و تہنیت

پڑھنے کا بہت موقع ملتا ہے۔ اور یہ کہ انسان کو معلوم ہو جاتا

ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مذہب کس قدر بھلا تھا

اور یہ کہ اس سے انسان کی عقل بڑی تیز ہو جاتی ہے۔ یہ

مختلف اقوال سنتا ہے کسی کو ترجیح دیتا ہے۔ کسی کو ضعیف

ٹھہرتا ہے۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرنے والا

آدمی اللہ تعالیٰ کو رضا مند کر ہی لیتا ہے۔ ابن عباس کی

طرح ایک رکعت صلوٰۃ الخوف پڑھنے والے بھی خدا ریزہ

ہو گئے۔ اور دو رکعت پڑھنے والے بھی خدا ریزہ ہو گئے

ایسا ہی اور بھی فوائد ہیں +

خدا معطل نہیں

فرمایا۔ مسلمانوں کا یہ مذہب نہیں ہے کہ کوئی

ایسا زمانہ بھی آئے گا۔ جبکہ سب چیزیں بالکل نیست نابود ہو

جائیں گی۔ اور خدا تعالیٰ اپنی صفات سے معطل ہو جائیگا +

کہانے کے متعلق
آداب

اور سب سے زیادہ اہم یہ ہے کہ دوسروں کے گھروں میں سوراخ میں سے بچا نکلتے ہیں۔ یہ منع ہے۔ اور اس کے دو نقصان ظاہر ہیں ایک گناہ اور دوسرا جبریاں کا مرض۔

فرمایا۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی بی بیوں کے سوراخ میں

ایک ضروری مسئلہ

غیرات بہون اور اس دین کا سا ہو کام آجائے۔
 کسی قوم کے لیڈر نے اپنی امت کے واسطے ایسی
 نیکیاں کیں کہ ان میں کیا جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے کیا ہے۔
 میسٹر مولین آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

کی خواہش پر آپ نے امام کے پیچھے اس کی سرکھڑی ہاتھ مار دیا۔

المفتي

غیر احمدی کا جنازہ ۱۳۹۵ھ

لیکرن۔

فسد یا۔ یہ خطرناک بات ہے جس میں ہمیں نہیں آتا کہ ہم اس کے لئے کیا دعا کریں گے کہ اسے خدا کی بخشش سے تیری مامور کو نہیں مانا اس واسطے اس کو جنت نصیب کر۔

ماس ذہب

(۶- ذہب)

منشی قمرت اللہ صاحب ۲۹۱۱ء میان میران بخش صاحب ۲۹۱۱ء
 باجوہ صاحب ۳۲۱۱ء منشی محمد احمد صاحب ۳۲۱۱ء
 ڈاکٹر عبد اللہ صاحب ۳۳۱۱ء منشی منصف علی صاحب ۳۳۱۱ء
 میان الا بخش صاحب ۳۴۱۱ء باجوہ عبدالرحمان صاحب ۳۴۱۱ء
 شیخ خا بخش صاحب ۳۵۱۱ء منشی میرا بخش صاحب ۳۵۱۱ء
 سکریٹری انجمن احمدیہ ۳۶۱۱ء منشی یحییٰ بخش صاحب ۳۶۱۱ء
 میان خیر الدین خان صاحب ۳۷۱۱ء شیخ صاحب ۳۷۱۱ء
 منشی عبدالرحمان صاحب ۳۸۱۱ء صاحب ۳۸۱۱ء
 بابو بکت علی صاحب ۳۹۱۱ء
 چرانہ الدین صاحب ۴۰۱۱ء
 خواجہ جمال الدین صاحب ۴۱۱۱ء
 منشی غلام رسول صاحب ۴۲۱۱ء
 شیخ فضل کریم صاحب ۴۳۱۱ء
 میان عبد العزیز صاحب ۴۴۱۱ء
 چودہری محمد حیات خان صاحب ۴۵۱۱ء
 منشی فرید الدین صاحب ۴۶۱۱ء عبد اللہ کریم خان صاحب ۴۶۱۱ء
 محمد اشرف صاحب ۴۷۱۱ء

(۷- ذہب)

مولوی عزیز بخش صاحب ۴۸۱۱ء چودہری محمد حسین صاحب ۴۸۱۱ء
 باجوہ اگر صاحب ۴۹۱۱ء شیخ عبداللہ صاحب ۴۹۱۱ء
 قاضی محبوب عالم صاحب ۵۰۱۱ء ڈاکٹر ظفر حسین صاحب ۵۱۱۱ء
 بابو روشن دین صاحب ۵۲۱۱ء منشی یوسف علی صاحب ۵۳۱۱ء

(۸- ذہب)

منشی عبد العزیز صاحب ۵۴۱۱ء چودہری الاداد خان صاحب ۵۴۱۱ء
 مولوی کریم داد صاحب ۵۵۱۱ء چودہری عبد اللہ خان صاحب ۵۶۱۱ء
 ذوالفقار علی خان صاحب ۵۷۱۱ء منشی عبد العزیز صاحب ۵۸۱۱ء
 امیر محمد امین صاحب ۵۹۱۱ء منشی محمد حسین خان صاحب ۶۰۱۱ء
 مرزا رسول بگ ۶۱۱۱ء باجوہ قاسم علی صاحب ۶۲۱۱ء

(۹- ذہب)

چودہری محمد نور بخش صاحب ۶۳۱۱ء سید اللہ شاہ صاحب ۶۴۱۱ء

ذیل اخبار

یہ جو تھا ذیل اخبار ہے جو کہ بمعہ ضمیمہ
 بیس صفحہ شائع کیا جاتا ہے آئندہ اخبار
 معمولی ورق شائع ہوا کریگا۔

(ایڈیٹر)

منشی یحییٰ بخش صاحب ۹۱۳۱ء باجوہ حسین صاحب ۱۰۱۲ء
 شیخ فتح محمد صاحب ۱۱۳۰ء غلام احمد صاحب ۱۶۴۳ء
 باجوہ محمد صاحب ۱۶۴۵ء منشی یحییٰ بخش صاحب ۱۶۴۷ء
 ۱۰- ذہب

میان ذوالجمال الدین صاحب ۱۵۳۱ء ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب ۱۵۳۳ء
 بابو فضل الدین صاحب ۱۶۳۱ء منشی فضل الہی صاحب ۱۶۳۳ء
 امیر غلام محمد صاحب ۱۶۳۳ء مرزا رحیم علی صاحب ۱۶۳۸ء
 منشی احمد دین صاحب ۱۶۴۴ء مولوی جلال الدین صاحب ۱۶۴۳ء
 منشی شاہ محمد صاحب ۱۶۴۳ء چودہری غلام حسین صاحب ۱۶۴۳ء
 منشی عبد الرزاق صاحب ۱۶۴۸ء منشی غلام مصطفیٰ صاحب ۱۵۸۵ء
 چودہری عبدالحی خان صاحب ۱۶۴۸ء منشی امیر الدین صاحب ۱۶۴۵ء
 میان محمد خان صاحب ۱۶۴۸ء باجوہ امین صاحب ۱۶۴۳ء
 شیخ نظام الدین صاحب ۱۶۴۸ء محمد شریف خان صاحب ۱۶۴۷ء
 ۱۱- ذہب

محمد جمال الدین صاحب ۱۶۴۸ء
 ڈاکٹر عبدالرحمان صاحب ۱۶۴۸ء
 محمد صدیق صاحب ۱۶۴۸ء
 بابو زار احمد صاحب ۱۶۴۸ء
 حافظ ذرا احمد صاحب ۱۶۴۸ء
 سید حاجی یوسف صاحب ۱۱۵۱ء
 مولوی میر محمد سعید صاحب ۱۱۵۱ء
 چودہری ذوال الدین صاحب ۱۶۴۸ء
 میان وزیر محمد صاحب ۱۶۴۸ء

بابو محمد صاحب ۱۵۹۱ء باجوہ الدین صاحب ۱۶۹۵ء
 چودہری ذوال الدین صاحب ۱۶۹۵ء
 ۱۳- ذہب

سید ناصر شاہ صاحب ۳۵۱۱ء سید محمد اسماعیل آدم صاحب ۳۵۱۱ء
 محمد عبد اللہ صاحب ۳۶۱۱ء میان صدر الدین صاحب ۳۶۱۱ء
 چودہری غلام احمد خان صاحب ۳۶۱۱ء منشی فضل علی صاحب ۳۶۱۱ء
 چودہری اللہ صاحب ۳۶۱۱ء چودہری عمر الدین صاحب ۳۶۱۱ء
 سید محمد ابوالواحد صاحب ۳۶۱۱ء باجوہ عبدالرحمان صاحب ۳۶۱۱ء
 باجوہ زیات صاحب ۳۶۱۱ء منشی محمد اشفاق صاحب ۳۶۱۱ء
 سید محمد سعید صاحب ۳۶۱۱ء چودہری محمد شریف صاحب ۳۶۱۱ء
 منشی احمد دین صاحب ۳۶۱۱ء شیخ نظام الدین صاحب ۳۶۱۱ء

۱۴- ذہب
 میان محمد صاحب ۳۶۱۱ء ڈاکٹر غلام غوث صاحب ۳۶۱۱ء
 ملک زبیر محمد خان صاحب ۳۶۱۱ء باجوہ شیخ صاحب ۳۶۱۱ء
 چودہری غلام حسین صاحب ۳۶۱۱ء چودہری غلام محمد صاحب ۳۶۱۱ء

تنباکو

(از محمد یوسف حسن صاحب لاہور)

تنباکو تو ہندوستانی زبان کا لفظ ہے اور نہ ہی ہندوستان کی پیداوار ہے بلکہ آج سے پانچ سو برس پیشتر ہندوستان میں کوئی شخص تنباکو کی شکل یا نام سے بھی واقف نہ تھا۔ چنانچہ لفظ "تنباکو" لٹویک سے نکلا ہے۔ لٹویک امریکہ کی پیداوار اور امریکن زبان کا لفظ ہے۔ جب ہی دنیا دریافت کی گئی تھی تو اس وقت کم تنباکو کا کھجی یورپی دنیا کو علم ہوا۔ ملک الہیہ کے صدر حکومت میں ایک مشہور و معروف جہان ناز سر رالے نامی اول اول تنباکو نوشی کی عادت میں مبتلا ہو کر اس کو اپنے ہمراہ انگلستان لایا تھا۔ شروع شروع میں سر رالے تنباکو پوشیدہ طور سے تنہائی میں بیکار تھا لیکن اس کے ایک ملازم نے غلام معمول صاحب بہادر کے منہ سے دھواں نکلتے دیکھ کر سمجھا کہ اس کے جسم میں آگ لگ گئی ہے۔ ڈرنا ہوا گیا۔ اور پانی کا گھڑا لیکر آگ لگے اڑیں کہ سر رالے اسے روکیں اس نے تمام پانی ان پر اٹھیل دیا۔ یہ واقعہ عام طور پر مشہور ہو گیا۔ اور اس دن سے سر رالے علانیہ تنباکو نوشی لگے جس سے اور لوگوں کو بھی اس کا شوق چرایا۔ اور لوگ دن بدن اس عادت میں مبتلا ہوتے گئے۔ سر شاہ جیس اول تخت حکومت پر جلوس فرما ہوتے ہی اس کے مضمر اثرات سے متاثر ہوتے بغیر نہ رہا۔ اس کے حکم سے پادروں نے ملک میں جا بجا تنباکو نوشی کے خلاف وعظ و نصیحت شروع کر دی۔ اور اس کی روک تھام میں سر تو کو کوشش عمل میں لائے۔ ادھر ہندوستان میں شہنشاہ اکبر اعظم کے عہد حکومت میں چند یورپین قوا آ دیوں میں اس کا رواج ہوا۔ جہاں سے اس عادت بد کے جرائم ہندوستانوں کے دل و دماغ پہنچ چکے تھے۔ اکبر اعظم کے بعد جہانگیر نے اس کے امتناع کا قانون کیا اور تنباکو پوشی والوں کے لئے سزا مقرر کی۔ بہت و مذہبی پیشواؤں نے ہی مفرد و بھر اس کے انسداد کی کوشش کی چنانچہ حضرت بادشاہ عالمگیر نے اس کے برخلاف نہایت زبردست پرجا شروع کیا۔ اگر ملک کے دوسرے فریق بھی آپ کی تقلید پر کمر بستہ ہو کر نہ دھما سے ممنوع قرار دیتے تو شاید آج یہ اس قدر شائع و ذائع نہ ہوتا پس اکیلا چنانچہ کس طرح پہاڑ پھوڑ مکتا تنباکو نوشی بڑھتے بڑھتے حد کمال کو پہنچ گئی۔ اور اس کے استعمال کرنے کے عجیب و غریب ڈھنگ انھیں آئے گئے۔ اور صرف حق پرانہ کثافتہ کر کے علوم

انسان نے اس کو تین درجوں - اول پینا - دوم کھانا - سوم سوکھنے تقسیم کیا۔ ادھر پینے والوں نے ایک ہی طرز پر قنات ذکر کے خشک اور راب ملاکر دو طریقوں پر اس کا استعمال شروع کیا۔

برضات اسکے ہی روشنی سے متور خطبہوں نے اس کو سگرت چرٹ اور سگار کی شکل میں تبدیل کر کے حقہ کے بھاری بھر کم پوجہ اور اسکی صفائی کی ذمہ داری کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا پڑی روشنی کے امیروں کی خاطر غیروں نے خمیرہ - دوسرا چوسیرا - لار شاہی - بناری - لکھنوی - ملیا - کرا - دورا وغیرہ چونہ ریسہ سبھی وغیرہ کی آمیزش سے تیار کر ڈالے جو دس پوک سے لیکر چالیس روپے بینک کے نرخ سے فروخت ہوتے ہیں - دوم تنبا کو کھانے کا رولج زیادہ تر طبقہ امرا میں بڑ جو سیاری اور چونہ میں ملا کر باہان میں رکھ کر دن بھر گالی کیا کرتے ہیں - اور ان نازک مزاج احباب کی خاطر جو جڑوں کو دیر تک ہلانے کی طاقت نہیں رکھتے - لکھنوی اور بنارس کے استادوں نے گولیاں ایجاد کر ڈالیں - جو منشی اشیا کی ملاوٹ سے مزہ نہیں - سوم - سوار قوت شام کو بالکل تباہ کر ڈالتی ہے اور تنبا کو سوکھنے والوں کے رومال کی کثافت ناقابل بیان ہے +

ناظرین آپ تنبا کو کی اس قدر شہرت وغلبہ دیکھ کر یہ نہ خیال فرمائیں کہ شروع ہی سے قوموں نے اسے قبول کر لیا تھا نہیں بلکہ چند تاریخی مثالیں پیش کر کے ہم یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ پیشتر بھی لوگوں نے اسے المقدور اسکے استاد ہیں بہت کچھ سی کی - جو کچھ عرصہ متور رہی - مگر چند روز کے بعد یہ روک ٹوک آٹھ گئی +

سب سے پہلے جیمز اول تنبا کو کا جانی دشمن تھا - (۲) ہندو میں جہانگیر نے قانون اس کا امتناع کیا - (۳) شاہ ایران عباس صفوی جو جہانگیر کا معصوم تھا اس کا مخالفت تھا - (۴) سکھوں کے مقتدر حضرت بابا نانک صاحب نے اس کے برضات وعظ کئے - (۵) روس میں پیٹری گریٹ (پٹر آلم) تنبا کو پینے والوں کو پہلے سرنے تازیانہ - بعدہ ناک کی صفائی - اور تیسری مرتبہ اس کا ارتکاب کرنے پر سرنے قتل کا مستوجب قرار دیتا تھا - (۶) روم - (۷) خلافت عثمانی میں پوپ کے حکم سے تنبا کو پینے والے گریبے میں داخل نہ ہو سکتے تھے - بلکہ اسے ہاں بٹھانا بھی گناہ عظیم سمجھتے تھے ایسی بہت سی تمثیلیں پیش کی جا چکی ہیں جن سے عیاں ہوتا ہے کہ اگرچہ بہت سی کوششیں اس رسم قبیح کے اسناد کے واسطے عمل میں لائی گئیں - مگر

لوگوں میں یہ عادت بد بھیر چال کے طور پر رتی رتی کٹی گئی - عوام انسان کا فاعلہ ہے کہ جو کچھ کسی کو کرتے دیکھتے ہیں فوراً اس کی تقل کرنے لگتا ہے - بشرطیکہ وہ یاروں کا مشغلہ ہو - یہی جوئے کی کیفیت ہے کیونکہ تھار بازی بھی صرف دیکھا بھیا اختیار کر لیا جاتی ہے اور اگر گورنمنٹ قانون تھار بازی کو جرم نہ قرار دیتی تو یہ دواہ حق سے بھی زیادہ اطراف عالم میں پھیل جاتی اگرچہ جوئے کے خراج خوناک ہیں مگر لوگ صرف ایک دوسرے کی تقلید سے اس کے عادی ہو جاتے ہیں - جذبہ قویں زیادہ جو کمبلیتی ہیں - اسی طرح لوگ سمجھتے جانتے اور دیکھتے ہیں کہ تنبا کو عوارض کا گھر ہے - مگر کبھی بھی پتے جاتے ہیں اسکے نقصانات کو برائے افادہ ناظرین ہم ذیل میں درج کرتے ہیں - اول قوت شام کو جڑ ایک دروہ دار غلیظہ - زہریلی ہوا کے سوکھنے پر مجبور کیا جاتا ہے جو آہستہ آہستہ اس قوت کو ضعیف اور کمزور کرنے کا باعث ہوتا ہے - یہاں تک ہی نہیں - بلکہ اس کا دھواں دماغ کے نازک پردوں کو سیاہ کر دیتا ہے جس سے حواس میں فرق آ جاتا ہے - اور عقل کند ہو جاتی ہے - دماغ کی رگیں مردہ اور دھسلی پڑ جاتی ہیں - آخر کار نسیان کا مرض ان لوگوں کے دماغ پر تسلط ہو کر بعض اوقات غرت سے سخت نقصان کا موجب بنتا ہے - دماغ اور قوت شامہ کے بعد دماغ - زبان اور دانتوں پر جو مضر اثر پڑتا ہے وہ ظاہر ہے - اور مشاہدہ میں بھی زیادہ آتا ہے - زبان کا ذائقہ رخصت ہو جاتا ہے - اسی لئے تنبا کو پینے والے ہمیشہ ذائقہ کے خراب ہونے کی شکایت کیا کرتے ہیں - دانتوں پر سبیل جم جاتی ہے اور ان کی رنگت زرد ہو جاتی ہے - مسوڑوں کی بریں کمزور اور دھسلی ہو جاتی ہیں - سینہ اور معدہ جو انسانی کل کے دو نہایت کارآمد اعضاء ہوتے ہیں - جہیز انسانی صحت و تندرستی کا دار و مدار ہے - تنبا کو سے دوسرے اعضا کی نسبت زیادہ نقصان اٹھاتے ہیں - چنانچہ اس کے حلقہ گوش اکثر ضعیف النفس اور قبض جیسی ام الامراض کے نتیجہ میں گرفتار ہوتے ہیں - بلکہ اس کا ہاتھ تو اس قدر دراز و خوفناک ہے کہ وہ انسان کو غلامی کی کڑی زنجیر سے جکالتا ہے یوں تو انسان بظاہر زنجیر کی کھکھڑاہٹ ہی شکر سرباؤں رکھ کر بھاگ جاتا ہے - مگر شاید وہ نہیں سمجھتا کہ یہاں سے تنبا کو نوش اس زنجیر کے دائمی قیدی اور اس کے حلقہ گوش غلام ہیں - چونہ تو اس کے بغیر دفتر جاسکتے ہیں اور نہ ہی کچھ کھڑے ہو سکتے ہیں - سوئے ہوں یا جاگتے - بستر پر ہوں یا گاڑی میں ہر وقت اس کے بن دامن غلام ہیں - کھانا کھانے بیٹھیں

یا رخ حاجت کو جائیں - اس عادت کی زنجیر کو کسی صورت سے بھی اتار پھینکنے کی بھی طاقت نہیں رکھتے - امراء کے گھروں میں تو قیس تیس روپے سے لیکر سینکڑوں روپے ماہوار تک تنبا کو پر صرف کر دیتے جاتے ہیں - اگر وہ لوگ اپنے تنبا کو کا بیج ہی قومی درس گاہوں اور فراغ عام کے کاموں پر صرف کیا کریں - تو کامیابی اور اصلی راحت کا منظر جلدی ہی اہل ہند کی آنکھوں کے سامنے چمکتا ہوا نظر آنے لگے اور وہ متنازع و مذہب قوموں کے پہلو میں کھڑے ہونے کی عزت حاصل کریں - حقہ پینے کی وجہ سے نصف سے زیادہ آتشزدگی کی دار و دامن ہوتی ہیں - بالکل صحیح ہے کہ تنبا کو کی چھوٹی مگر دراصل خوفناک چنگاری سے بارہا بہت سی قیمتی جانیں اٹھ رہی ہیں - بے شک عمارت جگر قودہ خاک ہو گئیں -

مضر رسم و رواج کو دور کرنے والے لیڈروں اور قومی بچکاروں کو اس طرف فری قہم مذہد دل کرنی چاہیئے کم از کم ملک کی آئندہ نسلوں اور ان ذہن ازان کو قصہ صبا اس سے محفوظ رکھنے کی کوشش کی جائے من سے ہندو کی امیدیں وابستہ ہیں - قوم کے چھوٹے چھوٹے بچے ابھی سے اس کی دست برد اور خوفناک جھپٹ میں اگر تباہی کے گڑھے میں نہ کہے بل گئے کوہن ان کو بچانے کے لئے سرگرمی سے سعی لازم ہے - چنانچہ صاحب ڈاکٹر سر شریہ تعلیم ممالک متحدہ اگر وہ ۱۰۰ روپے سال ہی میں مدارس میں لوگوں کی سگرت نوشی کے خلاف سرکل نافذ کیا ہے اور پنجاب کے مدارس کے مستحق بھی غالباً ایسا ہی حکم پہلے سے صادر ہو چکا ہے -

آخر میں تنبا کو کھانے - پینے اور سوکھنے والے اصحابے اہل کرنا ہون کہ وہ نے مقدور ان عادتوں کو ترک کرنے کی کوشش کریں اور خاص طور پر اپنے بچوں کی نگرانی فرمادیں اور ہر شے ان کو تنبیہ کرتے ہیں کہ وہ اس خفاک اور مضر صحت عادت میں مبتلا نہ ہونے پادین - (وقت)

سیدرز

۶ - دسمبر ۱۹۱۱ء

میان عبدالرشید صاحب ۱۱ جگر شیخ عبدالرحیم و محمد امین صاحب ۲۰ لاء
ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب حاجی امیر الدین صاحب ۶ لاء
غلام محی الدین صاحب ۲ لاء فتح رحمت اللہ صاحب ۹ لاء
خانصاحب غلام حیدر خان ۳۱ لاء مولوی محمد فضل اللہ صاحب ۱۹ لاء
خادم علی صاحب ۲۱۵ لاء مرزا سلطان احمد صاحب ۶۰ لاء

اڈیوریل

اٹلی کی منافقت

ٹریبونل کے جنگ میں یسوعی اٹلی نے عیسائیت سے کام لیا ہے۔ ایک طرف تو پاپائے عظیم کی تسبیح جھنڈے والے جاز میں لٹکاتی ہے۔ اور دوسری طرف بڑے بڑے کو خط لکھا ہے کہ صلیب کا جھنڈا اطرابلس میں گاڑ دیا گیا۔ دوسری طرف عربی زبان میں جھوٹے رسالے چھپوا کر ساتھ لے گئے اور انہیں طرابلس میں شائع کیا ہے کہ ہم اہل اسلام کے مذہب کے ساتھ کوئی سروکار نہ رکھیں گے عام مذہبی آزادی ہوگی اور شریعت پر فیصلہ کرنے والی عدالتیں قائم کی جائیں گی۔ ہر چیز ہم اس امر کے قابل نہیں کہ طرابلس کا جنگ کوئی مذہبی جنگ یا بنیاد کو کھلا سکتا ہے۔ مگر اس میں شک نہیں کہ اٹلی والوں نے جو کارروائی کی ہے۔ اس سے انہوں نے اس کو ایک مذہبی رنگ دینے کی کوشش کی ہے تاکہ عیسائی دنیا ان کے ساتھ ہمدردی کرے۔ اور وہ پوپ جس کے پرلنے اختیارات چھین کر شاہ اٹلی تخت نشین ہے۔ وہ بھی اٹلی والوں کا اس معاملہ میں یا رنگسار اور دعا گو بناتا ہے +

علماء دربار شاہی کو جائیں

لاہور کے نواب تالپاش صاحب بالآخر نے ایک تجویز پیش کی ہے کہ علماء اسلام بھی دربار میں شاہی باریابی کے حصول کے واسطے ایک درخواست دیں۔ قیصر کی زیارت کا فخر علماء کو ہو۔ تو ممکن ہے کہ اس سے نیک نتائج پیدا ہوں۔ بعض اخبار نویسوں نے اس کی مخالفت کی ہے اور وہ کہتے ہیں کہ یہ علماء کی شان کے خلاف ہے مگر ہمارے خیال میں اس زمانہ کے علماء کی شان کے کچھ بھی خلاف نہیں ہے کہ وہ کوئی ایسی درخواست کریں۔ باقی رہی یہ بات کہ اس سے علماء کی کچھ اصلاح ہو جائے گی۔ سو اصلاح کے اگر یہ سنے ہیں کہ وہ دنیا کے بڑے لوگوں میں شمار ہوں گے۔ لیکن تب تو منصف حاصل ہو اور اگر اصلاح کے یہ سنے ہیں کہ علماء حقیقی معنوں میں علماء بن جائیں تو یہ اصلاح علماء کے اپنے ہاتھ میں ہے۔ ایسی اصلاح گوشہ نشینی سے حاصل ہوگی۔ نہ کہ دربار نشینی سے۔ لیکن ایسے علماء اب کہاں ہیں جو یہ کہہ سکیں +

سخن نزوم مراں از شہر یار سے کہ ہستم بر دورے امیدوار سے

کچھ حرج نہیں

ہمارے دوست محمد خان بچا شکی ہیں کہ بعض اخباروں والے بدر کے مضامین کو اپنے اخبارات میں نقل کرتے ہیں۔ مگر ان میں سے ایسے الفاظ نکال دیتے ہیں جنہیں حضرت مسیح موعود یا حضرت خلیفۃ المسیح کا نام ہو یا سلسلہ احمدیہ کی طرف کوئی اشارہ ہو۔ اس پر ہمارے دوست نے ایک پرائیکٹ لکھ کر بھیجا ہے کہ ہم بدر میں شائع کر دیں۔ اور ایسے بعض اخبارات کے نام بھی لکھے ہیں۔ ہمارے دوست کا فرمانا سچ ہے۔ مگر دنیا دار جسے اپنی اخبار کی اشاعت مقصد اول ہے۔ وہ ایسا نہ کرے تو اور کیا کرے سنت اللہ کے مطابق ایک ہنوز سلسلہ تحفہ منتشر ہے۔ اور مسیح موعود کے نام سے وہ بھاگتی ہے۔ حضرت فوج نے حضور باری تعالیٰ میں شکوہ کیا تھا۔ کہ لے کر دھیر دعائی کا فلاں۔ وہاں تو بلانے سے بھاگتے تھے۔ گلاب کے لوگ ایسے ہیں کہ وہ خدا کے برگزیدہ کے نام سے بھی بھاگتے ہیں۔ حضرت صاحب کے اشعار سننا۔ لطیف عبارتیں ان کے سامنے پڑھو تو حالت وجد میں آجاتے ہیں۔ مگر جب حضرت کا نام تو ان کے کان کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اخباروں والے جانتے ہیں کہ یہ مضمون لطیف ہے اور پرتاثر ہے۔ اس واسطے اسے نقل کر دیتے ہیں۔ مگر سلسلہ کے ذکر کے الفاظ ڈرتے ہیں۔ ہم بھی خاموش ہیں۔ کیونکہ ہمارا مطلب ہے کہ نیک باتیں لوگوں تک پہنچ جائیں۔ پوری نہیں تو ادھوری ہی رہی۔ اس میں بھی ہمارے ثواب کا حصہ ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ میں تو ان اخبار نویسوں کا بھی مشکور ہوں۔ جو باوجود اس تغیر و تبدل کے کم از کم اخیر میں لفظ "بدر" تو لکھ ہی دیتے ہیں۔ توفیق ان کی یاد رہو اور ان کی اخلاقی جرأت اور ترقی کرے۔ جو کچھ وہ کرتے ہیں۔ اس میں ہمارے لئے کوئی رنج اور شکایت نہیں ہے۔ وہ لوگ احمدی نہیں ہیں۔ اور پھر احمدیوں میں سے بھی ہمارے کرم دوست ڈاکٹر فرید یعقوب بیگ صاحب کی طرح ایک پرجوش اور غیور احمدی۔ جنہوں نے ایک دفعہ ایک شہر کے معززین کے سامنے جو ایک لطیف تقریر کی۔ تو ان صاحبان نے ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں عرض کی کہ آپ ایسی تقریریں پھر بھی نہیں سنایا کریں لیکن مرزا صاحب کا درمیان میں ذکر نہ ہو۔ ڈاکٹر صاحب نے کس مومنانہ اخلاقی جرأت کے ساتھ جواب دیا کہ

یہ بے ایمانوں کا کام ہے کہ جس سے انسان فائدہ اٹھائے اس کا ذکر نہ کرے یہ بالکل حق ہے۔ آجکل کے اخبار نویس اگر دوسرے اخبار سے ایک سطر بھی نقل کریں اور اخبار کا حوالہ نہ دیں تو وہ شاکر ہوتا ہے +

لیکن ہماری رائے میں تو ڈاکٹر صاحب ان خواہش مندوں کی خاطر حضرت کے ذکر کے بغیر بھی چند تقریریں کر دیتے تو کوئی حرج کی بات نہ تھی۔ ڈاکٹر مرزا صاحب کی شکل ان کے سامنے کھڑی ہوتی۔ تو حضرت مرزا صاحب کی شکل خود خود ان کے سامنے آجاتی رہتی رہتی کے لوگوں کو ہر فوٹی کے تیل سے نفرت ہے تو ہمارے لائق ڈاکٹر ان کے لئے سطر اہل کا نسخہ لکھ دیتے۔ مگر ڈاکٹر صاحب کی غیر طبیعت کو یہ کیسے برداشت تھی۔ لیکن ہر کہ ایک احمدی حالات وقتی کے لحاظ سے ایک ایسی تقریر کرے جس میں مرزا صاحب کا ذکر نہ آئے لیکن ایسا اقرار نہ کر لکھ دینا عاشقان یار سے ناممکن۔

من نہ آئم کہ ترک او گویم جان من بہت یارم برویم

غرض سب لوگ یکساں نہیں۔ اور غیر احمدی احباب کو اس معاملہ میں ان کے حال پر چھوڑنا چاہیے۔ اس بارے میں کوئی جھگڑا کرنے کی ضرورت نہیں وہ جاہل اخیر میں بدر کا لفظ بھی نہ لکھیں۔ ہم شہرت کے خواہاں نہیں۔

اور ہمارا اجر خدا کے پاس ہے +

مذکورہ بالا دوست عمل مصطفیٰ کی تعریف میں ایک مراسلت بھیجتے ہیں لیکن اس کے چھاپنے سے کیا نکلے گا جبکہ عمل مصطفیٰ کسی خریدار کو ہزار تلاش کے بعد بھی نہیں ملتا۔ وہ کبھی جس نے عمل طیار کیا تھا اس فکر میں ہے کہ اس عمل کو جب تک زیادہ فی نکر لے۔ اب پبلک کے سامنے پیش نہ کرے نہ کسی اور کو کرنے دے۔ اور خود وہ اپنے روزانہ و شبانہ عمل فکر کے فکر میں ایسی مستغرق ہے۔ کہ اس عمل کی صفائی کا وقت ہی نہیں آتا۔ خدا اسے توفیق بخشے کہ وہ ہمارا اس دینی خدمت کو پورا کر سکے +

سفر میل میں عورتوں کو شکلات

جب زمانہ ترقی کرتا رہے۔ شرارتوں کو روکنے کے لئے قانون بنائے جاتے ہیں تو شرابی شرارت کے واسطے ایک نئی راہ نکال لیتا ہے ابتدا سے آدم اور شیطان کی جنگ چلی آتی ہے۔ ہمارے عیسائی ہریان تو کہتے ہیں کہ یسوع نے شیطان کا سر کھل دیا ہے۔ مگر جب وہ سر جھٹا کر اور موزی مسیحی دنیا میں سے اٹھا اور کسین گمانی بہنیں دیتا۔ پورے نسلے میں بھوکا کسنا شکل تھا۔ قدم قدم ڈاکوؤں کا خوف ہوتا تھا۔ خدا خدا کر کے ریل بنی ان صوبوں سے آدمی پکا تو ریل میں ڈاکے پڑنے شروع ہوئے ہیں اور بچاری عورتوں پر حملے ہوتے ہیں جن کی گھڑی مردوں کو عیسویہ قوس واسطے کھچی گئی ہے۔ کہ وہ آرام میں رہیں اور یہی آرام کی صورت دکھ کی صورت گئی۔ ڈاکو زین جب ریل اسٹیشن پر سے نکلتی ہے۔ رات کی سیاہی کے پردہ میں مردوں کی گھڑی کے ساتھ باڈن پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جب ریل تیز ہوئی جھٹ اندھ گھس گئے۔ اب غریب کس بے بس عورت کا جمع ہے اور تورا تھ میں لے ڈاکو کھڑا ہے کیا خوفناک نظارہ ہے۔ جان کا خوف ڈاکو سب کا زور تڑا لیا۔ اور چلتی ریل سے آکر بھاگ گئے اور جنگل میں پہنان ہو گئے۔ ریل کی ہر گھڑی میں ایلام کا زنجیر جاتا ہے مگر وہی عورتوں کی جانتا کسی کو کیا خبر کہ اس سے کوئی فائدہ اٹھاسکتے ہیں اور اگر خبر بھی ہو تو ڈاکو کے خوف سے ہاتھ اوپر اٹھنا مشکل۔ سب بھی ہونی بیٹھی رہتی ہیں آئے ان اس قسم کی وارداتوں کی خبریں سنئی جاتی ہیں۔ اب زمانہ واقعہ علاقہ سندھ میں ہوا ہے جہاں بھی عورتیں اسی طرح خزاؤں نے لوٹی ہیں۔ حکمیریل کو چاہیے کہ اس کے واسطے مناسب انتظام سوچے۔

لاڈ کرزن ایران

لاڈ کرزن نے صدرارت فرمائی۔ وزیر ایران۔ لاڈ کرزن نے شیر امیر علی اور اینگو پرتین معززین کی ایک کثیر جماعت نے اس میں شمولیت فرمائی

لاڈ کرزن نے شاہ ایران کا جام محبت تجویز کیا۔ وزیر ایران نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ سوسائٹی کا مقصد انجمن اور ایران کے درمیان ہمدردانہ تعلقات کو وسعت دینا ہے۔ مشاعرے علی نے ہافون کا جام محبت تجویز کیا کہ تمام مسلمانان عموماً اہل مسلمان ہمدرد محبت سے ایران کے معاملات میں دلچسپی لیتے ہیں۔ اور اسلئے بھائی اعظم اسکے امید ہے۔ کہ وہ ایران میں نئی جان دلنے کی کوششوں کو دو بالا کر دیں گے۔ لاڈ کرزن نے جواب دیتے

ہوئے ایران کی سابقہ عظمت کی بیان کیا اور کہا کہ ایران میں اب بھی ایسے عصر موجود ہیں۔ جو اس کی سابقہ شان و شوکت کو واپس لا سکتے ہیں اس نے اس قومی سرپرست کی طافت کا ذکر کیا جو خود مختاری کے احساس کی صورت میں نوادار چری ہے چون کہ اہل ایران نے سنے سنے عمدہ کو خوشی سے قبول کر لیا ہے اسلئے ہمارا فرض ہے کہ جہاں تک ہو سکے انہی حوصلہ افزائی کریں۔ گورنمنٹ ایران کی موجودہ مشکلات کا بخوبی ہمیں احساس ہے۔ روئیوں کے متعلق انہوں نے ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مدی مدبران نے غائباً جا ہوا احساس سے بڑھ کر کام کیا، لیکن دہل کی فوجی کسی کی طرح بھی دانشمندانہ بہنیں ہے۔ یہ ایران کا کام ہے کہ وہ اپنے بچاؤ کے طریقے تجویز کر لے ایران کی پہلی شرط اعتماد اور سکون ہے ایران کی مالی حالت کی تجدید کی کوششوں کو میں اسلئے نہایت شوق سے دیکھتا رہا۔ اگر لوگوں کو یہ خیال ہے کہ انجمن ایران کے برخلاف ہے۔ ہر انگشتیں یہ چاہتا تھا کہ نظام مملکت باقی حد طریقہ سے ہو اور وہ ان کی اپنی گورنمنٹ خوب طاقتور ہو۔ دنیا کے مسلمان ملک قوانین اقوام پر پوری رکتے ہیں۔ اور ان کے ساتھ عمدہ و پیمان قائم رکھا جائے نہایت ضروری ہے۔ جب انہیں اپنی جانتے متعلق خیال ہوا ہے تو ہمارا فرض ہو کہ ہم اس کی مدد کریں۔ مسلمانوں کی دفا داری اور قناعت ہماری حکومت ہند کے نزدیک بہت تین سوہا اور سلطان کو چاہیے کہ وہ یقین رکھے کہ انگلیس زمین ان کے سب سے دوست موجود ہیں جو ان کے لئے اشیاء اور کوشش کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں جن کے ساتھ انہیں ہمدردی ہوتی ہے

کیا حیدر آباد کے وزیر اعظم مسلمان ہیں

آجکل اخبارات میں یہ خبر گردش ہو رہی ہے۔ کہ مہاراجہ سر کٹن پرتا دھور پر عظم حیدر آباد کو نے حضور نظام کے ساتھ ناز حیدر آباد کی اور یہ کہ اپنے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں النقیۃ اشعار فرماؤ ہیں اور اپنی ذاتی کی شادی حیدر آباد کو دن کے ایک بجے کر دی ہے۔ اس خبر پر اگر کثرت خیالات قائم ہو رہے ہیں اور زیادہ تر تعجب ہندو اخبارات کو ہو رہا ہے کہ یہ کیا منہ ہے اگرچہ ان تک ہمارا خیال ہے اگر یہ خبر صحیح ہے۔ تو اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ مہاراجہ بہادر کو جو قدیمی گہرا تعلق ریاست حیدر آباد سے ہے۔ وہ کوئی پوشیدہ راز نہیں ہے اس خبر سے پہلے جبکہ غریب یکم صاحب سے انہوں نے نکاح کیا تھا اس وقت یہ یہیہ لینا چاہیے تھا۔ کہ کسی مسلمان

عورت کا تعلق ایک ہندو سے کیونکر ہو سکتا ہے۔ اگر ہماری یاد غلطی نہیں کرتی تو اس وقت اکثر ہندو اخبارات کے چہرہ پر سکراہٹ پائی جاتی تھی اور اکثر یہ بھی کہتے تھے تھا کہ ناہنشاہ اور کہ جرات ہے۔ خیر۔ ایسے خوش خیم حضرات کو اسی وقت پر غور کر لینا لازم تھا تو آج ان کو یہ وقت اور پریشانی نہ ہوتی۔ رہا کہ بقول آئینہ مہادیہ بہادر اس کا اعلان کیوں نہیں کرتے۔ کیا وہ مسلمان بڑا اس کے لئے لوگوں کو یہ سمجھا دیا کہ ہر گز کج رجحانی پالیسی سارے ہندوستان میں پھیل رہی ہے اور مذہبی قیود کی زنجیریں ٹوٹی جاتی ہیں اس سے حیدر آباد کی سرزمین میں بھی غالی نہیں ہے سیکرڈن کیا ہزاروں سالین ہم کہ حیدر آباد سے باہر انگریزی راج بن دکھائی دیتی ہیں۔ سرکین السلطنت مہاراجہ کا مذہب جو کچھ ہو وہ خود کو موند کہتے ہیں۔ باقی امور جاننے واسطے جانتے ہیں۔ (دوین)

سیداد

مورخہ ۱۴۔ نومبر ۱۹۱۱ء
ابو محمد نصر اللہ خان صاحب ۱۹۷۲ء چودھری دولت خان صاحب ۱۹۶۲ء
بابر محمد ایوب صاحب ۲۳۲۷ء
مورخہ ۱۵۔ نومبر ۱۹۱۱ء
منشی فضل احمد صاحب بیٹا شہر منشی محمد امجد علی صاحب ۲۸۳۰ء
ملک عطاء محمد صاحب ۲۸۳۱ء بابو غلام حسین صاحب ۲۸۵۵ء
حافظ عبد المجید صاحب ۲۸۵۸ء چودھری حاکم علی صاحب ۹۸ء
عبد الکرم صاحب ۱۱۳۲ء ملک مولانا صاحب ۲۰۷۷ء
سیان خدا بخش صاحب ۵۹۰۹ء میان غلام مسلم صاحب ۹۲۷۷ء
امیر احمد صاحب تاج کتب اول پبلیش
مورخہ ۱۶۔ نومبر ۱۹۱۱ء
صاحب شان بڑیا صاحب ۲۸۳۲ء منشی محمد حسین صاحب ۱۹۰۹ء
خواجہ کمال الدین صاحب ۱۰۰۷ء بابو محمد علی صاحب ۲۰۲۹ء
منشی عبد العظیم صاحب ۶۰۲۰ء
مورخہ ۱۷۔ نومبر ۱۹۱۱ء
سید جات علی شاہ صاحب ۱۹۰۹ء منشی محمد امجد علی صاحب ۲۸۳۳ء
منشی قدرت اللہ صاحب ۷۱۸ء منشی ولی محمد صاحب ۷۶۹ء
مولوی غلام مرتضیٰ صاحب ۱۳۵۰ء میان غلام امام صاحب ۱۳۵۵ء
چودھری عنایت صاحب ۱۸۸۰ء ڈاکٹر محمد شمس صاحب ۲۱۲۰ء
ایچ۔ ای۔ منصور صاحب ۲۸۳۳ء

جنگ اہل کستعلق

عربی - ترکی اور فارسی اخبارات کا ترجمہ

(منقول از روزنامہ میراخبار)

یورپین اخبارات کو پڑھنے والے جانتے ہیں کہ اس جنگ نے یورپ بھر کی تجارت پر جو بڑا گرانا شروع کیا ہے اس سے یورپ کی اقتصاد دنی پو کھلا گئی ہے۔ ترکی نے آبنائے باب المندوب تک ساحل کی روشنیاں بھجادی ہیں۔ اسی طرح اٹلی نے تمام اپنی ساحلی روشنیاں بھجادی ہیں جس سے تمام آئے جانے والی تجارتی کشتیاں گہٹا ٹوپ اندھیروں میں ٹھوکر بن کھاتی پھرتی ہیں جبکہ ہر گوشہ سے اس کی کشتیاں آ رہی ہیں یہ بھی واضح رہے کہ ترکی نے تمام جزائر اور غلجہ جات کی برآمد فائنا ممنوع قرار دی ہے اور اس پر خصوصاً ان ایام میں بڑی شرت سے عمل کیا جا رہا ہے جس کا اثر یہ ہوا ہے کہ ادھر روس چلا رہا ہے اور ادھر کوئی اور سلطنت سرپٹ رہی ہے۔ علاوہ ازیں کینیڈا کے حصص کی قیمت گئی جارہی ہے۔ اور یورپ کے مالی حلقوں میں ماتم برپا ہے۔

ہم تسلیم کرتے ہیں کہ ان مصائب میں سے ترکی کو بھی حصہ ملیگا۔ مگر اس کو کم۔ اور باقی دول یورپ کو بہت زیادہ ہم دیکھتے ہیں کہ یورپین سرمایہ دار جنھوں نے بلاد مشرق میں مین کرداروں اربوں پوند کی بازیابی لگا رکھی ہیں۔ ان کے دل اضطراب و تردد سے مین اچھل رہے ہیں۔ اور وہ ہیں جنگ کے محو کن کو مار رہے ہیں۔ بحری خطرات کے لحاظ سے جہازات کی بیم کمپنیوں نے بیس کی رقم بہت بڑا دی ہے اسی طرح جہازات کے کارپن میں نیگیں اضافہ ہو گیا ہے تاجروں نے اموال کی قیمت دگنی گئی کر دی ہے اور جنگ کے ایام تک یہی حالت رہے گی جن سلطنتوں نے بیج بچاؤ کرنے سے انکار کیا ہے انشا۔ اللہ زیادہ نقصان اہنیں کو اٹھانا ہو گا اور یقین ہے کہ اب وہ اپنے انکار پر دست ناست لیتی ہوگی اور خدا انھیں استیلاغان میں فساد ہو گیا۔ تو تمام دول کو حد رعایت معلوم ہو جاوے گی۔

یورپین اخبارات کا اعتراف - ترکان شہامت نشانے بنی غازی کے سرکر میں جول کھولکر دادم دانی دی ہے سابر یورپین اخبارات ہی اسنت دم جاکے نعرے لگا رہے ہیں خباطان کھٹکا ہے کہ بنی غازی کے سرکر میں اٹلی والوں نے ترکوں سے وہ مار کھائی جو آغاز سرکر سے لیکر شہر ترین تھی۔ اور ہمارا خیال ہے کہ وہ ماک سلطنت اس سے بدتر اس ہوگی ہوگی اٹلی والوں کے نقصانات کی صحیح تعداد اہنیں بتائی گئی۔ مگر بیات

یقینی ہے کہ یہ نقصانات معمول سے کہیں زیادہ ہیں۔ کیونکہ ترکان اور عربوں نے بڑی تیزی اور شجاعت سے مقابلہ کیا تھا۔

خود اٹلی کا اخبار کوریو ایوی طالیہ کہتا ہے۔ کہ اس میں کچھ شک نہیں کہ بنی غازی کے سرکر میں ہمارا وہ نقصان ہوا ہے کہ روز آتا ہے مگر قوم کو پریشان نہ ہونا چاہیے کیونکہ فوجات جان کی قربانی دینے کے بعد حاصل ہوا کرتی ہیں۔

اخبار جنرل دی طالیہ کہتا ہے۔ اٹالین فوج بڑی شکل میں آجینتی ہے ایک طرف سندر ہے۔ دوسری طرف دشمن کی آگ برس رہی ہے۔ اٹالین قوم کو معلوم ہونا چاہیے کہ اٹالین خون اچھل پڑی فیاضی سے طرابلس کی اراضی کو سیراب کر رہا ہے۔

اٹالین نسل کا فساد و خون - اچھل نصف گورنٹ اٹلی ہی فتوحات کے سودے خام میں مبتلا ہو گئی ہے۔ بلکہ اٹلی کے سرکردہ کے سر پر خواہ دنیا کے کسی حصے میں ہو فساد و جہالت کا جو ت سوار ہو رہا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اٹالین نسل ہی کا خون فساد ہو گیا ہے۔

مصر کا واقعہ ہے کہ ایک اٹالین نے محکمہ ریلوے سے پتھر توڑنے کا آلہ کرایہ برلین کام ہو چکنے کے بعد محکمہ نے آلہ مذکور کا مطالبہ کیا تو اس نے دینے سے انکار کر دیا۔ عدالت میں جا رہی تھی کہ گئی۔ فیصلہ ہوا کہ آلہ مذکور محکمہ ریلوے کو دیا جاوے جب پولیس کے سپاہی آلہ مذکور اس سے لینے کے لئے گئے تو اس نے اس کے حوالہ کرنے سے صاف انکار کر دیا اور اٹالین جھنڈی لٹا کر اس آلہ پر گڑی جس سے مطلب یہ تھا کہ اسکو جھینڈا گورنٹ اٹلی کی ہنسک بھجا جائیگا۔ سپاہیوں نے کچھ پروانگی جھنڈی لٹا کر جھینڈی اور آلہ اٹھا کر لے گئے اٹالین حکمدار نے اس شخص کی حاکت پر غصہ کیا ہو کہ زندہ کی کونسلہ آریا کر دے گا تو سزا پاؤ گے۔

الموید کا خاص تار - مقام ایک اونٹنی ۱۲۔ اکتوبر صبح کے آدھے مصر ہو چکا۔ الموید مصر۔ کل کی خبروں کی تائید آج اس خبر کو بتاتی ہے کہ شہر طرابلس ایک بہت ہی خوفناک و خوفناک جنگ کے بعد جو طرح اس فساد کا خاکہ کر دینے والی تھی پیرا پس کر لیا گیا اس بہت ناک سرکر میں چار پانچ سو اٹالین مقتول ہو چکا ہوئے اب شہر کے سارے راستے مقتولوں اور انسانی اعضا سے بھرے پڑے ہیں جب آبادی کو اپنے گھر سے نکال دیا گیا ہو چکا ہو گا۔ تو جو ردا امن کا جھنڈا چاڑھا کہ اس کے خاں ہوئے۔ اور بلا کسی مشطہ کے اپنے آپ کو ہمارے حاکم کر دیا فیڈون کا عدد ۹۰۰۰ ہے۔ غنیمت میں ۱۰۰ کو بی نوین اور

۱۰۰ سرباز نوین اور ۱۵۰۰ بارو کے صندوق اور ۱۰۰۰۰ منہ ترک اور عرب ہماروں کے ہتھیار ہیں ایک ایک تحقیق نہیں کہ اٹالین سپہ سالار میدان جنگ مارا گیا یا قیدیوں میں موجود ہے اب یقین ہو گیا کہ دشمنوں کی تجوی برپا دی ہوگی۔

بیان کیا گیا ہے کہ اٹل اٹالین کے فوج معینہ سیدی کی کمک کے لئے قوتیقا اور سیدل فوج کے لوگ بچنے میں باو۔ کچھ روشنیوں کے گولے بھی دان پونچے جن کے ذریعے غنیمت کی فوج کا پتہ معلوم ہو لیکن غنیمت کے کل سپہ کو بھجوا دیا۔

ترکیلی میں موسلا دار مین برس رہا ہے۔ تارنگی منظم آتا دسے اپنے اخبار کو کہتا ہے کہ اگر محمد پاشا حسنی جزائری خلف المیر عبد الغادر مرحوم الجارٹری نے باوجود کہ سلطان الغنم سے درخواست کی ہے کہ کبھی طرابلس الغرب جاتا اور اٹالوی فوجوں سے معرکہ آرا ہونے کی اجازت دی جاوے میرا اب فرانس میں سلطنت کے ساتھ میں برس برابر رہا ہے میں انشا۔ اللہ قلعے اٹلی سے مین سال برابر لائی جاری رکھ سکونچا اور ایک آدمی اب عالی سے ملک کے لئے نہیں مانگو گا خود میرے اور میرے باپ کے طرفدار قبل جن کی ابھی افریقہ میں کچھ کی نہیں ہے اسی سال جنگ کو قائم رکھنے کے لئے کافی ہوگی۔

البدیع مطبوعہ ۳۴ ذیقعدہ میں لکھا ہے کہ اٹالین سپہ سالار نے دو جنگی کشتیاں درندگی طوط ردائیں اور دو کشتیاں کا دو اور اٹالین کشتیوں کے ساتھ تصادم ہو گیا۔ جو اس سے پہلے اٹالین ٹیرو میں سے اس مقام پر بھیجی گئی تھیں اور چاروں کشتیاں غرق ہو گئیں۔

اخبار الموید کا دیکس اسکندریہ تارو تار ہے کہ یہاں ایک شخص آج کے روز مصری سرحد سے آئے ہیں وہ بیان کرتا ہے کہ اٹالین کو پہلے آمد کے وقت طرابلس کے ایک عرب شیخ البری یا سنی نامی نے جو یہاں کے قبیلہ الحوائی کا سردار ہے۔ مقام ترک میں اٹالین کی بڑی آؤ جھگٹ کی اور کہا کہ ہم آپ لوگوں کی آمد سے بڑے خوش ہونے میں اس چالوسی پر اٹالوی دھوکہ کھا گئے۔ اور جنگی جہازوں سے آؤ کر ساحل پر قدم رکھے یہاں کے عربوں نے سرسبز شاداب اراضی دکھانے کے لئے انہیں صحرائے لا پنیجا یہاں پہلے ہی سے شخص حبیب قبیلہ اور ایک دوسرا قبیلہ جس کا نام الشہر ہے۔ مقامات دفنہ اور عین غزالہ میں ناک لگا یا ہوا تھا جب اٹالین وہ دونوں مقامات کے چون بیج آگئے تو عرب اپنے آپ کو کہیں گاہرین سے نکل پڑے اور ان کا کام تمام کر لے لے جس سے بہت کم اٹالین بھاگ کر ٹیڑے میں اپنی جان بچا کر لے شایہ عرب ہی ہوں جنکو دیکھ کر اٹالوی خوش ہو کر کھارستے تھے کہ انہیں

اٹالین کو قتل کیا گیا ہے (مترجم)

طاعون

طاعون ہندوستان میں اس قدر زور پکڑے ہوئے ہے جو شفا ہی نہیں ہے۔ ڈاکٹری تحقیقات اور یورپانی تحقیقات سے مرض ثابت ہے۔ لیکن شرعی تحقیقات سے عذاب الہی ثابت ہوتا ہے۔ اگرچہ عذاب الہی ہے لیکن صورت مرض میں ہے۔ اس لئے ڈاکٹری اور یورپانی تحقیقات کو غلط نہیں کہا جاسکتا ہے۔ مطلقاً اس کا تو علاج بغیر حکم الہی اثر پذیر نہیں ہوتا ہے جب کہ حدیث سے عذاب الہی ثابت ہے تو عذاب الہی کا دفع کرنا دوائی سے کیونکر ممکن کہا جاسکتا ہے۔ استغفار اور ذکر انہی سے عذاب کا دور کرنا خوب اور بہت خوب ہے۔ اور حقیقت میں اگر علاج اثر پذیر ہے تو یہی علاج ہے۔ طاعون کا وہ دھرم کاری۔ زنا کاری وغیرہ ہے تو بجز توبہ اور ذکر الہی کے کونسا علاج ہو سکتا ہے۔ دوسرے لوگ کسی طرح علاج کریں۔ اہل اسلام حضرات کو یہ شیوہ رکھنا خلاف دین و ایمان ہے۔ جڑی بوٹی سے بھی علاج کرنے کو سن نہیں کیا جاتا ہے۔ لیکن جڑی بوٹی کو جب تک دہندہ مثل ذات الہی کے سمجھا جاتا ہے تو اس حکم کا علاج کھڑا اور ترسہ ہوتا ہے جو چیز عالم میں ہے وہ محکوم احکم الحاکمین کی ہے۔ جڑی بوٹی بغیر حکم ربی کیونکر اپنا اثر خاص دکھا سکتی ہے۔ اور جبکہ طاعون کو عذاب الہی سمجھ لیا جائے تو پھر مثل دیگر امراض جڑی بوٹی سے علاج کرنا درست ہی نہیں ہو سکتا۔ اگر بعد توبہ اور ذکر الہی کے دل نہ ہو تو حکم خدا اور رسول کے ساتھ جڑی بوٹی کو کام میں لایا جائے تو مضائقہ نہیں ہے۔ اور اس صورت میں بھی اندر سے دعا کرنا چاہیے کہ وہ جڑی بوٹی میں اثر بخشنے جس کو دکھ درد دور ہو۔ اگر جڑی بوٹی ہی سے آرام ہو گیا تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ موت مل گئی۔ موت تو جبر ایک وقت مقررہ کے ہرگز نہیں آسکتی۔ بس آئے گی ہرگز نہ مل سکے گی۔ جب یہ ایمان ہو گیا ہے کہ جڑی بوٹی موت کو ٹال دینے والی ہے۔ تو ایمان اور دین کماں بنا ہر چند گناہوں کی کثرت ہو۔ خدا بخشنے والا ہے تو برکرا چاہئے وہ رحیم و کریم ہے۔ اور ایسا رحیم و کریم ہے جسکی مثال کسی سے نہیں دیجا سکتی ہے اور تو جسے اس کی رحمت کئی حصے زیادہ ہے۔ سر اس کا رحم ہے یہ جو کہا جاتا ہے کہ طاعون کی موت شہادت ہے تو شہادت

مسلمین کے لئے ہے جو تابع حکم خدا اور رسول کا ہو غیر مسلمان کے لئے شہادت نہیں ہے اس لئے کہ ناقہ بانی خدا اور رسول کی اس درجہ سے محروم کئی ہے جن کو شریاطین کی پابندی کے گناہ کئے جاتے ہیں۔ انہیں کے ہاتھ سے اللہ عذاب پہنچاتا ہے جسکی صورت طاعون کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔ جو مسلمان طاعون کی جگہ سے بھاگ کر نہیں جاتا ہے وہ خدا اور رسول کے حکم پر قائم رہتا ہے اور شریاطین وغیرہ سے لڑا کرتا ہے۔ توبہ اور ذکر الہی اس کو شریاطین وغیرہ کے شر سے بچائے رکھتا اور اس کو جان دینا پڑتی ہے تو شہادت کا درجہ حاصل ہوتا ہے اور زندگی رہتی ہے تو ایک غازی کی زندگی ہوتی ہے۔ جو ثواب لئے ہوئے ہے۔ مسلمانوں کو دیکھا جاتا ہے کہ اظہار طاعون کے وقت بجز دوا دارو کے توبہ اور ذکر الہی کی طرف مطلق خیال نہیں کرتے ہیں اور جو اچھے ہوئے ہیں وہ طاعون کی جگہ سے فرار ہو کر دوسری جگہ قیام کرتے ہیں اور موت تو وہ چیز ہے جس سے ان کو کہیں بھی نجات نہیں مل سکتی ہے لیکن ان کے خیال میں بصورت زندہ رہنے کے فرار ہو جانا موت سے نجات حاصل کرنا ہے۔ حالانکہ یہ خیال فاسد ہے۔ جس سے ایمان ہاتھ سے جاتا رہتا ہے بعض شرک و بدعت کی حالت میں بھی اس طاعون کو محفوظ رہتے ہیں۔ توبہ خداوند کریم کی قدرت ہے کہ وہ جس پر چاہے عذاب پہنچائے جس پر نہ چاہے نہ پہنچائے اس میں بشر کی عقل کا دخل نہیں ہے اپنی حکمت خدا ہی خوب جانتا ہے کوئی کام اس کا حکمت سے خالی نہیں ہے۔ ہندوستان میں جو اسلامی ریاستیں ہیں ان کو احکام خدا اور رسول کا پابند ہونا ضروری ہے۔ اور اس حالت میں کہ سلطنت انگریزی ان کو منع نہیں کرتی ہے تو پھر کونسی ایسی وجہ ہے جس سے ان کی مجبوری تصور کر لی جائے۔ سلطنت انگریزی نے جن احکام شرعی کو جیسے چوری کی سزا میں ہاتھ کاٹ دینا زنا کاری وغیرہ کی سزا میں جان سے مار ڈالنا دت نہیں رکھا ہے ان کی تفصیل مجبوری لئے ہوئے ہے اس کے علاوہ جن احکام شرعی کو روکا نہیں ہے انکی بجا آوری کیوں نہیں ہوتی ہے ٹیکا لگایا جانا اکثر علماء دین خلاف شرع خیال کرتے ہیں اور اسلامی ریاستیں

حفاظت طاعون کے لئے ٹیکا لگایا جانا منہا بھجک احکام جاری کر دیتی ہیں اپنا مذہب تصور کر دوسرے مذہب پر چلنا اسلامی ریاستوں کے حق میں اچھا نہیں ہے اسلام کو ضیعت کرنا کیا ہے بلکہ اپنے حق میں کانٹے بونا ہے اسلام تو قیامت تک رہیگا لیکن ایسی اسلامی ریاستیں اپنی سزا کو بھگتیں گی۔ اسلامی ریاستوں میں طاعون کا ظاہر ہونا حکم کھلا اسباب کا ثبوت ہے کہ ان میں زنا کاری وغیرہ انتہا کو پہنچی ہوئی ہے۔ اور ایمین و احکام اسلام کی بجا آوری میں خلل واقع ہو رہا ہے۔ اسلامی ریاستوں کو خواب غفلت سے جوقھٹا چاہیے اور ان کو حکم خدا اور رسول صلعم کے ملوث اپنا فرض منصبی ادا کرنا چاہیے۔

(اگر اخبار)

دربار دہلی میں آریہ سماج اخبار عام لادی ہے کہ آریہ سماج نے زمین خریدی تھی کہ وہاں اپنا خاص مکان تعمیر کیا جائے اور میراں آریہ سماج وغیرہ کو وہاں رہنے اور نظیر نے کا آرام ملے۔ زمین خریدنے پر بھی دربار کشی نے آریہ سماج کیپ بنانے کی اجازت نہیں دی۔ وجوہات یہ بتائی گئی ہیں کہ وہ حفاظت صحت اور دیگر صفائی وغیرہ کا خاطر خواہ انتظام نہ ہو سکے گا۔ آریہ پرتی نہی سمجھا پنجاب کا ایک جلسہ اس معاملہ پر مزید غور کرنے کے لئے ۲۵۔ ماہ حال کو موقع علیہ آریہ سماج لاہور میں کرینگے اور وجہ کرینگے اب کیا انتظام کرنا چاہیے۔

اس میں شبہ نہیں کہ وقت تنگ اور بالکل ناکافی ہے ہے لیکن بقول تہمت مرواں مدد خدا۔ اب بھی سب کچھ ہو سکتا ہے۔ اعلیٰ حکام کو اگر اس بات کا خاطر خواہ عقیدہ دلایا جاوے کہ دربار کیپ میں لیکچر بازی یا کوئی اور جلسہ وغیرہ نہ ہوگا۔ تو عجب نہیں۔ اب بھی آریہ سماج کو اپنے شن میں کامیابی ہو۔ بہر حال جو کچھ ہوگا ۲۵۔ نومبر کے جلسے میں معلوم ہو جاوے گا۔ دہلی کی رونق اور بہار اکبر چل دن بدن بروز بڑھ رہی ہے۔

آریہ سماج کے نام نے جو شہرت چل کی ہے اُسکے لحاظ سے مشکل ہے کہ گورنمنٹ آریہ کیپ بنانے کی اجازت دے۔

سیرتِ صالح موعود
شیخ تیمور ایمان صاحب کے فاضلہ ایک پورے اقتباس

ہم قادیان سے سیالکوٹ کی طرف آئے ہیں
آپ قتل الی اللہ تھے تو ایک شخص ہین گاڑی میں ملا۔
 پہلے تو ہم نے اس کی خاموشی اور اجنبیت کے سبب سے اس کے
 ساتھ گفتگو نہ کی مگر بعد میں وہ ہم میں سے ایک کا دانت بھل گیا
 اس نے بیان کیا کہ میں ان قدیم آدم میں مرزا صاحب کو ملا
 ہوں اور آپ کے پاس متعدد بار پانچ پانچ چہرہ چند دن ٹھہرا ہوا
 اس وقت میں نے دیکھا کہ آپ کی خدا رک جہنم لگے روئی کہ حق
 تہی اور آپ سارا دن تعریف میں گئے بہتے تھے۔ روئی لائے
 والی عورت اتنی ہی آپ دروازہ کھول دیتے اور وہ روئی رکھ کر
 چلی جاتی اور جب دیکھتی کہ کھایا کچھ بھی نہیں تو ان کے عجیب طرز
 پر ان کو کسی ہونی باہر نکل جاتی مگر آپ کہ یہ بھی معلوم نہ ہوتا کہ
 وہ اس پر اس شخص نے بیان کیا کہ مرزا صاحب کی
 وہ حالت تھی کہ اگر خدا ان سے بھی نہ بول تو ہم سمجھتے خدا سے ہی
 میں اس محنت سے بٹانے دے کر لے کر آئے اگر اس نے توجہ
 نہیں کی تو کس کے لئے کہ نہ اور عام لوگوں کا قاعدہ تو یہ ہے کہ
 ہر بہر میں ایک نوجوبی خدا کو توجہ سے نہیں بٹاتے پھر خدا ان
 سے کرم کرنے لگے۔

اس زمانے کی حالت پر محمد حسین باغوی کی شہادت یہی موجود ہے جو اس نے براہین احمدیہ پر نظر کرتے ہوئے اٹھایا تھا۔

ابو مولوی بوگون نے ان اسم میں
 ریخو کرنا حصہ دیا ہے حالانکہ

سارا قرآن شریف انہیں باقن کے ثبوت کے لئے آیا ہے اور جب تک کوئی شخص علم بصیرۃ ابن باقن کا دعویٰ نہ کرے گا تو لوگ کب جان سکتے ہیں اور پھر جب تک وہ عظیم الشان ثبوت کی پیشگوئیوں سے اپنے دعوے کو قوی نہ کرے یہ سابقین خیالی نظر آتی ہیں مرزا صاحب نے خود شاہدہ کے کہیں گواہی ہی کہ خدا سے ہم نے اس کی زندگی پر نظر کر کے جب دیکھا۔ تو وہ راست باز تھا۔ اس لئے ہم نے اس کی گواہی کو قبول کر لیا۔ ورنہ ہم کب ماننے والے ہوتے۔ لہٰذا لیکن الذین کفروا من اهل الکتاب دلا المشرکین منافقین حتیٰ تا یعم الہیۃ رسول من اللہ یتلو احصاء مطہرا۔ واصلی ان عقودن کے محل کرنے کے لئے ایک رسول کی ضرورت

تھی۔ پھر اس نے ہمارے لئے راہ کو ہلادی کہ اگرچہ اپن
قوم ہی خدا کا ردی ثبوت حاصل کر سکتے ہیں اور بہت سے
ایسے جو پیدا کرنے جو دنیا کے لئے خدا پر ایسے ہی
شاہد ہوں جیسا وہ خود ہئا۔ ان میں ایک میرا استاد ہی ہے
(حضرت مولوی نور الدین صاحب) جس کی زندگی کے حالات کا
میں خواب کا سال سے تجزیہ کر رہا ہوں۔ میں نے اُسے سچائی کا پکا
اور بے نظیر خادم پایا ہے۔ دنیا کا سچا خلیفہ خواہ اور ہمدرد
محمد رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا سچا عاشق قرآن کا
دلدادہ خدا کا رفیقہ میں نے اُسے دیکھا ہے۔ کوئی اسلامی
شاہد نہیں کوئی اسلامی اعتقاد نہیں جس کا عملی نمونہ اس میں
دیکھا اور میں نے دن رات جاگ کر اس کی زندگی کے ہر ایک
فعل پر نظر کی ہے۔ رات کو دن کو صبح کو شام کو میں نے
اُسے خدا کا ذکر معلوم کیا ہے۔ سکھ میں دکھ میں بیماری
اور صحت میں میں نے اُسے کبھی گہرا تے یا باؤس ہونے نہیں
دیکھا میں نے اُسے ایسی حالتوں میں بھی دیکھا ہے جہاں
کے لئے دنیا سر ہو جاتی ہے اور اگلا جہان نظر آنے لگتا
ہے مگر اس کی ہمت تھی کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ
پر ہو اگر دس دفعہ پڑھ لے۔ تو دس دفعہ ہی کہا ہے نہ اُسے
پہنچنی اولاد کا فکر نہ خود کو ترک نہ کی پورش کا غم۔ بیخیز آسمانوں
اور نابی عن النکر۔ میں وہی ایک شخص تجزیہ میں آیا ہے۔ اور
پہر ایسا بہادر خدا کے لئے اپنی صحت کی بھی کبھی پروا
نہیں کرنا۔ پھر اس کے گھر کے اس کی بیوی بچوں کے دلی
نیالات معلوم کئے ہیں قریب کے دل میں اس کی بڑی قیمت
ظ آتی اور ب اُس کی نیکی اور محبت اہل لام کے مقررین۔
بھی اسکے لئے مزا صاحب کی سچائی ایک بڑی دلیل ہے۔
دین ناپنے لئے خود ہی دلیل ہوں کیونکہ میں جانتا ہوں
میں نے بڑی نقیض اور غور اور چٹائی کے ساتھ مصروف
رزا صاحب کو مانا ہے۔

آپ کی وسیع انسانی ہمدردی جماعتوں کے
ساتھ ہی معلق نہیں رہتی تھی۔ بلکہ ہر
انسان کی ذات کے لئے ہی آپ کے دل میں جوش تھا
برے کے غریب سے غریب طالب علم کی بیماری پر ہی آپ کا
جوش ہمدردی مشاہدہ کیا ہے جو کم لوگوں کو اپنی اولاد کے
لئے ہی نصیب ہوتا ہو گا۔ آپ بار بار اضطراب سے پہرتے
رہے دعا مانگتے تھے اور بار بار حالات پوچھتے تھے۔ اور اس
تحت پر آپ کو ایسی خوشی تھی جیسے کسی اپنے بچہ کی صحت
ہمارے دوست اس بات کے سحر کار ہیں۔

دوستوں سے سلوک

دوستوں کے سلوک

دوستوں کے ساتھ آپ کا جبرِ قلع ہوتا۔
وہ بہت بھلا دہن ہوتا۔ مولوی علی گلم

صاحب کی بھری من ہم نے دیکھا ہے کہ اپنے جان مال و
سب چیز کی بڑا عین کی اور اس قدر اضطراب سے داعیں
ناگین کہ شاید کسی نے کم مانگی ہوگی آپ فرما کرتے تھے کہ اگر
ہزار دوست شراب لے کر کہیں نالی من کر نہا ہی مل جائے۔ تو
ہم اس کو اہلین اور گھر کا اس کو کہیں۔ مولوی محمد حسین شاہی
کا سب کہی ذکر آجاتا تو باوجود اس قدر مخالفت کے آپ کو قلعہ قلع
کی وجہ سے رشتہ آجائی ہی ایک بار مولوی نواز الدین صاحب قلیان
بین جب نشے آئے تھے تو آپ کو کچھ روپے کی ہزورہ
پیش آئی آپ نے حضرت مرزا صاحب سے من سو روپے مانگا
اور پھر چند روز بعد جب آپ کے پاس روپہ آگیا تو دس روپے
مرزا صاحب کو سب بے لنگ تو آپ نے دہ روپے واپس کر دیا۔
کہا کہ من سا جو کہ بہن ہوں جاؤ روپے قرض و من
یہ سمجھا کہ میرا مال آپ کا مال ہے اور آپ کا مال میرا ہے
آپ اپنے خاص دوستوں کو پیشہ اپنے گھر کے اندر رکھتے تھے
اور اپنے لنگر سے کہا ناگین نے کی تاکید کرتے تھے۔ مگر کبھی
ہمدردی ایک حد سے تجاوز نہ کرتی تھی اور وہ قضاء الہی ہے
وہ کروں کہ قلعہ آگ اساعطی ہے۔

خادموں کے سلوک

جاتی ہے آپ کے قدم لازم حاد علی جن کو اب ہماری کالی
جماعت کے باصلاح لوگ خوش بین نگاہ کئے اس کا بیان اس
کو کچھ کہی مرزا صاحب نے کسی کام کے نہ کرنے پر مبینہ جہاد
اور حالانکہ میں کام میں بہت مست ہی تھا اور اگر وہ یہی
کر دیتا تھا یہاں بعد اس کے جب کسی باہر جاتے تھے تو
مجھ ہی ساتھ لے جاتے حالانکہ کوئی صاحب شکایت ہی
کر نہیں کر بہت مست ہے مگر آپ زمانے ہم تو حاد علی کو ہی لے
جائیں گے آپ جاہلین کو کسی اور ذکر کو ساتھ لے لین یہی
السن بن مالک کا واقعہ ہے اور یہ شخص جس قدر مرزا صاحب کا
قدیم واقف اور ہر وقت پاس رہنے والا اور ان کی ہر بات
آگاہ ہے۔ شائد ان کو ہی نہ ہو گا۔ مگر اگر مدارح اور لب کی
سچائی کا مقرر اور آپ کو بے نظریہ یقین کرنا ہے اور آپ کے
الہامات پر پورا ایمان اور شہادہ رکھنا ہے۔ اور اب انکو
دیان کوئی اور اسلئے دینی نہیں آتا۔

شہر کے حکام

لی جڑائی کی تا اس سیر سے بہتے تھے اور زوردار باتوں کی

میں آپ کو بدنام کرنا چاہتے تھے چنانچہ ان کا ایک انبار خیریت بن گیا تھا جس نے بیٹا انبار کہا تاکہ ہر قسم کی تہمت اور لڑائی کو آپ کی ذات پر لگا کر شائع کرنے اور یہ لوگ مالی اور مالی نقصان کے صحنہ درپے رہتے رہتے مگر وہ ان کی مہربان طبیعت کو بھی خوب سمجھتے تھے اس لئے جب کسی کو مصیبت آتی تھی تو آپ کے پاس آتے اور آپ روپے سے علاج سے دوائی کو سفارش سے چلنے سے دوا دیتے اور ان کے دل آپ کی ہمدردی اور اللہ کی فائز میں جاری جماعت کے ڈاکٹر لوگ جانتے ہیں کہ کس قدر قادیان کے آریوں کا ہنوں نے حضرت صاحب کے فرمائے حضرت علین کیا ہے۔ ایک بار ایک آریہ نے فرمایا کہ نام بڑا مل ہے انکم ٹیکس کے لئے جبری کی جب تحصیلہ تعلقہ کے لئے آیا اور بٹا مل ہی ساتھ تھا اور مرزا صاحب کو بلایا گیا تو آپ نے اس تحصیلہ کے سلسلے میں بڑا مل کو مخاطب کر کے فرمایا کہ بڑا مل تم مجھ سے میں جانتے ہوں کہ تم نے کبھی نہیں سے کر اب تک سنا ہے ساتھ کوئی برائی کی ہے اس نے کہا کہ نہیں فرمایا مگر تم ایسے جو کہ کوئی موقع میری برائی کی نہ کر غالی نہیں جانے دیتے۔ غرض وہ جو کہ اس نے سوچنے کو مرزا نظام الدین امام الدین جو ہر طرح سے آپ کو ایذا دینے کے لئے ایک دفعہ انہوں نے آپ کے بھان کے دروازہ کے آگے دیوار سے دیوار رات رات تک دیا۔ مقدمہ ہوا تو مرزا صاحب کے حق میں فیصلہ ہوا اور جرم کی دگری نظام الدین کے خلاف ہوئی نظام الدین آیا اور اس نے منت کی کہ ہم اور انہیں کر سکتے اپنے سعادت کر دیا۔

ایک بار پھر حضرت شیخ جعفر ٹٹلی جو ایسا گندہ مخالفت تھا جیلا اور سینے پوجا سناؤ شیخ کی کھانکام کرتے ہوئے لگا کر قلعی پر رہے ہم چنانچہ مرزا صاحب کو تنگ کرتے رہے اب میں سمجھتی آئی ہے کہ مرزا صاحب بڑے مسئلہ کے آدمی تھے اور ہم اس کو سخت سے سخت لکھتے تھے مگر اس نے کبھی لاش کہنے کا نام ہی نہیں لیا تھا مگر اب ذرا سی بات کسی تدریس کے خلاف کہیں تو تلاش کرنے کی دیکھ دیتے ہیں ان دنوں اس کو ہنر انبار کے متعلق وہی کثرت کی طرف سے تنبیہ ہوتی تھی۔

دشمنوں کے ساتھ یہاں تک سلوک کرتے کے ساتھ آپ بغیر ہی بڑی کہتے تھے ایک نوآبادی میں کی مسجد میں بیٹھے تھے کہ لکھنؤ آیا اور اس نے سلام کیا آپ نے بیٹھ لیا اس نے کہا کہ وہی نہیں دوسری طرف سے جو کہ پہلے ہے کہ مرزا صاحب سلام کسی شخص سے کہہ کر حضرت لکھنؤ سلام کہتا ہے یہی آپ اس کی طرف متنبہ کیا اور سنا دیا گیا ہے کہ ہمارے آقا کو تو کھانا دینا ہے اور ہمیں سلام کہتا ہو

آپ اپنے دشمنوں کو پیش علامتیں کرتے تھے خواہ وہ کون کیا چنانچہ ایک مقدمہ میں ایک مولوی صاحب نے مرزا صاحب کے دکیل نے اس کی ماں کی نسبت پوچھا چاہا کہ وہ کون تھی تو آپ نے روک دیا کہ مرزا صاحب اس کے کیم اجازت نہیں دیتے تو کسی میں ہی آپ حیا اور شرم کو مد نظر رکھتے تھے۔

آپ کی استقامت آپ کبھی وفات یس کے مسئلہ کے بیان کرنے سے نہیں ہٹتے تھے میں ہر کتاب میں اس کا ذکر ضرور کرتے تھے اور آخر دنیا کو ہونا اگرچہ پورا یہ سچائی کا بڑا اثر ہے کہ وہی اللہ جس کے متعلق پرانی خبر ہوں میں انہی ہونے کے ساتھ بحث کی ہے اسی اللہ کو مرنے میں تک قائم رہا اور دلائل کو ہی نہیں بدلا اور انہی کوئی کار یہ حال ہے کہ اس وقت یہ ہونے کی طرف سے مرزا صاحب کے ساتھ خدا پرستین کو تیار کیا تھا اور جیسے خدا کا ہی منکر ہو گیا اگر سچائی نہ ہو تو ایک بات کو انسان اپنی بار دھرتے سے تنگ آجاتا ہے اور اس سے بھی بڑھ کر آپ کی ثابت قدمی کا یہ ثبوت ہے کہ جس لالہ اللہ اللہ محمد رسول اللہ کو بچپن میں خود مانا تھا صرف اسی کو ساری عمر دنیا میں اعلان کرتے چلے گئے در لوگ کسی کئی خیالات پر تے ہیں اور ایک وقت بھی آپ پر ایسا تو نہیں آیا جب آپ اس کلمہ کے پوچھنے میں منزلزل ہوئے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ آپ ایک بات کو تیار رہا کتاب میں دہراتے تھے یہ سچ ہے اور اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ جرات بیان کرتے تھے وہ سچائی اور یقین سے بیان کرتے تھے اور اس کو دوبارہ کہنے سے نہیں گھبراتے تھے اور لوگوں کی مخالفت سے اس عقیدے سے منزلزل نہیں ہوتے تھے۔

آپ کی شجاعت جو لوگ آپ کی زندگی پر غور کریں گے انہیں معلوم ہو جائے گا کہ مرزا صاحب بڑے شجاع تھے نہ کہ جس کی مخالفت کی پر راہ زمین کی جب کسی آپ کو مصیبت آتی تھی تو آپ کے چہرہ پر ایک خاص رونق پیدا ہو جاتی تھی اور بڑی خوشی سے باتیں کرنے لگ جاتے تھے اور جو دشمنان نظر آتا تھا اور ہتھکڑیاں دور ہو جاتے تھے۔ گویا وہ بہادر سپاہی کی طرح کھڑے ہو کر مصائب الہیہ کے لئے تیار ہو جاتے تھے گویا وہ پیر کے مقدمہ کو دیکھنے والے لوگ تھے جن کے ہمارے دکھانے لگے جاتے تھے اور مرزا صاحب ان کو قتل دیتے تھے۔

آپ کا عفو آپ کا عفو فطری تھا کہ جب کسی کی گئی تھی عفو ہو جاتی تھی تو پشیمان کے کہ اس کے بالا انہوں تک خبر ہوئے تھے وہ حضرت مرزا صاحب کو کہہ دیتے تھے

ایک کوشش کرتے تھے تاکہ آپ کے فرمائے سے سراسر سچ جانیں بلکہ غلطی میں سماعت کر دے کہ یہ فریادیں کیا ہوتی ہیں۔

آپ کی سخاوت اس کے آپ نے اللہ کے مقدور و زمین کرتے تھے اور سخاوت کا یہ حال تھا کہ کسی نہ نہیں کرتے تھے مگر یہ سخاوت بڑی چالچ پڑاں اور مقدور عمل پر ہوتی تھی اور اکثر تالیف تارک کے لئے کی جاتی تھی۔ ایک دن دے عرب اور یوٹی اکثر آجائے تو آپ ہنہ ان کو کچھ نہ کچھ دے کر کہنے تھے ایک غنچہ کا واقع ہے کہ آپ اپنے دشمنوں کے ساتھ باہر کھد رات کی طرف چلے کوئی نے جان کیا کہ حضور اس طرف راستے میں آتے گا اگر ہوتے ہیں کہ گزرتا تھا کہ آپ نے فرمایا آج ہم چلے ہیں ہم سب کو دین گے جب گزے کوئی ایک ہی آپ کے کچھ نہ

آپ کی ولاد کی تربیت اپنی اولاد کے ساتھ آپ نے دو سلوک کیا آپ کبھی کوئی شے پر جھڑکتے نہیں تھے اور کس قدر ضرورتی تھی کام میں مصروف ہون چھن کی جان بھون کو پورا کر دیتے تھے۔ اور ان تک نہیں کہتے تھے۔ آپ جھڑکتے ہون کو مارنا بالکل پسند نہیں کرتے تھے اور بعض دفعہ وہ آپ کی دماغی حق پر زنی کے نتائج کو تلف بھی کر دیتے تھے مگر آپ کے سامنے پہل بھی نہیں آتا تھا اور وہ اندر لکھتے اندر لکھتے ہون تو جتنی بار وہ دروازہ کھٹکھٹائے اتنی بار کھٹکھٹے اور پھر جب وہ رخصت ہو جاتا تو بند کر لیتے۔ اور پھر آتا تو پھر کھول دیتے اور ایک دفعہ بھی اسکو کہنے کہ تو بار بار کون تکلیف دیتا ہے۔ ایک دفعہ کسی بچے نے آپ کی جیب میں پتھر ڈال دیے اور جب آپ سوسے تو معلوم ہوا کہ کچھ جھپٹا ہے۔ ساری رات تکلیف اٹھاتے رہے دن کو معلوم ہوا کہ کسی بچے نے جیب میں پتھر ڈالے ہیں آپ نے دیا کہ دکانوالین یہ اس بچے نے رکھا ہے اس کو کون چھپے لوگ تو غرضیکہ آپ عجیب عمل اور شفقت پر راہ کا نرداشتے اور آپ کی اولاد کو ایسی دیکھتی ہے کہ اب وہ اپنے پاس کیس کی محبت سے یاد کرتے ہیں نہ کہ خدا کیلے کیسے غیور تھے

آپ کے سامنے مذہبی تھی چنانچہ بڑے بڑے لوگوں کو بالکل الگ کر دیا اور وجود اس کی درخواست کے لئے ملک کی اجازت نہیں دی۔ ایک دفعہ مرحوم مہمان مبارک احمد نے جب آپ بہت چھوڑے تھے قرآن شریف کو بچے جھینکا یا شاہ ماسر پادوں لکھیا تو آپ کا چہرہ مٹھ ہو گیا اور ایسے انداز سے اس کو اٹھا لیا کہ انہیں کوشش ان اس کے چہرہ پر ہرگز نہ لگے اور فرمایا کہ اس کو میری آنکھوں کے آگے سے مٹا دیا یہی قرآن شریف کی بے ادبی کرنے کا ہے تو پھر کہہ دیا کہ

منشی بکت علی صاحب کے ٹری انجمن مجیہ

شملہ کے مختصر حالات زندگی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
عَمْرُو کَرِیْمُ

میں ترقی صلیح جالندھر کا رہنے والا ہوں۔ بڑگوں کی زبانیں ملو کہ ہوا ہے کہ میں ۱۸۷۰ء میں پیدا ہوا تھا اور قریباً ڈھائی سال کا تھا کہ میرے والد بزرگوار فوت ہو گئے۔ چھ سات سال کی عمر میں والدہ ماجدہ نے ایک ٹالان کے پاس قرآن شریف پڑھنے کے لئے بٹھایا مگر اکثر کھیل و کود میں مصروف رہتا تھا اور والدہ پیار کے باعث کچھ روز باؤ نہیں دلاتی تھیں ایک دن اسی طرح لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ مولوی عمر الدین صاحب کن صرح جو وہاں کے مدرس تھے اور میرے قریبی رشتہ دار امین اللہ کی اجازت سے مجھے ساتھ لے گئے اور مدرسہ میں داخل کر لیا۔ چنانچہ میں نے اپنی پڑھائی وہاں پاس کی۔ ۱۸۸۷ء میں گورنمنٹ ہائی سکول جالندھر میں داخل ہوا اور ۱۸۹۹ء میں وہاں انگریزی ٹرل پاس کیا طبیعت خدا کے فضل سے ذہین ہی چنانچہ پندرہ اور انٹرنس میں دلچسپی حاصل کیا۔ مگر ۱۹۰۱ء میں سے تھوڑے عرصے کے باعث انٹرنس میں دلیفہ دلا اسوقت تک عادات کچھ ایسی تھیں مگر اس کے بعد طبیعت میں آوارگی پیدا ہو گئی۔ پوسے دو سال کے عرصہ میں جوائنٹس میں داخلہ تعلیم کی طرف مطلقاً توجہ نہ کی اکثر انگریزی لائبرین پڑھتا رہا اور آوارگی میں وقت ضائع کرتا رہا دل میں جانتا تھا کہ اگر آستان میں کامیاب نہیں ہو سکا اسکو پہلے ہی سکول چھوڑ دیا اور عزیز فرزند علی کی وساطت سے جو اسوقت دفتر قلعہ سیلانی فرور پور میں مہنگلا کرکے شملہ میں آیا اور دفتر آب و ہوا میں سٹے تھیں روپے ماہوار شاہرو پڑیم ہو گیا اس کے بعد منشی کشن صاحب بہادر گورنمنٹ آف انڈیا کے دفتر میں تبدیلی ہو گئی چنانچہ اب تک اسی دفتر میں ہوں اور خدا کے فضل اور حکام کی مہربانی سے مبلغ ماضی روپیہ ماہوار تنخواہ پانچواں اور علاوہ ازین سو سو روپے کے پانچ ماہ میں مبلغ صحت ہوا بھرتی ہوں۔

شملہ میں اکیلا تھا اور کوئی رشتہ دار انگریز حال نہیں تھا جس کی خوف ہوتا اس لئے طبیعت آوارہ ہی رہی۔ زبان آوارگی کے حالات قابل شرم ہیں اور ان کا بیان کرنا مناسب نہیں معلوم ہوتا مگر طبیعت میں رشد کا مادہ تھا اس لئے دوستوں سے اکثر شرم

حیات میں بعض اوقات دین کی طرف بھی توجہ ہو جاتی تھی اور نماز پڑھ لیتا تھا مگر اس کے حافی اور مطلب۔ برسرہ نہ تھا ایک دفعہ میرے دوستوں نے مجھے بھلا کر اس سے کچھ پرہیز نہایت پیدا ہوئی مگر حقیقی طور پر دل میں کچھ اثر نہ ہوا اور نہ احکام اللہ اور رسول کی عظمت جاگزیں ہوئی۔ اسی کشمکش میں میری دوسری شادی ہوئی وہیں میری فوت ہو چکی تھی جہاں تک یاد پڑتا ہے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پہلی آواز ۱۸۹۹ء میں میرے مکان میں پہنچی اس کے اگلے سال مجھ ان کے بعض قریب کے قریب سے ملنے کا اتفاق ہوا چنانچہ ان کے ساتھ ساتھ رہتا مگر زیادہ تر گفتگو گویات و دفاتر سیح کے متعلق ہوتی تھی۔ میرے طرف از غیر احمدی احباب میری بڑی تعریف کیا کرتے تھے کہ نہایت متعلم و لائل پیش کرتا ہے اور اس میں شک نہیں کہ بعض اوقات احمدی دوست گمراہ جاتے تو گمراہی میں دل میں تسلی نہیں تھی اس لئے ایک دست کسی شیخ امیر الدین صاحب سسٹنٹ دفتر اگزیسیوٹری وکس کے ساتھ مل کر قرآن شریف پڑھتا شروع کیا جہاں تک ر کیا۔ سیح علیہ السلام کی وفات کی طرف اشارہ ملتا تھا انہیں آیام میں پیر پر غیثت صاحب یان کے کسی مری کی طرف ایک اشتہار شائع ہوا جس میں جو احوالات کتب کے لکھا تھا کہ مرزا صاحب فلان فلان دعا پڑھیں، اچھا داتا ایسے کہتے ہیں جو تعلیم اسلام کے خلاف ہیں اور صریح کفر میں آئیں سے بعض تو غالباً صبح سے سحر میں کتاؤں میں دیکھیں تو اکثر ان میں کو غلط خیال یعنی خند و مسیاتی الفاظ نقل کر کے سعادت کے دغا کو غلط بیانی کرنے کی کوشش کی گئی تھی اس سے خیال ہوا کہ مخالفین محض تعصب کی وجہ سے اراد نہیں کھینچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ علاوہ ازین میں سے محسوس کیا کہ اس جماعت میں ہمیشہ دین و مذہب کے ذکر ہوتا رہتا ہے اور اس میں اس ہے اور کوئی مجلس ایسی نہیں جہاں ذکر الہی ہوتا ہو اور باہمی الفت جو میں نے خیال کیا کہ یہ سلسلہ ضرور حق پر ہے اور اشاعت اسلام کی مدد میں ایک روپیہ ماہوار خندہ دینے لگا گیا انہیں آیام میں ۱۹۰۱ء کو ایک مردم شماری آگئی۔ چون کہ میں حضرت امام علیہ السلام کا اشتہار دیکھ چکا تھا کہ جو شخص چھپے سے منہ نہیں رکھتا ہو گو وہ باقاً طور پر میری جماعت میں داخل نہ ہو وہ اپنے آپ کے احمدی سمجھا سکتا ہے۔ میں نے مردم شماری کے کاغذات بن اپنے آپ کو احمدی سمجھو دیا۔

اپنی دونوں بہن ایک دوسری نے خواب میں دیکھا کہ

حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام احمدیوں کے ٹیرے میں سے کسی کے ساتھ دالے مکان میں شریف رکھتے ہیں مجھے نے دیکھا کہ بکت علی قریباً پانچ سو کوں نہیں آتے میں نے عرض کی کہ صاحب! انہوں نے مجھ پر چھوڑ دے وہاں میں نے بیعت کا خط لکھا۔ اسوقت تک میں بہت عزت صاحب کی شکل مبارک نہیں دیکھی تھی۔ اور نہ ہی ان کی تصویر کوئی میری نظر سے گزری تھی خواب میں مجھے ایسے شخص کی شکل دکھائی گئی جو میرا قریبی رشتہ دار تھا یعنی مولوی عمر الدین صاحب کے والد بزرگوار۔ مگر مفہوم دل میں یہ ڈال گیا کہ مرزا صاحب میں کچھ عرصہ کے بعد جعفر جعفر کی زیارت کا موقع ملا۔ تو میں نے دیکھا کہ آپ کی شکل مبارک مولوی عمر الدین صاحب کے والد بزرگوار کے غلام محمد علی الدین صاحب سے بہت مشابہت ہے چنانچہ ایک دفعہ مولوی عمر الدین صاحب نے مجھ سے پوچھا کہ حضرت صاحب کی شکل میان میں سے بہت ملتی تھی اور اس طرح گویا میری تصدیق ہو گئی۔ عموماً وہ خوابات جو کسی باری کی وجہ سے یا پریشان خیالات کا نتیجہ ہوتے ہیں وہ ہم سے ہوتے ہیں اور یا وہ نہیں ہوتے ہیں حال میں میری توجہ ہے حضرت صاحب کی بیعت میں داخل ہونے کے بعد ایک سلسلہ خوابات کا شروع ہوا۔ چوں کہ نقش ہو جانے اور بیداری کی حالت کی طرح یاد رہے سچے ان کے ایک خواب جو مجھ کو ایک بار دہے یہ ہے کہ ایک شہر میں نے حضرت صاحب کو ایک جگہ دیکھا جو غالباً قادیان ہی تھی مگر وہاں ایک عظیم الشان قلعہ تھا جو حضرت صاحب کی ہائی مکان تھا۔ آپ شاہد ایک نفیس گھوڑے پر سوار تھے اور قلعہ مذکور کی پشت کی طرف ہو کر گھبراہٹ سے تھے ایک جانب ہمارے گھوڑے کے لئے بہت سے مکانات تھے۔ اور لوگ ان میں دینی شغل میں مصروف تھے۔ میرے ساتھ میرے ہمنام ایک غیر احمدی دوست تھے۔ ہم دونوں حضرت صاحب کے نزدیک ہوئے تو میں نے ان کو کہا کہ اب عرصہ موقع ہے بیعت کر لو۔ انہوں نے وہ الفاظ میں جواب دیا۔ ہرگز نہیں یہ الفاظ مجھے اب تک بخوبی یاد ہیں۔ خواب کی تعبیر خواہ کچھ بھی ہو مگر عجیب بات ہے کہ باوجود کے وہ دوست اکثر احمدی احباب سے ملاقات رکھتے ہیں۔ مگر ابھی تک انہیں کچھ اثر نہیں ہوا اور سلسلہ احمدیہ میں داخل نہیں ہوئے۔

یہ بات دلچسپی سے غالی نہیں ہوگی کہ میرے چھوڑے عرصہ بعد شیخ امیر الدین صاحب نے بیعت کر لی میں نے مولوی عمر الدین صاحب کو اخبار انکم بھیجا شروع کر دیا۔ اور عزیز فرزند علی کو کچھ کر دیو اور آفٹ پلینز منگوا کر دیو۔ علاوہ

اس کے بعض دھون پر زبانی بحث باجی رہی۔ بلکہ ایک دفعہ شام کے کہانے کے بعد سلسلہ کام شروع ہوا اور اسی میں صبح ہوئی۔ مولوی صاحب نے قاعدہ حق کو پایا۔ عزیزی فرزند علی نے بڑی طویل طویل تحقیقات کی۔ مگر الحمد للہ کہ آخر اس کو بھی جب خواجہ کمال الدین صاحب نے فرزند پرین کیچر دیا یعنی ہو گیا کہ حضرت صاحب کا جو عے حق پر ہی بنا چنانچہ وہ سلسلہ عالیہ حمیدہ میں داخل ہو گئے مگر اس کو حقیقت حضرت صاحب کی وصال کے بعد کہلی۔

مولوی عمر الدین صاحب نے موضع صریح میں ایک جامعہ ہم پینالی ہے اور عزیزی فرزند علی ہی بڑے خوش اور صدق کو سلسلہ عالیہ حمیدہ کی خدمت میں معرفت رہتے ہیں چنانچہ جبکہ وہ بیعت میں داخل ہوئے ہیں انہوں نے چند ایک نئے نئے ہی پیدا کرنے میں ہم تینوں بغضت قائل اپنی جگہ کو لائے ہوئے ہیں سکڑی کا کام انجام دے رہے ہیں میکے ایک لنگوٹے دوست فشی عبدالرشید صاحب ملازم ریلوے پورڈھن وہ بھی خدا کے فضل سے سلسلہ عالیہ حمیدہ میں داخل ہو گئے ہیں میری والدہ ماجدہ اور گھر سے جو بی بی نے ہی حضرت صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی ہوئی ہے غرض بڑی خوشی کی بات ہے۔ کہ چند خوشی واقعات اور گھر سے دوست جن سے جو خاص طور پر تعلق مختص کے سب میرے بیعت کرنے کے بعد سلسلہ عالیہ حمیدہ میں شامل ہو چکے ہیں۔

جس وقت میں بیعت میں داخل ہوا اس وقت صرف چند جہاں تھے اور چندہ کا کوئی خاص انتظام نہ تھا۔ یعنی اس کو اپنے ہاتھ میں لیا بعد ازاں ایک قاعدہ انجمن بنائی گئی جس میں ہی سکڑی قرار دیا گیا۔ اس کی کل کارروائی خدا کے فضل سے اب تک عمدہ طور پر چل رہی ہے جو مکتے خاصی ترقی کی ہے اور اوسط چندہ مبلغ لکھا (تونسور ۹۰) سالانہ ہو جاتا ہے۔

کلمہ مذکور کے آخر میں کوکل آریہ سلج سے جماعت کی بحث چھڑ گئی اور چند ایک مضامین پر طبع آزمائیاں ہوئیں جن میں سے میں نے گوشت خوردی اور تاج کو خاص طور پر اپنے ذہن لیا اول الذکر کو میں نے رسالہ کی شکل میں چھپوایا ہے اور ارادہ ہے کہ دوسرے کو بھی شائع کروا دیا جا۔ علاوہ ازیں مسئلہ تقدیر حقیقت مجرمہ۔ موت اور ایسا ہی کئی ایک مضامین پر اپنی کمیٹی میں کچھ دیئے کا موقع ملا جو سب اخبارات میں چھپ چکے ہیں بعض مضامین مثلاً مزد سجات۔ ضرورت امام۔ ہم کو کچھ ترقی کی گئیں ہیں کیا اسلام تبلیغ سے پھیلایا جاوے۔ فوج و حیر و بڑے ہوش میں ارادہ ہے کہ انھو رسائل

کی شکل میں چھپوایا جاوے۔ واللہ العلی۔ میری زندگی میں دو اور واقعے ہی قابلِ مین اول تو یہ کہ میں ابھی سلسلہ احمدیہ میں داخل نہیں ہوا تھا کہ ہمارے دفتر میں ایک کلب قائم ہوا اس کے ممبروں کو اکٹھا آنے چندہ طور دینا پڑتا تھا۔ جو اذواج و اقسام کی لاٹری میں لگایا جاتا تھا۔ میں ہی اس کلب کے ممبر ہو گیا اور بیعت کر چکے کے بعد ہی میں شامل رہا اور اس بات کا بھی خیال نہ آیا کہ یہ ایک قسم کا جوا ہے اور ناجائز ہے۔ شنبہ ۶ جنوری ۱۹۱۱ء میں ہمارے نام لاٹری آئی اور فی کس قریباً ساڑھے سات روپے ملا۔ اس وقت مجھے خیال پیدا ہوا کہ یہ تو جوا ہے۔ حضرت صاحب کے قتلے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس قسم کا روپیہ جائز نہیں۔ اس وقت فٹوٹش تو ہوئی اور دل لے کر کہا کہ سارا راہ مولیٰ جسے دو گروہ ملے پڑا۔ اور گودل جانتا تھا کہ یہ روپیہ اچھا نہیں مگر خواہش دستگیری کسی کی طرح جائز ہو جائے تھوڑا سا روپیہ خیرات کے کاموں میں صرف کیا اور باقی رکھ کر چھوڑا اس روپیہ سے مجھے دو طرح کی تحفیت ہوئی ایک یہ کہ ہر وقت دل میں کھٹکتا تھا کہ یہ ناجائز ہے اور اپنے استعمال میں لانا مناسب نہیں دوسرے یہ کہ خوش واقعات میں یہ بات شہو ہو گئی تو بعض حد کر کے لگ گئے اور بعض خوشیوں اور دوستوں نے بطور قرض مانگنا شروع کیا اب جس کو نہ دیا وہ تو اس واسطے ناراض ہو گیا کہ دیکھیں نہ۔ اور جس کو دیا اس سے اس طرح کرشم پیدا ہو گئی کہ بعضوں سے مانگا تو انہوں نے دیا ہی نہ۔ اور بعد میں ملاقات سے ہی عاری ہو گئے۔

دوسرا واقعہ یہ ہے کہ بیعت کرنے کے بعد میں نے ڈاکٹری میں سلسلہ میر گورنٹ کی طرف سے ہے اپنی زندگی کا یہ کہہ کر دیا۔ مگر بعد میں خیال ہوا کہ کہیں ناجائز نہ ہو اس کے بعد میری لڑکی جس کی عمر قریباً ۱۷ سال کی تھی بقیضائے لہی فوت ہو گئی میری لڑکی ہی اور اس کے سوا کوئی اولاد نہیں تھی چون کہ اس سے محبت زیادہ تھی اس لئے اس کے مرنے سے سخت قلق ہوا بلکہ اب تک ہی جب یہ یاد آتی ہے تو دل گھل جاتا ہے اس حادثہ سے دنیا کی طرف سے دل ٹھنڈا پڑ گیا اور ارادہ کیا کہ حضرت صاحب کی زبانی مفصل ذکر کر کے لاٹری اور یہ دونوں کا فیصلہ کروا دیا چنانچہ دارالامان مبارک خدمت عالی میں حاضر ہو کر تمام کیفیت سنادی۔ آپ نے فرمایا کہ لاٹری کو روپیہ قطعی ناجائز ہے۔ نہ اپنے کاموں میں لاؤ اور صدقہ اور خیرات کے کاموں میں نہ کرو۔ البتہ اشاعت اسلام میں خرچ کر دیا جاوے برائے

کہ اول تو اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی چیز حرام نہیں ہے۔ اور دوم اسلام اس وقت ایک غوث اور اضطراب کی حالت میں ہے چنانچہ میں نے رفتہ رفتہ وہ سب روپیہ راہ مولیٰ میں صرف کر دیا۔ میرے متعلق آپ نے فرمایا کہ میرے نزدیک گورنٹ کا یہ جائز ہے اگر گورنٹ اصل سے زیادہ ہے تو میں اس کو عطیہ کر دیتا چاہیئے۔ مثلاً گورنٹ ایک وقت ہم سے ایک ہزار روپیہ لے کر بعد میں اس کے عوض میں پانچ ہزار روپیہ عینات فرما دے تو ہم اس کو عطیہ تصور کریں گے اور خوشی سے لے لیں گے اور یہی حال یہ کہ ہے۔ البتہ شخصی یا بانگ کے ممبروں کو میں درست نہیں سمجھتا۔

یہ عجیب اتفاق کی بات ہے کہ میری لڑکی ہی اسی مرض سے اور دن کو اسی وقت فوت ہوئی جس سے کہ حضرت افیس ہکا وصال ہوا میری لڑکی ۲۷۔ فروری ۱۹۱۱ء کو کوئٹہ منگل دن کے دس بجے کے قریب مرض اسہال سے جان بحق ہوئی اور حضرت صاحب کے پورے چھ ماہ بعد ۲۷۔ مئی ۱۹۱۱ء کو کوئٹہ منگل دن کے دس بجے کے قریب ہی مرض اسہال سے وصال آئی ہوا۔

یہ بات ہی بیان کرنے کے قابل ہے کہ جو چندہ موقوفہ پر بلکہ جلسوں میں مصروف تھا پڑا زمین سے ذیل کے دو یادوارہم تھے۔

اول شنبہ ۱۹۰۹ء میں تعمیر بنگال کے متعلق ہدیہ طرک ایک عام جلسہ کیا گیا۔ جس میں میں نے حقوق انسانی کے عنوان سے ایک تقریر کی اور مختلف پلوٹوں سے بنایا کہ گورنٹ کے اس فعل پر میں ناراضگی کا کوئی حق نہیں چنانچہ اس کی مختصر کیفیت اخبار بدہ اور سول سٹری گزٹ میں چھپ چکی ہے۔

دوم۔ اس سال لندن میں حضور ملک معظم کی راج ہوشی کے موقد پر عام کنگاؤن کی طرف سے جامع مسجد میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا اور غرض یہ تھی کہ اظہار خوشی کے بعد حضور ملک معظم ابو مکرم کے حق میں نیک فحاکمی جامعہ اور مبارکباد بھیجی جائے مگر ایک مولوی نے مخالفت کی کہ اس قسم کے جلسے مسجد میں نہیں ہوتے چاہئیں۔ اس پر توفیق ایزدی بیٹے ایک مختصر تقریر کی اور حضور سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم اور سنت کی روش سے واضح کیا کہ مسجد میں شاد و دف کے لئے دعا کرنا ناجائز نہیں اس تقریر کو سامعین نے پسند کیا۔ چنانچہ اس جلسہ کی کیفیت بھی اخبارات میں شائع ہو چکی ہے۔

یہ ہیں مختصر طور پر میری زندگی کے سوانح۔ ان میں عجائب و غرائب کے واسطے کوئی نادر و اذاعت نہیں مگر خود کلام رکھنے والے شاہد اس سے قائمہ اہلادین۔ خاکسار برکت علی عبدالغفور

اس مختصر سوانح میں کوئی نادر و اذاعت نہیں مگر خود کلام رکھنے والے شاہد اس سے قائمہ اہلادین۔ خاکسار برکت علی عبدالغفور

اخبار عالم پر ایک نظر

قیصر مہنداب من کے قریب ہوں گے۔ پورٹ سعید میں خدیو
لارڈ کینز صاحبزادہ سلطان روم اور خاندان مصر نے آپ کے ملاقات
کی۔ مجلس دہلی میں آپ گھوڑے پر سوار ہوں گے۔ دربار دہلی
کی طیارہ بڑی سرگرمی سے جاری ہیں۔ ۳۰ سب میں ایک شہر
خیام میں گیا ہے کثرت باران کے سبب پچھلے دنوں ذرا تکلیف
ہوئی۔ سر آغا خان واپس ہندوستان پہنچ گئے۔ لندن
سے ہند کو آتی ہوئی ڈاک ولادت ہند ملک فرانس میں
چلی گئی تھی۔ مگر نقصان بہت نہیں ہوا۔ چین
میں باغی بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ فنو چین معذرت کرنے میں
بھی سستے ہیں وہ جبری سلطنت قائم کرنا چاہتے ہیں۔
بلیک حیدر آباد دکن میں جاری ہے۔ راول پٹی میں اب
بلیک کا زور کم ہے۔

ترکی یونان اب امرت سرین بننے لگی ہیں۔ بہت عمدہ بات ہے۔
شہ جہان پور میں ایک پوچھ کے لڑکے کی شادی برطانیہ نے
ایک لاکھ پونج کیا۔ صحیح کا وقت آیا تو کچھ جھگڑا ہو گیا۔ اوکھ
جی نہ ہوا۔ مسلمانوں کا رویہ کل اس طرح ضائع ہوتا ہے
رہے۔ ایران کے بعض صوبہات میں اپنی فوج روانہ کر دی
ہے۔ جرمن پارلیمنٹ کے بعض ممبران نے سلطنت انگلستان
کے ساتھ دشمنی کا اظہار کیا۔

جنگ طرابلس کے متعلق تو رپورٹ ہفتہ بھر سے خاموش
ہے۔ غالباً اس واسطے کہ اب ترک فوج پارہے ہیں۔ مصری
اخباروں کے ذریعہ سے کچھ معلوم ہوا ہے وہ درج ذیل ہیں
آستانہ کے تازہ ترین تار۔ ذیل میں دو تازہ تازہ تار ہیں
جو آستانہ علیہ سے مصری اخبارات کو موصول ہوئے ہیں۔
اہم کے نامہ نگار آستانہ نے بذریعہ تار اطلاع دی کہ ایک بجے
رات کے طرابلس کا تار بدین مضمون موصول ہوا کہ ہم نے
اطالین سپاہ پر کامل فتح پائی۔ اٹلی والوں کے پانچ ہزار سپاہی
قتل اور سات ہزار اسیر ہوئے۔ شہر طرابلس کو کم نے فتح کر لیا اور
مضب ذیل مال قیمت ہمارے ہاتھ آیا۔ انارح کی بریان ۱۵۰۰
متر البوزکی ساخت کی توپیں۔ ۳۵ ہلکے چلنے والی توپیں۔ ۱۵
نبدوقین ماسر کی قسم کی ۱۰۰۰۰ اطالین جھنگ کر جہازات میں
پناہ کریں جو گیا۔ رومانین اس اندوہ خیز خبر سے تھک کر برا کر دیا
ہے اسلئے گورنمنٹ اٹلی نے مارشل لا جاری کیا ہے آستانہ
میں اس فحشابی پر عام خوشیاں سنائیں اور مبارکبادیں دی جا
رہی ہیں۔

الموئد کا خاص نام سرنگار اطلاع دیتا ہے۔ ۳۱ اکتوبر کو آٹھ
بجے صبح کے طرابلس کا تار موصول ہوا ہے کہ کم نے ایک عزیز
جنگ کے بعد شہر طرابلس کو فتح کر لیا ہے جس میں پانچ ہزار سپاہی
قتل ہوئے جن کی دشمنوں کے گلی گولہوں میں انبار لگ گئے
اطالین سپاہ کو کم نے ہر طرف گھیر لیا جس میں مجبور ہو کر
اس کا جھنڈا کھڑا کیا اور اپنے آپ کو انگریزی شرط کے ہمارے
حوالہ کر دیا جسے سب کو قید کر لیا جن کی تعداد سات ہزار تھی
توڑوں اور عربوں نے حسب ذیل مال قیمت لیا۔ توپیں ۱۰۰
ذخائر کی ٹیلیان ۱۵۰۰۔ ہندوقین ۲۰۰۰۰۔ اٹالین ۱۰۰
مغزوہ الفجر ہے۔ سلمہ میں قتل یا اسیر میں ہے غرض
اٹلی کی فتح بہت بڑا جھڑپ ہے اس خبر پر آستانہ میں بھی
کے چراغ جلانے جا رہے ہیں۔

یکم ذمیر کو وزارت جنگ کو سرکاری تار موصول ہوا ہے کہ
طرابلس کے تمام قلعہ جات جو اٹلی والوں کے ہاتھ آگئے تھے
ہماری فوج نے انہیں فتح کر لئے ہیں۔ اطالین لوگوں میں
بھاگنا پڑ گیا اور وہ نہایت قلق و اضطراب کی حالت میں
پچھتے پھرتے ہیں باہر نکلنے کی انہیں جرات نہیں ہے اخبارات
یقین دلاتے ہیں کہ شہر باہر مکمل فتح ہو گیا ہے۔ اٹلی والوں کو
اب سر اٹھانے کی تاب نہیں ہے۔

مصر کے عثمانی کشتہ کر ۳۱ اکتوبر کو اطلاع ملی ہے کہ ہماری
ترکی فوج اور عرب و العزیزوں کی متفقہ طاقت نے ۲۶ اکتوبر
کو دشمن کے بوجھوں پر دھڑا دیا۔ ترکی فوج کا قلب لشکر نکلتا
سے گزرتا ہوا شہر کی طرف بڑھتا گیا اور دو اٹلیوں کی طرف کی فوج
نے قلب لشکر کا ساتھ دے دشمن کی مورچہ بندی درجہ درجہ
ڈالی اور اس کو پس پا کیا۔

۲۸ اکتوبر تک دو قلعے سمیعی اور بانی اطالین سپاہ
ہاتھ میں تھے۔ لیکن اہل قلعہ اس شدید حملہ سے مقابلہ کی
تاب نہ لاکر بھاگ گئے۔ ترکوں اور عربوں نے ان کا قلعہ تھک گیا
مغربین نے اپنی توپوں کی آتشباری کے نیچے پناہ لی۔ مگر
ترکوں اور عربوں کی گولہوں کی بارش نے اطالین توپوں کا
بھی منہ پھیر دیا۔ شہر ترکوں کے ہاتھ آگیا۔ اور اٹلی والوں کا
بہت نقصان ہوا۔

پریسڈنٹ حزب الوطنی نے آستانہ سے تار بھیجا کہ کہیں
دن پیشتر تک ترکی فوج اقلد جات فتح کر چکی تھی۔ صرف دو قلعے
اٹلی والوں کے ہاتھ میں تھے آج کے تازہ تار سے اطلاع ملی
ہے کہ ترکوں نے شہر تھان نشان اور عربان مالیت تو انہیں نے
باقی قلعے ہی فتح کر لئے جنگ ابی جاری ہے مگر عربوں اور
ترکوں کا دونوں پر سکھ بیٹھ گیا ہے اور اٹلی والے ان کا

رومان گئے آستانہ میں اس فتح عظیم پر لوگ چھوٹے نہیں
۳۰ نومبر کا تار مظہر ہے کہ کبھی غازی سے ہم نے اٹلی
والوں کو مار مار کر کھاندا ہے اور ان کا دودھ تک تھاب کے
ایک بڑی تعداد کو سمندر ڈوب دیا۔ درہم میں جنگ ہو رہی ہے
ہماری فوج فتح پر فتح پائی ہے دشمنوں کی ایک بڑی جماعت
نے ہتھیار ڈال دیے جس کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

قبائل خوارج کا اعلان جنگ۔ گورنر طرابلس اطلاع
دی ہے کہ قبائل خوارج کو فتح نے ایک ممبر پارلیمنٹ کی تلافی
جو فتح مذکور کی طرف بھیجا گیا تھا۔ پیغام دیا ہے۔ کہ فتح منوی
نے اٹلی والوں کے خلاف جو اعلان جنگ دیا ہے اس میں
شریک ہونے کو ہم بھی تیار ہیں۔ ہماری فوج کا ایک حصہ

جس کا تعداد دس ہزار اور میدان جنگ میں شریک ہونے
کے روانہ ہو گیا ہے باقی فوج بھی تمام سامان تیار ہونے
کے بعد چند دنوں میں روانہ کی جاوے گی۔ گورنر موصوف جو فتح
کا پیغام لائے ہیں کہے ہیں کہ ان لوگوں کے پاس جو بیعت
کے اصول ہیں اور انارح کے ذریعے اور مال نقد میں قدر جو
ہے کہ برسوں تک جنگ جاری رکھنے کے لئے کافی ہے۔
اٹلی کے مصائب۔ اٹلی کے شہر ترویتا میں ایک گنڈک
کی کان میں آگ لگ گئی جس کے بعد بہت سے عمارتوں کا
کرب ہوئے۔ دو مردہ لاشیں اور دو زخمی لاشیں ملنے لگیں
ہیں باقی لوگوں کے کھانے کی کوشش ہو رہی ہے۔ جن کے
دم گھٹ کر مر جاتے کا قوی اندیشہ ہے۔

آجکل اٹلی پر شامت اعمال کی گھنٹا بھاری ہے پچھلے
سال سینا کے زلزلے نے لاکھوں جانیں میں اب کہیں ہمیں
صفایا کر رہے کہیں کا فون میں آگ لگ رہی ہے۔ اور
طرابلس میں جہاں ہنگامہ کار زار گرم ہے جہاں ہر روز ہندو
اطالین تقریباً بیس ہزار ہیں اگر اس آٹامہ میں اٹلی کا تھق
نشان اٹھو گا اپنی قدیمی عادت کے موافق کھٹ پڑے تو
اٹلی کی مصائب کی انتہا نہ رہے۔

اطالین مقبضین عثمانی اخبارات نے ان شمار دعوہ اور ان کے
مستیز ذرائع سے موصول ہوئے ہیں اندازہ لگایا ہے کہ اعلان
جنگ کے بعد ۲۳ ہزار اطالین قتل کئے گئے ۶۰۰ اسیر ہوئے ترکوں کا
نقصان بہت کم ہوا۔ (پیر)

منہک حلیہ ہمارے نقص دست فنی غم غم صابر گریہ اور زلزلہ
ریاست بیٹا سے سکرڑی صاحب مہر راہن کی خدمت میں
درخواست کرتے ہیں کہ جلد سالانہ راجن قدر جنگ سے ہمیں

فہرست مبایعین

(نومبرین جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر حجت کی)

قاضی فتح محمد صاحب محلہ نیاریاں۔ راولپنڈی +
 ابو سراج الدین صاحب
 ابو محمد عبدالعزیز صاحب ملازم ڈاک خانہ کھوار۔ گجرات +
 احیہ حسین صاحب
 قاضی فیض طلب صاحب۔ پونچھ۔ معرفت مرزا عبدالکریم صاحب
 محمد رفیع خان صاحب کوٹہ۔ تعداد سالہ ۱۵۵۰ کیل کور چھائی والا
 کا مار خان صاحب۔ اجنٹ صاحب۔ عبدالرحمن۔ اہلرانہ
 ڈاک راجے پور۔ ضلع ہوشیار پور +
 عید محمد صاحب کانسٹیبل شاہ پولیس لائن فیروز پور
 اہلیہ ثانی سید علی کریم صاحب۔ موگیر۔ ڈاک خانہ سورگڑہ
 مولوی فتح عالم صاحب مہا اہلیہ و دختر ملک برار ضلع امراتی
 سردار گوہل صاحب ولد اندر دنا صاحب آباد کارچک +
 شمال علاقہ سرگودہ +
 محمد بخش صاحب مراہی۔ شیخ پور۔ گجرات +
 منشی فضل کریم صاحب۔ موضع دہرم۔ ضلع سیالکوٹ +
 محمد عبدالعزیز صاحب۔ محلہ برب سراسے۔ موگیر +
 سید عبدالغفار صاحب تاجر کتب۔ دلاور پور۔ موگیر +
 ڈاکٹر عبدالغفار صاحب اسپتال سسٹنٹ
 شفا خانہ شکر دہ۔ ضلع کوٹاہ +
 مولوی طیل خاں صاحب وراہم۔ معرفت مولوی عبداللہ
 صاحب پرو فیئر کالج۔ بھاگلپور +
 حافظ عید و صاحب۔ محمد سمیع خاں صاحب۔ معرفت +
 مذہب مولوی الی کش صاحب۔ محلہ ندیر نیار +
 اشراق الدین احمد صاحب۔ بنکال۔ ضلع میں سنگ +
 والدہ فتح علی و اہلیہ فتح علی صاحب۔ گوالی ضلع گجرات +
 مویج الدین صاحب اراکین موضع بہتیاں ضلع جھانپور +
 عنایت اللہ صاحب پٹواری حلقہ علاہ اہلیہ و ذوال
 محمد بہتیم و عبدالعزیز۔ ضلع بنالیاں سرہند۔ پشاور +
 بی بی صاحب علماء امام مسجد۔ شیخ پور۔ گجرات +
 کریم اللہ ساکن پابل۔ پشاور +
 محمد قمر اللہ صاحب۔ نمبر ۲۶۔ بیٹیک خانہ رڈ۔ کلکتہ
 مولوی فتح محمد صاحب دار و غریب۔ نہایت زیادت پشاور +

الخطبہ

(۱) ہمارے ایک احمدی بھائی عمر ہم سال ملازم سرکار شاہ
 مبلغ ایک سو پچیس روپیہ ماہوار کی پہلی بوی فوت
 ہوئی ہے۔ اور دوسرے نکاح کے خواہشمند ہیں۔
 مزید حالات ایڈیٹر در سے معلوم ہو سکتے ہیں +
 (۲) ایک شریف خاندان غیر احمدی ایک دختر نابینا
 گجراتی کا عمر ۱۵ سال کا احمدی جماعت میں نکاح کرنا
 چاہتا ہے اگر کوئی صاحب خواہشمند ہوں تو ایڈیٹر در
 سے خط و کتابت کریں۔ باشندگان میر پور۔ دہلی۔
 منظر گڑھ۔ سہارنپور وغیرہ کو ترجیح دیا جائے گی +
 (۳) ایک غیر احمدی احمدیوں کے انتقام پابند صوم و
 صلوة۔ ہمدردی وغیرہ کے معترف ہو کر اپنی اہلی کا
 جسکی عمر ۳۳ سال۔ گندم رنگ جسم اور قد درمیانہ ظاہری
 ہر ایک عیب سے پاک۔ قرآن شریف اور اردو خواندہ
 مطہر و فرمانبردار بخت و پز قطع و برید و سخت و واقف
 ہے۔ احمدی جماعت میں شریف خاندان کے ایسے
 شخص سے رشتہ کرنا چاہتا ہے جس کی عمر بیس سے
 تیس برس تک ہو۔ اول تو انٹرنس ورنہ انگریزی بڑی
 تک تعلیم ہو۔ کم از کم بین روپیہ ماہوار کا ملازم ہو۔ یا
 میں روپیہ ماہوار کی جائداد کی آمدنی یا اور کوئی درجہ
 میں روپیہ ماہوار آمدنی کا ہو۔ اضلاع۔ میرٹھ۔ دہلی
 منظر گڑھ۔ سہارنپور کے باشندگان کو ترجیح ہوگی۔
 خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔ درخواست
 ہمارے رکے ٹکٹ آئے چاہئیں +
 (۴) ایک احمدی دوست فوجان عمر ۴۱ سال قوم زید
 وراج مساکن راجیکہ ضلع گجرات جو نہایت ہی صلح
 خلیق اور شریف آدمی ہیں اور جنگی علاوہ زمینداری کے
 انیس روپے ماہوار تنخواہ ہے کسی زمیندار احمدی کے
 ہاں نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ جو صاحب پسند فرماویں
 دفتر بدر میں اطلاع دیوں +
 (۵) ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال فوجان
 دوست شرعی ضروریات کے سبب دوسرا نکاح کرنا
 چاہتے ہیں خط و کتابت معرفت ایڈیٹر در ہو +
 (۶) ایک احمدی فوجان۔ غریب الطبع قوم کراچی ضلع
 گجرات کا باشندہ ہے۔ عمر میں سال تنخواہ محترہ روپیہ

ماہوار پندرہ ایک روپیہ سالانہ شری متعلق سرکاری
 ملازم نکاح کا خواہاں ہے۔ اہل حاجت سید غلام حسین
 وزیر سسٹنٹ حصار سے خط و کتابت کریں +
 (۷) ہمارا ایک بھائی جو تک مفسد المزاج و بیمار احمدی
 حاجی عمر ۱۸ سال خواندہ۔ اصل وطن جکوال ضلع جہلم اس
 کے لئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے مفصل ذیل پتہ برخطہ
 کتابت ہو۔ محمد امین فضل کریم کالج۔ میرٹھ۔ کلکتہ +
 (۸) ایک گجراتی شریف لڑکی عمر ۱۵ سال کے واسطے
 جو قادیان کے قریب ہے۔ ایک شریف خواندہ فوجان
 احمدی کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر در
 ہو۔ خط کے ساتھ ۴۴ کے ٹکٹ آئے چاہئیں۔

ڈاکٹر ایس کے برن کی بنائی ہوئی شہر و دیہ

اصلی عرق کا فوراً
 دیکھو گری کا موسم آیا۔ جہاں پہاڑ
 ہمیشہ کا آب و ہوا کھلی مکن ہے۔ اس کی
 بچے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برن کا اصلی عرق کا فوراً
 یہ دوا چھپیں برن سے تمام ہندوستان میں شہر و دیہ
 گری کے دست پیر کا دروازہ کھلی کیلئے آگیا۔ ڈاکٹر ایس کے
 ہمیشہ ایک شیشی ایسے پاس رکھو۔ قیمت فی شیشی ۵ روپے
 ایک شیشی سے ۵۰ روپے تک ۵ روپے
 دلائی پودینہ کی ہری پتوں کی عرق بنانا
 کیلئے اس کا ایک شیشی کے رنگ کا سا
 اور خوب بو بھی تازہ پیوں کی آتی ہے۔ یہ عرق ڈاکٹر برن کی
 صلح سے دلایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے راج
 کیلئے یہ نہایت مفید دوا ہے بیت کا بھوننا۔ ڈاکٹر ایس کے
 کا درد۔ بدھمی۔ سلی۔ شہناہ ہونا۔ ریاہ کی علامتیں سب دور
 ہو جاتی ہیں قیمت فی شیشی ۵ روپے۔ محصول ڈاک ۵ روپے
 ڈاکٹر ایس کے برن۔ تیار چندرت نمبر ۵ روپے۔ سسٹنٹ کلکتہ

مفرح یا فونی

تیار کردہ حکم محمد حسن صاحب تم کا خاندان ہمیشہ لاہور میں حضرت
 امیر المومنین۔ اعضاء کے رشتہ کو طاقت دی ہے۔ سبھی مجمع احمدی
 ہے۔ ہر دم کے ضعف و رستی اور نا طاقی کو دور کرتی ہے۔ دوا
 بدری با داری قیمت نقد ساڑھے چار روپے (لغوی) یا بدریہ قیمت

بدریہ پریس قادیان